الله اکبر

کتاب قصص خلاصۃ الانبیا

ترجمہ قصص الانبیا

تالیف مولوی غلام نبی صاحب بدر الامارہ کلکتہ

بخدمت ارباب مطابع مخفی نرہے

کہ کتاب قصص خلاصۃ الانبیا کتب تواریخ

چنانچہ قصص الانبیا و روضۃ الصفا و معارج النبوت

وغیرہ و احادیث و تفاسیر سے بہت محنت و مشقت سے

جمع کرکے اسکو تالیف کیا اور چھاپنے مین اسکے مبلغ خطیر خرچ ہوا

اور مطابق قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ مسیحی کے داخل بہی رجسٹری گورنمنت

کیا تاکہ کتاب مذکور بموجب قانون مختار بہ سپریم کورٹ کے کوئی صاحب

چھاپنے کا قصد نکرین اسلئے صاحبان مطابع کو خبر دیجاتی ہی کہ حلوہ سے

دو دو چار پاکر لقمہ مفت کا وہان مین نہ لادین والا نہ مطابق قانون

مذکور کے عند الحکم مجرم ہونگے اور کتاب مطبوعہ سرکار

مین سب ضبط ہوگی کیونکہ وہ حق مولف کتاب کا ہی

اسلئے اظہار پیشتر کیا گیا کہ پیچھے شکایت

نہو * تمام شد تاریخ ۱۰ رمضان المبارک

سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق

سنہ ۱۲۶۱

بنگالہ *

بسم الله الرحمن الرحیم

تواریخ قصہ خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا

حمد ہی اُس خالق برحق کی کہ جسنے عناصر اربع متضادہ سے وجود انسان کا بنایا اور حقیقت انسانی کو چراغ عقل عطا فرمایا اور ہمکو راہ ضلالت سے طرف ہدایت کے لایا اور دین اسلام کو سارے ادیان پر شرف دیا اور شکر ہی اُس پاک منعم کا کہ جسنے ہمین نعمتین انواع و اقسام کی عنایت کین اور ہر ایک عضو کے مناسب قوتین مخالفہ جسم و اعضا مین بخشین جسکے سبب ہمنے اپنے بھلے برے کو پہچانا اور نیش نوش کا تفاوت جانا اپنے تئین زیر و زبر سے بچایا اور [illegible]ف اُٹھایا اور تحفہ درود اور سلام اُس پاک نبی پر ہوجیو کہ جسنے ہمین احکام شرعی بتائے اور طریقے روزے نماز کے سکھائے اور سلام اور درود اُنکے آل و اصحاب پر ہمیشہ ہووے دین کے ہمین اصول اور خدا کی درگاہ پاک مین ہمین مقبول اور درود اور سلام تمامی پرہیزگارون اور نیک کارون [illegible] ہوجیو بعد حمد اور نعت کے خاکسار گنہگار ذرہ بے مقدار خادم الطلبہ ہیچمدان غلام نبی ابن عنایت اللہ ابن محمد امیر ابن معین الدین باشندہ ضلع کمرلہ پرگنہ کھندل موضع راج سنپور کے غفرہم اللہ معاف کرے اللہ تعالی گناہ انہو نکا خدمت شائقین مین التماس رکھتا ہی کہ اِس زمانے مین طبیعت آدمیون کی قصہ اور کہانی پر راغب بہت ہی تو ترجمہ کرنا [illegible] کتاب فارسی قصص الانبیا کا کہ بہتر اُسے کوئی قصہ نہین زبان ہندی سلیس مین اولی نظر آیا کیونکہ

جسے خدا تعالیٰ توفیق بخشے وہ انبیاؤنکے حال سے خوب واقف ہوکر فائدہ اٹھاوے اور راہ ہدایت کی پکڑے * اسلئے فقیر نے بعضے احباب کے کہنے سے خدا کی توفیق اور اعانت پر نظر کرکر ہمت کی باندھہ کر تفسیر اور حدیث اور اکثر کتب تواریخ چنانچہ روضۃ الصفا و معارج النبوت و تاریخ گزیدہ و تاریخ اعثم کوفی و تاریخ حبیب السیر و جامع التواریخ وغیرہ سے نکال کے کہین کہین اصل فارسی مین قصص الانبیا کے جو الفاظ غلط واقع ہوئے تھے بہت سی تحقیقات اور تصحیح کے ساتھہ اسکو ترجمہ کیا اور نام اسکا تواریخ قصہ خلاصۃ الانبیا رکھا * نظم *

* جو چاہے تو کہ رہے دہر مین تیرا بھی نام * تو ای غلام نبی چھوڑ جا کچھہ اپنا کلام *

* ہر اس کلام مین ہو ذکر انبیا و رسول * خدا سے پاک کی درگہہ مین ہوگا مقبول *

اور اس کتاب کے دیکھنے والونکی خدمت شریف مین التماس یہہ ہی اگر کسی مقام مین نظر آوے * الانسان مرکب مع الخطاء و النسیان کے غلط واقع ہوا ہووے تو صاحب انصاف کو چاہیئے عفو و اخلاق کی راہ سے اصلاح فرماوین * اور عاصی کے حال پر دعاے خیر کرین اللہ تعالیٰ توفیق بخشے سب دین دار و مسلمانونکو آمین رب العالمین * * آغاز قصہ *

* بیان پیدایش کائنات و نور محمدی کا * روایت کرتے ہیں محمد ابن اسمٰعیل ابن ابراہیم ابن آذر بخاری حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اور انھون نے روایت کی اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور انھون نے اپنے والد حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک روز مین بیٹھا تھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس کہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ نے آکر رسول خدا سے عرض کی یا رسول اللہ * فداك ابي وامي * مجھے خبر دیجئے اول حق تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا اول ما خلق اللہ نوری اور فرمایا * اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ * مین پیدا ہون اللہ کے نور سے اور میرے نور سے سب مخلوق * وہ نور میرا ہزار برس تک وہ ہزار برس کیا کہ ایکروز اس جہان کا ہزار برس کے برابر ہی اس جہان کے بمصداق اس آیت کے * وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ

وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ٭ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک دن تمھارے رب کے نزدیک ہزار برس کے برابر ہی اس دنیا کے دن کے جو تم گنتے ہو ٭ وہ نور میرا ہزار برس تک قدرت الٰہی سے عظمت اور بزرگی الٰہی کی مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدہ الٰہی میں مصروف رہتا ٭ اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ اُس نور محمد مصطفیٰ صلعم نے بارہ ہزار برس تک عالم بزرگی میں خدا کی عبادت کی پھر حق تعالیٰ نے اُس نور کو چار قسم کر کے ایک قسم سے عرش پیدا کیا دوسری قسم سے قلم تیسری قسم سے بہشت چوتھی قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوقات کو ناتق کیا اور ان چار میں سے چار قسم نکال کے تین قسموں سے عقل و شرم و عشق پیدا کیا اور قسم اول سے عزیز و مکرم تر میرے تئین پیدا کیا کہ رسول اُسکا ہوں بمصداق ٭ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے ٭ اگر نہ پیدا کرتا تجھکو ای محمد ہر آینہ نہ پیدا کرتا میں آسمان و زمین اور ساری مخلوقات کو ٭ اور بعد پیدا ہونے میرے نور کے رب العالمین کا حکم ہوا قلم پر ساق عرش پر اول اس کلمہ کو لکھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں ہی کوئی معبود سوا اللہ کے اور محمد خدا کا بھیجا ہوا ہی ٭ قلم نے چار سو برس لا الہ الا اللہ تک لکھا ٭ اور ایک روایت یوں ہی قلم نے جب لا الہ الا اللہ تک لکھا تب عرض کی یارب العالمین تو بیمثل بے مانند ہی تیرے نام کے ساتھ یہہ نام بزرگ کسکا ہی جناب باری سے آواز آئی یہہ نام میرے حبیب برگزیدہ کا ہی تو لکھ محمد رسول اللہ ٭ جب یہہ حکم ہوا جلشانہ کی ہیبت سے قلم کا منہ شگاف ہوا تب قلم نے لکھا محمد رسول اللہ ٭ کہتے ہیں کہ تبھی سے قلم کا شگاف ستون و جاری رہا بعد کلمہ لکھنے کے عرش کے اوپر اٹھارہ ہزار برج پیدا کئے اور ہر برج میں اٹھارہ ہزار ستون کھڑے کئے اور ہر ستون کے اوپر اٹھارہ ہزار کنگورے بنائے ایک کنگورے سے دوسرے کنگورے تک سات سو برس کی راہ اور ہر کنگورے پر اٹھارہ ہزار قندیل ہر ایک ایسا ہر اکہ سات طبق زمین اور آسمان اور جو کچھ بیچ اسکے ہی اُس میں اسطرح سماوے کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہی ٭ اسکے بعد چار فرشتے پیدا کئے ایک بصورت آدمی اور دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدھ کی صورت اور چوتھا بصورت گاو پانو انھونکے تحت الثری میں پہنچے اور مونڈھے اُنھونکے نیچے عرش کے لگے ہوئے ہیں اور چلنے کے

٭ فہرست کتاب قصص خلاصۃ الانبیا کی ٭

وقت جب قدم اُٹھاوین ہر ایک قدم مسافت ہزار برس کی راہ مین جا پڑے خدا کا حکم ہوا اُنپر عرش اُٹھانے کو تب اُن چارون نے زور کیا ہرگز عرش اُٹھہ نسکا بعد اسکے جناب باری سے ارشاد ہوا ای فرشتو مین نے تمکو ہفت آسمان و زمین اور جو کچھ بیچ اسکے ہی سب کا زور دیا عرش کو اُٹھاؤ پھر اُنھون نے زور کیا تو بھی اُٹھا نسکے عاجز ہو رہے پھر جناب باری سے ارشاد ہوا یہہ تسبیح پڑھکے اُٹھاؤ سبحان ذي الملك والملكوت سبحان ذي العزة والعظمة والهيبة والقدرة والكمال والجلال والكبرياء والجبروت سبحان الملك الحي الذي لاينام ولا يموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح * مین تسبیح پڑھتا ہون اُسکی جو بادشاہت اور عالم ملکوت کا صاحب ہی مین تسبیح پڑھتا ہون اُسکی جو صاحب عزت اور صاحب عظمت اور صاحب ہیبت اور قدرت والا اور کمال اور جلال اور بزرگی اور کبریائی لائق ہی مین تسبیح پڑھتا ہون اُس پادشاہ زندہ کی جو نہین سوتا اور نہین مرتا ہی وہ بہت طاہر اور بہت پاک ہی ہمارا پروردگار اور فرشتون اور ارواحون کا پروردگار ہی * جب اُنھون نے یہہ تسبیح پڑھی خدا کی قدرت سے عرش کو اُٹھالیا * ایک اور روایت ہی عبد اللہ ابن عباس رض سے کہ جب اُن چار فرشتون نے یہہ تسبیح پڑھی عرش کو اٹھالیا * سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم * مین تسبیح پڑھتا ہون اور حمد کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہین ہی کوئی معبود سوا خدا کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین ہی توانائی اور قدرت کسیکو سوا اللہ کے ایسا اللہ کہ بڑا بزرگ ہی * اور روایت کی گئی ہی کہ اس تسبیح سے بہشت اور فرشتون کو پیدا کیا تا کہ چارون طرف عرش خدا کے تسبیح پڑھین اور طواف کرین اور مومن بندونکے لئے آمرزش و معاف چاہین وہ یہہ ہی * قوله تعالى اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ * اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جو کہ اُٹھا رہے ہین عرش کو اور جو اُسکے گرد ہین اپنے ربکی پاکی اور خوبیونکو بیان کرتے ہین اور اُسپر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین ایمان والونکے ای رب ہمارے ہر چیز سمائی ہی

تیری مہرا و ر خیر مین سو معاف کرا نکو جو توبہ کرین اور چاہین تیری راہ اور بچا ؤ انکو آگ کے عذ ا ب سے *
اور بعد اسکے عرش کے نیچے ایک دانہ مروارید پیدا ہوا اُسسے اللہ نے لوح محفوظ بنایا بلندی اُسکی
سات سو برس کی راہ اور چوڑائی اُسکی تین سو برس کی راہ ہی اور چارون طرف اسکے یاقوت سرخ
جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم پر * اُكْتُبْ عِلْمِي فِي خَلْقِي وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * لکھ علم خدا کا
موجودات مین خدا کے اور جتنی چیزین کہ ذرہ ذرہ بیچ موجودات کے ہین لکھی گئی * پہلے لوح محفوظ پر
یہہ لکھا گیا * بسم اللہ الرحمن الرحیم * انا اللہ لا الہ الا انا ومن استسلم بقضائی ویصبر
علی بلائي ويشكر على نعمائي كتبته وبعثته مع الصديقين يقينا ومن لم يرض بقضائي
ولم يصبر على بلائي ولم يشكر على نعمائي فليطلب ربا سوائي وليخرج من تحت سمائي
شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا مین ہون پروردگار
سب کا نہین ہی کوئی معبود مگر مین ہون * اور جو راضی ہی میری قضا پر اور صابر ہی میری بلا ؤن پر اور شاکر
ہی میری نعمتون پر جو ہمنے مقدر کین ہین پس شامل کرونگا مین اُنکو صدیقین مین یقینا اور وہ جو
راضی نہو میری قضا پر اور صابر نہو بلا ؤن پر اور شاکر نہو نعمتون پر تو لازم ہی اُسے کہ طلب کرے
دوسرے ربکو سوا میرے اور نکل جاوے تحت سما سے میرے * بعد اس لکھنے کے لوح محفوظ
خود بخود جنبش مین آئی اور کہا کہ مثل میرے ہستی مین کوئی نہین ہی اسواسطے کہ علم خدائی کا مجھپر
لکھا گیا پس جناب باری کی طرفسے یہہ آواز آئی * قوله تعالى يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ
أُمُّ الْكِتَابِ * مٹاتا ہی اللہ اور رکھتا ہی جس بات کو چاہتا ہی اور اُسی کے پاس ہی اصل کتاب
* خلاصہ یہہ ہی کہ اگر چاہے مٹادے اللہ یا رکھے اور اُسی کے پاس ام کتاب ہی اور عبد اللہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالی نے جو چیزین مقدر کین ہین ہرگز اُس مین
تغیر و تبدیل نہین ہوئیگی مگر چار چیزین مین رزق موت سعادت شقاوت * اور پھر اُسکے نیچے
ایک مروارید پیدا ہوا اور اُس پر حکم ہوا کہ وسیع ہو اے مروارید پھیل جا تب پھیل گیا * قوله
تعالى وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ * کشادہ ہوئی کرسی اُسکی برابر سات آسمان اور
زمین کے اور نام اُسکا کرسی ہوا پھر اُسیوقت نیچے کرسی کے ایک دانا یاقوت کا پیدا ہوا بعضونے
لکھا ہی دانہ مروارید کا تھا بلندی اُسکی پانسو برس کی راہ اور چوڑائی بھی اُسی قدر تھی جب اُسکی

طرف دیکھا ایزد جل شانہٗ کی ہیبت سے وہ خود بخود پانی ہو گیا اور اُسکے بعد صبا دبور جنوب شمال
اِس چار باد کو پیدا کر کے حکم کیا کہ تم چار گوشے پر اُس پانیکے موج مار کر کف نکالو اور ویساہی ہوا بعدہ
قدرت الٰہی سے آگ پیدا ہو کر اُس پانی پر گئی اور آس سے دھوان نکل کر درمیان کرسی اور پانی کے
ہوا سر معلق ہو رہا اور اُسی دھوین کو حق تعالیٰ نے سات پارہ کر کے ایک پارے سے پانی اور
تانبا اور لوہا اور چاندی اور سونا اور مروارید اور یاقوت سرخ پیدا کئے اور پھر اُس پانیکے پارے سے
آسمان اول اور تانبیکے پارے سے دوسرا آسمان اور پارے لوہیکے تیسرا آسمان اور پارے چاندی
کے چوتھا آسمان اور پارے سے سونیکے پانچوان آسمان اور پارۂ مروارید سے چھٹا آسمان اور
پارۂ یاقوت سرخ سے ساتوان آسمان بنایا اور فاصلہ ہر آسمان کا ایک دوسرے سے پانسو برس
کی راہ ہی ❊ پھر اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کف آب سے پشتۂ خاک سرخ پیدا کیا اُسی
جگہہ پر جہان کہ اب خانۂ کعبہ ہی اور جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل کو حکم ہوا کہ چار گوشے پر اُس
پشتۂ خاک کے جا کر اُسے پھیلا دو اُنھو نے ویساہی کیا اور یہہ زمین اُسی پشتۂ خاک سے پیدا
ہوئی ❊ اور روایت ہی کہ عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ایک روز زمین کا احوال دریافت
کرنیکے واسطے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ
نے اِس زمین کو کس چیز سے بنایا فرمایا آپ نے کف آب سے پھر پوچھا وہ کف کس
سے پیدا ہوا فرمایا پانی کے موج سے پھر سوال کیا موج کس سے نکلی فرمایا پانی سے پھر پوچھا پانی کس
سے نکلا ہی فرمایا ایک دانہ مروارید سے کہا کہ مروارید کس سے ہی فرمایا قدرت سے کہا صدقت
یا رسول اللہ پھر سوال کیا یا رسول اللہ زمین کو قرار کس سے ہی فرمایا کوہ قاف سے پھر کہا کہ
کوہ قاف کس سے بنا ہی فرمایا زمرد سبز سے اور آسمانکی یہہ سبزی اُسیکے پرتو سے ہی کہا سچ ہی
یا رسول اللہ اونچائی کوہ قاف کی کس قدر ہی فرمایا پانسو برسکی راہ اور گرداگرد اُسکا کسقدر
ہی فرمایا دو ہزار برسکی راہ ہی اور آسپار کوہ قافکے کیا چیز ہی فرمایا سات زمینین ہین مشک سے
بنین ہوئین اور اُسکے بعد کیا ہی فرمایا سات زمینین کافور سے بنین ہوئین اور بعد اُسکے کیا ہی
فرمایا سات زمینین ہین چاندی کی اور بعد اسکے کیا ہی فرمایا ستر ہزار علم اور نیچے ہر علم کے ستر ہزار
فرشتے ہین کہا صدقت یا رسول اللہ اور اُسی طرف کیا ہی فرمایا ایک اژدہا کہ درازی اُسکی

دو ہزار برسکی راہ اور یہہ سارا عالم اسکے حلقہ میں ہی کہا صدقت یا رسول اللہ اور ساتوین زمین پر کون ہی فرمایا فرشتے سب اور چھٹے زمین پر شیطان اور فرزندان شیطان اور پانچوین زمین پر دیو سب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانوران گزندہ اور دوسری زمین پر پریان اور اول زمین پر بنی آدم سب ہین کہا صدقت یا رسول اللہ اور نیچے ساتوین زمین کے کیا چیز ہی فرمایا ایک گاے ہی ایسی کہ اسکے چار ہزار سینگ ہین اور اسکے ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک فاصلہ پانسو برس کی راہ ہی اور یہہ سات طبق زمین اسکے دو سینگون کے درمیان میں ہین پھر پوچھا وہ گاے کس پر کھڑی ہی فرمایا ایک مچھلی کے مہرۂ پشت پر اور مچھلی پانی پر استادہ ہی اور عمیق اور گہراؤ اس پانی کا چالیس برس کی راہ اور وہ پانی ہوا پر معلق ہی اور ہوا تاریکی پر اور تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ پر اور وہ سنگ ایک فرشتہ کے سر پر اور وہ فرشتہ ہوا پر کھڑا ہی اور ہوا قدرت خدا سے معلق ہی اور قدرت اسکی بے پایان اور ذات اور صفات اسکی نقصان اور زوال سے منزہ ہی کہا سچ ہی یا رسول اللہ اور روایت کی عبد اللہ ابن عباس رض نے کہ ہر آسمان پر حق تعالی نے ایک نور پیدا کیا اس نور سے بے شمار فرشتے پیدا کئے اور حکم انہون پر تسبیح وتہلیل اور تقدیس وتعظیم کرنے کا ہی اگر ان سے ایک لحظہ غافل رہین تو فی الفور نور تجلی سے جل شبانہ کے جل بھن کر خاک ہو جاوین اور انمین سے بعضونکی شکل گایکی ہی اور بعض کی صورت سانپ کی اور بعضے گدہ کی شکل اور بعض کا نصف بدن اوپر کا برف اور آدھا نیچے کا آگ سے ہی اور یہہ سبکے سب جتنے ہین اپنے ربکی یہہ تسبیح پڑھتے ہین سبحان من الف بین الثلج والنار یعنی تسبیح پڑھتا ہون اس خدا کی کہ جسنے انمین ترکیب دی ہی برف اور آگ سے نہ برف آگ کو بجاتی ہی نہ آگ برف کو پگھلاتی ہی اور یہہ سبکے سب قیام میں ہین کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں ہین کوئی قعود میں قیامت تک اور قیامت کے دن سب کوئی عذر خواہی کرینگے اور یہہ کہینگے * سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ * ای پاک پروردگار میرے مین نے نہین پرستش کی تیری جو حق تیری پرستش کا ہی * اور بعد اسکے خالق نے یہہ سات زمین پیدا کرکے یکشنبہ کے روز تمامان فرش کو بنایا اور دوشنبے کو سات طبق

آسمان اور سہ شنبے کو سات طبق زمین اور چہار شنبے کو تاریکی اور پنجشنبے کو منفعت زمین
اور جو اسمین ہی اور جمعہ کے دن آفتاب و ماہتاب اور سب ستارونکو اور ساتون آسمان کو
حرکت مین لایا اور ہفتیکے دن تمام جہان سے فراغت کی * قوله تعالی خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ * جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا بنایا اللہ تعالی نے آسمانون اور زمینونکو
اور جو بیچ اسکے ہی چھہ دن مین اور ایسا برابر ہی وہ دن بمصداق اس آیۃ کے * قوله تعالی
وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ * جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ایکدن تمھارے
رب کے یہان ہزار برس کے برابر ہی جو تم گنتے ہو * یعنے ہزار برس کا کام ایک دن مین کرسکتا
ہی بس جان لو اللہ کی قدرت ہی کہ اس چندین ہزار عالم مخلوقات کو ایک طرفۃ العین مین
پیدا کرسکتا ہی مگر اللہ تعالی نے حکمت کا مارے اپنے بندونکو آگاہ کیا ہی کہ وہ اپنے کامون مین
تعجیل نکرین اور صبر کرین بر مضمون اسکے * الصبر مفتاح الفرج * یعنے صبر کنجی ہی خوشی کی
اور بعد اسکے تحت ثری پیدا کیا اور تحت الثری نام ہی زمین گاو تر کا اور عبد اللہ ابن عباس
رض نے فرمایا کہ ثری ایک سبز پتھر کا نام ہی اور نیچے ثری کے دوزخ بنایا اس مین ایک سردار
فرشتہ کہ اسکو مالک کہتے ہین اور دوزخ اسکے تابع ہین اور انیس فرشتے اس مین پیدا کرکے
انکو مالک کے زیر حکم کیا * قوله تعالی عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ * جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ دوزخ کے اندر
انیس فرشتے ہین داہنے طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ہاتھہ ہین اور بائین طرف ستر ہزار ہاتھہ اور
ہر ہاتھہ پر ستر ہزار ہتیلی اور ہر ہتیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا قایم
ہی اور ہر ایک اژدہے کے سر پر ایک ایک سانپ ہی درازی اسکی ستر ہزار برس کی راہ
ہی اور ہر سانپ کے سر پر ایک ایک بچھو اگر دوزخیونکو ایک نیش مارے تو ستر برس
تک درد سے اسکے لوٹین اور فریاد و زاری کرین اور بائین ہاتھہ کے انگلیان پر ایک ایک ستون
آتش کا ہی اگر ایک ستون اسکا حشر کے میدان مین ڈالا جاے اور تمامی مخلوقات جن و انس
اسے ہلانا چاہین تو ہرگز جگہہ سے ہلا نسکین اور ان فرشتون پر حکم ہوا کہ تم سب دوزخ کے اندر
جاؤ انھون نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کے نہین جاسکتے تب رب العالمین کا حکم
ہوا جبرئیل کو کہ اسنے ایک خاتم بہشت سے لاکر پیشانی پر انھون کے مہر کردی تاکہ آتش دوزخ

اُنکے دن پر اثر کرے اور اُس خاتم پر یہہ کلمہ لکھا ہوا تھا * لا اله الا الله محمد رسول الله *
پس وہ اُنیس فرشتے اس کلمہ کے برکت سے ایک مرتبہ اندر دوزخ کے داخل ہوئے اُس
زمانہ سے قیامت تک دوزخ کے اندر رہینگے اور جو مومن داغ محمدی اپنی پیشانی اور دل پر
رکھیگا تو ہرگز آلم آتش دوزخ اسکو نہ پہنچیگا بمصداق اسکے * أُولٰئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ
الْإِيمَانَ * وہ لوگ کہ لکھا گیا دلون مین انکے ایمان * اور دوزخ کے سات دروازے ہین جیسا
کہ الله تعالی نے فرمایا * لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ * دوزخ کے سات
دروازے ہین ہر دروازے کیلیے ان مین سے ایک فرقہ بٹ رہا ہی طبقہ اول جہنم دوسرا جحیم
تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچوان حطمہ چھٹا ن لظی ساتوان ہاویہ اور مروی ہی کہ ایکدن جبرئیل
علیہ السلام یہہ آیت رسول خدا صلعم کے پاس لائے * قوله تعالی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا * پھر انکی جگہہ آئے ناخلف کہ انہون
نے قضا کی نماز اور پیچھے پڑے مزون کے سو آگے ملیگی گمراہی * اور اسیوقت زمین
اور پہاڑون پر زلزلہ آیا اور اُسیکے ساتھہ ایک آواز آئی ایسی کہ رنگ چہرہ مبارک کا
متغیر ہوگیا تب حضرت نے جبرئیل سے پوچھا یہہ آواز کیسی تھی کہانسے آئی تب انہنے کہا یا رسول
الله آدم ؑ کے سات ہزار برس کے آگے ایک پتھر ستر ہزار من کا دوزخ کے کنارے پڑا ہوا
تھا وہ پتھر پندرہ ہزار برس سے نیچے کی طرف چلا جاتا تھا اسی وقت قعر ہاویہ مین پہنچا یہہ اُسیکی آواز
تھی حضرت نے پوچھا وہ جگہہ کسکی ہی وہ بولا منافقونکی حق تعالی نے فرمایا ہی * إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ * منافق ہین سب سے نیچے درجے مین آگ کے * اور فرمایا الله تعالی
نے * إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ
أَشْرَكُوا * جو لوگ کہ مسلمان ہین گنہگار اور جو یہود ہین اور صابی جو کہ بت پرستونسے ایک
فرقہ ہی اور نصاری ہی اور مجوس اور جو شرک کرتے ہین یہ چھہ گروہ دوزخ مین رہینگے *
تصریح اسکی یہ ہی کہ پہلے درجے مین جو سب سے نیچے ہی چھہ طبقے سے اسمین منافق لوگ رہینگے نام
اُسکا ہاویہ ہی * اور دوسرے درجے مین ابلیس اور جو لوگ اُسکے تابع ہین اور مجوسی رہینگے
نام اُسکا لظی * تیسرے درجے مین یہودی رہینگے نام اُسکا حطمہ * اور چوتھے طبقہ مین نصاری

رہینگے نام اسکا سعیر ہی * اور پانچوین طبقے مین سقر کے آتش پرست رہینگے * اور چھٹے طبقے مین مشرکین رہینگے نام اسکا جحیم * اور ساتوین طبقے مین جو جہنم ہی وہ سب طبقون سے اوپر ہی اسمین آپکی امت جو گناہ کبیرہ کرتے ہین اور بغیر توبہ کے مر گئے ہین وہ لوگ رہینگے * اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ ہی * اور حدیث مین آیا ہی ابو ہریرہ رض سے رسول خدا سے روایت کی ہی قدرت الہی سے جب ہزار برس تک فرشتون نے آتش دوزخ دم کیا تو رنگ اسکا سفید ہوا پھر ہزار برس اسکو دھونکا سرخ ہوا پھر ہزار برس پھونکا سیاہ ہوا اور قیامت تک وہ سیاہی مانند اندھیری رات کے رہیگی * اور یک پارہ سنگ کہ جسکی چوڑائی پانسو برس کی راہ ہی دوزخ کے منہ پر رکھا وہ قیامت تک رہا اور دوزخ کے نیچے ایک پتھر ہی فرشتے کے سر پر اور وہ فرشتہ ہی مچھلی کی پیٹھ پر اور مچھلی کھڑا ہی یک خاک نمناک پر اور خاک نمناک یک گاے کے سینگھون پر کہ ستر ہزار سینگ ہین اسی زمین مین سخت گڑے ہوئے ہین اور وہ گاے یک مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہی وہ مچھلی ایسی بڑی کہ دم اسکی ساق عرش تک ہی اور ایک مچھر پیدا کر کے اس گاے کے سامنے رکھا گیا تا کہ وہ گاے اسکے خوف سے جنبش نکرے اگر جنبش کرے تو سارا عالم تہ و بالا ہو جاوے اور شرح اسکی عبد اللہ ابن عباس رض کے قصہ کی کتاب مین لکھی ہوئی ہی جہان تک پایا مولف نے یہان اپنے ترجمہ مین لکھا * پھر اللہ نے ریت کو پیدا کر کے ہوا کو حکم کیا کہ ایکحصہ اسکا زمین پر اور ایکحصہ زیر زمین لیجاوے اور ویسا ہی کیا پھر پھر اسکے آتش بے دود پیدا کر کے اسی سے قوم بنی جانکو مخلوق کیا جناب باری نے فرمایا * وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ * اور جنونکو بنایا ہمنے پہلے اُسے آگ لوکے سے * اور جنھونسے جہان بھر گیا اسکے بعد انھون پر اللہ نے ایک پیغمبر بھیجا نام انکا یوسف تھا کہ انھون کو شریعت بتلا دے اور اللہ کی طرف ہدایت کرے انھون نے انکو نہ مانا اور مار ڈالا اور زمین پر ظلم و فساد کرنے لگے تب حق تعالی نے عزازیل کو فرشتون کے ساتھ بھیجا انھون نے سب کو مار کر جہان خالی کیا واللہ اعلم بالصواب

* قصہ عزازیل علیہ اللعنت کا *

منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے دو صور تین دوزخ کے اندر پیدا کین ایک شیر کی

دوسری گرگ کی صورت سے دونوں صورتیں قدرت الٰہی سے دوزخ سجین میں جاکر باہم جفت ہوئیں اُن سے عزازیل پیدا ہوا اُسنے وہاں ہزار برس تک خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا پھر ہر طبقہ زمین پر ہزار سال عبادت کرکے دنیا کے زمین پر آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکو دو بازو سے پر زبرجد سبز کے عنایت کئے تب وہاں سے اڑکر آسمان اول پر گیا وہاں ہزار برس خدا سے عزوجل کو سجدہ کیا نام اسکا خاشع ہوا اور وہاں سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار سال خداے تعالیٰ کو سجدہ کیا وہاں کے رہنے والوں نے نام اسکا عابد رکھا پھر تیسرے آسمان پر جاکر ہزار سال رب العالمین کی عبادت کی وہاں نام صالح ہوا اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار برس عبادت کی پکارا گیا وہاں ولی پھر پانچویں آسمان پر ہزار سال سجدہ کیا نام اسکا عزازیل رکھا گیا بعد اسکے چھٹے آسمان پر جا پہنچا وہاں بھی ہزار برس عبادت کرکے ساتویں آسمان پر پہنچا وہاں ہزار سال رب العالمین کو سجدہ کیا حاصل کلام ایک کف دست کے برابر جگہہ زمین و آسمان میں باقی نرہی کہ اسنے سر اپنا وہاں نہ جھکایا ہو بعدہ عرش معلی پر جاکر چھہ ہزار برس تک حق سبحانہ تعالیٰ کی پرستش کرکے ایک مقام پر سر سجدہ سے اٹھا کر جناب باری میں عرض کی کہ خدایا مجھے لوح محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اٹھالے کہ قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں جناب احدیت کا حکم ہوا اسرافیل پر کہ اسے اٹھالے جب لوح محفوظ پر گیا نظر اسکی ایک نوشتے پر جا پڑی اس میں لکھا تھا کہ ایک بندہ خدا چھہ لاکھہ برس تک اپنے خالق کی عبادت کرے اور آخر ایک سجدہ حکم خدا کے سے نکرے تو خداے تعالیٰ چھہ لاکھہ برس کی عبادت اسکی مٹا کو تمام مخلوقات میں نام اسکا ابلیس مردود و مرجوم رکھے گا عزازیل اسکو پڑھ کر رونے میں چھہ لاک برس تک کھڑا ہو کر رو یا جناب باری سے آواز آئی اے عزازیل جو بندہ میری اطاعت نکرے اور حکم بجا نہ لاوے سزا اُسکی کیا ہے عزازیل نے کہا خداوندا جو شخص حکم اپنے خاوند کا نمانے سزا اُسکی لعنت ہی ✽ حق تعالیٰ نے فرمایا اے عزازیل اسکو تو لکھہ رکھہ اور عبدالله ابن عباس رض نے روایت کی ہی کہ عزازیل کے مردود ہونے سے بارہ ہزار برس کے پہلے یہہ امر واقع ہوا تھا عزازیل نے کہا ✽ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ مَا اَطَاعَ اللّٰهَ ✽ لعنت خدا کی اُسپر ہی جو اطاعت نکرے الله کی ✽ سب حکم ہوا کہ عزازیل بہشت میں گیا ہزار برس خزینہ دار بہشت کا رہا اور ایکدن

اُس جہان کا اِس جہان کے ہزار سال کے برابر ہی اور بہشت مین نور کے ایک منبر پر بیٹھکر ہزار برس تک درس و تدریس وعظ نصیحت کرتا رہا اور جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور جمیع ملائک اُس منبر کے نیچے بیٹھکر وعظ سنا کرتے تھے ایک روز سب فرشتے آپس مین باتین کرتے تھے کہ اگر ہم لوگون سے کوئی گناہ صادر ہووے تو عزازیل کو شفیع کرینگے کہ خدا تعالی گناہ ہمارا معاف کرے * ایک دن نظر فرشتونکی اُس نوشتے پر لوح محفوظ کے جا پڑی اُسے دیکھکر سب رونے اور سر پیٹنے لگے * عزازیل کہنے لگا کہ آج تم لوگون کو کیا ہوا ہی جو روتے ہو اور سر کو دے دے مارتے ہو اُنھونین کہا کہ لوح محفوظ پر لکھا ہی کہ ہم مین سے ایک فرشتہ ملعون و مردود ہوگا اِس بات کو سنکر عزازیل کہنے لگا کہ مین اللہ سے چاہتا ہون کہ یہہ مجھے نصیب ہو سب فرشتے یہہ کلمہ سنکر خاموش رہے اور ایک دن عزازیل نے جناب احدیت مین عرض کی کہ یاالہی جنون نے پردۂ زمین پر آپس مین کشت و خون و فساد برپا کیا ہی مجھکو اُنھون پر سپاہ سالار کر کے بھیج تو جا کر اُن سبھونکو مار ڈالون جناب احدیت نے قبول فرمایا تو عزازیل چار ہزار فرشتونکو اپنے ساتھ لیکر زمین پر آیا کسی کو قتل اور کسی کو کوہ قاف مین ڈال کر دی زمین کو مفسدون سے پاک صاف کیا بعدہ درگاہ الہی سے خطاب آیا کہ ای فرشتو مین زمین پر ایک خلیفہ بناؤنگا آیت * وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اور فرشتون نے کہا * قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ * پھر اللہ تعالی نے فرمایا * قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ * اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مجھکو بنانا ہی زمین مین ایک نائب اور سب فرشتے بولے کیا تو رکھیگا اسمین اُس شخص کو جو فساد اور خون ریزی کرے اور ہم ذکر کرتے ہین تیری خوبیان اور یاد کرتے ہین تیری پاک ذات کو اور رب نے کہا مجھکو معلوم ہی جو تم نہین جانتے * تب جبرئیل ؑ پر رب العالمین کا حکم ہوا کہ ایک مشت خاک زمین پر سے لاؤ بحکم الہی جبرئیل ؑ بلندی سے آسمان کی فوراً اُس زمین پر آئے کہ اب جہان خانہ کعبہ ہی چاہا کہ ایک مشت خاک لین اُسوقت زمین نے اُنکو قسم دی کہ ای جبرئیل برائے خدا مجھہ سے خاک مت لے کہ اِسّے خلیفہ پیدا ہوگا اور اِسکی اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجب عذاب دوزخ کے ہوگی مین

مسکین کو خاک دیا ہوں طاقت تحمل عذاب خدا کی نہیں رکھتی ہوں اسبات کو سنکر جبرئیل خاک لیانے سے باز آئے پھر گئے اور اسیطرح سے میکائیل اور اسرافیل علیہما السلام سے بھی یہہ کام انجام نہوا تب عزرائیل کو بھیجا اسکو زمین نے منع کیا اُسنے نہ مانا اور کہا کہ تو جسکی قسم دیتی ہے میں اُسی کے حکم سے آیا ہوں میں اُسکی نافرمانی نہیں کرونگا تجکو لے ہی جاؤنگا پس عزرائیل ایک مشت خاک تمامی روی زمین کی لے کر عالم بالا پر جا کر جناب باری میں عرض کی خداوندا میں نے یہہ حاضر کی حق تعالیٰ نے فرمایا ای عزرائیل میں اس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ پیدا کرونگا اور اُسکی جان قبض کرنے کے لئیے تجکو مقرر کرونگا عزرائیل نے معذرت کی کہ یارب تیرے بندے مجھے دشمن جانینگے جناب باری نے فرمایا ای عزرائیل تو اندیشہ مت کر میں خالق مخلوقات ہوں ہر ایک کی موت کا سبب کر دونگا کہ ہر شخص اپنے اپنے مرض میں گرفتار رہیگا تجکو دشمن نجانیگا وہ یہہ ہے کسیکو ہیضہ اور کسی کو تپ کسیکو قتل کسیکو آگ کے جلنے اور کسیکو پانی میں غرق اور اسیطرح مرضون میں گرفتار کر کے روح قبض تجھسے کرواؤنگا تب حکم الہی سے فرشتون نے وہ مشت خاک مابین مکہ معظمہ اور طائف کے رکھہ دی پس باران رحمت برسا دو برس میں وہ خاک خمیر ہوئی اور چوتھے برس میں صلصالہ ہوئی اور چھٹے برس میں فخار ہوئی اور آٹھوین سال میں آدم کی صورت بنی ✻ تو ایکدن ابلیس ستر ہزار فرشتون کو ساتھ اپنے لیکر آدم کے پاس آیا دیکھا تو قالب آدم کا خاک پر پڑا ہوا ہے بچشم حقارت اُسکی طرف نظر کی ✻ اور ایکدن فرشتون نے عزازیل سے کہا کہ اس خاک سے خلیفہ خدا ہوگا وہ بولا سچ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس صورت کو میرا تابعدار کردے تو میں اسکو ہلاک کرونگا اگر مجھے اُسکا تابعدار کریگا تو میں تابعداری اُسکی نہیں کرونگا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ابلیس علیہ اللعنت آدم ؑ کے قالب میں داخل ہو کر ناف تک پہنچا تھا سبب گرمی اور حرارت کے ٹھہر نہ سکا جلد وہانسے نکل آیا اور اسکے سبب حسد و بغض و دشمنی اُسے زیادہ ہوئی اور تھوک منہ کا اپنے اُسکے قالب پر ڈال کر چلا گیا ✻ خدا کے حکم سے اُس تھوک سے جو کالبد پر ڈالا تھا کُتا اور خاک باقی سے آدم ؑ کے درخت خرما پیدا ہوا ✻ اور منقول ہے عبداللہ ابن عباس رضی نے روایت کی ہے کہ جان پہاس

محمد مصطفی صلعم کی قندیلیں میں عرش معلی پر تسبیح پڑھی تھی قطرہ عرق مصطفی کا وہاں سے
ٹپک کر اُس جگہہ میں گر پڑا جہاں اب تربت منورہ خاتم الانبیاہی اور حکم الہی سے جبرئیل
عم نے اُس خاک پاک کو مشک اور عنبر سے ملا کر معطر کر کے آدم عم کے پیشانی پر مل دیا تب
آدم عم کا نور اُسکے ماتھے سے دو چند ظاہر ہوا اور اُسکے چالیس دن کے بعد یہہ ایش روح آدم
عم کی ہوئی اُسوقت رب جلیل کی طرف سے فرمان آیا کہ ای جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل
جان آدم کی لاکر اُسکے قالب میں پہنچاؤ تب ہر ایک کے ساتھہ ستر ہزار فرشتے ہوے اور جان
آدم کی ایک طبق نور میں رکھہ کر اور ایک طبق پوش نور سے ڈھانک کر آدم عم کے سر پر لا
رکھی پھر وہ طبق پوش اُنکی جان سے اُٹھایا اور تمام ملائک ساتوین آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ
جان آدم عم کی قالب میں کیونکر جاتی ہی اور جناب باری سے آواز آئی * اَیُّهَا الرُّوحُ اُدْخُلْ
فِیْ هٰذَا الْجَسَدِ * ای روح جا اِس قالب کے اندر * تب سات مرتبہ آپکی جان پاس
اُس قالب کے گرد پھری اور اندر جانے سے جھکی اور عرض کی یا خالق میں جسم نورانی رکھتی ہوں
اور یہہ قالب اندھیرا اور کثیف ہی میں کیونکر جاؤں پھر یہہ آواز آئی ای جان آدم
اُدْخُلْ کَرْهًا وَ اُخْرُجْ کَرْهًا ای جان آدم داخل ہو تن میں نفرت سے اور نکل آتن سے
بہ نفرت * اُسوقت جان پاک آدم عم کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چارون طرف دماغ کے
پھرنے لگی جب آدم عم نے آنکھین اپنی کھولین فورا جان اُنکی دماغ سے حلق میں آرہی اور
حلق سے سینہ میں اور سینہ سے ناف تک تب وہ کل گوشت پوست ہڈی رگ اور آنت ہوگئی
بعد اُسکے آدم عم نے اللہ کے حکم سے ہاتھہ کو زمین پر ٹیک کر اُٹھنے کا قصد کیا اِسمین فرشتے
بول اُٹھے کہ یہہ بندہ شتاب کار ہوگا کہ ابتک آدھا تن اِسکا گل ہی اور وہ چاہتا ہی کہ اُٹھے
اور اللہ تعالی فرماتا ہی * خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا * یہہ اکیا گیا انسان آتا ولا یعنے شتاب کار *
اور آدم عم نے اپنے سارے بدن پر نظر کر کے دیکھا کہ اللہ تعالی نے مجھے کس چیز سے بنایا اور
جان آدم عم کی مانند ہوا کے جوڑون اور بندون اور رگون میں اور گوشت اور پوست میں
سارے بدن کے پھرتی تھی * حق تعالی نے فرشتون کو بھیجا کہ دماغ آدم کا سہلاوین اور پیشانی
اُنکی ملین اور ویساہی کیا تب جان اُنکی گوشت اور پوست اور رگون میں قرار پذیر اور مستحکم

ہوئی فوراً اُنکو چھینک آئی اور بالہام خدا تعالیٰ کے الحمد للہ پڑھا اور جواب اسکا رب العالمین سے یرحمک اللہ ارشاد ہوا اِس لئے جواب اسکا مسلمانون پر واجب ہوا جو کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو سامع پر واجب ہی کہ یرحمک اللہ کہے اور بعد اسکے جناب باری سے جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ وہ چھینک لے رکھ اِسے ایک بندہ عیسیٰ ابن مریم پیدا کرونگا اور جب آدم علیہ السلام خاک سے اُٹھے حق تعالیٰ کے حکم سے ایک تخت پر بہشت مین کہ چالیس میل کا وہ زر و جواہر سے مکلل تھا اور حلہ و تاج زرین پہنکر جا بیٹھے اور نور اُنکی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا وہ نور محمد مصطفیٰ صلعم کا تھا تب جناب رب العالمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملائک آدم کو سجدہ کرے اور وہ سجدہ تعظیم کا تھا نہ عبادت کا * وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ * اور جب ہم نے کہا فرشتون کو سجدہ کرو تم آدم کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے سجدہ نکیا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکرون مین سے * فرشتون نے جب سجدے سے سر اُٹھایا دیکھا ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہی جسنے سجدہ نکیا * پھر دوسری بار سب فرشتے سجدے مین آگئے پس سجدہ اول حکم کا تھا اور ثانی شکر کا * پس رب العالمین نے ابلیس سے کہا قَالَ يَا اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ * ای ابلیس تجھکو کیون انکار ہوا کہ سجدہ کرے تو اُس چیز کو جو مین نے بنائی دو ہاتھون سے یہہ تو نے غرور کیا تو بڑا تھا درجے مین * ابلیس بولا قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ * مین بہتر ہون اُس سے کہ مجھکو بنایا تو نے آگ سے اور اُسکو بنایا تو مٹی سے اور دوسرے یہہ ہی کہ مین نے سجدہ کیا ہی تجھکو پھر دوسرے کو کیونکر کرون * حق تعالیٰ نے کہا * قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ * تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ پر میری پھٹکار ہی یعنے لعنت ہی قیامت کے دن تک * اور علما نے اِس مین اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ اِس آیہ سے مراد یہہ ہی کہ نکل جا ایمان سے اور بعضون کے نزدیک نکل جانے سے مراد یہہ ہی کہ صورت فرشتہ سے نکل کر ابلیس کی صورت ہو جا * تب غضب الٰہی سے صورت اُسکی بدل گئی اور آنکھین اسکی سینہ پر آ گئین جو طرف اُسکی دیکھتے تو کہتے

یہہ خدا کی درگاہ سے راندہ گیا اور ملعون و مردود و مخذول ہوا اُسوقت شیطان لعین نے زبان اپنی کھولی اور کہا ای پروردگار تو نے مجھے معزول و مردود کیا آدم کے لیئے یہ شامت میری تھی * تب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ای ابلیس تو اپنے نوشتہ کی طرف دیکھ جب دیکھا تو یہہ لکھا تھا جو بندہ خدا کا حکم خداوند کا نمانے سزا اُسکی لعنت ہی اس نوشتیکو اپنے پڑھکر خجل و مایوس ہوا اور کہا * قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلیٰ یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ * شیطان بولا ای رب مجھکو ڈھیل دے جسدن تک مردے زندہ ہوں * اور دوسری عرض یہہ ہی کہ گوشت اور پوست اور رگوں میں آدمیونکے مجھے دخل دے اور اُنکی آنکھوں سے مجھے محجوب رکھ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا * قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلیٰ یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ * تجھکو ڈھیل ہی اُسوقت کے دن تک جو معلوم ہی * جب یہ مراد اُسکی حاصل ہوئی گھات اور تاک میں آدمی کے رہا * پھر کہا شیطان نے * قولہ تعالیٰ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ * قسم ہی تیری عزت کی میں گمراہ کرونگا اُن سب کو مگر جو بندے ہیں تیرے اُن میں چنے ہوئے * پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا * قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ٹھیک بات یہہ ہی اور ٹھیک ہی کہتا ہوں مجھکو بھرنا ہی دوزخ تجھسے اور اُن سب سے جو تیری راہ پر چلینگے * بعدہ جناب باری کے حکم سے وہ تخت آدم عم کا فرشتوں نے جنتہ الفردوس میں لا رکھا اور سب نعمتیں اُنکو حق تعالیٰ نے عنایت کیں تھیں تسکے ساتھ بھی انکو قرار و تسلی نہ تھی کیونکہ آرام و تسلی ہر کسیکو اپنے ہم جنس سے ہوتی ہی اور اسوقت عالم تنہائی میں کوئی ہم جنس انکا نہ تھا اور خالق کی مرضی بھی یہی تھی کہ اسکا جفت ہمدم دوسرا پیدا کرے کیونکہ بے جفت و بے مثل بے چون و بے مانند و بے حاجت سوا اللہ کے کوئی نہیں ہی * جب آدم بے قرار ہوئے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اسے خواب عنایت کیا وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ بیدار وے اس صورت میں خالق نے جبرئیل عم سے ایک ہڈی بائیں پہلو سے انکے نکلوائی اور اسے انکو کچھ درد و الم نہ پہنچا تھا اگر پہنچتا تو ہرگز محبت عورتوں کی مردونکے دل میں نہوتی اس ہڈی سے حوا کو بنایا اور جو خوب صورتی و نیک روئی و ملاحت اور حسن و جمال اور جو کچھ کے خوبیاں جہانکی عورتوں کو زیبا ہی حق تعالیٰ نے انکو بخشیں * اور زیرکی و شرم اور مہر و شفقت کمال انکو دی *

اور حلہ زرین اور زیور مرصع بہشت کے اسے پہنا کے اور تاج مکلل اسکے سر پر رکھہ کر تخت زرین پر بیٹھلایا * بعد اسکے آدم علیہ السلام کو نیند سے بیدار کرکے حوا کو دکھلا دیا اسنے حوا علیہا السلام کو دیکھہ کر بے اختیار چاہا کہ ان پر دست انداز ہووے تب حضرت الہی سے آواز آئی ای آدم خبردار اسے مت چھو بے نکاح اسکی صحبت حرام ہی تب آدم علیہ السلام نے اسے نکاح کرنیکی خواستگاری کی پس حق تعالی نے آدم کا نکاح حوا علیہا السلام کے ساتھہ کردیا اور فرمایا سب سراپردے جنکو بہشت لگائے جاوین اور زر و جواہرات ان پر نثار کیا جاوے * اور ساتون آسمان کے فرشتے درخت طوبی کے نیچے آ حاضر ہون اور ایسا ہی ہوا بعدہ حق تعالی نے وہ پردے اٹھوائے اور ثنا اپنی آپ آنکو سنادی * الحمد ثنائي والكبرياء ردائي والعظمة ازاري والخلق كلهم عبيدي وامائي وانبياء رسلي واوليائي ومحمد حبيبي ورسولي وخلقت الاشياء ليسندلوا بها علی وحدانيتي اشهد ملائكتي وسكان سمواتي وحملت عرشي اني قد زوجت حوا وآدم ببديع فطرتي وصنيع قدرتي وآدم بصداق تسبيحي وتنزيهي وتهليلي وتقديسي * وهي شهادة ان لا اله الا الله وحده لا شريك له يا آدم يا حوا ادخلا جنتي وكلا منها ثمرتي * وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ * وسلام عليكم ورحمتي وبركتي * حق تعالی نے نکاح مین آدم اور حوا علیہما السلام کے یہہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا ہی اور بزرگی میری چادر ہی اور عظمت میری ازار ہی اور مخلوقات کل میرے غلام اور لونڈیان ہین اور انبیا میرے رسول اور دوست ہین اور محمد میرا حبیب اور رسول ہی اور پیدا کیا ہمنے کل شی کو تا اسکی گواہی دیوے میری وحدانیت پر اور گواہ ہین میرے فرشتے سب اور آسمانونکے رہنے والے سب اور عرش کے اٹھانیوالے سب بہ تحقیق ہمنے نکاح دلوایا آدم اور حوا کو ساتھہ بدیع فطرت کے اور صنیع قدرت کے اور آدم کا صداق اور حوا کے مہر میری تسبیح اور تنزیہ اور تہلیل اور تقدیس ہی نہین ہی کوئی معبود سواے خدا کے ایسا خدا کہ واحد ہی اور نہین ہی کوئی اُسکا شریک * ای آدم ای حوا تم دونو جنت مین جا رہو اور کھاؤ دانکے سب میوے محظوظ ہو کر اور نجاؤ اُس درخت کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہو گے اور سلام میرا تم پر ہو جیو اور رحمت اور برکت * بعد اسکے آدم علیہ السلام نے خود یہہ ثنا پڑھی * سبحان

اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم * یعنی تسبیح پڑھتا ہون اور حمد کرتا ہون واسطے اللہ کے اور نہین ہی کوئی معبود سواے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین ہی توانائی اور قدرت کسی کو سواے اللہ کے ایسا اللہ بڑا بزرگ ہی * جب اللہ جل شانہ نے نکاح کی خطبہ خوانی سے فراغت کی سارے فرشتے خوشیان کرنے لگے اور مبارک بادیان دینے اور زر و گوہر نثار کرنے * جب آدم عم نے قصد مباشرت کا کیا حوا کے ساتھہ تو یہین آواز آئی ای آدم خبردار جب تک کہ ادا نکرے دین مہر حوا کا تب تلک وہ تم پر حلال نہوگی اُسنے کہا الہی مین کہان سے مہر دونگا فرمایا کہ دس مرتبہ درود مصطفی پر پڑھہ آدم عم یہہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا کہ تو ناخن دست پر اپنے دیکھہ جب اُسنے دیکھا صورت مصطفی کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندی شفقت پدری دل مین زیادہ ہوئی تب اُسنے شوق سے دس دفعہ اُس حضرت پر درود پڑھا اور اُنکی رسالت پر ایمان لایا * تب اللہ تعالی نے فرمایا ای آدم یہہ دس دفعہ جو درود تونے پڑھا ایسا مرتبہ رکھتا ہی کہ اسکی برکت سے سب نعمتین اور حوا کو تجھہ پر حلال کیا مین نے اور حق تعالی نے فرمایا * قُلْنَا یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظَّالِمِیْنَ * ای آدم تو اور تیری جورو جنت مین جا رہو اور کھاؤ اُس مین محظوظ ہوکر جہان چاہو اور نزدیک مت جاؤ اُس درخت کے پھر تم بے انصاف ہوگے * مروی ہی کہ جڑ اُس درخت کی چاندی کی اور ڈالیان سونے کی اور پتیان زبرجد سبز کی تھین آدم عم نے جب اُس درخت کی طرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت معلوم ہوا کہا کہ سبحان اللہ کیا خوب درخت ہی تب حق تعالی سے ارشاد ہوا اُسکو مین نے تجھے بخشا مگر اُسکے میوے مت کھاؤ وہ بولا الہی جب تونے میرے تئین بخشا کھانے سے مجھے کیون منع فرمایا * حکم الہی ہوا ای آدم تو مہمان ہی میرے گھر کا اور وہ درخت ہی تیرا اس بات سے بعید ہی کہ مہمان میرا ہوکر کھانا کھاوے اپنے پاس کا بعد اسکے ایک طرف سے آواز آئی ای آدم گندم مت کھا * اور ایک جانب سے آواز آئی ای گندم تو آدم کے پاس جا اور ایک جانب سے آواز آئی ای آدم صبر کر * اور ایک طرف سے آواز آئی ای صبر تو آدم کے پاس مت جا * اور ایک سو سے

صدا آئی ای ابلیس تو حوّا کو لیجا اور خواہش دل بس قضا نے کہا کہ الٰہی اسمین کیا سر ہی کہ حکم ہوا کہ اس مین مجھکو کچھ بھید ہی اس باغ سے باغ دنیان مین اسکو بھیجونگا تا کہ قدرت میری ظاہر ہو * اور خبر مین آیا ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے اسی طرح سے کہا گیا نمرود بادشاہ سے ای نمرود تو ابراہیم کو آگ مین ڈال اور آگ سے کہا ای آتش تو ابراہیم کو مت جلا اور ابلیس سے کہا ای ابلیس تو سکھا! پھر قضا نے پوچھا جواب آیا اس مین میرا کچھ بھید ہی کہ آتش کو ساتھ گل و ریحان کے بدل کرون تا خلق مین ابراہیم خلیل اللہ دوست میرا ظاہر ہو * اور کہا گیا ہی ای موسیٰ تم معصیت سے باز رہو اور شیطان سے کہا ای شیطان تو انکو فریب دے اور دنیا سے کہا ای دنیا دل مین بندونکے عزیز ہو شیرین رہ اور بندون سے کہا ای بندو تم دنیا سے دور رہو قضا نے کہا الٰہی اسمین کیا ماجرا ہی رب نے فرمایا اس مین مجھکو کچھ بھید ہی وہ یہہ ہی کہ جفا کو ساتھ وفا کے بدل کرونگا تا کہ رحمت و مغفرت میری زیادہ ہو انصاف کے دن * اور خبر مین آیا ہی کہ بہشت مین چار چیزین نہین ہین بھوک پیاس دھوپ بے ستری جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی بہشتی کے حق مین * اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُ فِيهَا وَلَا تَضْحٰى تجھکو یہہ ملا ہی کہ نہ بھوکھا ہو تو اس مین نہ ننگا اور یہہ کہ نہ پیاسا ہو اس مین اور نہ دھوپ کا صدمہ پاوے * اور کہا اللہ نے ای آدم ہوشیار رہ شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہی قولہ تعالیٰ * فَقُلْنَا يَا آدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ * پھر کہہ دیا ہمنے ای آدم یہہ دشمن ہی تیرا اور تیرے جوڑے کا سو نکلوا نہ دے تمکو بہشت سے * آدم عم نے جب دیکھا کہ بہشت کے دروازے سب مسدود ہین ایمن و بے پروا ہوئے اسلئے کہ شیطان دنیا مین ہی اور مین بہشت مین اور مجھسے اسے کیا لاگ ہی جو مجھے بہشت کے اس درخت کا میوہ کھلا کر گنہگار کریگا کہ جسکے پاس جانے سے خدا نے مجھے منع کیا ہی پس مکر و فریب سے اسکے مین بے پروا ہون آخر ایک روز ابلیس لعین نے دنیا سے قصد کیا آدم عم کے پاس بہشت مین جانیکا اور وہ تین اسم اعظم خدا تعالیٰ کے جانتا تھا انھین پڑھ کر سات طبق آسمانکو طی کر کے بہشت کے دروازے پر جا پہنچا بہشت کے دروازے مسدود دیکھکر تصور و خیال کرتا رہا کہ کس حیلہ سے بہشت کے اندر جایئے اتفاقا

ایک طاؤس کنگرے پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ ایک شخص اسم اعظم پڑھتا ہی طاؤس نے پوچھا توکون ہی اسنے کہا مین ایک فرشتہ ہون فرشتون سے اللہ تعالیٰ کے * طاؤس بولا تم یہان کیون آ بیٹھے ہو شیطان بولا * اَنۡظُرُ الجَنَّةَ * مین بہشت کو دیکھتا ہون اور جایا چاہتا ہون طاؤس نے کہا کہ مجھے خدا کا حکم نہین کہ کسی کو جنت مین لیجاؤن جب تک کہ آدم دم بہشت مین ہین شیطان بولا تو مجھے بہشت مین لیجا تو ایسی ایک دعا تجھے سکھاؤن کہ جو شخص اُسی دعا کو پڑھے اور عمل کرے تو تین چیزین اُسکو حاصل ہونگی ایک تو کبھی بوڑھا نہوگا اور دوسرے نہ مریگا اور تیسرے جنت مین ہمیشہ رہیگا * پس ابلیس نے اُسے سکھایا تب مور نے دروازے تک بہشت کے پہنچا کر سانپ کو یہہ ماجرا سنادیا وہ اِس بات کو سنتے ہی دروازے سے سر باہر نکال کر اُسے پوچھنے لگا کہ توکون ہی کہانسے آیا جو یہان بیٹھا ہوا اسم اعظم پڑھتا ہی وہ بولا مین ایک فرشتہ ہون فرشتون سے حق تعالیٰ کے سانپ نے کہا کہ وہ دعا مجھے سکھلا شیطان نے کہا بشرطیکہ تو مجھے بہشت مین لیجاوے سانپ بولا مجھے خدا کا حکم نہین ہی کہ کسیکو بہشت مین لیجاؤن جب تک کہ حضرت آدم بہشت مین ہین ابلیس نے کہا کہ مین قدم اپنا بہشت مین نہ رکھونگا تیرے منہہ کے اندر رہونگا اُسے باہر نہین نکلونگا تب سانپ نے اپنے منہہ کو پھیلا دیا ابلیس لعین اُس کے منہہ کے اندر جا گھسا تب اُسکو بہشت مین لے گیا اور دروازے بہشت کے بند کردئے شیطان نے کہا تو مجکو اُس درخت کے پاس لیجا کہ جسکے کھانے سے اللہ نے آدم کو منع فرمایا ہی جب ابلیس کو اُس درخت کے پاس پہنچایا تب وہ ملعون مکر و فریب سے اپنے سانپ کے منہہ کے اندر رونے لگا کہتے ہین کہ جو شخص کہ پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان لعین تھا اور اُسکی آواز سنکر سب رہنیوالے وہان کے مجتمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمنے یہہ آواز سانپ کے منہہ سے کبھی نہین سنی تھی اور سانپ سے حوا آدم پوچھنے لگین یہہ آواز غمگین تیری کیون ہی شیطان بولا مین اِس لئے روتا ہون کہ اللہ تعالیٰ تم کو بہشت سے نکالیگا کیونکہ تمکو اِس درخت کے میوے کھانے سے منع کیا ہی مگر جو اِس درخت کے میوے کھائیگا وہ بہشت مین ہمیشہ رہیگا نکالا نہین جائیگا اور شیطان بولا قولہ تعالیٰ ء قَالَ یَا آدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰی شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ وَمُلۡكٍ لَّا یَبۡلٰی * کہا شیطان نے ای آدم مین بتاؤن تجکو درخت کہ

جس سے زندگی جاوید ملے اور بادشاہی پرانی نہو * پھر شیطان نے کہا قسم خدا کی مین سچ کہتا ہون تمہاری بدی مین نہین چاہتا ہون بلکہ نصیحت کرتا ہون اللہ تعالی فرماتا ہی * وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ * اور شیطان نے اُنکے پاس قسم کھائی کہ مین تمہارا دوست ہون * پھر کھینچ لیا اُنکو فریب سے * پہلا جسنے جھوٹ قسم کھائی سو ابلیس لعین تھا پس حوا نے اسکے قسم کھانے سے یقین کیا کہ یہہ سچ کہتا ہی تب اُسے قریب جاکر اُس درخت پر ہاتھ بڑھا کر تین دانے گندم کے لے لئیے ایک تو آپ کھایا اور دو دانے آدم کے لئیے لائین * معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جب حوا نے گندم خوشہ سے توڑ لئیے خوشہ کی جگہہ سرخ ہوئی اور ایک قطرہ خون اُسسے ٹپکا تب اللہ تعالی نے اپنی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہاری بیبیونکو قیامت تک ہر مہینے مین یک مرتبہ خون سے آلودہ کرونگا تو اپنے درخت کی داد تجھہ سے اور تیری بیبیون سے لونگا * پس آدم ءم بولا یہہ کیا چیز ہی حوا نے کہا کہ یہ پھل ہی اُس درخت کا کہ جسکے کھانے سے ہمین خدا نے منع فرمایا تھا اُسے مین نے ایک دانا کھایا اور دو دانے تمہارے لئیے لائی ہون اُسنے کہا کہ اسمین کیا لذت ہی وہ بولی کہ حلاوت و شیرینی بہت ہی آدم ءم نے کہا مین نہین کھاؤنگا کیونکہ اللہ تعالی سے مجکو عہد ہی کہ اُس درخت سے میوے نکھانا پس حضرت آدم اُسوقت تخت پر جا بیٹھے وہ گندم خود بخود نزدیک اُنکے آ موجود ہوا جب بو سے شیرین اُسکی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے تخت سے کہا کہ ای تخت تو یہان سے مجھے دور لیجا کے رکھہ کہ اسکے کھانے سے مجھے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہی تب تخت نے اُنکو بارہ ہزار برس کی راہ مین وہانسے لیجا کر رکھا اور جب وہ تخت سے نیچے اُترے تو وہان بھی گندم جا موجود ہوا غرض جہان کہین آدم ءم جا بیٹھے وہان گندم جا موجود ہوتا * خبر مین آیا ہی کہ اسیطرح تین مرتبہ تخت نے اُنکو ہزار دن برس کی راہ مین لیجا کر رکھا پھر وہان بھی گندم جا پہنچا بعد گندم کھانے لگا ای آدم خدا تعالی نے جو مقدر کیا ہی سو پہنچیگا اگر تم لاکھون برس کی راہ مین جا ہوگے پھر وہانسے کہان جب بھی بچوگے نہین

* نظم *

چو آمد قضا از دو نادر حذر * قضا برنگردد بعقل و بصر * ہرانچہ خدا او ندر داد، قلم * و رسد بر سر بندہ از بیش و کم * غرض حوا نے جب دیکھا کہ آدم ءم دو دو دانے گندم

کھاتے نہین تب ایک پیالہ شراب کے لاکر اُنکو پلادی وہ بے ہوش ہوکر اُسسے وہ دو دانے
گندم کے لیکر کھاگئے اور عہد شکنی کی ہو زہ وہ دو دانے نیچے حلق کے نہین اُترے تھے کہ تاج اُنکے
سر سے اُتر گیا اور تخت سے گر پڑا دونون ننگے ہوگئے اسبات کو حق تعالی فرماتا ہی ولما ذاقا
الشجرة بدت لهما سوآتهما وطفقا يخصفان عليهما من ورق الجنة * پھر جب جامے
دونون نے درخت سے میوے * کھل گئے عیب اور جوڑنے لگے اپنے اُپر پتے بہشت کے *
کہتے ہین کہ جس درخت کے پاس پتے کے لئے جاتے وہ نہ دیتا جب درخت انجیر کے
پاس دونون گئے تو اُسنے سر اپنا جھکادیا اور کہا کہ خذا منی ورقاً * یعنے تم لو پتے مجھسے اور
ستر اپنے ڈھانکو آخر اُسسے لیکر ستر ڈھانکا اور درخت عود سے بھی لیکر ستر اپنا چھپایا بعد جناب
باری سے آواز آئی ای انجیر کے درخت تو نے اُنکے ساتھ سلوک کیا مین نے تجھ سے خرابی
اور خستگی دور کرکے یہہ لذت دی کہ اگر سو دفعہ تجھکو کوئی چابے تو وہ نئی نئی لذت تجھسے
اُٹھاوے اور درخت عود پر خطاب ہوا ای عود سبکے پاس تجھکو مین نے عزیز تر کیا کہ سب
تجھ سے خوشبو لیوین بعد چارون طرف سے آواز آنے لگی کہ آدم اور حوا دونون خدا کی
درگاہ مین عاصی ہوئے اور دیوانونکی طرح بہشت مین بھٹکتے پھرتے ہین * اللہ کی درگاہ سے
تین مرتبہ اُنکی پکار ہوئی جواب اُسکا کچھ نہ دیا تب جبریل عم اُنکے پاس آئے اور بولے ای
آدم تجھے تیرا رب بولاتا ہی تب اُسنے کہا لبیک یا رب ہم آپ سے شرمندہ ہین اللہ نے
فرمایا * وناداهما ربهما الم انهكما عن تلكما الشجرة واقل لكما ان الشيطان لكما عدو
مبين * اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے مین نے منع کیا تھا تمکو اس درخت سے اور کہا تھا تمکو کہ
شیطان تمہارا دشمن صاف ہی * تب آدم عم اور حوا دونون روتے ہوئے کہنے لگے
قوله تعالى * قالا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين * آدم
اور حوا نے کہا ای رب ہمارے ہمنے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر نہ بخشیے تو ہمکو اور ہم پر
رحم نکرے تو ہم ہو جاوین نامراد * اور جناب باری نے کہا * قال اهبطوا بعضكم لبعض
عدو ولكم في الارض مستقر ومتاع الى حين * کہا تم اُترو ایک دوسرے کے دشمن
ہوئے اور تمکو زمین مین ٹھہرنا ہی اور کام چلانا ایک وقت تک * اور کہا اُسی زمین مین

جیو گے اور اُسی مین مرو گے اور اُسی سے نکالے جاؤ گے۔ یہہ مضمون کلام اللہ کا ہی * پس فرمان رب العالمین کا جبرئیل عم پر ہوا کہ آدم اور حوا اور سانپ اور شیطان اور طاؤس ان سب کو بہشت سے نکال کر دنیا مین ڈال دو۔ جبرئیل عم حضرت آدم عم کے پاس گئے اور اُنسے بیان کیا وے اس بات کو سنتے ہی گھبرا گئے اور بہشت کی جدائی سے زار زار رونے لگے آخر ایک ٹکڑا لکڑی کا مسواک کے واسطے وہان سے لے لیا * خبر مین آیا ہی کہ وہ لکڑی پشت بہ پشت اُنکی نسل مین چلی آئی یہان تک کہ موسی عم کے ہاتھہ کا عصا بنا * پس آدم اور حوا اور سانپ اور شیطان اور مور ان پانچون کو بہشت سے نکال کر اول آدم کو سراندیپ مین کہ وہ ہندوستان کا ایک جزیرہ ہی ڈالا اور حوا کو خراسان مین اور طاؤس کو سیستان مین اور سانپ کو اصفہان مین اور شیطان لعین کو کوہ ماوند مین ڈالا * اُس وقت سانپ کے چار پاؤن مثل شتر کے تھے باعث واقع ہونے اس ماجرے کے اللہ نے اُنسے لے لیا تو وہ پیٹ کے بل چلنے اور خاک چھاننے اور کھاوے * اور آدم کو جب سراندیپ مین ڈالا وہ اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے * اور دوسری روایت ہی کہ تین سو برس تک روتے رہے ایسا کہ آب چشم سے اُنکے نہرین جاری ہوئین اور کنارے پر نہرونکے درخت خرما اور لونگ اور جائے پھل پیدا ہوا اور حوا کے آنسو سے مہدی اور وسمہ و سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرات آنسو کے دریا مین گرے اُنسے مروارید پیدا ہوئے تا کہ اُنکی لڑکیونکے زیورات بنے * ایک روز جبرئیل عم خدا کے حکم سے حضرت آدم کے پاس آئے اور کہا کہ ای آدم اپنی موت کے آگے حج کرنا وہ موت کی خبر سنتے ہی ڈرے اور اُٹھہ کھڑے ہوئے اور قصد حج کا کیا جس جگہہ پر قدم انھونے رکھا اسی جگہہ گانون اور بستی ہوئی اور جہان کہین منزل کی اُنکی برکت سے وہان شہر بسا * اور بعضے علمانے روایت کی ہی کہ سراندیپ سے مکہ معظمہ تک آدم عم کے تیس قدم ہوئے تھے اور جب مکے کے نزدیک پہنچے فرشتے سب وہانسے حضرت کے پاس آئے اور بولے یا آدم دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہین اور اُس وقت اس کعبے کا نام بیت المعمور تھا اور اندر باہر اسکے ظاہر تھا اور اُوپر اسکے خیمہ زبرجد سبز کا تھا اور طنابین اسکی سونے کی تھین اور اُس وقت مین جو میخین اسکی تھین آج وہ ستون ہین اور حرم

شریف مین داخل ہین اور جو شکار اس مین پناہ لیجاوے مارنا اسکا حرام ہی * اور آدم عم میدان عرفات مین جہاں رحمت پر آرام کے واسطے جب بیٹھے حوا کو دیکھا کہ جدہ کی طرف سے آتی ہین اُٹھکر اُنکو گودی مین اُٹھالیا اور دونون زار زار رونے لگے چنانچہ اُنکے رونے سے آسمانکے فرشتے بھی رونے لگے بعدہ دونون نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا تعالی نے حجاب اُنکی آنکھ سے اُٹھالیا اُنھون نے عرش کی طرف نظر کی یہہ آیت دیکھی * فَتَلَقَّیٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ * پھر سیکھہ لین آدم نے اپنے رب سے کئی باتین پھر متوجہ ہوا اُسپر اور برحق وہی ہی معاف کرنیوالا مہربان * اور ساق عرش پر یہہ کلمہ لکھا دیکھا * لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ * تب آپنے کہا یا رب برکت سے اس نام کے جو تیرے نام کے ساتھہ ہی گناہ ہمارے بخش دے اور توبہ قبول کر * فی الحال جبرئیل عم انکے پاس آئے اور کہا کہ حق تعالی نے تجھہ پر سلام بھیجا اور فرمایا کہ اگر تو بہشت مین اس عذر کو شفیع لاتا تو ہرگز دنیا مین تجھکو نہ بھیجتا * اور خبر ہی کہ موسی عم مناجات مین یہہ کہتے تھے * یَا رَبِّ هَلْ لِلْجَنَّةِ حِيطَانٌ قَالَ لِلْجَنَّةِ حِيطَانٌ فَقَالَ مُوسَىٰ هَلْ لِلْجَنَّةِ حُرَّاسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لِلْجَنَّةِ حُرَّاسٌ فَقَالَ مُوسَىٰ كَيْفَ دَخَلَ اِبْلِيْسُ وَغَرَّ آدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ يَا مُوسَىٰ لَا تَسْئَلْ عَنْ قَضَائِيْ وَقَدَرِيْ * ایک روز موسی عم مناجات مین یہہ کہتے تھے یا رب بہشت مین دیوار ہی یا نہین حق تعالی نے فرمایا دیوار ہی پھر کہا جنت کا دربان ہی یا نہ فرمایا ہی تب موسی عم نے کہا کہ ابلیس لعین کیونکر بہشت مین گیا اور آدم کو فریب دیا * فرمایا ای موسی قضا و قدر سے میرے تو مت پوچھہ کہ مرضی میری یہی تھی * پس آدم عم نے حج سے جب فراغت کی حکم آیا ای جبرئیل آدم کو وادی عمان مین لیجا کر اپنے پرون کو اسکی پشت پر مل دے اور وہ وادی عمان ایک میدان کا نام ہی جب جبرئیل نے وہان لیجا کر اپنے پر ملے تب ذُریات بے شمار انکی پشت سے نکلی ایسا کہ تمام عالم اُنکی اولاد سے بھر گیا یہہ دیکھہ کر آدم عم بولے یہہ سب کون ہین جبرئیل نے فرمایا یہہ سب تمہارے فرزند ہین وہ بولے کہ اِتنی مخلوقات کی گنجایش زمین پر کیونکر ہو گی اگرچہ ارواح جسم ہر ایک کا ذرہ سے بیشتر نہین ہی اسپر زمین انھونسے بھر گئی * جناب باری سے آواز آئی ای آدم اسکی تدبیر ہمنے آگے سے کر رکھی ہی آپنے کہا یا رب العالمین وہ کیا تدبیر ہی

حق تعالی نے فرمایا کہ بعضونکو آپکے آبا کے اصلاب مین اور بعضونکو اپنی اپنی ماکے شکم مین اور کسی کو روے زمین پر اور کسیکو زیر زمین رکھونگا * پھر آدم عم نے کہا خداوندا میرے فرزندونکی کئی فرقے ہین کوئی مومن ہی کوئی کافر اور کوئی تونگر ہی کوئی فقیر اور کوئی خوش حال ہی کوئی غمناک یہہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا * فرمایا ای آدم مین اُسے خوش ہون جو میرا شکر کرے اسائے خوش حال کو غمناک اور تونگرکو غریب اور مطیع کو عاصی نبایا تاکہ شکر میرا کرین * پس الله کا حکم ہوا کہ ارواح اولاد آدم کھڑی ہوین صف باندھکر مشرق سے مغرب تک اُسی وقت کھڑی ہو گئین سبکے سب * جو لوگ کہ داھنی طرف آدم عم کے کھڑے تھے سو سب کے سب مومن تھے آگے صف اول مین انبیا سب پیچھے مصطفی عم کے کھڑے تھے * اور جو لوگ کہ بائین طرف آدم کے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اول مین انکے جبار اور متکبر سب تھے * بعد اسکے الله نے فرمایا * اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ * آیا نہین ہون مین رب تمھارا قَالُوْا بَلٰی بولے سب نے سچ ہی تو ہی پروردگار ہمارا * بعد اسکے حق تعالی نے کہا اُسْجُدُوْا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ داھنی طرف آدم عم کے کھڑے تھے وہ سب کے سب سجدے مین آگئے اور جو کہ بائین طرف تھے اُن سبھونے سجدہ نکیا * پھر دوسری دفعہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا اُسْجُدُوْا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ بطرف راست تھے اُنھون مین سے سجدہ کسی نے کیا کسی نے نکیا * اور جو کہ بطرف چپ تھے اُن مین سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے نکیا یہہ حقیقت دیکھ کر آدم عم نے جناب باری مین عرض کی ای رب اس مین کچھ عجب و غریب مین نے دیکھا اُسے مجھے تو آگاہ کر کہ وہ لوگ کہ داھنی طرف میری کھڑے تھے پہلے حکم مین سب نے سجدہ کیا اور ثانی حکم مین اُن مین سے بعضے نے کیا اور بعض نے نکیا * اور جو قوم کہ بائین طرف تھے اول حکم مین سجدہ نہ کیا ثانی حکم مین بعض نے کیا بعض نے نکیا * اس مین سر الہی کیا تھا * ندا آئی ای آدم جس قوم نے کہ اول و آخر مین سجدہ کیا وہ مومن پیدا ہوینگے اور مومن مرینگے * اور جنھون نے اول و آخر مین سجدہ نکیا وہ کافر پیدا ہوینگے اور کافر مرینگے * اور جنھون نے اول حکم مین سجدہ کیا اور ثانی مین نکیا وہ مومن پیدا ہوینگے اور کافر مرینگے نعوذ بالله من ذالک * اور جنے ثانی حکم مین سجدہ کیا اور اول

میں کیا سو کا فریفتہ ہوگا اور مومن مریگا * قَالَ هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِي وَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِي * حق تعالیٰ نے فرمایا ای آدم جو لوگ تیری داہنی طرف ہین وے سب بہشتی اور بعض نہین ہین اُسّے مجھے کچھ پروا نہین اور جو کہ بائین طرف کھڑے ہین سو دوزخی ہین اُسسین بعض نہین مجھے کچھ باک نہین * ای آدم انکی طاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہی اور نہ معصیت سے انکی کچھ ضرر * بعدہ ایک فرشتے کو حکم کیا کہ عہدنامہ اُنھونسے لکھوا کر اپنے منہہ مین رکھ لے تب اُسنے اُنھونسے لکھوا کر اپنے منہہ مین رکھا اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہوگیا وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے داہنے رکن مین رکھا گیا ہی اب اسکو حجر الاسود کہتے ہین اور حاجی سب اسکو بوسہ دیتے ہین پھر روز قیامت مین وہی سنگ فرشتہ ہوگا جس صورت پر تھا اور پھر کا عہد نامہ کھولا جائیگا جو شخص عہد نامے پر اپنے قایم ہوگا اُسکو جنت ملیگی اور جو اسکے برخلاف ہی وہ دوزخی ہوگا * اور حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبرون سے میثاق کے دن کہا * وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ * قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ * قَالُوْا اَقْرَرْنَا * قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ * اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں کا کہ جو کچھ مین نے تمکو دیا کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس کوئی رسول * یہان اشارہ ہی محمد صلعم پر * کہ سچ بتاوے تمھارے پاس والے تم اُس پر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے * فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اِس شرط پر لیا میرا ذمہ * سب بولے ہمنے اقرار کیا * فرمایا تم شاہد رہو اور مین بھی تمھارے ساتھ شاہد ہون * پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہین بے حکم نافرمان * اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کے مین بھی گواہ ہون تمھارا * پھر فرمایا ای آدم تم شیث پر گواہ رہو ای شیث تم ادریس پر ای ادریس تم نوح پر ای نوح تم ابراہیم پر ای ابراہیم تم اسماعیل پر ای اسماعیل تم اسحاق پر گواہ رہیو اسیطرح عیسیٰ عم تک کہا * اور فرمایا ای پیغمبرو تم پیغمبر آخر الزمان کی رسالت پر گواہ رہیو اور اپنی قوم کو وصیت کیجیو کہ انکی رسالت پر ایمان لاوین اور اُنکو مدد دیوین *

قبول توبہ آدم عم کی * توبہ آدم

عم کی جب محمد مصطفی صلعم کی شفاعت سے قبول ہوئی یہہ اوپر گذر چکا * تب الہام ہوا ای

آدم تم اور جورو تمھاری سراندیپ میں جا رہو تو فرزند تمھارے پیدا ہونگے پین آدم عم نے برضاء الٰہی ہندوستان میں آکر بود و باش اختیار کی ایک روز جبرئیل عم سات مگر سے لوہے کے لیکر اُنکے پاس آئے تا اُنکو آہنگری سکھلاوین حاجت آگ کی ہوئی جناب باری سے حکم آیا ای جبرئیل آگ مالک دوزخ سے مانگ لے جب اُنھون نے وہانسے آگ لاکر آدم کو دی گرمی اور تپش سے ہاتھ اُنکا جلا اُسنے زمین پر ڈال دی وہ آگ سات طبق زمین کو چھید کر پھر دوزخ میں جا رہی خبر میں آیا ہی کہ اسی طرح سات دفعہ دوزخ سے لائے پھر دوزخ میں جا داخل ہوئی تب حق تعالیٰ کا حکم ہوا ای جبرئیل ستر دریاؤن سے آگ دھوکر لا تب ٹھہریگی ● اور کعب الاحبار میں لکھا ہی کہ جبرئیل عم آگ لانے میں عاجز رہے نہ لا سکے حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا آدم کو اُسنے پتھر سے چقماق جھاڑ کر آگ نکال لی جبرئیل نے انکو آہنگری سکھلائی اول آلات کھیتی کی درست کیے تب جبرئیل نے ایک جوڑا بیل کا بہشت سے لا دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ دو گائے عین البقر سے لادین اور ایک مشت گندم بہشت سے لاکر دیا اور کہا کہ اپنے ہاتھ سے زراعت کرکے اُسے اپنے غذا حاصل کر تب آدم نے سب دانے گندم کے زمین پر چھیٹ دئے اور ہل جوتا جب بیل کجی سے چلنے لگا آدم نے اُسپر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا ای آدم مجھکو تو کیون مارتا ہی اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا میں تو نہ پھنستا آدم عم اِس بات کو سنکر غصے میں اگر بیل کو چھوڑ کر چلا پھر جبرئیل عم نے اُنکے پاس آکر کہا تو کہان جاتا ہی اُسنے کہا کہ بیل نے مجھسے سرزنش کی جبرئیل نے کہا کہ جو شخص اللہ کی نافرمانی کریگا وہ رنج میں گرفتار رہیگا اب تمکو رنج و عذاب برداشت کرنا ہی تبھی نعمت کھاؤگے ● پھر آدم نے دوسری دفعہ ہل جوتا پھر بیل کجی کرنے لگے اور جوا گردن سے نیچے گرا کر کھڑے ہو رہے پھر آدم نے اسکو ایک لکڑی ماری تب بیل روبسوی آسمان کرکے رو دیا پھر آدم عم نے دق ہوکر اُسکو چھوڑ دیا اور چلے گئے پھر جبرئیل عم نے آکر کہا کہ تو کہان جاتا ہی بیل کو چھوڑ کر آدم بولے کہ بیل آزردہ ہوکر خدا کی درگاہ میں تضرع کی ● جبرئیل نے کہا کہ خدا ئے تعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا کہ تو نے بھی بہشت میں ایسا ہی نافرمانی کیا تھا اب تم پر دنیا میں اذیت ہوئی اِس صورت اگر بیل پر سختی کروگے پھر بھی درست نہوگا تو جلد با اپنے کام میں مصروف

دیتو وین یہلوون کی زبان پر مہر کردو تاکہ وہ بات نہ کرسکین اور تو اچھی طرح اُسّے کام لیوے پھر آدم عم کھیتی کرنے مین مشغول ہوئے زمین پر گیہون چھیٹا وہ بار لایا اور پختہ ہوا تب کاٹ لیا یہہ سب سات گھڑی مین طیار ہو گیا * زمین نے کہا ای آدم مجھے معاف رکھہ کہ مین ضعیف ہون وگرنہ اِسّے جلد گیہون تمکو دیتی * آدم عم نے جب گیہون کو صاف کرکے کہانے چاہا تب جبرئیل عم نے آکر فرمایا کہ اول گیہون کو پیس پاس کر آٹا پانی کے ساتھہ خمیر کرکے آگ مین سینک تب کھاو انے اُنسے تعلیم پاکر اپنے ہاتھہ سے پیس کر پانی کے ساتھہ گوندھہ کر روٹی پکا کے آدم کے سامنے رکھین اُسنے چاہا کہ کھاوے جبرئیل نے فرمایا ذرا تامل کر آفتاب غروب ہونے دے کہ تو روزہ دار ہی جب شام ہوئی آدم اور حوا دونون نے ساتھہ ملکر روٹی کھائی پھر دوسرے روز جب اِشتہا کھانے کی ہوئی اُسنے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر اُسکے نظر آیا اور جلدی بڑھہ گیا یہان تک کہ تمام اندام اُنکا سیاہ رنگ ہوا آدم ڈرا اور معلوم کیا شاید کہ مجھپر یہہ دوسری ذلت آگئی * جبرئیل عم نے فرمایا ای آدم روزہ رکھہ آج کچھہ مت کھا تاکہ تیرے بدن کی سیاہی مٹ جاوے اُسنے اُسدن کھانا نہ کھایا روزہ رکھا تو کچھہ بدن اُنکا سپیدی پر آیا پھر دوسرے دن جبرئیل عم آکے اُنکو بولے اور بھی دو روزہ تم روزہ رکھو تاکہ اللہ تعالی تمکو شفائے کامل بخشے * پس اُن روزونکا نام ایام بیض ہی کہ تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ ہر مہینے کی ہی اُن تاریخون مین حضرت آدم پر اللہ تعالی نے فرض کیا تھا اور اُس زمانے سے لیکے حضرت موسی عم کے زمانے تک اُسپر عمل تھا * پس جب آدم عم نے ہندوستان کے سراندیپ مین آکر مسکن کیا حوا عم حاملہ ہوئین اور ایک بیٹا ایک بیٹی جنین بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا وہ نہایت خوبصورت تھی بعد حوا پھر حاملہ ہوئین اور ایک بیٹا ایک بیٹی جنین بیٹے کا نام ہابیل بیٹی کا نام غاز تھا مگر یے خوبصورت نہ تھی * مروی ہی کہ حوا ایک سو بیس بار جنین تھین ہر دفعہ ایک بیٹا ایک بیٹی * اور دوسری روایت ہی کہ ایک سو اَسی بار جنین تھین * اور روایت کی گئی ہی کہ قابیل ماں کے بطن مین بہشت مین تھے پیدایش اُنکی دنیا مین ہوئی اِسواسطے کہ بہشت جاے پاک ہی نہ جاے آلودگی خون کی * جب ہابیل قابیل دونون بڑے ہوئے تب جبرئیل عم آئے اور آدم کو کہا کہ

خدا ایتعالی نے تم پر سلام بھیجا اور کہا کہ دونون بھائی کو دونون بہن کے ساتھ یعنے قابیل کی بہن کو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کی بہن کو قابیل کے ساتھ شادی کردو تب اُنھون نے حال شادی کا دونون بیٹون کو بلا کے کہہ دیا اِس بات کو سنکر قابیل نے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن اقلیما صاحب جمال ہی میں اُسکو نہین دونگا آدم عم نے کہا کہ یہہ اللہ کا حکم ہی تو مان لے اُسنے کہا کہ نہین مانونگا تم ہابیل کو دوست رکھتے ہو بسبب دوستی کے تم کہتے ہو کہتے ہین کہ پہلے جسنے حدول حکمی اپنے باپ کی کی سو قابیل تھا * آخر آدم عم نے بموجب حکم خدا کے قابیل کی بہن کی شادی ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کی بہن کی شادی قابیل کے ساتھ کردی بعد اُسکے قابیل نے حسد سے ہابیل کو کہا کہ تو میری بہن اقلیما کو طلاق دے تو مین اپنی خدمت مین رکھون ہابیل نے کہا کہ وہ میری جورو ہی میرے باپ نے اُسکے ساتھ شادی کردی ہی مین ہرگز اپنے والد کا حکم رد نکرونگا اور خدا کا حکم بکار کھونگا * آدم عم نے جب یہہ ماجرا سنا واسطے تشفی خاطر دونون بیٹونکے یے انصاف کرکے فرمایا کہ دونون بھائی کوہ مینا پر قربانی کرکے رکھو وجسکی قربانی خدا کی درگاہ مین قبول ہوگی اُسیکی جورو بی بی اقلیما ہوگی * پس دونون بیٹون نے حسب حکم باپ کے کئی بکریان لاکر ذبح کرکے کوہ مینا پر رکھہ دین بمصداق اِس آیت کے * وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ * اور سنا اُنکو تحقیق احوال آدم کے دونون بیٹونکا جب نیاز کی دونون نے کچھ نیاز پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے * غرض دونون بھائیون نے قربانی کوہ مینا پر رکھہ کر دعا مانگی کہ یا الٰہی قربانی ہماری قبول کر * نہین آتش بے دود مثال سیمرغ کے آکر قربانی ہابیل کی جلا گئی اور قربانی قابیل کی قبول نہ ہوئی * تب قابیل نے ہابیل سے کہا قولہ تعالی * قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ * مین تجھکو مار ڈالونگا کہ قربانی تیری قبول ہوئی اور میری قبول نہوئی * ہابیل نے کہا * قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ * اللہ تعالی قربانی قبول کرتا ہی پرہیزگارون کی * اگر تو ہاتھہ چلاویگا مجھپر مارنیکو مین ہاتھہ نہ چلاونگا تجھپر مارنیکو مین ڈرتا ہون اللہ سے جو صاحب ہی سارے جہان کا * سو اب وہ کوہ مینا عاجزون کا محل مناجات ہی قربانی اُسی جگہہ مین اب تک ہوتی ہی * آدم عم کے زمانے مین وہ مینا پہار جگہہ انصاف کی تھی جو چیز کہ مقصد حاصل ہونے کے لیئے اور انصاف کے واسطے اُس پر رکھہ دیتے تو غیب سے آگ آکے اُسے

جلا دیتی تو خدا کی درگاہ میں وہ چیز مقبول ہوتی * اور نوح عم کے ایام میں اُسی کو ہمیشہ پر کشتی
حاکم تھی اُس میں جھوٹ سچ معلوم ہوتا تھا جو شخص متخاصمین میں سے اُس پر ہاتھ رکھتا اگر
کشتی نہ ہلتی ساکن رہتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور اگر ہلتی تو وہ جھوٹا ٹھہرتا * اور حضرت یوسف
عم کے زمانے میں صاع حاکم تھا اور صاع وزن اور پیمانہ کا نام ہے * جو شخص اُسکے اوپر ہاتھ
رکھتا اگر آواز نکلتی تو وہ شخص جھوٹا ٹھہرتا اگر آواز نہ نکلتی تو وہ شخص سچا ہوتا * اور حضرت
داؤد عم کے وقت میں ایک زنجیر حاکم تھی آسمان سے لٹکی ہوئی جو متخاصمین میں سے اُس پر
ہاتھ ڈالتا اگر وہ زنجیر اُسکے ہاتھ میں آجاتی تو وہ راست گو ہوتا اور اگر نہ آتی تو وہ جھوٹا ٹھہرتا * اور
حضرت سلیمان عم کے عہد میں حوض راخ صومعہ حاکم تھا مخالفین پر حکم تھا کہ پاؤں اُس میں ڈالو
اگر پاؤں اُس میں نہ دھنستا تو وہ شخص سچا ہوتا اگر پھنس جاتا تو وہ دروغ گو ٹھہرتا * اور حضرت
زکریا کے زمانے میں قلم آہنی حکم تھا مدعی کو حکم ہوتا کہ نام اپنا لکھ کر پانی میں ڈال دے اگر وہ پانی پر
بھنستا تو وہ آدمی سچا ہوتا اگر ڈوب جاتا تو وہ جھوٹا ٹھہرتا * اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کا وقت جب پہنچا حق تعالی نے وہ سب احکام گذشتہ منسوخ کیے اور آنحضرت
صلعم کو فرمایا کہ ای محمد جھوٹے اور سچے کو میں خوب جانتا ہوں جو سچا ہوگا اُسکو جزا نیک ملیگی
اور اگر کاذب ہوگا تو جزا اُسکی بد ملیگی بمصداق اس آیت کے * جَزَآءً بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ * یہہ بدلا
ہی پورا جو تم عمل کرتے تھے دنیا میں * پس حاصل کلام قابیل اور ہابیل دونوں بھائی میناپہاڑ پر قربانی
دیکر باپکے پاس آئے تب آدم عم نے فرمایا ای قابیل تیری بہن اقلیما اب ہابیل پر حلال ہوئی تجھپر
حرام * قابیل اسبات کو سنکر ہابیل کو مار ڈالنیکی تدبیر میں رہا اور وقت فرصت کا نگاہ رکھتا تھا
کہ کیونکر اسکو دفع کرے * اور اُس زمانے میں کسی نے کسی کی خون ریزی نہیں کی تھی مگر
قابیل نے ہابیل کو خون کیا تھا * ایک روز قابیل نے ہابیل کو کہا میں تجھکو مار ڈالونگا اسواسطے
کہ تیرے فرزند سب کہینگے کہ قربانی ہمارے باپ کی قبول ہوئی تمھارے باپ کی نہیں ہابیل
نے کہا ای بھائی اس میں میری کیا تقصیر ہی خدا عادل ہی اچھا اگر تو مجھے مار یگا میں تجھکو نہیں
مارونگا حق برادری کا بجا رکھونگا مگر تو روز حشر میں اللہ کے پاس ماخوذ اور مستوجب دوزخ
ہوگا اس بات کو سنتے ہی اور بھی اُسکا دشمن جانی ہوا * ایک روز اتفاق ایسا ہوا کہ حضرت

آدم علیہ السلام حج کو گئے قضائے الٰہی سے ایک روز قابیل نے ہابیل کے بکری خانہ کے پاس کہ منگل کا دن
تھا جا کر دیکھا کہ ہابیل اُسمین سوتا ہی اسمین متردد ہوا کہ اسکو کسطرحسے مار ڈالون اس مین
شیطان ملعون بصورت ایک شخص کے ایک سانپ ہاتھہ مین لیکر قابیل کے سامنے آیا اور
پتھر زمین سے اُٹھا کر سانپ پر مارا سانپ مرگیا اور وہ شخص وہان سے غائب ہوا تب قابیل
نے ابلیس لعین سے تعلیم پا کر ایک پتھر زمین سے اُٹھایا اور ہابیل کے سر پر مارا ہابیل مرگیا
اور قابیل خدا کی درگاہ مین عاصی ہوا بعدہ گھر آس پاس آ کر قابیل متردد ہوا کہ اسکو کیا کیا
چاہیے آخر وہ لاش کو کاندھے پر لیکر گرد عالم کے پھرانے لگا جس زمین مین لہو اُسکا گرا وہ زمین
شور ہو گئی پس خدا تعالی کو منظور نہ تھا کہ اپنے دوست کو فضیحت کرے تب کوّے کو بھیجا
* فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِي سَوْاَةَ اَخِيْهِ * پھر بھیجا اللہ نے
ایک کوّا کریدتا زمین کو کہ اُسکو دکھاوے کسطرح چھپاتا ہی عیب اپنے بھائی کا * خلاصہ یہہ
ہی دو کوّے آ کر آپس مین لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا بعدہ اپنے چنگل اور منقار
سے زمین کھود کر قبر کے مثال بنا کر اُس مین اس کوّے کو گاڑ کر چلا گیا پس یہہ حقیقت دیکھ کے
قابیل بولا قَالَ يَا وَيْلَتٰي اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ *
ای خرابی مجھ سے اتنا نہو سکا کہ ہون برابر اِس کوّے کے کہ مین چھپاؤن عیب اپنے بھائی کا
* اور سورہ مائدہ کی تفسیر مین لکھتا ہی کہ اُسکے پہلے کوئی انسان مرا نہ تھا کہ معلوم ہو مردیکا بدن
کیا کریئے قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اُسکا بدن پڑا رہیگا تو لوگ دیکھ کر مجھکو پکڑینگے تب
اُسکو مانند پشتارے کے باندھ کر کئی روز لئے پھرا آخر اللہ تعالی نے ایک کوّا بھیجا اُسنے اسکو
دکھا کر زمین کو کریدا اُسنے یہہ سمجھا کہ اُسکے بدن کو دفن کرنا چاہیے * اور نقل مین یون آیا ہی
کہ ایک کوّے نے زمین کرید کر دوسرے کوّے مردے کو دفن کیا اُسنے دفن بھی دیکھا اور
بھائی کی خیرخواہی دوسرے بھائی کے حق مین بھی دیکھی تب اپنے فعل سے پشیمان ہوا * تب
اُسنے کوّے کا حال دیکھ کر گور کھودی اور ہابیل کو دفن کیا بعدہ قصد مکان پر جانیکا کیا یہہ نقل
سورہ مائدہ کی تفسیر مین سے لکھا * اُسیوقت جناب باری سے ندا آئی ای زمین قابیل کو
داب لے تب زمین نے اُسکے زانو تک دبا لیا قابیل نے رو دیے احسان کیا اور کہا خدایا

ابلیس جو تیری درگاہ مین مردود ہای اسیطرح اُسکو بھی زمین داب لیتی تب خطاب آیا
ای ملعون ابلیس نے اپنے بھائی کی خون ریزی نہین کی تھی پھر قابیل بولا خدایا میرا باپ بھی گندم
کھاکے عاصی ہوا تھا اسکو بھی زمین مین گاڑ دیتے پھر جناب باری سے اُس پر عتاب ہوا ای مردود
تیرے باپ نے قطع صلہ رحم کا نہین کیا تھا جیسا تو نے کیا * جبکہ قابیل کے سینے تک زمین نے
دبا لیا تب اُسنے کہا یا رب جو عرش پر لکھا ہوا مین نے دیکھا * لا اله الا الله محمد رسول الله *
اس کلمے کی برکت سے گناہ میرا بخش دے پھر ندا آئی ای زمین اسکو چھوڑ دے تب زمین
نے چھوڑ دیا بعد اسکے الله نے ایک فرشتے کو اسوار کی طرح قابیل کے پاس بھیجا اُسنے آن کر اُسکو
نیزے سے مارا پھر الله جل اعلا نے اسکو زندہ کیا پھر مارا پھر زندہ کیا اسیطرح یہ حال اسکا
قیامت تک رہیگا * پس جب مکے سے حج کر کے آدم عم تشریف لائے ہابیل کی تلاش کی نپایا
بعدہ لوگون سے پوچھنے لگے کسی نے جواب دیا کہ چند روز سے معلوم نہین کہان گیا آخر آدم عم نے
اُنکے لیے کھانا پینا سونا سب ترک کیا اور شب و روز اُسکے غم مین رہے ایک روز صبح کو خواب
مین دیکھا کہ ہابیل الغیاث الغیاث ای پدر پکارتا ہی آدم عم نیند سے چونک اُٹھے اور زار زار
رونے لگے اُسیوقت جبرئیل عم نازل ہوئے اور کہا کہ ہابیل کو قابیل نے مار ڈالا اور قانی
زمین مین گاڑ دیا ہی یہہ سنتے ہی آدم اور حوا بہت سے روئے اور جبرئیل سے کہا کہ ہم اُسکی
قبر دیکھا چاہتے ہین قابیل سے ہم بہت بیزار ہوئے جبرئیل عم نے کہا کہ تم مت گریہ کرو خدا تعالی
بھی اُسسے بیزار ہی تب جبرئیل عم اُنکو اُسکی قبر پر لے گئے اُنھون نے دیکھا اور بولا اگر قابیل
ہابیل کو مارتا تو خون اُسکا یہان کرتا جبرئیل نے فرمایا کہ لہو اُسکا زمین نے کھینچ لیا اُسنے کہا کہ لعنت
خدا کی اُس زمین پر ہی کہ خون میرے فرزند کا پی گئی تب زمین نے خون اُسکا اُگل دیا یہہ
دیکھکر آدم اور حوا نے قبر اُسکی کھود کر اُسے نکالا دیکھا تو مغز اُسکا نکل پڑا اور خون سے آلودہ
ہو رہا ہی یہہ حال دیکھکر اور بھی دونون بہت سے روئے اور اُنھوںکے رونے سے آسمان کے فرشتے
بھی روئے آخر آدم عم ہابیل کی لاش کو تابوت مین رکھکر اپنے مکان پر لائے * اور روایت
کی ہی ابن عباس رض نے کہ آدم عم نے چالیس برس تک اُس تابوت کو گرد عالم کے پھرایا
جس موضع مین وہ جاتے اُسکے باشندے یہہ ظلم دیکھکر ماتم کرتے اور پرندے و چرندے

بھی اسکے حال پر گریہ کرتے اور کہتے کہ بھاگا چاہیئے آدمی ذات سے کہ وے بے وفا ظالم اپنے بھائی کو مار ڈالتے ہیں * بعد اسکے آدم عم نے ہابیل کو اپنے مکان پر لا کے دفن کیا * اور اسوقت اُنکے کل فرزند دوسو چالیس موجود تھے اور دوسری روایت ہی تین سو ساٹھ فرزند اسوقت تک موجود تھے بغیر ہابیل کے کوئی نہین مواتھا * سب بیٹون نے اپنے باپ سے عرض کی کہ ہم کچھ روپے پیسے چاہتے ہین کہ اُسے کماوین اور سوداگری کرکے کھاوین تب آدم عم نے حضرت جبرئیل سے چاہا جبرئیل عم نے ایک مٹھی سونا اور ایک مٹھی چاندی لادی آدم عم نے کہا اسقدر چاندی سونے سے ہمارے فرزندون کا کیا ہوگا کہ وے اُسے تجارت کرکے کھاوینگے پس غیب سے آواز آئی کہ سونے چاندی کو پہاڑون مین ڈالدے وہانسے تھوڑا تھوڑا لیکر بقدر حاجت اپنے تجارت کرکے کھاوین تو وہ قیامت تک کم نہوگا * پس بعد ہزار برس کے آدم عم بیمار ہوئے اور کھانیکے لئے اقسام میوے کی بیٹون پر فرمایش کی سب بیٹے میوے کے لئے گئے شیث عم باپ کی بیمارداری مین حاضر رہے جب اُنھونکے آنے مین تاخیر ہوئی شیث کو آدم عم نے فرمایا کہ تو اس پہاڑ پر جاکر دعا مانگ تو حق تعالی تیری دعا سے میرے لئے میوے بھیجیگا شیث عم نے کہا آپ میرے والد بزرگ ہین حضور کے دعا مانگنے سے بیشک حق تعالی اپنا رحم فرماکر بھیجیگا اور آپ کی دعا اللہ کی درگاہ مین مقبول ہی آدم عم نے کہا کہ ہین خدا کی درگاہ مین شرمندہ ہون گندم کھانیکے باعث اور تم پاک بے باک ہو تم دعا مانگو تب اُنھون نے حسب حکم باپ کے وہان جاکر دعا مانگی فوراً جبرئیل عم طرح طرحکے میوے جیسا کہ ہی انار و سیب و نارنج و ترنج و لیمون و رطب و انگور و انجیر و خربزہ وغیرہ ایک طبق زر مین مع سرپوش ایک حور کے سرپر رکھ کرلائے اور حور اپنے چہرے سے نقاب کھول کر آدم کے سامھنے آحاضر ہوئی آدم عم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ حور کسکے لئے ہی اُسنے کہا کہ حق تعالی نے اس حور کو بہشت سے شیث عم کی زوجیت کو بھیجا ہی کیونکہ سب فرزند تمھارے سوائے اسکے جفت پیدا ہوئے ہین اور وہ بے جفت اسواسطے حق تعالی نے انکی جفت اس حور کو بھیجا ہی * بعضون نے روایت کی ہی کہ وہ حور بہشت مین چلی گئی اُنکے لئے قیامت تلک بہشت مین رہیگی اُنکو جنت مین ملیگی * اور یہہ بھی خبر ہی کہ آدم عم نے اُس حور کی شادی شیث عم سے کردی اور اُس حور کی عربی

زبان تھی جو فرزند اُسسے پیدا ہوتا وہ عربی بولتا * اور خبر مین آیا ہی کہ محمد مصطفیٰ صلعم اُس حور کی نسل سے ہین * پس آدم عم نے اُس میوے سے کچھ آپ کھایا اور کچھ بیٹون کو دیا جنہنے اُس میوے کو کھایا فاغاں تردانا دبینا ہوا بعد اسکے آدم عم نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اب قریب ہی کہ مین دنیا سے کوچ کرون شیث قائم مقام میرا ہیگا تم سب اُسکی تابعداری لیہ اور اُس پر ایمان لائیو * اُنھون نے حضور مین باپ کے اقرار کیا بعد اسکے آدم عم اِس دار فانی سے رحلت فرمائی تب سب اولاد باپ کی مفارقت مین بہت روئے نماز جنازے کی پڑھہ کر دفن کیا و سال باپ کی قبر پر حاضر رہے بعدہ متفرق ہو کر اپنے اپنے گھرون مین گئے

* قصہ شیث عم کا * شیث عم سب بھائیون سے بڑے اور فضیلت مین زیادہ تھے بھائیون کے ساتھ اور دنیا مین شریک رہتے لیکن کچھ کام نہین کرتے جب وقت موسم کا ہوتا بھائی سب حصہ انکے گھر مین پہنچا دیتے اور جب آناج اور غلہ بھائیون کا تمام ہوتا تب سب بھائی اُنسے قرض دام لیکر اپنے صرف مین لاتے ایک سال اُن کے بھائیون نے یہہ صلاح کی کہ اِس سال کا غلہ انکو ہم نہین دینگے کیون کہ کسی کام مین ہمارے ساتھہ شریک نہین ہوتے بیٹھے بیٹھے حصہ ہم سے لیتے ہین مرضی الہی اُسی سال مین حق تعالی نے اُن کو پیغمبری اور کتاب عنایت کی تاکہ وہ اپنی قوم کو شریعت سکھا دے اور دین و ایمان کی راہ بتا دے پس یہہ دیکھہ سکر پھر سب بھائی اُنسے راضی و مطیع ہوئے اور اُس پر ایمان لائے اور ہر سال انکو دسوان حصہ دیتے اُسسے وہ اپنے عیال و اطفال کا نفقہ کرتے * چند روز کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا نام اُسکا نوش تھا جب وہ بالغ ہوا شیث عم اپنے دین پاک پر رہکر اِس دنیائے دون سے انتقال فرمایا بعدہ نوش نے بھی باپ کے دین پاک پر ایک مدت رہکر رحلت فرمائی * اور خلیفہ انکا ایک بیٹا کہ نام اسکا قابیتان تھا وہ بھی باپ کے دین پاک پر چندے ثابت رہکر ہزارون خلق اللہ کو اپنے دین مین لایا اور راہ ہدایت کی بتائی بعدہ وفات پائی * اور انکے پیچھے ایک فرزند مہلائیل نام قایم مقام انکے رہے وہ ایسے خوبصورت تھے کہ تمام جہان مین اُنکے برابر اسوقت کوئی نہ تھا مغرب اور مشرق سے خلائق انکو دیکھنے کو آتی اور رہا یہ لاتی یہان تک کہ اُنکے خاندان مین حشمت اور عظمت اور عزت و وقار ایسی پیدا ہوئی کہ انکے برابر سارے عالم

مین کوئی دوسرا نہ تھا اور اُنسے فرزند بہت پیدا ہوئے آخروہ اپنے وین پاس ہر گذر گئے اور اُنکا ایک بیٹا ایزونام سب سے بزرگ تھا بعضون نے کہا ہی کہ نام اُنکا اُوش تھا مہلائیل نے جب دنیا سے رحلت فرمائی خلائق اطراف سے انکی زیارت کو آتی اور تحفہ تحائف بہت سے لاتی جب مہلائیل کی ملاقات نہوتی تو مایوس ہو کر چلی جاتی ایک روز ابلیس لعین نے بصورت ایک شخص کے نزدیک فرزندان مہلائیل کے آکر کہا کہ زایران مہلائیل تم لوگون سے بیزار ہین کیونکہ خلائق تحفہ تحائف لیکر بہت دور سے مہلائیل کے دیدار کو آتی ہی اُسے نپا کر محروم پھر جاتی ہی تب سبھون نے اُسے کہا کہ کیا کیا چاہیے شیطان نے کہا کہ ایک صورت مہلائیل کی شکل بنایا چاہیئے تو خلائق اُس صورت کی زیارت کرین اور پہ جین اور محروم نجاوین تو اسکے باعث تمہاری عزت وحشمت بڑھ جاوے اگر نکروگے تو سارے عالم مین تم سب ناچیز اور حقیر ہو گے ابلیس نے جب یہہ باتین سنائین تب سبھون نے رضا دی ابلیس نے حضرت مہلائیل کی صورت بناکر ایک برقع اُس کے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آکر اُس صورت بیجان کی زیارت کرکے چلے جاتے ایک دو قرن یون ہی گذرا علم وعالم اُنمین مفقود اور سب جاہل اور گمراہ ہو گئے شیطان مردود نے اُنہون کو بت پرستی مین ڈالا * پھر دوسری ایک قوم بزرگ کو جا کر مغالطہ اور فریب دیکر کہا کہ تمہارے باپ دادے یہ صورت مہلائیل کو پوجا تمہین بھی لازم ہی کہ اُس صورت کی پرستش کرو تو روح مہلائیل کی تم سے خوش رہے اور تمکو دولت زیادہ حاصل ہووے پس وہ لوگ بھی اُس صورت کو پوجنے لگے رفتہ رفتہ تمام عالم مین بت پرستی پھیل گئی بعدہ اُس قوم مین ایک لڑکا پیدا ہوا نام انکا اخنوخ تھا کہتے ہین کہ بسبب کثرت درس کے لقب انکا ادریس ہوا اور علم نجوم اُنہین کے معجزات سے ہی

* قصہ ادریس عم کا *

مروی ہی کہ ادریس عم زمین پر عبادت کرتے اسکو فرشتے آسمان پر لے جاتے خدا کی درگاہ مین قبول ہوتی اسواسطے کہ وہ سچا نبی تھا * اللہ تعالی فرماتا ہی * وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا * اور مذکور کر کتاب مین ادریس کا وہ تھا سچا نبی * ہر روز وہ تسبیح پڑھ پڑھکے پیراہن سیتے تھے اور اسکی اُجرت کسی سے نہین لیتے تھے ایک روز کاذکر یہہ ہی کہ وہ اپنے کام سے فراغت کرکے بیٹھے تھے اُس مین

ملک الموت بآرزوئے تمام امرالٰہی سے آدمی کی صورت بنکر مہمان کے طور پر رات کو اُنکے در
پر آئے آنحضرت صائم الدہر تھے جب شام ہوئی افطار کے وقت کھانا آپ کا بہشت سے آتا
جس قدر چاہئے کھا لیتے باقی کھانا بہشت میں پھر جاتا اور اس دن کا کھانا جب بہشت سے آیا اس
مسافر کو دیا مسافر نے کچھ نکھایا قدم پر قدم رکھ کر عبادت کرتا رہا ادریس اسکا حال دیکھ کر
متعجب ہوئے کہ یہہ کون شخص ہی دیکھا چاہیئے جب روز دوشنبہ ہوا حضرت نے اُسسے کہا کہ
ای مسافر تو میرے ساتھ چل کہ قدرت الٰہی صحرا میں جا دیکھوں اور تیرے سبب سے میں شادی
حاصل کروں تب دونوں بزرگ میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہوں کے کھیت میں
جا پہنچے اُس مسافر نے کہا چلو اِس کھیت سے چند خوشہ گیہوں لیکر تم ہم ملکر کھالیں ادریس عم
نے کہا کہ عجب ہی تو نے شب گذشتہ کو کھانا حلال کا تھا نکھایا اب حرام کا کھانا چاہتا ہی یہہ کہکر
پھر وہاں سے دونوں بزرگ ایک باغ میں جا پہنچے اور وہاں انگور دیکھ کر وہ مسافر نے کھانے کا
قصد کیا ادریس عم نے فرمایا کہ تصرف مال غیر میں حرام ہی پھر جاتے جاتے میدان میں ایک
بکری دیکھ کر اسے کھانے کا ارادہ کیا پھر ادریس عم نے اُسسے کہا کہ بیگانی بکری کو کھانا ممنوع
ہی پس اسیطرح تین رات تین دن تک دونوں ساتھ رہے جب ادریس نے معلوم کیا کہ
یہہ شخص بنی آدم سے نہیں تب فرمایا کہ واسطے خدا کے ظاہر کر کہ تو کون ہی اُس مسافر نے کہا کہ
میں عزرائیل ہوں ادریس نے کہا کہ ای بھائی سب مخلوقات کی جان تمہیں قبض کرتے ہو اُسنے
کہا ہاں حضرت نے فرمایا شاید کہ میری جان قبض کرنے کے لئے آئے ہو اُسنے کہا کہ نہیں میں تمہاری
دلداری اور ملاقات کو آیا ہوں اُنھوں نے کہا کہ آج تین رات دن سے تو میرے ساتھ ہی اِس
عرصے میں کسیکی جان تو نے قبض کی ہی اُسنے کہا ❊ قَالَ كُلُّهَا بَيْنَ يَدَيَّ كَالْمَائِدَةِ خُبْزِكَ ❊ کل
جان کا قبض کرنا ہاتھ میں میرے ایسا ہی جیسا کہ تمہارے ہاتھ میں روٹی ہی ❊ جسکی اجل آتی
ہی اللہ کے حکم سے میں ہاتھ بڑھا کر جان اُسکی قبض کر لیتا ہوں ای ادریس میں چاہتا ہوں کہ
تیرے ساتھ برادری کروں ادریس بولا کہ میں تیرے ساتھ رشتہ برادری کا تب کروں کہ
تلخی جان کندنی کی ایکبار تو مجھے چکھاوے تاکہ خوف و عبرت مجھے زیادہ ہو اور عبادت خالق کی
زیادہ کروں ملک الموت نے کہا کہ بے رضاے الٰہی تمہاری جان قبض نہیں کر سکتا ہوں تب

عزرائیل نے خدا کی درگاہ مین عرض کی حکم الہی ہوا کہ ای عزرائیل جان ادریس کی قبض کر تب
اسنے جان انکی قبض کی پھر ملک الموت نے خدا کی درگاہ مین دعا مانگی پھر انکو اللہ نے زندہ
کیا اور وہ اٹھکے ملک الموت سے بغل گیر ہوکر دونون نے آپس مین رشتہ برادری کا کیا اور
ملک الموت نے انسے پوچھا ای بھائی تلخی جان کندنی کی کیسی تھی وہ بولا جیسے کسی زندہ جانور کی
کھال سر سے پانون تک کھینچی جاتی ہی اسمین جو چوٹ آتی ہی جان کندنی کا حال بھی ویسا ہی
عزرائیل نے کہا ای بھائی قسم ہی رب العالمین کی جیسا کہ تیرے ساتھہ مین نے احسان کیا
ہی ایسا کسی کے ساتھہ نہین کیا پھر ادریس نے کہا ای بھائی مجھکو دوزخ دیکھنے کا شوق ہی تو
مجھکو اسکے دروازے تک لے چل تا کہ اسکے دیکھنے سے خوف الہی زیادہ ہو اور عبادت بندگی زیادہ
کرون تب ملک الموت نے خدا کے حکم سے انکو ساتون دوزخ دکھلائے پھر کہا ای بھائی
مجھکو بہشت دیکھنے کی آرزو ہی کہ اسے دیکھہ کر شادی حاصل کرون اور عبادت زیادہ کرون تب
انکو بہشت کے در پر لیگیا پھر بولے ای بھائی تلخی جان کندنی چکھہ چکا اور دوزخ کو بھی دیکھا مارے
پیاس کے جگر میرا لہو کھہ گیا ہی اگر اجازت ہو تو بہشت مین جاکر ایک پیالہ پانی پیون اسنے کہا کہ تو
وہان سے پھر آنے کا ہمسے عہد کر انھون نے عہد کیا کہ آؤنگا تب بحکم الہی اپنی نعلین کو درخت طوبی
کے تلے چھوڑ کر بہشت کے اندر چلے گئے جو کہ باہر آنے کا عہد کیا تھا اور نعلین کو بھی طوبی کے تلے چھوڑ گئے
تھے اسلئے بہشت سے باہر نکل کر اپنی نعلین لیکر پھر بہشت مین جا تخت پر بیٹھے ملک الموت نے
آواز دی کہ ای بھائی تاخیر مت کر ادریس نے کہا کہ ای مشفق جبار عالم نے فرمایا * كُلُّ نَفْسٍ
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ * ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہی * اب مین مزہ موت کا چکھہ چکا ہون اور بہشت مین آیا
ہون حق تعالی نے فرمایا وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا * اور کوئی نہین تم مین سے جو نہ پہنچیگا اس مین * اور
فرمایا ہی حق تعالی نے * لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ * نہ پہنچیگی انکو وہان یعنے
بہشت مین کچھہ تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالے * یعنے جو بہشت مین گیا پھر نہ آوے گا ای
بھائی اب مین ہرگز باہر نہین آنے کا * جناب باری سے حکم آیا ای عزرائیل تو ادریس کو چھوڑ کر
چلا جا مین نے اسکی تقدیر مین یہی لکھا تھا * پس ادریس ہم مزہ موت کا چکھہ کر اور دوزخ کو
بھی دیکھہ بھال کر بہشت مین جا رہا اور عزرائیل نے اسوقت یہہ کہا * اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى

الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰي يَدْخُلَ خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ * تحقیق بہشت حرام ہی انبیاؤن پر جب تک کہ خاتم الانبیا داخل نہوون بہشت مین * اللہ نے فرمایا ای عزرائیل مین بہشت دریغ نہین رکھتا ہون اپنے دوستون سے لیکن اول بہشت مین محمد مصطفی داخل ہونگے پیچھے سب اُمت اُنکی * اور حق تعالی فرماتا ہی ادریس کے حق مین * وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا * اور اُٹھالیا ہمنے اُسکو اونچے مکان پر * پس ادریس عم بہشت مین جا رہے اور انکے فرزند سب فراق سے شب و روز گریہ و زاری مین رہے ایک روز ابلیس لعین اُنھون کے پاس آیا اور کہا کہ تم مت رویا کرو مین تمہارے باپ کی سی ایک صورت بنا دیتا ہون تم اُسکو شب و روز دیکھا کرو اور پوجو تب سب درد تمہارے دل کا جاتا رہیگا اور تم سب خوش رہوگے ابلیس علیہ اللعنت نے ایسی ایک صورت بنائی کہ مہلائیل کی شکل سے اسمین کچھ فرق نہ تھا صرف اِتنا ہی فرق تھا کہ یہہ صورت بات نکرتی تھی اور وہ لوگ اُس صورت کو پوجا کرتے تھے یہان تک کہ رفتہ رفتہ بت پرستی تمام عالم مین پھیل گئی مشرق سے مغرب تک چار سو برس یہہ جاری رہا اور کوئی بنی آدم اللہ کو جانتا نہ تھا علم و عالم اُن مین مفقود تھا بعدہ خدایتعالی نے نوح عم کو اُن قوم پر پیغمبر کرکے بھیجا کہ اُنکو راہ ہدایت کی بتاوے اور اللہ کی طرف بلاوے * کہتے ہین کہ اول نوح عم کا نام شکر تھا پیچھے نام اُنکا نوح ہوا اسواسطے کہ اپنی قوم پر بہت نوحہ کرتے تھے *

* قصہ نوح عم کا *

اللہ تعالی فرماتا ہی * وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰي قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا تا آخر آیات اور بھیجا ہمنے نوح کو اسکی قوم پاس پھر رہا اُن مین ہزار برس پچاس برس کم * پھر پکڑا اُس قوم کو طوفان نے اور وے گنہگار تھے * پھر بچا دیا ہمنے اُسکو اور جہاز والونکو اور رکھا ہمنے جہاز نشانی جہاز والونکے واسطے * تفسیر مین لکھاہی کہ اُس مدت کے اندر یعنے نو سو پچاس برس کے اندر چالیس مرد اور چالیس عورت کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا اور امر الہی سے نوح عم ہر روز پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر اللہ کی طرف خلق اللہ کو دعوت کرتے اور پکار کر کہتے لا الہ الا اللہ انا رسول اللہ اُنکی آواز خدا کے حکم سے مغرب سے مشرق تک پہنچ جاتی مردود سب اس کلمہ کی آواز سنکر اُنگلیان اپنے کانون مین دیتے اور بعض ملعون کپڑے سے اپنے منہ کو چھپا لیتے اور بعض کافر یہہ آواز سنکر بھاگ جاتے اور چھپے ہوے رہتے جب اُن مردودون کو اللہ کی طرف دعوت

کرتے وہ کافر سب کبھو آکے بے ادبی سے حضرت پر ہاتھ چلاتے اور مارتے مارتے بیہوش
کر دیتے جب وہ ہوش مین آتے پھر پکار کر بولتے ای لوگو تم کہو خدا واحد لاشریک ہی اور نوح
رسول اسکا برحق * اور ایک روز کا ذکر یہہ ہی کہ حضرت کے گلے مین کافرون نے رسی ڈال کر
کھینچا اسکے صدمے سے تین روز تک حضرت بے قرار رہے پھر بھی اللہ کے واسطے نکلتے تھے اٹھا کر
خلق اللہ کو دعوت کیا کرتے یہان تک کہ نوبت طوفان کی پہنچی اور نوح نے کہا * قَالَ رَبِّ اِنِّیْ
دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَہَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآئِیْٓ اِلَّا فِرَارًا * ای رب بلاتا رہا مین اپنی قوم کو
رات دن پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتی ہی رہے * اور ہر روز مجھ پر سوا سے ظلم اور
ستم کے کچھ نہین کرتے اور مجھکو ناسزا کہتے ہین * اور ایک دن کا ذکر ہی کہ نوح عم نے اپنی قوم کو
خدا کی طرف دعوت کی کافرون نے آن کر حضرت کو ایسا مارا کہ تمام کپڑے حضرت کے لہولہان
ہو گئے تب اُنکی بی بی کہ وہ کافرہ تھی کہنے لگی کہ ای قوم نوح دیوانہ ہی تم اسکو اتنا مت مارو جو
وہ کہتا ہی اپنے دیوانہ پن سے کہتا ہی کچھ نہین جانتا ہی نوح عم نے اپنی بی بی سے یہہ باتین
بے ادبی کی جب سنین تب آسمان کی طرف منہہ کر کے پکارا * فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ
* پھر اُسنے پکارا اپنے ربکو کہ مین دب گیا ہون تو اُسکا بدلا لے * فی الفور جبرئیل عم نے آکر
فرمایا ای نوح تو دعا کر تیری دعا خدا کی درگاہ مین مستجاب ہی یہہ قوم کفار تم پر ہرگز ایمان نہین
لاویگی پس تم اس درخت کو زمین پر بوؤ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ جبرئیل عم نے ایک شاخ
درخت بہشت سے لا کر دی نوح عم نے اُس شاخ کو زمین پر لگایا جب چالیس برس ہوئے وہ
درخت اس قدر بڑا ہوا کہ چھہ سو گز کا لانبا اور چار سو گز موٹا چوڑا ہو گیا اور اس چالیس
برس کے اندر تمام جوروئین اُنکافرون کی بانجھ تھین اور نسلاین اُنکی منقطع اور باقی عذاب الہی
سے معذب ہوئین * سبب اُسکا یہہ تھا کہ وہ اپنے بیٹون کو نوح عم کے پاس لیجا کر بولین کہ ای لڑکو
تم اُنکو دشمن جانیو اور اُنکی بات نمانیو اُنکو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھیو کہ یہ دیوانہ ہی *
نوح عم نے جب یہہ وصیتین اُنھون سے سنین تب اُن لوگون سے ناامید ہو کر درگاہ الہی مین
زاری کی اور کہا * وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا * کہا نوح
نے ای رب چھوڑ زمین پر منکرون کا ایک گھر بھی بسنے والا * اور جب وہ درخت بڑا

ہوا تب جبرئیل نے آکے نوح سے کہا ای نوح اِس درخت سے تو ایک کشتی بنا اُنھون نے کہا کہ کس طرح سے بناؤن کہا کہ تو اِس درخت کو کاٹ اور چیر کر تختے بنا لے تب تجھے بتلاؤنگا نوح عم نے اس درخت کو کاٹا اور چیر کر تختے بنائے تب الله کی طرف سے جبرئیل نے فرمایا * وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ * اور بنا کشتی روبرو ہمارے اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھے ظالمون کے واسطے سے البتہ غرق ہونگے * تب نوح عم نے موافق تعلیم جبرئیل عم کے اُس درخت سے تختے بنائے * پہلے تختے پر نام آدم عم کا * اور دوسرے تختے پر نام شیث عم کا * اور تیسرے تختے پر نام ادریس عم کا * اور چوتھے تختے پر نام نوح عم کا * اور پانچوین تختے پر نام حوا عم کا * اور چھٹے تختے پر نام حضرت صالح عم کا * اور ساتوین تختے پر نام ابراہیم عم کا لکھا تھا * اور اِسی طرح سے ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے نام سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے لکھنے یعنے ہر ایک تختے پر ایک پیغمبر کا نام لکھا ہوا تھا اور آخری تختے پر نام محمد رسول الله صلی الله علیہ و سلم کا تھا کہ وہ خاتم الانبیا ہین * تب نوح عم نے جبرئیل عم کی تعلیم سے کشتی بنائی طول اسکا ہزار گز اور عرض اُسکا چار سو گز کا تھا اور سات طبقے تھے جب کشتی طیار ہوئی کافر سب دیکھ کر ہنسنے اور افسوس کرنے لگے اس بات کو حق تعالی فرماتا ہی * وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ * فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ * اور نوح کشتی بناتا تھا جب گذرتے اُسپر سردار اسکی قوم کے ہنسی کرتے اُسے بولا نوح اگر ہنستے ہو ہم سے تو ہم ہنستے ہین تم سے جیسے تم ہنستے ہو اب آگے جان لوگے کہ کسپر آتا ہی عذاب کہ رسوا کرے اُسکو اور اُترتا ہی اُسپر عذاب ہمیشہ کا * تفسیر مین لکھا ہی کہ وہ کافر ہنستے تھے اِسپر کہ نوح خشک زمین پر غرق کا بچاؤ کرتا ہی اور نوح ہنسے اِسپر کہ موت سرپر کھڑی ہی اور ہنستے ہین کافر سب * غرض جب کشتی بنا کے طیار ہوئی اور چار تختے اُس مین کم ہوئے نوح عم نے جبرئیل سے کہا کہ چار تختے اور چاہئے جبرئیل نے کہا کہ محمد رسول الله خاتم الانبیا ہین چار تختے انکے چار یار کے نام سے یعنے ابوبکر صدیق اور حضرت عمر خطاب اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی کرم الله وجہ کے نام سے لگایا چاہئے تو کشتی تمہاری

اللہ کے فضل و کرم سے طوفان سے محفوظ رہیگی اور نجات پاویگی * حدیث مین آیا ہی کہ جس مومن کے دل مین محبت محمد مصطفی صلعم کی اور انکے چاریار کی ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پاویگا * اور کہا جبرئیل نے ای نوح دریاے نیل مین ایک درخت ہی کسی کو بھیج کر وہ درخت وہان سے منگوا کر اُسے چار تختے بنام چارون یار کے نکال کر اُس کشتی مین لگا وتب جبرئیل کے کہنے سے نوح عم نے اپنے بیٹون سے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ عوج بن عنق کو بھیج دو کہ وہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہی اور اسکی راہ بھی خوب جانتا ہی وہ درخت وہ لا دیگا تب اُسی وقت حضرت نے عوج بن عنق کو بلوایا اور کہا کہ تو اگر فلانے درخت کو دریاے نیل سے لا دیگا تو مین تجھکو کھانا کر آسودہ کرونگا عوج نے کہا کہ تو میرے ساتھہ وعدہ کر اُنھون نے عہد کیا پس عوج نے جاکر دریاے نیل سے اُس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ لا دیا تب نوح عم نے تین روٹیان جو کی پکا کر اُسے کھانے کو دین عوج اُسے دیکھ کر ہنسا اور کہا ای نوح مین بارہ ہزار روٹیان ایک وقت مین کھا لیتا ہون اور کھانے کا کیا حساب دون تب بھی سیری نہین ہوتی ہی اس تین قرص نان جو سے مجھے کیا ہوگا کہتے ہین کہ عوج عمر بھر اکل و شرب سے سیر نہوا تھا نوح عم نے اُسے کہا کہ تو اگر سیری چاہتا ہی تو بسم اللہ پڑھ کر کھا تب اُسنے بسم اللہ پڑھ کر ڈیڑھ روٹی کھائی تھی اور دوسرے لقمے کی حاجت نہوئی اُسی مین وہ سیر ہوگیا بعدہ نوح عم نے اس درخت سے چار تختے نکال کر اول بنام حضرت ابو بکر صدیق رض کے اور دوسرا تختہ حضرت عمر خطاب رض کے اور تیسرا تختہ حضرت عثمان غنی رض کے اور چوتھا تختہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے نام سے اُس کشتی مین لگایا ان چارون تختون کے لگانے سے کشتی طیار ہوگئی بعد اسکے جبرئیل نے فرمایا ای نوح تو بیت المعمور کی زیارت کرلے کہ اللہ تعالی اُسکو اُٹھا لیگا بموجب کہنے جبرئیل کے جب وہ زیارت کر کے آئے تب فرشتون نے اُس بیت المعمور کو آسمان چہارم پر اُٹھا لیا بعدہ نوح عم ترتیب اور انتظام کشتی کا کرنے لگے * کہتے ہین کہ اُس مین سات طبقے تھے اول طبقے مین تابوت آدم عم کا اور دوسرے طبقے مین نوح عم مومنون کے ساتھہ تھے اور تیسرے طبقے مین پرند اور چوتھے طبقے مین درندے اور پانچوین طبقے مین چرندے اور چھٹے طبقے مین ہر جنس کی چیزین اور ساتوین طبقے مین تخم اور اشجار اور گھاس اور میوے سب

رکھے تھے * بعدہ جبرئیل نے فرمایا ای نوح علامت طوفان کی وہی ہی کہ تمہارے گھر کے تنور سے پانی اُبلے گا یہ کہکر جبرئیل چلا گیا تب ایک روز نوح عم کی بی بی روٹی پکاتی تھین تنور سے گرم پانی اُبال پر آ جلدی اُنکی بی بی نے انکو خبر دی * اللہ تعالی فرماتا ہی * حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَا اٰمَنَ مَعَهُ اِلَّا قَلِيلٌ * یہان تک کہ جب پہنچا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہمنے لادلے اُس مین ہر قسم کا جوڑا دہرا اور اپنے گھر کے لوگ مگر جسپر پہلے پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور ایمان لائے تھے اسکے ساتھ مگر تھوڑے * جبرئیل عم نے فرمایا ای نوح ہر ایک جوڑا ہر جانور کا کشتی پر اُٹھا لے حضرت نے کہا کہ کوئی مشرق مین اور کوئی مغرب مین ہین مین کیونکر جمع کرون پس خدا کے حکم سے جسکی نسل رہنی مقدر تھی اُس جانور کا جوڑا اسے آ کے کشتی مین حاضر ہوا * اور گھر والون مین سے جو جو کے ایمان والے تھے اُنکو کشتی پر اُٹھا لیا * ایک بیٹا نوح کا کنعان اور اسکی مان سو دوے اور تین بیٹے بچے جنکی اولاد ساری خلقت ہی * اور تنور تھا نوح عم کے گھر مین طوفان کا نشان بتا رکھا تھا کہ جب اُس تنور سے پانی اُبلے تب کشتی مین سوار ہو جائیو یہہ فائدہ مترجم نے تفسیر سے لکھا ہی * اور دوسری روایت ہی کہ کشتی مین تین طبقے تھے اول طبقے مین پرند سب اور دوسرے طبقے مین نوح عم اپنے اور فرزند انکے سام حام یافث اور مومن سب تھے اور تیسرے مین چارپائے اور جمیع اشیا تھے اور ایک بیٹا اُنکا کنعان مارے غرور کے جدا ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور کہا باپ سے کہ مین ہرگز تیری کشتی پر نہ آؤنگا ہرچند کہ نوح عم نے اُسے پکارا ای بیٹا کنعان تو بے کشتی ہلاک ہوویگا ہمارے ساتھ ہو لے اور اسکو اللہ فرماتا ہی * وَنَادٰى نُوحٌ ابْنَهٗ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَّا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِينَ * پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے ای بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکرون کے * اُسنے جواب دیا * قَالَ سَاٰوِيْ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ * مین لگ رہونگا کسی پہاڑ کو بچا لیگا مجھکو وہ پانی سے * پھر نوح عم نے اُسے کہا * قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ * کوئی بچانیوالا نہین آج کے دن اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ مہر کرے * ای بیٹے آج کوئی باقی نرہیگا عذاب سے خدا کے سب غرق ہو جائینگے

مگر وہ شخص کہ خدا اُس پر رحم کرے اور وہ مومن ہو * روایت میں آیا ہی کہ دوسری تاریخ ماہ رجب کی تھی پانی شروع ہوا تھا اللہ تعالی فرماتا ہی * فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ * وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ * پھر ہم نے کھول دئے دہانے آسمان کے پانی کے ریلے سے اور بہادئے زمین سے چشمے پھر ملگیا پانی ایک کام پر جو ٹھہر رہا تھا * کہتے ہین آسمان سے گرم پانی برسا اور زمین سے سرد اُبلا یہان تک کہ پہاڑون کے اوپر چالیس گز پانی بلند ہوا تھا اُسدن بلند پہاڑ کے بلند درخت بھی ڈوب گئے تھے کہ پرندے کا بچا ڈوبتا تھا اور جس پہاڑ کے اوپر کنعان بیٹا نوح عم کا تھا پانی پہلے اُسی پر جا پہنچا اُسے دیکھکر نوح عم کے شفقت پدری دل مین آئی کہ وہ ڈوبیگا تب آپ نے منہ طرف آسمان کے کیا اور کہا یا رب تو نے وعدہ کیا میرے ساتھ کہ اہل بیت کو تیرے ہلاک نکرونگا اب بیٹا میرا کنعان ڈوبا جاتا ہی تو بچا قولہ تعالی * وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ * اور پکارا نوح نے اپنے رب کو بولا ای رب میرا بیٹا ہی میرے گھر والون مین اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تو سب سے بڑا حاکم ہی * جناب باری سے یہہ حکم آیا ای نوح ایک عورت تیری ہلاکت مین آچکی اب تو اسکو بھی ہلاکت مین گن حق تعالی نے یہہ فرمایا * قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ * ای نوح وہ نہین تیرے گھر والون مین اُسکے کام ہین ناکارے * کہ ایمان اسکا موافق ایمان تیرے کے نہین ہی * بعد جبرئیل عم نے آکر فرمایا ای نوح سوار ہو اور اِس آیت کو پڑھو قولہ تعالی * وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ * اور بولا سوار ہو اُس مین اللہ کے نام سے ہی اُسکا بہنا اور ٹھہرنا تحقیق میرا رب ہی بخشنے والا مہربان * یہہ آیت جب پڑھی تب کشتی پانی پر روان ہوئی جیسا کہ اللہ نے فرمایا * وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ * اور وہ کشتی لئے بہتی ہی اُنکو لہرون مین جیسے پہاڑ * اور بول و براز سے آدمی اور چارپائے اور جانور رونکے جب کشتی بہت غلیظ ہوئی تب نوح عم نے الہام الہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا دو سوّر اُسکی سونڈھ سے پیدا ہوئے اور وہ دونون سب غلاظت کشتی کی کھا گئے * اور ابلیس علیہ اللعنت نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اسکی ناک سے دو چوہے پیدا ہوکر کشتی کاٹنے لگے * پھر نوح عم نے

اُس شیطان ملعون سے کہا ای ملعون تو اِس کشتی پر کب آیا شیطان بولا اُسوقت کہ تو نے خرکو ملعون کہا تھا مین اُسوقت آیا اور مین جانتا تھا کہ تو مجھے بھی ملعون کہیگا کہ مین آیا ہون * جب چوہے کشتی کو سوراخ کرنے لگے تب نوح عم نے خدا کی درگاہ مین فریاد کی. جبرئیل عم نے آکر کہا کہ تو شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیر پس اُنھون نے ہاتھ پھیرا تب دو بلی اُسکی ناک سے پیدا ہوئین اور وہ دونون چوہے کشتی کے کھا گئین اُسی دن سے بلی دشمن ہی چوہے کی * روایت مین آیا ہی کہ نوح عم ماہ رجب کی دوسری تاریخ سے عشرۂ محرم الحرام تک چھہ مہینے آٹھہ دن کشتی پر رہے پانی مین * بعد اسکے جناب باری سے ندا آئی پانی سوکھہ جانے کا * وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ * ای زمین نگل جا اپنا پانی اور ای آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر * فائدہ سورہ ہود مین لکھا ہی کہ چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے اُبلا ایسا پانی ہوا کہ اس دن بلند پہاڑ کے بلند درخت بھی ڈوب گئے تھے کہ پرندے کا بچا ؤ نہ تھا پھر چھہ مہینے کے بعد پہاڑون کے سر کھلے کہ کشتی لگی تھی جودی پہاڑ سے وہ پہاڑ ملک شام مین ہی مگر کشتی اُس دن زمین حجاز مین تھی سترمرتبہ بیت الله کا طواف کر کے ملک شام کی طرف نکل گئی اور جودی پہاڑ سے جا لگی تب جہان کہین پہاڑ تھے سب دکھائی دیئے اور زمین خشک ہوگئی ایسا کہ پانی زمین پر کچھہ نہ رہا تب نوح عم نے ایک قسم مرغ کے سے بھیجا تا کہ خبر لاوے کہ زمین پر پانی کس قدر ہی وہ جا کر دانہ چگنے مین مشغول ہوئے پھر نہ آئے پس نوح عم نے اُسکو بد دعا فرمائی اب وہ اُڑنے سے معذور رہا پھر حضرت نے کبوتر کو بھیجا وہ کسی زمین پر جا بیٹھا تھا اور کچھہ سرخی تر اپنے پاؤن مین لگا کے کشتی پر آیا تب حضرت نے کبوتر کو یہہ دعا فرمائی کہ خلق الله اسکو پیار کرین * اور اسوقت خدا کے حکم سے جبرئیل عم نازل ہوئے اور سات راہین پانی کی کر دئے اور سات دریا روے زمین پر مقرر کئے اور سب پانی زمین پر سے دریا مین جا گرا اور جو باقی رہا زمین پر خشک ہو گیا پھر نوح عم نے کشتی سے باہر نکل کر بطے آبی کو بھیجا کہ دریافت کرے کہ کہان کہان پانی ہی وہ زمین پر جا کر بسبب پانی نہ پانے کے پھر آئی پس حضرت نے اُس جانور کے واسطے یہہ دعا فرمائی کہ خوش رہے اور نوح عم کشتی پر سے اپنی قوم کو لیکر اُترے الله

کے فرمانے سے * قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ تا آخر آیۃ * ای نوح اُتر سلامتی کے ساتھہ ہماری طرف سے اور برکتون کے ساتھہ تجھہ پر اور کتنے فرقون پر تیرے ساتھہ والون مین اور کتنے فرقون کو فائدہ دینگے پھر پہنچیگی اُنکو ہماری طرف سے دکھہ کی مار * اور بعضے چیزین ہین غایب کی کہ ہم بھیجتے ہین تیری طرف * اُنکو جانتا نہ تھا تو نہ تیری قوم اِسے پہلے * تو ٹھہرا رہ البتہ آخر بھلا ہی ڈر والون کا * حق تعالی نے تسلی فرمادی کہ پھر ساری قوم نوح انسان پر ہلاکت نہ آویگی قیامت سے پہلے مگر بعضے فرقے ہلاک ہونگے * اور یہہ حکم جل و علی کا ہوا اہی نوح کشتی مین جتنے تخم اور جڑین ہین سے سب زمین پر بو دو اُنھون نے تمام اقسام پایا مگر انگور نپاکر جناب احدیت مین عرض کی ارشاد ہوا کہ ابلیس نے اُسے چورایا ہی حضرت نے اُسے کہا ای ملعون تخم انگور لادے اُسنے اِنکار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے خبر دی کہ تو نے چورایا ہی تب شیطان بولا ہان مین لادونگا اِس شرط پر کہ جب بوئیے اُسکی جڑ مین ایک بار تم پانی دوگے اور تین بار مین دونگا پس نوح عم نے قبول کیا اور اُسنے لادیا تب تخم انگور زمین مین بو دیا اور بموجب اپنے اپنے قول کے عمل مین لائے نوح عم نے اُسکی جڑ مین ایک دفعہ پانی دیا اور شیطان نے تین دفعہ پانی کی جائے لومڑی اور شیر اور سوٗر سے تینو جانور کو مار کر خون اُسکا جڑ مین دیا اور جو شیرینی انگور مین ہی سو نوح عم کے پانی دینے کے سبب سے ہی اور اُسے جو شراب بنتی ہی سو ابلیس لعین کے سبب سے ہی اِسواسطے کہ مزاج شرابیون کا پہلے تو مزاج لومڑی کا ہوتا ہی تس پیچھے شیر کا اور بعد اسکے سوٗر کا کیونکہ حالت نشے مین کسی کو دیکھتا سنتا سمجھتا نہین * اور یہہ قاعدہ کلیہ ہی کہ ہر شی مین تاثیر اصل کی ہوتی ہی یے سب شیطان کے فعل سے بمصداق * كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَىٰ أَصْلِهِ * یعنی ہر شی رجوع کرتی ہی طرف اصل اپنے کے اور ابلیس نے کہا ای شیخ الانبیا احسان تیرا مجھہ پر بہت ہی مجھہ سے کچھہ تو چاہ حضرت نے فرمایا ای ملعون تو ہمارے کس گناہ سے خوش ہوا ہی وہ بولا تو نے یہہ گناہ نہین کیا کہ ہزارون جانو نکو خدا کی درگاہ مین دعا کر کے ہلاک کیا وہ سب دوزخ مین میرے ساتھہ ہمیشہ رہینگے نوح عم اسبات کو سنکر خوف الہی سے سو برس تک روتے رہے * اور ایک روز حضرت نوح عم نے پوچھا کہ ای ملعون کونسا فعل ہی کہ جسکے کرنے

سے اولاد آدم دوزخ مین جائیگی وہ بولا چار چیزین حسد و تکبر و حرص و بخل * حضرت نے شرح اُن چارون چیز کی اُسسے پوچھی اُس نے بیان کیا کہ مین نے ستر ہزار سال خدا تعالی عز و جل کو سجدہ کیا اور عبادت اسکی بجالایا جب آدم کو حق تعالی نے بنایا اور انکو سجدہ کرنیکے لیے سب فرشتون کو حکم کیا سبھون نے انکو سجدہ کیا مین نے حسد کرکے نکیا اسلیئے مجھے اتنا کا ہوا * اور دوسرا یہہ ہی کہ پھر حق تعالی نے مجھکو ارشاد فرمایا کہ تو نے آدم کو سجدہ کیون نکیا اسوقت پھر مین نے تکبر کیا اور کہا کہ مین بہتر ہون آدم سے کہ انکو بنایا تو نے خاک تیرہ سے اور مجھکو بنایا تو نے نور سے اس لیئے حق تعالی نے اپنی درگاہ سے مردود کیا * اور تیسرا یہہ ہی کہ حرص ہوئی آدم کو گیہون کھانے کی کہ جس سے اللہ تعالی نے منع کیا تھا کہ وہ مدام بہشت مین رہے اور مین نے انکو گیہو کھلایا اسلیئے وہ بہشت سے نکالے گئے اور یہان گرفتار ہوئے * اور جو بخل ہی * کہ خدا تعالی نے بخیلون پر بہشت حرام کیا ہرگز وہ جنت مین نجائینگے * حدیث مین آیا ہی * اَلْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ لَوْكَانَ زَاهِدًا وَالسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ لَوْكَانَ فَاسِقًا * بخیل دشمن اللہ کا ہی اگرچہ ہو وہ زاہد اور سخی دوست اللہ کا ہی اگرچہ وہ ہو فاسق * اور شیخ سعدی فرماتے ہین * بخیل ار بود زاہد بحر و بر * بہشتی نباشد بحکم خبر * پس ابلیس حضرت نوح عم کو یہہ ماجرا سنا کر چلا گیا * جب نوح عم کشتی سے اترے جناب باری کا حکم ہوا ای نوح کشتی کی لکڑی سے تو ایک مسجد بنا تب اُنھون نے جودی پہاڑ پر ایک مسجد بنائی اور وہان بستی ہوئی نام اُسکا ثمانین رکھا ثمانین کے معنی یہہ ہی کہ اسی آدمی مومن زن و مرد اُنکے ساتھ وہان تھے اور انتقال کیئے اور مدفون ہوئے اور سام اور حام اور یافث یہہ تین بیٹے نوح کی اولاد مین سے باقی رہے چنانچہ سبے تمامی آدمی جہان مین ان تینونکی نسل سے ہین اہل عرب و عجم سام کی اولاد سے اور اہل ہند و حبش حام کی اولاد اور اہل ترکستان یافث کی اولاد سے ہین * اور مروی ہی کہ نوح عم ایک روز سو گئے تھے ہوا سے کپڑا اُنکے ستر عورت کا الگ ہو گیا تھا نظر حام کی اُسپر گری وہ ہنسکر چپکا ہو رہا اور نظر سام کی جب گری اُسنے کپڑا اُڑھا دیا تب نوح عم نے اُنکو دعائین نیک کین اسواسطے اولاد سام کی پیغمبر ہوئی اور اور حام کو دعائین بد دی تب منہہ اُسکا سیاہ ہوا اور اولاد بھی اُسکی سیاہ رہی * اور بعضون نے کہا ہی حام نے

حام کو دعا کی تھی تب انکی اولاد سب پیغمبر ہوئی * ایک روایت ہی کہ عمر نوح علیہ السلام چودہ سو برس کی تھی * اور دوسری روایت ہی ایک ہزار بیس برس کی تھی اور تیسری روایت ہی ہزار برس کی عمر تھی پچاس برس کم سے صحیح ہی سورہ عنکبوت مین مذکور ہی یہہ اوپر بہی مذکور کیا اور روایت ہی جب نوح علیہ السلام دار فانی سے رحلت فرمائے فرشتون نے اُنسے پوچھا ای شیخ الانبیا دنیا کو کیسا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک دروازے سے گھس کر دوسرے دروازے سے نکل آیا * کہتے ہیں سام کی اولاد سے بعض نے کوفہ مین اور بعض نے یمن مین اور بعض نے حجاز اور شام اور مغرب مین جا کر شہر بسایا * اور اولاد حام نے ہندوستان مین آکر بہت شہر آباد کیا * اور اولاد یافث نے ترکستان مین جا کر سکونت اختیار کی اور شہر بسائے سارا جہان ان لوگون سے آباد ہوا پہلے شیطان علیہ اللعنت نے ہندوستان مین آکر بت پرستی کی راہ لوگونکو بتائی پھر ترکستان مین جا کر وہان بھی بت پرستی سکھلائی بعد اسکے ملک عرب مین جا کر وہانکے لوگونکو بھی گمراہ کیا * اور ایک بادشاہ کہ نام اُسکا عرب مین حزیم تھا اور قد و قامت مین چار سو گز بلند تھا تمام ملک عرب اُسکا مطیع فرمان تھا بعضون نے کہا ہی کہ اُسی کا نام حضر موت تھا اُسنے وہان مکانات و باغات اور نہرین بنائین تھین * قوت اور شجاعت مین اُسکے برابر ملک عرب مین ثانی نہ تھا سات سو برس گذرے تھے کہ اِس عرصے مین اُن مین سے کوئی موا نہ تھا سب موت کو بھول گئے تھے زمین اُنھونسے آباد و معمور تھی اور سب جاہل تھے * ایکدن شیطان اس قوم کے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم نہین جانتے کہ کسکی پرستش کرین شیطان نے کہا کہ مین تم کو بتلاونگا کہ جسکو تمہارے باپ دادے پرستش کرتے تھے تب شیطان اُنکو ہمراہ لیکر ہندوستان مین آیا اور بت پرستی سکھلائی تب وہ مردود سب پانچ بت ہندوستان سے اُٹھا کر اپنے گھرون مین لے گئے اور نام اُنھون کا ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر تھا اور آپس مین کہنے لگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی *
وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا * نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکرونکو یعنے ودکو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو پس ان بتون کو ہندوستان سے لیجا کر سب کوئی پوجنے لگے تمام عالم بت پرست ہو گیا عیاذا باللہ من ذلک

* قصہ ہود علیہ السلام کا * بعد نوح علیہ السلام کے قوم عاد پر ہود علیہم کو

بھیجا حق تعالی فرماتا ہے * وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ تا آخر آیت * اور عاد کی طرف بھیجا ہمنے ہود کو وہ بولا ای قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہین سوا اُسکے تم سب جھوٹ کہتے ہو * ای قوم مین تمسے نہین مانگتا اسپر مزدوری میری مزدوری اُسیپر ہی جسنے مجھکو پیدا کیا پھر کیا نہین بوجھتے * ہود علیہ السلام اُن لوگونکو نصیحت کرتے اور اللہ کی طرف ہر روز بلاتے اور کہتے * وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُوْا اٰلَاءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ * یاد کرو کہ تمکو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح کے اور زیادہ دیا تمکو بدن مین پھیلا و سو یاد کرو احسان اللہ کے شاید تمہارا بھلا ہو * اور کہتے ہین کہ قوم عاد مین جو دراز قد تھے قد اُنکا چار سو گز کا لانبا تھا اور اوسط والون کا دو سو گز * اور جو سب سے چھوٹے تھے اُنکا قد ستر گز کا تھا * اور مارے غرور کے ہود سے یہ کہا و قَالُوْا يَا هُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ الی اخر آیات * ای ہود تو ہم پاس کچھ سند سے نہین آیا اور ہم نہین چھوڑنے والے اپنے معبودونکو تیرے کہنے سے اور ہم نہین تجھکو ماننے والے * اور ہم تو یہی کہتے ہین کہ تجھکو جھپٹ لیا ہی کسی ہمارے ٹھاکر دن نے بری طرح * اور ہود بولا مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اور تم گواہ رہو کہ مین بیزار ہون اُنسے جنکو تم شریک کرتے ہو * اور اُسکے سوا سو بدی کرو میرے حق مین سب مل کر پھر مجھکو فرصت نہ دو * مین نے بھروسا کیا اللہ پر جو رب ہی میرا اور تمہارا * یے سب مضمون ہی تفسیر کا * اسمین ستر آدمی ستر ہزار مین سے ہود پر ایمان لائے تھے باقی سب کافر رہے اور کہنے لگے * قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا کیا تو اسواسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کرین ہم تیرے اللہ کی اور چھوڑدین اُنکو جنکو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے * ای ہود ہم تیرے خدا کی پرستش نہین کرینگے اپنے باپ دادے کے خداؤنکو پوجینگے اگر تو ہمکو ڈراتا ہے اپنے اللہ کے عذاب سے تو دکھلا وگرنہ ہم تجھے مار ڈالینگے اُنسے یہہ سنکر ہود علیہ السلام نے خدا کی درگاہ مین تضرع کیا اور کہا خدایا مجھے انکے ظلم سے بچا کہ اُن کے ساتھ مجھے لڑنے کی طاقت نہین شاید مجھے مار ڈالین * اُس قوم کے سردار کا نام عاد تھا اُسکے زمانے سے زمانے طوفان تک سات سو

برس لڑتے تھے وہ سب اس قدر زور آور تھے کہ اگر پتھر پر پانو مارتے تو زانو تک اُسمین
گھس جاتا یہ سب نافرمان تھے اور یہہ کہتے تھے ﴿مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾ کون ایسا ہی کہ پردۂ زمین
پر ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہو * جناب احدیت کا حکم ہوا ای ہود وہ ستر آدمی جو تجھہ پر ایمان
لائے ہین اُنکو ساتھ لیکر پہاڑ پر چار ہو تب ہود عم اُنھونکو لیکر پہاڑ پر گئے اور کہا کہ ای قوم
غضب الٰہی سے ایک ہوا آن کر اب تمکو ہلاک کریگی وہ بولے کون سی ایسی ہوا ہی کہ ہمکو
ہلاک کریگی تب حق تعالیٰ نے تین برس تک پانی برسانا آن پر موقوف رکھا یہان تک کہ قحط
عظیم اُن پر نازل ہوا بعد اسکے ہود عم نے کہا ﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيْهِ يُرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ﴾ * اور ای قوم گناہ
بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اُسکی طرف کہ چھوڑ دے تمپر آسمان کی دھار مین اور
زیادہ دے تمکو زور پر زور اور نہ پھیرے جاؤ گنہگار ہو کر * کافرون نے کہا کہ ہم توبہ نہین کرینگے
اور نہ مانینگے تمکو یہہ جواب دیکے اُنھون نے آپس مین مشورت کی یہہ کہ مکے مین جاکر پانی طلب
کرین تب چھہ آدمیونکو اپنے سے واسطے طلب کرنے پانی کے مکے مین بھیجا اسواسطے کہ مکہ
جاے مقبولیت ہی اور اُن مین دو شخص مسلمان تھے لیکن دین اپنا چھپائے رکھتے تھے نام
اُن دونوکا مزید اور لقیم تھا اور اُنکے ایک سردار کا نام قیل تھا یہ بھی ستر ہزار آدمیونکو
ہمراہ لیکر مکے کو گئے مزید نے وہ سردار قیل سے کہا کہ جب تک کہ تم ہود عم پر ایمان نہ لاؤ گے تب
تک باران رحمت برسنا تم پر موقوف رہیگا اُن سبھون نے اس بات کو جھٹلایا تب مزید اور
لقیم نے کہا الٰہی یہ لوگ تیری رحمت کے قابل نہین اور ہماری حاجتین روا کر تب بارگاہ الٰہی
سے آواز آئی کیا تو مانگتا ہی مزید نے کہا الٰہی مین قیامت تک دنیا مین بھوکا نہ رہون * حکم ہوا کہ
مین نے قبول کیا بعدہ لقیم نے کہا الٰہی سات دفعہ کی عمر مجھے عطا کر جسکی عمر چاہون پاؤن بطنًا
بعد بطن مین ہزار برس تک زندگانی کرون اور دنیا مین آسودہ رہون حکم الٰہی ہوا مین نے قبول
کیا اور قیل نے کہا کہ خداوندا کوئی ہماری قوم مین بیمار نہین ہوا کہ تجھہ سے شفا چاہون اور کسی
مشکل مین نہین پڑا ہون کہ تجھہ سے یاری مانگون مگر پانی مانگتا ہون واسطے قوم عاد کے * اتنے
کہنے مین تین ساعت کے اندر تین ابر سیاہ و سفید و سرخ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ ای قیل اس

زمین مین سے جسکو چاہیے تو اسے اختیار کر تب قیل نے دل مین سوچا کہ ابر سفید و سرخ مین
پانی نہین ہوتا ہی مگر ابر سیاہ پانی سے خالی نہین اسکو اختیار کیا ۞ اللہ کے حکم سے وہ ابر سیاہ ساتھ
ساتھ اسکے گانون مین جا کر پہنچا اور وہان ٹھہرا ۞ وہب بن منبہ رضی نے روایت کی ہی کہ ساتوین
زمین پر ایک ہوا ہی نام اسکا ریح العقیم ستر ہزار زنجیرون سے اسکو باندھ کر رکھا اور ستر
ہزار فرشتے اسپر محافظ اور موکل ہین حکم الہی ہوا ای فرشتو وہ ہوا قوم عاد پر چھوڑ دو تب
انھون نے عرض کی ای جبار عالم کس قدر چھوڑین حکم ہوا کہ جسقدر گائیکی ناک سے نکلتی
ہی انھون نے عرض کی یارب العالمین اس قدر سے سارا عالم برباد ہوگا ۞ تب حکم ہوا کہ سوئی
کے سوراخ سے جس قدر نکلے ۞ جب وہ ہوا چھوڑی گئی تب وہ ہوا مانند ابر سیاہ کے پہاڑ کی
طرف سے نکل آئی اور اس ابر سیاہ کے ساتھ جو اسکے گانون مین ہی آ کے ملی اسے دیکھ کر قوم
عاد شاد ہوئے اور کہنے لگے ۞ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۞ یہہ ابر ہی ہم پر برسیگا ہود عم
نے کہا ۞ قَالَ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ کوئی نہین۔ یہہ وہ ہی کہ جسکی
تم شتابی کرتے تھے ۞ یہہ وہ باد ہی کہ جس مین دکھ کی مار ہی ۞ جب ہوا نکلی اور بہنے لگی کافرون
نے کہا ای ہود تو نے خوش خبری پہنچائی کہ جس سے ہم خنک تر ہونگے ہود عم نے فرمایا ای کافرو
ذرا صبر کرو اللہ کی طرف سے تمپر عذاب الیم پہنچتا ہی۔ یہہ سنکر دل مین انکے خوف آیا شاید وہی ہوا
ہوگی جو ہود نے کہا تھا یہہ بول کر ایسا کہ وہ سب سات لاکھ مرد زور آور تین پہاڑ کے بیچ مین چلے
گئے جہان ہوا کی راہ ایک طرف سے بھی نہ تھی یے سب آپس مین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر
اور پانون اپنا گھٹنون تک زمین مین گاڑ کر بیٹھے تھے اور عورتون اور لڑکے بالون اور
چارپایون کو بیچ مین اپنے لے لیا تھا اور کہتے تھے کہ تین طرف ہمارے پہاڑ ہی اور ایک جانب
ہم سب ہین کونسی ہوا ہی کہ ہمارے بیچ مین گذریگی اور زور کریگی جب متکبرون نے اپنی
قوت کا غرور کیا تب اچنبھے کی ایک آواز رعد کی اُس ابر سے آئی اُسے ہوا نکلی اور ہوا نے
اسقدر زور کیا کہ پہلے قصر و کوشک اور جتنے مکانات تھے جڑ سے گرا دیئے پیچھے اُن متکبرونکو
بھی سرنگون زمین پر ڈال دیا جیسے کھجور کے پیڑ زمین پر گرے کھوکھلے ایک برس تک
زندہ رہے روتہ پٹہر خاک دھول مین پڑے روتے رہے بعدہ سب ہلاک ہوئے اللہ تعالی

فرماتا ہی * فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ * پھر تو دیکھے اُن مین لوگ بچھڑ گئے جیسے وے ٹھنڈھے ہین کھجور کے کھوکھلے پھر تو دیکھتا ہی کوئی اُنکا بچ رہا * اور ہود عم نے ایک خط زمین پر کھینچ کر مومنون کو اُسکے اندر رکھ لیا تھا ہوا نے اِس قدر زور کیا کہ دامن مومنون کا جنبش نہوا اللہ تعالی فرماتا ہی * وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا * اور جب پہنچا ہمارا حکم بچادیا ہمنے ہود کو اور جو یقین لائے تھے اُسکے ساتھ اپنی مہر سے * سچ ہی کہ مَنْ كَانَ اللَّهُ لَهُ كَانَ كُلٌّ لَهُ * جو شخص اللہ کا ہوا کل ہی واسطے اُسی شخص کے * اور اُن مین سے ایک شخص نام اُسکا صرہم تھا حکم الہی سے وہ زندہ تھا اُس ہواے مرگ سے ہود عم مومنون کو ہمراہ لیکر اُسکے پاس گئے اور کہا کہ عذاب الہی تو نے دیکھا اُسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے فرمایا تو کہہ کہ * لا الہ الا اللہ ہود رسول اللہ * وہ ملعون بولا کہ جب تک تو قوم عاد کو زندہ نکریگا تب تک مین تجھ پر ایمان نہ لاؤنگا وہ مردود یہہ کہہ رہا تھا اُسیوقت اُسکے قدم کے نیچے ہوا آئی اور اُس پلید کو بھی دور کیا پس ہود عم چار سو برس تک کار الہی مین رہے اور اولاد اُنکی اپنے دین پاک پر مدت رہی اور ایک عالم اُنسے آباد ہوا اور ایمان کی راہ خلایق کو بتائی ایک روز شیطان مردود اُنکے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکو پوجتے ہو انھون نے کہا کہ ہم آسمان اور زمین کے خدا کو پوجتے ہین ابلیس نے کہا تم خدا کو دیکھتے ہو اُنھون نے کہا نہین شیطان نے کہا کہ تم اُس پتھر کو جو اُس میدان مین ہی تراش کے بت بنا کر پوجا کرو تا کہ روز قیامت کو وہ تمھارا شفیع ہووے تب ان لوگون نے اس پتھر سے ایک بت تراش کر میدان مین رکھدیا حق تعالی اسکو فرماتا ہی * وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ * اور تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے ثمود سے جنھون نے تراشے پتھر وادی مین * اور وادی اُس قوم کے مکان کا نام ہی کہ پہاڑ کو کھود کر بنائے تھے اور اُس بت کے واسطے ایک گنبد عظیم الشان طیار کرکے اُسکے اندر ایک تخت مکلف بڑا شان کا رکھکر اور ایک کرسی سونے کی اُس تخت پر بچھا کر اس بت کو کرسی پر رکھکر اور اس بت کے چارون طرف چھید کرکے نقرہ اس مین پلادیا اور بموجب بہکانے شیطان کے اسکو معبود ٹھہرا کر سجدہ کیا اور کافر ہوئے * بعد اسکے حق تعالی نے ایک مچھر کو بھیجا اسنے اس گنبذ کو چھید کرکے بت کے پاس جا

خرطوم اپنا اسکے سر مین چبھا کر کرخی اور تخت سمیت اسکو اٹھا لیگا کر دریائے محیط مین ڈال دیا کافر سب یہہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور کہنے لگے اب سب کو ہم پوجینگے * بعدہ خدا ے تعالی نے صالح عم کو اس قوم ثمود پر بھیجا قصہ انکا بعد قصہ شدّاد کے بیان کیا جایگا انشاء الله تعالی چونکہ شدّاد بادشاہ ہود عم کے ایام مین تھا اسلیئے قصہ شدّاد کا قصہ مین ہود کے بیان کیا گیا

عاد کے دو بیٹے * قصہ شدّاد کا *

تھے ایک شدید دوسرا شدّاد شدید سات سو برس پادشاہی کر کے موا تھا بعدہ شدّاد بادشاہ ہوا تمام عالم روے زمین کے ممتفر اور زیر حکم اسکے تھے مگر کافر تھا حق تعالی نے ہود عم کو اسکی ہدایت کے لئے بھیجا اور ہود نے اُسے جاکے کہا کہ ای شدّاد خدا یتعالی فرماتاہی کہ ہزار برس کی عمر تجھے بخشی اور ہزار گنج تجھکو دیا اور ہزار جورو ئین خوبصورت تجھے عنایت ہوئین اور ہزاروں ملک اور لشکر تجھکو دیئے اب شکر خدا کا بجالا اور اسکو واحد جان اور عبادت اسکی کرا اور بھی خدا یتعالی تجھے نعمت بے انتہا بخشیگا اور اسکا حساب قیامت مین نلیگا اور بے حساب بے کھتکے جنت مین تو چلا جائیگا ہود عم نے جب یہہ باتین اچھی اچھی راہ نجات کی بتائین وہ ملعون کے سمع ناسموع مین اثر نہ ہوئی اور کہا کہ ای ہود تو مجھے بہشت کی طمع دکھاتا ہی مین صفت بہشت کی سناہون مین بھی دنیامین مثال اُسکے ایک بہشت بناؤنگا اور اُس مین جا رہونگا مجھے تیرے خدا کے بہشت سے کچھ حاجت نہین اور اُس ملعون نے اُسیوقت ہر ایک ملک مین بادشاہون اور وزیرون اور اکابرونکو خط لکھا کہ جس سرزمین پر زمین ہموار اور میدان سطح نشیب فراز اُس مین کچھ نہو قابل بہشت بنانے کے ہو ٹھہراوین * کہتے ہین کہ ہزار ملک اور ہزار شہر زیر حکم اسکے تھے اور ہر ملکون اور شہرون مین لاکھون آدمی موجود تھے ایک مدت تک اُسی صفت کی زمین ڈھونڈھنے ڈھونڈھتے دیار عرب کے سرزمین مین یمن کے ملک مین قطعہ زمین اب جسکو عدن کہتے ہین مسافت چالیس فرسنگ کی ملی اور امیر اُمراؤنکو حکم ہوا کہ تین ہزار استاد پرکار اور ہر ایک کے ساتھہ سو سو مرد کاریگر مقرر کیئے جاوین اور سارے ملک کا گنج و خزانہ وہان لاکر جمع کرین * اور چالیس گز زمین نیچے سے کہود کر سنگ مرمر سے بنا اُسکی اُٹھاوین اور دیوارین چاندی اور سونیکے اینٹونسے اُٹھائی جاوین * چھت اور ستون

زمرد اور زمرد سبز سے بنوادین تب اُن سبھون نے بموجب حکم اُسکے اُسی طرح طیار کیا
چنانچہ حق تعالی نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شداد لعین کے بہشت کے حال سے
اور ستونوں سے اسکے خبر دی ہی کہ دنیا مین کسی نے ایسا نہین بنایا اللہ تعالی فرماتا ہی * اَلَمْ تَرَ کَیْفَ
فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ * تونے نہ دیکھا کیسا کیا
تیرے رب نے عاد سے وے جو ارم تھے بڑے ستونون والے جو بنا نہین ویسا سارے شہرون
مین * یعنے عاد ایک قوم تھی ارم اسمین ایک قبیلہ تھا اُن مین سلطنت تھی عمارتین بناتے بڑی
بڑی اُنچی یہی تفسیر مین لکھا ہی * اور صفتین اُسکے بہشت کی یہہ ہین کہ درخت اُس مین نصف
چاندی اور نصف سونے سے بنائے تھے اور پتیان اُسمین زمرد سبز سے جڑی تھین اور
ڈالیان اُسکی یاقوت سرخکی تھین اور میوے انواع و اقسام کے اس درخت پر لگائے تھے
اور بجائے خاک کے اُسمین مشک و عنبر و زعفران سے بچھا تھا اور بجاے روڑے اور
کنکر کے اُسکے صحن مین موتی و مونگے ڈالے تھے اور نہرین اُسمین شیر و شراب و شہد کی جاری
تھین اور بہشت کے دروازے پر چار میدان بنوائے تھے اور اشجار میوے دار اُسمین
لگائے تھے اور ہر ایک میدان مین لاکھہ کرسیان سونے چاندی کی بچھی تھین اور ہر کرسی پر
ہزار خوان اور ہر خوان مین اقسام طرحکی نعمتین رکھی تھین * اور خبر ہی کہ ہر روز چالیس
ہزار خروار سونے اور چاندی کے بہشت کے خرچ مین آتے تھے یہان تک کہ تین سو برس مین کام
اُسکا انجام ہوا اور کیلون کو ہر ملکون مین بھیجا تھا کہ درم بھر چاندی بھی کسی ملک مین پاؤ تو
نچھوڑیو لیکر بہشت مین داخل کریو * آخر یہہ نوبت پہنچی کہ ایک عورت بڈھیا غریب مسکین
کہ اسکی بیٹی کے گلوبند مین یک درم چاندی تھی ظالمون نے اُسے بھی نچھوڑا آخرہ لڑکی رو
پیٹ کر کہنے لگی کہ مین غریب فقیرنی ہون سواے اس ایک درم چاندی کے اور مین کچھ نہین
رکھتی ہون یہہ ایک درم مجھکو بخش مگر انھون نے نہ سنا تب اس غریب نے خدا کی درگاہ
مین یہہ فریاد کی الہی تو اُسکا انصاف کر اُس ظالم کے شر سے مظلوم کو بچا اور اسکے بے انصافی کا
تو انصاف کر اور اُسے دفع کر آہ فریاد اسکی خدا کی درگاہ مین مقبول ہوئی حدیث ہی * دَعْوَتُ
الْمَظْلُوْمِ مَقْبُوْلٌ * فریاد بندہ مظلوم کی خدا سنتا ہی * خبر ہی کہ شداد نے سارے ملک کے

لڑکے اور لڑکیان خوبصورت خوبصورت دیکھکر دمشق مین کہ مکان اسکا تھا منگوا کر جمع کیا تاکہ مانند حور وغلمان کے بہشت مین خدمت مین اپنی رکھے وس برس تک وہ کافر قصد کرتا رہا کہ بہشت کو جا کر دیکھے خدا تعالی کو منظور نہ تھا کہ وہ بہشت مین جاوے * ایک روز کمال خواہش سے دو سو غلام لیکر بہشت دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک جا پہنچا غلامون کو چارون میدان مین بھیجا اور ایک غلام کو ساتھ لیکر چاہا کہ بہشت کے اندر جاوے وہین بہشت کے دروازے پر ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اُسسے پوچھا تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ملک الموت ہون شداد نے کہا کہ تو یہان کیون آیا ہی اُسنے کہا تیری جان قبض کرنے کو آیا ہون * شداد نے کہا کہ مجھکو ذری سی مہلت دے تو مین اپنے بہشت کو دیکھون ملک الموت نے کہا خدا کا حکم نہین ہی کہ تو بہشت مین جاوے تجھکو دوزخ مین جانا ہی پھر شداد نے کہا کہ چھوڑ مین ذرا گھوڑے سے اُترون اُسنے کہا کہ نہین * تب اُسی حالت مین کہ ایک پانون اسکا گھوڑے کی رکاب مین رہا اور دوسرا پانون بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اسکی قبض کی وہ مردود بہشت نادیدہ دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایسی ایک سخت زور کی آواز کی کہ سب ساتھی اُسکے ہلاک ہوگئے کسی کو ایک لقمہ کھانیکی فرصت نہوئی * اسوقت نہ مال رہا نہ ملک ادنی اعلی فقیر امیر تمام ملک کے ملک غارت ہوگئے اور وے سب دوزخی ہوئے اور اسکے بہشت کو زمین کے نیچے دبا دیا کہ قیامت تک کچھ اثر اسکا باقی نرہے بعد اللہ تعالی نے صالح عم کو قوم ثمود پر بھیجا *

* قصہ صالح عم کا *

اللہ تعالی فرماتا ہی * وَاَرْسَلْنَا اِلَی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ * اور ثمود کی طرف بھیجا ہمنے انکے بھائی صالح کو * صالح عم نے کہا ای قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمھارا صاحب اسکے سوا ے * صالح عم نے قوم ثمود کی دعوت کی کہ ای قوم اقرار کرو کہ خدا ایک ہی کوئی شریک اُسکا نہین ہی * متکبرون نے کہا کہ تمھارے پیغمبری کی کیا دلیل ہی اُسنے کہا ہود کی قوم کو اللہ تعالی نے بسبب بے ایمانی اور بت پرستی کے ہلاک کیا مجھے اُسکے پیچھے اللہ تعالی نے خلیفہ کرکے تم پر بھیجا ہی تاکہ تم کفر و ضلالت سے باز آؤ کافرون نے کہا کچھ معجزہ دکھلا صالح نے کہا کیا معجزہ دیکھلاؤن تب سبھون نے

کہا کر ایک اونٹنی اس پتھر سے نکل آوے اور اُسی وقت ایک بچہ جنے اور دودھ دیوے تب ہم جانینگے کہ تو رسول خدا ہے اُسیوقت جبرئیل عم نازل ہوئے اور کہا کہ ای صالح تو اُنسے اقرار لے کہ وے اونٹنی کو نہ مارین سواے دودھ کے اُس سے کچھہ نہ کھاوین کہ اُن پر کوئی چیز اُسکی حلال نہین ہی سوا دودھ کے * حضرت صالح نے اُنسے اقرار لیا بعدہ حق تعالی کا حکم ہوا ای صالح تو دعا کر اور قدرت میری دیکھہ کہ تجھہ سے ہزار دو برس کے آگے ایک اونٹنی اس پتھر کے اندر مین نے پیدا کر رکھی ہی تاکہ معجزہ تیرا ظاہر ہو اور دلیلیں تیری پیغمبری کی مضبوط ہو پس صالح نے خدا کی درگاہ مین دعا مانگی اور سب مومنون نے آمین کہا اتنے مین عجب ایک آواز اُس پتھر سے نکلی معاً اسکے ایک اونٹنی نہایت خوبصورت اُس پتھر سے نکل آئی کہ اُسکے برابر سارے عالم مین دوسری نتھی اور اسی وقت اسنے بچہ جنی اور اُسیوقت وہ بچہ ماکے برابر ہو گیا * اور پتھر کے اندر سے تازی گھاس بھی نظر آئی جو اونٹنی نے کھائی تھی اور خدا کے حکم سے فوراً ایک چراگاہ پیدا ہوا اونٹنی اس مین چرنے لگی اور اس قوم مین سات قبیلے تھے اور انھونکے ایک چاہ تھا ساتون قبیلے اُس چاہ سے پانی پیتے تھے کچھہ کم نہوتا تھا اور شتربان اونٹنی کو اُس چاہ پر لیگیا اسنے سب پانی اسکا پی لیا تب صالح عم نے اس قوم سے کہا کہ تم اونٹنی سے دودھ دوہکے پیو تب ساتون قبیلے اُس سے دودھ دوہ کر گھڑے اور مشکین بھر بھر کے اپنے گھر لیجاتے تھے اور پیتے تھے اللہ تعالی نے صالح عم کو فرمایا کہ اپنی قوم سے کہدے کہ پانی اس چاہ کا ایک روز اونٹنی کا ہی جسدن دودھ دوہا جاوے اور ایک روز انکا ہی جسدن دودھ نہ دوہا جاوے کہا اللہ تعالی نے * قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ج وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ * کہا یہہ اونٹنی ہی اسکو پانی پینے کی ایک دن باری اور تم کو باری ایک دن کی مقرر ہی * اور نہ چھیڑیو اسکو بری طرح * پھر پکڑے تم کو آفت ایک بڑے دن کی اونٹنی پیدا ہوئی پتھر مین سے اللہ کی قدرت سے حضرت صالح کی دعا سے اور جہتی پھرتی جس جنگل مین چرنے جاتی سب مواشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے اور جس تالاب پر پانی پینے کو جاتی سب مواشی وہان سے بھاگتے تب یون ٹھہرا دیا کہ ایک دن پانی پر وہ جاوے اور ایک دن اور ونکی مواشی جاوے یہہ فوائد تفسیر سے کہا * حضرت صالح نے قوم

توکہہ دیا تہر دار یہہ اونٹنی اللہ کی ہی اسکو نہ چھیڑیو اور آزار مت دیجیو اگر اُسکو آزار دوگے
تو خدا تعالی تم پر عذاب سخت بھیجیگا پہر سدکے وہ لوگ اونٹنی کو پیار کرتے تھے اور حفاظت سے
رکھتے اور کہتے ہین کہ اسکے دودھ سے ماکہن اور گھی جمع کرکے شہر دن مین لیجاکر بیچتے اور
اُسیسے فائدہ اٹھاتے اسی سبب سب لوگ تونگر ہوئے چار سو برس یون ہی گذرے دس آدمی
اشراف اُس قوم کے اونٹنی کی خدمت مین حاضر رہتے ایکدن صالح عم نے فرمایا ای قوم
اس مہینے کے اندر جسکے گھر مین لڑکا پیدا ہوگا وہ بڑا ہونے سے اسکی شرارت سے قوم
سب ہلاک و تباہ ہوگی اور اونٹنی ماری جائیگی اتفاقاً اُن دسون مرد اشراف کی عورتین حاملہ تھین
مرضی الٰہی سے اسی مہینے مین سب جنی نو عورتون نے اپنے اپنے بچے کو مار ڈالا اور ایک
عورت نے بسبب اسکے کہ کوئی فرزند اسکا نہ تھا اُسنے اپنے لڑکے کو نہ مارا اور نام اسکا قید رکھا جب
وہ لڑکا بڑا ہوا شہ زور رہتکا * اور نو عورتین جنھون نے اپنے فرزند کو مار ڈالا تھا پشیمان ہوئین
اور کہنے لگین صالح کی بات جھوٹ ہی کیونکہ اُس لڑکے سے ابتک کچھ حرکت ناشایستہ نہین
پائی گئی تب ایمان اُن نو عورتونکے حضرت صالح سے اور معجزے اُونٹنی کے سے برگشتہ ہوا
پس ایک روز وہ قید نے اور ایک شخص کہ نام اُسکا مصدّع تھا اُسکو اور سات قبیلہ سے
سات آدمی لیکر باہم متفق ہوکر اور شراب پی کر اُونٹنی کو مار ڈالنے کی صلاح کی اور یہہ
کہا کہ پانی پینے کے لئے جب اُونٹنی کوئے کے کنارے پر جائیگی اُسی وقت مار ڈالینگے
حق تعالی اُسکی شرارت کو فرماتا ہی * وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ
وَلَا يُصْلِحُونَ * اور تھے اس شہر مین نو شخص خرابی کرتے ملک مین اور نہ سنوارتے *
دوسرے روز اُونٹنی نے پانی پینے کے لئے کوئے مین جب سر جھکایا وہ قید مردود نے آکر اسکی
گردن پر تیر مار کر زخمی کیا اُونٹنی نے اُسپر حملہ کیا وہ بھاگا اور مصدّع ملعون نے پیچھے سے آکر
اُونٹنی کے پاؤن مین تلوار ماری اونٹنی گر پڑی پھر سب ملعونون نے آکر جان سے مار ڈالا اور
بچا اپنی مان کا حال دیکھکر بھاگا سب مردودون نے اسکا پیچھا کیا نہ پایا جس پتھر سے مان اسکی
نکلی تھی اُسی کے اندر جا گھسا * سعید بن مسیّب روایت کرتے ہین کہ قوم حضرت صالح کی اگر
شراب نہ پیتی تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی یہہ گناہ کبیرہ شراب پینے سے ہوا * اور حدیث مین آیا

ہی * اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ * یعنے شراب برائیونکی مان ہی * اور تفسیر مین یون لکھا ہی کہ ایک
عورت بدکار کے گھر مین مواشی بہت تھی * چارے اور پانی کی تکلیف سے اُس عورت نے
اپنے ایک یار کو اُس نو شخص مین سے سکھایا اُسنے اونٹنی کے پانوٗن کاٹ ڈالے پس اُسکے
تین دنکے بعد اُن لوگون پر عذاب آیا تب حضرت صالح عم نے اُن لوگونسے کہا قولہ تعالی *
فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ * کہا فایدہ اُٹھاوٗ اپنے گھرون
مین تین دن یہہ وعدہ جھوٹھا نہوگا * شرح اسکی یہہ ہی کہ حضرت صالح عم نے کافرونکو کہا کہ حیات
تمھاری تین دن کے سوا اَب باقی نہین ہی وے بولے اسکی کیا علامت ہی اسنے کہا کہ پہلے روز
رنگ تمھارا سرخ ہو جائیگا اور دوسرے روز زرد اور تیسرے روز سیاہ ہوگا جب تین دن کے
بعد یہہ علامت مذکور ظاہر ہوئی جن لوگون نے اونٹنی کو مارا تھا وے مردود سب حضرت صالح عم
کے گھر مین آئے تاکہ انکو مار ڈالین اُسیوقت غضب الہی اُن پر نازل ہوا * جبرئیل عم آئے
دیوارین گھر کی اُنکے ہلا دین وہ کافر سب گھر سے نکل بھاگے بعدہ جبرئیل عم نے ایک ایسی ایک چیخ
ماری کہ ایک ہی آواز سے وہ مردود سب خاک مین مل گئے * اور ابن عباس رض نے روایت
کی ہی کہ اُن ساتون قبیلون نے حضرت صالح عم سے پوچھا کہ کس طرحسے ہم ہلاک ہونگے
آپ نے فرمایا کہ ایک ہی آواز سے جبرئیل کے خاک مین مل جاوٗگے یہہ سنکے اُسی وقت اُس
قوم نے ایک چاہ عظیم کھودا اور لڑکے بالون کو اسمین رکھ لیا اور کانون مین انکے روئی دیے
اور پارچہ کرات کے سر پر ڈالے تاکہ آواز اُسکی نہ سنی جاوے اور عذاب سے اسکے نجات پاوین
یہہ تدبیر کرکے اسکے اندر سب جا رہے بعد اسکے جبرئیل نے وہان جاکر ایک ہی آواز سے ساتون
قبیلون کو فی النار و السقر کیا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوا
كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ * ہم نے بھیجی اُن پر ایک چنگھاڑ پھر رہ گئے جیسے روندی باڑ کانٹون کی * اور
کچھ نام نشان اُنکا زمین پر باقی نرہا حق تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَّالَّذِيْنَ
اٰمَنُوا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ * پھر جب پہنچا حکم
ہمارا بچا دیا ہمنے صالح کو اور جو یقین لائے اُسکے ساتھہ اپنی مہر کر کر اُس دن کی رسوائی سے تحقیق
تیرا رب وہی ہی زور آور زبر دست * بعدہ صالح عم ملک شام مین گئے اب جسکو شہرستان

موج کہتے ہیں وہان جاکر مسکن کیا بعد مدت کے انتقال فرمایا اور مسجد جامع کی داہنی طرف مدفون ہوئے اور موسن سب وہان جا بسے ✻ قصہ ابراہیم عم کا ✻

جب کوئی اولاد سام بن نوح عم کی عرب و عجم مین نرہی بعضے طوفان سے ہلاک ہوئے اور بعضے فرشتے کی آواز سے مری ✻ یادشاہ نمرود عجم کے ملک سے نکلا وہ بیٹا تھا کنعان بن آدم بن سام بن نوح عم کا اور اسکی عربی زبان تھی اور عجم مین نام اسکا کیکاؤس بیٹا کیقباد کا وہ بیٹا منوچہر کا اور منوچہر بیٹا فریدون بن جمشید کا تھا اور صحیح تر یہہ ہی کہ نام اسکا نمرود تھا اسکی بڑی قوت اور شوکت اور حشمت تھی بسبب قوت لشکر کے ملک شام کو دخل کیا بعد اسکے ترکستان کو فتح کرکے اولاد بن یافث بن نوح کو اپنا فرمابردار بنایا بعدہ ہندوستان مین آکر اولاد حام بن نوح کو مطیع کیا اور روم کو بھی قبضے مین لایا اور تمام جہان مشرق سے مغرب تک اپنے دخل مین لایا ✻ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ ✻ بعد اسکے بابل مین جاکر مقام کیا بغداد مین وہان تخت پر بیٹھا ترکستان اور ہندوستان اور روم اور شام اور مغرب اور مشرق سے خراج اسکے لئیے آتا ایک ہزار سات سو برس اسنے بادشاہی کی تھی بڑا متکبر تھا کبھی آسمانکی طرف نظر نہ کرتا اور اللہ سے حاجت نہین مانگتا اور کہتا تھا مین خدا ہون آسمان کا خدا کیا چیز ہی لعنت اللہ علیہ مگر اسیوقت اس ملعون نے آسمانکی طرف نظر کی تھی جب گدھ کے کندھے پر سوار ہوکر خدا کو تیر مارنیکے لئیے آسمانکی طرف جاتا تھا اور تیر کمان مین لگا کر کہتا تھا کہ اگر آسمان پر دوسرا خدا ہی تو اِسی تیر سے اسکو مار ڈالونگا ✻ اور وہ ملعون جب باہر نکلتا تب تخت کے چارون پائے چار ہاتھی کی پیٹھون پر رکھکر بیٹھتا ✻ اور دوسرا تخت کے اوپر ایک قبہ پارچہ دیبائے رومی سے کھینچوا تا موتی وجواہرات سے اسے آراستہ کرتا اور طنابین اس مین زربافت کی لگائی جاتین دن کو اُسی تخت پر بیٹھتا اور چار سو کرسیان تخت کے سامھنے بچھی رہتین اور ہر کرسی پر جادوگر اور منجم سب بیٹھتے اور امیر وحاجب اسکے گرد رہتے ✻ کہتے ہین کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی چار شخصو نکو ہوئی تھی اُن چارونکے برابر شہنشاہ کوئی نہ ہوا تھا وہ سامان تھے ایک اُن مین سلیمان عم اور دوسرا اسکندر ذوالقرنین ✻ اور دو کافر ایک نمرود بادشاہ اور دوسرا بخت نصر بادشاہ ان چارون کو ہفت اقلیم کی بادشاہی حاصل ہوئی تھی ✻ ایک روز نمرود تخت پر بیٹھا تھا اور لشکر گرداگرد اسکے

حاضر تھے تقدیر الٰہی سے جادوگر اور منجم سب سر اپنا جھکائے ہوئے غمناک بیٹھے تھے نمرود نے
کہا کہ آج تمکو کیا ہوا کہ دلگیر و غمناک بیٹھے ہو انھون نے کہا کہ حق تعالیٰ تمھارے حق مین خیر کرے
ایک ستارہ عجیب فلک پر نظر آیا کہ کبھو یہہ ستارہ ہمنے نہین دیکھا تھا کہ آج مشرق کی
طرف دیکھتے ہین نمرود نے کہا کہ اُس ستارہ کا خواص کیا ہی انھون نے کہا کہ ایک لڑکا باپ کے
صلب سے تین رات دن کے عرصے مین ماکے رحم مین آویگا اور پیدا ہو کر تمھاری بادشاہت کو تباہ
کریگا * پس نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتین بالغہ ہین آج سے اپنے شوہر کے ساتھہ ہمبستر
نہ ہونے پاوین اتفاقاً نمرود کا ایک خاص چوبدار کہ نام اُسکا تارخ بن ناحور یہہ تواریخ مین ہی
اور کلام اللہ مین نام اُسکا آزر ہی وہ ہمیشہ ایک ہاتھہ مین شمع اور ایک ہاتھہ مین ننگی تلوار
لے کر تمام رات نمرود کے سرہانے کھڑا رہتا جسدن نمرود نے حکم دیا اسی شب کو مشیت
ایزدی سے آزر کو خواہش ہوئی کہ اپنی بی بی کے ساتھہ مباشرت کرے اور حضرت ابراہیم کی
ماکی بھی خواہش ہوئی کہ کیونکر اپنے شوہر کے پاس جاکر خوشی حاصل کریئے اِس پس و پیش مین
تھی آخر و فور خواہش سے آدھی رات کو گھر سے نکل کر دروازے پر قصر نمرود کے جا پہنچی
دیکھا کہ دربان و پاسبان سب کے سب خواب غفلت مین ہین وہان سے نمرود کی خوابگاہ
خاص مین بے کھٹکے گھو سین اور اپنے شوہر کو دیکھا کہ نمرود کے سرہانے ایک ہاتھہ مین شمع
اور ایک ہاتھہ مین ننگی تلوار لئے پاسبانی کر رہا ہی جب دونوکی آنکھین چار ہوئین اسیوقت
شہوت نے غلبہ کیا اُسنے اپنی بی بی سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی دونون ہاتھہ میرے بند ہین
اِتنے مین اللہ کے حکم سے ایک پری آکر موجود ہوئی وہ شمع اور تیغ اُسے لیکر اُسیطرح پر کھڑی
رہی اور جورو خصم دونو نے نمرود کے سرہانے ہین مباشرت سے فراغت کی اُسی شب کو اللہ کی
قدرت سے ابراہیم عم نے باپ کی پیٹھہ سے ماکے پیٹ مین قرار پکڑا آزر نے بی بی سے کہا کہ
خبردار یہہ بھید کسی سے ظاہر نکرنا اور یہان سے گھر جانے تک راہ مین کوئی نہ دیکھے کیونکہ یہہ موجب
شرمندگی کا ہی تب بی بی اُنکی وہان سے نکل کر چپکی اپنے گھر کو گئین اور اس آنے جانے کی بجز
خدا کے کسی کو خبر نہوئی جب صبح ہوئی نمرود لعین نے نیند سے اُٹھکر آزر کی پیشانی کی طرف
نگاہ کی دیکھا اور کہا کہ ای آزر آج چہرہ تیرا تغیر دیکھتا ہون بخلاف اور دنون کے آزر نے

آپکے جواب مین ترقی اقبال کی دعا کی بعدہ نمرود وہان سے اُٹھکر تخت پر جا بیٹھا اُھون اور منجموں کو بلوا کر کہا کہ اپنے اپنے علم سے دریافت کرکے کہو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہین تب سبھون نے دریافت کر کے عرض کی کہ جہان پناہ سلامت شب گذشتہ کو وہ لڑکا باپ کے صلب سے ماںکے شکم مین آچکا ہی تب نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتیں کہ حاملہ ہین وقت ولادت کے لڑکے اُنکے مارے جاوین * اُس عرصے مین جو کہ اِس حساب سے پیدا ہوا بموجب حکم نمرود کے مارا گیا جب کہ ابراہیم عم کو مان کے پیٹ مین نو مہینے گذر رہے تب اُنکی مان نمرود کے خوف سے اور بچے کی محبت سے گھر سے نکل کر چپکی باہر شہر کے جاکر میدان مین ایک غار کے اندر جا بیٹھین وہان حضرت ابراہیم عم پیدا ہوئے قصبہ کوثی مین شہر بابل کے اور تاریخ مین سنہ ایک ہزار سات سو نو برس نوح عم کے طوفان کے پیچھے پیدا ہوئے یہی لکھا ہی تفسیر عزیزیہ مین * اور اُنکے نور سے جب غار روشن ہو گیا اُنکی مان روشنی کے خوف سے رونے لگی کہ مبادا یہان کوئی آکر لڑکے کو مار ڈالے آخر لڑکے کو کرپاس کے کپڑے مین لپیٹ کر وہان چھوڑ کے گھر کی طرف روتی ہوئی چلی گئین اُسی وقت جبرئیل عم نازل ہوئے اور دونون ہاتھہ کے دو انگوٹھے لڑکے کے منہہ مین دے دئے خدا کے فضل و کرم سے ایک اُنگلی سے شہد اور دوسری اُنگلی سے دودھہ جاری ہوا ابراہیم عم اُسیکو پیتے اور کسی چیز کے محتاج نہوتے اور حکم الہی سے اُس غار کا منہہ ایک پتھر سے بند رہتا تھا اور جب مان اُنکی اُنکو دیکھنے جاتی وہ پتھر غار کے منہہ سے الگ ہوتا تب اُنکو دیکھہ بھال کر چلی آتی پھر پتھر غار کے منہہ مین بند ہوجاتا اسیطرح سے سات برس گذر رے ایکدن حضرت نے اپنی مانسے پوچھا * يَا أُمِّي مَنْ رَبُّكَ * ای مان میری تمھارا خدا کون ہی وہ بولین تیرا باپ آزر ہی جو مجھے کھانیکو دیتا ہی * بولا اُسکا خدا کون ہی * بولین نمرود ہی جو اسکی پرورش کرتا ہی * بولا اُسکا خدا کون ہی * بولین کواکب ہین یعنے ستارے * پھر پوچھا کہ کواکب کا خدا کون ہی اِس بات کو سنکر مان اُنکی لاجواب ہوئین اور شرمندہ ہو کے گھر کو چلی گئین اور یہہ حقیقتین آزر کو جا سناوین اُسنے کہا کہ یہہ لڑکا نمرود کا دشمن ہوگا اسمین کچھ شک نہین اور آزر اِسی فکر مین تھا کہ اس لڑکے کو کیا کیا چاہیے * ایک رات ابراہیم عم غار سے باہر نکل کر آسمان کی طرف نظر کی ستارے کو دیکھہ کر کہا کہ میری مان اِسکو خدا کہتی ہی تب کہنے لگے ابراہیم * خدا تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى

گویا کہا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ * پھر جب اندھیری آئی اسپر رات
دیکھا ایک ستارہ بولا یہہ ہی رب میرا * پھر جب وہ ستارہ غائب ہوا بولا مجھکو خوش نہین آتا
چھپ جانیوالا * پھر جب چاند دیکھا رات کو تب کہا * فَلَمَّا رَاَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ
اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ * پھر جب دیکھا چاند کو چمکتا بولا
یہہ ہی میرا رب * پھر جب وہ چاند غائب ہوا بولا کہ اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بیشک
رہون مین بھٹکتے لوگون مین یعنے گمراہون مین * حق تعالی فرماتاہی پھر جب دیکھا ابراہیم نے
سورج کو * فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ * پھر جب دیکھا سورج کو چمکتا
بولا یہہ ہی میرا رب یہہ سب سے بڑا * پھر جب سورج بھی غروب ہوا تب بولا * فَلَمَّآ اَفَلَتْ
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ * پھر جب وہ آفتاب غائب ہوا بولا ای قوم مین بیزار ہون انسے
جنکو تم شریک کرتے ہو * مین نے اپنا منہہ کیا اسکی طرف جسنے بنایا آسمان اور زمین ایک طرف
کاہوکر یعنے تنہا * اور مین نہین شریک کرنیوالاہون کسی چیز کو ساتھ اللہ کے * سورہ انعام کے
فوائد تفسیر مین لکھاہی حضرت ابراہیم جب لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ آسمان و زمین کے خالق کو
خدا نہین کہتے ہین اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے کوئی مورتین کوئی ستارونکو کوئی چاند اور کوئی
سورج کو پوجتاہی ابراہیم نے چاہا کہ مین بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھون * مورتون سے اول ہی
ناخوش ہوئے پھر کوئی تارا ٹھہرایا پھر وہ غائب ہوا تو جانا کہ یہہ ایک حال پر نہین کوئی اور ہی
اسپر حاکم ہی اگر وہ آپ مستقل ہوتا تو اعلی حال سے ادنی مین نہ آتا پھر چاند سورج مین بھی
عیب اور نقص پایا سبکو چھوڑکر اسی ایک کو پکڑا کہ جسکو سب مانتے ہین کہ سب سے بڑا
ہی * اور عقل کامل کے نزدیک ایک ایسے کو ماننا چاہئے کہ جسنے سب کام نکل سکے اور سب پر
قادر ہو اور اس صورت مین دوسرے کو ماننا کچھ ضرور نہین یہہ فوائد تفسیر سے لکھا * ابراہیم نے
اپنے باپ کو اور اسکی قوم کو کہا * اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ * جب کہا اپنے باپ
کو اور اسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو * آزر نے کہا ای لڑکے میرا خدا نمرود بادشاہ کے سوا کوئی نہین
اسیکو ہم پوجتے ہین تب ابراہیم بولا * اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

* کیون جھوٹھ بنائے حاکمو ٹمکو اللہ کے سوا چاہتے ہو * پھر کیا خیال کیا ہی تم نے جہان کے صاحب
کو * پھر ابراہیم بولا * قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى
ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ * بولا نہین پر رب تمہارا وہی ہی رب آسمان و زمین کا جسنے انکو
بنایا اور مین اُسی بات کا قائل ہون اور بولا * وَتَاللّٰهِ لَاَكِيدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوا
مُدْبِرِينَ * قسم ہی اللہ کی مین علاج کرونگا تمہارے بتونکا جب تم جا چکوگے پیٹھ پھیر کر *
یہہ بات اُنھون نے چپکے کہی اپنے باپ سے پھر جب وے شہر سے باہر ایک میلے مین نکل
گئے تب حضرت ابراہیم عم نے بتخانے مین جا کر سب بتونکو توڑ ڈالا اس بات کو اللہ تعالی
فرماتا ہی فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا اِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُونَ * پھر ابراہیم نے کرڈالا انکو
ٹکڑے مگر ایک جو سب سے بڑا تھا اسواسطے شاید اسکی طرف پھر آوین * او وے بتونکو ذلیل و
خوار دیکھین اور اسکے پوجنے سے باز آوین * جب اس قوم مین ہر سال دوبار عید ہوتی تھی
ایک روز عرفات مین اور ایک عید کے روز * ایک دن آزر نے کہا ای بیٹے ابراہیم چل
ہمارے ساتھ میدان مین میلے کے دیکھنے کو * حضرت نے عذر کیا اور تارون کی طرف دیکھکر
کہا اللہ تعالی فرماتا ہی * فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ اِنِّي سَقِيمٌ * فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ * پھر
نگاہ کی ایک بار تارون مین پھر کہا مین بیمار ہون * پھر اُلٹے گئے اُسسے پیٹھ دیکر * کئی بات
ابراہیم نے اپنے باپ سے اِسی طور پر کہی کہ اسکی فہم مین نہ آئی سب کے سب میدان کی طرف
نکل گئے * خلاصہ اسکا فوائد مین تفسیر کے یون لکھا ہی کہ وے لوگ نجومی تھے انکو دکھانے
کو تارونکی طرف دیکھکر کہا یا نجوم کی کتاب مین دیکھکر کہا مین بیمار ہون یعنے بیمار ہوا چاہتا ہون چونکہ
وے شہر سے باہر نکلتے تھے ایک عید کو اور میدان مین بت پوجنے کو اُنکو چھوڑکر چلے گئے *

یہہ جھوٹھ ہی ابراہیم نے جو کہا اللہ کی راہ مین عذاب نہین ثواب ہی * بعدہ حضرت ابراہیم
عم نے ایک تبر لیکر بتخانے مین جا سب بتونکے ہاتھہ پاؤن توڑ تاڑ ٹکڑے ٹکڑے کرکے بڑے
بت کی گردن پر اس تبر کو رکھکر بتخانے سے نکل آئے شیطان ملعون یہہ حال دیکھکر میدان
مین اُن کافرون پاس روتا ہوا گیا اور چلا چلا کے کہا کہ تمہارے معبودونکے ہاتھہ پاؤن توڑ تاڑ زیر
و زبر کر رکھا ہی یہہ سنتے ہی مرد و سب مغموم و متحیر ہوکر اپنے سوارونکی طرف دوڑے

چاہا کہ سوار ہووین وہ جانور سب بھاگ گئے ہاتھہ نہ لگے تب پشیمان ہوکر پیادہ شہر مین آئے
اور بتون کا حال دیکھہ مکر کہنے لگے قولہ تعالی * قَالُوا مَنْ فَعَلَ ھٰذَا بِآلِھَتِنَا اِنَّہٗ لَمِنَ الظَّالِمِیْنَ *
وے بولے کسنے کیا ہی یہہ کام ہمارے معبودون سے وہ کوئی بے انصاف ہی تو ہم اسکا بدلا
لیوین * پس لوگون نے کہا قولہ تعالی * قَالُوا سَمِعْنَا فَتًی یَذْکُرُھُمْ یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ * کہا
انھون نے سنا ہی ہمنے ایک جوانکو کہ ذکر کرتا تھا انکا کہتے ہین اسکو ابراہیم * پس حضرت کو
بلایا قولہ تعالی * قَالُوا فَاْتُوا بِہٖ عَلٰی اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَشْھَدُوْنَ * تب سبھون نے کہا
اسکو لے آؤ لوگون کے سامھنے شاید وے دیکھین * حضرت خلیل اللہ کو نمرود بادشاہ نے بلوایا
اور حضرت کو ڈرایا کہ ہمارے بتون کو تم ہی توڑا ہی حضرت نے کہا مین نے نہین توڑا اتنے مین
کسی نے گواہی دی کہ ای ابراہیم ایکدن تو نے نہین کہا تھا مین تمہارے بتون کا فکر اور علاج
کرونگا شاید تجھی نے توڑا ہی پھر کافرون نے حضرت سے پوچھا اللہ تعالی فرماتا ہی * قَالُوا ءَاَنْتَ
فَعَلْتَ ھٰذَا بِآلِھَتِنَا یَا اِبْرَاھِیْمُ * کافرون نے کہا کیا تو نے کیا ہی یہہ ہمارے معبودون سے ای
ابراہیم یہہ تیرا ہی کام ہی * حضرت نے کہا مین نے نہین کیا اور بولا قولہ تعالی * قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ
کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا فَسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ * کہا مین نے نہین کیا بلکہ یہہ کیا انکے اس بڑے بت
نے سو انسے پوچھہ لو اگر وہ بولتا ہی * انھون نے کہا ای ابراہیم بت کہین بات کرتے ہین
وہ نہ سنتے ہین نہ حرکت کرتے ہین حضرت نے کہا ای قوم جوکہ حرکت اور بات اور دیکھنا اور
بول نہین سکتے پھر اسکو خدا کیون کہتے ہو اور پوجتے ہو * یے بات سنکر سبھون نے سر نیچا کر لیا
اور بولے یہہ سچ کہتا ہی تب اوندھے ہو رہے سبکے سب اور حق تعالی فرماتا ہی * ثُمَّ نُکِسُوْا عَلٰی
رُؤُسِھِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا ھٰؤُلَاءِ یَنْطِقُوْنَ پھر اوندھے ہو رہے سر ڈال کر اور کہا کہ تو جانتا ہی جیسا
یے بولتے ہین * ابراہیم ع نے جانا کہ یہہ سب لاجواب ہوئے تب بولا قولہ تعالی * قَالَ
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا وَّلَا یَضُرُّکُمْ اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ * بولا پھر تم پوجتے ہو سوا خدا کے ایسے کو جو تمہارا کچھ بھلا برا نکر سکے مین بیزار
ہون تم سے اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا تم کو سمجھہ نہین ہی * پھر کہا کہ ای قوم
اگر تمکو عقل ہی تو اسکی عبادت کرو کہ جسنے تمہین پیدا کیا ہی اور بت پرستی چھوڑ دو

کہ اُنسمین کچھ نفع نہین ہی * وے جب دلیلیں کچھ نہ لا سکے تب اُن کافرون نے حضرت کے مار ڈالنے کی تدبیر کی اور یہہ صلاح ٹھہرائی قولہ تعالی * قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ * بولے اِسکو جلاؤ اور مدد کرو اپنے معبودون کی اگر کچھ کرتے ہو * پھر کہا قولہ تعالی * قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ * کہا اُنھون نے کہ بناؤ واسطے اُسکے ایک عمارت * پھر ڈالو اُسکو اس آگ کے ڈھیر مین * پس نمرود نے حکم کیا کہ ایک چار دیوار خشتی ایسی بناو کہ احاطہ اُسکا بارہ کوس کا اور بلندی اُسکی سو گز کی ہووے * پس ایک احاطہ اُسی مطابق تیار ہوا بعد نمرود نے حکم دیا کہ سارے ملکون مین منادی کردو کہ ملک بھر مین جتنے ہمارے دوست ہین لکڑی کاٹ کر یہان لا کے جمع کرین تب حکم سے نمرود کے ہر شخص نے موافق اپنے حوصلہ کے لکڑیان لا کر اُس دیوار کے چارون طرف جمع کین * پھر حکم ہوا اُسمین آگ لگادو تب لگادی ایسا کہ شعلہ اسکا صفدر اونچا ہوا کہ وہان سے تین کوس کے فاصلے پر جو جانور اُڑتے اسکی طپش سے جل بھن کر خاک ہو جاتے اُسمین کافر سب متردد ہوئے کہ ابراہیم کو کیونکر اس آگ مین ڈالین اتنے مین ابلیس علیہ اللعنت نے آکر اُن کافرون کو حکمت بتائی اور بولا ایک اُونچی جگہہ بنواؤ اور منجنیق بنواکر اُسپر رکھہ دو * اور جان لو منجنیق ہندی مین ڈھینکلی کو کہتے ہین اُسسے کوئے اور تالاب سے پانی اُٹھاتے ہین تب شیطان کے بتلانے سے اُن لوگون نے بڑھیونکو بلوا کر ایک منجنیق طیار کروائی اِسکے آگے کسی نے دنیا مین منجنیق نہین بنوائی تھی اور نہ دیکھی تھی ابلیس نے اسکو دوزخ ہاویہ مین دیکھا تھا کہ جب کسی کو دوزخ مین ڈالتے ہین اُسی مین رکھکے ڈالتے ہین * پس نمرود ملعون نے منجنیق کو درست کروا کر ٹھیک ٹھاک کر کے اِرادہ کیا اُنکو آگ مین ڈالنے کا جب درگاہ الہی سے حکم ہوا جبرئیل پر کہ آسمان کے دروازے کھول دے تا کہ سب فرشتے میرے خلیل کو دیکھین دشمن کے ہاتھہ مین مین نے دیا کہ اُسکو جلاتے ہین۔ جبرئیل عم نے دروازے کھول دئے تب تمام ملائک یہہ حال دیکھکر سجدہ مین آگئے اور کہنے لگے الہی اِس میدان مین ایک موحد ہی کہ تجھے پہچانتا ہی اُسکو دشمن کے ہاتھہ مین تو نے ڈالا وہ اُسکو آگ مین جلاتا ہی حکم باری تعالی کا ہوا کہ ای فرشتو تم اگر چاہتے ہو تو اُسکے حال پر دعا کرو تب اُنھون نے دعا کی ابلیس لعین نے منجنیق کو درست کر کر چار سو رسیان

اسمین لگا تین وزیر نے نمرود کو کہا کہ پیراہن اپنا ابراہیم کو پہنا دو کیونکہ اگر وہ نہ جلیگا تو لوگ کہینگے کہ ابراہیم پیراہن کی برکت سے نہین جلا یہہ صلاح ٹھہرا کر پیراہن نمرود مردود کا حضرت ابراہیم کو پہنا دیا اور ہاتھہ پاؤن باندھہ کر منجنیق پر رکھہ کر ہزارون آدمیون نے ملکر ایکبارگی زور کیا مگر منجنیق جگہہ سے نہ ہلی اور حضرت کے باپ آزر نے بھی آکر کہا کہ مجھے بھی ایک رسی دو کہ مین بھی کھینچون اگرچہ میرا فرزند ہی لیکن ہمارے دین کا مخالف ہی وہ بھی ایک رسی پکڑ کر کھینچنے لگا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کو جب منجنیق کھینچتے دیکھا کہا کہ الہی میرا باپ بھی میرا دشمن ہوا ہی سب آدمی شکایت زمانے کی اپنے مان باپ کے پاس لیجاتے ہین اور میرے باپ کا یہہ حال ہی خدایا مین سب سے آج بیگانہ ہوا سوا تیرے کوئی میرا پناہ دینے والا نہین ہی پس سب ملکر اُس منجنیق کو کھینچتے تھے اُسمین ابلیس نحس ایک پیر مرد کی صورت بنکر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ اگر تمام آدمی مشرق اور مغرب کے منجنیق کو کھینچینگے تو بھی ہرگز جگہہ سے نہ اُٹھا سکینگے تب اُن لوگون نے کہا کہ آخر کیا ہوگا شیطان لعین نے کہا کہ مین تمکو ایک راہ بتادیتا ہون اگر تم اُسکو عمل مین لاؤ تو البتہ اُسکو منجنیق سے اُٹھا کر آگ مین ڈال سکوگے تب بموجب کہا نے شیطا کے سبھون نے زنا کیا اُسیوقت جو فرشتے قریب تھے اُس حرکت سے نفرت کرکے چلے گئے اور شیطان نے بھی اُنھین کے ساتھہ باہم زنا کرکے منجنیق پکڑ کر کھینچا تب کافرون نے حضرت ابراہیم عم کو اُٹھا کر معلق آتش مین ڈالدیا لعنت اللہ علیہم اجمعین اُسوقت فرشتے آسمانون کے یہہ حال دیکھکر سجدے مین آگئے اور بولے یارب تیرے خلیل کو کافرون نے آگ مین ڈالا ہی جبرئیل عم ستر ہزار فرشتون کو ساتھہ لیکر اُنکے پاس آن پہنچے اور کہا کہ ای ابراہیم اگر تو چاہتا ہی تو مین آگ پر ایک پر مارون اور دریای محیط مین ڈالدون خلیل اللہ نے کہا ای جبرئیل یہہ بات خدا تعالی نے فرمائی ہی کہا کہ نہین حضرت نے کہا ای جبرئیل خالق نے جو فرمایا ہی سو کرو پھر جبرئیل عم نے کہا تمہارا کیا مطلب ہے فرمایا میرا کچھ مطلب ہی مگر تم سے نہین حاجت میری اُس سے ہی کہ سارا عالم جسکا محتاج ہی * ابراہیم عم جب آگ مین جا گرے وہ جامہٴ ناپاک نمرود کا جو حضرت کو پہنایا تھا اُسی گھڑی جل گیا اور کچھ آسیب حضرت کو اللہ کے فضل وکرم سے نہ پہنچا اور اُسی وقت بلبل ہزارداستان نے حضرت ابراہیم عم

کے ساتھ اُس باغ آتش بن مین آکر نشیمن کیا اور اُسیوقت جناب باری سے حکم آیا آگ پر قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ٭ ہمنے کہا ای آگ ٹھنڈھک ہوجا اور آرام ابراہیم پر ٭ اور چاہنے لگے اُسکا بُرا پھر اُنہین کو ہمنے ڈالا نقصان مین ٭ جناب باری سے حکم آیا ای آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہوجا اور اُسکو سلامت رکھہ ٭ جب ابراہیم عم کو آگ مین ڈالا تب اُسمین پانی کا ایک چشمہ حق تعالی نے جاری کیا اور جبرئیل عم نے ایک تخت نور کا بہشت سے لادیا اور حلّہ بہشتی وپارچہ لاکر پہنادیا اور تخت پر بٹھایا اور جتنے حضرت کے ہاتھہ پاؤن باندھہ کر کافرون نے آگ مین ڈالا تھا وہ آگ سے جل گئیے اور حضرت کے ایک سرمو کو اللہ کے فضل وکرم سے آگ کا صدمہ نہ پہنچا تھا اُسے دیکھہ کے جبرئیل عم نے متحیر ہو کر حضرت کی طرف نظر کی حضرت نے فرمایا ای بھائی کیا دیکھا کہ متعجب ہو ناموس اکبر نے کہا کہ مجھکو اللہ کی قدرت سے عجب آیا اور تمھارا صبر بھی عجب پایا کہ ایسے مقام مین بغیر خدا کے تم نے کسی سے حاجت نہ چاہی اور نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ کسی سے کچھہ کہا لائق یہہ کرامت ورحمت اللہ نے تمپر بخشی اور تمھارے آگے کسی پر ایسی عنایت نہوئی تھی ٭ اور کہتے ہین کہ درخت جوجلے تھے تمام جڑین انکی زمین مین لگی تھین اور شاخین انکی تر و تازہ ہوکر میوے لائین ٭ اور حضرت کے تخت کے چارون طرف نرگس و بنفشہ پھول رہے تھے اور نمرود علیہ اللعنت نے ایک منارے پر چڑھہ کر حضرت کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ گل وریحان کے بیچ مین سایہ دار درخت کے تلے تخت پر بیٹھے ہین اُس مردود نے کہا کہ افسوس محنت میری برباد ہوئی تب وہ ملعون حضرت کو پتھر مارنے لگا خدا کے حکم سے اُس پتھر نے ہوا پر معلق ہو کر مانند ابر بہاری کے سایہ کیا اور اتنا پانی برسا کہ آتش نمرودی بجھادی اور ہامان وزیر نے نمرود کے منارے پر چڑھہ کر حضرت کو اِس جشن مین دیکھہ کر کے پکار کر کہنے لگا ای ابراہیم ٭ نِعْمَ الرَّبُّ رَبُّكُمْ ٭ نیک ہے پروردگار تمھارا کہ ایسی آگ سے تمھین نجات دی اور یہہ بزرگیان بخشی ٭ اور نمرود نے کہا ای ابراہیم تیرا خدا بڑا بزرگ ہی کہ اس آگ سے تجھے محفوظ رکھا یہہ کہکر نمرود اپنے گھر مین جا بیٹھا چند روز کسی سے نہ بولا اس فکر مین تھا کہ مسلمان ہووے پھر اِس بات سے خوف کیا کہ بادشاہی میری برباد ہوگی یہہ سوچکر حضرت کو بلا کر کہا کہ مین تیرے خدا کے واسطے قربانی دونگا حضرت نے کہا

کہ تیری قربانی منظور نہین جب تک کہ تو مسلمان نہوگا نمرود نے کہا کہ مین قربانی کرونگا خواہ قبول کرے یا نکرے تب نمرود نے چار ہزار گائین قربانی کین پھر بولا کہ دس ہزار خزانے زر سرخ اور دس ہزار گنج سیم کے تیرے خدا کو دونگا کہ ایسی کرامت مجھے بخشے * حضرت نے فرمایا ای ملعون میرا خدا جو دیتا ہی بے عوض دیتا ہی نہ باعوض * تو اور تیرا سارا مال اُسیکا پیدا کیا ہوا ہے یہہ کہکر حضرت چلے گئے تب ہامان نے نمرود سے کہا کہ ابراہیم نے وہ بزرگیان بسبب آتش پرستی کے پائین اور اسطرح کی چند باتین اُسنے کہین کہ آگ ایک فرشتہ ہی جسپر وہ چاہتا ہی عذاب نازل کرتا ہی اور جسپر چاہتا ہی نہین کرتا ہی * چنانچہ اِسی اعتقاد سے گر آتش پرست ہوئے لعنت اللہ علیہم اجمعین وے تین قوم ہین مرزوقیہ اور نوشیروانیہ اور صابئیہ * ہامان ملعون یہہ باتین نمرود سے کہہ رہا تھا کہ ذری سی آگ کہین سے اُڑکر اُسکی آنکھ مین آگری کچھ اُسکی آنکھ جل گئی اور نمرود کی بیٹی بالاخانہ پر سے حضرت کو دیکھ رہی تھی کہ ابراہیم عم ایسی حشمت و دونق کے ساتھ آگ مین تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور کنارے پر اسکے پانی کے چشمے جاری ہین اور چارون طرف اُس تخت کے گل و بنفشہ و نرگس و ریحان کھل رہے ہین اور جو پتھر کہ کافرون نے اُن پر پھینکے تھے انکے سر پر معلق مانند ابر کے استادہ ہین اور ابراہیم عم ہزارون نام خدا تعالی کے باواز بلند پڑھتے ہین نمرود نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ابراہیم کو تو نے دیکھا وہ بولی ہان پھر کہا کہ ہامان کو دیکھ جب اُسنے ہامان کی طرف نظر کی دیکھا تو وہ خاک مین پڑا ہوا آنکھ کی سوزش سے لوٹ رہا ہی نمرود کی بیٹی نے کہا بابا جان ابراہیم اس مرتبہ پر اور ہامان اس عذاب مین گرفتار ہی کیا چپکے بیٹھے ہو کیون نہین کہتے کہ ابراہیم کا خدا برحق ہی * نمرود مردود نے اُسکو جھڑک کر کہا کہ چپ رہ اور ہامان کے پاس چلا گیا بعدہ اِسکی بیٹی حضرت ابراہیم عم کے پاس چپکی آئی اور بولی ای ابراہیم مجھپر توکرم کر مین تیرے خدا پر ایمان لائی ہون تب حضرت نے اُنکو ایمان کی راہ بتائی اور یہہ کلمہ پڑھایا * لا الہ الا اللہ ابراهیم رسول الله * جب اسنے یہہ کلمہ پڑھا مومنہ ہوئی اور کہنے لگی کہ مین باپ کو بھی دعوت کرونگی حضرت عم نے فرمایا بہتر ہی تب وہ اپنے باپ سے جاکر بولی کہ کیون حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے خدا پر ایمان نہین لاتے ہو مین تو انکے دین سے مشرف ہوئی ہون خدا انکا برحق ہی اور تمہارا خدا باطل * تب اسکے باپ نے

اسکو مارنے چاہا اچانک ایک ابر آیا اور اسکو وہان سے اُٹھا کر کوہ قاف کے پاس لے جا کر رکھا* اور دوسرا قول یہہ ہی کہ ہوا آکر اُنہین اٹھالے گئی وہ اُسی دن سے خدا کی عبادت مین مشغول و سرگرم ہی* پس خالق اللہ نے جب ابراہیم خلیل اللہ کا مرتبہ اور بزرگی آگ سے نہ جلنے کی دیکھی اور معلوم کیا تب یہ آیت ازلی جسکے ساتھ تھی وہ خلیل اللہ کے پاس جاکر پانون اپنا اُس آگ نمرودی آتشکدے مین رکھہ دیتا اور نہ جلتا تب ابراہیم عم پر ایمان لاکر مسلمان ہوجاتا*

بیان احوال ابراہیم عم کے آتشکدے سے نکلنے کا چالیس دن کے بعد ابراہیم عم آتشکدے سے نکل کر ملک شام کی طرف کہ ایک شہر ہی جسے حرّان الوحہ کہتے ہین وہان جا وارد ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ ہزارون خلقت لباس نفیس پہن کر میدان کی طرف چلی جاتی ہی حضرت نے اُنسے پوچھا کہ تم سب کہان جاتے ہو اُنھون نے کہا کہ بادشاہ کی ایک بیٹی ایسی صاحب جمال ہی کہ اُسکے برابر آج سارے عالم مین کوئی نہین ہر ایک ملک کے بادشاہ اور بادشاہزادے سب اُسکی خواستگاری کرتے ہین وہ کسی کو قبول نہین کرتی اور کہتی ہی کہ مین اپنی پسند سے شوہر کرونگی آج سات دن رات سے لوگ میدان مین جمع ہوئے ہین اور وہ شاہزادی نکل کر وہان سب کو دیکھتی ہی پر کسی کو پسند نہیں کرتی یہہ سنکر ابراہیم عم بھی اُنکے ساتھہ ہو لیے اور میدان کے ایک گوشے مین جا بیٹھے جب دوپہر ہوئی تب وہ شاہزادی اپنے ساتھہ ستر خواصین لیکر اور تاج زرّین سر پر رکھہ اور نقاب چہرے پر ڈال اور ایک ترنج زرّین جواہرات سے جڑا ہوا ہاتھہ مین لیکر میدان مین جاکر ایک سرے سے سبکو دیکھتی ہوئی گئی جبکہ حضرت ابراہیم عم کے پاس پہنچی دیکھا کہ ایک نور آنکی پیشانی پر چمکتا ہی وہ نور محمد مصطفی صلعم کا تھا اُنکو دیکھکر اُنکے جمال پر عاشق ہوئی اور اُس ترنج زرّین کو حضرت کی گودی مین ڈال کر اپنے تخت پر جا بیٹھی بعد اُسکے بادشاہ کے لوگ آکر حضرت کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہ نور محمد مصطفی صلعم کا کہ حضرت ابراہیم کی پیشانی پر نمودار تھا بادشاہ نے اُسے دیکھکر اپنی بیٹی کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ ای بیٹی نیک شوہر تو نے پایا مگر مرد غریب ہی کچھ فائدہ نہین آخرالامر حضرت ابراہیم سے اُسکی شادی کردی اور تمام رسومات بادشاہانہ ادا کیئے اور سارے شہر مین خوشی اور خورمی ہوئی یہہ قصص الانبیا سے لکھا* اور تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی کہ ابراہیم

ہم آتش نمرودی سے نجات پاکر حاران کی طرف گئے اپنے چچا کے پاس اُنکا نام حاران تھا اُسنے اپنی بیٹی
بی بی سارا نام تھا حضرت ابراہیم سے بیاہ دی کہتے ہیں کہ دنیا میں مانند سارا خاتون اور حوا عم کے نیکوئی
اور حسن و جمال میں کوئی ہوا ہی نہو گا الا ما شاء اللہ اور شادی کے چند روز کے بعد حضرت
ابراہیم عم نے ملک شام کی طرف قصد جانے کا کیا سارہ خاتون نے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ
چلونگی بغیر تمہارے زندگی میری محال ہے مجھکو بھی ہمراہ لے چلو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ تمہیں
نہیں چھوڑیگا حضرت سارہ خاتون بولیں کہ مجھکو باپ کی قدر تم سے زیادہ نہیں ہے اگر چھوڑیگا
تو بہا و گرنہ بے حکم اُسکے تمہارے ساتھ چلونگی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی مجھ پر وبال ہوگی
پس سارہ رض نے اپنے باپ سے رخصت مانگی اُسنے اجازت دی تب حضرت ابراہیم
عم سارہ کو لیکر اُس ملک سے چلے اول ملک مصر کی طرف قصد کیا اللہ کا حکم بھی یون ہی تھا راہ
میں لوگوں نے حضرت سے کہا کہ مصر کا بادشاہ بڑا ظالم ہے عورتوں کی خواہش اُسکو بہت ہے
خصوصا عروس کی زیادہ راغب ہے اور مال کے محصول کے باب میں بھی بہت تاکید ہے اسلیئے
ہر ایک راہ گھاٹ میں دس دس آدمی متعین ہیں کوئی مال اسباب مصر سے لے جاتا ہے تو پکڑ کر
اُس سے اسکا محصول لیتا ہے اگر جو کوئی عورت کو لیجاوے تو اُسے چھین لیتا ہے یہہ سنکر ابراہیم
خلیل اللہ اندیشہ کرنے لگے چونکہ ابراہیم عم ناموس میں بزرگ تھے اور سارہ خاتون کے برابر
حسینہ سارے جہان میں کوئی عورت نہ تھی اور اُس راہ کے سوا دوسری راہ بھی نہ تھی آخر لاچار
ہوکر ایک صندوق بناکر سارہ خاتون کو اُسمین چھپاکر قفل دیا اور صندوق کو اونٹ پر کسا جب
شہر کے پاس جا پہنچے تلاشی والے سب آکر صندوق کھولنے لگے کہ جنس کو دیکھکر اسکے موافق اسکا
محصول لیوین اسمین حضرت نے کہا کہ صندوق مت کھولو اسکا جو محصول ہوگا میں دونگا اگر چاہو
تو صندوق کے وزن کے برابر سونا یا چاندی لو یہہ سنکر اور بھی شوق ہوا کہ اسمین کیا چیز ہے کھولا
چاہیئے کھول کر دیکھا تو ایک عورت صاحب جمال آفتاب کے مانند نظر آئی جسکا ثانی دنیا میں نہ
تھا پس سارہ کو بادشاہ کے پاس لیگئے چنانچہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے * اَشَرُّ خَلقِۃ اللّٰہِ الرَّاصِدُ
* یعنے بدترین خلق میں سے اللہ کے نگہبان راہ کے ہیں یعنے محصول لینیوالے سوداگرونسے راہ کے *
پس بادشاہ کے پیادے نوکرون نے آکے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ یہہ عورت تمہاری کون ہے

حضرت نے کہا کہ یہہ میری بہن اور سارہ رض سے کہا کہ تم مجھے شوہر مت ظاہر کیجو بادشاہ کے پاس ٭
اور بی بی کو بہن کہنا از روی اسلامیت کے درست ہی اور یہہ بات توریت مین بھی لکھی ہی
بی بی کو بہن کہنا ٭ اُس ملعون نے کہا کہ اپنی بہن کو دے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی مالک آپ
ہی ہی سارہ رض نے کہا معوذ اللہ پناہ مانگتی ہون مین اللہ سے وہ ملعون سب یہہ سنکر ہنسے ٭ اور
ابراہیم عبادت مین مشغول ہوئے دست بدعا بلند کیئے اور بادشاہ ملعون نے حکم کیا کہ سارہ عم
کو حمام مین لیجاوین اور نہلا دھلا کر لباس فاخرہ پہنا خوشبو سے معطر کر کے میرے پاس لاوین
بموجب حکم اس ملعون کے ویسا ہی کیئے اُس وقت حق تعالی نے جبرئیل عم کو بھیجا کہ پردہ ابراہیم
کی آنکھون کے سامنے سے اُٹھا لین تا کہ سارہ کے ساتھہ وہ ملعون جو گفتگو کرے ابراہیم سنے اور
اپنی آنکھون سے دیکھے جب جمال مبارک سارہ کا اس ملعون نے دیکھا قصد دست درازی کا
کیا اُسیوقت ہاتھہ اسکا شل اور خشک ہو گیا پھر چاہا کہ اور بے ادبی کرے تب اللہ کے
حکم سے زانون تک اُسکو زمین نے دبالیا تب ملعون نے کہا کہ بیشک یہہ عورت ساحرہ ہی
یا جنیہ سارہ خاتون بولی ای بدبخت مین جادوگر نہین ہون لیکن وہ خلیل اللہ خدا کا دوست ہی
وہ خدا کی درگاہ مین دعا کرتا ہی کہ تو مجھے بے عزت نکرے یہہ سنکر اُسنے توبہ کی فی الفور ہاتھہ
اسکا درست ہو گیا پھر جب سارہ خاتون کی طرف نگاہ بد سے دیکھا جھٹ اندھا ہو گیا تب اُس
ملعون نے کہا کہ ای بی بی میرے حال پر دعا کرو مین نے اللہ سے توبہ کی جب اسنے دعا کی انکھین
اسکی اچھی ہو گئین پھر غلبہ شیطانی سے عہد شکنی کی اور چاہا کہ پھر امیر دست اندازی کرے
اُسی وقت تمام بدن اُسکا خشک اور شل ہو گیا اور آنکھین اُسکی جاتی رہین پھر کہنے لگا ای
بی بی دعا کرو مین نے توبہ کی وہ بولین کہ ای بدبخت اب یہہ دعا میری طرف سے نہین چاہیئے میرے
مالک کی طرف سے چاہیئے وہ خدا کا دوست ہی اگر وہ چاہے تجھے معاف کرے یا نکرے تب
اسنے کہا کہ ابراہیم کو یہان لاؤ اور حضرت وہان تشریف لیگئے وہ بولا ای حضرت مجھے معاف
کیجئیے تم پر مین نے بہت ظلم کیا اب مین توبہ کی حضرت نے فرمایا یہہ میرے حکم سے نہین ہی
خدا کے حکم سے ہی جو رب ہی سارے جہان کا دیکھون مرضی الہی کیا حکم ہوتا ہی پس اُسیوقت
جبرئیل عم نے آکے فرمایا ای ابراہیم خدا تعالی نے تمہین سلام کہا اور فرمایا ہی جب تک کہ وہ

تمام ملک و خزانہ اپنا تمکو نہ یوے تم ہرگز آپسے راضی نہ ہوا اور آپکے حق مین دعا کر و تب حضرت نے اُسسے یہہ بات کہی کہ میرا رب ایسا فرماتا ہی بادشاہ نے یہہ سنکر مملکت اور خزینہ اپنا حضرت کو دے ڈالا اور حضرت نے اُسکے واسطے دعا کی اور اسنے صحت پائی * مروی ہی کہ حضرت ابراہیم عم نے اس مملکت کو اللہ کے حکم سے دو حصے کر کے آدھا حصہ جو جانب کنعان تھا وہ آپ نے لیا اور باقی اُسے دے دیا اور بادشاہ نے ایک خادمہ دوشیزہ نیک روی خوبصورت لا کر سارہ خاتون کو کہا کہ ای بی بی مین نے ناحق تمہاری بیحرمتی کی اور تمکو دیکھکر مین نے خیال بد کیا تھا پس تمہاری عفو کے شکرانے مین یہہ بی بی ہاجرہ کو تمہاری خدمت کے لئیے دیتا ہون اور جو گناہ مین اور تقصیر مجھسے ہوئی ہین سو معاف کیجئیے * پس ابراہیم سارہ خاتون اور بی بی ہاجرہ کو لیکر کنعان کی طرف چلے راہ مین سارہ خاتون اپنا حال جو مصر کے بادشاہ کے ہان گذرا تھا سو بیان کرنے لگین حضرت نے فرمایا ای سارہ خاطر جمع رکھہ کچھہ اندیشہ نکر اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہماری آنکھون کے سامھنے سے پردہ اُٹھا کر جو جو باتین تجھہ پر گذرتی تھین مجھہ پر سب ظاہر کین اور جو تم کرتی اور کہتی تھین سو مین دیکھتا اور سنتا تھا بعد اسکے سارہ خاتون نے بی بی ہاجرہ کو حضرت ابراہیم عم کی خدمت مین دیا * یہان ایک سوال ہی کہ باوجود اسکے کہ محمد مصطفی صلعم کے درجے اور ابراہیم عم کے درجے مین آسمان و زمین کا فرق ہی پھر اسمین کیا بھید تھا کہ جب کافرون نے عایشہ رض پر تہمت دی تھی حق سبحانہ تعالی نے رسول خدا اور عایشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان سے پردہ نہ اُٹھایا اور حضرت عایشہ کی عصمت اور پاکی سے حضرت صلعم کو خبر نہ دی * جواب یہہ ہی اگر حق تعالی مابین اُنکے پردہ نہ رکھتا تو حضرت عایشہ کو رسول خدا دیکھتے تو اسوقت منافق سب حضرت پر طعن کرتے اور کہتے کہ محمد مصطفی صلعم بھی اپنی بی بی حضرت عایشہ کے حال سے آگاہ تھے کہ فلانے شخص نے عایشہ رض سے بد باتین کہی تھین لیکن باوجود اسکے اُنکے حال کو ظاہر نہین کیا پس خداوند عالم کو یہہ منظور تھا حضرت عایشہ کی عصمت کو وحی آسمانی سے ثابت اور متحقق کرے تاکہ ام المومنین پر جنھون نے تہمت دی تھی وے جھوٹھے اور رو سیاہ ہون اور منافق اُنکے حق مین پھر طعن نکر سکین * اور ابراہیم عم کے سامھنے سے حق تعالی نے پردہ اُٹھالیا اور کہا کہ ای ابراہیم تو اپنی بی بی کو بچشم خود دیکھہ لے * اور جناب رسول خدا کو فرمایا

ای سید عالم تو تو دوست گر خاطر جمع رہو ہین عایشہ کا نگاہ بان ہون * پس اُن دونون کے بیچ مین از روی مرتبہ کے اتنا فرق ہوا کہ حضرت سارہ کا نگہبان ابراہیم خلیل اللہ کو کیا اور ام المومنین کا پاسبان رب العالمین خود ہوا * * قصہ سکونت کرنا ابراہیم عم کا *

ابراہیم عم شہر مصر سے نکل کر بیت المقدس کی طرف زمین فلسطین مین ملک شام مین وہان جا پہنچے جبرئیل عم نے آکر فرمایا ای ابراہیم زمین کی طرف نگاہ کر دیکھو کیا کیا فائدہ ہی حضرت نے دیکھا کہ اِس جگہہ مین آب روان اور زمین نرم اور تمام درخت میوے دار ہین بغیر پانی کے فصل پیدا ہوتی ہی * اور سارہ خاتون نے حضرت ابراہیم عم کے خدمت مین بی بی ہاجرہ کو دیا اور ہاجرہ نام اسواسطے ہوا کہ جب بادشاہ مصر سارہ خاتون کے ساتھہ برا قصد کیا کرتا اُسوقت ہاتھہ اُسکا خشک ہو جاتا بعد اسکے اُسنے توبہ کی حضرت سارہ سے کہا کہ میرے پاس ایک خادمہ ہی آپ اسکو اپنی خدمت کے لئیے لیجائیے اسواسطے کہ جس وقت مین وہ ہاجرہ پر بھی برا قصد کرتا تھا اُسوقت بھی ہاتھہ میرا ایسا شل ہو جاتا تھا اور بدن خشک مثال پتھر کے ہو رہتا * حدیث مین آیا ہی وہی بی بی ہاجرہ رض حضرت رسول خدا صلعم کی دادی ہوئین اُنکے بطن سے حضرت کی نسل منسوب ہی پس ابراہیم عم نے شہر مذکور مین مقام کیا اور عمارتین بنائین اور ایک شخص سام بن نوح عم کی اولاد مین سے خلیل اللہ کے زمانے تک بقید حیات تھا اُسنے حضرت ابراہیم کے ساتھہ ملکر ملک آباد کیا اور بہت لوگونکو حضرت نے شریعت سکھائی اور لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہمکو ایک قبلہ چاہیئے تا کہ ہم اُس طرف متوجہ ہو کر خدا کی عبادت کرین تب حضرت نے جناب باری مین عرض کی اور جبرئیل نے حکم الہی سے ایک پتھر بہشت سے لاکر جہان بیت المقدس ہی وہان رکھدیا اور کہا ای ابراہیم * هٰذَا قِبْلَتُكَ وَقِبْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ * یہہ تمہارا قبلہ اور تمہارے بعد انبیا اُن کا قبلہ ہی * اور حدیث مین آیا ہی کہ چالیس ہزار پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہین اُن سب سے پہلے حضرت اسمعیل عم اور آخر سبکے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفی صلعم ہین * پس وہ پتھر سامہنے رکھکر قبلہ مقرر کر کے خدا کی عبادت کرتے تھے اُس پتھر کا نام صخرا ہی * پس حضرت ابراہیم عم وہان بسے اور اولاد انکی وہان پیدا ہوئی اور حکم الہی ہوا کہ ای ابراہیم نمرود کے پاس جا اور اُسے لشکر سمیت میری

طرف بلا تب ابراہیم عم نے خدا کے حکم سے زمین بابل مین جا کر نمرود لعین سے کہا کہ ای نمرود
کہہ * لا اله الا الله ابراهیم رسول الله * نمرود نے کہا کہ ای ابراہیم تیرے خدا
سے مجھے کچھ حاجت نہین دیکھ مملکت آسمان کی تیرے خدا سے چھین لیتا ہون ابراہیم عم
نے اُسسے کہا کہ ای ملعون تو آسمان پر کسطرح جائیگا اُسنے کہا کہ مین اُسکی تدبیر کرتا
ہون تب ملعون نے حکم کیا کہ چار گدھ کو لا کر پالین جب چارون اُونٹ کے برابر ہو گئے ایک
تابوت بنوا کر اِس تردد مین تھا کہ اب کیا کیجیئے اتنے مین شیطان مردود اُسکے ہمنشینون مین آن
بیٹھا اور اُسسے کہا کہ تابوت کے چارون کنارون مین چارون گدھون کو باندھو اور ایک رات
دن اُنہین فاقہ رکھو بعد اسکے ہر ایک کے سامھنے اوپر کی طرف گوشت باندھ کر لٹکا دو جب
وہ گوشت کھانے کا قصد کرینگے تب تجھکو آسمان کی طرف لے اُڑینگے تب تھوڑے عرصے مین
تجھے آسمان تک لے جائینگے اُسوقت سب تیرے دخل مین آ جائیگا اور اپنے ساتھ ایک
مصاحب بھی لے لیجو * جب ایک روز اوپر گذرے گا سب پہاڑ روے زمین کے مانند روڑے
کے دیکھو گے پھر دوسرے دن تمام عالم دریا کے مانند نظر آویگا اُسوقت سمجھیو کہ مین آسمان
پر پہنچا * ابلیس پلید نے جو کہا نمرود مردود نے ویسا ہی کیا * پس مردود ایک مصاحب کو
اپنے ساتھ لے اُس تابوت پر سوار ہو کر آسمان کی طرف چلا جب بہت بلند ہوا تیر کو کمان سے لگا
کر چاہا کہ آسمان کی طرف تیر چلاوے اُسوقت اُسکے مصاحب نے کہا کہ ای نمرود تو یہہ کیا کرتا
ہی اُس مردود نے کہا کہ آسمان کے خدا کو تیر لگا کر ملک آسمان کا اُسسے چھین لیتا ہون اُسنے
کہا کہ ای نمرود جسکو تو خدا سمجھکر تیر لگایا چاہتا ہی وہ خدا نہین ہی * وہ خدا ہی کہ جسکو ابراہیم
خلیل الله پوجتا ہی اُسکا نام قہار و جبار ہی اور تو تو سب سے بدبخت ہی پس نمرود پلید نے غصے
مین آکر اُسکو وہانسے ڈھکیل کر ہوا پر گرا دیا * فورا الله کے حکم سے جبرئیل عم آکر اُسکو بے حساب
و کتاب بہشت مین لے گئے بعد اُسکے نمرود مردود نے آسمان کی طرف تیر لگایا اُسیوقت جناب
باری سے حکم آیا ای جبرئیل نمرود کے تیر کو لیکر مچھلی کا خون لگا کر نمرود کی طرف ڈالدے تا کہ کوئی
دشمن بھی میری درگاہ سے محروم نجاوے تب جبرئیل عم اُس تیر کو لیکر مچھلی کے پاس آے مچھلی
نے کہا کہ ای جبرئیل تو اسکو کیا کریگا اُسنے کہا کہ الله تعالی کا حکم ہوا ہی کہ اِس تیر کو تیری پیٹھ

کے خون سے آلودہ کرکے نمرود کی طرف ڈال دون تاکہ وہ خدا کی درگاہ سے نا امید ہو جائے یہہ سنکر مچھلی نے درگاہ الہی مین بہ زاری عرض کی کہ الہی اِس بیگناہ کو دشمن کے تیر سے مارتا ہی * تب ندا آئی ای مچھلی جو رنج تو اب کھینچتی ہی بار دیگر تجھپر تکلیف نہوگی پس جبرئیل نے نمرود کے تیر مین مچھلی کا لہو لگا کر اُس ملعون کی طرف ڈالدیا جب نمرود نے اپنے تیر کو خون آلودہ دیکھا خوش ہو کر کہا کہ مقصد میرا حاصل ہوا اب آسمان کے خدا کو مین نے مار ڈالا * پس جو گوشت کہ اُوپر کی طرف باندھا تھا پھر تابوت کے نیچے کی طرف باندھدیا پھر گدون نے جب گوشت دیکھا نیچے کی طرف قصد کیا فوراً زمین پر آپہنچا اور تمام لوگون پر فزع آگیا بیہوش ہو گئے بعد ایک ساعت کے سب ہوش مین آئے اور سب کے سب جدا جدا زبان مین باتین کرنے لگے اور اُن مین کوئی ایک دوسری بات نہین سمجھتا تھا کہ خدا تعالی کی بات نمرود کے ساتھ کیا ہوئی کوئی کسی سے معلوم نکرسکے * اور ایک روایت ہی کہ جب نوح عم جودی پہاڑ پر کشتی سے اترے جو لوگ کہ حضرت کے ساتھہ کشتی پر تھے اُنھون نے ایک ایک گانو جدا گانہ اباد کیا تھا کہ اُسکا نام ثمانیہ اور وجہ تسمیہ اُسکی نوح عم کے قصے مین بیان ہو چکی ہی اُن لوگونکو نوح عم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص اپنی اپنی آبادی مین جا کر بسے اِس بات کو کسی نے نہ مانا پس حضرت نے دعا کی تب ہر ایک قوم مین جدی جدی بات پیدا ہوئی کسیکی بات کوئی نہین سمجھتا ہہ کہ کیا کہتا ہی اِس سبب سے سب متفرق ہو کر اطراف جہان مین شہر آباد کرکے عمارت بنا کر بسے * اور دوسرا قول یہہ ہی کہ کشتی مین نوح عم کے ساتھہ کسی نے دشمنی پیدا کی تھی وے بولے جب نوح کشتی سے اُتریگا اُسکو ہم مار ڈالینگے وہ لوگ جب کشتی سے باہر نکلے تب خدا تعالی نے زبان ہر ایک کی مختلف کردی تاکہ کسی کی بات کوئی نہ سمجھے اور نوح عم کے ساتھہ دشمنی نکر سکے تب ہر ایک اپنے اپنے حال پر رہ گئے * القصہ جب نمرود لعین آسمان سے زمین پر آیا حضرت ابراہیم سے کہا کہ دیکھہ تیرے خدا کو مین نے مار ڈالا میرے تیر مین جو خون لگا ہوا ہی یہہ اسکا نشان ہی * اب تیرے خدا سے ملک آسمان مین نے چھین لیا * حضرت ابراہیم نے کہا ای مردود میرے خدا کو کوئی مار سکتا ہی اور نہ وہ مرنے والا ہی وہ سب پر قادر و قہار ہی اور سب مقہور اور وہ رازق ہی سب مرزوق اور وہ خالق سب

مخلوق کا ہی * پھر اس لعین نے کہا کہ ای ابراہیم تیرے خدا کا لشکر کتنا ہوگا تیرے خدا کو
تو آسمان پر مار چکا ہون اور اُسکے لشکر کو بھی مار ڈالونگا حضرت نے اُس سے کہا کہ میرے خدا
کے لشکر کی خبر کوئی نہین جانتا ہی سواے اُسی کے جیسا کہ اُسنے فرمایا ہی * وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ
اِلَّا هُوَ * اور کوئی نہین جانتا تیرے ربکے لشکر مگر وہی آپ * نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا
کہ مین اپنا لشکر جمع کرتا ہون تو بھی اپنے خدا کا لشکر جمع کرتا کہ میرے ساتھہ مقابلہ ہو حضرت
نے فرمایا ای مردود تو اپنا لشکر جمع کر میرا خدا ایک آن مین ایک پل مین جمع کر دیگا تب یہہ سنکر
مردود نے مشرق اور مغرب اور روم اور ترکستان اور ہندوستان اور سارے ملک سے تمام
لشکر فوج لاکر جمع کیا تین سو فرسنگ تک یعنے نو سو کوس تک اسکے لشکر کی چھاونی پڑی تھی سات
برس تک اسی خیال باطل اور فکر بیہودہ مین پڑا تھا تمام فوج کو زمین بابل مین لاکر جمع کیا حضرت ابراہیم
نے کہا کہ ای پلید تو خدا سے شرم کر وہ تمام مخلوقات کا خالق و رازق ہی اُس سے ذرا ڈر اور اپنا
خالق جان کہ اُسنے تجھے دنیا مین سلطنت دی اور آخرت مین بھی وہی دینے والا ہی اُس پلید نے
کہا کہ مجھے تیرے خدا سے کچھہ حاجت نہین تب حضرت نے خدا سے دعا مانگی یا بار الٰہ یہہ ملعون
نافرمان تیرے ساتھہ مقابلہ کیا چاہتا ہی تو اُسکو ہلاک کر تب حضرت جبرئیل عم آئے اور حضرت
کو کہا کہ تمہاری دعا مقبول ہوئی * پس نمرود نے سات لاکھہ سوار زرہ پوش تیار کرکے حضرت
ابراہیم سے کہا کہ تیرے خدا کو اگر طاقت ہی تو کہہ دے دنیا کی بادشاہی ہمسے چھین لے اور
پہلے میری فوج سے آکر لڑے حضرت نے جناب باری مین عرض کی حکم آیا تو کیا مانگتا ہی ابراہیم
نے کہا خدایا تیری مخلوقات مین سے مچھر ادنی جانور سب سے ضعیف اور جانور کی خوراک ہی
اور وہ ایسا ضعیف ہی کہ خون اور کوئی چیز کہانے سے وہ از خود مرجاتا ہی مین اُسے مانگتا ہون *
اسی وقت فرشتون پر حکم ہوا کہ تم کوہ قاف مین جاکر مچھر کے سوراخون مین سے ایک سوراخ
کھول دو فرشتون نے عرض کی الٰہی کتنا مچھر چھوڑین حکم ہوا سات لاکھہ تاکہ ہر ایک سوار کے
مقابل مین لشکر نمرود کے ایک ایک مچھر ہو جاوے تو نمرود اپنی قوت و شجاعت کو دیکھے اور
معلوم کرے * فرشتون نے حکم الٰہی سے جاکر ایک سوراخ اُس مین سے کھول دیا تب مچھر ابر
کے مانند زمین بابل مین جہان اُنکے لشکر کی چھاونی پڑی تھی جا پہنچے جناب باری کا حکم ہوا

ای مچھرو تمہاری خوراک نمرود کے لشکروں کو اور اُسکو ہیں نے کر دیا تم جا کے کھاؤ * حضرت ابراہیم عم نے اُسے جا کے کہا کہ ای نمرود دیکھ میرے خدا کی فوج پہنچی ہی جب نمرود نے دیکھا کہ ابر سیاہ کے ہوا پر کچھ چلا آتا ہی اُس لعین نے اپنی سپاہ کو کہا کہ ہاں ہوشیار رہو علم کھڑا کرو اور نقارہ بجاؤ انھوں نے ویسا ہی کیا اور کہتے ہیں کہ شور و غلغلے سے نمرود کے لشکر کے زمین بابل میں زلزلہ پڑ گیا تھا جب فوج الہی پہنچی وہ شور و غل آدمیوں کا مچھروں کی آوازوں سے گم ہو گیا تھا اور آواز نقارے اُس مردود کی جاتی رہی مچھروں کی آواز سے ساری زمین بابل گونج رہی تھی * اور خدا کے حکم سے ہر سوار کے سر پر ایک ایک مچھر بیٹھ گیا سو نہ اپنی انھوں کے سروں میں چبھا کر پوست اور گوشت اور رگ اور لہو اور ہڈی اور مغز اور آنت غرض سواری سمیت کھا گئے اور خدا کے فضل سے ایک مچھر کو بھی کسی طرح کا صدمہ نہوا اُس ملعون کی لشکرگاہ میں ایک آدمی باقی نرہا * اور ایک مچھر اندھا لنگڑا لولا غرض ہر عضو اُسکا نقصان تھا سردار مچھروں کا تھا اُسنے خدا کی درگاہ میں عرض کی کہ الہی نمرود ملعون کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر تو اسکے باعث مجھے ثواب ملے پس خدا نے قبول کیا * جب نمرود مردود اکیلا گھر کی طرف بھاگا لشکرگاہ سے اور بالاخانے میں حرم بابل کے بیٹھ کر یہہ ذکر کرتا تھا کہ ہمارا لشکر سب اسطرح سے مارا گیا اور ہم ایک مچھر کو بھی نہ مار سکے * وہ سردار مچھر جو لنگڑا لولا اور ایک آنکھہ کا اندھا تھا اُس مردود کے زانو پر جا بیٹھا اُسے دیکھ کر اُسنے اپنی جوروں سے کہا کہ اسی طرح کے جانور سب آکے ہمارے لشکروں کو کھا گئے اگرچہ وہ حقیر و ناچیز تھے پھر بھی ہم اُنکو نہ مار سکے یہہ کہکر چاہا کہ اِسکو پکڑے اِتنے میں وہ مچھر اُس پلید کی ناک کے اندر گھسا اور دماغ میں جا مغز کھانے لگا وہ مردود اِس عذاب میں گرفتار ہوا کہ جسکا چارہ کچھ ہو نہ سکا چالیس رات دن اِسی طرح گذرے کچھ علاج اُسکا نہو سکا * جب اسکے دوست آشنا یا نوکر چاکر میں سے کوئی اُسکے سر پر لکڑی یا کفش کاری کرتا تو اُسکے صدمے سے مچھر مغز میں ذرا دم لیتا تب اُس مردود کو ذرا سا چین ملتا بعد چالیس رات دن کے وحی نازل ہوئی کہ ای ابراہیم تو نمرود کے پاس جا میری طرف اُسکو بلا اور راہ بتا تا کہ بھلا ہو تب حضرت نے خدا کے حکم سے نمرود کے پاس جا کے کہا کہ ای نمرود تو کہہ لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ * نمرود نے کہا کہ وہ اور

توکون ہی کہ مین گواہی دون اسکی وحدانیت اور تیری رسالت پر* ابراہیم نے کہا اگر تیرے
گھر کی سب چیزین گواہی دیوین کہ خدا ایک ہی ہی اور مین رسول اُسکا ہون تب تو ایمان لاویگا
اُسنے کہا البتہ بس اتنے مین تمام فرش فروش اور چھت پردے اور آلات اثاث البیت غرض
سب شی نے آواز بلند اور زبان فصیح سے کہا کہ* لا الہ الا اللہ الملک المبین وابراہیم
رسول رب العالمین* نمرود نے حکم کیا کہ تمام اسباب و آلات گھر کا جلا کر دریا مین ڈال دو
اور لوگون نے ویسا ہی کیا تب پلید نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولیگا کہ تیرا خدا ایک ہی اور
تو رسول اسکا برحق* حضرت نے فرمایا کہ تمام در و دیوار اور ستون اور مکانات اور سب
چیزین اُسکی شہادت دیگین اُسی وقت سب نے باواز بلند و زبان فصیح سے کہا* لا الہ الا
اللہ الملک المبین وابراہیم رسول رب العالمین* پھر نمرود نے اُس در و دیوار و
مکان اور ستون کو کھدوا کر جلا دیا پھر نمرود نے ابراہیم عم سے کہا کہ اب کون بولیگا
حضرت نے فرمایا تیرے بدن کی پوشاک گواہی دیگی پھر کپڑے نے بھی گواہی دی مردود
نے اُسکو بدن مین سے اُتار کر جلا دیا* پھر پلید نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولیگا تب
جبرئیل نازل ہوکر خلیل اللہ سے کہنے لگے ای ابراہیم بہت کافرون نے موت کے وقت خدا کی
وحدانیت کا اقرار کیا تھا مگر یہہ مردود کافر ہرگز ایمان نہین لاویگا قیامت تک اُسپر عذاب شدید
رہیگا* اور حدیث مین آیا ہی کہ جس وقت عبداللہ ابن مسعود رض نے ابوجہل کا سر کاٹنے چاہا
اُس وقت ابوجہل نے کہا ای عبداللہ اپنے محمد کو کہو کہ جب سے مین تجھکو دشمن جانتا ہون تب
سے یہی بولتا ہون کہ محمد رسول خدا نہین ہی* کہتے ہین کہ قیامت کے دن حشر کے میدان مین
حضرت بلال حبشی رض جب نماز کے لئے اذان دینگے اور یہہ کہینگے* اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمد رسول اللہ* ابوجہل یہہ سنکر وہان بھی بولیگا کہ محمد خدا کا رسول نہین ہی*
پس یے دونون مردود ابوجہل اور نمرود دنیا مین بڑے کافر تھے اور آخرت مین بھی اُن دونون
پر عذاب ہمیشہ رہیگا* اور جبرئیل عم نے خلیل اللہ سے کہا کہ اِس ملعون کی اجل آچکی ہی اور
حیات اُسکی کچھ باقی نہین جس گھڑی وہ مچھر مغز اُسکا کھا کر ناک کی راہ سے نکل کے چلا جاویگا
اُسی وقت وہ مردود مریگا یے کہکر جبرئیل عم چلے گئے پس جس گھڑی وہ مچھر اُسکی ناک مین

سے نکل کر چلا گیا اُسی گھڑی وہ مردود مرگیا اور جہنم میں داخل ہوا * اور ایک روایت میں آیا ہی کہ نمرود کے سر پر سونٹا مارنے کے لئے جو نوکر مقرر تھے جب شب و روز سونٹا لگایا کرتے تو کچھ اُسکو آرام ملتا اور اُسیطرح رات دن لگاتے لگاتے جب چالیس دن گذرے آخر غصے میں آ کر ایک ہی دفعہ اتنیے زور سے ایک سونٹا مارا کہ سر اُس مردود کا دو ٹکڑے ہو کر بھیجی نکل پڑا اور جان اُسکی نکل گئی اور وہ مچھر مغز کھا کر مانند مرغ کے ہوا تھا سر سے نکل گیا *

* قصہ حضرت خلیل اللہ کے مراجعت کے بیان میں شام کی طرف نمرود کی لڑائی سے *

جب نمرود داخل جہنم ہوا اُسکی قوم میں جو لوگ موجود تھے سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آج تک یہہ ملک نمرود پلید کا تھا اب تمھارا ہوا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو ملک سے کچھ کام نہین یے ملک ہمیشہ بادشاہ بے زوال کا ہی اور مین بندہ اُس لایزال کا ہون * ملک مصر اور عجم بادشاہ ہونکی جگہہ ہی اور ملک شام نبیونکی جگہہ مین شام مین جا رہونگا * قوم نمرود نے کہا کہ آپ کے ساتھہ ہم بھی شام مین جا رہینگے بعدہ خلیل اللہ شام کی طرف راہی ہوئے اور رحبہ نام ایک جگہہ ہی وہان آ پہنچے اور اُس ملک اور شہر کو رونق بخشا اور وہانسے فرات کے کنارے آ پہنچے وہان ایک شہر آباد کیا نام اُسکا رقبہ رکھا پھر وہان سے حلب مین آئے اور وہان سے حلب احمر مین اور وہانسے اُس جگہہ مین تشریف لائے کہ جہانکے بادشاہ نے ہاجرہ رض کو بی بی سارہ کی خدمت مین دیا تھا وہ بادشاہ مصر کا تھا حضرت کے پاس آ کر دین مسلمانی سے مشرف ہوا غرض جو کوئی خلیل اللہ پاس آتا خلعت اسلام سے مشرف ہو کے ایک روز حضرت کے پاس رہتا بعد اُسکے رخصت ہوتا پھر وہانسے دمشق مین آئے وہانکے لوگونکو بھی طریقہ اسلام کا بتا کر شہر طیب مین آوارد ہوئے اور وہانکے اہل شہر حضرت کے آنے سے بھاگ کے پہاڑون پر جا رہے اور مسلمان سب وہانسے غنیمتین لیکر حضرت کے ساتھہ کنعان مین آ پہنچے وہان ایک دریا حضرت نے جاری دیکھکے فرمایا کہ اسکا پانی ساتھہ جگہون مین جا گرتا ہی سدوم فاعورا وخائیم ود ہوم اور مانند ان جگہونکے * اور وہانکے آدمی بد فعلی ہوتے ہین مرد کے ساتھہ مرد فعل بد کرتے ہین اور راہزنی کر کے لوگونسے مال چھین لیتے ہین یہہ لوگ اسی فعل پر تھے اور مرگئے یے شہر سب قوم لوط کے تھے * اور وہانسے بیت المقدس مین

تشریف لائے * سارہ رض نے حضرت کے آنے سے ازراہ خوشی کے بہت دینار فقرا کو دئے اور تمام شہر کے لوگ خوش و مسرور ہوئے * تقدیر الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت ابراہیم عم نے ہاجرہ کے ساتھ اسی شب کو مباشرت کی اور جو نور حضرت کی پیشانی پر چمکتا رہتا تھا ہاجرہ رض کی پیشانی پر وہ ظاہر ہوا بعد اسکے وہان سے اٹھکر سارہ کے پاس تشریف لے گئے تب سارہ نے اس حال سے واقف ہوکر ہاجرہ کے کان چھید دئے ہاجرہ کے کان چھیدنے سے اور بھی زیادہ خوبی آگئی سارہ نے کہا واہ واہ مین نے اس پر یہہ ظلم کیا اس عیب سے اور بھی خوبصورتی بنگئی پھر غصہ ہوکر اسکا ختنہ کردیا تب حق تعالی کا حکم ہوا ای ابراہیم مین نے تمام عورت مومنہ اور مومن مرد پر یہہ سنت تمہاری جاری رکھی قیامت تک کہ سب کوئی اونکی پیروی کرین اس بات سے سارہ کو اور غیرت پیدا ہوئی تب حضرت سے بولی کہ مجھکو برداشت نہین ہی کہ ہاجرہ کو فرزند ہو اور مجھکو نہو جب نو مہینے گذرے تب ہاجرہ سے حضرت اسماعیل عم تولد ہوئے بعدہ سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ ہاجرہ یہان رہیگی ہمارے ساتھ تو مین نہ رہونگی یہان سے کہین چلی جاؤنگی نہین تو انکو یہان سے کہین ایسی ایک جگہہ پر لیجاکر رکھو کہ آبادی اور میوے اور پانی وہان نہون کہ بے آرام نہ پاوے ابراہیم عم اس بات کو سنکر بہت متردد و متفکر ہوئے اور جناب باری مین عرض کیا اتنے مین جبرئیل عم نے آکے کہا ای ابراہیم سارہ جو کہتی ہی سو کرو پس جبرئیل کے کہنے سے ہاجرہ اور اسماعیل کو ایک اونٹ پر سوار کیا اور آپ ایک اونٹ پر سوار ہوکر بیت المقدس سے نکل کر بیابان کی طرف چلے اب جہان خانہ کعبہ ہی میدان مین وہان آپہنچے تب حضرت نے کتنے خرما اور کئی ایک روٹیان اور تھوڑا پانی ہاجرہ کو دیکر کہا کہ اسماعیل کو دودھ پلائیو اور کہا کہ یہان رہو مین جاتا ہون اور ہاجرہ رض اسماعیل عم کو لیکر وہان بیٹھی * اور ابراہیم عم انکی محبت سے آب دیدہ ہوکر آنسو بہتے ہوئے ملک شام کی طرف سارہ کے پاس تشریف لیگئے جب دو ساعت گذرین ہاجرہ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم تشریف نہ لائے اور آفتاب گرم ہوا اور سر پر گرمی پہنچی یہان پانی نپایا جب مارے پیاس کے ہاجرہ کوہ صفا مروہ کی طرف پانی کے لئیے دوڑتین صفا سے مروہ پر اور مروہ سے صفا پر سات مرتبے دوڑتین پانی نپایا حیران رہین * اور یہہ دوڑنا صفا سے مروہ تک

سات دفعہ حاجیون پر قیامت تک سنت ہاجرہ کی جاری رہی کہ سات مرتبہ حج مین دونون پہارونکی طرف حاجی سب دوڑتے ہین * اور امام ابی حنیفہ اور امام شافعی کے مذہب مین صفا مروہ کا دوڑنا سات دفعہ حاجیون پر فرض عملی ہی * جب حضرت اسمعٰیل کو ہاجرہ رض نے اُس جگہہ پر کہ اب جس جگہہ مین چاہ زم زم ہی لٹا کر پانی کے لیئے صفا مروہ کی طرف دوڑین پانی نپایا چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوا تب اسمٰعیل پاس آکے دیکھا کہ جس جگہہ پر لٹایا تھا اُنھون نے مارے پیاس کے دونون پانون کی ایڑی جہان ماری تھین وہانسے فوارہ پانی کا جاری ہو کر زمین پر بہتا ہی تب ہاجرہ رض شادہو کر کہنے لگین کہ الحمد للہ یہہ فرزند مبارک حق تعالیٰ نے مجھکو عنایت کیا * اور تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی اللہ کے حکم سے فرشتہ نے آکے اپنے پر سے یا اپنے پاشنہ سے زمین پر مارا وہانسے پانی جاری ہوا تب زم زم نام ہوا پس وہی پانی پی کر سیر ہوئین اور اسمٰعیل کو پلایا ریت دھول پتھر لاکر کے چارون طرف سے اُس پانی کے مثل حوض کے بند کیا * روایت کی گئی ہی کہ اگر ہاجرہ رض اُس پانی کو بند نکرتین تو وہ پانی کیئے ملک مین قیامت تک جاری رہتا پس وہی پانی ہاجرہ رض پیتی اور آسودہ رہتی تھین * قضا کا ایک روز سوداگرون کا قافلہ پانی تلاش کرتا ہوا مع چارپاؤن کے اس طرف گیا اس جگہہ ایک عورت اور لڑکا پانی کے چشمے پر بیٹھے ہوئے دیکھہ کر متعجب ہوئے کہ اس جگہہ کبھو پانی نہین دیکھا تھا ہاجرہ سے جاکے پوچھا تم کون ہو ہاجرہ نے جو جو حال اپنے پر اور حضرت اسمٰعیل پر اور ماجرا پانی کا گذرا تھا سب سرگذشت اُنھون کو کہہ سنائین * اُن سبھون نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو تمھارے پاس ہم بود و باش اختیار کرین اور پانی کے عوض ہر سال تمکو عشر دیوین تا کہ پانی ہمکو حلال ہو * ہاجرہ نے کہا اچھا تب وہ سب وہان آئے اور خیمے استادہ کیئے اونٹ اور بکریون کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور بہت دنون تک وہان رہے ہاجرہ اُنھو نکا کپڑا بنکے اپنا کھانا پینا کرتی تھین اور اسمٰعیل شکار کرتے اسیطرح ایک مدت گذری * ایک روز حضرت خلیل اللہ کو ہاجرہ رض اور حضرت اسمٰعیل کے دیکھنے کی خواہش ہوئی کہ خدا جانے وہ دونون کس حال مین ہین تب سارہ رض سے خلیل اللہ نے اجازت مانگی سارہ نے اجازت دی اور حضرت سے وعدہ لیا کہ تم وہان سواری پر سے نہ اُترو گے اور جلدی دیکھہ سنکر وہان سے چلے آؤ گے پس

سے عہد کر کے حضرت خلیل اللہ گھوڑے پر سوار ہو کر بیت المقدس سے نکل کر بیابان کی راہ لی منزل بمنزل ہو کر مکے میں جا پہنچے قوم عرب کو دیکھا کہ اونٹ بکری چراتے اور کسی کو دیکھا بیٹھے ہوئے اور کوئی پھرتا ہی حضرت ابراہیم کو وہان کے لوگون نے نہ پہچانا مگر ہاجرہ رض نے دور سے دیکھکر حضرت کو استقبال کر کے لائین ولیکن حضرت ابراہیم عم نے اپنے عہد کا خیال کر کے سواری پر سے زمین پہ پانون نہ رکھا ہاجرہ نے حضرت اسماعیل کو بلا کر کہا کہ دیکھو تمہارا باپ آیا ہی اُنھون نے دیکھا اور بہت خوش ہوئے اُسوقت اسماعیل عم گھبرے ہوئے تھے اور ہاجرہ نے حضرت سے کہا کہ سواری سے اُتر کر سر دھلا دیوین حضرت نے کہا کہ سارہ نے مجھ سے عہد لیا ہی کہ سواری پر سے نہ اُترنا تب ہاجرہ رض دو پتھر لائین اُسپر حضرت نے دونون پانون رکھکر سر جھکایا حضرت ہاجرہ نے سر حضرت کا دھلا دیا اور جو پتھر پر حضرت نے قدم رکھا تھا ابتک اُن دونون پتھر پر حضرت کے دونون قدم کا نشان ہی اب وہ مقام خلائق کا مصلی ہی * یہہ قصص الانبیا مین لکھا واللہ اعلم * اور تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی کہ مقام ابراہیم ایک پتھر ہی معین اُسپر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر خانہ کعبہ بنایا تھا پھر اُس پتھر پر کھڑے ہو کر اذان دی تھی خلایق کے حج کے واسطے تا کہ خلایق آکر بیت اللہ کا طواف کرے اب وہی پتھر کو مقام ابراہیم کہتے ہین * اور احادیث صحیح مین آیا ہی وہی پتھر اور سنگ اسود یے دونون بہشت سے آئے حضرت آدم کے ساتھہ * حق تعالی اُن دونون پتھر کو قیامت کے دن آنکھہ اور لب اور زبان دیگا کہ جو کوئی حج مین آیا اور زیارت اُنکی کی وہ دونون پتھر باواز بلند گواہی دینگے * اور وہی مقام کا نام ہی مقام ابراہیم * حق تعالی فرماتا ہی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى * اور کر رکھو جہان کھڑا ہوا ابراہیم نماز کی جگہہ یعنے بعد طواف خانہ کعبہ کے دو رکعت نماز تحیۃ الطواف اس پتھر کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنا مقرر ہی تا کہ امامت حضرت ابراہیم عم کی تا قیام قیامت جاری رہے * اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ ابراہیم عم نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر حج کے واسطے اذان دی تھی پس پیچھے رحلت ابراہیم عم کے نزدیک اس پتھر کے کھڑا ہونا اور عبادت خدا کی بجالانا یعنے دو رکعت نماز نفل کی پڑھنا بعد طواف بیت اللہ کے گویا نزدیک اسکے حاضر ہونا ہی اور حضور مین اسکے عبادت خدا کی بجالانا ہی * القصہ ابراہیم عم انھو نکو دیکھہ سکر پھر

بیت المقدس کو تشریف لے گئے حضرت سارہ رض کے پاس اور وہان مہمان سرا بنا کر خلق اللہ کی دعوت اور طعام داری کرتے رہے

* قصہ قربانی کرنا اسماعیل عم کا *

حدیث مین آیا ہی کہ ایک شب ابراہیم خلیل اللہ نے خواب مین دیکھا کوئی کہتا ہی کہ ای ابراہیم اٹھہ قربانی کر تب حضرت نے فجر کو اٹھہ کر سو اونٹ ذبح کئے اسیطرح تین دن تک خواب دیکھا تینون دن سو سو اونٹ قربانی کئے پھر چوتھی شب کو خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند اسماعیل کو قربان کر * سبحان اللہ سچ ہی کہ خواب پیغمبر کا بمنزلہ وحی کے ہی * فجر کو نیند سے اٹھہ کر سارہ رض سے کہا کہ مجھکو آج کے خواب مین حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو قربان کر اسماعیل کے سوا کوئی فرزند میرا نہین تم کہو تو مین وہان جا کے اللہ کے راہ پر اُسکو قربان کرون اور اُسکا حکم بجا لاؤن سارہ رض نے کہا کہ بہت اچھا اللہ کی راہ پر فدا کرو بعد اسکے حضرت خلیل اللہ شتر پر سوار ہو کر ہاجرہ رض کے پاس مکے مین آپہنچے اسوقت حضرت اسماعیل کی عمر نو برس کی تھی حضرت نے ہاجرہ سے کہا کہ اسماعیل کے سر کو کنگھی کر کے بالون مین مشک و عنبر سے خوشبو کر کے اور سرمہ آنکھون مین لگا کر پاکیزہ کپڑے پہنا دو کہ میرے ساتھہ دعوت مین جائیگا تب ہاجرہ نے انکو نہلا دھلا کپڑے پہنا کر کہا کہ تم اپنے باپ کے ساتھہ ضیافت مین جاؤ اور حضرت نے چھری اور رسی آستین کے نیچے چھپا کر حضرت ہاجرہ کے سامھنے سے نکل آئے اور اسماعیل باپ کے پیچھے پیچھے چلے اسمین شیطان لعین آکر حضرت ہاجرہ سے بولا کہ اسماعیل تمہارا کہان ہی وہ بولی کہ اپنے باپ کے ساتھہ ضیافت مین گیا شیطان نے کہا کہ افسوس اُس بیچارے کو ذبح کرنے لے گیا ہی ہاجرہ نے کہا معاذ اللہ تمنے سنا ہی کہ کبھی باپ نے بیٹے کو بے گناہ مارا ہی ابلیس نے کہا کہ خدا نے اُسے حکم کیا تب ہاجرہ رض نے کہا اگر خدا کا فرمان ہی تو مین بھی اسکی رضا پر راضی ہون * پھر ابلیس حضرت اسماعیل کے پاس آیا اور دل مین کہا کہ ہنوز یہ لڑکا ہی البتہ راہ سے بہکا سکونگا تب کہا ای اسماعیل تو کہان جاتا ہی اسنے کہا باپ کے ساتھہ ضیافت مین جاتا ہون شیطان نے کہا نہین تم کو ذبح کرنے کو لیجاتا ہی حضرت نے شیطان کو جواب دیا کہ کبھو باپ نے بیٹے کو بے گناہ مارتے تمنے سنا ہی ابلیس نے کہا اُسکو خدا نے حکم کیا ہی * تب اسماعیل نے اُسے کہا اگر خدا یتعالی نے فرمایا ہی تو ہزار جانین میری اسکی راہ

پر فدا ہیں * جب دونو بزرگ وہ رنگ نکل گئے تب اسماعیل بولا ای باپ مجھے آپ کہان
لیجاتے ہیں ابراہیم عم نے کہا قولہ تعالی * قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ
مَاذَا تَرٰی * ای بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہی کہ تجھکو ذبح کرتا ہون لہس اب
میں تم کیا کہتے ہو اسماعیل نے کہا * قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
مِنَ الصّٰبِرِیْنَ * اسماعیل بولا ای باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوا ہی تو پائیگا مجھکو اگر اللہ
نے چاہا صبر کرنے والوں سے * یہان ایک فایدہ تفسیر کا بیان کیا جاتا ہی کہتے ہیں کہ ذالحجہ
کی آٹھوین شب کو خواب میں دیکھا بیٹے کو ذبح کرتے صبح کو فکر میں رہے کہ اسکی کیا تعبیر ہی
پھر نوین شب کو دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہی پھر تدبیر میں رہے پھر دسوین شب
دیکھا وہی خواب تب بیٹے سے کہا انھون نے بھی شتاب قبول کر لیا * ایسے باپ اور بیٹے
پر ہزار رحمت ہی * اسماعیل عم نے کہا ای باپ جاری کرو جو اللہ نے فرمایا ہی انشا اللہ تعالی
مجھکو تمام صابرون سے پاؤ گے ہیں آپ کا مطیع ہون نافرمان نہین ہون ای باپ جلدی کیجئے کہ
شیطان وسوسہ نہ ڈالے کیونکہ وہ چاہتا ہی مجھے راہ سے بھٹکا دے حضرت نے فرمایا کہ اس
ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونون نے اسپر پتھر پھینکے * اب حاجیون پر سنت ہی کہ
سات مرتبے حج کے دن اسیطرف پتھر پھینکین * بعدہ ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام اس
جگہہ پر جا پہنچے اب جسکو منا کہتے ہیں حاجی سب وہان قربانی کرتے ہیں پھر ابراہیم عم نے بیٹے
سے کہا اب کیا صلاح ہی وہ بولا کہ ہزار جانین میری خدا کی راہ پر تصدق ہیں عین شکر ہی آپ نے
جو خواب میں دیکھا سو شتابی کیجئے امر الہی بجا لائیے * بیت * مقید ہوئے امر سبحان کے ہوئے
دونون راضی وہ قربان کے * قولہ تعالی فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ * پھر جب دونون نے حکم مانا اور
پچھاڑا اسماعیل کو ماتھے کے بھل * تا بیٹے کا منہہ سامھنے نظر نہ آوے کہ محبت جوش کرے * کہتے
ہیں کہ یہہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گذرا ایسے کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا
انکے دل پر اور فرشتون پر * اسماعیل بولا ای باپ ہماری تین وصیتین ہیں * پہلے ہاتھ
پاؤن میرا مضبوط باندھیو کہ جان نازک ہی چھری کے زخم سے مارے درد کے جنبش میں نہ آجاؤن
خدا نخواستہ اگر ایک قطرہ خون تمہارے کپڑے میں لگ جاوے تو میں قیامت کے دن

گناہ مین گرفتار ہوون عذاب خدا بر داشت نکرسکونگا اور دوسری یہہ ہی کہ منہہ میرا زمین کی طرف کرلیجو تاکہ منہہ میرا انکو نظر نہ آوے اور مین بھی تمھاری طرف نظر نکرسکون تاکہ اپس کی محبت جوش نکرے اور ہمارے تمھارے قصور کا سبب نہووے * اور تیسری یہہ ہی کہ جب آپ گھر کی طرف تشریف لیجائیگے میری والدہ دل جلی کی خدمت مین سلام کہہ دینا اور یہہ کپڑا خون آلودہ انکو دینا کہ یہہ نشان تسلی کا ہی اِس لیئے کہ دوسرا فرزند اور نہین ہی * تب ابراہیم عم نے استین مین سے رسّی نکال کر ہاتھہ پانون اُنکے مضبوط باندھے اور منہہ زمین کی طرف کرلیا پھر حضرت اسماعیل نے کہا ای باپ ہاتھہ میرا کھول دو جو بندہ کہ بھاگنیوالا ہی اُسے ہاتھہ باندھہ کے خداوند کی درگاہ مین لاتے ہین لیکن ابراہیم عم نے نہ کھولا گلے پر چھری چلائی اور زور کیا مگر کچھہ نہ کٹا حضرت اسماعیل نے کہا کہ ای باپ کیا چھری کی پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹتی نہین تب حضرت ابراہیم نے چھری پر خوب زور کیا پھر بھی ذبح نہوا پھر اسماعیل ذبیح اللہ نے فرمایا ای باپ چھری کی نوک گلے مین دبا کر زور کرو شاید کہ کٹے حضرت نے ویسا ہی کیا تسپر بھی نہ کٹی چھری دستہ کے اندر اور دستہ حلق پر رہ گیا کچھہ کارگر نہوئی تب حضرت نے غصہ مین آکر چھری کو زمین پر ڈال دی چھری نے کہا ای حضرت خدا تمھین کہتا ہی کہ ذبح کرا اور مجھے کہتا ہی کہ مت کاٹ وہ تجھے ایک دفعہ فرماتا ہی اور مجھے ستر دفعہ منع کرتا ہی اور حکم اللہ کا بہتر ہی تمھارے حکم سے * اس گفتگو مین تھے اتنے مین پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی * اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد * تب حضرت ابراہیم نے پیچھے کی طرف نظر کی جبرئیل عم کو دیکھا پکارتا ہوا آیا اور ندا آئی * وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ * قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ * إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ * وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ * وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ * سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ * كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ * إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ * وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ * وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ * اور پکارا ہمنے اسکو یون کہ ای ابراہیم تحقیق سچ کیا تونے خواب کو تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالون کو * بیشک یہی ہی صریح آزمانا * اور اُسکا بدلا دیا ہمنے ذبح کو بڑا * فائدہ تفسیر مین

لکھا ہی * بڑے درجے کے بہشت سے ایک دنبہ آیا حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھیں پٹی سے باندھ کر چھری زور سے چلائی اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا حضرت جبرئیل نے بیٹے کو سرکا دیا اور ایک دنبہ رکھدیا آنکہ پٹی کھولیں دیکھا تو اُسکے بدلے میں دنبہ ذبح ہوا پڑا تھا * ترجمہ اور باقی رکھا ہمنے اُسپر پچھلی خلقت میں کہ سلام ہی ابراہیم پر ہم یون دیتے ہیں بدلا نیکی کرنیوالون کو وہ ہی ہمارے بندون میں ایماندار * اور خوشخبری دی ہمنے اسکو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختون میں * اور برکت دی ہمنے اُسپر اور اسحاق پر اور دونون کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی ہیں اپنے حق میں * فائدہ * معلوم ہوا کہ وہ پہلی خوشخبری اسماعیل عم کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اُنھیں پر تھا * یہہ جو کہتے ہیں کہ اسحاق کو ذبح کیا لیکن خلاف ہی کیونکہ اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ یعقوب کی بھی خبر ہا نبی ہونے کی سورہ ہود میں بیان ہوچکا * یہہ سنکر حضرت ابراہیم سمجھے کہ ابھی دونون باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیونکر ہوگا * بلکہ یہہ دونون کہا دونون بیٹون کو دونوں سے بہت اولاد پھیلی * اسحاق کی اولاد میں نبی گذرے بنی اسرائیل کے * اور اسماعیل کی اولاد میں عرب جس میں ہمارے پیغمبر ہوئے * پس حق تعالی نے فدیہ اسماعیل عم کا ایک دنبہ ابلق اور بلند دبا * اور بعضون نے روایت کی ہی کہ تمام بدن اُسکا سفید تھا مگر سر اُسکا سیاہ تھا اور مروی ہی کہ اس دنبہ کو حضرت آدم کے بیٹے ہابیل نے بھی قربان کیا تھا بعد اسکے دو ہزار برس تک خدا تعالی نے اُسے بہشت میں پالکر حضرت ابراہیم کے وقت میں حضرت اسماعیل عم کے عوض فدیہ بھیجا تاکہ وہ نجات پاویں * پس حضرت ابراہیم نے اُس دنبہ کو بعوض اسمعیل کے ذبح کیا اور چمڑے سے اُسکے دسترخوان بنوا کر خلق اللہ کو اُسپر کھانا کھلایا کرتے اور اُسکے پشم سے حضرت سارہ نے ایک چادر بنوائی حضرت ابراہیم عم نے اس چادر کو سکینہ کے تابوت میں رکھا تھا سکینہ ایک چیز کا نام ہی کہ بنی اسرائیل کے تابوت میں تھا سر اُسکا مانند سر بلی کے اور دو پانون اُسکے زبرجد اور یاقوت کے ہیں یہی لکھا ہی محققون نے * ایکدن جبرئیل عم اُسی تابوت کو لیکر رسول خدا صلعم کے پاس آئے حضرت نے وہ چادر حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رض کو عنایت فرمائی تاکہ خرقہ بناکے پہنے اور وہ خرقہ انکی زندگی تک رہا *

* یہہ قصہ ہی حضرت ابراہیم عم کے کعبہ بنانے کا *

حضرت ابراہیم عم نے جب قربانی سے فراغت کی حضرت اسماعیل کو ہاجرہ رض کے حوالے کر
کے شکر خدا بجا لائے اور حضرت سارہ کے پاس شام مین گئے بعد چند روز کے جبرئیل عم نازل ہوئے
اور کہا ای ابراہیم خدا نے تمہیں سلام کہا اور فرمایا کہ اُس زمین مین ایک خانہ کعبہ واسطے الله کے
بناؤ بولے کہان بناؤن . جبرئیل عم نے کہا کہ اُونٹ پر سوار ہو ایک ابر آویگا تو اسکے ساتھہ
ساتھہ جاؤ جہان ٹھہریگا اور سایہ اسکا جہان تک کرے وہان تک نشان دیکر دیجیو تاک
کعبے کی بنا کیجو تب الله کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور ایک روایت ہی کہ ایک سانپ نے
آکر چارون طرف حلقہ کیا اُسی اندازے سے بیت الله بنایا * اور دوسری روایت ہی کہ جبرئیل
عم نے آکر بتلادیا کہ یہان تک خانہ کعبہ ہا حق تعالی فرماتا ہی * وَاِذْ بَوَّانَا لِاِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ
اَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ * اور جب
ٹھیک کردیا ہمنے ابراہیم کو ٹھکانا اُس گھر کا کہ شریک نکر میرے ساتھہ کسی کو اور پاک رکھہ میرا
گھر طواف کرنیوالون اور کھڑے رہنیوالون اور رکوع اور سجدہ کرنیوالون کیواسطے * کہتے
ہین کعبہ شریف کی جگہہ آگے سے بزرگ تھی پھر بعد مدتونکے نشان نرہا تھا حضرت ابراہیم عم
کو حکم ہوا پھر عمارت بنائی اور تازہ کیا * ایک بادل غیب سے آکر کھڑا ہوا اُسکی چھانون پر
گھیر ڈالی اور بنیاد رکھی * پس ابراہیم نے عرض کی کہ خداوندا کہان سے مین پتھر لاؤن حکم
آیا کہ پانچ پہاڑ سے یعنے کوہ لبنان اور حرا اور ابوقبیس اور صفا اور مروہ ان پانچون پہاڑ سے
جبرئیل عم پتھر لادیتے اور حضرت ابراہیم عم خانہ کعبے مین لگاتے اور اسماعیل مدد کرتے * اور
تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی کہ سب پتھر تین پہاڑ سے جبرئیل عم لادیتے ابوقبیس اور حرا اور رقان
* حکم ہوا ای ابراہیم پہلے پتھر محراب پر مسجد کے لگا تب بموجب فرمان الہی کے محراب مین لگایا
تب اُسمین نام محمد رسول الله صلعم کا نکلا پھر حکم ہوا کہ داہنی طرف کعبے کے ایک پتھر لگا تب لگایا
اُسمین نام حضرت ابابکر صدیق رض کا نکلا بعد اسکے حکم ہوا کہ ایک پتھر بائین طرف لگا کعبے کے
پھر لگایا حضرت عمر خطاب رض کا اُسمین نام ظاہر ہوا اسیطرح اور دو پتھر داہنے بائین لگائے
حضرت عثمان رض اور حضرت علی کرم الله وجہہ کے نام ان دونون مین سے ظاہر ہوئے مطابق

یہہ ہی کہ جو کوئی نماز اور حج بغیر محبت اُن پانچونکے کریگا نماز اور حج اور دین اُسکا درست نہو گا * بیت اللہ بنانے کے وقت حضرت ابراہیم عم نے یہہ دعا مانگی قولہ تعالی * وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمَاعِیلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ * اور جب اُٹھانے لگے ابراہیم اور اسماعیل بنیادین اس گھر کی تب بولا ای رب قبول کر ہم سے تو ہی ہی اصل سننے والا اور جاننے والا اور بعد طیار ہونے کے پھر یہہ دعا مانگی * وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَارْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ * اور جب کہا ابراہیم نے ای رب کر اسکو شہر امن و آرام کا اور روزی دے اسکے لوگون کو میوے سے جو کوئی اُن مین یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر فرمایا اللہ نے * قَالَ وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُهُ قَلِیلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهُ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیرُ * فرمایا اور جو کوئی منکر ہی اسکو بھی فایدہ دونگا تھوڑے دنون پھر اسکو قید کر بلاؤنگا دوزخ کے عذاب مین کہ وہ بری جگہہ جانے کی ہی * پس ابراہیم عم شکر خدا کا بجا لائے کہ اپنے ہاتھ سے بیت اللہ بنا اور دعا قبول ہولی بعدہ جبرئیل عم نے آکر فرمایا ای ابراہیم خدا تعالی نے تمکو سلام کہا اور فرمایا کہ تم نے بڑی محنت سے یہہ گھر بنایا ہی لیکن بھوکھے پیاسے کو کھلانا اور ننگے کو پہنانا نزدیک میرے ایسا مرتبہ رکھتا ہی کہ اس گھر کا مرتبہ اور ہزار رکعت نماز ہر رکن مین اسکے جیسا کہ ادا کی تو نے * پھر ارشاد ہوا ای ابراہیم اِسکی طرف لوگون کو بلا یعنے اذان دے * وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوکَ رِجَالًا وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَاْتِینَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ * اور پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پیادے * اور سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آوین دور کی راہو نسے * حضرت ابراہیم نے عرض کی الہی کہان تک میری آواز پہنچے گی اور کون سنیگا حکم ہوا کہ تو پکار دے مین تیری آواز تمام مخلوقات کے کانون مین کسی کو باپ کے صلب مین اور کسی کو مانکے رحم مین سنوا دونگا * تب حضرت ابراہیم عم نے پہاڑ پر چڑھکر پکارا کہ لوگو تم پر اللہ تعالی نے حج فرض کیا ہی حج کو آؤ * تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی کہ ابراہیم عم اُس پتھر پر کھڑے ہو کر اذان دیئے تھے کہ جسپر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ بنائے تھے اس پتھر پر جب حضرت ابراہیم عم کھڑے ہوئے اذان دینے کو تب جبل قبیس کے برابر وہ پتھر اونچا ہوا تھا * پس جنکی قسمت مین حج

تھا ایکبار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے باپ کے پشت میں اور ماں کے رحم میں لبیک کہا حضرت نے کسی کو نہ دیکھا اور چاروں طرف سے یہہ آواز آئی * لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَائِيْ * جب حضرت ابراہیم مکے کے میدان میں چاروں طرف نظر کی دیکھا کہ نہ پانی ہی نہ زراعت نہ گھاس کچھ نہ تھا تب عرض کی قوله تعالی * رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ * یارب میں نے بسائی ہی ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر پاس * ای رب ہمارے تا قایم رکھیں نماز سو رکھہ یعنے لوگوں کے دل جھکتے انکی طرف اور روزی دے انکو میوؤں سے شاید وے شکر کریں * کہتے ہیں حضرت ابراہیم عم کا گھر شام میں تھا حرم سے پیدا ہوئے حضرت اسماعیل انکو انکی ماںکے ساتھہ لاکر اس جنگل میں بیٹھا کر چلے گئے جہاں پیچھے شہر مکہ بسا وہاں اللہ تعالی نے چشمہ زمزم کا نکالا اس سبب سے وہاں بستی ہوئی اور زمین لایق کھیتی کے اور میوے کے نہ تھی اُسکے نزدیک زمین طایف آباد کردی کہ بہتر سے بہتر میوے وہاں ہوویں اور شہر مکہ میں پہنچیں * کہتے ہیں کہ خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے چھتیس کوس تک زمین مکہ مع طایف جو کہ سنگ ریزے سے بھری تھی اُسے کھود کر ملک شام میں لیجا کر رکھہ دیا اور اُسکی عوض میں زمین دریاے نیل مصر کی مکہ میں لاکر اُس زمین کو گرد کعبہ کے سات دفعہ طواف کروا کر اُس جگہہ میں کہ جہاں سے جبرئیل عم نے مٹی کھود کر ملک شام میں پھینکی تھی لیکر رکھی اور اُس ناحیہ کا نام طائف رکھا اسواسطے کہ سات دفعہ گرد بیت اللہ کے طواف کیا تھا * اب ہر طرح کے میوہ جات طائف میں پیدا ہوتے ہیں *

اور خانہ کعبہ بنانے کا حال مولانا شاہ عبدالعزیز مرحوم نے اپنی تفسیر عزیزیہ میں سورۂ بقر میں یوں لکھا ہی کہ اول مدلول * وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ * وہ ہی کہ اِس خانہ مبارک کو مجمع فراد و پناہ خلائق جانب سے ہی لیکن وقت اِس حکم کے کون تھا * ظاہر اسیاق و سباق سے اِس آیت کے وہ ہی کہ ابتدا اِس حکم کا ابراہیم خلیل اللہ کے وقت سے

تھا لیکن از روی تواریخ کے ثابت ہی کہ ابتدا بنا اس خانہ معظمہ کی حضرت آدم کے عہد مین ظاہر
ہوئی اور اُس عہد سے ہمیشہ یہہ مقام معبد انبیاو صلحا و محل استجابت دعا رہا * اور تاریخ از
رقی اور کتاب العظمہ ابو الشیخ اور تاریخ ابن عساکر اور دوسری کتابون مین اِس فن
کے مذکور ہین کہ جب حضرت آدم بہشت سے زمین پر آئے جناب الٰہی مین عرض کیئے الٰہی
تسبیح اور تکبیر ملائکون کی وہین زمین پر نہین سنتا ہون جیسا کہ آسمان پر سنتا تھا اور نہ کوئی
طواف گاہ رکھتا ہون چنانچہ فرشتون کی طواف گاہ آسمان پر مین دیکھتا تھا بیت المعمور کو *
حکم ہوا جناب باری کا کہ تو جا جس جگہہ مین نشان بتلاؤن وہان تو خانہ کعبہ بنا اور چارون طرف
اُسکے طواف کر اور طرف اُسکے نماز گذار * اور جبرئیل عم کو حکم ہوا کہ ہمراہ حضرت آدم
کے جاوین اور اُنکو نشان جگہہ بتلاوین * تب جبرئیل عم حضرت آدم کو کعبہ معظمہ کی جگہہ
مین لائے اور پر اپنا کعبہ کی زمین پر مارا کہ نزدیک ساتوین طبقہ زمین کے نیچے سے بنیاد کعبہ کی
نکل آئی اور اُس بنیاد پر فرشتے سب بڑے بڑے پتھر کہ ایک ایک پتھر اُسکے
تیس تیس مرد کے اُٹھانے کی قوت سے خارج تھا ڈالکر پر کئیے اور یہہ سب پتھر پانچ
پہاڑ کے تھے کوہ لبنان اور طور زیتان اور طور سینا اور جودی اور حرا یہان تک کہ بنیاد اُسکی
برابر روئے زمین کے پہنچی اُسوقت حق تعالی نے بیت المعمور کو آسمان سے نازل کیا اور
اوپر اُس بنیاد کے اِسکو رکھدیا اور حکم ہوا کہ حضرت آدم اور اُنکی اولاد چارون
طرف اِس بیت المعمور کے طواف کرین اور طرف اُسکے نماز گذارین * اور یہہ گھر
تا زمان طوفان نوح عم کے موجود تھا اور وقت طوفان کے اِس گھر کو پھر حق تعالی نے اُٹھا لیا *
بعد اُسکے مکان کعبہ معظم مثل تودۂ خاک کے بلند تمام زمین سے ممتاز معلوم ہوتا تھا لیکن اوپر اُسکے
کچھ بنا نہی اور اہل آفاق اُسی مکان کا قصد کرتے تھے اور محل اجابت دعا اُسکو جانتے تھے
اُسوقت تک کہ حضرت ابراہیم کو کعبہ کے بنانیکا حکم ہوا اور ہمراہ اُنکے سکینہ بصورت
ایک ابر کے سایہ ڈالا اور جب سبب اُس سایہ کے حد کعبہ معظمہ معین ہوئی جبرئیل عم نے
باندازۂ دور اُس سایہ کے ایک خط کھینچا اور اُسی خط پر ابراہیم عم زمین کھودنے مین
مشغول ہوئے یہان تک کہ بنیاد حضرت آدم کی نمودار ہوئی پس اُسی بنیاد پر

حضرت ابراہیم عم نے خانہ کعبہ بنایا اور جس وقت حضرت ابراہیم عم نے اس خانہ کعبہ کو بنایا
اسوقت بلندی اسکی نو گز کی تھی * اور دور اسکا حجر اسود سے رکن شامی تک تیتیس گز * اور
رکن شامی سے رکن غربی تک بائیس گز * اور رکن غربی سے رکن یمانی تک یکتیس گز * اور رکن
یمانی سے حجر الاسود تک بیس گز * پس شکل کعبہ معظمہ اسوقت مستطیل تھی کہ طول اسکا
عرض سے اسکے زیادہ ظاہر تھا * اور باوجودیکہ طول طرفین مین جو کہ شرقی اور غربی ہے اسمین بھی
اختلاف ہے لیکن غیر محسوس * اور ایسا ہی اختلاف ہے ہر دو جانب عرض مین جو کہ شمالی اور جنوبی
ہے لیکن غیر محسوس * اور دروازہ خانہ کعبہ کا اسوقت مین زمین کے ساتھ چسپان تھا اونچا نہ تھا اور
محض کشادہ اور فراخ تھا چوکھٹ نہ تھی تبع حمیری نے یعنی لقب پادشاہ یمن دروازہ کی چوکھٹ
زنجیر اور قفل کیا * اور بھی حضرت ابراہیم عم نے اس گھر کے اندر جانب راست در آئندہ
جو بچہ کھود کے رکھا تھا بمنزل خزانہ خانہ کے جو کچھ کہ نذورات اور ہدیا اس گھر کے واسطے آتی
اس خزانہ خانے مین رکھدیتے * اور بانی اس گھر کے حضرت ابراہیم عم تھے اور مزدور اسکے
حضرت اسماعیل عم تھے کام کرتے یعنی بیگر کرتے تھے * اور پتھر سب کوہ ابو قیس اور حرا اور
کوہ ورقان سے لاتے تھے یہان تک کہ عمارت خانہ کعبہ کی جب قد آدم سے بلند ہوئی تب حاجت
ایک چیز کی ہوئی تاکہ اسپر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم عم کعبہ بناوین * حضرت اسماعیل
کو فرمایا کہ میرے واسطے ایک پتھر لاؤ کہ اسپر کھڑا ہو کر کعبہ بناؤن * تب حضرت اسماعیل
عم پہاڑ ابو قیس پر پتھر کی تلاش کو گئے حضرت جبرئیل کو حضرت اسماعیل کے ساتھ راہ مین
ملاقات ہوئی جبرئیل عم نے انسے کہا کہ آؤ مین تمکو دیکھلا دیتا ہون دو پتھر بڑے کہ حضرت آدم
کے ساتھ بہشت سے دنیا مین آئے ہین * اور وہ دونون پتھر بڑے برکت والے ہین * اور ان
دونون پتھر کو حضرت ادریس عم نے بخوف طوفان نوح عم کے اس پہاڑ کے اندر ہی کے
نیچے چھپا کر رکھے ہین * ایک پتھر حضرت ابراہیم کے کھڑا ہونیکو لیجاؤ اور دوسرا پتھر خانہ کعبے
کے کونے مین دروازہ کے داہنی طرف رکھدو اس لیئے جو کہ اس خانہ کعبہ کو طواف کریگا اول اس
پتھر کو چومیگا پیچھے طواف شروع کریگا تب اسماعیل عم جبرئیل عم کے فرمانے سے وہ دونون پتھر
بھی در لیکے لائے اور جبرئیل عم بھی حضرت اسماعیل کے ساتھ حضرت ابراہیم عم کے پاس

آکر سنگ سیاہ کعبے کے کونے میں رکھنے کا حکم کیا تب حضرت نے رکھا * اور دوسرے پتھر پر حضرت ابراہیم ع کھڑے ہو کر عمارت کعبہ کی بناتے تھے وہ پتھر خدا کے حکم سے بقدر بلندی عمارت کے از خود بلند ہوتا تھا اور تمام ہونے تک عمارت کعبہ کی دوسرے پتھر کی حاجت نہوئی اور نشان انگلیوں کا دونوں قدم حضرت ابراہیم کے اُس پتھر پر منقوش ہوا * اور دوسرا پتھر جسکو خانہ کعبہ کے کونے میں رکھا ہی حجر اسود کہتے ہیں اُسسے نور ایک عظیم منتشر ہوا چاروں طرف کعبہ معظمہ کے نور نے اُسکے سرایت کیا جہاں تک کہ نور پہنچا وہاں تک حرم شریف کی حد مقرر ہوئی بعد فراغت بنا نے کعبے کے حضرت ابراہیم نے اُس حد کو حرم شریف کے حد نشان کئے * اور حدیث صحیح میں آیا ہی عبد الله ابن عمرو نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم فرماتے تھے * اَلرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُورَهُمَا وَلَوْلَا ذَالِكَ لَاَضَاءَ اَمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ * یعنے حجر اسود اور مقام ابراہیم دونو یاقوت تھے بہشت کے یاقوتوں میں سے مٹا دیا الله نے اُن دونوں کا نور اور اگر ایسا نکرتا تو بیشک وہ دونوں روشن کردیتے مشرق اور مغرب کے درمیان * اور بھی حدیث صحیح میں آیا ہی کہ رنگ اُس سنگ سیاہ کا جسے حجر اسود کہتے ہیں وہ معروف ہی ابتدا میں وہ نہایت سفید اور نورانی تھا * اسپر ہاتھ لگانے گنہگار بنی آدم اِس مرتبہ میں سیاہ ہو گیا * اور قتادہ سے مروی ہی کہ قبل اِسلام کے عادت نہ تھی کہ مقام ابراہیم پر کوئی ہاتھ لگاوے اور مسح کرے اس اِس امت میں یہہ امر رائج اور جاری ہوا اور جنھوں نے قبل اسلام کے اِس پتھر کو دیکھا تھا وہ نقل کرتے تھے کہ نشان دونوں قدم حضرت ابراہیم سے اور اُنکے اُنگلیوں کے اِس پتھر پر ظاہر و نمودار تھے اب بسبب ہاتھ لگانے لوگوں کے وہ نشان بخوبی ظاہر نہیں معلوم ہوتا ہی * اور ابن ابی شیبہ نے عبد الله بن زبیر سے نقل کیا کہ انھوں نے ایک جماعت کو دیکھا مقام ابراہیم کو مسح کرتے ہوئے اُنھوں نے اُنکو کہا کہ تمکو الله نے نہیں فرمایا اِس پتھر کو مسح کرنے کو بلکہ یہہ فرمایا ہی کہ نزدیک اس پتھر کے کھڑے ہو کر نماز پڑھو * اور بیہقی نے اپنی کتاب سنن میں روایت کیا ہی کہ یہہ پتھر آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے وقت اور حضرت ابو بکر صدیق رض کے وقت میں متصل خانہ کعبہ کے تھا اور حضرت عمر خطاب رض کے

زمانہ میں کعبہ سے فاصلہ پر اتھا سبب سیلاب عظیم کے کہ آس سیلاب کو سیل ام نہشل کہتے ہیں یہہ پتھر یعنے مقام ابراہیم پانیکے سیل کے زور سے اپنی جا سے بے جا ہو کر دور پڑا تھا حضرت عمر رض نے خود تشریف لا کر ایک جگہہ اس پتھر کے واسطے تجویز کرکے ٹھہرا کر چاروں طرف اس پتھر کے پتھر بیٹھا کر درمیان اُن پتھروں کے اس پتھر کو رکھا اب وہ پتھر اب تک وہی مقام میں ہے جہاں تھا * جو کہ اکثر اہل تاریخ روایت کرتے ہیں کہ اول بنا خانہ کعبہ حضرت آدم سے واقع ہوئی * اور جو کہ مشہور ہے کہ اول بنا خانہ معظمہ کی حضرت ابراہیم نے کیا بنا اُسکی یہہ ہے کہ اِس موضع کو بصورت گھر کے چار دیوار اور چھت بنا ہو ابراہیم خلیل اللہ کا ہی * حضرت آدم کے عہد میں سوا بنیاد کے آپکے اور کچھ نہ تھا اور اُس بنیاد پر اللہ تعالی نے بیت المعمور کو رکھا تھا جسکی صورت یاقوت مجوف عمارت گل و سنگ کی نہ تھی و لیکن قبل آدم کے بھی یہہ مقام محل تعظیم اور احترام کا تھا بلکہ قبل خلقت زمین اور ما فیہا کے بھی یہہ مقام محل تعظیم اور احترام کا تھا * چنانچہ فاکہی نے اول تاریخ میں مکے کے لکھا ہے کہ * حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رض خَلَقَ اللّٰهُ الْبَيْتَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوَاتِ بِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَكَانَ غُشَاءً عَلَى الْمَاءِ * حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ ابن سلمہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے واقدی نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن جریج نے اُسنے سنا بشیر ابن عاصم ثقفی سے اسنے سعید ابن مسیب سے اُسنے کہا کہ فرمایا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ پیدا کیا اللہ نے خانہ کعبہ کو زمین اور آسمان پیدا کرنے کے پہلے چالیس برس سو کعبہ ایک جھاگ تھا پانی کے اوپر * اور فاکہی نے اپنی سند میں ابو ہریرہ رض سے روایت کیا * اَلْكَعْبَةُ خُلِقَتْ قَبْلَ الْأَرْضِ بِأَلْفَيْ عَامٍ قِيْلَ وَكَيْفَ خُلِقَتْ قَبْلَ الْأَرْضِ وَهِيَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا مَلَكَانِ يُسَبِّحَانِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَلْفَيْ سَنَةٍ فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ دَحَاهَا مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ وَسَطَ الْأَرْضِ * کہ کعبہ پیدا کیا گیا قبل زمین کے دو ہزار برس * لوگوں نے کہا اور کیونکر پیدا کیا گیا زمین کے پہلے حقیقت حال یہہ ہے کہ وہ زمین میں سے ہی تب کہا کہ حال یہہ ہے کہ کعبہ پر دو فرشتے تھے کہ تسبیح پڑھتے تھے یعنے اللہ کی پاکی بیان کرتے

تھے رات اور دن دو ہزار برس تک پھر جب اللہ نے چاہا کہ زمین کو پیدا کرے پھیلایا زمین کو کعبہ کے نیچے سے اور رکھ دیا کعبہ کو زمین کے بیچوں بیچ * اور جو کہ بعضے اہل تاریخ نے کہا ہے کہ حضرت آدم کے بیٹوں نے کعبہ کو گارا و سنگ سے بنایا تھا پیچھے وفات حضرت آدم عم کے * اور بیت المعمور اس جگہہ میں حضرت آدم کی حیات تک تھا * بس چندان کہ قابل اعتماد نہیں کیونکہ منتہای سند اس روایت کی وہب بن منبہ تک ہی کہ یہ شتر اسرائیلیوں سے وہ نقل کرتے ہیں * اور تحقیق یہی ہی کہ ابراہیم عم کے قبل کسی نے اس گھر کو نہیں بنایا تھا از روے کتاب اور سنت صحیح مشہورہ سے بھی ثابت ہی * اسواسطے شیخ عماد الدین بن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا ہی * لَمْ یَرِدْ عَنْ مَعْصُومٍ اَنَّ الْبَیْتَ کَانَ مَبْنِیًّا قَبْلَ الْخَلِیْلِ * لیکن بعد حضرت ابراہیم کے اہل تاریخ کے نزدیک یہی مقرر ہی کہ عمالقہ اور جرہم نے بھی کعبے کو بنایا تھا * اور پھر قصی بن کلاب نے بھی بنایا اور چھت اسکی دوم کی لکڑی سے پوشش کیا * دوم درخت مقل کو کہتے ہیں مقل ایک میوہ کا نام ہی * اور درخت خرمای کی تختہ لگایا پھر آن حضرت صلعم جب پچیس برس کی عمر میں تھے قریش نے کعبہ کو بنایا تھا سبب اسکا یہہ تھا کہ ایک عورت وہاں خوشبو بہ پوشش کعبہ دیتی تھی شعلۂ آتش اُسے نکلا اکثر لکڑیاں کعبہ کی چھت کی جل گئیں اور اسکے آگے سیل عظیم آیا تھا اسکے صدمے سے دیوار میں کعبہ کی شق ہوئی تھی تب سرداران قریش جمع ہو کر ولید بن مغیرہ کو میر عمارت مقرر کر کے کعبہ کو توڑ کر سرنو سے بنوایا اور یہی مقرر کیا کہ سب کوئی سواے مال حلال کے خانۂ کعبہ میں صرف نکریں چونکہ اُسوقت میں اکثر مالدار سودخوار تھے مال حلال بہت کم پہنچتا تھا اسواسطے کعبہ میں بہت تغیر و تبدیاں واقع ہوئی * اول اسکا یہہ ہی کہ کعبہ کے عرض سے چند گز زمین چھوڑ دئے اور حطیم میں اُسکو داخل کیئے * اور دوسرا اسکا یہہ ہی کہ کعبہ کا دروازہ زمین سے بہت اونچا کیا تا کہ ہر کسیکو چاہیں اُسمیں لاوین یا چاہیں نہ لاوین * تیسرا اُسکا یہہ ہی کہ خانۂ کعبہ کے اندر ستون سب لکڑی کے دو صف کھڑے کئیے کہ ہر صف میں تین تین ستون ہیں * اور چوتھا اسکا یہہ ہی کہ اونچائی خانۂ کعبہ کی باہر سے دو چند کئیے یعنے اٹھارہ گز نو گز حضرت ابراہیم کے بنا پر زیادہ کیئے * پانچواں اسکا یہہ ہی کہ اندرون خانۂ کعبہ کے متصل رکن شامی کے زینہ بناے تا کہ کعبہ کے اوپر اس زینہ سے اُٹھ سکیں اور

یہہ بھی سابق میں نہ تھا* پھر اسلام کے وقت میں عبد اللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ کو بنایا اور بدعات جاہلیت کو موقوف کیا موافق حدیث عایشہ صدیقہ رض کے جوکہ اُنسے سنی تھی * اور بجاے گلابہ کے گل خوشبو ہی بیچ یمن کے گچ کے ساتھہ مخلوط کر کے کام کیا اور حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کیا * اور کعبے کا دو دروازہ کیا ایک غربی و ایک شرقی * اور جب بنائے کعبے سے فراغت کی از سرتاپا اندر اور باہر سے اسکے مشک اور عنبر سے کہگل کیا اور دیبا سے پوشش کیا * اور فراغت پائی اُس عمارت سے ستائیسوین تاریخ ماہ رجب کی سنہ ۶۴ چوسٹھہ ہجری میں * پھر حجاج کے وقت میں دوسرے مرتبہ خانہ کعبہ بنانے کا اتفاق ہوا لیکن اُسقدر کہ جانب رکن شامی کے کعبے کو توڑکر قریش کی بنیاد پر بلند کیا اور زمین کعبے کو بڑے بڑے پتھر سے پر کیا دروازہ شرقی کو بلند کیا اور دروازہ غربی کو بند کر دیا اور دوسری جانب کعبے کی متعرض نہوا اور یہہ بنا ۷۴ چوہتر میں واقع ہوئی * اور اُسکے پھر سلطان مراد بن احمد خان کے وقت تک تجدید بناکعبے کی واقع نہ ہوئی مگر ملوک اور سلاطین سبب ترمیم اور اصلاح بنا پر حجاج کی کرتے تھے * یہان تک کہ سلطان مراد نے پھر تجدید بنا کعبے کی کیا * سوا حجر الاسود اور اس خزانہ خانہ کے تمام کعبے کو توڑ کر سرنو سے عمارت بنائی اور یہہ عمارت سنہ ۱۰۴۰ ایک ہزار چالیس میں واقع ہوئی اب تک وہی عمارت باقی ہی لیکن وہ بنا بناے حجاج کے وضع پر ہی * یہی لکھا ہی شاہ عبد العزیز دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزیہ میں * بعد تیار ہونے کے ابراہیم عم شام میں جاکر وہان مہمان سرا بنائی اور نذر کیا کہ بغیر مہمان کے میں نہ کھاونگا اور عبادت میں مشغول ہوئے * ایک دن عزرائیل عم آدمی کی صورت بنکر آپکے پاس آئے حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے اُنھون کہا مین عزرائیل ہون حضرت نے کہا کہ تم میری ملاقات کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو * اُنھون نے کہا کہ مین تمہاری ملاقات کو آیا ہون اور تمکو خوش خبری دیتا ہون کہ خداے تعالی نے اپنے ایک بندے کو دوست کہا حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی اور اسکا نشان کیا ہی حضرت ملک الموت نے کہا کہ اسکی علامت یہہ ہی کہ مردہ اسکے ہاتھہ میں زندہ ہوتا ہی حضرت نے کہا کاشکے مین ویسا ہی ہوتا یا اسے دیکھتا تو اسکے ساتھہ مین دوستی کرتا بعد اسکے عزرائیل عم غائب ہوگئے * خبر مین آیا ہی کہ جب ابراہیم عم عبادت میں کھڑے

ہوتے آواز خوش تلاوت کی ایک کوس تک جاتی جو سنتا وہ کہتا کہ خلیل اللہ کی آواز ہی اپنے
خدا کی عبادت کر رہا ہی * ایک دن اُنکی خاطر مین یون گذرا کہ خدا ے تعالی مردے کو کس
طرح زندہ کرتا ہی اسکو دیکھتا تو اچھا تھا پس خدا کی درگاہ مین عرض کی قولہ تعالی * وَاِذْ قَالَ
اِبْرَاهِيمَ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى * ترجمہ اور جب کہا ابراہیم نے ای رب دکھا
مجھکو کیونکر جلاتا ہی تو مردونکو * اللہ نے فرمایا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کہا کہ تو نے یقین نہین کیا ابراہیم
نے کہا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي * کہا حق ہی فرمانا تیرا ولیکن اسواسطے کہ تسکین
ہو میرے دلکو * باری تعالی نے فرمایا قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ
عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ط وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ * فرمایا
کہ تو پکڑ چار جانور اُڑتے پھر اُنکو ہلا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر انکا ٹکڑا ایک ایک پھر
بلا انکو چلی آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور جان لے کہ اللہ زبردست ہی حکمت والا * بحکم الہی
حضرت خلیل اللہ چار جانور لائے ایک مرغ ایک طاؤس ایک کوا ایک کبوتر انکو اپنے
ساتھ ہلایا کہ پہچان رہے پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چارون کے سر رکھے اور ایک پر بازو ایک پر
دھڑ ایک پر پانون * پہلے بیچ مین کھڑے ہو کر ایک کو پکارا اسکا سر اُٹھکر ہوا مین کھڑا ہوا پھر
دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پانون وہ دوڑتا چلا آیا اور اسی طرح چارون آئے پس باری تعالی
نے فرمایا ای ابراہیم چار جانور پکڑ مرغ طاؤس کوا اور گدھ * بعض نے کہا کبوتر گدھ نہین پس
ان دونون مین مورخین کا اختلاف ہی * سوال اسکا کیا سبب ہی کہ اللہ تعالی نے چار پرند کو
فرمایا دوسرے جانور کا ذکر نہ کیا * جواب پرند اور جانورون سے فضیلت رکھتا ہی جو جانور کہ پر
نہین رکھتے مرغ کو اسواسطے کہا کہ شہوت مین اسسے زیادہ دنیا مین کوئی جانور نہین تاکہ تمکو معلوم
ہووے کہ تم بھی اپنی شہوت نفس کو پایمال کرو اور مور کو اسواسطے مارنیکو کہا کہ اسکے برابر زمانہ
مین کوئی پرند نہین تو اپنی زینت و آرایش کو دنیا کی چھوڑ * اور کوّے کو اس لئے کہا کہ اسکے
برابر حریص دنیا مین کوئی جانور نہین اور تجھکو لازم ہی کہ تو اسکے برابر حرص دنیا کی نکرا اور گدھ کو
اسواسطے کہا کہ اُسکی عمر پانسو برس سے کم نہین تو بھی اُسکو اُمید زندگی کی بڑی ہی پس تم
ایسی زندگی کی امید مت کرو اور موت ہمیشہ یاد رکھو * تب حضرت ابراہیم ع م نے اللہ کے

حکم سے اُن چاروں جانوروں کو ذبح کرکے گوشت پوست اور ہڈی رگ ہاون دستہ میں کوٹا اور چار گولیاں بنا کر چاروں طرف ڈال دیں اور چاروں کا سرا اپنے ہاتھ میں لیکر بلایا ای جانورو اللہ کے حکم سے آؤ تب وہ گولیاں جانوروں کی دھڑ بنکر حضرت خلیل اللہ کے ہاتھ میں مرغ کے سر میں مرغ کا بدن اور مور کے سر میں مور کا بدن اور کوے کے سر میں کوے کا جسم اور گدھ کا سر گدھ کے تن میں آلگا اور سب جی اُٹھے اللہ کی قدرت سے گوشت اور پوست اور رگ اور ہڈی اور پر و بال انکے سرنو سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم کے ہاتھ سے اُڑ گئے اور وہ چار جانور انکے چاروں طرف سات رات دن طواف کیا کئے * پس ابراہیم عم کو حکم ہوا کہ ای ابراہیم تو نے اسماعیل کو جیسا کہ خدا کی راہ میں دیا ویسا ہی اپنا جمیع مال و متاع بھی دے تو تو مبرا اور سب خالص زیادہ ہوویگا اللہ تعالی فرماتا ہی * اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ * جب کہا اُسکو اُسکے رب نے حکم بردار ہو بولا میں حکم میں آیا جہان کے صاحب کے * پس ابراہیم عم نے اپنا سارا مال و متاع فقیروں کو لوٹا دیا اُس وقت حضرت کی عمر نو سے برس کی تھی اسمین حضرت سارہ خاتون سے کوئی فرزند نہوا اس لئیے گوسالے کو حضرت سارہ نے قلادہ زریں پہنا کر بجاے فرزند کے پرورش کرتی تھیں * نقل ہی کہ حضرت ابراہیم عم نے سات رات دن مسافر کے لئیے کھانا نہیں کھایا تھا تب اللہ کے حکم سے بارہ شخص جوان نیک روی خوش خو شال لڑکوں کے مزین ہو کر حضرت ابراہیم کے پاس آئے سلام کیا جواب سلام حضرت نے انکا ادا کیا جانا کہ یے آدمی ہیں حالانکہ وے فرشتے تھے انکے ہاتھ پکڑ کر حضرت اپنے گھر کو لیگئیے اور اپنی بی بی سے کہا ای سارہ سات دن کے بعد آج مہمان عزیز و مکرم آئے ہیں جو چیز کہ عزیز و پیاری رکھتی ہی اِنکے لئیے کھانیکو لا سارہ بولیں ای حضرت میں اس گوسالے سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں رکھتی ہوں اِسے بمنزلہ فرزند کے میں نے پالا ہی چاہو تو اِسے ذبح کرکے مسافر کو کھلاو تب حضرت نے اُسکو ذبح کیا اور بریان کرکے مہمانوں کے سامھنے لا رکھ دیا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ * اور آچکے ہیں ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہی * پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک گائے کا بچا تلا ہوا * اور آپ بھی مہمان کے ساتھ نہر

نیچے کئے باادب جیسا کہ چاہیئے کھانے لگے سارہ خاتون پردے سے دیکھکر بولین کہ ای حضرت تم
کھاتے ہو مگر مہمان نہیں کھاتے تب حضرت نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ مہمان کھاتے نہیں حضرت
نے پوچھا کہ کیون نہیں کھاتے انھون نے جواب دیا کہ تمکو اسکی قیمت بے دیکر کھانا درست نہیں
ہی حضرت نے کہا کہ اچھا دیجیے دست بولے کیا چاہیئے تب آپنے فرمایا قیمت اسکی بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر کھانا اور آخر کا الحمد للہ پڑھنا یہی قیمت ہی * حضرت جبرئیل نے ایک آواز دیکہ کہا
ای ابراہیم اسبات سے خدا تعالی تم سے بہت راضی اور خوش ہوا اور تمہین دوست
فرمایا * اتنا کہکر بولا کہ آپ تمہین نہ کیجیے ہم جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور دردائیل اور
عقوائیل اور بھی کئی فرشتے ہمارے ساتھ ہیں ہم پر رب العالمین کا حکم ہی کہ پہلے تمہارے
پاس جاوین کہ مہمان کے لئے تم نے سات دن سے کچھ نہیں کھایا اور روزہ دار ہو کہ ہم تمہارے افطار
کروانیکو آئے تھے بعد اسکے ہم شہرون مین لوط کے جاوینگے کہ وہ پیغمبر مرسل ہی انکو وہان کے
قوم کی بلا سے نجات دینگے اور یہہ تمکو بشارت دیتا ہون کہ تمہارا فرزند مبارک تولد ہوگا نام اسکا
اسحاق اور انکے بیٹے یعقوب ہووینگے * اُسوقت حضرت سارہ رض کھڑی تھین اسباتکے
سنتے ہی ہنس پڑین اللہ تعالی فرماتا ہی * وَامْرَاَتُہٗ قَائِمَۃٌ فَضَحِکَتْ فَبَشَّرْنَاھَا بِاِسْحَاقَ وَمِنْ
وَّرَاءِ اِسْحَاقَ یَعْقُوْبَ * اور اسکی عورت کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پھر ہمنے خوشخبری دی
اسکو اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی * تب حضرت سارہ بولین * قوله تعالی قَالَتْ
یَاوَیْلَتٰی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ
اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ * بولی ای خرابی کیا مین
جنونگی اور مین بڑھیا ہون اور یہہ خاوند میرا بوڑھا یہہ تو ایک عجیب بات ہی * وے بولے
کیا تعجب کرتی ہی اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہی اور برکتین تم پر ای گھروالو * بولے ای سارہ اللہ
کے کارخانے مین تعجب نکر کہ اسحاق کی پشت سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہووینگے حضرت سارہ
نے کہا اسکے کیا آثار ہین بولے کہ دیکھو ہڈیان گوسالے کی جو کہ طبق مین رکھی ہین * بعد اسکے کہا
قم باذن اللہ اُسی وقت بچھیرا جی اُٹھا اور دوڑتا ہوا اپنی مانکے پاس جا دودھ پینے لگا * اور
دوسری علامت یہہ کہ ایک شاخ درخت سوکھی نیم سوختہ حضرت کے گھر مین تھی. جبرئیل عم نے اپنا

پر آسمہر ملا فی الفور ہری ہوئی پتیان نکلین * اور میوہ پھلا اور پختہ ہوا تب حضرت سارہ کو دیا اُنھونے
اسے کھایا بعد ازان حضرت سارہ سے جبرئیل عم کہنے لگے کہ تمنے خدا کی قدرت دیکھی کہ کتنے دن کی
سوکھی لکڑی ہری ہوئی میوے پھلے اور تم نے کھایا پس اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہین کہ تمھین
ایک فرزند دیوے کہ اُسکا نام اسحاق اور اسکے بیٹے کا نام یعقوب ہو *

* قصہ لوط عم کا * بعد اِسکے اُن فرشتون نے شہر ستان لوط عم کا قصد کیا
حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا وے بولے ہم اللہ کے بھیجے ہوئے اُس
شہر کے لوگون کو ہلاک کرنے کے لئے جاتے ہین تم ہمارے ساتھ نہ آو کہ عذاب کے دیکھنے کی طاقت
تمھین نہ ہوگی اُسنے کہا کہ خدا میرا حافظ ہی مین تمھارے ساتھ دیکھنے جاونگا تب خلیل اللہ اُونٹ
پر سوار ہوکر اُنھونکے ہمراہ ہولئے جب دو برہ کوس کے فاصلے پر جا پہنچے فرشتون نے کہا کہ تم یہان
ٹھہرو آگے جانے کا حکم نہین * پس حضرت اُونٹ پر سے اُترپڑے اور عبادت مین مشغول
ہوئے اور وے شہرستان مین لوط عم کے اُس جگہہ جا کر پہنچے کہ جس جگہہ مین حضرت
ابراہیم نے فرمایا کہ یہان کے لوگ بدکردار اور بد فعل ہین کہ مرد ونکے ساتھ مرد اور عورتون کے
ساتھ عورتین مرتکب ہوتے ہین اور رہزنی سے لوگون کا مال چھین لیتے ہین اُسوقت حضرت
ابراہیم نے فرمایا تھا کہ جو لوگ اِس فعل مین گرفتار ہین اُن پر غضب الہی ہوگا ہلاک
ہووینگے اور اُس بات کو خداے تعالی نے قبول کیا تھا تا کہ ابراہیم عم کی بات رایگان نجاوے
تب فرشتون نے اللہ کے حکم سے اُن چھہ شہرونکو سواے شہر سدوم کے اُلٹ دیا اور
اہل سدوم نے جب اُن چھہ شہرونکے لوگونکی بد اطواریان دیکھین اُنکے ساتھ شادی بیاہ وغیرہ
موقوف کیا تھا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اہل سدوم کو اُنپر فضیلت دی اور نجات بخشی * اور اُن
شہرون مین لاکھہ مرد جنگی تھے سب ہلاک ہوئے غرض وہ فرشتے لوط عم کے گھر مین آئے
اور انکی بیٹیون کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا بعدہ جبرئیل نے انسے کہا کہ اس شہر مین
کوئی ایسا ہی کہ ہم مسافرون کو آج کی شب مہمان رکھے اور کھلاوے انھون نے جواب دیا
کہ بغیر ہمارے باپ کے اِس شہر مین اور کوئی نہین ذرا صبر کرو وہ عبادت سے فراغت کرین
تو البتہ تمھاری خدمت کرینگے جب حضرت لوط عم نے عبادت سے فراغت کی گھر کے دروازے

پر دیکھا کہ بارہ شخص صاحب جمال کم سن بال بنائے اور کپڑے معطر پہنے ہوئے آئے ہیں * اور آپ اندیشہ کرنے لگے کہ بیبیاں میری صاحب جمال ہیں خدا نخواستہ یہہ قوم انکے ساتھ بدی کریں * جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا * وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ * وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ اور جب پہنچے ہمارے بھیجے ہوئے لوط پاس خفا ہوا انکے آنے سے اور رک گیا جی میں اور بولا آج کا دن بڑا سخت ہی * اور آئی اس پاس قوم اسکی دوڑتی بے اختیار * اور آگے سے کر رہے تھے برے کام * تفسیر میں لکھا ہی وہ فرشتے لڑکے بن کر گئے حضرت لوط کے گھر میں چونکہ حضرت کو اس قوم کی بد خوئیاں معلوم تھیں اسے خفا ہوا کہ لڑائی کرنی پڑتی لاچار آپ مہمانوں کو اپنے گھر میں لے گئے حضرت کی بی بی کافر تھی اسنے اس قوم بد فعل کو جو اس موسم میں مخفی رہ لئے تھے جلد جا کر خبر دی وہ قوم لوطی تھی پس حضرت کی حویلی میں آکے بولے ای لوط وہ بارہ شخص غلام خوبرو جو آج تیرے گھر میں مہمان آئے ہیں انھیں ہمارے پاس بھیج حضرت نے اس بات کو سنکر مارے ڈر کے کہا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا * قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ * لوط نے کہا ای قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں یے پاک ہیں تمکو ان سے نکاح دونگا پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو میرے مہمانوں میں * کیا تم میں سے ایک مرد بھی نہیں نیک راہ * خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت لوط عم کے گھر میں فرشتے مہمان بن کر اترے اور قوم دیکھکر دوڑی تب لوط عم نے بچانے کے لئے اپنی بیٹیوں کو نکاح دینے اس قوم کے ساتھ قبول کیا انھوں نے اسپر بھی نہ مانا اور اسوقت زن مومنہ کو کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا * پس کافروں نے حضرت لوط کی بات نہ مانی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے اور کہا قولہ تعالی * قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ * تو تو جان چکا ہی ہمکو تیری بیٹیوں سے دعوی نہیں * اور تجھکو تو معلوم ہی جو ہم چاہتے ہیں * پس قوم نے کہا ای لوط ہم تمہاری بیٹیوں کو نہیں مانگتے تم جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں تم اپنے مہمانوں کو ہمارے پاس بھیج دو حضرت نے کہا قولہ تعالی * قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ * اگر مجھکو تمہارے سامھنے زور ہوتا

یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے میں * یعنے ای قوم مجھے قوت ہوتی تو تمہارے ساتھہ لڑتا لیکن مین نے
صبر کیا اور پناہ چاہی خدا سے تمہارے شر سے میرے مہمانون کو خدا محفوظ رکھے * اور فرشتون کو
خدا کی طرف سے یہی حکم تھا کہ جب تک لوط تمہارے پاس اُس قوم کی شکایت تین مرتبہ
نہ لاوین تب تک تم ہرگز اُس قوم سے برائی نہ کرنا اور نام اپنا مت بتانا * جب لوط عم اپنے
گھر مین گئے اُس قوم نے انکو زخمی دیا اور زخمی کیا تب حضرت لوط نے مہمانون پاس آکر کہا کہ
مین قوت برابری اُنکی نہین رکھتا کہ اُن ملعونون کے شر سے بچون اور تمہین بچاؤن اور انکو
دفع کرون آپ دبہ ہو کر یہ کہ رہے تھے پھر اُن مردودون نے آکر حضرت پر بے ادبی سے
ہاتھہ چلایا لاچار ہو کر اُن مہمانون کے پاس سبطاقتی سے آئے اور تیسری نوبت مین مہمانون نے
کہا قولہ تعالی قَالُوا یَا لُوطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَصِلُوا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَهْلِکَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّیْلِ
وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ اِنَّهُ مُصِیبُهَا مَا اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ * مہمان
بولے ای لوط ہم بھیجے ہوئے ہین تیرے رب کے یہ ہرگز نہ پہنچ سکینگے تجھہ تک سو نکال
اپنے گھر کو کچھہ رات رہے سے اور منہہ موڑ کر نہ دیکھے کوئی تم مین سے مگر تیری عورت یون ہے کہ
اُسپر پڑنا ہے جو اُن پر پڑیگا اُنکے وعدیکا وقت ہی صبح اُن مہمانون نے ظاہر کیا کہ ہم رسول
ہین بھیجے ہوئے اللہ کے تم پاس اس لیے آئے ہین کہ تم آج کی شب اس قوم سے جدا ہو کہ ان
پر عذاب آویگا حضرت پوچھنے لگے کہ اول شب یا آخر شبکو اُنھون نے کہا آخر شب وہ سب
یہ باتین سنتے تھے اتنے مین وہ مردود سب آکر حضرت کا گھر کھودنے لگے اور بولے قولہ تعالی *
اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیبٍ * کیا صبح نہین ہی نزدیک * یعنے ای لوط صبح ہوئی تمنے ہمکو کچھہ نہ کیا * یہہ
بول کر چاہا کہ فرشتون پر دست انداز ہووین جبرئیل عم نے اُن پر کچھہ دم کیا فی الفور طمس
ہو گئے یعنے آنکھہ ناک منہہ اُنکا ایکسان ہو گیا بند ہو گئے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا * وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ
عَنْ ضَیْفِهِ فَطَمَسْنَا اَعْیُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِی وَنُذُرِ * اور تحقیق ارادہ کیے اسکے مہمان پر
پھر کھودین ہم نے انکی آنکھین اب چکھو عذاب کو میرے اور پہنچو میری مصیبت کو قولہ تعالی
* وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُکْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِی وَنُذُرِ * اور تحقیق نازل ہوا اُن پر
عذاب صبح کو سویرا عذاب جو ٹھہر رہا تھا * اب معلوم کرو میرے عذاب اور مصیبت کو *

پس اُس قوم کی نہ آنکھ رہی نہ ناک نہ منہہ واویلا کرنے لگے اور بولے کہ لوط نے جادوگرون کو اپنے گھر مین لا رکھا ہی بولا لوطؑ بول دے اپنے مہمانون کو کہ ہماری آنکھین اچھی کر دیوین تو ہم اُن برے فعلون سے توبہ کرین تب جبرئیل عم نے اپنا پر انکے چہرون پر ملدیا اُسیوقت آنکھ منہہ ناک انکا سب درست ہو گیا پھر فرشتون پر قصد کیا تمام بدن انکا خشک اور شل ہو گیا پھر توبہ کی * پھر جبرئیل عم نے اپنا پر انکی آنکھون اور بدن پر ملکر اچھا کیا بعد ان کافرون نے لوط عم کے گھر سے نکلکر تمام دروازے شہر کے بند کر دیئے اور بولے کل لوط کے مہمانون سے ہم اُسکا بدلا لینگے * جبرئیل عم نے لوط عم کو فرمایا کہ تم اپنے عیال و اطفال لیکر اِس شہر سے نکل جاؤ آپ نے فرمایا کہ اُن مردودون نے شہر کے دروازے بند کر دئے ہین تب جبرئیل عم حضرت لوط کو شہر سے نکال کر حضرت خلیل اللہ کے گھر تک پہنچا دیا * چونکہ لوط عم کی جورو کافرہ تھی آپ نے اُسے چھوڑا اپنی بیٹیون کو لیکے حضرت خلیل اللہ کے گھر مین داخل ہوئے حضرت نے اُن کو بڑی پناہ اور چاو سے رکھا بعد اسکے جب آفتاب طلوع ہوا خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے پر اپنا نیچے زمین کے دیکر تمام بستی اور شہر سب لوط عم کا اس طریق سے اُلٹ دیا کہ ایک پتا درخت کا اور حلقہ دروازیکا نہ ہلا اور گھوڑے بھی بچونکے لغزش نکئے اسیطرح ہوا پر اُڑادیا اور آواز اُن فرشتون کی خلیل اللہ تک پہنچی اور اس قوم کفار کو کچھ خبر نہ ملی * ابراہیم عم اسکی ہیبت سے بیہوش ہو گئے اُسوقت جبرئیل عم نے آکے تسلی دی اور گود مین لیا تب ہوش مین آئے حق تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ * پھر جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر نیچے اور برسائے ہمنے اُس پر پتھر اور کنکر تہ بتہ * لوط عم یہہ حال دیکھ کر تاسف اور زاری کرنے لگے شہر کو دیکھا خراب ہو گیا اور ہر ایک کے گلے مین لعنت کا طوق پڑا ہوا * اور اس پر نام اسکا لکھا چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی * مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ * نشان کیے ہوئے نزدیک پروردگار کے تیرے اور نہین ہی وہ ظالمون سے دور * ابراہیم عم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ اس قوم کا کون سی جا ٹھکانا ہی وہ بولا سات طبق زمین کے نیچے دوزخ ہاویہ مین جا رہینگے حشر کو انصاف کر کے پھر اُس دوزخ مین ڈالے جاوینگے اسبات

کو سنکر حضرت خلیل اللہ عبادت مین مشغول ہوئے * کہتے ہین کہ حضرت خلیل اللہ کے چار بیٹے تھے حضرت اسمٰعیل عم بی بی ہاجرہ کے بطن سے اور حضرت اسحٰق اور مدین اور مداین بی بی سارہ کے بطن سے تھے اور اسمٰعیل عم کے ایک بیٹا تھا اور توریت مین لکھا ہی کہ بارہ بیٹے تھے * نام انکا قیدار چالیس گز لانبے سات گز موٹے چوڑے عرب کے سلطان تھے تمام عرب انکے مطیع تھے اور حضرت اسحٰق کے دو بیٹے عیص اور یعقوب اور مداین کے ایک بیٹے نام اُنکا شعیب تھا اور مدین کے بیٹے سب عجم کے بادشاہ تھے * جب ابراہیم عم کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی موت قریب آئی اور اپنی موت سے ہمیشہ ڈرتے تھے اس لئے حق تعالی نے چاہا کہ انکی موت انکی مرضی موافق کی جاوے * تب ایک بوڑھا مہمان اُن کے پاس بھیجی حضرت نے اُسے کھانا لا دیا اور وہ مارے ضعف کے کھا نسکا حضرت نے اُسے پوچھا کہ آپکا سن شریف کس قدر ہی اُسنے کہا ایک سو تیس تب خلیل اللہ افسوس کرنے لگے کہ مجھکو بھی شاید اِس سن مین یہہ حال گذرے ابھی تو میری عمر اِسسے دس برس کم ہی تب کہا کہ الہی مین اپنی عمر اِسسے زیادہ نہین چاہتا ہون پس حضرت نے چارون بیٹون کو بلا کے وصیت کی * اِسبات کو حق تعالی فرماتا ہی * وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ طيٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ * اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹون کو اور یعقوب * اے بیٹو اللہ نے چن کر دیا تمکو دین * پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر کہ خدا تعالی نے اِس دین کو دین اسلام فرمایا * اور مین نے تمکو سنا دیا حضرت اسمٰعیل نے کہا اپنے باپ سے یا خلیل اللہ حق تعالی نے آپکو کس کام کے سبب سے نبوت اور خلافت دی * بولا دنیا کے تین کام سے * اول مین نے عمر روزیکا نکیا کہ کل کیا کھاؤنگا اور دوسرا بغیر مہمان کے کھانیکو نکھایا اور تیسرا یہہ جب دو کام اول و آخرت کا آن پڑتا مجتمع ہوتا تو پہلے آخرت کا کام کرتا پیچھے دنیا کا ان تین کام کے سبب سے حق سبحانہ تعالی نے مجھکو خلافت و کرامت بخشی * فرمایا اللہ تعالی نے * وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا * اور اللہ نے کرلیا ابراہیم کو اپنا دوست * پس خلیل اللہ نے اپنے بیٹون کو یہہ باتین کہکر ایک سو بیس برس کے سن مین انتقال فرمایا * اور شام مین مدفون ہوئے بعد انکے بیٹے سب اپنے اپنے مقام پر جا رہے * بعد اسکے

حضرت اسماعیل عم نے حضرت اسحاق سے کہا کہ مجھے تجھ باپ کی شئی سے حصہ دو تاکہ نشان
ونیر کہ باپ کا رہے آپ نے کہا کہ تم ہمارے برابر نہین ہو محروم المیراث ہو تم ہون باپ کا حصہ نہین
ملیگا اسبات تو سنکر حضرت اسماعیل کچھ رنجیدہ ہوئے اسوقت جبرئیل عم نے آکر حضرت
اسحاق کو کہا کہ تو اسماعیل پر فوقیت مت کر کیونکہ محمد مصطفی سید عالم خاتم الانبیا اُنکی پشت
سے ہووینگے اور سب مومن اُنکی پشت سے * اور تمہاری پشت سے تمام جہود اور نصارا
اور گمراہ پیدا ہووینگے اور تمہاری اولاد کو اُنکی اولاد ہمیشہ ذلیل و خوار رکھینگے اور سب نکاح
اُن پر تمہاری قوم کی عورتین لونڈیان حلال ہونگی * اسبات کو جبرئیل سے سنکر حضرت اسحاق
اتنا روئے کہ اُنکی آنکھون مین چھالے پڑ گئیے اور نابینا ہو گئیے * اسکے دو برس بعد جبرئیل نے آکے کہا
ای اسحاق تجھکو بشارت دیتا ہون خدا کی طرف سے کہ تیری پشت سے چار ہزار پیغمبر ہونگے اور
ایک اُنمین سے موسی پیغمبر ہوگا وہ خدا کے ساتھ باتین کریگا اور لقب اُنکا موسی کلیم اللہ ہوگا * اور
اگر چاہو تمہین بینا کرے یا چاہو تو ویسا ہی رہے کہ قیامتکے دن خدا کا دیدار دیکھوگے اسحاق عم نے
خوش ہوئے کہا کہ مین آنکھین اپنی دنیا مین نہین چاہتا ہون مگر قیامت کے دن خدا تعالی مجھکو دیدار
اپنا دیکھاوے * پس حضرت اسحاق اسی طرح چند روز رہے جب دونون بیٹے انکے عیص
اور یعقوب بڑے ہوئے انھونکے سامھنے انتقال کئیے اور اپنے والد حضرت ابراہیم خلیل
اللہ کے قبر کے پاس دفن ہوئے * قصہ حضرت اسماعیل عم کا * کہتے ہین حضرت
اسماعیل عم ہر سال مکے شریف مین سے اپنے والد کی قبر زیارت کرنیکو شام مین جاتے حضرت
اسحاق اور دوسرے بھائیونکو دیکھکر مکے شریف مین چلے آتے اور حضرت اسماعیل کی
بی بی مکے کے شریفون مین سے تھین اُنسے بارہ بیٹے تولد ہوئے * ایکروز حق تعالی کا ارشاد ہوا ای
اسماعیل مغرب زمین مین جا وانکے بت پرستون کو اللہ کی طرف بلا تب حضرت نے اللہ کی حکم
سے وہان جاکے پچاس برس تک خلق اللہ کو ہدایت کی یہان تک کہ تمام بت پرست مومن ہوگئیے
اللہ فرماتا ہی * وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِسْمَاعِیْلَ اِنَّهٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا * وَکَانَ
یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا * اور مذکور کر کتاب مین اسماعیل کا کہ وہ
تھا وعدہ کا سچا اور تھا رسول نبی * اور حکم کرتے تھے اپنے گھر والون کو صلوۃ اور زکوۃ کا اور تھے

اپنے رکھے پاس پسند * یعنے حضرت اسماعیل سنے ایک شخص کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ جبتک تو آوے میں اسی جگہہ پر رہونگا وہ شخص ایک برس تک نہ آیا حضرت ایک برس تک اسی جگہہ پر اسکے منتظر رہے اس لیئے اللہ تعالی سے اُنکو صادق الوعدہ فرمایا * اور عمر حضرت کی ایک سو تیس برس کی ہوئی تھی تمام عمر مکے میں رہے * اور کہتے ہیں کہ آخر دفعہ کو مکے سے شام کو تشریف لیگئے اور حضرت اسحاق کے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوب اور آپکی ایک بیٹی تھی نام اُسکا نسیمہ اُسے حضرت عیص کے ساتھ بیاہ کر دیا اور حضرت اسحاق کو کچھ وصیت کر کے پھر مکے تشریف لے گئے بعد ایک برس کے انتقال کیا بیٹوں نے حضرت ہاجرہ رض کے پہلو میں دفن کیا بعد ہ بیٹے سب اُنکے ہر ایک ملک میں متفرق ہو گئے مگر نابت اور قیدار یہہ دونوں بیٹے مکے میں رہ گئے بیشتر اہل عرب و حجاز اُنھین کی نسل سے ہیں *

* قصہ حضرت اسحاق کا *

خبر میں آیا ہی حق تعالی نے اُنکو پیغمبر کر کے بھیجا اہل کنعان پر اور آپ کی بی بی کنعان کے سردار کی بیٹی تھین اور تفسیر عزیزیہ میں لکھا ہے حضرت اسحاق کی شادی حضرت لوط کی بیٹی سے تھی اُنسے دو بیٹے پیدا ہوئے عیص اور یعقوب عم * توریت میں لکھا ہی کہ دونو بھائی ایک ساتھ پیدا ہوئے تھے یعقوب عیص کے پیچھے یعنے عقب عرب میں پانو کی ایڑی کو کہتے ہیں یعقوب عیص کی ایڑی پکڑ کے تولد ہوئے تھے جب دونوں بھائی بڑے ہوئے حضرت اسحاق نے عیص کو حضرت اسماعیل عم کی بیٹی سے بیاہ دیا اور حضرت یعقوب عم کو کہا کہ تمہارا بیاہ کنعانی کی بیٹی سے دونگا اور اُنکی ماں نے کہا کہ اُنکے ماموں کی بیٹی سے شادی کردونگی وہ بڑا مالدار ہی ملک شام میں اُسکے برابر کوئی نہین اور باپ بھی راضی ہوئے اِس میں یعقوب عم اسباتکو سنکر پس و پیش کرتے تھے کہ شادی نہین کرونگا * حضرت عیص کو اسحاق عم بہت چاہتے تھے وہ اکثر اوقات شکار میں جاتے اور شکار کرتے تھے اور یعقوب عم شکار نہین کرتے تھے * ایک روز حالت ضعیفی میں حضرت اسحاق نے حضرت عیص سے کہا کہ ای بیٹا ایک بکری جنگلی یا ہرن شکار کر کے کباب اُسکا مجھے کھلا تو مین دعا کرونگا کہ خدا تعالی تمکو پیغمبری دیوے تب عیص تیر و کمان لیکر باپکے لیئے شکار کو نکلے اُنکی ماں یعقوب عم کو زیادہ پیار کرتی تھین بولین کہ ایک بکری

موتی تازی ابھی لاکر ذبح کرکے کباب بناکے جلدی سے اپنے باپکو کھلا دو تجھے دعا کرے تب یعقوب نے اپنی والدہ کے فرمانے سے ایک بکری ذبح کرکے جلدی جلدی کباب بناکے لادیا حضرت اسحاق تو ابھی آنکھون سے معذور رہے بو سے کباب پاکے بولے کہ کون لایا ہی کباب حضرت یعقوب کی مان نے کہا کہ عیص لایا ہی فرمایا کہ سامھنے لادو حضرت یعقوب نے سامھنے لادیا جب اسحاق عم اُسے کھاکے خوش ہوئے تب یعقوب عم کی مان نے کہا یا حضرت آپ گوشت کھلانیوالے کو دعا کیجیئے تب حضرت نے یہ دعا فرمائی یا رب جس بیٹے نے یہ گوشت کھلایا ہی اُسکو اور اُسکی اولاد کو پیغمبر کیجو * بعد اسکے حضرت عیص شکار سے آئے کباب بناکر حضرت اسحاق کے سامھنے لارکھ دیا تب حضرت اسحاق کو معلوم ہوا کہ میری بی بی نے حیلہ کرکے یعقوب کے ہاتھ سے کباب کھلایا اور دعا اُسکے حق مین کروائی کہ اُسے بہت چاہتی تھی پس حضرت نے کہا ای عیص تیری دعا یعقوب نے لے لی عیص نے اس بات کو سنکر غصہ مین آکر کہا کہ مین یعقوب کو مار ڈالونگا تب حضرت اسحاق نے یہ بات سنکر اُسے کہا کہ مت مار تیرے لئے بھی مین دعا کرونگا کہ تمھاری نسل سے بہت خلائق پیدا ہوگی اور نبی بھی ہونگے * تب حضرت کی دعا سے عیص کی اولاد برتی مغرب اور راس سندریہ اور کنارے دریا کے اُنکی اولاد پھیل گئی * اُسکے ایک بیٹے کا نام روم تھا اب جسکا نام روم شہر ہی اُسکو استنبول بھی کہتے ہین آسنے وہ شہر بسایا پس روم کی نسبت اُسیکی طرف ہی اور اُنھی کی اولاد بہت ہی * پس حضرت اسحاق نے ایک سو ساٹھہ برس کی عمر مین وفات پائی اور اپنی والدہ سارہ خاتون رض کی قبر کے پاس مدفون ہوئے بعد اسکے یعقوب عم ڈر گئیے کہ مبادا عیص مجھکو مار ڈالے مارے خوف کے دنکو چھپے رہتے شب کو نکلتے اسیطرح ایک برس گذرا بعد اسکے ایک روز اُنکی مان نے کہا کہ تم اپنے ماموکے پاس شام مین جا رہو وہ وہان بڑے رئیس ہی اور بڑے مالدار اُسکی بیٹی سے تجھے بیاہ دونگی اپنے باپ کی وصیت بھلا یہان مت رہ تو بہتر ہی تب حضرت یعقوب کنعان سے رات ہی کو نکل کر شام کی طرف چلے گئیے چونکہ وہ رات کو نکل گئیے تھے اس لئیے نام اُنکا اسرائیل ہوا * اسرائیل نام تب کو نکلنے ہوا * اور نام یعقوب بسبب معقب ہونے عیص کے ہوا یہہ بات توراۃ مین لکھی

پس دونون نام کی وجہ تسمیہ معلوم ہوئی جب اپنے ماموں لایان کے پاس شام مین جا پہنچے انھوں نے تسلی دی کہ تم یہان رہو اور بہت پیار کرنے لگے دو بیٹیان انکی تھین بڑی کا نام لیا اور چھوٹی کا نام راحیل تھا اور راحیل خوبصورت تھی یعقوب نے اپنے ماموں سے کہا کہ راحیل کو میرے ساتھ بیاہ دو کیونکہ یہہ میرے باپ کی وصیت ہی کہ تم اپنے ماموں کی بیٹی سے شادی کیجو تب اُسنے کہا کہ تمہارے باپ کی کوئی شئی تمہارے پاس نہین ہے اپنی بیٹی کو تمھین کیونکر دون دین مہر کہان سے دوگے یعقوب نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہین مگر چند سال تمھاری بکریان چرا کر اسکی مزدوری سے دین مہر دونگا اُنکے ماموں نے کہا کس کو چاہتے ہو انہنے کہا مین راحیل کو چاہتا ہون پس دونون مین اقرار ہوا سات برس میری بکریان چراکے راحیل کو شادی کرے جب سات برس گذرے یعقوب عم نے راحیل کی درخواست کی تب انکے ماموں نے بڑی بیٹی کو کہ نام اسکا لیا تھا شب کو خلوت مین یعقوب کے سپرد کیا حالانکہ اقرار شادی کا راحیل سے تھا * دوسرے دن ماموں کے پاس جاکے بولے کہ مین لیا کو نہین چاہتا تھا راحیل کی درخواست تھی راحیل کو چاہتا ہون اُسنے کہا کہ وہ بدصورت ہی اور یہہ بھی لوگ کیا کہینگے کہ بڑی بیٹی کو گھر مین رکھکے چھوٹی بیٹی کو بیاہ دیا اور بڑی گھر مین رہی یہہ بڑا عیب ہے * اگر راحیل کو چاہتے ہو تو سات برس پھر بکری چراؤ اُس زمانے مین دو بہن کو ایک شخص سے بیاہ دینا جایز تھا حضرت ابراہیم عم کے ایام سے تا نزول توراۃ موسی عم پر * بعد اسکے توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن مین دو بہن کو جمع کرنا حرام ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا * وَاَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ * اور یہہ کہ اکٹھی کرو دو بہنونکو مگر جو آگے ہو چکا * پس یعقوب عم نے اور بھی سات برس ماموں کی بکریان چرائین پیچھے انکو راحیل سے بیاہ دیا اور مال اسباب بہت دیکر دونون بیٹیون اور داماد کو اپنے پاس رکھا * بی بی لیا کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے روبیل وزبون وشمعون ولاوی یہودا زبولون یہہ نام توریت مین بھی پایا * اور ایک مدت تک بی بی راحیل سے اولاد نہوئی اُسکی ایک لونڈی تھی زلفی نام اُسے حضرت یعقوب کی [illegible] مین دیا تھا اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے دان اور نفتان اور بی بی لیا نے بھی اسی پر رشک کرکے

ایکدن سات آدمی یہودی نے آکے حضرت عمر خطاب رض سے مباحثہ کیا یہودیون نے حضرت عمر رض سے کہا کہ ہماری توریت بہتر ہی تمہارے قرآن سے اور عمر رض نے فرمایا کہ ہمارا قرآن شریف بہتر ہی تمہاری توریت سے * یہودیون نے کہا کہ حضرت یوسف کا قصہ توریت مین مذکور ہی قرآن مین نہین اور حالانکہ وہ بہتر قصون مین سے ہی * حضرت عمر رض اصحابت کو سنکر بہت دلگیر ہوئے اور رسول خدا پاس آکے حال مناظرے کا بیان کیا رسول خدا اسکے جواب سے متفکر ہوئے اتنے مین جبرئیل آمین بحکم رب العالمین حضرت کے پاس آ پہنچے اور قصہ حضرت یوسف عم کا بیان فرمایا * قصے کا شروع یہہ تھا جب یعقوب عم بعد مدت کے شام سے کنعان مین تشریف لائے اور یہان مقیم ہوئے * بی بی راحیل حضرت یوسف عم کی والدہ نے بعد تولد ہوتے بنیامین کے فوت کی اسوقت حضرت یوسف کی عمر پانچ برس کی تھی گیارہ بھائیون سے وہ بہت خوبصورت تھے یعقوب عم انکو سب بیٹون سے زیادہ پیار کرتے بنیامین شیرخوار تھے انکی خالہ لیا نے انکو پرورش کیا اور یعقوب عم کی ایک بہن تھین ایکدن انھون نے یعقوب عم کے گھر جاکر سب بیٹون کو انکے دیکھا پر انکو کسی پر پیار نہ آیا مگر حضرت یوسف پر فریفتہ ہوئین تب یعقوب عم سے کہا کہ تم کثیر الاولاد ہو اور تمہاری ایک بی بی ہی خدمت سب بیٹون کی ایک سے نہین ہوسکتی ہی یوسف کو مجھے دو مین اسکی پرورش اور خدمت کرونگی یعقوب عم نے بہن کے فرمانے سے حضرت یوسف عم کو انکے سپرد کیا تب یوسف عم کو اپنے گھر لے گئین اور ناز و نعمت سے پرورش کرنے لگین اسکے لئے ہر گھڑی یعقوب عم کا دل تڑپتا رہتا اور بہن کے گھر جاکے گاہ گاہ دیکھ آتے اسیطرح روز روز حضرت یعقوب عم کی محبت یوسف عم پر زیادہ بڑھنے لگی تب بہن سے کہا کہ مین بغیر یوسف کے ایک ساعت رہ نہین سکتا ہون میرے پاس اسے بھیج دو * انکی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ مین بھی بے اسکے رہ نہین سکتی ہون اسمین حضرت نے انصاف کرکے فرمایا کہ یوسف ایک ہفتہ تمہارے پاس رہے اور ایک ہفتہ میرے پاس اُنہنے کہا کہ اچھا پہلا ہفتہ میرے پاس رہے تب حضرت نے قبول کیا * اور ایکدن کا ذکر ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ کا ایک کمربند تھا حضرت یعقوب عم کی بڑی بہن کو وہ کمربند دادا کی میراث سے انکے حصے مین پہنچا تھا اور وہی کمربند دوال سے ابراہیم عم نے وقت قربانی

اسماعیل عم کے ہاتھ پانون باندھے تھے جب یوسف عم پھپھی کے گھر مین سات دن رہے اُسکے بعد حضرت یعقوب عم نے اُسے طلب کیا تب اُسکی بہن نے ایک حیلہ سازی کی تاکہ یوسف عم کو اُنکا باپ نہ لیجا سکے یہ کمربند حضرت یوسف کی کمر مین چھپا کے کپڑے کے تلے باندھ دیا تھا کہ حضرت یوسف کو کسی بہانے سے چور بنا کے پھر اپنے گھر مین لے آوین * اُس ایام مین ابراہیم عم کی ملت و دین مین ایسا حکم تھا کہ کوئی کسی کی چیز چراتا اور وہ پکڑا جاتا تو وہ شخص صاحب مال کا غلام ہوتا * پس بعد سات دن کے حضرت یعقوب عم نے یوسف عم کو منگوا لیا پھر اُنکی پھپھی نے حیلہ کر کے یعقوب کے پاس آکر کہا کہ کمربند میرے باپ کا کیا ہوا لیقین ہی کہ یوسف کے ہمراہ جو لوگ تھے اُنھون نے چرایا ہی سب کو تم حاضر کرو جھوٹھ موٹھ سب سے پوچھ پاچھ کر حضرت یوسف کے پاس جا کے اُنکی کمر سے کمربند جھٹ سے کھول لیا اور کہا کہ یوسف میرے پاس مجرم ہوا اب دس برس قید رہے اور خدمت کرے تب یعقوب عم نے منجل ہو کر اپنی بہن کو یوسف عم کے لیجانے کی رضا دی * بعد دو برس کے خواہر اُنکی نے وفات کی بعد اُسکے حضرت یعقوب عم یوسف کو گھر مین لائے اور سب فرزندون سے حضرت یوسف کو زیادہ عزیز رکھنے لگے * ایک دن حضرت یوسف نے اپنے والد سے یہ بیان کیا کہ مین نے شب گذشتہ کو خواب مین دیکھا ہی کہ آفتاب و مہتاب اور گیارہ ستارون نے آسمان سے اُتر کے مجھے سجدہ کیا جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہی * اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يَآاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سَاجِدِيْنَ * جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو اے باپ مین نے دیکھا گیارہ ستارے اور سورج اور چاند نے مجھے سجدہ کیا * یعقوب عم نے جب اُنسے سنا متردد ہو کر یہہ فرمایا اے بیٹے مت کہو اِس خواب کو اپنے بھائیون سے کہ وے سننے سے تم سے عداوت کر کے ذلیل کرینگے فرمایا * قَالَ يَا بُنَيَّ لَاتَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ * کہا یعقوب نے اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پاس پھر وے بناوینگے تیرے واسطے کچھ فریب البتہ شیطان ہی انسان کا صریح دشمن * یعنی اُسکی تعبیر ظاہر ہی سنتے ہی سمجھ لینگے گیارہ بھائی تھے ایک باپ اور چار ماو ونیے اور اُنکی طرف محتاج ہوئے پھر شیطان نے اُنکے دل مین حسد ڈالا

حضرت یعقوب نے تعبیر خواب یوسف سے کہی قولہ تعالیٰ * وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ * اور اسی طرح نوازیگا تجھکو تیرا رب اور سکھاویگا تجھکو تعبیر بتانی باتونکی یعنے خوابونکی اور پورا کریگا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر جیسا پورا کیا ہی تیرے دو دادیون پر پہلے سے یعنے وو دادے ابراہیم و اسحاق ہیں البتہ تیرا رب خبردار ہی اور حکمت والا * یعنے نوازش اللہ کی سمجھ سے ہی سمجھ لو اور کل بیتنهالی باتوبکی * فائدہ یعنے اسمین دلالت ہی خوابکی تعبیر اُنکی ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب مناسب دیکھا چھوتی عمر مین * ابراہیم۔ اسحاق کا نام لیا اور نام اپنا نہین لیا عاجزی سے * پس یہہ تعبیر خواب کی بھائیون نے کہین سنی تب حسد کرنے لگے اور بولے قولہ تعالیٰ * إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ * جب کہنے لگے اُنکے بھائی البتہ یوسف اور اُسکا بھائی زیادہ پیارہ ہی ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم قوت کے لوگ ہین * البتہ ہمارا باپ خطا مین ہی صریح * فایدہ یعنے ہم وقت پر کام آنیوالے ہین اور یہہ لڑکے ہین چھوتے اور ایک بھائی اُن کا سگا تھا اور سب سوتیلے * یہہ باتین حالت نابالغی مین کہی تھین کسی وجہ سے اِن پر طعن درست نہین سب بھائی اُنکے نبی ہوئے اور برا مرتبہ پایا لیکن ابتدا مین سب نے رنج اُٹھائے اپنے باپ اور بھائی کے * اور بھائیون نے آپس مین صلاح کی قولہ تعالیٰ * اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ بھائیون نے آپس مین صلاح کی کہ مار ڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک مین کہ اکیلا رہ جاتا کہ تم پر توجہ ہو تمھارے باپ کی اور رہیو اُسکے پیچھے نیک لوگ * فایدہ یعنی اُنکے بھائیون نے کہا کہ مار ڈالو یا کسی کوئے مین پھینکو کہ اسکو باپ نہ پاوے اور توبہ کرو مطیع باپ کے رہو تا کہ خدا تعالیٰ ہمکو عفو کرے اُن مین ایک بھائی کا نام یہود اتھا سب اُسکے تابع اور تھے اُسنے کہا کہ مت مارو قولہ تعالیٰ * قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ * بولا ایک بولنے والا مت مار ڈالو یوسف کو اور پھینک دو اُسکو گمنام کوئے مین کہ اٹھا لیجاوے اسکو کوئی مسافر اگر تمکو کرنا ہی *

انکے بڑے بیٹے نے کہا کہ مار ڈالنا بڑا گناہ ہی لیکن راہ کے کنارے میدان مین کسی کوئے مین
ڈال دینا صلاح ہی تاکہ کوئی سوداگر پانی کے لیئے کوئے پر آویگا اُسے اٹھا کر کسی ملک مین اُس
ملک سے باپ کی نظرون سے دور لیجا پھینکیگا تو ہم بدنامی اور خون ناحق سے رہائی پاوینگے تب
سبھون نے ایک جا جمع ہو کر صلاح و مشورت کی کہ یوسف کو کیونکر باپ کے سامھنے سے دور
میدان مین لیجا دین جو دل کا مقصد بر آوے * ہرچند کہ اپنے باپ کو سمجھاتے کہ یوسف عزیز
کو ہمارے ہمراہ کر دو کہ میدان مین جا کے کھیل دکھلا دین حضرت قبول نہین کرتے * سبھو نے
اتفاق کیا کہ یوسف کو فریب دیا چاہیئے تو وہ خود باپ سے بولیگا تب سبھون نے یوسف عم
سے کہا کہ ای پیارے بھائی سیر اور تماشا میدان کا ہمارے ساتھ دیکھنے چلو تو خوب تماشا اور
کھیل میدان مین تمھین دکھلا دین اور بکری کا دودھ دوھ کے پلا دین اسنے کہا کہ مین جانے چاہتا
ہون لیکن باپ کا حکم نہین کیونکر جاؤن * اُنھون نے کہا کہ تم باپ کے پاس جا کے بولو البتہ حکم
دینگے تب انکے بھائیون نے انکے سر کے بالون مین کنگھی کر کے باپ کے پاس بھیج دیا حضرت
نے دیکھکر اُسے گودی مین اُٹھا لیا اور اُسکے سر و چشم پر بوسہ دیا حضرت یوسف بھی
اپنے باپکے ہاتھ پانون چوم کے کہنے لگے ای باباجان مین بھائیون کے ساتھ میدان مین جانے چاہتا
ہون کہ سیر میدان کی کرون اور تماشا دیکھون اور بکری کا دودھ پیون اگر حضور کی اجازت ہو
تو جاؤن دل خوش کرون * حضرت نے کہا کہ نعم یہہ بات اُنکے بھائیون نے سنی کہ یوسف کے
جواب مین والد نے نعم کہا اور اذن دیا تب یہودا سے سبھون نے کہا کہ باپ سے جا کے
اجازت مانگو اُسنے کہا کہ تم ہمارے ساتھ عہد کرو کہ یوسف کو نہ مارو تب ہم جا کے بولینگے
سب نے عہد کیا اُسکے بعد سب متفق ہو کر باپ کے پاس گئے اور کہا قولہ تعالی * قَالُوْا یَا
اَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَہٗ لَنَاصِحُوْنَ * اَرْسِلْہُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا
لَہٗ لَحَافِظُوْنَ * بولے ای باپ کیا ہی کہ اعتبار نہین کرتا ہمارا یوسف پر اور ہم تو اسکے خیرخواہ
ہین * بھیج اُسکو ہمارے ساتھ کل کہ کچھ کھاوے اور کھیلے اور ہم تو اُسکے نگہبان ہین *
حضرت یعقوب عم نے فرمایا ای بیٹو مین ڈرتا ہون کہ تم جاؤ گے اور یوسف کو بھی لیجاؤ گے اور
مین اکیلا رہون گھر مین قولہ تعالی * قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ اَنْ تَذْهَبُوْا بِہٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ

الذِّئبُ وَاَنتُم عَنهُ غَافِلُونَ * یعقوب نے کہا مجھکو غم ہوتا ہی اسسے کہ لیجاؤ تم اُسکو اور
ڈرتا ہون کہ کھا جاوے اسکو بھیڑیا اور تم اُس سے بیخبر رہو * فایدہ یعنے اُنکو بھیڑئے کا بہانہ کہنا تھا
سو ہی اُنکے دل مین خوف آیا * اور یہہ اسواسطے کہا کہ خواب مین دیکھا تھا کہ بھیڑئے نے یوسف
عم پر حملہ کیا تھا اِسلیئے ہمیشہ اُس خواب سے ڈرتے * اور بھائیون نے اُنکے حضرت یعقوب
عم کو کہا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی * قَالُوا لَئِن اَکَلَہُ الذِّئبُ وَنَحنُ عُصبَۃٌ اِنَّا اِذًا لَّخَاسِرُونَ
* بولے اگر کھا گیا اُسکو بھیڑیا اور ہم یہہ جماعت ہین قوت ور تو ہمنے سب کچھ گنوایا یعنے اگر بھیڑیا
اُسکو کھاویگا کیا اتنا نہوگا کہ ہم دس بھائی رکھہ سکینگے تو اسوقت ہم گنہگار ہونگے * پس یعقوب
عم نے اُنھون سے فریب کھاکر یوسف عم کو ایک روز کے لیئے اجازت دی اور رخصت کے
وقت یوسف عم کو فرمایا اے میری جان دم بدم سے اپنا دیدہ ملاکے یعنے ذرا آنچھے کو ڈھونڈ لون
پھر دیکھون یا نہ دیکھون بعد اسکے اپنے بیٹون کو کہا کہ یوسف کو تمہین سونپا اب جائے پھر
اسی پانو سے سلامت آؤ میرے پاس * یہہ کہکر رخصت کیا سب چلے گئے قولہ تعالی *
فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ وَاَجمَعُوا اَن یَّجعَلُوہُ فِي غَیٰبَتِ الجُبِّ * پھر جب لیکر چلے اُسکو اور متفق
ہوئے کہ ڈالین اسکو گمنام کوئے مین * پس جاتے جاتے کنعان سے چھہ کوس کے فاصلہ پر اپنے
بکریون کی چراگاہ مین جا پہنچے یوسف عم کھیل کود کے خوشیان کرتے ہوئے چلے بھائیون نے اُنکے
اُنپر ظلم اور دست درازی اور طمانچہ لگانا شروع کیا اُسینے فریاد و زاری کی اور کہنے لگے کہ مین نے
کیا ایسا گناہ کیا ہی جو تم ہم پر ظلم کرتے ہو کیا میرے باپ نے مجھے تمکو نہین سونپا تھا کیا میرے
بھائی نہین ہو * اپنے باپکی وصیت اور نصیحتین مت بھولو اور بے ادبی اور بے مہری پر میری
رحم کرو ہرچند کہ اُسنے یہہ کہا انھون نے نہ سنا مارتے ہی رہے سبھون نے کہا کہ تو نے یہہ جھوٹھہ
بات بنا کر باپسے کہی ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ آفتاب اور مہتاب اور گیارہ ستارونے
مجھے آکے سجدہ کیا ہی شاید تیری آرزو یہی تھی کہ ہم سب تیرے زیر حکم رہین اب تیری
موت آچکی ہی اور نہین ہی کوئی ایسا کہ تیرا پشت پناہ ہو * جب یہہ باتین سنین یہودا کے
پاؤن پر جا پڑے اُسنے اُنھون کو منع کیا کہ اپنے عہد پر قایم رہو اُسے مت مارو * وے بولے
اسکو کوئی کوئے مین ڈالا چاہیئے * تب یوسف عم کو کوئے کے کنارے پر لیجا کر ننگا کر کے دست

دیا باندھو ڈول میں بٹھاکر کوئے میں ڈال دیا یوسف عم فریاد و زاری کرنے لگے اور کہا کہ آج کوئی نہیں کہ میرے باپ پیر ضعیف کو خبر پہنچاوے کہ آکے دیکھے ظالموں نے مجھکو کس مصیبت میں گرفتار کیا پس ناگاہ کو چاہ میں ڈالا از راہ ترس کھایا یوسف عم اندھیرے کوئے میں آدھی راہ میں جب جا پہنچے رسی ڈول کی یہودا کے ہاتھ میں تھی اُسکے بڑے بھائی ظالم شمعون نے آکر جلدی سے ڈول کی رسی کاٹ دی * منشا اُسکا یہہ تھا کہ جلدی کوئے میں جا گرے اور مرجائے قضائے الہی سے ایک نیزہ پانی کوئے کے اندر خالی تھا * خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے آکر تھاما کوئے کے اندر پانی کے اوپر کہ ایک پتھر اُس پانی کے اندر تھا اُسے اُٹھاکر کے اُس پتھر پر بٹھا دیا پانی کے اندر جانے نہ دیا کہ اُنکو ضرر ہو * مفسرون نے اسمیں اختلاف کیا ہی کہ یوسف عم کوئے کے اندر کئی دن تھے * بعضون نے کہا سات رات دن تھے * اور بعضون نے کہا ہی کہ تین رات دن تھے * اور کسی نے کہا کہ ایک رات تھے * جب بھائیون نے اُنکو چاہ میں ڈالا اُنکو یقین ہوا کہ یوسف مرگیا اور ہمنے بلا سے نجات پائی اب یہہ بہتر ہی کہ ہم توبہ کرین اور خدا اُسکو قبول کرے اور شب و روز باپ کی خدمت کیا کرین اور وہ ہم سے راضی رہیں * یوسف عم کوئے کے اندر روتے روتے قریب الہلاک ہوئے تھے اللہ کی طرف سے بشارت ہوئی * قوله تعالی وَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ * اور ہمنے اشارت کی اُسکو کہ تو جتادیگا اُنکو اُنکا یہہ کام اور وے نہ جانینگے * فایدہ * پھر جب لبکر چاہے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا * اسواسطے کہ لایق بیان کے نہیں جو کچھ بھائیون نے ساتھ اُسکے کیا راہ میں بُرا کہتے اور مارتے لیگئے * نہ اُنکے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر * پھر کوئے میں ڈالا وہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے تب رسی میں باندھکر لٹکا دیا آدھی دور سے چھوڑ دیا تب پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشے میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیون نے کرتا اُتار کر ننگا ڈالا * تب وہان حق تعالی کی بشارت آپہنچی کہ ایک وقت تو اُنکو یاد دلاویگا اُنکا کام * پس جبرئیل عم پہنچے اور بولے ای یوسف خدا تعالی فرماتا ہی کہ کچھ اندیشہ مت کرو اپنے بھائیون کے ظلم سے خدا تعالی نے تجھے برگزیدہ کیا ہی اور اُنھون کو تیرے تابع و مطیع کریگا * بعد ازان سب بھائی آپس میں کہنے لگے کہ باپ پاس جاکے کیا جواب دینگے اگر یوسف کو طلب کرے اُسکی

کہانہ پھر ہی مضمون نے کہا یہی بولینگے ہم کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا پس ایک بزغالہ بکری کا
ذبح کیا اور اسکے خون سے پیراہن یوسف ع کا آلودہ کرکے باپ کو لاکے دکھایا جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہی * وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ
مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ * اور آئے اپنے باپکے پاس
اندھیرا پڑے روتے ہوئے کہنے لگے ای باپ ہم دوڑنے لگے آگے نکلنے کو اور چھوڑا
یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اسکو کھا گیا بھیڑیا اور تو باور نہ کریگا ہمارا کہنا اگر چہ
ہم سچے ہون * جب رات ہوئی کرتا خون آلودہ یوسف ع لیکر باپ کے پاس آکر سب حاضر
ہوئے اور بولے کہ ہم بکریون کے گلے کے پاس یعنی چراگاہ کے پاس گئے تھے اور یوسف کو
اسباب پاس رکھ گئے تھے بھیڑیا آیا اُسکو کھا گیا * ای باپ ہم خوب جانتے ہین کہ آپ
ہماری بات کی تکذیب کرینگے اگر ہم ہزارون بات سچ کہینگے پھر بھی آپ کو باور نہوگی *
تب کرتا خون آلودہ نکال کر دکھایا حضرت یعقوب ع نے باور نہ کیا قولہ تعالی * وَجَاءُوا
عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ * اور لائے اُسکے کرتے پر لہو لگا کر جھوٹھ * جب یعقوب
ع نے کرتا خون آلودہ دیکھا اور دریدہ نہ پایا بیٹون سے کہا کہ اس پیراہن سے بوئے خون
یوسف کی نہین پائی جاتی ہی شاید بھیڑیا یوسف پر مہربان زیادہ تھا تم سے * کیونکر اُسکو
کھایا اور پیراہن نہین پھاڑا * اگر تم سچ کہتے ہو تو بھیڑئے کو حاضر کرو تب بھائیون نے اُسکے
صحراهون سے ایک بھیڑیا پکڑ منگوا کے اُسکے منھ مین لہو لگا کر باپکے سامھنے لا پیش کیا *
پس حضرت یعقوب ع نے بھیڑئے سے پوچھا کہ تو نے میرے فرزند جگر بند یوسف کو کھایا
اور اس تن نازک پر تو نے کچھ رحم نہ کیا اور میری ضعیفی پر کچھ افسوس * نکیا بھیڑیا
اللہ کے حکم سے بولا کہ یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے تیرے یوسف کو نہین کھایا کیونکہ
گوشت پوست انبیا اور صلحا کا سباعون کا حرام ہی * یا حضرت مین عجب ایک رنج و بلا
مین گرفتار ہون ایک بھائی میرا تھا چند روز ہوئے ہین ہم سے جدا ہو کر کہین نکل گیا مین اُسکی
تلاش کو نکلا اپنے وطن سے مارے گردش کے آج تین رات دن گذرتے ہین کچھ کھانا پینا نہین
کھایا بھوکھا پیاسا دوڑتا ہوا تیس فرسنگ کی راہ سے گذری شبکو اس صحرا کو مین آپہنچا

صبح کو صاحب زادے سب مجھکو پکڑ کر میرے منہہ مین لہو بکری کا لگا کے بیگناہ حضور مین حاضر کیا اگرچہ چغلی درست نہین مگر بسبب بیگناہ اپنے کے اور آپ کی پیغمبری کے لحاظ سے جو جو باتین سچ تھین سو مین نے عرض کین آپ مالک ہین حضرت نے معلوم کیا کہ یہہ سچ کہتا ہی تب گرگ کو کہانا کھلا کے رخصت کیا اور بیٹون کو فرمایا کہ مین یوسف کو خدا پر سونپا اور مین اُسّے صبر جمیل مانگتا ہون * قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ * کہا یعقوب نے کوئی نہین بلکہ بنا دی ہی تمکو تمہارے جی نے ایک بات اب صبر جمیل بن آوے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہون اُس بات پر جو بناتے ہو تم * فایدہ یعنے کرتے پر لہو وہی تھا اُسکا جھوٹھہ * بھیڑیا کہاتا تو کرتا ثابت کب چھوڑتا * تب یعقوب عم ایک بیت الحزن بنا کر کے عبادت مین جا بیٹھے اور شب و روز روتے روتے آنکھین جاتی رہین نابینا ہو ئے ایک روز جبرئیل عم تشریف لائے یعقوب عم نے اُنسے پوچھا ای اخی یوسف کہان ملیگا کدھر جاؤن میرے یوسف کو اللہ محفوظ رکھے اُتنے مین جناب باری سے الہام ہوا ای یعقوب تیرے بیٹے سب اُسپر حافظ ہین کہ تو نے اُنکو سونپا تھا نہ مجھکو تو اُنسے پوچھ * کہا کہ الٰہی مین نے خطا کی تو رحم کر * حضرت نے جبرئیل عم سے کہا کہ ملک الموت جانتے ہونگے وہ ہر شخص کی جان قبض کرتے ہین تب جبرئیل عم نے جا کر اُنسے پوچھا کہ یوسف سلامت ہی یا نہین اُنھون نے فرمایا سلامت ہی اس بات کو سنکر حضرت کو تسلی ہوئی مگر درد سے فراق کے آہ و زاری کرتے تھے * نقل مین یون آیا ہی کہ یوسف عم کے گم ہونیکا یہہ سبب تھا کہ ایکدن یعقوب عم نے کسی کی ضیافت کی تھی ایک فقیر محتاج بھوکھا اُنکے در پر آموجود ہوا سوال کھانے کا کیا حضرت نے فرمایا شاہ جی بیٹھو کھانا حاضر ہی اتنا بولکر کسی کام مین حضرت یعقوب عم مشغول ہوئے کھلا نہ سکے فقیر محروم بھوکھا یہہ دعا کرکے چلا گیا الٰہی اُسکی آرزو کو اُسّے دور رکھیو یہہ دعا خدا نے قبول کی * پس اگر فقیر کو کھانا کھلاتے تو قوت اُسکی چالیس دن تلک رہتی اور وہ عبادت کرتے اب بعوض چالیس دن کے چالیس برس تک یوسف کے غم مین تو رہینگا یہہ الہام ہوا * تب یعقوب عم نے خدا کی درگاہ مین التجا کی یا الٰہی تو کریم رحیم عالم الغیب ہی جو خطا مجھسے ہوئی تو فراموشی سے ہوئی ہی قصداً نہین * فوراً جبرئیل عم نے

آکر فرمایا ای یعقوب تم پر جو رنج گذرتا ہی یے سبب فراموشی کے ہی اور اگر قصد اہو اہوتا تو دونا رنج تجھ پر گذرا سے اس بات کو سوچنا چاہیئے تا کہ بندونکو علم ہو کہ خدا جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اس مین کسی کا دخل نہین * مروی ہی جب یوسف عم کے بہائیون نے اُنکے بدن سے کپڑے اُتار کر ننگا کر کے کوئے مین ڈالا اُسیوقت امر الہی سے جبریل عم آکر جامۂ حریر بہشت کا اُنہین پہنا دیا وہ پیراہن متبرک ابراہیم خلیل اللہ کا تھا جو اُنکے بدن سے اُتار اتھا اُنکے بہائیون نے اور وہ پیراہن حضرت یعقوب عم نے اپنے باپ اسحٰق کے میراث سے پایا تھا * یعقوب عم نے وہی پیراہن کو تعویز بنا کر حضرت یوسف کے گلے مین باندھ کر بہائیونکے ہمراہ کر دیا تھا * وہی پیراہن اُنکے بہائیون نے کوان مین ڈالتے وقت بدن سے اُتار رکھا تھا حضرت جبریل نے آکر یوسف عم کو کوئے کے اندر پہنا دیا * مورخین نے اسمین اختلاف کیا کہ حضرت یوسف کا سن اُسوقت مین کیا تھا بعض نے کہا اٹھارہ برس کا تھا اور بعض نے کہا سترہ برس اور کسی نے کہا بارہ برس کا تھا یہی صحیح ہی * اُس کوئے کے اندر یوسف عم تین رات دن تھے اتفاقا مرضی الہی سے ایک قافلہ سوداگرون کا مداین سے اسباب تجارت کا لیکر مصر کو جاتا تھا وہ بھول کر اُسی کوئے کے پاس آپہنچا آب ہوا وہان کی خوش پا کر وہان ٹھہر گیا تھا * وہ کوان تنگ و تاریک بچھو سانپ اور آبادی سے دور * اور پانی بھی تھا اُسکا تلخ اور شور یوسف کے کرنے سے ہوا شیرین اور معمور تورتعالی * وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ * آیا ایک قافلہ پھر بھیجا اپنا پنیہارا اسنے لٹکایا اپنا ڈول بولا کیا خوشی کی بات ہی یہہ ہی ایک لڑکا * اور چھپا لیا اسکو پونجی سمجھکر * اور اللہ خوب جانتا ہی جو وے کرتے ہین * فایدہ کوئے مین سے حضرت یوسف ڈول مین ہو بیٹھے کھینچنے والے نے اُسکا حسن دیکھکر خوشی سے پکارا کہ بڑی قیمت کو بکیگا * اور اللہ خوب جانتا ہی جو کرتے ہین * کہتے ہین کہ قافلہ سوداگرون کا پانی ڈھونڈھتا تھا کہ ان سوداگرونکے سردار کا نام مالک ابن زعر تھا بشیر اپنے غلام کو لیکر پانی کے لئیے کوئے پر جا ڈول ڈالا یوسف عم خدا کے حکم سے ڈول پر جا بیٹھے تب ڈول کھینچ کر کوان سے اٹھایا دیکھا کہ اس مین ایک ماہ رو صاحب جمال کبھی ایسا لڑکا نہ دیکھا تھا * دنیا مین ثانی اسکا نہ تھا * حدیث

مین آیا ہی کہ حق تعالی نے جملہ حسن کو دو حصہ کرکے ایک حصہ حضرت یوسف کو بخشا اور دوسرا حصہ سارے جہان کو دیا * مالک نے جب انکے کمال صورت کا دیکھا تب پوچھنے لگا کہ تم کون ہو نبی آدم یا فرشتے یا پری ذات مین سے ہو وہ بولے کہ مین نسل آدم سے ہون * اور بھائی سب انکے کوئے کے قریب تھے یہہ شور وغل سنکر ان پاس آئے یوسف کو دیکھا تب اُن سے بولے کہ یہہ غلام ہمارے گھر کا ہی مارے ڈر کے گھر سے بھاگکر اس کوئے مین آگرا ہی حضرت یوسف نے یے جھوٹھہ بات سنکر چاہا کہ کچھ بولین انکے بھائی شمعون نے عبری زبان مین کہا کہ اگر اسے کچھ کہو گے تو جانسے مار ڈالونگا تب اسنے مارے ڈر کے کچھہ نہ کہا * مالک ابن زعر نے انکو سوداگر انکے قافلہ مین لیجا کر چھپا رکھا لوگون نے انسے پوچھا کہ یے شخص کون ہی کہانسے لائے ہو وہ بولا کہ یے متاع یعنے پونجی ہی دوسرے دن اُنکے بھائیون نے سوداگر انکے پاس جاکے کہا کہ اس غلام کو ہم بیچینگے مالک ابن زعر نے کہا کہ ہین لونگا لیکن میرے پاس اٹھارہ درم مصر کے ہین خرید فروخت مین کہین چلتے نہین تم چاہو تو لے لو سو وہ راضی ہوئے اس پر تب حوالے کیا * اور ایک لطف یہہ ہی کہ مصر کے دو درم کنعان کے ایک درم کے برابر ہوتا ہی بایں حساب کنعانکے نو درم ہوئے حضرت یوسف کو اس قیمت مین بیچا بھائیونکی یہہ غرض تھی کہ باپ کے نظر و نسے دور ڈالین اور ذلیل کرین والا محتاج نہ تھے * حق تعالی فرماتا ہی اُنکے بیچنے کو وشروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ وکانوفیہ من الزاھدین * اور بیچ آئے اُسکو ناقص مولکو گنتی کی کئی بادلیان * بادلی کہتے ہین چوآنی کو اور رہو رہے تھے اُسسے بیزار * فایدہ آگلے دن بھائی سب اُنکے لوٹے پر گئے قافلے مین نہ پایا قافلہ پر دعوی کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ آئے درم قریب ہی باولی کے نو بھائیون نے دو دو درم بانٹ لئیے ایک نے حصہ نہ لیا * پھر آکے قافلے والون نے مصر مین حاکم بیچا * حق تعالی نے صریحا ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کو * لیکن اشارہ سے معلوم ہوا کہ سستی مول کو اُسی جگہہ بیچا ہی * روایت کی گئی ہی کہ معلوم ہوتا یوسف عم کا یہہ سبب تھا کہ ایک دن آئینہ مین اپنے جمال کو دیکھکر کہا ہین اگر غلام ہوتا تو کوئی شخص ہماری قیمت نہین جانتا اور نہین دے سکتا یے بات اسلئے کہا کہ نزاکت و لطافت انکی اِسقدر تھی کہ جو چیز کھاتے گلے سے اسکا رنگ نظر آتا جب یہہ حسن اپنا دیکھا فخر سے کہا اگر غلام ہوتا تو کوئی ہماری

قیمت سارے جہان میں نہ دوسے سکتا پس اس اندیشہ اور گفتار سے خدا کی درگاہ سے انپر عتاب آیا کہ ای یوسف تم نے جب اپنی صورت دیکھی کیون مغرور ہوے کیا دکھایا اور اپنی قیمت آپ ٹھہرائی مغرور کی طرف نظر نکی دیکھہ خدائی ہماری تجھے کسی کا غلام بناؤنگا اور قیمت تمھاری تم کو دکھاؤنگا تاکہ لوگ دیکھیں اور جانیں کہ ایسی صورت اتنی قیمت ٭ اور دوسرا ایک سبب یہہ تھا کہ سلطنت مصر کی انکی تقدیر مین تھی ٭ اور ایک بات ہی کہ جب انکے خادم اور غلام بہت ہون تو وہ دن اٹھانے بار بندگی کے حال غلام اور خادمون کا وہ شخص نہ پہچانیگا اور خود مخدوم نہیں بن سکیگا ٭ پس مالک ابن زغر نے یوسف کو اسلیئے مول لیا تھا کہ غلام اپنا کرے اور ایک قبالہ انکے بھائیون سے اس مضمون کا لکھوا لیا تھا کہ مالک ابن زغر نے یعقوب ابن اسحاق ابراہیم کے بیٹون سے ایک غلام عبرانی اٹھارہ درم سے خرید کیا بگواہی گواہان معتبر کے مالک کے ہاتھہ مین اسے سپرد کیا ٭ بعدہ مالک نے یوسف کے پانون مین بیڑی ڈال کر اونٹ پر سوار کیا اور ایک موٹا ٹاٹ اُسے اوڑھا کر چلا جب کئی دور گئے راہ مین اُنکی مائی کی قبر ملی اونٹ پر سے اُتر کر قبر کی زیارت کر کے رونے لگے اور کہا کہ اے امی بھائیون نے حسد سے مجھپر بہت ظلم کیا اور مالک ابن زغر کے ہاتھہ مین بیچا اُسنے پانون مین زنجیر کیا اور آپکی خدمت سے دور ڈالا اور وطن سے جدا کیا اور تمھاری زیارت سے مجھکو محروم کیا اتنے عرصے مین قافلہ سوداگر دکا تھوڑی دور یہانسے نکل گیا تھا ایک شخص اُن مین سے پیچھے رہ گیا تھا وہ آکے بولا ای غلام تو ابتک یہان ہی سچ ہی جنھون نے بیچا ہی وہ سچ کہتے تھے کہ تو بھاگو ڑا ہی یہہ بول کر آکے حضرت یوسف کو ایک طمانچہ منہہ پر مارا کہ آنکھہ کے تلے جہان اندھیرا ہوا تب یوسف عم اُسوقت آسمان کی طرف منہہ کر کے کہنے لگے خداوندا تو دانا و بینا ہی مجھہ مظلوم بیچارہ ضعیف پر جو گذرتا ہی سو تجھکو خوب معلوم ہی بعدہ وہ شخص حضرت یوسف کو لیکر قافلہ مین داخل ہوا ٭ اُسی وقت ایک ابر مہیب سا آیا اور ہوا زور شور سے آئی اور بجلی کڑکی اور گرنے لگی سارے قافلہ کا قافلہ قریب الہلاک ہو کر آپس مین سب کہنے لگے دیکھو تو کس کے گناہ سے ہم اس عذاب مین گرفتار ہوئے تب وہ شخص کہ جسنے حضرت یوسف کو طمانچہ مارا تھا بولا مین نے گناہ کیا ہی کہ جس گھڑی اس غلام کو مین نے ایک طمانچہ لگایا اُسوقت

وہ آسمان کی طرف منہہ کرکے کچھ بول رہا تھا بعد اسکے یہہ بلا ے مہلکہ ناگہانی آپہنچی یہہ سنتے
ہی شمعون نے یوسف عم کے پاس جاکے معذرت کی اور تقصیر معاف چاہی آپنے دعا کی تب فورا
وہ ہوا خدا کے حکم سے موقوف ہوئی بعد وہانسے جب مصر میں گئے خبر پہنچی مصر والوں کو کہ مالک
ابن زعر ایسا ایک غلام عبرانی خوبصورت لانا کہ پردۂ زمین پر ہوا ہے نہ ہوگا لایا ہی یہہ سنکر
تمام اہل مصر استقبال کو آ ے حضرت یوسف کو دیکھا جو صفتیں سنی تہیں اُسسے زیادہ پائیں *
اور مالک نے گھر میں آکر گھر کو سجایا فرش فروش دیبا روحی سے بچھوایا اور حضرت یوسف
کو لباس فاخرہ پہناکر تاج زرین سرپر رکھا بعدہ شہر میں منادی کرادی کہ ایک غلام عبرانی
خوبصورت خوش خلق عقلمند دانا چالاک فرمان بردار حیادار بیچا چاہتا ہون جسکو خواہش
ہو خریدنے کی سو آوے یہ سنکر تمام اہل مصر ادنی اعلا غریب تونگر مالک کے گھر کے پاس
آکر جمع ہوئے * یوسف نے انکو تکوجب دیکہا کہ اُنکی قیمت میں پس و پیش کرتے ہیں
تب اپنے دل میں کہا کہ یہہ مالک بیچنے میں میرے تئین عجب خطا میں پڑا ہی کیونکہ آمدن
میرے تئیں بھائیون کے ہاتہہ سے جو اصل میری سب کو معلوم تھی سو اٹھارہ درم عبرانی نو درم
مصری ہوتے ہیں اُس میں مول لیا تھا یہان آج کوئی نہیں مجھکو پہچانتا ہی کیون نہیں پچاس درم میں
بیچتا ہی قیمت میری غایت پچاس درم ہی * جب یوسف نے قیمت اپنی آپ اسقدر
ٹھہرائی انکساری سے تب خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا ای یوسف تو نے ایک دن آئینہ
میں اپنی شکل وصورت دیکھکر کے فخر سے اپنی قیمت کو آپ ہی زیادہ مول ٹھہرایا تھا اسلیئے
آسمان نو درم مصری میں بیچا گیا تو * آج عجز وانکساری سے قیمت اپنی کم ٹھہرائی تو نے اب
دیکھہ تیری قیمت کس قدر ہوتی ہی * مالک نے یوسف عم کو لباس فاخرہ پہناکے کرسی پر بیٹھایا
اور لوگوں میں پکار کے بولا * مَن يَشتَرِي غُلَامًا حَسِينًا لَطِيفًا ظَرِيفًا لَيسَ مِثلُهُ فِي الدُّنيَا *
کون لیگا مول یہہ غلام کو ایسا غلام بہت حسین ہی اور نیک اور بہت لطیف اور نیک کار
اور بہت ظریف اور چالاک اور خوش طبع ہی نہیں ہی مثل اِسکے دنیا میں کوئی * حضرت
یوسف عم نے کہا یون نہیں ایسا کہو * مَن يَشتَرِي غُلَامًا ضَعِيفًا غَرِيبًا مَظلُومًا لَيسَ مِثلُهُ
فِي الدُّنيَا * کون لیگا مول یہہ غلام کو ایسا غلام کہ ضعیف ناتوان اور غریب اور مظلوم نہیں ہی

مثل اسکے دنیا مین کوئی * مالک اور دلال نے کہا کہ ایسا کہنا دستور نہین * حضرت یوسف نے کہا کہ اگر ایسا دستور نہین تو یون کہو کہ * مَنْ یَشْتَرِیْ یُوْسُفَ صِدِّیْقَ اللّٰہِ اِبْنِ یَعْقُوْبَ اِسْرَائِیْلَ اللّٰہِ اِبْنِ اِسْحَاقِ صَفِیِّ اللّٰہِ اَخِیْ اِسْمَاعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰہِ اِبْنِ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ * کون لیگا مول یوسف صدیق اللہ کو وہ بیٹا ہی یعقوب اسرائیل کا اور اسرائیل بیٹا اسحاق صفی اللہ کا اور اسحاق صفی اللہ بھائی ہی اسماعیل ذبیح اللہ کا اور اسماعیل ذبیح اللہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا ہی یہہ سنکر مالک ابن ذعر اور اسکے دلال نے کہا کہ چپ رہو ایسا مت کہو اگر لوگ سنینگے تو نہین مول لینگے تب پکار دیا قیمت اُسکی یہہ کہ ہزار بدرہ زر سرخ اور ہزار بدرہ زر سفید ہی اور بدرہ لغت مین تھیلے کو اور ہزار درم کو بھی اور دس ہزار درم کو بھی اور سات ہزار دینار کو بھی کہتے ہین اور ہزار حقہ گوہر اور ہزار طبلہ یعنی پنارۂ عود اور ہزار جامہ اطلس رومی اور قصب مصری یعنی جامہ مصری اور ہزار اونٹ بغدادی اور ہزار گھوڑے تازی معہ زین و لگام زرین اور لونڈیان رومی اور ہزار غلام خطائی اور ہزار قبضہ شمشیر و چھرا و کٹار اور مثل اُسکے چاہیئے * جب یہہ قیمت ٹھہری جتنے خریدار تھے سبکے سب لاچار ہوکر چپ رہے عزیز مصر نے آکر جو مختار تھا بادشاہ مصر کا اُتنے زیادہ قیمت دیکر حضرت یوسف کو لے لیا اور گھر مین جاکے زلیخا کے حوالہ کیا اور کہا کہ یوسف کو مین نے اِتنی قیمت مین مول لیا اور تمکو دیا اچھی طرح سے اسکو رکھیو بطور فرزند کے پیار و خدمت کیجو غلام کے طور پر نہ رکھیو اور اللہ تعالی نے فرمایا * وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰہُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِہٖۤ اَکْرِمِیْ مَثْوٰہُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا ط وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَہٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ط وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ * اور کہا جس شخص نے خرید کیا اُسکو مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھ اسکو شاید ہمارے کام آوے یا ہم کرلین اسکو بیٹا اور اسیطرح جگہہ دی ہمنے یوسف کو اُس ملک مین * اور اسواسطے کہ اُسکو سکھادین کچھہ کل بیٹھانی باتون کی * اور اللہ جیت رہتا ہی اپنا کام ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے * فایدہ مصر مین عزیز نے حضرت یوسف کو مول لیا عزیز کہتے تھے مصر کے مختار کو * اُسنے جو ہشیار دیکھہ کر غلامونکی طرح نرکھا فرزند کی طرح رکھا کہ کاروبار مین نائب ہوگا * اسیطرح حق تعالی

نے اُس ملک میں اُنکا قدم جمایا بعد اُنکے سبب سے سارے بنی اسرائیل کو بسایا اور تب بھی منظور تھا کہ سردار اونکی صحبت دیکھیں تا رمز و اشارہ سمجھنے کا سلیقہ کمال پکڑیں * اور علم خدائی پورا پاویں اور جیت رہتا ہی یعنے بھائیوں نے چاہا کہ اُنکو گرا دیں اُسی میں سے چڑھ گئے * جب یوسف کی طرف زلیخا نے نظر کی جیسا کہ ایک تیر تقدیر کے ہاتھ سے اُو پر نشانہ دل زلیخا کے لگ گیا اور اُن پر مفتون ہوئی ایک دم آنکھوں سے جدا نکرتی شب و روز خدمت میں رہتی ہر دم اُن پر سے نثار و تصدق ہوتی اور دنیا کی نعمتیں پاکیزہ لا کر اُسے کھلاتی اور نئی نئی خلعتیں فاخرہ ہر روز پہناتی اور تاج مرصع ہر روز ایک نیا سر پر رکھواتی مسند پر بیٹھا کے اپنی آرزو مناتی اور دلداری کرتی سات برس تک اپنے دل کی بات یوسف سے نہ کہی اسی طرح کٹی * یوسف عم کا کچھ شغل نہ تھا مگر یہہ تھا کہ عصا مرصع ہاتھ میں لیکر ہمیشہ بکری کے بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے * اتنی مدت میں زلیخا کے ہوش ہواس جاتے رہے نوبت جان پر پہنچی بھید اپنا کسی سے ظاہر نہ کرتی جتنی دلداری یوسف کی کیا کرتی حضرت اُسکی طرف کچھ التفات نکرتے جب زلیخا اپنی غرض کی باتیں اُنسے کرتی کچھ جواب اُسکا نہ دیتے مگر ضرورت میں جواب دیتے کہتے ہیں کہ سات برس یوسف عم زلیخا کے ساتھ تھے ہرگز طرف اُسکے خیال نکیا فعل شنیع سے باز رہے زلیخا بہ تنگ آئی انتظاری نوبت کھینچی ایک بوڑھی عورت ہمسایہ والی نے زلیخا کے پاس آکے کہا کہ ای زلیخا خیر تو ہی احوال تیرا کیسا ہی جو بیقرار دیکھتی ہوں یہہ صورت تیری تبدیل ہو گئی اِس میں کیا ماجرا ہی * بولی کہ غلام عبری کے عشق نے مجھکو غم میں ڈالا اور پھنسایا وہ ایسا سنگ دل ہی میری طرف ایک نظر نہیں دیکھتا اور نہ کچھ بولتا چالتا ہی اسکا علاج کیا ہی * تب وہ بوڑھیا بولی کہ ای زلیخا میں تمکو ایک صورت بتاتی ہوں اگر عمل میں لاؤ گی تو مقصد تمہارا پورا ہوگا تمنای دل حاصل ہوگی اور غم و اندوہ سے خلاص پاؤ گی مگر اسمیں خرچ مبلغ چاہیئے * تب زلیخا نے کنجی گنجینہ کی اور قفل خزانے کا اسکے حوالے کیا مبلغ خطیر لیکر سات گھر منقش طلاکار خوش نما دلچسپ ہفتم خانہ بنوائی * ایسا کہ در و دیوار چھت اور پردوں اور فرش فروش تک صورت یوسف و زلیخا کی کھینچی کہ کوئی جگہہ اُن دونوں کی تصویر سے خالی نہ تھی اور زر و بفت مشجر کپڑے سے تمام گھر آراستہ

کیا اور تخت زرین بہاری مکلل جواہر کا اس مکان میں رکھدیا اور فرش گوناگون بچھوائے اور انکا بیٹھی سونے چاندی کی مرصع میں جو اور جواہر جلتا تھا الغرض اسباب بادشاہی کا اُس گھر میں سب موجود تھا آخر زلیخا نے ارادہ مباشرت حضرت یوسف عم کو اُس ہفتم خانے کے اندر لیگئی اور اُنکی معصیت پر کمر باندھی تمام دروازون میں گھر کے قفل مضبوط لگا دیئے اور اُنکے ساتھ اکیلے بیٹھی * حضرت یوسف نے نظر کرکے دیکھا کہ اس گھر کے در و دیوار و چھت پردون اور فرش فروش پر تمام تصویرین دونون کی باہم کھینچی ہیں اور تمام مکان خوشبو سے معطر ہو رہا جس طرف کو نظر کرتے تھے تو دیکھتے صورت اپنی اور زلیخا کی کھینچی ہی تب معلوم کیا کہ یہان میرے لئے کچھ فریب کیا ہی * اپنے دل میں کہا کہ اگر مجھکو ٹکرہ ٹکرہ کرے تو بھی اسکے قبضہ میں نہ آونگا اور میں پاک رہونگا * کہتے ہیں کہ اُسوقت حضرت یوسف نے خدا کو یاد نہین کیا تھا اسلئے خداے تعالی نے اُنکے دل میں زلیخا کے واسطے کچھ وسواس ڈالا پھر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے معصیت سے اُنکو باز رکھا تب زلیخا دست اندازان پر ہونے پائی چنانچہ کہ اسنے فرمایا * وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ * وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا * پھسلایا اُسکو عورت نے جسکے گھر میں تھا اپنا جی تھامنے سے اور بند کیئے دروازے اور بولی شتابی کر * کہا یوسف نے خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہی میرا اچھی طرح رکھا ہی مجھکو * البتہ بھلا نہین پاتے جو لوگ بے انصاف ہون * اور البتہ عورت نے خواہش کی اسکی اور اُسنے خواہش کی اُسکی * جب یوسف عم اس گھر میں گئے زلیخا کی طرف نظر نکی اُوپر کی طرف دیکھا کہ چھت پر اپنی صورت زلیخا کے ساتھ ایک جا ہی * پھر داہنے بائین نظر کی پھر وہی تصویر دونون کی باہم جفت دیکھی الغرض تمام گھرون میں فقط تصویرین نظر آئین تب لاچار ہو کر زلیخا کی طرف نگاہ کی صورت اسکی بغور دیکھا تب زلیخا کو یقین ہوا کہ افسون گری نے میری کام کیا * زلیخا بولی ای یوسف کیا ہوگا تیرا کہ اگر مجھپر ایک نظر مشتاقانہ کرے اور دل غمدیدہ کو غم و اندوہ سے خلاص کرے تو * حضرت بولے کہ مین ڈرتا ہون خدا تعالی سے قیامت کے دن مجھکو زناکارون میں شامل نکرے حالانکہ مین پیغمبرزادہ ہون یہہ فعل بد مجھ سے نہین ہو سکیگا

خدا نکرے کہ ایسے فعل مین گرفتار ہوؤن اور خدا کو تو منہہ دکھانا ہی قیامت مین * زلیخا بولی ای
یوسف کیا خوب ہی چہرا تیرا یوسف عم نے کہا کہ مصور کی طرف دیکھہ پھر کہا زلیخا نے ای
یوسف کیا خوب زیبا ہی بال تیرا یوسف عم نے کہا کہ گور مین پہلے بال بدن سے گرتا ہی پھر
بولی کیون میری بات سنتا نہین مجھکو ستاتا ہی آرام جان مجھے دے اُسنے کہا کہ مجھکو دو باتکا
خوف ہی اول خدا کا ڈر اور دوسرے عزیز کا کہ اُسنے مجھکو آرام سے رکھا ہی زلیخا بولی کہ
تو عزیز سے مت ڈر مین اُسکو ایسا شربت پلاؤن کہ تا قیامت وہ سر بچھونے سے نہ اُٹھا سکے
اور سارے گھر کی سلطنت اسکی تجکو کر دونگی اور تو کہتا ہی کہ تیرا خدا کریم ہی وہ ہمیشہ گنہگارون
پر رحیم ہی * اور جو کچھہ کہ گنج وخزانہ میرے ہاتھہ مین ہی سارا تیرے خدا کے نام پر لٹا دونگی
تب تیرا خدا خوش ہوکے گناہ تیرا بخشیگا حضرت نے فرمایا ای زلیخا میرا خدا رشوت نہین لیتا
ہی جو تو کہتی ہی * یہہ تمام کلام خرافات زلیخا کہتی تھی اور روتی تھی اور فریب کی باتین کرتی تھی
اور یوسف عم اُنکی بات سے فریفتہ نہین ہوتے اور انکار کرتے تھے * پس آخر کہتے سنتے
اسکے یوسف عم لاچار ہوکر کچھہ اندیشہ کرنے لگے * یہان کچھہ اعتراض کیا ہی کہ یوسف عم پیغمبر
تھے اور پیغمبر کو نہ چاہئے کہ زنا پر جو فعل قبیح ہی قصد کرے یا اسکے اندیشہ مین پڑے * جواب
اسکا بعضے علما نے دیا ہی کئی وجہ سے اول یہہ کہ حضرت یوسف عم اُسوقت پیغمبر نہ تھے اہل
شباب تھے * اور اگر حالت شباب مین مقتضاے بشریت کے ایسے اندیشہ مین گرنا
عجب نہین ہی * اور جو فعل بد ہی کہ اُسکو نہین کیا ہو وہ زنا نہین ہوتا ہی * اور اُسمین اندیشہ
کرنا مواخذہ نہین ہی * اور بعضون نے کہا شاید یوسف عم اس لئے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر
شوہر اُسکا نہ ہوتا تو مین اُسے نکاح کر لیتا * اور مفسرون نے تفسیر مین لکھا ہی کہ یوسف عم نے
جب زلیخا کو مضطرب حال دیکھا یہان تک کہ جان دینے پر مستعد ہی تب آپنے ارادہ کیا کہ
زلیخا تسے رہائی پاوے اور بعض نے کہا کہ دلیل سے یون ثابت ہوتا ہی کہ یوسف عم نے
جب دیکھا کہ زلیخا نے ساتون گھر کے دروازون کو قفل لگائے اور اپنی جان دینے پر مستعد
ہوئی تب لاچار اسکے سوا اور رہائی نہ دیکھی تب اُسکی طرف مخاطب ہوئے اور ازار مین اپنے
صاف صاف گرہ دی تھی تا کہ اسکے کھولنے مین تاخیر ہووے اور اللہ کی طرف منتظر تھے کہ فیض

الہی سے کیا حکم ہوا اور کیا ظہور میں آوے یہہ دیکھہ کر زلیخا نے خوش محظوظ ہو کر جلدی سے انکا ہاتھہ پکڑا اور متقاضی مباشرت کی ہوئی * پس یوسف عم کے ازاربند کی ایک گرہ کھولتی تھی دوسری گرہ حضرت لگاتے تھے اور درمیان یوسف عم نے خدا پھر کہا تھا تب ایک آواز غیب سے آئی چنانچہ حدیث قدسی ہی کہ * یَا یُوْسُفُ لَوْ وَافَقْتَ الْخَطِیْئَۃَ یَمْحُوا اللّٰہُ اِسْمَکَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَنْبِیَاءِ * ای یوسف اگر در پی ہو ویگا تو گناہ کا تو مٹا ویگا اللہ نام تیرا دفتروں سے انبیا ونکے تب یوسف عم یہہ آواز سنتے ہی اُٹھکر وہانسے دروازے کی طرف دوڑے نکل جانے کو اور زلیخا دوڑی اُنکے پیچھے اُنکو پکڑنے کو * خدا کے حکم سے آپ سے دروازے کھل گئے اور حضرت یوسف نے حضرت یعقوب عم کی صورت کو دیکھا دروازے پر کہ اُنگلی دانت میں رکھے کہتے تھے * ای پسر زنہار ایسا نکرنا ہو قد فعل شنیع * بے فعل بد ہی تم اُسکا خیال نکرنا * اور بعضوں نے کہا ہی کہ جبرئیل عم نے آکے یوسف کے پشت پر ایک خط کھینچا خدا کے حکم سے اسیوقت انکی شہوت جاتی رہی * اور اکثر کا قول یہہ ہی کہ ایک لڑکا دودھ پیتا عزیز مصر کا بھتیجا چھہ مہینے کی عمر کا تھا خدا کے حکم سے وہ گہوارے پر سے بولا * یَا اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَتَزْنِیْ * وہ لڑکا بولا ای یوسف صدیق زنا کرنے چاہتا ہی تو * اور بعض کا قول یہہ ہی کہ زلیخا نے ایک سونے کا بت جسکو پوجتی تھی اُسی جگہہ میں رکھا تھا زری کی چادر سے ڈھانپنے لگی یہہ دیکھکے یوسف عم نے اُس سے پوچھا کہ یہہ کیا چیز ہی کہ پردہ سے تو ڈھانکتی ہی وہ بولی میرا خدا ہی جسے میں سجدہ کرتی ہوں اسلئیے پردہ کے اندر میں نے رکھا کہ وہ مجھکو دیکھنے نپاوے کہ اسکے نزدیک میں گنہگار اور شرمندہ نہوں * یوسف عم نے کہا کہ ای زلیخا * اَنْتِ تَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّنَمِ وَاَنَا لَا اَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّمَدِ * ای زلیخا تو شرم کرتی ہی بت سے جس میں حس و حرکت نہیں ہی اور میں کیوں کر شرم نکروں اپنے اللہ سے جو کہ دانا و بینا و رب العالمین ہی تب یوسف عم گھبرا کے وہانسے اُٹھکے بھاگے اور دروازے پر آئے اور زلیخا یہہ دیکھکر اپنے بالونکو پریشان کر اور منہہ کو نوچکر حضرت یوسف عم کے پیچھے سے قمیص کا دامن پکڑکر پھاڑ ڈالا اسوقت اللہ کے حکم سے گھر کے دروازوں کے قفل کھل گئے اور یوسف عم کی توپی سر سے گر پڑی اور بال پریشان تھے اور زلیخا کے سر

کے بال اُلجھ گئے تھے اور ننگے بدن تھی کہتے ہین کہ وہ نہین عزیز مصر نے آکے دونون کو دروازے
پہ پایا زلیخا عزیز مصر کو دیکھکے جھوٹھ باتین بنا کے کہنے لگی کہ تو نے ایسا غلام اپنے گھر مین رکھا
کہ میرے ساتھ بدفعلی کیا چاہتا ہی اور دیکھو حال میرا کیسا ہوا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اس
ماجرے کو * وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ * قَالَتْ
مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ * اور دونون دوڑے دروازے
کو اور عورت نے پیچھے سے الجھا کر کرتا پیچھے سے اور دونون مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے
پاس * زلیخا بولی کچھ سزا نہین ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر مین برائی مگر یہی قید کرے یا دکھ
کی مار * یہہ سنکر عزیز نے یوسف عم کو کہا کہ تمکو مین نے بیٹا بنایا تھا اور اپنے گھر کا امین بنایا
تھا اور مکافات اسکی یہی ٹھہری کہ میری عورت پر تو بد نظر رکھتا ہی حضرت یوسف نے کہا
ای عزیز زلیخا مجھپر ناحق افترا اور تہمت کرتی ہی اور میری خیانت پر جھوٹھ بہتان کرتی ہی
اور مجھکو گنہگار بناتی ہی مین اس بدفعل سے پاک ہون جب زلیخا نے مجھکو پکڑا مین بھاگا پھر پیچھے
سے آکے میرے کرتے کا دامن پکڑ پھاڑ ڈالا عزیز مصر نے جب یہہ بات سنی اپنی جی مین
سوچا کہ یہہ لڑکا جب سے میرے گھر مین ہی کبھی اُسسے مین نے خیانت نہین پائی اور نہ جھوٹھ
بات اُسسے کبھی سنی ہی تب یوسف عم کو کہا کہ تمہاری صداقت کا گواہ لاؤ جب جانونگا تو
سچا ہی اور برحق ہی * اور زلیخا جھوٹی بر سر باطل ہی * تب حضرت یوسف نے طرف
ایک ہندولے کے اشارہ کیا کہ اس لڑکے سے پوچھ لو * اور وہ بچہ شیرخوار چالیس دن کا تھا
وہ بچہ زلیخا کے خویشون مین تھا عزیز مصر نے مسکرا کے کہا کہ تو نے جو کیا اب مجھکو معلوم
ہوا گناہ تمہاری طرف سے ہی تو مجھکو مغالطہ دیتا ہی کیونکہ چالیس دن کے لڑکے نے بھی کہین سوال
جواب کیا ہی جو تو مجھکو بتاتا ہی * اس عرصے مین خدا کے حکم سے لڑکا پالنے مین سے بول اُٹھا کہ ای
عزیز یوسف صدیق اصحاب پر سچا ہی اگر میری بات جھوٹھ نہ جانو * جب عزیز مصر نے لڑکے
کی زبان سے یہہ بات سنی متعجب ہوا اور اسکے پالنے کے پاس جاکے پوچھا ای لڑکے
تو نے کیا دیکھا ہی بول تب بولا اور اللہ تعالی فرماتا ہی * وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ
قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ * وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ * اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے اگر ہی
کرتا اسکا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہی اور وہ جھوٹھا اور اگر ہی کرتا اسکا پھٹا
پیچھے سے تو یہہ جھوٹھی ہی اور وہ سچا * فایدہ اس عورت کا ناتے دار ایک لڑکا
دودھ پیتا یہہ بول اٹھا تھا * تب عزیز مصر نے دیکھا پیراہن یوسف ع م کا پیچھے سے پھٹا
قولہ تعالیٰ * فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ * پھر جب
دیکھا عزیز نے کرتا اسکا پھٹا پیچھے سے کہا یہہ بیشک ایک فریب ہی تم عورتوں کا البتہ تمھارا
فریب بڑا ہی * تب عزیز کا یقین ہوا کہ جو یہہ نے کہا یہہ سچ ہی * اور ایک روایت ہی
* نظم * کہ تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار * معلم حکیم اور خدمت گذار * زلیخا کا کہتے
ہیں تھا ابن عم * حکیم اور دانا وہ صاحب قلم * ہوا حکم صادر کہ آوے شتاب * وہ آیا شتابی
بعد اضطراب * بلاسے زمانیکے عالم تمام * وے حاضر ہوئے شہ کے مجلس میں عام * لگا پوچھنے
پھر یہہ شاہ سے ثناء * کہ اسبات کا تو ہوا ہی گواہ * تو سچ کہہ دے جو تجھ کے معلوم ہی
* یہہ کیسی میرے گھر میں اب دھوم ہی * کہا شیخ کے ایک آواز سخت * میں باہر سے
دور کے سنی تھی کرخت * پھٹا تھا قمیص ایک بڑے زور سے * ولیکن خطاوار کہئے کسے * نہیں
ہی یہہ معلوم آگے تھا کون * کھڑا کون تھا اور بھاگا تھا کون * قمیص اسکا آگے سے گر ہی
پھٹا * ہی یوسف کی اس میں سراسر خطا * اگر شق ہی پیچھے سے وہ پاک ہی * خطا میں
زلیخا ہی چالاک ہی * اور یوسف کو بے شبہہ پیچان سے جان * یہہ مضمون آیت ہی تو
اسکو مان * عہ اسکے عزیز نے زلیخا کو مارنے کا ارادہ کیا اور یوسف کو قید کرنے کو چاہا اس
لڑکے نے کہا کہ ای عزیز تو نے جو خیال کیا ہی یہہ عقلمندوں سے بعید ہی اگر ایسا کروگے تو
خلایق کے نزدیک تم رسوا ہوگے * تب عزیز نے یوسف ع م سے کہا کہ ای یوسف اسبات
کو تو جانے دے اور زلیخا کو کہا کہ تجھکو میں نے معاف کیا تو توبہ کر اور خدا سے معاف چاہ اپنے
گناہ سے * جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی * یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا * زلیخا کو کہا * وَاسْتَغْفِرِیْ
لِذَنْۢبِکِ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ * ای یوسف جانے دے یہہ مذکور اور عورت کو کہا
یعنے زلیخا کو کہا تو بخشوا اپنا گناہ * یقین ہی کہ تو ہی گناہ گار تھی * کہتے ہیں کہ اسوقت یہہ باتیں جو

ہوئین. جبرئیل عم وہان حاضر تھے جو کہتے تھے یوسف عم عزیز مصر کو * وَاَلْهِيْ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَفْسِيْ * یوسف بولا اُسی نے خواہش کی مجھہ سے کہ نہ تھامون اپنا جی * اُسوقت جبرئیل عم وہان تھے اور بولے ای یوسف کیون پردہ اُسکا فاش کرتا ہی کہ جسنے تیری محبت کی دعوی کی ہی * عقلمند اور بزرگون کو نہ چاہئے کہ اپنے دوست کا عیب کھولین * یوسف عم بولے کہ اسنے مجھکو عزیز کے سپرد کیا اور وہ مجھکو بے گناہ عذاب کیا چاہتا ہی * جبرئیل عم بولے ای یوسف تو نہین جانتا ہی کہ دوست کے دوستی مین مصیبت اُٹھانی ہوتی ہی * اور محققون نے یون لکھا ہی کہ خدا تعالی نے جبرئیل عم کو بھیجا تھا یوسف عم کے پاس کہ یوسف عم عیب ظاہر نکرے اگرچہ زلیخا کافرہ ہی لیکن خدا کو منظور نہین کہ یوسف صدیق زلیخا کا عیب ظاہر کرے کیونکہ نام اُسکا ستار العیوب و غفار الذنوب ہی * اور کب خدا کو منظور ہی کہ عیب بندہ مومن کا قیامت کے دن انکشف ہووے * کسی نے اسپر یے اشارہ کیا ہی کہ جبرئیل نے کہا دوست کے لیے دوست تکلیف اُٹھاتے ہین باین معنی اسہ تعالی نے اُنکو دوست کہا قولہ تعالی * وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ * کہ جو لوگ ایمان دار ہین وے اسہ کے بڑے دوست ہین * محققون نے کہا ہی کہ یوسف عم نے عزیز کے ساتھہ بات کرتے وقت اپنے جی مین کہا تھا کہ میری بات عزیز مصر کو باور نہین ہوتی ہی اور مجھکو سچا نہین جانتا ہی حالانکہ اسنے مجھسے کبھی جھوٹ بات نہین سنی ہی اور مجھہ سے خیانت نہین پائی * جبرئیل عم نے فرمایا کہ تم نہین جانتے ہو جو کہ بیوفا ہی کہ قول بیوفا کا صحیح نہین جانتا کوئی اور تمکو وہ بیوفا جانتا ہی * تمنے وہ سنا ہی لڑکے نے کیسی گواہی دیا ایک دلیل کے ساتھہ علانیہ نہ کہا کہ زلیخا نے گناہ کیا بلکہ پردہ پوشی کیا اور تمنے اُسکا عیب ظاہر کرکے کہا ہرچند کہ اُسسے گناہ صادر ہوا تھا تمکو بھی اپنے حلم سے پردہ پوشی کیا چاہیے * مورخین نے اختلاف کیا ہی بعضے نے کہا کہ تین مہینے اور کسی نے کہا کہ چھہ مہینے کے بعد یہہ راز یوسف اور زلیخا کا ظاہر ہوا کہتے ہین یوسف عم کی زبانی سے پانچ عورتون نے یہہ بات سنی تھی جو عورتین کہ زلیخا کی ہمراز تھین وہ سب زلیخا کو ملامت کرتی تھین * ایک اُن مین سے ساقی ملکہ تھی اور دوسری باورچین اور تیسری خوان بردار اور چوتھی بلانے والی اور پانچوین حجامنی تھی یہہ سب ملکر زلیخا کو ملامت کرنے لگین * وَقَالَ

نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ
مُّبِينٍ * اور کہنے لگین عورتین اُس شہر مین عزیز کی عورت خواہش کرتی ہی اپنے غلام سے
اُسکا جی فریفتہ ہو گیا اُسکی محبت مین ہم تو دیکھتے ہین وہ بہکے صریح * ایک دن زلیخا نے اُن
سب کو دعوت کر کے بلایا ایک جگہ مجلس کی ٹھہرائی چنانچہ قولہ تعالی * فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ
عَلَيْهِنَّ * اور سنا جب اُسکا فریب بلا بھیجا اُنکو اور طیار کی اُنکے واسطے ایک مجلس اور
دی ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری اور لیموں بولی یوسف نکل آ اُنکے سامھنے * اور کہتے
ہین ہر ایک کے واسطے جدا جدا تخت رکھ دیا تھا سب عورتین اُسپر آ بیٹھین اور ہر ایک
کے آگے ایک طبق زرین شیرین میووں سے بھر کر اور کھانا نمکین بیٹھا لا کے رکھا اور ہر شخص
کے ہاتھ مین ایک ایک ترنج اور چھری کاٹنے کو لا دی بعدہ زری زربفت کے کپڑے سے
اور کمربند مکلل زر و یاقوت سے سجا کر اُس مجلس مین لا بیٹھایا جب عورتون نے اُنکی طرف
نظر کی سب کی سب بیہوش ہو کے گر پڑین اور بجای لیموں تراشنے کے اپنی اُنگلیان کاٹ
ڈالین اور اُنکی صورت پر سب عاشق ہوئین اور بعد برخاست یوسف عم کے سب ہوش
مین آئین اور ہاتھ اپنے کٹے ہوئے دیکھے لہو سے تر بتر اور کپڑے خون سے آلودہ * تب سب
کوئی کہنے لگین سبحان اللہ کہ یوسف بشر نہین ہی مگر کوئی فرشتہ ہو گا اللہ تعالی فرماتا ہی *
فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ *
پھر جب دیکھا اُسکو دہشت مین آگئین اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگین حاش للہ نہین
یہہ شخص آدمی یہہ تو کوئی فرشتہ ہی بزرگ * زلیخا نے کہا کہ یہہ وہی شخص ہی کہ جسکے لئیے
طعن اور ملامت مجھپر کرتی ہو * وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم پر ملامت ہی تم پر کچھ نہین بلکہ
تم پر رحمت ہی کہ ایسا معشوق پایا تو نے * پھر کہنے لگین کہ تو نے ہمیشہ اپنے گھر مین رکھا
فریب دے نہ سکی زلیخا بولی مین نے بہت کوشش کی اور بھی کرتی ہون لیکن ہاتھ آتا نہین
اور کہنا میرا سنتا نہین * وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ
لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ * اور مین نے چاہا اُسے اُسکا جی پھر اُسنے تھام رکھا

اور مقرر اگر نکریگا جو میں اُسکو کہتی ہون البتہ قید میں پڑیگا اور ہوگا بے عزت * فایدہ قرآن مجید کا اُنکے روبرو یہہ بات کہی تا وے بھی سمجھا دین اور حضرت یوسف ڈر کر قبول کرین * عورتون نے زلیخا کو صلاح دی کہ دوسری دفعہ یوسف کو بلا کہ ہم اُسکو نصیحت اور ملامت کرینگے شاید تمہارے کام آوے * اُن عورتون کی غرض یہہ تھی کہ اِس حیلے سے پھر یوسف کو دیکھیے بعد ہ یوسف عم کو بلایا سبکے سامھنے تعظیم سے بیٹھا کے شوق سے کہنے لگین ای صاحب کسواسطے آپ اِس بیچاری سیدہ پر بے رحم ہین اسکے ساتھہ کیون نہین شوق کرتے اور ہم ڈرتے ہین کہ آپ اُسکے عتاب میں گرکے جہلمل میں نہ جاوین * یوسف عم نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کرے مین جہلمل مین جاؤن وہ بہتر ہی تمہاری اِس صحبت سے قولہ تعالی * قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِيْنَ * یوسف بولا ای رب مجھکو قید پسند ہی اسبات سے جس طرف مجھکو بلاتیان ہین * اور اگر تو نہ دفع کریگا مجھہ سے اُنکا فریب تو مایل ہوجاؤن اُنکی طرف اور ہوجاؤن بے عقل * یہان ایک اعتراض ہی کہ مصر کی عورتون نے جمال یوسف کا دیکھکر بے ہوش ہوکر لیمون تراشنے میں ہاتھہ کاٹ ڈالے اور زلیخا وجود عاشق ہونیکے ہاتھہ نکٹا اِسکا کیا سبب ہی * جواب اُسکا یہہ ہی کہ کسی شخص کا دل کسی مین لگا ہو اور ہمیشہ اُسے دیکھتا ہو تو مزاج اُسکا قرار و مستقل رہتا ہی بے اختیار ہوتا نہین * اور جو شخص اُسے کبھو نہ دیکھا ہو وسے تو پہلے دیکھتے ہی اُسکے اُسکو بے اختیاری آجاتی ہی * چونکہ زلیخا یوسف عم پر عاشق تھی اور اُسکے لئے بہت محنت اُٹھاتی تھی اور اسکے ساتھہ ہمیشہ رہتی اور دیکھتی تھی اِسلئے زلیخا اپنے حال پر برقرار رہی اور ہاتھہ اُسکا نہ کٹا لیمون تراشنے مین * اور اُن عورتون نے پہلے یوسف کو نہ دیکھا تھا اِس لئے صورت اُنکی اچانک دیکھکر کے بے ہوش ہوکر لیمون تراش نے میں ہاتھہ کاٹ ڈالے یہی سبب تھا ہاتھہ کاٹنے کا * بعضون نے اشارہ کیا اُسپر کہ خدا اے تعالی مومنون کو موت کے وقت فرشتون کے ہاتھہ سے تکلیف دلاویگا اور ملک الموت سے ڈراویگا اور گور کے اندر منکر نکیر جواب سوال کرینگے اور قیامت کے دن دوزخ کو دکھلاویگا نہین اُنسے ڈریگا جب ایک بار کوئی دیکھے گا * کہتے ہین کہ محمد مصطفی صلعم کو

معراج میں تمام احوال عالم ارواح اور بہشت اور دوزخ کو حق سبحانہ تعالی نے دکھایا تاکہ احوال اُسکا دیکھکر حشر کے دن اُنکا دل کسیطرف مایل نہ ہو اور اپنے شفاعت کرنے سے باز نہ رہیں * اور روایت ہی کہ مصر کی عورتوں نے یوسف عم کو دیکھتے ہی عاشق ہو کر لیموں تراش سنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے یہہ دیکھکر آتش غیرت سے گریبان عشق سے زلیخا کے سر مارا مانند مرغ نیم بسمل کے تڑپنے لگی اور رو رو کے کہنے لگی ہی ہی ہمنے کیا برا کام کیا صد افسوس ہی کہ بے وقوفی سے میں معشوق کے لیئے بیچ دریاے درد و غم رنج و بلا کے غوطہ کھاتی ہوں کہ ہنوز کشتی مراد کنارے میں مقصود کے نہ پہنچی کہ غیروں کو یہہ متاع دکھانا محض بے عقلی ہی میری اب بہتر یہہ ہی کہ یوسف کو اُسے چھپایا چاہیئے جیلخانے میں ڈالا چاہیئے * یہہ سب خفیہ تھیں جب عزیز مصر کو معلوم ہوئیں کہ مصر کے لوگ بھی اِس ماجرے سے واقف ہوئے تب شرمندہ ہو کر باتفاق زلیخا کے یوسف کو بندی خانے میں بھیجا قولہ تعالی * ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ * پھر یہہ سوجھا لوگوں کو اُن نشانیوں کے دیکھنے پر کہ قید رکھیں اُسکو ایک مدت * فایدہ اگرچہ شان سب دیکھ چکے کہ گناہ عورت کا ہی تو بھی اُنکو قید کیا تا بدنامی خلق میں عورت سے اُترے یا اِسواسطے کہ اُسکی نظر سے دور رہیں * تب یوسف عم کو تاج مکلل سر پر رکھکے اور لباس فاخرہ پہنا کے کمر بند زریں کمر میں باندھکر سبکی اُدھا کے قیدخانے میں بھیجا وہاں کے موکلوں نے اُنکو اِس حشمت کے ساتھہ دیکھکر زلیخا پاس کہلا بھیجا کہ قیدی کو نہ چاہیئے اِس حشمت کے ساتھہ بھیجنا حکم ہو تو سب پوشاک اُسکے بدن سے اُتروا ڈالیں * حکم ہوا یوسف قیدی نہیں وہ حصاری ہی میں نے اُسکو وہاں اِسواسطے بھیجی کہ کوئی اُسکو نہ دیکھے لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہے * اِس اشارہ سے اور ایک فایدہ محققوں نے لکھا ہی کہ ہر مومن کو موت کے وقت عمامہ شہادت کا سر پر اور لباس معرفت کا بدن پر اور کمر بند خدمت کا کمر میں اور موزہ اسلام کا پاؤں میں پہنایا جائیگا جب فرشتے کہینگے یا حق اُنکو اِس لباس عمدہ اور خصائل حمیدہ کے ساتھہ کیونکر جان قبض کی جائینگی حکم ہو تو سب اُتار لیویں تب حکم ہویگا کہ یہہ زندانی نہیں لباس اُنکا ویسا ہی رہنے دو تم جان لو وہ میرے نیک بندے ہیں * اور اسی قصہ میں آیا ہی زلیخانے حکم کیا تھا کہ بندی خانے کو اچھی طرح سے

پاک صاف کرکے ایک عمارت عالیشان تکلف کی گنج سے پر کرکے ایک سونے کا
تخت جڑاؤ وہان رکھوا دو اور کپڑے نفیس اُسپر بچھا دو اور عنبر و عود طرح بطرح کی
خوشبو اُس میں جلا دو تب یوسف کو اُس تخت پر بٹھا دو * اُس زمانے میں بادشاہ مصر کا
نام ملک ریان تھا اُسکے دو غلام عقلمند صاحب ہوش تھے کسی خطا میں بادشاہ نے اُن دونون کو
اُسی قیدخانے میں بھیجا تھا ایک ساقی دوسرا مطبخی تھا اللہ تعالی فرماتا ہی * وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ
فَتَيَانِ * اور داخل ہوئے بندی خانے میں اسکے ساتھ دو جوان * وے دونون یوسف عم کا
حال دیکھکر اُنکے جمال پر متحیر ہوئے اور خصال نیک و عبادت اُنکی دیکھکے نزدیک جا بیٹھے باتین
کرنے لگے ہر شخص اپنے اپنے قصے کو بیان کرنے لگا جب تین دن گذرے ساقی نے خواب میں
دیکھا خوشہ انگور نچوڑتے * اور مطبخی نے دیکھا تھا کہ روٹی سرپر اُسکے رکھی ہی اور پرند سب
ہوا پرسے آکے اُسکو کھاتے ہین * دوسرے دن اُس خواب کو آپس میں قیل و قال کرکے
کہنے لگے کہ تعبیر اِس خواب کی یوسف سے پوچھا چاہیے دیکھین وہ کیا جواب دیتے ہین * بعدہ
حضرت یوسف عم کے پاس جاکے بولے کہو تو میان اِس خواب کی تعبیر کیا ہی قولہ تعالی * قَالَ
اَحَدُهُمَا اِنِّي اَرَانِي اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّي اَرَانِي اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِي خُبْزًا تَاْكُلُ
الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖ اِلَّا نَبَّاْ
تُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ * کہنے لگا اُن میں سے ایک میں دیکھتا ہون کہ نچوڑتا ہون شراب
اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ اُٹھا رہا ہون اپنے سرپر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اُسمین
سے * بتا ہمکو اُسکی تعبیر * ہم دیکھتے ہین تجھکو نیکی والا * بولا یوسف نہ آنے پاویگا تمکو کھانا
جو تمکو ہر روز ملتا ہی مگر بتا چکونگا تمکو اُسکی تعبیر اُسکے آنے سے پہلے * یہہ علم ہی مجھکو سکھایا
میرے رب نے * چھوڑا دین اِس قوم کا کہ یقین نہین رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وے
منکر ہین * یعنے جسنے شراب دیکھی تھی نچوڑتے وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دوسرا نان وائی
تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سرپرسے جانور نوچتے ہین * زہر کی تہمت میں دونون قید تھے آخر
نان وائی پر ثابت ہوا * فایدہ دوسری * حق تعالی نے قید میں یہہ حکمت رکھی کہ اُنکا دل

گا نزدن کی محبت سے تو تا دل پر اللہ کا علم روشن ہوا تھا چاہا کہ اول انکو دین کی بات سنا دین پیچھے تعبیر خواب کہین اسواسطے تسلی کر دی تا کہ نہ گھبرا وین کہا کہ کھانیکے وقت تک بتا دونگا * قصہ مین یون آیا ہی یوسف نے جب اُن دونون جوانون کو دیکھا کہ دانا عقلمند ہین چاہا کہ اول انکو اسلام کی دعوت کرین اس لئیے تعبیر خواب مین اُنکے ذرا تامل کیا پیچھے کہدیا بعدہ کہا اُنسے کہ خدا یتعالی نے مجھکو یہہ سکھایا ہی دے بولے خدا تمہارا کون ہی بولا خدا میرا وہ ہی جو سارے جہان کا صاحب ہی دے بولے تمہارا کون دین ہی جو تو ہمارے دین سے بیزار ہی یوسف نے کہا کہ نہین مین بیزار ہون موافق اپنے باپ دادے کی راہ کے * دے بولے تمہارا بابا دادا کون ہی یوسف نے کہا کہ باپ میرا یعقوب بیٹا اسحاق کا اور اسحاق بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا ہی قولہ تعالی * وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ * اور پکڑا مین نے دین اپنے باپ دادون کا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا ہمارا کام نہین کہ شریک کرین اللہ کا کسی چیز کو یہہ فضل ہی اللہ کا ہم پر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بھلا نہین مانتے * یعنے ہمارے اس دین پر رہنا سب نا ق کے حق مین فضل ہی کہ ہمنے راہ سیکھا ہین * دے بولے ہم کس چیز کو پوجتے ہین یوسف نے کہا تم اسکو پوجتے ہو جو خدا کے لائق نہین * اُنھون نے کہا تم پیغمبر زادے کہلاتے ہو غلام کس طرح ہوئے حضرت نے فرمایا بھائیون نے مجھکو حسد کر کے بیچ ڈالا ہی اسطرح سے تمام احوال اپنا شرح وار کہدیا تب اُن لوگون نے کہا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہین اپنے دین پر ثابت رہین یا پھر جاوین حضرت نے فرمایا دل مین اپنے تصور کر کے دیکھو کہ کسکا دین بہتر ہی خدا یتعالی فرماتا ہی * يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ * ای رفیقو بندیخانے کے بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست * پس یوسف نے فرمایا ای یار و بندیخانے کے تمہارے ساتھہ یہان رہنے کا ہمکو اتفاق ہوا بھلا دیکھو تو تمہارے کتنے خدا ہین تم اپنے ہاتھون سے بتون کو بنا کے پوجتے ہو خدا اقرار دیتے ہو اُنسے کچھ نفع ہی نہ ضرر اُنکو پوجنا تمہارا اور تمہارے باپ دادونکا محض عبث ہی * پوجنا سوا ے خدا کے کسی کو روا

نہین قولہ تعالی * مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ * کچھ نہین پوجتے ہو سوا اُسکے مگر نام ہی رکھہ لئیے ہین تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین اُتاری اللہ تعالی نے کوئی سند * حکومت نہین کسی کی سوا اللہ کے * اُسنے فرمایا کہ نہ پوجو مگر اُسی کو یہی ہی راہ سیدھی لیکن بہت لوگ نہین جانتے * وہ دونون قیدی یوسف عم کے دین پر ایمان لائے اور بولے حضرت سے کہ ہم اپنے دین کو چھوڑ کر تمھارے دین اور تمھارے اباؤاجداد کے دین پر ایمان لائے ہین اب ہمارے خواب کی تعبیر کیئے تب حضرت نے فرمایا ای رفیقو بندیخانیکے تم دونون مین سے جو ایک نے دیکھا ہی شراب بھرتے خواب مین اُسکی تعبیر یہہ ہی کہ کل بادشاہ اُسکو قید سے خلاص کریگا اور خوش کرکے کا خلعت دیگا اور وہ اپنے خاوند کو پلاویگا شراب * اور اُسنے جو سر پر اپنے روٹی کا خوان دیکھا ہی خواب مین اور آتے جانور آکے کھاجاتے تھے انکی تعبیر یہہ ہی کہ کل وہ سولی پر چڑھیگا اور جانور اسکے سر سے مغز کھائینگے رب العلمین فرماتا ہی يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ * ای رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہی تم دونون مین سو پلاویگا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہی سو سولی پر چڑھیگا پھر کھاوینگے جانور اسکے سر مین سے مغز * فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تھے * اور حضرت یوسف نے کہہ دیا تھا جسکو خواب کی تعبیر کہی تھی کہ کل قید سے خلاص پاؤگے اپنے خاوند کو شراب پلاؤگے اور ہماری بات بھی تم کہیو اپنے بادشاہ سے کہ ایک جوان بےگناہ قید مین پڑا ہی * پس اِس بات کو اللہ نے ناپسند کیا اور ریسا ہوا کہ ہمکو بھول کر یوسف نے غیر سے نجات مانگی تب ساقی کے ذہن سے اس بات کو شیطان نے بھلادیا تھا کہ یوسف عم کی بات بادشاہ سے کہے اللہ تعالی فرماتا ہی * وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ * اور کہہ دیا اُسکو جسکو اٹکلا کہ بچیگا اُن دونون مین میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس سو بھلادیا اُسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے

غایب سے ٭ پھر رہ گیا قید میں کئی برس ٭ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف قید میں سات برس تھے ٭ مروی ہی کہ جبرئیل عم نے کئی دفعہ قید خانے میں آ کے دیکھا حضرت یوسف کو عبادت کرتے اور دعا مانگتے تب کہا کہ ای یوسف تم نے کیون نہین مانگی تھی اللہ سے اتنے پہلے اور تمنے مخلوق سے اپنی نجات چاہی کہ میرا ذکر کیجیے اپنے بادشاہ کے پاس اب اسکے بدلے سات برس تم قید رہو گے یوسف نے کہا کہ خدا جس میں راضی ہی مین اُسی پر شاکر ہون اور بولا ای حضرت آپ سب مخلوقات مین سے پاک تر ہین کیونکر اس قید خانے کثیف مین تشریف لائے اُسنے فرمایا کہ تمہارے آنے کے باعث اللہ نے اس گھر کو پاک صاف کیا پھر حضرت یوسف بولے ای جبرئیل کس گناہ سے مجھکو اللہ نے اس قید بلا مین ڈالا اور اپنی شفقت و رحمت سے اس ذلت و خرابی مین رکھا حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ تم نے شوق سے اس ذلت کو اختیار کیا ہی غیر اللہ کے توکل پر اپنے کام کو نہ چھوڑا وہ قاضی الحاجات ہی جو اُسسے مانگو گے سو پاؤ گے اور تمنے قید ہی مانگی تھی سو پائی ٭ پس ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اپنے مانگنے سے قید مین پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ انکا فریب دفع کیا اور قید ہونا تھا قسمت مین ٭ آدمی کو چاہیے کہ گھبرا کے اپنے حق مین برائی نہ مانگے لازم ہی کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر ہی سو ہوگا ٭ جبرئیل عم سے حضرت یوسف نے پوچھا ای جبرئیل هَلْ عِنْدَکَ خَبَرُوَ الِدِی ای جبرئیل میرے والد کی خبر تمکو کچھ معلوم ہی اُسنے کہا ٭ دَخَلَ بَيْتَ الْاَحْزَانِ وَهُوَ كَظِيْمٌ وَعَمِيَ ٭ کہا جبرئیل نے گھر مین بیٹھے ہوئے غم کرتے ہین روتے روتے آنکھین جاتی رہین ہین رات دن عبادت کرتے ہین اور یہی کام ہی ٭ پھر پوچھا کہ حق تعالی نے میرے باپ کو اسمین کیون مبتلا کیا ہی کہا کہ تمہاری محبت نے ایسا کیا ہی ٭ یوسف عم نے کہا اتنا رنج جو اُٹھاتے ہین آخر اُنکو کچھ فائدہ ہوگی یا نہ کہا کہ ہر روز ایک سو شہید کا درجہ ملیگا حضرت نے کہا تو کچھ مضایقہ نہین ٭ روایت کی گئی ہی یوسف عم نے جب تعبیر خوابکی اُن دونون جوان سے کہدی اُسکے ایک دن کے بعد مالک ریان نے اُن دونون جوان کو قید سے خلاص کیا ساقی کو نوازش فرمائی خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھایا اور جانور حسب مقدر آ کے مغز گوشت آنکھین اُسکی کھا گئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف عم نے کہی تھی شیطان نے بھلا دی تھی کہ اپنے بادشاہ

سے حضرت کی بات نہ کہہ سکا اسلیئے حضرت یوسف قید خانےمین سات برس رہے بعضون نے
کہا ہی نو برس * شب و روز عبادت کرتے لوگونکو وعظ نصیحت کرتے اور درس دیتے رہے
اور زلیخا اسکے لیئے غم و اندوہ مین رات دن پیچ تاب کھاتی رہتی اور وہ پانچ عورتین جو حضرت
یوسف پر عاشق تھین وے دونون وقت حضرت کے لیئے کھانا قید خانے مین لیجایا کرتین
حضرت کچھ کھا لیتے اور سب قیدیون کو دے ڈالتے * قرآن مین الله نے فرمایا ہی کہ ملک ریان
نے ایک شب خواب مین دیکھا تھا کہ سات گائین فربہ موٹی انکو سات گائین دبلی آکے
کھا گئین * پھر سات بالیان غلے کی ہری تازی دیکھین کہ اُنکو سات بالیان سوکھی آکے کھا گئین *
بادشاہ نے اِس بات سے متحیر ہو کر اپنے نجومیون کو بلا کے یہہ ماجرا خواب کا بیان کیا سب
نجومی اسکی تعبیر سے حیران رہے کہنے لگے کہ یہہ اچنبھے کا خواب ہی اُسکی تعبیر ہم نہین جانتے ہین
بادشاہ حیران رہا کہ اسکی تعبیر کون کہہ سکیگا کس سے پوچھین وہ ساقی غلام جو دونون جوان مین
سے بچا تھا بادشاہ کے پاس اُسوقت حاضر تھا بعد مدت کے یوسف عم کی بات اُسکو یاد پڑی
تب اُسنے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اِس خوابکی تعبیر ایک شخص کہہ سکتا ہی مین جانتا ہون بادشاہ
بولا وہ کون ہی وہ بولا ایک مدت گذری ہی کہ مین اور باورچی دونون جس وقت قید خانے
مین تھے ایک دن ہم دونون نے خواب دیکھے تھے کہ مین شراب بھرتا ہون خم مین سے پیالہ مین
اور باورچی نے دیکھا تھا سر پر اپنے روٹی کا خوان اور اُڑتے جانور آکے اُسے کھاتے ہین *
یوسف نام ایک شخص ہی اُنکے پاس ہم نے یہہ بیان کیا اُسنے تعبیر ہماری خوابکی جو کہی تھی
سو ہاتھون ہاتھ سچ پائی اگر حکم عالی ہو تو اُسے بلاوین وہ خوابکی تعبیر کہہ سکتا ہی تب حکم
ہوا ساقی نے یوسف عم کے پاس جاکے بہت عذر خواہی کی کہا کہ مین تمھاری بات بادشاہ سے
کہنے کو بھول گیا تھا تب حضرت نے اُسے کہا کہ یہہ چوک ہونا تمھارا ایہہ گردش تھی میری تقدیر
مین اور قید خانے مین رہنا اُسنے کہا کہ بعد مدت کے مجھکو تمھاری بات یاد پڑی بزرگیان تمھاری
مین نے بادشاہ سے بیان کین بادشاہ نے خوش ہوکے مجھکو تمھارے پاس بھیجا اور کہا کہ آپ
اس خوابکی تعبیر کہیئے بادشاہ کے نجوم لوگ نہ کہہ سکے جو بادشاہ نے پوچھا تھا قولہ تعالی * وَقَالَ
الْمَلِکُ اِنِّیْ اَرٰی سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ

بِسَاتٍ یَا اَیُّهَا الْمَلَأُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُؤْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا
نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِيْنَ * اور کہا بادشاہ نے مین نے خواب مین دیکھا سات گائین
موٹی انکو کھاتی ہین سات گائین دبلی * اور سات بالین ہری تازی دوسری سوکھی ای دربار
والو تعبیر کہو مجھہ سے میری خوابکی اگر ہو تم خوابکی تعبیر کرتے * بولے یہہ اُڑتی خواب ہین اور
ہمکو ان خوابونکی تعبیر معلوم نہین * تب یوسف عم نے ساقی سے اس خواب کی تعبیر کہہ دی
اور اُسنے بادشاہ کو جاکے سنادی کہا سات برس جہان مین ارزانی رہیگی اور کھیتی خوب ہوگی
بعدہ بڑا قحط ہوگا زراعت کم ہوگی لوگ دکھہ و اذیت اٹھاوینگے * سارے لوگ اس خوابکی
تعبیر سنکر حیرت مین آگئے پس بادشاہ ریان نے کہا کہ اسکی کیا تدبیر کیا چاہیے ای ساقی پھر
جاکے اچھی طرح سے پوچھہ آ پھر ساقی نے حضرت یوسف کے پاس جاکے کہا قولہ تعالی * يُوْسُفُ
اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ
يَابِسَاتٍ لَّعَلِّيْ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ * ای یوسف سچی بات کہہ دے ہمکو
اس خوابکی سات گائین موٹی اُنکو کھاتی ہین سات گائین دبلی * اور سات بالیان ہری سبز
اُنکو کھاتی ہین دوسری سات بالیان خشک * کہو تو مین لیجاؤن لوگونکے پاس شاید اُنکو
معلوم ہو تمہاری قدر * تب حضرت یوسف نے کہا کہ سات برس کھیتی کروگے بعد اسکے سات
برس قحط ہوگا حق تعالی نے فرمایا * قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ
سُنْبُلِهٖ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا
قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ * ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ * کہا
یوسف نے تم کھیتی کروگے سات برس محنت سے پس جو کچھہ کاٹو تم پس چھوڑ دو اُسکو بیچ
بالیون اسکیکے مگر تھوڑا اس مین سے جو کھاؤ تم * پھر آوینگے اُسکے پیچھے سات برس سختی
کے کھاؤگے جو رکھا تھا اُنکے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے * پھر آویگا اُسکے پیچھے ایک
برس اسمین مینہہ پاوینگے لوگ اور اس مین رس نچوڑینگے * یعنے رس نچوڑنا شراب سازونکے
واسطے کہا * کہتے ہین سات برس کا غلہ ذخیرہ بالیون مین خوشون مین رکھوایا جائیگا تا زمین
مین گلنجاوے اور پھر آئینگے سات برس قحط ہوگا جب تک پورا برسے * پس ساقی نے

جو جو تعبیر خوابکی حضرت یوسف سے سنی بادشاہ ریان کو جا کے سب سنا دئے اور مصر کے
لوگ سنکر حیرت مین آگئے تصدیق کئے بادشاہ نے پسند کیا کہ یہ شخص عقلمند دانا قابل
وزارت کے ہی بعدہ ساقی سے پوچھا کہ وہ شخص کیسا ہی اور اطوار اُسکے کیسے ہین ساقی بولا
وہ عقلمند صالح اور صفتین اسکی بیان سے باہر ہین عزیز نے اُسکو مالک ابن زغر سوداگر سے
مول لیکر بطور غلام کے اپنے رکھا ہی بادشاہ نے پوچھا اُسکو قید مین کیون رکھا بولا وہ شخص
کہتا ہی کہ مین کسیکا غلام نہین ہون بھائیون نے مجھے دشمنی اور حسد سے بے گناہ مالک ابن
زغر کے پاس بیچ ڈالا ہی اور اسی طرح سارا احوال یوسف عم کا بادشاہ کے پاس ساقی نے
بیان کیا بادشاہ نے یہہ سنکر بہت تاسف کیا اور قیدخانے کے آمین اور سردار وغیرہ کو بلا کے پوچھا
کہ یوسف کیسا آدمی ہی اور خوخصال کیسے ہین تم جانتے ہو اُنھون نے کہا کہ ایسا شخص
جوان خوبصورت پیدا نہین ہوتا ہی بلکہ ایسا دیکھنے مین نظر نہین آیا وہ مثل ماہ چاردہم کے
ہی شب و روز دعا و تسبیح و تہلیل و عبادت مین مشغول رہتا ہی اور تمام بندیون کو جو ملک
عاصے کے درس دیتا ہی اور لوگون کی غمخواری کرتا ہی جتنی چیزین اُسکے لئے کھانیکو آتین ہین
سب محتاج فقیرون کو دے ڈالتا ہی وہ کچھ نہین کھاتا اور کسی کو آزار نہین دیتا ہی وہ پیغمبر
زادہ کہلاتا ہی * تب بادشاہ نے پوچھا اُسکا کھانا پینا کون دیتا ہی کہان سے آتا ہی وہ بولا
کبھی کبھی زلیخا اور مصر کی فلانی پانچ عورتین محبت سے مخفی بھیجتی ہین لیکن وہ جوان قبول نہین
کرتا کچھ نہین کھاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ عزیز نے اسکو بے گناہ عورت کی تہمت مین قید مین ڈالا
ہی تب بادشاہ نے کہا کہ عزیز کو بلاؤ جب عزیز حاضر ہوا اُسسے بادشاہ نے پوچھا کہ وہ صالح
نیک مرد کو تمنے کس لئے قید مین ڈالا ہی ناحق مرد خدا کو کیون اذیت دیتا ہی تو اُسکو کہانسے
لایا وہ بولا حضور جانتے ہونگے مین نے مالک ابن زغر سوداگر سے مول لیا ہی بیٹا کرکے رکھا تھا
اور سارے گھر کا مالک مختار کیا تھا مین نہین جانتا تھا کہ وہ میری خیانت کریگا اور میری گھر کی
عورت پر بد نظر رکھیگا اس لئے مین نے اِس مادے مین پکڑ کے اُسے قید مین رکھا ہی بادشاہ
نے ساقی سے کہا کہ تم اُسکو عزت و آرام سے گھوڑے پر سوار کر کے میرے پاس لاؤ
تب ساقی نے بادشاہ کے فرمانے سے یوسف عم کے پاس جا کے جو جو باتین بادشاہ او رعزیز مصر

سے ہوئین ساری انسے بیان کین حضرت یوسف نے یہہ سنکر ساقی سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جا کے بولو بے رضا عزیز کے مین نہین آسکتا ہون اسکی رضا چاہئیے اور ان عورتون سے پوچھنا چاہئیے کہ جنھون نے مجھے دیکھکے بیہوش ہوکے لیمون تراشنے مین اپنے ہاتھ کاٹے تھے کہ مین گنہگار ہون یا اور کوئی گنہگار ہے اسکی تحقیق کیا چاہئیے * وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ * اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اسکو میرے پاس * پھر جب پہنچا اس پاس بھیجا آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند پاس * اور پوچھ اسسے کیا حقیقت ہی ان عورتونکی جنھون نے کاٹے ہاتھ اپنے میرا رب تو انکا فریب سب جانتا ہی * وہی قصہ یاد دلایا * کہ وی عورتین شاہد ہین بادشاہ پوچھے تو قصہ کھول دین کہ تفسیر کسکی ہی * پھر ساقی یوسف عم سے یہہ ماجرا سنکر بادشاہ کو جا کے بولا بادشاہ نے زلیخا اور ان پانچون عورتون کو بلا کے پوچھا * قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ * قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ * کہا بادشاہ نے اُن عورتون کو کیا حقیقت ہی تمہاری جب تمنے پھسلایا یوسف کو اسکے جی سے * بولیان حاشاللہ ہمکو معلوم نہین اُسپر کچھ برائی * بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی سچی بات * مین نے پھسلایا تھا اُسکو اُسکے جی سے اور وہ سچا ہی * فایدہ حضرت یوسف نے سب کا فریب فرمایا اسواسطے کہ ایک کا فریب تھا اور سب اُسکی مددگار تھین اور فریب والی کا نام نہ لیا حق پرورش کو * بادشاہ نے اُن عورتون کو بلوا کے پوچھا کہ تم نے یوسف کی خواہش کی تھی یا اُسنے تم سچ کہدو بولین کہ ہم نے کبھی ایسا حسن نہین دیکھا تھا جب اس لڑکے کو دیکھا تو ایکبارگی بیہوش ہوکر ہاتھ کاٹے اور سچ ہی ہم نے اُسکو طلب کیا تھا وہ بےگناہ قید مین پڑا * زلیخا نے جب دیکھا کہ حال اپنا انکشاف ہوتا ہی تب بادشاہ سے کہنے لگی ای بادشاہ تم اُنسے کیا پوچھتے ہو جو کچھ خطا ہوئی مجھہ سے ہوئی ہی جو شخص منکر ہوتا ہی تو حاکم اُسکو گواہ سے ثابت کرتا ہی مین تو آپ اقرار کرتی ہون کہ یہہ گناہ مجھہ سے صادر ہوا اور یوسف کو بےگناہ قید مین ڈالا مین اسکے عشق مین بیقرار ہوئی ہون اب مجھکو جو چاہئیے سو کیجئیے مین سزاوار ہون * زلیخا کی

یہ انکا وزاری سنکے لوگ متعجب ہوئے اور سب کے سب آنسو تو بہا کے رہ گئے اور
عزیز نے یہ حال زلیخا کا دیکھکر شرمندہ ہو کر اُسے چھوڑ دیا چندروز اسی غم مین رہا بعدہ عزیز
نے انتقال کیا * ابن عباس نے کہا کہ جس وقت یوسف عم نے ساقی سے یہ پیام کہا کہ مین
بے گناہ ہون خیانت نہین کی اُس وقت جبرئیل عم وہان تھے اور کہا کہ * یا یوسف ولا ھممت
* ای یوسف تو نے قصد نہین کیا تھا زلیخا پر یوسف عم اس بات سے بہت نادم ہوئے اور
آبدیدہ ہوکے کہنے لگے قولہ تعالی * وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ
رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ * اور مین پاک نہین کہتا اپنے جی کو جی تو سکھاتا ہی برائی مگر جو
رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہی بخشنے والا مہربان * پھر ساقی نے بادشاہ پاس
جا کے سب حقیقتین بیان کین * پھر بادشاہ نے کہا * وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي
* اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اُسکو میرے پاس مین خالص کر رکھون اُسکو اپنے کام مین *
پھر ساقی نے جا کے یوسف عم سے کہا تب یوسف عم بادشاہ کے پاس آئے * راویون نے
روایت کی ہی بادشاہ ریان نے حضرت یوسف کے ساتھ چالیس زبان مین بات کی
تھی سب جواب اسکا حاضر دیا تھا تب بادشاہ نے عزیز کو کہا کہ تم سے مین نے اِسکو امین
اور گویا اور صاحب مرتبہ زیادہ پایا قولہ تعالی * فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ
پھر جب بات چیت کی اُسسے کہا سچ تو نے آج ہمارے پاس جگہہ پائی معتبر ہو کر * آپ سے
عزیز کا علاقہ موقوف کیا اپنی صحبت مین رکھا بادشاہ نے حضرت یوسف سے کہا کہ مین تمکو
خدمت وزارت کی دونگا اُسنے کہا کہ وزارت مین نہین مانگتا ہون کیونکہ خیر اور بہتری لوگونکی
ہم سے بخوبی نہین ہو سکیگی * پھر بادشاہ بولا کہ عزیز کا کام تمکو دونگا وہ بولا نہین کیونکہ حق عزیز
کا مجھہ پر بہت ہی وہ اپنے کام پر قایم رہے اسکا کام لینا مجھکو نہایت بدنامی ہی * پھر
بادشاہ بولا تم کیا چاہتے ہو وہ بولا کہ مجھکو سارے ملک مصر کے خزانہ اور اناج و غلہ کا مختار کر دو
تو بخوبی کام اسکا انجام مجھہ سے ہووےگا اور سرکار کا بھی کام آسان ہووےگا اور رعایا کی
بہتری ہوگی کہا یوسف نے * قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ * یوسف
نے کہا مجھکو مقرر کر ملک کے خزانون پر مین خوب نگہبان ہون خبردار * اس کام سے حضرت

کی یہہ غرض تھی کہ اس زمانے میں جو بادشاہ رعیت پر ظلم کرتا تو آدھا حصہ غلے کا رعیت سے لے لیتا
اسیے حضرت یوسف نے بادشاہ سے سارے غلے کی مختاری مانگی تا کہ رعیتوں پر نظر عنایت کی
کرے تب بادشاہ نے اُنکو اس کام پر مقرر کیا اُنسے تمام خلق خوش اور راضی ہوئے اور غلے
بہت جمع کیے جب سال تمام ہوا بادشاہ اُنکے نیک اطوار دیکھ کے خوش ہوا اور رعیت
پر وہ بھی معلوم کی تب بادشاہ نے اُنکے سر پر تاج شاہی کا اپنے رکھ دیا اور تلوار اپنی کمر سے
کھول کر اُنکی کمر میں باندھ دی اور تخت مرصع زر و یاقوت سے جڑا ہوا کہ طول اُسکا تیس
گز اور عرض اُسکا دس گز کا تھا لباس زرق برق بیش قیمت کا اُسے پہنا کے اُسی تخت پر
بٹھایا اُس وقت چہرہ مبارک اُنکا ایسا ہوا کہ مانند شب چاردہم کے چمکتا رہا جو شخص اُنکی
طرف نظر کرتا تو مانند آئینہ کے چہرہ اپنا اُسمیں نظر آتا اور حضرت کے چہرے کی لطافت و صفائی
اسقدر تھی کہ اُنکے دیکھے قبہ آفتاب شرمندہ ہوتا اور تمام ارکان دولت و عیان سلطنت بادشاہ کا
اُنکی خدمت میں حاضر رہنے اور تمام کاروبار مصر کا اُنپر سپرد ہوا اور سارے مصر میں اُنکا سکہ جاری
ہوا اور بعد فوت عزیز کے تمام خزانے اسکا حضرت یوسف کے سرکار میں آگیا اور بادشاہ نے سلطنت
سے اپنے ہاتھ اُٹھایا خانہ نشین ہوا جب بادشاہ نے اُنکو ملک مصر کا والی کیا تب حضرت نے
تمام اناج غلہ مصر میں لاکے جمع کیا القصہ وہ سات برس گذرے بعدہ جبرئیل عم نے آکے خبر دی
کہ فلانی شب فلانی گھڑی میں قحط نازل ہوگا حضرت یوسف یہہ سنکر انتظار اُسی شبکے رہے
جب وہ وقت پہنچا تب سب کو فرمایا کہ اناج غلہ سب میرے پاس لاکر مہیا کرو کیونکہ گرسنگی
خلق اللہ پر آ پہنچی ہی جب قحط مصیبت نازل ہوئی تب خلائق شہر کی بادشاہ مصر کے پاس
آحاضر ہوئے فریاد کرنے لگے الجوع الجوع یہہ خبر حضرت یوسف کو پہنچی کہ خلائق بھوک سے
تکلیف پاتی ہی جو سب غلہ جمع کیا تھا سب لوگوں کو بانٹ دیے تب لوگوں کی کچھ خاطر تسلی ہوئی
اور جان آئی ۔ اور جب قحط نازل ہوا زلیخا آہ و زاری کرنے لگی یوسف عم کا نام جو شخص
زلیخا کے پاس لیتا انعام و اکرام دیکر اُسکو رخصت کرتی بہت روپیے دیتی جتنی دولت تھی
سب اُسکی راہ میں لٹا دی یہاں تک کہ محتاج فقیرنی ہوگئی اور شب و روز یوسف عم کے لیے
روتے روتے بوڑھیا ضعیفہ ہوگئی اور دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہی آخر چلنے سے بھی

مقرر ہو گئی ہر روز آ ہر کو ڈھنڈیان موافق دین رکھ کے بر سر راہ یوسف عم کے لیئی گرو کھتین تا کہ خاک پای یوسف عم کے گھوڑے کی تو تیای چشم کرے چند روز آتش فراق مین اسی طرح گذرے * یوسف عم کی نشست دو بد بہ پادشاہی کا اسقدر تھا کہ جسوقت حضرت گھوڑے پر سوار ہو کے نکلتے تو چالیس ہزار جوان سلاح پوش اور چار ہزار غلام با کمر زری اور ایک ہزار صاحب ہوشمند و دانا ہمراہ چلتے * خبر ہی کہ ایک دن حضرت یوسف عم سوار ہو کر سیر کرتے ہوئے مرضی الہی سے اُسی راہ مین جا پڑے کہ جس جا پر زلیخا تھی ونڈیون نے اُسے دیکھہ کر زلیخا کو خبر دی کہ دیکھہ ای زلیخا یوسف یہان آموجود ہوا ہی بمجرد سنتے ہی زلیخا بے تحاشہ دوڑتی آئی یوسف عم کو پکارنے لگی ای کریم ابن الکریم ابن الکریم ذرا ٹھہر جا قصہ اندوہ اس ضعیفہ کا سن حضرت نے سنتے ہی وہین گھوڑے کو کھڑا کیا اور بولے ای زلیخا یہہ کیا حال ہی تیرا حسن و جمال اور خوبیان تیری کیا ہوئین بولی کہ تیرے عشق نے سب برباد کیا حضرت نے فرمایا کہ ہنوز وہی عشق تیرا موجود ہی وہ بولی کہ ہاتھہ کا چابک میرے منہہ کے پاس ذرا لا کے دیکھہ حضرت نے ہاتھہ اپنا دراز کیا تب زلیخا نے ایسی ایک آہ آتشی دل سے چھوڑی کہ اُسکے دھوئین سے چابک حضرت کے ہاتھہ کا گرم ہو گیا مارے تپش کے حضرت نے چابک اپنے ہاتھہ سے زمین پر چھوڑ دیا زلیخا بولی ای یوسف آج چالیس برس سے یہہ شعلہ آتش کا میرے دل پر جلتا ہی تیرے عشق سے مین جل گئی ہون دیکھہ ذرا سا شعلہ آتش میرے دل کا تجھکو برداشت نہوا چابک زمین پر ڈال دیا مین کیونکر تیرے لیئے شب و روز یہہ پیچ و تاب کھاتی ہون یوسف عم یہہ حال تباہ زلیخا کا دیکھہ کر گھوڑے سے اتر پڑے وہین زمین پر بیٹھہ گئے اور بولے ای زلیخا تو میرے خدا پر ایمان لا بمجرد کہتے ہی زلیخا دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت نے فرمایا ای زلیخا تو مجھہ سے کیا مانگتی ہی وہ بولی کہ خدا کی درگاہ مین میرے لیئے دعا مانگو کہ وہی جمال و جوانی اور بینائی چشم کی پھر مجھکو عنایت کرے تو باقی اپنی عمر تیری خدمت مین صرف کرون اور خدا کی عبادت مین مصروف رہون یہہ سنکر حضرت یوسف نے اپنے سر کو نیچا کر لیا اور تامل مین رہے اُسی وقت وحی نازل ہوئی ای یوسف تو کیا مانگتا ہی مانگ دعا تیری قبول ہی تب حضرت نے

دو رکعت نماز شکرانہ کی ادا کرکے سجدہ مین گئی اور دعا مانگی ہنوز سر سجدے سے نہ اُٹھایا تھا زلیخا نے آواز دی کہ ای یوسف سر اُٹھا سجدہ سے جو چاہا تو نے سو حاصل ہوا تب حضرت نے سر سجدہ سے اُٹھا کے زلیخا کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ صورت و جوانی و بینائی چشم کی خدا نے آپسے دونی عنایت کی ہی * زلیخا نے جب اپنی صورت کو دیکھا شکر خدا کا بجا لائی اور ترقی ایمان کی ہوئی * بعدہ حضرت یوسف کی طرف کچھ خیال نکیا چلی گئی حضرت پیچھے سے فرمانے لگے ای زلیخا تم کہان جاتی ہو مجھے چھوڑ کر وہ بولی کہ جسنے یہ صورت و شکل و بینائی چشم کی ہمکو بخشی ہی اُسکو چھوڑ کے ناحق یوسف کے پیچھے کیون اپنے کو برباد کرون چاہیے اُسی پر خیال کرون * کہتے ہین کہ یوسف عم نے زلیخا پر بہت خواہش کی وہ بھاگتی رہی غیب سے آواز آئی ای یوسف صبر کر جلدی مت کر بعدہ زلیخا غمخانے مین جا بیٹھی اور یوسف عم بنے خواستگاری مین اُسکی لوگونکو بھیجا وہ قبول نہین کرتی تھی چالیس دن یون گذرے * کہتے ہین اس چالیس دن کے اندر یوسف عم نے اِتنا درد زلیخا کے لیے کھینچا کہ زلیخا نے چالیس برس مین بھی ایسا نہ اُٹھایا ہوگا مالک ریان نے زلیخا کے پاس پیغام بھیجا اور لوگ اسکو جا کے وعظ و نصیحت کرتے بعدہ اُسنے نکاح قبول کیا جیسا کہ شب زفاف کو سلاطین اور ملوک کا رسم شرعی ہوتا ہی ویسا ہی زفاف کنخدائی ہوئی اور زلیخا کو دوشیزہ باکرہ پایا اور مدت کے بعد حضرت نے زلیخا سے حال گذشتہ پوچھا وہ بولی کہ عزیز مرد ضعیف تھا اور مین اسوقت جوان تھی جو کام کہ زن و شوہر مین ہوتا ہی سو میرے اور عزیز کے بیچ مین نہ تھا * اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ خدا تعالی نے یوسف کے لیے زلیخا کو رکھا تھا اس لیے ایک شیطان آکے اللہ کے حکم سے عزیز اور زلیخا کے بیچ مین سو رہتا تھا عزیز کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زلیخا ہی اور کچھ نہین کرسکتا پس یوسف اور زلیخا دونو نے ملکر گھر کرنا کیا تب اُنسے دو لڑکے پیدا ہوئے ملک ریان جب بوڑھا ہوا تمام کاروبار بادشاہی کا یوسف عم کو دے کر گوشہ اختیار کیا یوسف خلق اللہ کی پرورش کرنے لگے بقدر حاجت کے غلہ رعیتون پاس بھیجتے اور صدقہ فقیر اور محتاجون کو دیتے قحط شدید ہوا یہان تک کہ ایک من غلے کا دو دینار قیمت ہوئی اور تمامی نواح و اطراف سے مصر کے آغاز اللہ جمع ہوئی تب اہل مصر مجتمع ہو کے کہنے لگے کہ صب

غلہ غیرون پاس نہ بیچنا چاہیے کہ ہم بھوکے مرینگے حضرت یوسف نے کہا کہ تمام خلق اللہ کا حق اِ سمین
ہے اگر نہ بیچیے تو لوگ محتاج رہینگے انکو دینا واجب ہی محروم رکھنا گناہ ہی اُن پاس اگر نہ بیچونگا تو
تمام بھوکھے مر جاینگے تب بقدر حاجت کے بیچنے لگے یہان تک کہ سارے ملک مین کسی کے ہاتھ
مین روپیہ پیسا سونا چاندی نہ رہا یوسف عم کے خزانے مین سب داخل ہوا * جب دوسرا
سال آیا تمام جواہرات و خزو دیبا و حریر امیر گھرونکے بعوض غلہ کے حضرت کے پاس بک گئی
* اور تیسرے سال مین تمام مواشی بھیڑ بکری بعوض غلہ کے یوسف عم کو دا کے حوالے کین
* شعر * جہان تک کہ تھین مادیان اور غلام * بکی سال چوتھے مین وہ سب تمام *
زمین اور زر ہینے کے جاتے ہے گھر * بکے پانچوین سال مین سر بسر * چھٹے سال مین اپنی اولاد کو
لگے بیچنے سارے حماکہ ہو * لوگون نے اپنے بیٹے بیٹی کو بعوض غلہ کے حضرت یوسف کو دے
ڈالے * اور ساتوین سال مین لوگ اپنے تئین کو حضرت کے پاس اُجرت مین دئے کوئی آدمی
ملک مین باقی نرہا تمام نوکر بنا کر خدمت گار غلام لونڈی حضرت یوسف کے ہو گئے * نظم *
پھر اُس سال ہفتم مین ہر ایک آ بتضرع یوسف سے یون جا کہا * کہ بیچے ہین جانون کو اپنی
تمام * ہوئے آج سے ہم تمہارے غلام * تمام خلائق تعجب مین رہی کہ کبھی ایسا بادشاہ
ہم نے نہ دیکھا اور نہ سنا ہی * یوسف عم نے جب خلق اللہ کو غریب لاچار دیکھا تب
ریان ابن ولید سے کہا کہ شکر اُس خدا کو ہی کہ اُسنے مجھکو کیا کیا نعمتین بخشی ہین * اگر ہر بال
کے منہ مین سو زبان ہون تو بھی شکر نعمت کا اسکے کہان ادا ہو * ریان ابن ولید نے کہا کہ
سو ہی جو آپ فرماتے ہین حضور کی جو مرضی مبارک مین آوے وہی کام خلق اللہ کے حق مین
کرین * تب حضرت یوسف نے فرمایا کہ مین نے تمام مصریونکو خدا کی راہ پر آزاد کیا اور
تمام مال و اسباب جسکا تھا دے ڈالا حق تعالی فرماتا ہی * وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي
الْاَرْضِ يَتَبَوَّءُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ *
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ * اور یون قدرت دی ہمنے یوسف کو
اُس زمین مین جگہ پکڑے اُس مین جہان چاہے پہنچاتے ہین ہم مہر اپنی جسکو چاہین اور
ضائع نہین کرتے نیک بھلائی والونکا * اور نیک آخرت کا بہتر ہی اُنکو جو یقین لائے اور رہے

پرہیزگاری مین * خبر مین آیا ہی کہ یوسف عم قحط کے ایام مین ہرگز کھانا سیر ہو کے نہین کھاتے خلق اللہ کی موافقت کرتے * لوگون نے کہا کہ تم کیون آسودہ ہو کر نہین کھاتے بھوکھے کیون رہتے ہو کہ تمھارا مصر مین غلہ اناج خزانہ بہت ہی * حضرت نے فرمایا ڈرتا ہون کہ اگر سیر ہو کر کھاؤن تو بھوکھے پیاسے کو بھول جاؤن یہہ کام سردارون کا نہین ہی آیندہ خدا کو کیا جواب دونگا * جب ساتوان سال تمام ہوا چالیس دن باقی رہے قحط کے اور کچھ اناج و غلہ مصر مین باقی نہ رہا لوگ مارے بھوک کے یوسف پاس آکے ملتجی ہوئے لاچار ہو کے گرے حضرت لوگون کا حال دیکھکر بہت متردد ہوئے آدھی رات کو اُٹھہ کر خدا کی درگاہ مین تضرع و زاری کی یارب العالمین تیرے بندے مارے بھوکھ کے دکھ پاتے ہین اگر تو رحم نکریگا تو ہرایک ہلاک ہو جاوینگے تب خدا کی مہربانی حکم آیا کہ ای یوسف تو میرا پیارا ہی غم مت کھا کہ تیری صورت کو لوگون کی غذا کرونگا تیری صورت و جمال دیکھکر لوگ آسودہ ہووینگے بس بحکم الٰہی یوسف عم میدان مین جاکے لوگون کو بلاکے اپنے چہرہ مبارک سے برقع اُٹھاکے سب کو دیکھانے لگے حضرت کے چہرے مبارک کو دیکھتے ہی اللہ کے فضل و کرم سے لوگونکی بھوک پیاس جاتی رہی اور کھانے کی حاجت نہ ہوئی چالیس دن کا قحط اسی مین کٹ گیا قرآن مجید مین اللہ نے یوسف عم کو محسن کہا *

* خدا نے جو یوسف کو محسن کہا سبب اسکا تو جان یہہ ہی دلا *
* کبھی وہ اکیلا نہ کھاتا طعام ہوا محسن اسواسطے اُسکا نام *
* کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست بغیر اُسکے ہرگز نہ دھوتا تھا دست *
* نبی نے کہا جو کہ ایمان دار گیا اُسکے گھر مہمان ایک بار *
* نظر اُسنے کی منہہ پر مہمان کے نہ تا آگ دوزخ کی اسکو لگے *
* کسی گھر مین مہمان جاوے اگر فلک پر سے رزق اُسکا آوے اُتر *
* نہ کھاتا ہی رزق اہل خانہ کا آ خدا رزق دیتا ہی اُسکا جدا *
* پھر اُس گھر سے مہمان جاتا ہی جب خدا بخشتا ہی گنہ اُسکے سب *
* نبی نے کہا جو کھلاوے طعام خدا کے لئے اور دے اذن عام *

* گنہ اُسکے بخشے گئے سب کے سب گویا پیٹ سے ماکے نکلا ہی اب *
* جو مہمان کو کوئی کھانے کو دے تو ہر لقمے پر ایک نیکی ملے *
* نہ دیکھے وہ جنت کو جبتک تمام مریگا نہین سن تو ای نیک نام *
* جو کوئی خدا سے رکھے دوستی وہ کھانا کھلانا نہ چھوڑے کبھی *
* ثواب اسکو اللہ دے اسقدر رکھے جیسے روزے کوئی عمر بھر *
* ہوا جو کہ مہمان سے دل مین شاد گیا راہ مولا مین گویا جہاد *
* ہزارون شہید وںکا پاے ثواب نہو اُسکو دوزخ کا کچھ بھی عذاب *
* جناب علی سے کسی نے کہا کہ دنیا مین سب شی سے بہتر ہی کیا *
* کہا تیغ اور سینہ اور صوم صیف جو چھوڑے کوئی اُنکو ہی اُس پہ حیف *

وہ آٹھوین سال مین اللہ کے فضل سے کھیتی بہت ہوئی اناج بے شمار پیدا ہوا خلائق قحط کی بلا سے نجات پائی * اور روایت مین آیا ہی کہ ایک لڑکا اندھا مادرزاد اُسکو حضرت یوسف کے پاس لائے تا کہ دعا کرین کہ آنکھین اچھی ہو جاوین تب حضرت نے اپنا برقع چہرے سے اُٹھا کے نور مبارک اپنا دیکھایا تو خدا کے فضل سے اسکی آنکھین اچھی ہو گئین * راویون نے یون روایت کی ہی کہ ملک مصر اور شام مین جب قحط پھیل گیا کسی ملک مین اناج غلہ باقی نہ رہا سوا ے یوسف عم کے سرکار مین تب تمام مخلوق اطرافون سے غلے کے لیے مصر مین جاتی تھی اور لے آتے تھے اور حضرت یعقوب عم بھی قحط سالی مین گرفتار تھے اپنے بیٹون سے کہا کہ تم بھی مصر مین جاکے عزیز مصر سے اناج و غلہ جو پاؤ خرید کر کے لاؤ تب حضرت کے فرمانے سے دس بھائی گئے بنیامین کو حضرت نے اپنے پاس خاطر جمع کے لیے رکھا اُنکے پاس مال و متاع پشمینہ جو کچھ تھا شتر پر لاد کے مصر کو بھیجا حق تعالی فرماتا ہی * وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ * اور آئے بھائی یوسف کے پھر داخل ہوئے اُسکے پاس تو اُسنے پہچانا اُنکو اور وے نہین پہچانتے * حضرت یوسف جب مصر کے مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس تک خوب آبادی کی اور ملکون کا اناج بھرتے اور جمع کرتے گئے پھر سات برس کے قحط مین ایک بھاؤ میانہ باندھ کر بکوایا اپنے ملک والونکو اور پردیسیونکو برابر * مگر

پردیسی کو ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ نہ دیتے اسمین تمام خلایق قحط سے بچی اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر مین اناج سستا ہی یہہ سنکر اُن کے بھائی سب بھی آئے خرید نے کو جب مصر کے نزدیک پہنچے خبر اُن کی حضرت یوسف کو پہنچی کہ ایک قافلہ کنعان سے اناج خرید نے کو آیا ہی حضرت نے فرمایا اُنھون کو میرے پاس لاؤ جب بھائیونکو پہچانا * بعضون نے کہا ہی کہ جب بھائی سب اُنکے پاس آگئے اُنھون نے پردے سے پہچانا اور بھائیو نے نہین پہچانا * اور بعضو نے روایت کی ہی کہ حضرت یوسف بادشاہی ٹوپی سر پر رکھکے اور لباس شاہی کا پہن کے اور طوق زری گردن مین ڈال کے تخت پر بیٹھے تھے اس لیئے اُنکو بھائیون نے نہین پہچانا * اور محققون نے کہا ہی کہ انھون نے یوسف پر ظلم کیا تھا اور ظالمون کے دل سیاہ ہو تے ہیں اس لئے حضرت یوسف کو نہ پہچانا * جب یوسف عم نے انکی طرف دیکھا زبان عربی مین بات چیت کرنے لگے تب حضرت یوسف نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے کیا کام کرتے ہو تمھاری شکل سے مجھکو نہایت پیار معلوم ہوتا ہی وے بولے ہم کنعان سے آئے ہیں پیشہ ہمارا شبانی ہی یعنی بھیڑ بکری پالتے ہیں چونکہ ہمارے ولایت مین قحط ہوا اس لیئے اناج خرید نے کو ہم یہان آئے ہیں یوسف عم نے فرمایا ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم جاسوس ہو شہر مین جاسوسی کو آئے ہو یہان کا حال دریافت کر کے میرے دشمنون کو خبر دو گے یا تم چور ہو * وے بولے ہم دس بھائی ایک باپ سے ہیں ہمارا یہہ کام نہین باپ ہمارے پیغمبر نام اُنکا یعقوب ہی پھر حضرت یوسف نے پوچھا تم سب کے بھائی ہو وے بولے ہم بارہ بھائی تھے ایک باپ سے اور ایک ہم سے چھوٹے تھے ایک دن ہمارے ساتھ بکری چرانے کو میدان مین گئے تھے ہم سے جدا ہو کے ایک کنارے مین صحرا کے جاکے بکری چرانے لگے پس ہم اُسے غافل رہے بھیڑیا اُسے کھا گیا اور اُسکا ایک سگا بھائی ہی ایک بطن سے اُسکو باپ نے اپنے پاس رکھا واسطے تشفی خاطر کے چونکہ اکیلا ہی * حضرت یوسف نے فرمایا کہ تمھاری اسبات کی کیا سند ہی جو تم کہتے ہو گواہ کون ہی وے بولے ای عزیز اس شہر مین ہم بعید الوطن مسافر ہیں کوئی ہمکو نہین پہچانتا اسکی ثبوت کیونکر دینگے حضرت نے کہا کہ اگر تمھارے گواہ نہین ہیں تو جو بھائی تمھارے باپ کے پاس ہی اُسے یہان لے آؤ تو ہم جانینگے تم سچے ہو * وے بولے اُسے باپ نہین چھوڑینگے دیدہ سے اپنے * بہت اچھا

ہم باپ کو بولینگے کوشش کرینگے ہونیکے تو لاوینگے یوسف عم نے کہا کہ تم سب جاؤ ایک بھائی تمہارا یہان قید رہے تم اُسے جاکے لاؤ تب سبھون نے آپس مین ردبدل کی کہ یہان کون رہیگا تب سبکے نام مین قرعہ ڈالا شمعون کا نام اُٹھا وہ یہان یوسف کے پاس قید رہا تب یوسف عم نے فرمایا اناج ایک ایک شتر کا بوجھ دیکر سب لو رخصت کرو اور قیمت اناج کی اُنکو پھیر دو تب ملازمان بادشاہ نے ویسا ہی کیا پس اُنکو حضرت یوسف نے فرمایا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو اب کی دفع لاؤ گے تو اور بھی اناج تمکو ایک ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ دونگا * خبر مین آیا ہی جو مال کہ یوسف عم کے بھائی لائے تھے اناج خریدنے کو سو مال حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کو پھیر دیا اسواسطے کہ معلوم تھا اُنکو کہ باپ کے پاس سواے اتنے مال کے اور کچھ نہین تاکہ اُنھون کو دوبارہ بھیجے * اور ایک روایت ہی کہ وہ مال بھائیون کو اس لئے پھیر دیا تھا تاکہ معلوم کرین یعقوب عم کہ مال میرا پھیردینا یہہ کام کسی کا نہین مگر یوسف کا کام ہیگا * پس شمعون کا مقید رہنا کچھ مضایقہ نہین یہہ سمجھہ بوجھ کر پھر بیٹون کو بھیجین * خبر مین آیا ہی کہ یوسف عم نے جب اپنے بھائیون کو دیکھا دل مین چاہا کہ اُنکو کچھ سزا دین اُسی وقت جناب باری سے ندا آئی اے یوسف اگر بھائیون سے تو اپنی مکافات لے گا تو اُن مین اور تجھہ مین کیا فرق رہیگا بلکہ عفو کرنا کسی کو یہہ موجب حسنات کا ہی تو اپنے تئین اُنھون سے چھپا مت پہچان دے کہ تم سے شرمندہ ہوکے اپنی حاجت سے محروم نجاوین اور بزرگون کو نچاہیئے کہ محتاجون کو اپنے در سے محروم رکھین پس جانے دے وے تیرے در پر محتاج ہین خوش کرکے رخصت کر تب یوسف عم نے بموجب خطاب الہی کے اپنے بھائیون سے کچھ مواخذہ نکیا اور اپنے پاس بلا کے اُنسے پھر پوچھا سچ کہو تم کہان سے آئے اور کہان کے رہنے والے ہو وے بولے ہم کنعان سے آئے ہین ہم پیغمبر حضرت یعقوب عم کے بیٹے ہین حضرت یوسف نے پوچھا کہ تمہارے باپ بقید حیات ہین وے بولے ہین پوچھا کیا شغل مین ہین بولے سوا عبادت خدا کے اور کچھ کام نہین کرتے ہین اُنکو اللہ نے پیغمبری دی ہی کنعان کی بہت ضعیف اور آنکھون سے معذور ہین * یوسف عم نے پوچھا کہ کیون ایسا ہوا ہی وے بولے ایک بیٹا اور تھا کہ اُسے خوب چاہتے تھے نام اُسکا یوسف تھا نہایت حسین ایک لحظہ نظرون سے اپنی جدا نکرتے

تھے اللہ کی مرضی ہوئی اُسکو بھیڑیا کھا گیا اُسکے لئیے اتنے روئے کہ آنکھین اُنکی جاتی رہین یوسف
عم نے کہا کہ تم ایسے جیتے رہتے ہوئے کیون ایک کے لئیے ایسا حال ہوا وے بولے اور ایک
بھائی اُنکا سگا ہی نام اُسکا بنیا مین لیکن سب سے خوبصورت تھے اُنکے لئیے شب و روز روتے
روتے آنکھین اپنی کھودین * اور ایک مکان شہر کے باہر بنوا کے نام اُسکا غم خانہ رکھا اُسی
مین عبادت کرنا اور رات دن رونا ہی اُسکے غم سے ہماری بھی خوشی ناخوشی ہوئی * پھر
حضرت یوسف نے اُن سے کہا شاید تم سے لیاقت و ہنر مین وہ زیادہ تھا وے بولے حسن مین
زیادہ تھا دانائی اور عقلمندی مین بھی سب سے تیز تھا غرض صفتین اُسکی بیان سے باہر تھین
یہہ سنکر یوسف عم نے اپنے دل مین سونچا کہ انھون کو اِسوقت معاف کیا چاہیئے اگرچہ اِنھون
نے مجھکو ستایا اور ظلم کیا ہی مگر یہہ جو کہتے ہین سچ کہتے ہین پس اپنے خدمتگار اور غلامون
کو کہہ دیا کہ یہہ بیچارے مسافر غریب بعید الوطن اس ملک مین کبھی نہین آئے اُنکو میرے
پاس جگہہ دو اور اچھی طرح سے کھانا لطیف پاکیزہ کھلایا کرو جب تک اِس شہر مین رہین
اور پوشاکین اچھی اچھی نفیس پہننے کو دو * پھر دوسرے دن حضرت یوسف نے اُنکو
بلا کے پوچھا کہ تم اِس شہر مین کیون آئے ہو اُنھون نے کہا کہ ہمارے شہر مین قحط ہوا ہی ہمنے
سنا ہی کہ مصر مین آپکے سرکار مین اناج سستا بکتا ہی ہم خریدنے کو آئے ہین حضرت
یوسف نے کہا کہ تم کیا مال لائے ہو عوض لینے کو وہ لاؤ تب لائے قیمت منفع ہوئی قسم پشمینہ
وغیرہ قیمت اُسکی دو سو دینار کے ٹھہری مگر وہ مال قابل لینے کے نہ تھا کہ اُسے خرید کرین یوسف
عم نے اُنسے کہا کہ اگرچہ مال تمہارا لایق ہمارے لینیکے نہین ہی پھر بھی تمکو مین نے اسکے عوض
اناج دیا پس یوسف عم نے کئی دن بھائیون کو کھلا پلا کے ایک ایک اونٹ کا بوجھہ اناج دیکر
رخصت کیا اور فرمایا اگرچہ مال تمہارا دو سو دینار کے قابل نہ تھا تو بھی تمکو مین نے گیہون دیا ابکی
دفع جو آوگے تو اپنے چھوٹے بھائیکو لے آئیو تو اور بھی ہم ایک ایک اونٹ کا بوجھہ دیکے تمکو خوش
کرینگے اور مصر کے کسی کو ہم نے اِس قدر گیہون نہین دیا سوا تمہارے قوله تعالی * وَلَمَّا جَهَّزَهُم
بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ
الْمُنزِلِينَ * فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ * اور جب طیار کر دیا

اُنکو اسباب کہالے آئیو میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہی باپ کی طرف سے * کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ مین پورا دیتا ہون پیمانہ اور مین بہتر مہربانی کرنیوالا ہون * پھر اگر تم اُسکو نہ لاؤگے میرے پاس تو پیمانہ نہین تمہارے واسطے میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آئیو یعنے یوسف عم کا چھوٹا حقیقی بھائی تھا اسکے باپ نے کا دیا نہ کیا اور یہی کہکے بھائیون کو رخصت فرمایا اور وے بولے * قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفَاعِلُونَ * ہم خواہش کرینگے اُسکے باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا ہی * پس یوسف عم نے اپنے ملازمونکو کہہ دیا کہ اُنکی پونجی دس دینار کی قیمت ہی انکے بوجھون مین لیجا کے رکھدو تب یہو داکے اونٹ کے بوجھ مین چھپا کے رکھدیا چنانچہ اللہ نے فرمایا ہی * وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا اِذَا انْقَلَبُوا اِلَى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ * اور کہہ دیا خدمتگارون کو اپنے رکھدو اُنکی پونجی بوجھون مین شاید اسکو پہچانین جب پھر جاوین اپنے گھر شاید وے پھر آوین * یعنے جو قیمت لائے تھے وہ چھپا کر انکے اناج کے بوجھون مین ڈال دی احسان کرکر * مروی ہی کہ یوسف عم نے جب بھائیون پر بہت مہربانی کی دینے لینے سے تب یہوداکو کمال یقین ہوا کہ یہہ یوسف ہی کیونکہ ہمکو کہلانا پلانا اور اتنی خاطر کرنا اور باپ کا احوال پوچھنا سوائے یوسف کے یہہ اور کوئی نہین ہی اور بول چال آواز بھی اُسیکی طرح ہی اور اگر یوسف نہ ہو تو اغلب ہی کوئی ہمارے خاندان مین سے یا اہل بیت سے ہوگا اور اُنکے بھائیون نے کہا کہ اگر یوسف ہی تو مملکت اُسکو یہانکی کسطرح ملی اور یہہ مرتبہ اور دولت اور لشکر کہانسے پائی کیا یوسف ابتک جیتا ہی مر گیا ہوگا اگر یوسف ہوتا تو ہمارے ساتھ یہہ سلوک نہ کرتا بلکہ وہ ہم سے اپنا مکافات لیتا پھر یہودا بولا اگر یوسف نہوتا تو بنیامین کو کیون طلب کرتا البتہ جو مین کہتا ہون یہی سچ ہی یہہ یوسف ہی * اور اُسکے بھائیون نے یہہ غور نکیا یوسف عم سے رخصت ہو کر مصر سے نکل گئے اور کنعان مین جا پہنچے یعقوب عم اور کنعانی سب خوش ہوئے حضرت یعقوب عم نے فرمایا ای بیٹو احوال مصر کا اور حقیقت سفر کی جو تم پر بیتی ہی سو بیان کرو تب اُنھون نے احوال راہ کا اور مہربانی اور ضیافت کرنی عزیز کی یعنے یوسف کی ساری بیان کی * پھر پوچھا کہو تو یوسف کی خبر کہین ملی ہی اُنھون نے کہا کہ تعجب ہی ای باپ یوسف کو پھر یاکب کو کہا گیا بہت دن گذرے

ہیں اب کس سے پوچھیں یہہ گمان کی بات ہی آپ جو فرماتے ہیں * اور بولے ای باپ
عزیز مصر بنیامین کو دیکھنے چاہتا ہی اسکو لیجانے سے وہان ایک ایک شتر کا بوجھہ گیہوں ہمکو
زیادہ دینگے اور خوش کرینگے اگر اسکو نہ لیجاوین تو کچھہ نہین دیگا * اسبات کو سنکر یعقوب عم نے
اپنے دل مین سوچا شاید وہان یوسف میرا ہیگا اگر وہ نہوتا تو بنیامین کو کیون دیکھنے چاہتا بنیامین سے
اسکو کیا مطلب ہی دوسرے بولے وہ ہمارے شکلین دیکھکر خوش محظوظ ہوکر بنیامین کو
دیکھنے کا مشتاق ہوا ہی چونکہ وہ ہمسے چھوٹے ہین قوله تعالی * فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا
يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ * قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا
كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ * پھر جب پھر گئے
طرف باپ کے اپنے کہا انھونے ای باپ ہمارے منع کیا گیا ہی ہم سے پیمان پس بھیج ساتھ
ہمارے بھائی ہمارے کو پیمان کرلاوین ہم اور ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین * کہا یعقوب نے ہین
کیا اعتبار کرون تمہارا اس پر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اسکے بھائی پر پہلے اسے سو اللہ بہتر نگہبان ہی
اور وہ سب مہربانون سے بڑا مہربان ہی * اور جب باپ کے پاس اسباب اپنے کھولے پائے
اپنے مال * اللہ تعالی فرماتا ہی * وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا
يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ
ذَلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ
يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ * اور جب کھولی اپنی چیز
بست پائی اپنی پونجی پھر آئے انکی طرف * بولے ای باپ دے جو ہم مانگتے ہین * یہہ پونجی
ہماری پھیر دی ہی ہمکو * اور رسد لاوین ہم اپنے گھر کو اور خبرداری کرینگے اپنے بھائی کی اور
زیادہ لیوین بھرتی ایک اونٹ کی وہ بھرتی آسان ہی کہا ہرگز نہ بھیجونگا اسکو تمہارے ساتھ
جب تک دو مجھکو عہد خدا کا کہ البتہ پہنچادوگے میرے پاس اسکو مگر کہ گھیر جاؤ تم سارے *
پھر جب دیا اسکو عہد سب نے بولا ذمہ اللہ کا ہی جو باتین ہم کہتے ہین * فائدہ یعنے ظاہر کا اسباب
بھی پختہ کرلیا اور پھر دیا اللہ پر رکھا یہی حکم ہی ہر کسی کو جب عہد کیا سب نے اور قسم
کھائی تب یعقوب عم نے دعا فرمائی اور کہا کہ خدا حافظ ہی تم پر اور شاہد ہی تمہارے قول پر

* اور خبر ہی کہ یعقوب عم نے جب پونجی اپنی پھر پائی بوجھون مین شتر کے جو مال بھیجا تھا اناج کے لئیے مصر مین پس حضرت یعقوب کو کمال یقین ہوا کہ یوسف عم ہی مصر مین اگر یہہ معلوم نہ ہوتا تو بنیامین کو مصر مین بیٹون کے ساتھہ کیون بھیجتا * پس جو اناج مصر سے آیا تھا آدھا اسکا اپنے خویش اقرباؤن کو دیا اور آدھا ملک شام مین بھیجا بعدہ بنیامین کو بیٹون کے ہمراہ کر دیا اور انھون کو وصیت کی کہ تم زنہار کی ایک ہی دروازے سے مصر کے مت جائیو سب متفرق ہو کے جائیو مبادا کسی کی چشم بد تم پر پڑے اور جو پونجی وہان سے شتر کے بوجھہ مین پھر آئی ہی یہہ تم لیتا کے دیجو شاید یہہ صاع بھول کر بوجھون مین آئی تھی سے صاحب اناج کی حق تمھین رکھنا حلال نہین یہہ وصیت کی اور کہا کہ تمکو خدا پر سونپا توکلت علی اللہ کہہ کے رونے لگے اور اہل کنعان بھی آپ کے رونے سے سب گریہ مین آگئیے اور یوسف عم بنیامین کے لئیے انتظار رہے کہ کب آوے غرض یہہ سب چند روز کے بعد مصر مین جا پہنچے اور خبر یوسف عم کو پہنچی کہ گیارہ آدمی کنعان سے آئے ہین یہہ سنکر یوسف عم خوش ہوئے معلوم کیا کہ گیارہ آدمی بنیامین کو لیکے ہین اور سب بھائی بموجب وصیت باپ کے جدا جدا متفرق ہو کے دروازون سے مصر کے اندر داخل ہوئے جیسا باپ نے کہا تھا قولہ تعالی * وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ * اور یعقوب نے کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور پیٹھیو کئی دروازون سے جدا جدا * اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے * حکم کسی کا نہین سوا اللہ کے اُسی پر مجھکو بھروسا ہی اور بھروسا چاہیئے بھروسا کرنیوالون کو * فایدہ یہہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پھر بھروسا اللہ پر کیا ٹوک لگنی غلط نہین اور اسکا بچاؤ کرنا روا ہی * وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ * اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا انکے باپ نے * کچھہ نہ بچا سکتا تھا اُنکو اللہ کی کسی چیز سے مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی مین سو کر چکا * اور وہ خبردار تھا ہمارے سکھائے سے لیکن بہت لوگ خبر نہین رکھتے * یعنے جس طرح کہا تھا داخل ہوئے

تو اگرچہ توکل نہ کی لیکن تقدیر اور طرح سے آئی تقدیر دفع نہین ہوتی * سو جسکو علم عطا ہو اُسکو
تقدیر کا یقین اور اسباب کا بچاؤ دونون ہو سکتے ہین اور بے علم سے ایک ہو دوسرا نہو *
وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
* اور جب داخل ہوئے یوسف کے پاس اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو کہا مین ہون بھائی تیرا
سو تو غمگین نرہ اُن کامون سے جو کرتے رہے ہین * یعنے اُس بھائی کو جو حضرت یوسف نے
آرزو سے بلایا اور رونکو حسد ہوا * اِس سفر مین اُسکو ہر بات پر جھڑکتے اور طعنے دیتے
اب حضرت یوسف نے تسلی کردی * سب بھائی شہر مین جاکے ایک جگہہ مین اُترے بعدہ
چوبدارون نے اُنھون کو اُسی راہ کے لباس کے ساتھہ یوسف عم کے پاس لیگئے سب جھک
کے آداب بجالائے اور ایک دستار جو یعقوب کو اپنے دادا ابراہیم خلیل اللہ کی میراث
سے پہنچی تھی سو اُنھون نے باپ کے کہنے سے حضرت یوسف کو لیجاکے ہدیہ دیا اور جو پونجی
شتر کے بوجھ مین یوسف عم نے چھپا کے بھائیون کے ساتھہ پھیروی تھی سو بھی لاکے سامھنے
پیش کئے حضرت یوسف اپنے باپ کی دستار دیکھکے خوش ہوئے کہ جسکو یہہ دستار
پہنچی وہ پیغمبر ہوا اور معلوم کیا کہ جو پونجی اپنے بھائیون کے ساتھہ پھیر دیا تھا کہ تم لیجاکے اُسے
بھیج کے کھائیو پھر اُسکو باپ نے بھیج دیا ہی * بعدہ حضرت یوسف نے خانسامان خدمتگارون
کو کہہ دیا خاصہ طیار کرو دسترخوان لگاؤ تب کھانا نفیس لذیذ اقسام طرح طرح کی نعمتین
دسترخوان پر چن دیا پس حضرت نے فرمایا کہ جو جو بھائی تم ایک بطن سے ہو سو ایک جگہہ
مین کھانیکو بیٹھو کھاؤ تب سب بھائی اُسی طرح بیٹھے اور بنیامین اکیلا بیٹھہ کے رونے لگا
یوسف عم نے فرمایا تم کیون روتے ہو کیا سبب ہی اُسنے کہا کہ میرا ایک بھائی سگا تھا نام
اُسکا یوسف کہتے ہین کہ اُسکو بھیڑیا کھا گیا وہ اگر رہتا تو میرے ساتھہ اِسوقت بیٹھتا تب
یوسف عم نے اُنکے بھائیون سے کہا کہ بنیامین کو اجازت دو تو میرے ساتھہ کھانیکو کھاوے
انھون نے کہا کہ اگر آپ یون نوازش فرماتے ہین تو ہماری سرفرازی ہی تب حضرت یوسف
نے لوگون کے سامھنے بہانہ کرکے کھانا نہ کھایا بنیامین کو لیکے خلوت سرا مین گئے اور نقاب اپنے
چہرے مبارک سے کھولکے دکھایا بنیامین حضرت کی شکل و صورت دیکھکے بیہوش

ہو گیا تب حضرت نے گلاب چہرے پر اسکے چھڑکا اسوقت ہوش آیا پھر حضرت نے
پوچھا تمکو کیا ہوا تھا شاید مرگی کی بیماری ہے بہت غمخواری کرنے والا سا دینے لگے اسنے کہا میں
پیغمبرزادہ ہوں ہمکو مرگی کی بیماری نہیں ہوتی ہے میں آپکو دیکھ کے بیہوش ہو گیا تھا آپ
مثل میرے بھائی گم ہوئے کے ہیں * حضرت یوسف نے کہا سچ ہے میں وہی تمہارا بھائی
گم ہوا یوسف ہوں کچھ اندیشہ نکرو خاطر جمع رہو یہہ بات سنتے ہی پھر بیہوش ہو گیا بعد
ایک ساعت کے اٹھ بیٹھا ہوش میں آیا تب یوسف عم بالکل احوال اسنے پوچھنے لگے کہ
باپ ہمارے کیا کرتے ہیں اور کس حال میں رہتے ہیں وہ بولا تمہارے فراق سے بیت احزان
میں بیٹھے ہیں عبادت کرتے ہیں اور تمہارے لئے شب و روز روتے روتے دونوں آنکھیں
جاتی رہیں ہیں زندگی انکی تلخ ہے یوسف عم اسبات کو سنکر بہت رونے لگے اور کہا کہ تم
کھانا کھاؤ میں اپنی مصیبت کا قصہ بھائیوں نے جو جو مجھپر ظلم کیا تھا سو بیان کرتا ہوں کان دھر کے
سنو باپکے سامھنے سے لیجا کے مجھکو چاہ میں ڈالا بعدہ بیچا بہت سی تکلیف پائی اور مصیبت
اٹھائی ہے پس اللہ تعالی نے مجھکو بعوض اس مصیبت کے یہاں تک پہنچایا اور یہ سلطنت
دی ہے اب میری اسبات کو تو امانت رکھ کسی سے مت کہہ اور بھائی سب اس باتکو جیسا کہ
سنتے نہ پاویں میں کسی حیلے سے تمکو اپنے پاس رکھونگا اچھی طرح سے میرے پاس آرام سے
رہوگے پس بنیامین کھانا کھاکے وہان سے باہر نکل آیا یوسف عم نے اپنے بھائیوں کو تین دن
تک کھلا پلا کے نوازش کرکے ہر ایک کو ایک ایک شتر کا بوجھہ اناج دیکے رخصت کیا اور ایک
حیلہ سازی کرکے چپکے سے ایک پیالہ چاندی کا ان کے پانی پینے کا جو اہر سے جڑا ہوا تھا ایک اپنی
غلام کو کہہ دیا اس پیالے بیبہا کو بنیامین کے شتر کے بوجھہ میں چھپا کے رکھ آ اسنے ویسا ہی
کیا اور بھائی سب انکے ایک منزل کی راہ تک نکل گئے تھے بعدہ یوسف عم نے چند سواروں کو
اپنے انکے پیچھے سے بھیجا کہ وہ پیالہ پانی پینے کا اونہوں کو لاویں تب سواروں نے انکے پیچھے سے
جاکے پکارا اے قافلے والو مقرر تم چور ہو کہاں جاتے ہو کھڑے رہو یہہ کہا قولہ تعالی فَلَمَّا جَهَّزَهُم
بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ *
قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ * قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ

زَعِيمٌ ۞ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۞ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ
اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۞ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۞
پھر جب طیار کر دیا اُنکو اسباب اُنکا اور رکھ دیا پانی پینے کا پیالہ بوجھ مین اپنے بھائی کے پھر
پکارا پکارنیوالے نے ای قافلے والو تم مقرر چور ہو * کہنے لگے منہ کر کر اُنکی طرف تم کیا نہین پاتے *
بولے ہم نہین پاتے ہین بادشاہ کا ماپ یعنے پیالہ * اور جو کوئی وہ پیالا دیگا اُسکو ملیگا ایک بوجھ
اونٹ کا اور مین اُسکا ضامن ہون * بولے قسم ہی اللہ کی تمکو معلوم ہی ہم شرارت کرنے کو
نہین آئے اس ملک مین اور نہ ہم کبھی چور تھے * بولے پھر کیا سزا ہی اُسکی اگر تم جھوٹے ہو
پس کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پاوے وہی جاوے اُسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے
ہین گنہگار کو * تواریخ مین آیا ہی باسن تھا بادشاہ کے پانی پینے کا چاندی کا اُسکے پیاس بھر
سپاہوا یا اناج ماپنے کا اور گھوڑے اُسمین پانی پیتے * حضرت یوسف نے اُنکو چور کہوایا
جھوٹھ نہین * اور انھون نے بھی حضرت یوسف کو باپ کے سامھنے سے لیجا کے چوری سے
پیچھے ڈالا تھا * یعقوب عم کے دین مین یہ حکم تھا جو کوئی چوری کرتا وہ مال والے کا غلام ہو رہتا ایک
برس تک * اور اُنکے بھائیون نے کہا تم جسکو چوری مین پاؤ اُسے غلام بناؤ تب اُسپر
پکڑے گئے نہین تو اُس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا * تب ڈھونڈھنے لگے سبکے بوجھون مین آخر بنیامین کے
تھیلے سے ستر پر وہ پیالہ نکالا قولہ تعالی * فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ اَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِنْ وِعَاءِ اَخِيهِ * پھر شروع کین انکی خرجیان دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے پیچھے وہ
باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی * تب سب کوئی یوسف عم کے پاس حاضر ہو گئے بھائیون
مین طاقت بہت تھی اگر وے چاہتے تو بنیامین کو پکڑ کے راہ سے نہ لیجا سکتے چونکہ برتن اُنکے
بوجھ سے نکالا اور اُنسے کچھ نہ ہوسکا آپسے شرمندہ ہوکر سب بھائی یوسف عم کے پاس آحاضر
ہوئے اور آپس مین مشورت کرنے لگے کہ عزیز کو یہ بات کہا چاہیے کہ بنیامین کے بدلے مین
ہمارے ایک بھائی کو رکھیے تو بنیامین کو باپکے پاس لیجاوین وگرنہ باپ کو ہم کیا جواب دینگے
وہ کہینگے بنیامین کو یوسف کی حقیقت کیا ہی ہرچند کہ ہم سچ بولینگے تو بھی ہماری بات باور
نہ کرینگے * اپنی جی مین یہ ٹھہرا کے قربان اور جو بدار کو ہمراہ کرکے حضرت یوسف کے حضور

مین آحاضر ہوئے اور بولے اے عزیز آپ نے ہم پر بہت مہربانی اور شفقت فرمائی ہی
اور بہی آپ کی نوازشات سے ہمکو یہہ امید ہی کہ ہمارے بہائی بنیامین کو آپ چھوڑ دیوین
تو انکے باپ کے پاس ہم لیجاوین اور آپ کے فضل عام سے یہہ بعید نہین ہی تب یوسف عم
نے کہا کہ حکم شرع کا تمہارے دین مین بہی ہی اور تم نے بہی اسبات کو قبول کیا تھا جو چور پکڑا
جاوے بموجب شرع کے ہمارے وہ قید مین رہیگا صاحب مال کے پاس ایک برس تک
* اور تمنے کہا تھا کہ ہم پیغمبرزادے ہین اور نیک مرد بہلا یے درست ہی کہ تمہارا بہائی
پہر کیونکر چوری کرے * وے بولے آپ سچ فرماتے ہین چوری کرنا اسکی تن مین عجب
نہین کیونکہ اسکا ایک سگا بہائی بہی چور تہا * قالوا اِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ *
کہنے لگے اگر اسنے چرایا تو چوری کی ہی اسکے ایک بہائی نے بہی پہلے تب یوسف نے اسبات
کو سناے اپنے دل مین کہا آہستہ سے قوله تعالی وَاَسَرَّهَا يُوسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ
اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ * تب آہستہ کہا یوسف نے اپنے جی مین اور
اُن کو نہ جتایا بولا کہ تم اور بدتر ہو درجے مین اور الله خوب جانتا ہی جو تم بتاتے ہو * مروی ہی
کہ اگر وے چوری کا ذکر نکرتے تو بنیامین کو لیجا سکتے چونکہ چوریکا ذکر کیا اس بات کو سنکے
حضرت یوسف نے غصہ ہوکے جی مین کہا کہ تم نے ایسی چوری کی کہ اُسکے بہائی کو باپ سے
چرا کر بیچ ڈالا اور میری چوری کا حال الله کو معلوم ہی * فایدہ قرآن کا * اُن پر چوریکا طعن دیا وہ
قصہ یہہ ہی کہ حضرت یوسف کو پہوپی نے پالا جب بڑے ہوئے تو باپ نے چاہا کہ اپنے پاس
رکھین پہوپی کو محبت تہی چہپا کر ایک پٹکا انکی کمر سے باندھ دیا پہر اُسکو ڈھونڈھنے لگی
لوگون مین چرچا ہوا آخر یوسف عم کی کمر سے نکلا موافق اُس دین کے ایک برس پہوپی پاس
رہے * اور یوسف عم نے اپنے دل مین کہا کہ بے سب نے مجہہ پر اتنا ظلم کیا اور ستایا ہی
یہان تک کہ مجہکو اپنے وطن سے دور کیا پہر بہی مجہپر چوری کی تہمت دیتے ہین یے سب مفسد
ہین * بہائیون نے انکے عرض کی ای عزیز باپ اِسکا ضعیف نابینا ہی اِنکی مفارقت سے اور
بہی ہلاک ہوجاوینگے آپ ہمارے بہائیون مین سے ایک بہائی کو رکہیے اِسکے بدلے مین اور اُسکو چھوڑ
دیجیئے ہم سے خدمت آپ کی بخوبی ہوسکے گی اُنکو رہائی دیجیئے کہنے لگے قوله تعالی * قَالُوْا يٰاَيُّهَا

الْعَزِيزُ اِنَّ لَهٗ اَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ * کہنے لگے اے
عزیز اسکا ایک باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھہ لے ایک ہم مین سے اُسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین
تو ہی احسان کرنیوالا یعنے یہہ بیٹا بوڑھے باپ کا ہی ہاتھہ پکڑ پھرتا ہی * حضرت یوسف نے کہا
قولہ تعالی * قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ * اللہ
پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جس پاس پائی اپنی چیز * تو ہم بے انصاف ہوئے * یعنے
حضرت یوسف نے فرمایا معاذ اللہ ہم بے گناہ کو نہین پکڑینگے مگر ہم اُسکو گرفتار کرینگے کہ جسکے پاس
نکلی ہی ہماری چیز * اگر تمھارے کہنے سے ہم بیگناہ کو پکڑین تو تو ہم ظالم ہین یہہ کام ہمارا نہین *
اور اسی پر ایک اشارا ہی آخرت کا جیسا کہ حضرت یوسف نے فرمایا کہ ہم بیگناہ کو نہین پکڑینگے
مگر جسنے چوری کی وہ ایسا ہی کہ قیامت کے دن بھی جو شخص چاہے کہ کسی کو بخشوا وے اللہ سبح
حق سبحانہ تعالی اُسوقت فرماوے گا کہ جس بندہ نے میرے حکم کو مانا اور مجھکو واحد جانا اُسی کو
بخشونگا * حاصل کلام ہرچند کہ بھائیون نے چاہا کہ حضرت یوسف سے بنیامین کو چھوڑا لین
ہرگز نہ سکے مایوس ہوکے سب پھر گئے اور شہر کے دروازے پر جا بیٹھے صلاح مشورت کرنے لگے
بولے کہ ہم اِدھر جا سکتے ہین نہ اُدھر بنیامین کو یہان چھوڑ کے کہان جاوین عجب شامت ہم پر
آئی ہی آخر باپ کو جاکے کیا جواب دینگے یہہ کہنے لگے قولہ تعالی * فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا
* قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ
يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ *
پھر جب نا امید ہوئے اُس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو * بولا اُنمین کا بڑا تم نہین جانتے کہ تمہارے
باپ نے لیا ہی تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال مین * سو مین
نہ سرکونگا اِس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف
* اور وہ ہی سب سے بہتر چکانیوالا * تب اور بھائیون کو رخصت کیا بڑا بھائی رہ گیا اس توقع پر
کہ شاید مہربان ہوکر خلاص کردین * اور روایت مین ایا ہی سب بھائیون نے کہا کہ اگر عزیز
ہمارے کہنے سے بنیامین کو نہ چھوڑیگا تو زور سے ہم لیوینگے اللہ نے ہمکو ایسی طاقت دی ہی
* اتفاق کیا اُنکے بھائیون نے اور بولے کہ ہم اگر چاہین تو ایک ایک بھائی ایک ایک ملک کو

لے سکتے ہیں پس کیون اسمین ہم نامردی کرین * اور فخر سے یہودا نے کہا کہ مین اکیلا مصر کو
لے سکتا ہون یہہ بولکے لڑنیکو مستعد ہوئے اور بولے کہ ہر بھائی ہر ایک دروازے مین جاکے نعرہ
جنگ کا مارو اور یوسف عم انکی قوت سے خوب آگاہ تھے ایک جاسوس پوشیدہ انکی خبر کو بھیجا
وہ جاکے خبر لایا کہ کنعانی سب حضور سے مقابلہ کرنے چاہتے ہیں اِس باتکو سنکر حضرت یوسف
نے چالیس ہزار مرد جنگی سلاح پوش طیار کیا اور تمام اہل مصر کو خبر کردی کہ لڑائی کا سامان طیار کرو
ہوشیار رہو یہہ خبر بادشاہ ریان تک پہنچی اُسنے کہا کیا خبر ہے مصر کی * لوگون نے کہا کہ کنعانیون
نے ایک پیالہ سرکار کا چوری کیا تھا عند التحقیق وہ پیالہ انکے شایستہ سے نکلا اسکے جرم مین انکا ایک
بھائی بموجب آئین قانون کے حضور مین مقید ہوا اس لئے ہمارے ساتھ لڑنے چاہتے ہین ملک
ریان نے کہا کہ مین بھی حاضر ہوتا ہون تمہارے ساتھ اپنی لشکر کی مدد کو حضرت یوسف نے
فرمایا کہ مین کافی ہون اُنھو نپر حضور کو تکلیف کرنا کچھ ضرور نہین * پس دوسرے دن قافلے
کنعانیونکے شہر کے اندر آکے حملہ کیا یہودا نے دروازہ پر جاکے ایسا ایک نعرہ مارا کہ چالیس ہزار
مرد کارزار مصر کے ایکبارگی بیہوش ہوگئے اور شمعون نے بھی دوسری راہ سے آکے شجاعت
اپنی دیکھائی مصر کے لشکرون نے جب یہہ حال دیکھا سب شکست پاکے پس پا ہوئے اور یوسف عم
چالیس ہزار مرد سپاہ کے بیچ مین تھے دیکھا کہ اُنکے بڑے نے ایک پتھر اُٹھا کے قلعہ کے برج پر ایسا پھینک
مارا کہ تمام مکان ٹوٹ پڑا * اور دیکھا کہ تمام لشکر ہیبت سے اُنھونکے پس پا ہوا تب وہ دستار جو
بھائیون نے باپ سے لاکے دی تھی وہ ابراہیم خلیل اللہ کی تھی بطور معجزہ کے لاکر اُنھونکو دکھایا
تب بھائی سب انکے سست اور کم زور ہوگئے بعدہ یوسف عم نے ایک ہی حملہ مین سبکو پکڑ لیا
تب اہل مصر کی تسلی ہوئی اور بادشاہ ریان نے جب یوسف عم کی جوانمردی دیکھی
بہت سی تعریف کی یوسف عم نے اُنھونسے کہا شاید تم نے دل مین یہی بات ٹھہرائی تھی کہ
مصر مین کوئی نہین تمہارے مقابل اُنھون نے کہا کہ البتہ مگر خدا کی مرضی یہی تھی کہ تمہارے ہاتھ مین
گرفتار ہوئے ہین لیکن مصر مین تو کوئی نہین مقابل ہمارے * پس یوسف عم نے اُنھین کے اُوستون
کو بوجہ سمیت منگوالیا تا کہ لوگ جانے کہ ان پر کچھ سزا ہوگی * اور وے کہنے لگے آپس مین
شاید عزیز ہمارے خاندان سے ہیگا یا ہمارے اباو اجداد سے کچھ بزرگی پائی ہوگی کہ ہمارے

مقابل ہوکے لڑے اور ہم آسکے ساتھ نہ سکے ہو وا اسنے کہا کہ میری بات سچ ہے جو مین نے کہا
تھا کہ یہ یوسف ہے پھر انکے بھائیون نے کہا کہ اگر یہ یوسف ہوتا تو ہم پر اس طرح کا احسان نکرتا
اسی وقت مار ڈالتا * پس انھون کو حضرت یوسف نے تین دن تک قید مین رکھا تھا
تا کہ لوگ شہر کے خاطر جمع رہین بعد تین دن کے انھون کو بلوا کے کہا کہ تم پر بادشاہ کا حکم تھا
مار ڈالنے کا مگر مین نے تمھاری رہائی کی کہ تم لوگ نیک آدمی ہو جوانمرد ہو ایسے لوگون کو ہم پیار
کرتے ہین پس تمکو مین نے معاف کیا اور چھوڑ دیا جہان طبیعت چاہے وہان جاؤ شمعون
نے کہا کہ ای بھائیو مین یہان رہون تم سب جاؤ اپنے باپ کے پاس یہ حقیقت جا کے
بیان کرو دیکھین وہ کیا جواب دیوین کہا شمعون نے قولہ تعالی * ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا
يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ * پھر جاؤ اپنے
باپ پاس اور کہو ای باپ تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی کہا تھا جو ہمکو خبر تھی اور
ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تھی * پس بموجب کہنے شمعون کے نو بھائی کنعان مین گئے یہان شمعون
اور بنیامین رہے یعقوب عم بیٹون کے لیے اندیشہ کر رہے تھے راہ مین لوگون کو بیٹھا رکھے تھے کہ
بیٹون کی خبر لادین * پس حضرت کو لوگون نے آکے خبر دی کہ صاحبزادے سب مصر
سے تشریف لائے ہین مگر نو صاحبزادے ہین شتر و بار انھون کے ساتھ کچھ
نہین حضرت یعقوب یہ سنکے بہت اندیشناک ہوئے اور رونے لگے پس بیٹون نے آکے
اپنے باپ سے ساری حقیقت اپنی جو جو حال مصر مین واقع ہوا تھا بنیامین کو قید رکھنا اور پیمانہ
کا چوری ہونا اور یوسف عم سے لڑائی کرنا اور ضیافت کرنا حضرت یوسف کا اپنے بھائیون کی
یہہ سب بیان کیا اور بولے ای باپ ہمارے ساتھ کے قافلے والون سے پوچھئے اور وہان کے بستی والون
سے * ہم سچ کہتے ہین اس مین ذرا فرق نہین ہم سب بیگناہ ہین اور کہا * اللہ تعالی فرماتا ہے *
وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ * پوچھ لے ای
باپ اس بستی سے جس مین ہم تھے اور اس قافلے سے جس مین ہم آئے ہین اور ہم بیشک
سچ کہتے ہین * یعقوب عم نے فرمایا کہ ایسا نہین ہے جو تم کہتے ہو تمھارے جی نے ایک بات
بنائی ہے اب مجھکو سوا صبر کے اور کچھ بن نہین آتا اور کہا قولہ تعالی * قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ * بولا کوئی نہین بنالی ہی تمہارے جی سنے ایک بات * اب صبر ہی بن آوے شاید اللہ لے آوے میرے پاس اُن سبکو وہی ہی خبردار حکمتون والا * غرض یعقوب عم نے جب بیٹون سے یہہ باتین دروغ آمیز سنیں تب کچھ معلوم کیا کہ یوسف عم مصر مین ہی تب اُنسے منہہ پھیرا اور کہا قولہ تعالی * وَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ کَظِیْمٌ * اور منہہ پھیرا اُن سے اور کہا ای افسوس اوپر یوسف کے اور سفید ہو گئین آنکھین اُسکی غمسے پس وہ بھرا ہوا تھا غمسے یعنے یعقوب عم * بیٹون نے جب دیکھا باپکو کہ یوسف کے غمسے روتے روتے آنکھین جاتی رہین اور ضعیف و ناتوانی سے پشت خم ہوا تب کہنے لگے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْهَالِکِیْنَ * کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی کہ ہمیشہ رہیگا تو یاد کرتا یوسف کو یہان تک کہ ہو جاوے تو مضمحل یا ہو جاوے تو ہلاک ہونیوالونسے * یعنے بنیامین کے جانے سے پھر یوسف کا غم تازہ ہوا یعقوب عم نے کہا قولہ تعالی * قَالَ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ * کہا سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین اپنی بیقراری کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہون مین خدا کی طرفسے جو کچھ تم نہین جانتے * حضرت یعقوب نے اپنے بیٹونسے کہا کہ تم مجھکو کیا صبر سکھاؤگے ایکن بے صبر وہ ہی جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق کی مین اُسی سے کہتا ہون جسنے درد دیا ہی اور یہہ بھی جانتا ہون مجھپر آزمایش ہی دیکھون کس حد کو پہنچکر بس ہو * جس وقت بنیامین کی خبر سنی آہ ماری اور آنکھین اُلٹ دین جبرئیل عم نے آکے فرمایا ای یعقوب اگر تم خدا کو یاد کروگے اور نروؤگے تو تمکو راحت ملیگی وگرنہ عبث ہی جبرئیل عم نے جب یہہ اشارہ کیا حضرت کو معلوم ہوا کہ یوسف عم مصر مین ملیگا تب اپنے بیٹونسے یہہ کہا کہ مین جو خدا سے جانتا ہون تم نہین جانتے ہو اور فرمایا قولہ تعالی * یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَیْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ * ای بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اُسکے بھائی کی اور رحمت نا اُمید ہو اللہ کے فیض سے بیشک نا امید نہین اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ

جو کافر ہیں * خبر ہی کہ یعقوب عم پانچ برس تک حضرت یوسف کے لئے روتے لا بہ تنہا
عبادت اور زاری یوسف کے اور کچھ نہین کرتے بھوکھے پیاسے مین وہی ذکر اُسکا خدا تھا سب ورد
یہی کام تھا * ایک دن جبرئیل عم نے اُنسے کہا کہ خدا تعالی نے تمکو سلام کہا اور بولا اگر تم اسّے
زیادہ یوسف کے لیئے گریہ زاری کروگے تو بھی بے مرضی الہی کے تم سے کچھ نہو سکیگا اور نام تیرا
پیغمبروں کے دفتر سے مٹایا جائیگا یہہ سنکر یعقوب عم نے دھیان الہی پر کیا تب یوسف عم انکو ملا
اگر کوئی کہے کہ یوسف نے اپنے بھائیوں کو ناحق کیون چور بنایا تھا جواب اسکا یہہ ہی اُنھوں نے بھی
حضرت یوسف کو ناحق چور کہوایا تھا اُسکی مکافات دنیا مین یون ہوئی اگر کہے کہ بنیامین تو
یوسف کا سگا بھائی تھا ایک بطن سے اُسپر کیون بدنامی چوری کی لگائی اُسّے تو اُنکو کچھ برائی پہنچی
نتھی * سچ ہی مگر بدنامی اسکی اُن بھائی کے سبب سے تھی ظاہرا لیکن حقیقتا وہ صاف تھے پیچھے
معلوم ہوا وہ سب بیگناہ تھے پھر تو کسیکو کچھ ایذا نہ پہنچی * الغرض یعقوب عم نے اپنے بیٹوں کو
کہا مصر مین جاؤ اپنے بھائی بنیامین کو اور یوسف کی خبر کہین پاؤ لے آؤ خدا کی رحمت سے مایوس
مت ہو کہ کوئی اُسکی درگاہ سے محروم نہین رہا جو اسکا منکر ہو سو کافر ہو * تب بیٹوں نے حضرت
یعقوب سے عرض کی کہ ایک خط متبرک حضور کا بنام عزیز کے لکھ دیوین عزیز مرد متخیّر ہی
شاید حضور کے خط پانے سے مان لے اور بنیامین کو چھوڑ دے تب یعقوب عم نے ایک خط
اِس مضمون کا لکھا * بسم اللہ الرحمن الرحیم * اَلحَمدُ لِلّٰہ اَنا یعقُوبُ اِسرائیلُ اللّٰہِ بنِ
اِسحاقَ صفیُّ اللّٰہ اَخ اِسماعیلَ ذبیحُ اللّٰہ بنِ اِبراہیمَ خلیلُ اللّٰہ اَکتُبُ اِلیٰ عزیزِ
مَلکِ الرّیّانِ اَمّا بعدہٗ فاِنّ اَھلَ بیتی فِی الاَرضِ مُبتلیٌ بالبَلاءِ اَمّا جدّی اِبراہیم
ابتلی اللّٰہ تعالیٰ بالنّارِ فانجاہُ اللّٰہ تعالیٰ وَاَمّا عمّی اِسماعیلُ فابتلی بالذّبحِ فانجاہُ
وَاَبا فکانَ لی قرّۃ عینی مِن جمیعِ الاولادی وابتلانی فی مفارقتہٖ حتّی عمیت
وکانَ لہٗ اخ وھو محبوسٌ بشامتہٖ عندکَ بعلّۃِ السّرقۃ فاعلم انا لا اکون سارقًا ولا ابنی
فاِن فضّلتَ بردّہٖ فلکَ الاجرُ والثّوابُ عندَ یومِ الحسابِ * پس بعد حمد و ثنا کے *

* یہہ مضمون نامے مین اُسنے لکھا کہ یعقوب بیٹا ہی اسحاق کا *

* براہیم کا بیٹا اسحاق ہی خدا کی رضا مین برا طاق ہی *

* تجھے پہنچے یعقوب کا اب سلام * نہیں جانتا میں ترا کیا ہی نام *
* اگر جانتا اسکو تو لا کلام * میں لکھتا ترا نام ای نیک نام *
* بس از حمد حق کے سنو میرا حال * کہ غم نے مجھے کر دیا پائمال *
* ہوئی بار غم سے مری پشت خم * ہزاروں دھے مجھ پہ غم اور الم *
* ہمارے ہیں سب باپ دادا کرام * میں کہتا ہوں احوال انکا تمام *
* ہمارا ہی اشراف سب خاندان * ہمیشہ بزرگوں سے ہی امتحان *
* اگرچہ پڑے ہیں ہم پہ صد ہا بلا * و لیکن خدا اپنا حامی رہا *
* ہمارے تھے دادا خلیل خدا * رہے وہ ہمیشہ بغم مبتلا *
* دیا آگ میں اُنکو کافر نے ڈال * خدا نے لیا آپ اُنکو سنبھال *
* خدا نے کہا اُسکو برد اور سلام * ہوئی آگ گلزار اُن پر تمام *
* میرے باپ کے دست و پاندہ کر * لٹایا کہ پھیرے چھری حلق پر *
* خدا نے دیا بھیج دنبے کو وان * کہ تا اُنکے بدلے میں دی اپنی جان *
* رہا میں سو میرا یہ احوال ہی * نیا مجھ پہ ہر وقت جنجال ہی *
* میرا ایک بیٹا تھا یوسف عزیز * حسین اور عاقل بہت باتمیز *
* گئے لیکے بھائی اسے بن میں جب * ہوا تازہ اسوقت مجھپر غضب *
* قمیص اُسکا لوہو بھرا لا دیا * کہا اُسکو ایک بھیڑیا کہا گیا *
* یہہ سنکر بہت آہ و نالہ کیا * یہاں تک میں روپا کہ دریا بہا *
* گئی روتے روتے بصارت میری * پھر اک یہہ مصیبت پڑی ہی نئی *
* کہ یامین تھا اُسکا بھائی یہاں * تسلی مری اُسسے تھی اکزمان *
* گئے لیکے بھائی اسے جو ملا * پھر آئے کہیں چھوڑ اور یوں کہا *
* کہ اُسنے چرایا ہی کچھ شاہ کا * وہ ہی چور اب اُسکی درگاہ کا *
* کیا قید شہ نے اُسے اس لئے * ولے ہم ہیں تا اُس بن الم میں پھنسے *
* نہ چوری کی او ہم سے نہ ہو ہم میں چور * کرو اس قدر ہم پہ ناحق نہ زور *

* اگر جھوٹ ہو اسکو تو احسان ہی — نہیں تو خدا کی بڑی شان ہی *
* فقیر دن کی لیتا ہی جو بد دعا — وہ پاتا ہی اپنے کیئے کی سزا *
* سنا ہی کہ تم نے سقایہ گولے — چھپا کر رکھا پاس یامین کے *
* نہ کر کام اب ایسا یہہ ہی کام بد — ہوی اسکی باقی رہے تا ابد *
* مگر اپنے بیٹوں کی اولاد سے — نہ بھول انکو اپنی ذرا یاد سے *
* سنا ہی یہہ ہم نے کہ تو ہی کریم — ہمارا بھی رب ہی رؤف الرحیم *
* تو دے چھوڑ بیٹے کو یہہ ہی سوال — نہ تا بد دعا نکلے ای خوش خصال *
* جو ہی دل میں اپنی وہ آیا اگر — زبان پر تو پہنچیگا بیشک ضرر *
* تجھے اور تیری ساری اولاد کو — بہت ہی ضرر یہہ سمجھ نیک خو *
* کہ دعوت ہی مظلوم کی مستجاب — نہیں اسکے اور حق کے کوئی حجاب *
* ہی تبلیغ احکام کی اپنا کام — سو ہم کہہ چکے تمکو بس والسلام *
* ہوا جب کہ نامے کا مطلب تمام — چلے مصر کیطرف لیکر پیام *
* گیا مصر میں جب کہ یہہ قافلہ — یہودا نے کی پیشوائی تب آ *
* دیا جا کے یوسف کو آدب سے خط — بتایا تھا جیسے کہا اُس نمط *
* پڑھا خط اور آنکھوں سے اُسکو لگا — کئی بار الفت سے بوسہ دیا *
* پھر اُس خط کو پڑھ کر کے رونے لگا — وہ منہہ اپنا اشکوں سے دھونے لگا *
* کہا کیوں نہ اسکا کروں میں ادب — کہ نیکو مدکا خط پاتے ہیں شاہ جب *
* تو لیتے ہیں سر پر اُسے اپنے دھر — کہ آفت نہ آوے کوئی ملک پر *
* کہے تھے کئی شعر یعقوب نے — اُسی شاہ کو حق کے محبوب نے *
* میں مضمون اُنکا کہوں اب تمام — علیک الصلوۃ و علیہ السلام *
* تو خوش رہیو اب شوق اور ذوق میں — مگر ہم نہیں خوش تیرے شوق میں *
* جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم — تو رو رو کے ہوتا وہ سارا ہی نم *
* میرے خط پہ کر غور سے تو نگاہ — کہ آنسو گرے ہیں سیاہی پہ آہ *

اتنا ہی لکھ کے بنیو کی حوالے کیا تب باپ سے رخصت ہو کر مصر میں جا پہنچے اور نامہ لیجا کے
حضرت یوسف کو دیا اُنہوں نے باپ کا خط پاکے تعظیم و تکریم سے پڑھا اور زیر بر قہ زار
زار روئے لگے پھر اسکے خط کا جواب لکھکے خفیہ باپ کے پاس بھیجا اُسکا یہ مضمون تھا *
بسم اللہ الرحمن الرحیم کتابک وَصَلَ اِلَیَّ وَ قَرَأنَا مَا وَصَفتَ مِن مَحزَنِ آبائه
وَ تَبتَلِي بِفِرَاقِ اَولَادِهِ فَهِمنَا عَلَيهِ وَعَلَيكَ بِالصَّبرِ الجَمِيلِ فَاِنَّ مَن صَبَرَ ظَفَرَ كَمَا صَبَرُوا
آبَاءُكَ ظَفَرُوا * کہا اُسکا یوسف نے ایسا جواب * ہی اُسکا بھی مضمون لکھنا صواب *
کہا خط مرسول میں نے پڑھا * سلام آپکو پہنچے اور مرحبا * تو آنکھوں سے گو دور ہی کہا
نہ غم * مرے دل سے غائب نہیں ایک دم * جب نامہ یعقوب عم کے پاس پہنچا حضرت
یعقوب نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو اثر یوسف کا معلوم ہوتا ہی وے بولے آپ کو کسطرح معلوم
ہوا حضرت نے فرمایا کہ جواب اس خط کا لکھنا سوا پیغمبروں کے اور کسی کو ممکن اور ادراک
فہم نہیں پھر یعقوب عم نے اسکا جواب لکھ کے قاصد کے حوالے کیا * اور ایک خط بیٹوں
کے پاس لکھا اس مضمون کا ای بیٹو تم عزیز کے پاس جا کے عجز و انکساری سے بنیامین کو طلب کیجو
شاید وہ مہربان ہو کر میرے بیٹے کو چھوڑ دے اور گیہوں سے بھی خبر لے مارے قحط کے یہاں
کے لوگ جان باب ہیں * اس مضمون کا خط پاکے یہودا اپنے بھائیوں کو لیکر یوسف عم کے
پاس جا کر گریہ و زاری کرنے لگے اور بولے ای عزیز ہم بیچارے غریب پردیسی اس ملک
میں تمہارے پاس آئے ہیں اور باپ ہمارے بوڑھے گھر میں ہمارے لئے تڑپتے ہیں اور ہم
جو مال حضور میں لائے ہیں آپ اسے لیویں بقدر اسکے ہمکو کچھ گیہوں دیویں اور ہمارے
بھائی بنیامین کو اپنے تصدق کر کے چھوڑ دیویں کہ تمام ملک تمہارے دست قبضے میں غلام بن رہے
ہیں ایسے ایک آدمی کے لئے کچھ کمتی نہیں * فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا
الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ
* پھر جب داخل ہوئے اُسکے پاس بولے ای عزیز پڑی ہی ہم پر اور ہمارے گھر پر
سختی اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہمکو بھرتی اور خیرات کر ہم پر اللہ بدلا دیتا ہی
خیرات کرنیوالوں کو * فائدہ قحط میں سب اسباب گھر کا بک گیا اب کی بار اُون اور پنیر اور

ایسی چیزین لانے تھے اناج خریدنے کو یہہ احوال سنکر حضرت یوسف کو رحم آیا * اور کہنے لگے
اُنکے بھائی سب * قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ
الْمُحْسِنِينَ * قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ * فَلَمَّا
اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ
وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي
وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ * اور کہنے لگے ای عزیز اسکا ایک باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھلے
ایک ہم مین سے اسکی جگہہ * ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنیوالا * بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو
پکڑین مگر جس پاس پائی اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے * پھر جب وے نا اُمید ہوئے
اُسسے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا اُن مین کا بڑا تم نہین جانتے کہ تمھارے باپ نے لیا ہی تم سے
عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال مین * سو مین نہ سرکونگا اس ملک سے جبتک
کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف * اور وہی ہی سب سے بہتر چکانیوالا
یوسف عم نے بنیامین کو عمدہ لباس شاہانہ پہنا کے رکھا اور نوکر چاکر خدمتگار بہت اُنکی خدمت
کو دئے اور ایک مکان عالیشان الگ اُنکے رہنے کو دیا اور ہر روز اپنے ساتھ سیر تماشے کو لے جاتے
اور ہر وقت ہر لحظہ باپ کا ذکر اُنکے ساتھ کیا کرتے اور بنیامین دل مین اپنے کہتے تھے کہ اسکی خبر
باپ کو دیا چاہئے کہ جلدی یہان آوے یہہ آرام کی جگہہ ہی * ایک دن بھائیون نے جب بنیامین
کو دیکھا کہ لباس شاہانہ پہنکے تخت پر یوسف عم کے ساتھ بیٹھا ہی آپس مین کہنے لگے شاید یہہ عزیز مصر
یوسف ہیگا نہین تو ایسی شفقت سے اپنے برابر تخت پر بیٹھالتا سوا اپنے بھائی کے ایسا کوئی
بیٹھاتا نہین * خدا نخواستہ اگر ہم پر کچھ آفت پڑے تو بنیامین کو شفیع کرینگے * یوسف عم نے
جب اُنھو کا چہرہ متغیر دیکھا فرمایا کہ تم یاد کرو اُنکے بھائی یوسف پر تمنے کیا کیا ظلم کیا تھا قولہ تعالی
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ * کہا کچھ خبر رکھتے ہو کیا کیا تمنے
یوسف سے اور اُسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نہ تھی *

* کہا جانتے ہو کہ کیا کیا نکی   دغا تمنے یوسف کے ساتھ اور بدی *

* اور اُسکے کیا بھائی کے ساتھ کیا   جدا اسکے بھائی سے اُسکو کیا *

* کہا تم نے انجان پن سے یہہ کام * ہوا تم کو نسیا اس مین تمام *
* اُتر تخت سے بھائیون پاس آ * انھین بیٹھہ کر اس طرح سے کہا *
* کہ اب ترجمان کو کیا مین نے دور * کرون بات تم سے مین اپنے حضور *
* پیالہ مرا ہی جو یہہ ناپ کا * کہے گا یہہ احوال سب آپ کا *
* یہہ کہہ کر نکلے وہ بیع نامے کا خط * دیا کاگہہ کے مالک کو تھا جس نمط *
* دیا ساہ پہنے اسکے اُس خط کو ڈال * کہ یوسف کو جسدم ملا ملک و مال *
* لیا اُسنے مالک سے اُس خط کو تھا * دیا بھائیون کو سب اُسنے دکھا *
* نظر سب نے جسوقت اُس خط پہ کی * گویا جان قالب سے اُن کے گئی *
* ہوا زرد رنگ اور کانپا بدن * ہوئی گنگ گویا زبان اور دہن *
* کہا پھر یہہ اولاد یعقوب کو * کہ اب اُس مین کہتے ہو کیا تم کہو *
* اُسے دیکھہ کر سارے منکر ہوئے * کہ ہم اِسکو اصلا نہین جانتے *
* اِسی طرح اعمال نامے تمام * قیامت کو دیکھین گنہگار عام *
* اُسے دیکھہ منکر ہون اور یون کہین * کہ نامے کسی اور کے اب یہہ ہین *
* ہمارے یہہ اعمال نامے نہین * بدی ہم نے ہرگز نہین کی کہین *
* کہے یون خدا میرا ہینگے گواہ * مکان اور ارکان بے اشتباہ *
* زمان اور مکان اور لوح و قلم * زبان دست و پا سارے بولین بہم *
* تب اُسوقت عاصی کا ہو رنگ زرد * وہ حسرت سے ہر دم بھرین سانس سرد *
* کہا پھر یوسف نے یاقوت کا * پیالے کو لایا کہ وہ صاع تھا *
* منگا کر دھرا اپنے آگے اُسے * سلائی کو سونے کی اُنگلی مین لے *
* پیالے پہ مارا چرٹھا کر کے چین * وہین اُسسے نکلی صدائے تنین *
* سلائی جو سونیکی اُسمین لگی * اک آواز باریک پیالے نے دی *
* کہا بھائیون سے یہہ یوسف نے تب * خبر مجھکو دیتا ہی یہہ صاع سب *
* کہو تو مین پوچھون تمہاری خبر * کہا پوچھو اس بات کا کیا ہی ڈر *

* سلائی جو پھر آئیں جس باری وہی * بہت خوب بیلے سے آواز دی *
* کہا پھر جھکا کر کے یوسف نے کان * سمجھتا ہوں میں اسکی ساری زبان *
* یہہ دیتا تھا اسوقت مجھکو صدا * کہ کی بھائی کے ساتھہ تم نے دغا *
* خدائی تمہار جست پہ اب اسکا باپ * سمجھ شاید اپنا لائے تم آپ *
* سلائی کو پھر اسنے پیالے پہ مار * کہا صاع کہتا ہی یوں اب پکار *
* کہ تھی یہہ وصیت تمہیں باپ کی * کہ یامین کی کیجیو چوکسی *
* نہ ضائع ہو جو اسکا بھائی ہوا * حفاظت سے رکھنا اسے تم بھلا *
* کہا تب یہہ یامین نے شاہ سے * ترا صاع سب شی کی اخبار دے *
* میرے بھائی کہتے ہیں اک گرگ آ * پکڑ کر اسے دشت میں کھا لیا *
* بجا کر سنی پھیر اسکی صدا * لگا کہنے اب صاع نے یوں کہا *
* کہ جھوٹے ہیں بھائی تیرے یہہ تمام * عبث بھیڑئے کا یہہ لیتے ہیں نام *
* کریں آپ اور جانور کو لگائیں * سزا اسکی اپنے خدا سے یہہ پائیں *
* رہے سارے حیران سر کو جھکا * کہا اسمیں یوسف نے کہتے ہو کیا *
* کہا تیرا ہی صاع یہہ راست گو * گنہگار ہیں ہم جو چاہو کرو *
* اسی طرح پھر اسکی آواز سن * کہا اسنے یوسف سے گردن کو دھن *
* کہ کہتا ہی یہہ صاع اسوقت حال * کہ یوسف کی روتی دی کنوئیں کو ڈال *
* دیا پانی جنگل میں سارا گرا * کہ اک قطرہ یوسف کے منہہ میں بچا *
* طمانچوں سے اسکے کیا منہہ کو لال * کہو سچ ہی یا جھوٹھ کہتا ہی حال *
* کہا سب نے سچ ہی نہیں اسمیں شک * گئی خوف سے جان دل میں دبک *
* سلائی کو مارا پھر اسمیں ذرا * بآسانی سے اس وقت نکلی صدا *
* کہا پھر یہہ کہتا ہی تم نے تمام * کیا قتل یوسف پہ کل اہتمام *
* لیا پھر یہودا نے اسکو بچا * ہوئے سرنگوں اور کہا سچ کہا *
* کہا پھر یہودا ہی یہاں کون سا * کہا سب نے ہی یہہ یہودا کھڑا *

کہا تجھکو الله دیوے جزا لیا تو نے یوسف کو ان سے بچا

اسی طرح بعد سنکے آواز کو کہا صاع کہتا ہی تم اب سنو

کہ یوسف کے تم سب نے پھر تے اتار کوئے مین دیا وآل بے اختیار

پھر اسکو دیا بیچ تھوڑے سے مول کہا اسنے سچ یاکہ ہی یہہ قول

ہوئے سارے چپ اور نہ تھی انمین جان لگے کہنے سب سچ ہی سچ اسکو جان

کہا پھر غلاموں کو یوسف نے تب کہ ہون قتل اسوقت یہہ سبکے سب

نہین جاگے کردن ابھی مار دو نہ ڈھیل اسمین تم ایک دم کی کرو

اسیوقت بہن آ نکی مشکین چڑھا غلاموں نے تیغون کو عریان کیا

یہہ کہتے تھے آپس مین اسدم سبھی ہمارے عمل کی جزا ہی یہی

کہا پھیر اسباط کو حسن عزیز کہ یعقوب کا ایک بیٹا عزیز

ہوا گم تو رو رو کے اندھا ہوا دل و جان پر حشر برپا ہوا

جو ہو ساری اولاد کا قتل عام تو کام اسکا سنتے ہی ہوگا تمام

یہہ سنکر کے آنکھوں سے یوسف کے آب بھر آا اور کہا چھوڑ دو انکو شتاب

نشانی تھی اک تاج کی طرح کی جو کی غور وہ سر پہ یوسف کے تھی

جو تھا سر پہ یعقوب کے اک نشان وہی پایا یوسف مین سب نے عیان

اور اک اسکے دانتوں کی دیکھی چمک تبسم کیا اسنے جو بے دھڑک

تب یوسف کے بھائیون نے کہا * قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ * بولے کیا سچ تو ہی ہی یوسف کہا مین یوسف ہون اور یہہ میرا بھائی الله نے احسان کیا ہم پر البتہ جو کوئی پرہیزگار ہوا اور صبر کرے پس تحقیق الله نہین ضائع کرتا ہی ثواب احسان والونکا * کہا سب نے پھر تو ہی یوسف ہی کیا * کہا ہان مین یوسف ہون دیکھو ذرا * اور یہہ بھائی میرا ہی یامین نام * خدا نے کیا ہم پہ احسان تمام * کیا دین و دنیا مین اپنا بھلا * جدائی کے پردے دئے سب اٹھا * یعنے جب پر تکلیف پڑے اور وہ شرع سے باہر نہو اور نہ گھبرادے

تو البتہ آخر بلا سے زیادہ عطا مانگی * یوسف عم سے انکے بھائیون نے جب یہہ بات سنی ایکبارگی لاچار ہو کے رو پڑے اور کہنے لگے قولہ تعالی * قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ * کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی کہ تحقیق پسند کیا تجھکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطادار * یعنے تیرا خواب تھا سچ اور ہمارا حسد تھا غلط اور اللہ نے تم پر فضل کیا اب ہم گنہگار ہیں توبہ کی ہمنے گناہون سے اب تم جو عقوبت کرو ہم پر سو سزاوار ہی اگر عفو کرو تو لایق تمہارے بزرگی کے ہی * اور اگر سزا دو تو لایق ہمارے * یوسف عم نے کہا قولہ تعالی * قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ * کہا یوسف نے کچھ الزام نہین تم پر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہی سب مہربانون سے مہربان * اُٹھا یوسف اور سب سے اُٹھکر ملا * ہر اک کو لیا اپنی چھاتی لگا * وہ روتے تھے سب درد سے لاکلام * تھے اپنے کئے پر وہ نادم تمام * قرآن مجید مین آیا ہی کہ جو آدمی اپنے گناہ اور تقصیر سے توبہ کرے معاف چاہے سو معاف پاوے اپنے گناہ سے * اِس اشارے پر یوسف عم نے اپنے بھائیون کو بسبب توبہ اور عجز و انکساری کے معاف کیا تھا اور اگر ایسا یہان نہو تو حشر مین انصاف کے دن خدا کے پاس جو مومن گریہ و زاری کریگا اور اپنے گناہ اور تقصیر سے معاف چاہیگا اور توبہ کریگا اور کہیگا قولہ تعالی * وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ * تحقیق ہم تھے دنیا مین خطادار * اور گور مین تھے تکلیف مین بعد سوال و جواب منکر نکیر کے آج ہم پر بڑا دغدغہ حشر کا پڑا ہی ہمنے کچھ عبادت تیری نہین کی اُمید قوی تیری درگاہ سے عفو کی ہی اور گناہ ہی ہمارا بسیار * بیت * گناہ من اور نہ آمدے در شمار * ترا نام کی بودی آمرزگار * ای رب مین تیرے فضل و کرم کا اُمیدوار ہون کہ ہماری خطا بخش اور عطا فرما آتش دوزخ سے نجات دے اور بہشت عنبر سرشت مین ہمکو جگہہ دے * تب اُسوقت خدا تعالی فرماویگا ای بندے اپنے نہین دیکھہ تم نے کیا کیا گناہ کیا ہی اب چکھو عذاب اور بندہ مومن کہے گا یا رب گناہ میرا اگرچہ حد سے باہر ہی اُسّے فضل و کرم تیرا افزون ہی * بیت * گناہ من اگر از حد برون است * ہزاران بار زان فضلت فزون است * پھر اللہ تعالی فرماویگا تحقیق ہمنے تم پر قرآن بھیجا تھا اور ساتھہ اسکے ایک رسول تمھاری ہدایت کے لئے * کیون تم نے اس پر عمل نکیا اب رنج و عذاب مین رہو

* تب وہ بولیگا یارب ہم اپنے گناہون سے تیری درگاہ مین معاف چاہتے ہین تو اپنے فضل و کرم سے ہماری خطا کو عطا کر * پس بار یتعالی بطور کنایہ کے یوسف کے قصے کے طور پر فرماویگا کہ یوسف کے بھائیون نے اُسکے پاس اپنی تقصیرین چاہی ہین تب اُنھین پر رحمت ہوئی اور معاف کیا * ای بندو تم اپنے گناہ سے آپ منفعل ہوا اب مجھکو لازم ہی کہ ہم معاف کرین * القصہ یوسف عم نے اُسوقت اپنے بھائیون سے کہا کہ تمکو ہمنے خطائے ماضی سے معاف کیا کچھ غم مت کرو ہین دعا کرتا ہون کہ خدا تم پر رحم کرے ہمنے تقصیرین تمھاری معاف کین اور اللہ بھی تمھارا گناہ معاف کرے اب ہمکو باپ سے ملاقات کرواؤ تب تمھارا چھٹکارہ ہی * بھلا کہو تو آنکھین باپ کی کسطرح سے جاتی رہین اُنھونے کہا کہ تمھارا پیراہن آنکھون مین رکھکے تب روز روتے روتے اندھے ہو گئے تب حضرت یوسف نے اُنھونسے کہا کہ یہہ پیراہن میرا لیئے جاؤ اُنکے منھہ پر ڈال دو علاج اُسکا یہہ ہی جلدی بینا ہو جائینگے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہی * اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ * یوسف بولا لیجاؤ یہہ کرتا میرا اور ڈالو منھہ پر میرے باپ کے چلا آوے آنکھون سے دیکھتا اور لے آو میرے پاس گھر اپنا سارا * یہہ کہکر اپنے بھائیون کو لیکے ساتھہ کھانا کھلایا اور اچھی اچھی پوشاکین بہت قیمت کی خلعتین اور چاندی سونا جواہرات اور غلہ بہت سا اُن سب کو دیکر کہا کہ تم مین کوئی ایسا شخص ہی کہ میری خبر جلدی باپ کو پہنچادے کہ میری طرف سے انکی خاطر تسلی ہو * ان مین سے ایک شخص نام اسکا زاثر تھا ہر روز اسکو ڈیڑھ سو کوس چلنے کی عادت تھی اسکو حضرت یوسف نے کہا تم جاؤ میرے باپ کو یہان آنے کا مژدہ دو * اور ایک کرتا حریر کا بہشت سے حق تعالی نے ابراہیم خلیل اللہ کو دیا تھا جب انکو نمرود نے آگ مین ڈالا تھا کہ جسکی برکت سے حضرت خلیل اللہ نے آتش نمرودی سے نجات پائی تھی اور گلزار ہو گئی تھی سو پیراہن حریر کا حضرت خلیل اللہ سے حضرت اسحاق کو ملا تھا بعد اسکے یعقوب کو پہنچا تھہ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے گلے مین بطور تعویز کے رکھا تھا کہ اوپر کسی کی بد نظر نہ پڑے جب انکے بھائیون نے انکو کوئے مین ڈالا اُس کرتے سے وہ سب واقف نہ تھے وہی پیراہن حضرت یوسف نے کھول کے اپنے بھائی یہودا کے ہاتھہ مین دیا تھا وہی کرتا یہودا نے

حضرت یعقوب کو جا کے دیا تھا پھر بھائیون کو بولا کہ باپ کے منہہ پر لیجا کے ڈال دو وہ اللہ کے فضل سے آنکھین بھلی ہو ن دیکھتے چلے آدین میرے پاس * اور جب مصر کے دروازے سے باہر جاو تو اس پیراہن کو کنعان کی طرف ہوا کے رخ پر رکھیو تا کہ پیراہن کی بو جلدی باپ کو پہنچے سب بھائیوں نے جا کے باہر مصر کے دروازے پر اسکو ہوا کے رخ پر رکھا باد صبا نے بو پیراہن کی فورا حضرت یعقوب ع کو پہنچائی اس وقت حضرت یعقوب نے کہا اپنی اولاد کو جو حاضر تھی گھر مین اب یوسف کے پیراہن کی بو پاتا ہون تم مجھکو دیوانہ مت کہو *

* روایت ہے یہہ بھی کہ کرتا غلام　گیا لیکے یعقوب تک لا کلام *
* کہون اسکا قصہ مین تم سے تمام　کہ یوسف کا بھائی وہ یامین نام *
* تولد ہوا جب کہ راحیل سے　گئے رخت اپنا وہ جنت کو لے *
* کنیزک خریدی تھی یعقوب نے　کہ تا دودھ یامین کو آکے دے *
* ولد شیرخوارہ تھا اک اسکے پاس　وہ رکھتی تھی آس اپنے بچے کی آس *
* اسے بیچ ڈالا تھا یعقوب نے　کہ تا دودھ سارا وہ یامین لے *
* یہہ کی بشیر باندی نے رب سے دعا　کہ یعقوب نے میرا بیٹا جدا *
* کیا جیسے تو بھی جدا کیجیو　کرم مجھ پہ میرے خدا کیجیو *
* یہہ ہوئی ہاتف غیب نے پھر ندا　کہ تیری ہوئی مستجاب اب دعا *
* جسے یوسف رکھتا وہ یعقوب ہے　کوئی دن مین جاتی ہے وہ آتے شی *
* بشیر اسکے بیٹے کا جو نام تھا　خریدا تھا یوسف نے تاجر سے آ *
* ہوا مصر مین جب کہ یوسف مقیم　ہمیشہ بشیر اسکا رہتا ندیم *
* ولیکن نہ جانے تھا ہی وہ غلام　کہ بیچا تھا یعقوب نے لا کلام *
* کیا اپنا یوسف نے آسکو رسول　وہ جانے مین ہرگز نہوتا ملول *
* وہ پاس آسکے رہتا تھا ہردم قرین　نہایت غریب اور بغایت امین *
* دیا بھیج اسکو وہین باپ پاس　کہ ماں اسکی رہتی تھی ہردم اداس *
* یہہ تقدیر حق تھی کہ فرزند آ　وہ کنعان آ اپنی ماں سے ملا *

* ملا پہلے وہ جا کے یعقوب سے　کہا لو مبارک کہ یوسف ملے *
* نبی نے کہا جو کہ ماں سے جدا　کرے اُسکے بیٹے کو تو بھی خدا *
* جدا دوست سے اُسکے کر دے شتاب　رہے ہجر محبوب میں وہ خراب *
* کہا اور اُسکو شفاعت نہ ہو　رضا مند حق تا قیامت نہ ہو *
* چلا مصر سے جس گھڑی تھا بشیر　ہوا اُسنے کہا ای خدائے خبیر *
* مجھے حکم ہو تا کہ یوسف کی بو　میں لیجاؤں یعقوب کے روبرو *
* پہنچنے نہ پاوے وہاں تک بشیر　خوشی کردوں میں جا کے وہ مرد پیر *
* دیا حکم دس روز پہلے تو جا　معطر تو کر مغز یعقوب کا *
* تھے یعقوب بیٹھے سب اولاد پاس　لگا کہنے اُن سے کہ ہی مجھکو آس *
* مراد درد و غم اب یہہ سب دور ہو　خوشی دل میں ہو چشم پر نور ہو *
* روایت ہی یعقوب کے پاس جا　ہوا لیکے پہنچی بو یوسف کی آ *
* دماغ اُسکا بو سے معطر ہوا　قمیص اُسسے چالیس فرسنگ تھا *
* ہوا لیکے اُسکے یہاں آئی بو　سبھی درد و غم ہو گیا ایک سو *
* ہوئے مصر سے جبکہ تاجر جدے　چلے سارے کنعان کو اصحاب لے *
* کہا باپ نے اپنی اولاد کو　جو حاضر تھی گھر میں کہ خوشوقت ہو *
* میں البتہ پاتا ہوں یوسف کی بو　اب آتا ہی یوسف کرو جستجو *
* مجاہد سبب یوں کریں ہیں بیاں　ہوا از یعقوب پر یوں عیاں *
* جو لگ کر کے کرتا سے آئی ہوا　تو جنت کی بو اُس میں پائی ذرا *
* یہہ سمجھا کہ دنیا میں جنت کی بو　سوا اُسکے کرتے کے ہرگز نہو *
* سبب یہہ کہ جنت کا تھا وہ حریر　کہاں اُسکی دنیا میں ہووے نظیر *
* نہ سمجھو اگر مجھکو جاہل سفیہ　کہو مجھکو مجنوں کی ہی یہہ شبیہ *
* نہ سمجھو کہ عقل اسکی جاتی رہی　بڑھاپے سے بیہودہ بات اب کہی *
* اسی طرح قبروں سے مومن اُٹھیں　دماغوں میں جنت کی بو اپنے لیں *

* برس پانچ سو ہووے جنت کی راہ سو اُسکو کرے تو مومن نگاہ *
یعقوب عم بولا اب یوسف کے پیراہن کی بو پاتا ہون تم مجھکو دیوانہ مت کہو اللہ تعالی فرماتا ہی
* وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّي لَاَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ * اور جب
جدا ہوا قافلہ مصر سے کہا اُنکے باپ نے مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر تم نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا
* لوگ یہ سنکے کہنے لگے قولہ تعالی * قَالُوا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ * لوگ کہنے لگے
قسم ہی خدا کی تحقیق تو البتہ بیچ وہم قدیم کے اپنے ہی * پس بعد ایک ساعت کے ڈاڑ نے
حضرت یعقوب کو جاکے حضرت یوسف کی طرف سے بشارت دی یہ سنتے ہی حضرت نے
جلدی سے اُٹھکے اسکو گود مین لے کر ہراسان ہو کے پوچھنے لگے کہو تو یوسف کہان ہی وہ بولا
یوسف کو ہمنے مصر مین پایا ہی وہ وہان کے بادشاہ ہین بنیامین اور سب بھائی اُنکے پاس اچھی
طرح آرام سے ہین اور یہودا بھی میرے پیچھے سے آتے ہین یوسف کا کرتا لیکے تمھاری آنکھون
پر رکھنے کو تاکہ آنکھین تمھاری اچھی ہو جائین اور یوسف عم نے فرمایا کہ سب اہل بیت کو
یہان لے آئیو حضرت نے کہا بہت اچھا کیا مضایقہ لیکن کہو تو یوسف کسکے دین پر ہی اپنے
باپ داوون کے دین پر ہی یا نہین اسمین مجھکو اندیشہ ہی اُسنے کہا کہ ہنوز اپنے اباجداد کے
دین پر قایم ہی یہہ سنکر حضرت یعقوب عم سجدہ مین گئے شکر خدا بجا لائے اور تمام کنعان کے
لوگ خوش ہوئے تب یہودا بھی مصر سے آپہنچا پیراہن یوسف کا یعقوب عم کے منہہ پر
ڈال دیا فوراً حضرت آنکھون سے دیکھنے لگے تب اپنے اہل بیت سے کہا کہ ہمنے نہین کہا تھا تمکو
کہ یوسف گم ہوئے کے پیراہن کی بو آتی ہی اور ایک روایت ہی ابن عباس سے
کہ بشیر غلام ایک حضرت یوسف کا تھا اُسنے جاکے خبر دی *

* کہا ابن عباس نے جب بشیر وہ کنعان مین آیا بحکم قدیر *
* جو کنعان مین آکر وہ داخل ہوا تو دیکھا کنارے پہ اُسکے کوا *
* وہان اُسکی مان کہڑے یعقوب کے تھی دھوتی وہ اُس حق کے محبوب کے *
* وہان جاکے یہہ بھی کہڑا ہو گیا لگا پوچھنے گھر وہ یعقوب کا *
* کہ شاید پتا اُسکا مان جا یہان ہو وے پریشان تجسس مین وہان *

* جو ڈھونڈتی تھی کپڑے اُسی سے کہا * کہ یعقوب کا گھر مجھے دے بتا *
* اُٹھا کر کے سر اُسکی ماں نے کہا * کہ تیرا ابا اُسے ہی کام کیا *
* وہ ہی اپنے غم میں نہیں التفات * کسی کی طرف اور نکرتا ہی بات *
* غم اُسکا ہی ہمدم وہ غم کا رفیق * نہیں کوئی اُسکا بجز غم شفیق *
* کہا تو نے قصہ کیا کیوں دراز * میں آیا ہوں یوسف کا کچھ لیکے راز *
* بتا مجھکو منزل کہ ہوں میں رسول * بیاں سب کرونگا فروع اور اصول *
* اُٹھی تب تو آواز اک سخت مار * لگی کہنے سوئے فلک وہ پکار *
* کہ یا رب نہیں تیرا وعدہ خلاف * مجھے کہدیا تو نے تھا صاف صاف *
* یہہ سن بات اُسکی وہ حیران ہوا * بہت دل میں اپنے پشیمان ہوا *
* لگا کہنے اُسے کہ مجھکو بتا * تیرے رب نے کیا تجھسے وعدہ کیا *
* کیا اُسنے اول سے قصہ تمام * کہا اپنے بیٹے کا بتلاؤ نام *
* کہا ماں نے ہی نام اُسکا بشیر * کہا اس بشارت کا میں ہوں بشیر *
* میں بستا ہوا ہوں اُٹھا مجھسے مل * کہ میرا بھی ترسے ہی ملنے کو دل *
* یہہ سنتے ہی اُٹھ دوڑی وہ بےنوا * لیا اُسکو چھاتی سے اپنے لگا *
* پھر آئی وہ اور ساتھ اُسکے بشیر * جہاں تھا وہ یعقوب سب کہن فقیر *
* ارادہ کیا تھا کرے کچھ کلام * گرا کھا کے غش منہہ سے نکلا کلام *
* افاقت جو آئی خبر اُسکو دی * ہوئی دل میں یعقوب کے بس خوشی *
* قمیص اُسکے منہہ پر دیا اُسنے ڈال * ہوا نور آنکھوں میں اُسکی کمال *
* ہوا جسم تازہ ہوا زندہ دل * خوشی اُسکو پہنچی گئی متصل *
* جو یعقوب کے پاس آیا بشیر * اُسے منہہ پہ ڈالا ہوا نب بصیر *
* قمیص اُسکے منہہ پر جو ڈالا شتاب * اُٹھا اُسکے آنکھوں کا بادل حجاب *

اللہ تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ * پس جب آیا خوشخبر لانیوالا ڈالدیا اُس کرتیکو

آپ پر منہہ اُسکے کے بس ہو گیا بینا * بولا مین نے نہ کہا تھا تکو مین جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے * سوال اگر کہے کہ حضرت یوسف کے پیراہن کی بو مصر سے یعقوب عم کو پہنچی تھی اور کسیکو نہین اس مین کیا بھید تھا * جواب جو معشوق عاشق کا ہو تو ضرور ہی بو محبت کی اُسی کو آتی ہی * اللہ تعالی فرماتا ہی ای مومنو تمام مخلوقات مین مین نے کسی کو ایسا نہین پیدا کیا کہ دوست مومن بندے * اِس مین ایک اشارہ ہی کہ یعقوب عم نپٹ دوست یوسف کے تھے بو پیراہن کی اُسکے اُسی کو پہنچی * ای مومن جانا چاہیے جو بندے مومن ہون خدا کے دوست موت کے وقت اُنکو راحت اور بہشت کی بو ملیگی * مروی ہی کہ موتکے وقت مومن بندے کو نزاع کی حالت مین خدا کی طرف سے بشارت دی جایگی کہ وہ میرا دوست ہی خوشی سے جان دیگا نب فرشتے آکے اُنھین کہینگے ای مومنو تم غفلت کر کے امر و نہی خدا کے نہین مانتے تھے اب جان جاتے وقت سختی اُٹھاتے ہو تکلیف کھینچتے ہو اور روتے ہو بسبب معصیت کے اب لو یہہ پیراہن مغفرت کا اللہ نے تم پر مہر کر کے بھیجا ہی تا کہ آنکھون مین تمھاری روشنی آجاوے اور جگہہ بہشت مین پاو * القصہ حضرت یوسف بعد رخصت کرنے زاد بیک کو یا بشیر کو جو اُوپر گذرا ہی اور بھی تین ن بھائیون کی تدبیر مین وہ اچھے اچھے کپڑے اور ہزار شتر بار کہوئے اور اقسام کھانے کی چیزین اور گھوڑے اچھے اچھے چن کے ہر ایک بھائی کو جدا جدا دیکر اور اہل کنعان کے لئے بھی ہدایا باپ کے پاس بھیجا تا کہ تمام کنعانی کو حصے پہنچے اور اپنے باپ کے حق مین دعا کرین کہتے ہین کہ چالیس اُونٹ کے بوجھہ سونا چاندی اور کپڑے نفیس عماریون مین رکھکے اور ایک عماری مکلل جواہر سے باپکے لئے خاص برادر کے معرفت بھیجے * کئی دن کے بعد یہہ سب کنعان مین پہنچے * کہا باپ سے سب نے ہو کر بہم * ہمارے گنہ ہون کسی طور کم * کسی طرح جاوے ہمارا یہہ غم * تمھین جو دیا ہمنے رنج و الم * ہی تم سے ہمارا یہی مدعا * کہ حق مین ہمارے کرو تم دعا * کہا سب نے تم ہم تو ہو سبکے باپ * کرو مغفرت کے طالب حق سے آپ * ہمارے گناہون کے بخشش طلب * کرو تم کہ خطی ہین ہم سب کے سب * قَالُوا یَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ * قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّی اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ * بولے ای باپ بخشو ہمارے گناہون کو بیشک ہم تھے

جو کہنے والے * کہا ہو بخشواؤ اُن کا تم کو اپنے رب سے وہی ہی بخشنے والا مہربان *

* کہا رب سے اپنے کرونگا دعا کہ بخشے تمہارے گناہ اور خطا *

* وہ تحقیق ہی کا غفور اور رحیم وہی سارے مخلوق پر ہی کریم *

* دعا کا سبب کیا تھا تاخیر کا اسے ابن عباس نے یون کہا *

* سحر کی دعا مین بہت ہی اثر یہی ہسکو ہی حکم خیر البشر *

* نبی سے کسی نے کیا یون سوال کہ یعقوب کا کہئے کچھ ہمسے حال *

* دعا مین بھلا اُسنے کیون دیر کی لگے اُسکو فرمانے اُس دم نبی *

* نہین اُسکی تاخیر کا کچھ سبب مگر تا سحر کو کرے وہ طلب *

* روایت ہی جسدم کہ آیا بشیر ہوئی چشم یعقوب کی پھر بصیر *

* وہ بیٹھا جو یعقوب کے پاس تھا لگے اُسکو پھر دیکھنے خوب سا *

* کیا اُسسے یعقوب نے یون کلام کہ توکون ہی اور ترا کیا ہی نام *

* کہا مین ہون وہ جسکی ماسے جدا کیا تو نے تھا بیٹھو رو خطا *

* مرا نام مانے رکھا تھا بشیر ہو اسن کے یعقوب غم کا اسیر *

* لگا رو کے کہنے کہ واحسرتا کیا مین نے تجھہ سے بہت ما برا *

* نہ تھا مجھکو معلوم حال فراق کہ بچے کو ماکا یہہ ہی اشتیاق *

* کہا مجھسے کر کچھ تو اسدم طلب کہ برلادے مطلب ترا میرا رب *

* کہا مجھکو حاجت نہین اور تو مگر سختی موت آسان ہو *

* کیا جسطرح تو نے غم میرا فوت کہا ہووے آسان تجھپر بھی موت *

* دیا پھر وہ یعقوب کو اُسنے خط پڑ ہا کھول کر تھا لکھا اس نمط *

* ارادہ تھا میرا کہ حاضر مین ہون قدم آپکے آکے کنعان مین لون *

* ولیکن ہوا مجھکو یون حکم رب کہ تم سب کو امصا کرون مین طلب *

* تمہین دو طرح کی ہی اِسجا خوشی لقا کی خوشی اور عطا کی خوشی *

* تلے خط کے تھا اور یہہ بھی لکھا کہ ای باپ جلدی سے اسجا پہ آ *

جو کچھ چاہئے دیجے سبکے لئے ۔ بہت مین نے تیار کپڑے کئے

ہی یک لخت اُنسب پہ سونیکا کام ۔ قمیص اور عمامہ مذہب تمام

تیرے بیٹون پہ جتنی کے اولاد ہی ۔ مجھے سب کے اس جا آپہ یاد ہی

ہر اک کے لئیے ہی سواری تمام ۔ ہی سونے اور چاندی کے اُسکے لگام

ہر اک ساتھ چچر کے ہی اک غلام ۔ ہر اک کے لئے یہان ہین تحفے تمام

تیرے واسطے مین نے ایسا لباس ۔ بنایا ہی جو ہووے دور از قیاس

ہی لعل اور زبرجد ہی اسمین جڑا ۔ نہین اُسکی قیمت کے کچھ انتہا

عمامے ہین شاہانہ اور طیلسان ۔ کہ دنیا مین جنکا نہ پاوین نشان

خدا کی قسم تجھکو دیتا ہون مین ۔ یہہ تجھسے برا عہد لیتا ہون مین

نہ کیجو یہان زہد کو اختیار ۔ جب آکر کرے مصر مین تو قرار

بدل کر تو پوشاک یہان آئیو ۔ سبھون کو تو حشمت یہہ دیکھلائیو

کہ حاسد نہ کچھ طعن مجھپر کرین ۔ مجھے آن کر یہان وہ طعنہ نہ دین

تو فقر اور رسم سنت کا حساب ۔ یہان آئیو تم بصد آب و تاب

کہ قبطی یہان سخت کفار ہین ۔ نہ کچھ مومنون پر وہ طعنہ کرین

ابھی وہ جو مومن اُٹھے قبر سے ۔ خدا اُوٹنے والا اُسے اسب دے

مزین ہو وہ اسپ اُسکا تمام ۔ فرشتہ ہو ساتھ اُسکے اک لگام

لباس اُسکے جنت کا سب ساتھ ہو ۔ وہ مومن کو دے اور کہے شاد ہو

یہہ کپڑے پہن اور ہو کر سوار ۔ تو چل اس جگہ سے بعز و وقار

مجوس اور نصاری اور سارے یہود ۔ بر آوے وہ ناخوش اُن سبکے دود

تو اُنکی آنکھون مین نا تو حقیر ۔ نہ دین تجھکو طعنہ صغیر و کبیر

نہین تجھکو لائق یہودون کی طور ۔ اُٹھے پا برہنہ ذرا کر تو غور

جانا یعقوب علیہ السلام کا مصر کی طرف مع اولاد

روایت ہی یعقوب نے اہتمام ۔ کیا اپنے چلنے کا اور سب کے عام

* سب اولاد نے اور اچھے لباس بدل کر کیا حق کا شکر و سپاس *
* جو یوسف نے بھیجے تھے ناقے تمام سوار اُن اوپر ہو گئے خاص و عام *
* اور اک ناقہ جنت سے جبرئیل لا سوار اُس پہ یعقوب کو کر دیا *
* چلا اپنی اولاد کو ساتھ لے وہ سب چار سو مرد و زن ساتھ تھے *
* چلے آئے منزل بمنزل تمام کیا مصر کے پاس آکر مقام *
* گیا پاس سے اُنکے پہلے بشیر خبر جا کے یوسف کو دی دل پذیر *
* مکان وہانسے چالیس فرسنگ تھا وہ جس جا پہ جانے کا آہنگ تھا *
* سنی جب کہ یوسف نے اُنکی خبر کہا سارے لشکر کو با زیب و فر *
* کرو جا کے تم پیشوائی تمام کہ آئے ہیں یعقوب علیہ السلام *
* ملے پہلے یعقوب سے سو ہزار عرب کے تھے گھوڑے عربکے سوار *
* اُنھوں نے کیا سجدہ یعقوب کو کہا اُسنے پوچھو کہ تم کون ہو *
* کہا ہم ہیں یوسف کے لشکر تمام تیرے پاس حاضر ہیں سب خاص و عام *
* ہوا دیکھکر اُن کو یعقوب دنگ چلا ایک فرسنگ لے اُن کو سنگ *
* ملے پھر اتنے میں اُن کو سوار کہ تھے روم کے سارے وہ سو ہزار *
* اُنھوں نے بھی آکر کے سجدہ کیا اُتر کر کے پاؤں پہ بوسہ دیا *
* یہہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو کچھ اپنا پتا بھی ذرا ہمکو دو *
* کہا سارے یوسف کے لشکر ہیں ہم کرو اپنے دلمیں نہ کچھ خوف و غم *
* ہنسا اور تعجب کیا بے شمار بجا لایا شکر خدا وند گار *
* دو فرسنگ جب دم گئے اور بے ہزاروں وہاں اُنکو خچر ملے *
* ہر اسپر تھی عماری کھینچے جگمگے خواصین ہیں ہر اک میں بیٹھے ہوئے *
* خجل جنکو ہو دیکھکر آفتاب جو دیکھے تو ہو جائے آئینہ آب *
* کروں اُنکی زینت کا کیا میں بیان کہ عاجز ہے اِس جا قلم کی زبان *
* اور اُنمیں تھے اک عماری عجیب نہ دیکھی تھی ایسی عجیب و غریب *

* ہزاروں تھے گرد اُسکے گھیرے غلام * لباسوں پر اُنکے سنہرا تھا کام *
* گلوں میں تھے طوق اور سروں پر تھے تاج * گویا تھا ہر اک اُن میں سلطان عاج *
* امیر اُنکے گرد اور وزیر اُنکے پاس * جدی طرح کا تھا ہر اک کا لباس *
* اُنھیں دیکھ یعقوب اولاد سب * ہوئے دل میں حیران کہا میرا رب *
* کہ کسطرح کا ہی یہ جاہ و جلال * نہیں خواب میں ہمنے دیکھا یہ حال *
* لگے کہنے یہ کون ہی واہ واہ * کہا یہ زلیخا ہی بانوئے شاہ *
* وہ اور باندیاں اُسکی آئی ہیں سب * تمھارے ہیں یہ پیشوائی میں سب *
* عماری سے اپنے زلیخا اُتر * گئی وہاں سے پھر کچھ قدم بیشتر *
* کیا جاکے یعقوب کو پھر سلام * قدم اُن کے چومے بصد احترام *
* جواب سلام اُسکا دیکر دعا * یہ دی تجھکو جنت میں رکھے خدا *
* یہ کہکر کہا جا عماری میں تو * سوار اُس پہ ہو لے پیادہ نہو *
* ہوئی جا عماری میں پھر وہ سوار * پھر آتا تھا جو کوئی وہاں ایک بار *
* سلام اُسکو کرکے وہ آتا تھا ساتھ * اُٹھاتا تھا یعقوب بھی اپنا ہاتھ *
* بہت شکر حق کا وہ کرتا رہا * محبت کی وہ سانس بھرتا رہا *
* کیا راہ کو اُسنے جب اور طی * ملی اُسکو اک راہ میں اور شی *
* جو دیکھے تو ہیں شیخ چالیس ہزار * وہ ہیں سبکے سب خچروں پر سوار *
* سپید اُنکے کپڑے نہایت لطیف * عمامے سروں پر بغایت لطیف *
* اور آگے غلام اُنکے ہیں دس ہزار * نہیں ایک اُنہیں کوئی ریش دار *
* طرح موتیوں کے چمکتا تھا رنگ * جنھیں دیکھ موتی بھی ہوجائے دنگ *
* اور اُن سبکے تھے بیچ میں نوجوان * جواہر میں تھا جسم اُسکا نہان *
* جڑی موتیوں سے تھی پوشاک کل * وہ بستان خوبی کے تھے دونو گل *
* تلے اُن کے دو خچریں تیز رو * ذہب اور فضہ سے پرتو بتو *
* لگا کرنے یعقوب پھر یہ سوال * کہ یہ کون ہی نوجوان ذی جمال *

کہا دونون فرزند یوسف کے ہین فراہیم انہین اور نشا کہین

ہین ساتھ اُنکے یہہ سب مشائخ تمام بزرگون مین ہین مصر کے ذی کرام

مشائخ شفاعت کو آئے ہین لے خطا عفو یوسف کے تا تو کرے

کیا سنع تو نے کہے اُسنے خواب ہوا جس سے اپنے دونون کا حجاب

یہہ سن کر کے یعقوب رونے لگا فزون درد پھر اُسکا ہونے لگا

وہ رویا تو سب لوگ رونے لگے ہر اک جان کو اپنے کھونے لگے

پھر اُترے مشائخ اور نزدیک آ وہان سامنے اُسکے سجدہ کیا

فراہیم نشا بھی آکر بڑھے ہوئے جا کے دادا کے آگے کھڑے

کہا اُنکو دونون نے جھککر سلام جو خدام تھے ساتھ اُنکے تمام

قدم پر دبا اُنکو دادے کے ڈال دئے بوسے دادا نے اُنکو کمال

دعا دی کہ رکھے خدا تم کو شاد تمھارے دلون مین رہے حق کی یاد

رہے تم سے آباد یوسف کا گھر کرے تم کو مولا مرا بہرہ ور

ہوئے پھر گھوڑون پہ دونو سوار چلے ساتھ سب اُنکے باندھے قطار

لگے کہنے یوسف کے بھائی تمام کہ کیا اِسکا ہی ملک پر انتظام

ہوا مصر کے جب کہ آکر قریب تعجب کیا شاہ نے بس عجیب

ہوا بادپا پر سوار اُس گھڑی ہوئی گرد پیش آ کے خلقت کھڑی

ملوک اور وزیر اور سب اہل کار ہوئے گرد اُس ماہ کے ہالہ وار

عجب طرح کا اُس گھڑی تھا سمان زمین کو تکے تھا کھڑا آسمان

اِسی شان و شوکت سے آگے بڑھے ہوئے مصر کے جا کے باہر کھڑے

گئے پیشوائی کو تھے باپ کی نظر آپ پہ یعقوب کی جو پڑی

یہہ پوچھا کہ ہی کسکی شوکت یہہ کل کہا تیرے گلزار کا ہی یہہ گل

یہہ یوسف ہی اور اُسکے سارے امیر ہین حاضر یہان سب صغیر و کبیر

رہے دور اک تیر پرتاب جب ہوا دل مین یعقوب بیتاب تب

لگے کہنے آہستہ سے کچھ کلام   سمجھتا نہ تھا کوئی واں خاص عام

یہہ کہتا تھا کنعان تھا بیت غم   مرے اِسّے خارج ہوئے ہیں قدم

ملا دوست سے جبکہ آکے پھنسا   رہا غم میں جبتک میں اُسمیں رہا

رہا ہم پر تاب جب وہ مقام   ہوا خلق کا پھر تو واں ازدہام

پڑی جاکے یوسف پہ اُسکی نگاہ   اور انبوہ خلقت سے تھی تنگ راہ

ہوا یعقوب مضطر لگا کہنے تب   کہ تم کون ہو آئے ہو کس سبب

کہا ہم ہیں سارے تمہارے غلام   یہہ سب عورتیں باندیاں ہیں تمام

کہا اُنسے یوسف نے اُسوقت پر   کیا میں نے آزاد تم جاؤ گھر

ہوئی مجھکو والد کی زیارت نصیب   ہوئے تم بھی آزاد بوجہ حبیب

اسی طرح ہو جب قیامت کا روز   ہو نور نبی واں پہ مشعل فروز

خلائق ہو آکر کھڑی گردپیش   گناہوں سے دل سبکا ہو ریش ریش

کہے گا خدا کس لئے ہو کھڑے   کہیں گی وہ سب ہم ہیں بندے ترے

خدایا تیرے ہم ہیں باندی غلام   اور اُمت محمد علیہ السلام

ترے رحم کے ہم ہیں امیدوار   ہوں دوزخ سے آزاد پروردگار

ہمیں آگ سے اب تو آزاد کر   محمد کا صدقہ ہمیں شاد کر

یہہ ہو حکم صادر کہ رب الجلیل   چھٹے تم نہوگے کبھی اب ذلیل

شفاعت محمد ہوئی اب قبول   کرو جاکے جنت میں اب تم نزول

پھر رجوع طرف قصہ کے ہوا

گئی اُسکی یوسف پہ جسدم نظر   پیادہ ہوا اونٹ سے وہ اُتر

اُدھر اپنے گھوڑے سے یوسف شتاب   پیادہ ہوئے اور کیا اضطراب

ہوئے جب پیادہ یہہ دونوں نے پھیر   کسی نے نکی پھر اُترنے میں دیر

پیادہ ہوئے سب وزیر و امیر   زمیں پر سب اُترے صغیر و کبیر

کیا حکم حق نے فرشتوں کو بھی   کہ جاؤ زمیں پر اُترو تم ابھی

* کہ یعقوب و یوسف ہوئے جب بہم خوشی سے ہوئے دور سب درد و غم *
* فرشتے بھی آئے زمین پر اتر حد دکھی تھے اُن کے خدا کو خبر *
* وہان جبکے یعقوب یوسف ملے کنول کی طرح سے دل اُنکے کھلے *
* جدائی کو کر یاد رونے لگے وو غم دل کا آنسو سے دھونے لگے *
* بہت دیکھ غمگین یہہ اُن کا حال ہوئی سب فرشتونکو رقت کمال *
* کوئی وہان پر رونے سے خالی نہ تھا نہ تھے اشک گویا کہ دریے بہا *
* وہ غش جو کے یعقوب کو آ گیا دھرا گود مین سر کو یوسف نے تھا *
* کہا رو کے یوسف نے با اضطراب کہ ای باپ لیکن نپایا جواب *
* وہین منہہ پر لاکر کے چھڑکا گلاب افاقت نہ آئی رہا اضطراب * قولہ تعالی فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ * پھر جب داخل ہوئے یوسف پاس جگہہ دی اپنے پاس ما باپکو * ہوئے جبکہ داخل وہ یوسفکے پاس * سو یوسف تو رہتے تھے ہردم اُداس * رکھا دونوں ما باپکو اپنے گھر * کہ اُنکے قدم سے ہو گھر بہرہ ور * مراد اس جگہہ ما سے خالہ کو جان * کہ راحیل پہلے مرے تھے یہہ مان * کہا یوسف نے قولہ تعالی * وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ * اور کہا داخل ہو مصر مین اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے * فائدہ یعنے باہر شہر سے استقبال کو نکلے وہان یہہ کہا یوسفنے

* کہا پھر یہہ یوسف نے یعقوب سے کہ اب شہر کو چلئے تشریف لے *
* خدا نے جو چاہا تو امن و امان رہینگے ہمین اور تمہین جاودان *
* ہوا پہلے باہر شہر کے ملاپ چلے شہر مین وہانسے بیٹے و باپ *
* ہوا تھا نہین مصر مین تب نزول یہہ تھا قول یوسف کا قبل از دخول *
* بنایا تھا ہودے مین یعقوب کو چلے وہان سے ہر ایک دل شاد ہو *
* ہوئے جمع گے روز داخل وہان ہوا روشن اُنسے وہ سارا مکان *
* ہوئے قصر یوسف مین داخل تمام سبھی اہل یعقوب علیہ السلام *
* لٹایا تھا یعقوب کو فرش پر وہی حالت غش کی اُسکے اُوپر *
* وہ یوسف تھا یعقوبکے سرکے پاس بہت دلمین تھا اپنے یوسف اُداس *

* گئی نیم شب جب کہ اُس پر گذر ذرا ہوش آیا ہوئی کچھ خبر *
* دیا اپنی آنکھوں کو پھر اُسنے کھول لگا بولنے پھر وہ یوسف سے بول *
* جو دیکھا تو یوسف بھی روتا ہی وہان سلام اُس پہ پہنچا کہ ای میری جان *
* بکر غم صحبت میری خوش ہوئی یہہ کہتے ہی اُٹھہ بیٹھے ناخوش ہوئی *
* سر اور منہہ پہ ہاتھہ اپنا پھیرا تمام لگا کرنے یوسف سے پھر وہ کلام *
* کہا ای میرے دوست ای نورعین مرے دلکے ٹکڑے مرے جی کے چین *
* کیا بھائیون نے ترے ساتھہ کیا کیا تجھہ پہ کیا کیا تھا جور و جفا *
* کہا اُسنے جو کچھ ہوا سو ہوا مری جان پر خوب تھا جو ہوا *
* نہ ذکر اسکا کیجے کہ اب مل گئے جدے جو ہوئے تھے سو سب مل گئے *
* خوشی دل کو ہی اور جی کو سرور ہوئی جسنے کلفت تھی یک لخت دور *
* ولے ذکر تھوڑا کیا باپ سے وہ سنتے ہی جاتا رہا آپ سے *
* افاقت جو آئی تو پھر یون کہا کہ پھر کہہ تو گذرا ہی جو ماجرا *
* کہا باپ مت پوچھہ اس ذکر کو گئی مجھہ سے تیری ملاقات ہو *
* جو چاہا خدا اسنے وہی ہی ہوا نہ کچھ ذکر کر اب مضی ما مضی *
* کہا ابن عباس نے یہہ سنو ملے جب وہ آپس مین محبوب دو *
* کہا جا کے یوسف نے یون باپ سے کہ پوچھون ہوا اک بات مین آپ سے *
* ہوئی غم سے میرے تری خم کمر گئی روتے روتے تمہاری بصر *
* یہہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز قیامت کا ہی سوچ دل مین ہنوز *
* وہان بھی ملون تجھہ سے مین یا نہین بیان اسکا کچھ ہم سے کیجیے کہین *
* کہا تجھکو اس بات کا کیا ہی غم ملا دیگا مجھکو خدا کا کرم *
* مگر کر کہین صاحب ایمان ہو تو البتہ ملنا نہین جان لو *

پھر یوسف نے بیٹھایا اپنے ماباپ کو تخت پر * رَفَعَ اَبَوَیۡہِ عَلَی الۡعَرۡشِ * اور اونچا بیٹھایا اپنے ماباپ کو تخت پر * بیٹھایا تھا یوسف نے ماباپ کو وہی تخت پر جس پہ بیٹھا تھا وہ *

اور آگے تھے سب بھائی اُسکے تمام * یہہ آپس میں بیٹھے تھے سب شادکام * وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا * اور سب گرے اُسکے سجدے میں * کیا سب نے یوسف کو اُسدم سجود * ہوئی اُسگھڑی اُسکے ایسے نمود * شریعت میں اُنکی نہ تھا اِسکا رد * کہ سجدہ بشر کو کرے گر بشر * کیا اپنے سجدیکو سب نے یہہ قال * کہ سب فضل تیرا ہی ای ذوالجلال * کہ یعقوب یوسف کو اور بھائی سب * کئے جمع تو نے یہاں میرے رب * کہ دیکھا جو یوسف نے یہہ اُنکا حال * کہا یہہ ہی سب فضل ایزد تعال * وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ * اور کہا ای باپ یہہ بیان میرے اُس پہلے خواب کا * اُسکو میرے رب نے سچ کیا * اور اُسنے توبلی کی مجھسے جب مجھکو نکالا قید سے اور تمکو لے آیا گانوُن سے * بعد اُسکے کہ جھگڑا اُٹھا باشیطان نے مجھہ میں اور میرے بھائیون میں میرا رب تدبیر سے کرتا ہی جو چاہے * بیشک وہی ہی خبردار حکمتون والا * فائدہ * جو اللہ کے احسان تھے سو ذکر کیئے اور جو تکلیف تھا وخاص شیطان سے اُسکو منہہ پر نہ لائے مجمل سنادیا * پہلے وقت میں سجدہ تعظیم تھی آپس کے فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہی اِسوقت اللہ نے وہ رواج موقوف کیا * وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ الایۃ * اِسوقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہی کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم کے وقت ہوا ہی *

* کہا باپ سے وہ جو دیکھا تھا خواب   یہہ تعبیر ہی اُسکی کرلے حساب *
* کیا ہی اُسے اب مرے حق نے حق   نہ باقی رہا دل میں میرے قلق *
* اب احسان مجھپر کیا اور بھی   رہائی مری اُسنے زندان سے کی *
* کوئے کا نہ کچھہ ذکر اُسنے کیا   جو کچھہ ظلم تھا بھائیون نے کیا *
* لے آیا خدا گانوُن سے شہر میں   تمھیں یعنے کنعان سے مصر میں *
* مناسب جو شیطان نے ڈالا فساد   کیا مجھہ میں اور بھائیون میں عناد *
* کیا مالک پھر حق نے مجھکو عطا   کرون شکر کس طرح اُسکا ادا *

ملا مالک بھی بہہ چندین فساد ۔ جو شیطان سے ہم مین ہوا وو زیادہ
کہ تحقیق رب میرا ہی مہربان ۔ جسے چاہے وے سلطنت بے گمان
وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم ۔ جسے چاہے دیوے خلافت عظیم
کیا جب کہ جب اُسکو اکرام کا ۔ تو پھر بھائیون نے یہہ اُنسے کہا
شفاعت کرو تم ہماری ذرا ۔ کہ دے بخش یوسف ہماری خطا
کہا پھر یہہ یوسف سے یعقوب نے ۔ کہ یوسف خطا اُنکی تو بخش دے
کہا پھر یہہ یوسف نے میرے گواہ ۔ فرشتے ہین سب اور میرا اللہ
کہ مین نے خطا بخش دی انکی سب ۔ یہی ہی رضا میری اِسوقت اب
کہا باپ کو پھر یوسف نے یون ۔ تمھین مصر مین اپنے ہر دم رکھون
رہین زندہ جبتک کہ آپ اور ہم ۔ نہ آپس مین ہووین جدا ایک دم
دیا اُسکو یعقوب نے یون جواب ۔ نہین مصر مین رہنا مجھکو صواب
تو خارج بنا مصر کے یک مکان ۔ کہ حق کی عبادت کرون مین وہان
کرون شکر مین نعمتون کا ادا ۔ کہ تا ہووے راضی ہمارا خدا
مکان تو بنا ایک ہی شرط اور ۔ ذرا اُسکو حسن جان من کرکے غور
میرے پاس آیا تو کر رات کو ۔ وہان آکے سویا تو کر رات کو
کہ سونگھے تری بو ہمارا دماغ ۔ مرے دل کا روشن رہے تا چراغ
یہہ کی بات یوسف نے اُسکی قبول ۔ کہ تا ہو نہ یعقوب دل مین ملول
دیا حکم یوسف نے معمار کو ۔ کہ جلدی مکان ایک تیار ہو
نہ ہو مصر مین اور نہو دور تر ۔ حوالی مین ہو مصر کے جلوہ گر
ہوا جبکہ تیار ایسا مکان ۔ دیا آکے یعقوب کو پھر نشان
لگے رہنے یعقوب پھر اُسمین جا ۔ کیا کرتے حق کی عبادت ادا
وہ تھے قائم اللیل صائم نہار ۔ نہ دنیا کا غم تھا اُنہین زینہار
پھر یوسف نے سب بھائیونکے لیئے ۔ جدے سب مکانات بنوا دیئے

تو آنے گیا اُنکو جینا بہم ملاوے جبھون کو کرے دفع غم
اسی دھپ قیامت مین حضرتے سب ملینگے ملاوے گا ہم سبکو رب
جدائی ہی دنیا کی بے اعتبار جدا ہو نہ کوئی وہان زینہار
جدا قصر ہر یک کی خاطر کیا جدا پر نہ تھا قصر یامین کا
اسے پاس یوسف نے اپنے رکھا وہی ایک دونو ںکا کل قصر تھا
سبھی سیکھتے علم یعقوب سے عبادت مین حق کے وہ مشغول تھے
زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہان بدل کرتے یعقوب اُسے بیان
ہوئی مصر کی عورتون مین فقیہ زلیخا وہان تھی نہ کوئی شبیہ
رہے مصر مین آکے چالیس سال خوشی سبکو رہتی بحد کمال
سو یعقوب اور اسکی اولاد کے ہوئے بیٹے بارہ ہراک کے جدے
تھے ذاکر او رشاکر او رصالح نام خوشی مین گذرتی تھی ہر صبح و شام
یہان تک تو سب زندگی کا تھا حال اب آگے سنو موت کا کچھ مقال

بیان وفات حضرت یعقوب علیہ السلام کا

نہین یہان کسیکو ثبات و بقا ہراک شی کو اک دن ہی آخر فنا
نہین اسمین کچھ فرق ہی نیک و بد کسیکی نہین زندگانی ابد
جو آیا ہی یہان ایکدن جائیگا وہان جا کے اپنا کیا پائیگا
ولی اس مین ہو یا کہ ہووے نبی ہی ہراک کے یہان موت پیچھے لگی
ثبات و بقا ذات باری کو ہی وہی ایک ہی جو ہمیشہ سے ہی
رہے چند یعقوب و یوسف بہم کسی طرح کا تھا نہ رنج و الم
دگرگون ہوئی گردش آسمان جس مین لگی چلنے باد خزان
ہوا حکم خالق کا جبرئیل کو کہ یعقوب کو جا کے آگاہ کرو
کہ مقصد ترے سب بر آئے تمام ملے اپنے یوسف سے ہو شادکام
اُسے مصر کا تو نے دیکھا عزیز دیکھا دے ترے تجھکو آنکھو نے چیز

* تمہیں چاہیئے مصر سے اب چلو — بس اب عید ہے کنعان کی راہ لو *

* که فرعون والون کا ہی یہہ مکان — تمہیں یہان کے رہنے مین ہیگا زیان *

* زیارت وہان اپنے آبا کی کر — که دن موت کے آئے نزدیک تر *

* بلاکر کے یوسف کو یعقوب نے — کہا اسطرح حق کے محبوب نے *

* که جبرئیل نے دی ہی مجھکو خبر — کر کنعان کو جاؤن مین اب جلد تر *

* وہان قبض ہو میری جا روح کا — کرون ذکر قدوس و سبوح کا *

* کیا سنکے یوسفنے غش اسگھری — که یہہ کسطرح کی مصیبت پڑی *

* ہوئے جبکہ یوسفکے پھر ہوش جمع — لگے کہنے یعقوب ای میرے شمع *

* توہی ہی میرے گھر کا روشن چراغ — سدا تجھکو رکھے خدا باغ باغ *

* نہو دل ترا مبتلائے الم — رہین دور تجھ سے سبھی رنج و غم *

* جدائی کا میرے نہ تو رنج کر — نصیحت مری سن ذرا کان دھر *

* که جب دن تری عمر کے ہون تمام — تو کرنا اسی مصر مین تو مقام *

* یہان دفن ہو جو تو جانا نہین — سوا یہان کے تیرا ٹھکانا نہین *

* بجالا تو حکم سبحان کو — یہہ کہکر چلا پھر وہ کنعان کو *

* کیا ساتھ یوسف نے اسکے خروج — چلا ساتھ لے کر وہ اپنا عروج *

* چلے شہر سے سبکے سب ہو بہم — کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تم *

* اکیلا چلا سب کو رخصت کیا — کسی کو نہ ان مین سے ہمرہ لیا *

* کیا راہ سے سب کو رخصت تمام — لگے رونے اولاد اور خلق عام *

* ہر اسکو تسلی دلاسا دیا — دیا سونپ سب کو بحفظ خدا *

* اکیلا ہوا اونٹنی پر سوار — گیا قبر آبا پہ آکر قرار *

* براہیم و اسحاق کی قبر پر — ہوا جب که یعقوب کا پھر گذر *

* وہان روتے روتے وہ تک سوگیا — اسی سونے مین خواب عجب یہہ ہوا *

* یہہ دیکھا که کرسی ہی یاقوت کی — براہیم بیٹھے ہین اسحاق بھی *

ذبیح اور اسحاق ہیں دو طرف — براہیم ہیں بیچ میں ہم کنف

یہہ کہتے ہیں اب تیرا ہی انتظار — کہ تھا تو خوشی سے نہ تھا پھر قرار

دیا اُسنے اُٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ — کہا مصر کی طرف تو منہہ کو موڑ

یہہ کہہ دے ابھی جاکے یوسف سے تو — مری ساری اولاد کے روبرو

کہ یعقوب جا اپنے رب سے ملا — یہ مضمون ناقے کو سمجھا دیا

کہا ناقے نے اُسکا کہنا قبول — ہوئی اُسکی جانب سے ناقہ رسول

اُٹھا پھر تو یعقوب وہانسے شتاب — کہ تا رفع ہو اُسسے یہہ اضطراب

جو دیکھا تو اک قبر ہی وہاں کھدے — وہ ہی عنبر و مشک سے سب بھرے

فرشتے وہاں موت کا آگیا — ملبس اور پاکیزہ صورت بنا

وہاں روح یعقوب کی قبض کی — عدم اور جنبش رہی نبض کی

فرشتوں نے آکر پڑھی وہاں نماز — کیا دفن اُس قبر میں با نیاز

فرشتے میکائیل و جبرئیل تھے — کہ جنسے اُنہیں دفن آکر کیئے

روایت ہی بعضوں نے یہاں یوں کہی — ہی تاریخ والوں نے اُسکو لکھی

کہ آدم کی صورت بعینہ بنا — وہ آیا فرشتہ جو تھا موت کا

کہا اُس سے یعقوب نے تو بتا — کہ یہہ قبر کس کی ہی بہر خدا

کہا ایک بندہ ہی رب کا فہیم — ہوا اُس پہ فضل خدائے کریم

کہا کون ہی نام اُسکا بتا — کہا جس لئے حکم رب نے کیا

کہا یا الہی یہہ کر میرا گھر — کہ اس قبر میں اب میں جاؤں اُتر

ندا ہاتف غیب نے اُسکو دی — کہ حق کی طرف سے تجھے یہہ ملی

فرشتہ گیا اپنی صورت بدل — کہا اُسکو یعقوب نے پھر سنبھل

کہ تو کون ہی میں گیا تجھسے ڈر — کہ اعضا میرے تھرتھرائے مگر

تجھے دیکھکر ہو گیا رنگ زرد — جو ٹھہرے ترے سامنے ہی وہ مرد

کہا اُسنے ہوں میں ملک موت کا — کہا کیوں ترا آج آنا ہوا

* مری قبض کرنے کو آیا ہی جان مجھے اب تو اثبات کا اسے نشان *
* کہا قبض کرتا ہون اب تیری روح تو جنت مین لیجاگا اب سب فتوح *
* فرشتہ اُسے موت کا جان کر کہا موت اب مجھہ پہ آسان کر *
* فرشتے نے ہاتھ اپنا نزدیک ہو دکہا اُسکے سینہ پہ بے گفتگو *
* لٹا کر اُسے پشت پر بر زمین لگا کھینچنے روح کو بس وہین *
* کیا حلق مین روح نے جب مقام کہا اُس گھڑی ای خدائے کرام *
* جو یوسف کی سکرات آسان ہو تو مجھپر بہت تیرا احسان ہو *
* مرادیہ جو یوسف کو پہنچا سلام یہہ کہیو ہوا کام اُسکا تمام *
* پڑہا پھر تو کلمہ ہوئی قبض روح ملی اُسکو جنت کی ساری فتوح *
* ہوئی زندگی اُسکی دو سو برس پھر اُس بعد توڑا یہہ تن کا قفس *
* فلک پر گیا لے فرشتہ وہ جان ہوئے جمع جبرئیل و میکال وہان *
* فرشتے بہت اُنکے ہمراہ تھے ہوئے غسل مین پھر شریک آنکے *
* نماز اُسکی پڑھ کر کیا دفن وہان جہان مدفن اسحاق کا تھا عیان *
* ہوئین چار قبرین برابر وہان براہیم و اسحاق و یعقوب جان *
* بی بی سارہ کی چار مین وہان پہ قبر دیا حق نے بے انتہا جنکو اجر *
* ہوا حکم خالق یہہ جبرئیل پر کہ یوسف کو جا جلد دے یہہ خبر *
* کہ خالق نے بھیجا ہی تم پہ سلام پھر اس بعد تم کو دیا ہی پیام *
* کہ یعقوب کی عمر آخر ہوئی تمھین چاہئے صبر اور دلدہی *
* نکرنا فزع اور نہونا غمین کہا حق نے مین ہون مع الصابرین *
* نگارو نے یوسف یہہ سنکر کلام پھر اتنے مین ناقے کا آیا پیام *
* فرشتے اُسے کھینچ لائے ادھر کہا اُسنے یوسف سے باچشم تر *
* وہ بولی تھی اُسوقت عبری زبان سلام اُس پہ کہکر کیا یہہ بیان *
* کہ یعقوب کا مین ہون لائی پیام ملا اپنے سب بیٹے وہ جالا کلام *

* ہوئے جو یہہ خبر سنکے سب بھائی جمع   وہ پروانے تھے اور یوسف تھا شمع *
* سبھی بیٹے پوتے صغیر و کبیر   ہوئے سبکے سب غم میں اُنکے اسیر *
* بہت روئے سب تین دن تک تمام   وہ ناقہ بھی روتی رہی لیکے نام *
* یہاں تک کہ وہ شوق میں مرگئی   وفات اُسکی بھی بس اُسی جا ہوئی *
* ہوا جبکہ یوسف کا رتبہ کمال   بہت ہی خدا نے دیا ملک و مال *
* پھر اُسکا بھی دنیا سے اِک بار دل   ہوا غم سے جنت کے بیمار دل *
* بہت شوق جنت کا اُسکو ہوا   ہوا اسواسطے موت کی کی دعا *

* یوسف علیہ السلام کے انتقال میں *

* وفا چاہی رب سے کہ دیوے وفات   ٹھہرتی نہیں دل پہ دنیا کی بات *

* رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ء فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ * تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ *

ای رب تونے دی مجھکو کچھ حکومت اور رکھایا مجھکو کچھ پھیر باتون کا ای پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہی دنیامین اور آخرت مین موت دے مجھکو اسلام پر اور ملا مجھکو نیک بختون مین * فائدہ * علم کامل پایا دولت کامل پائی اب شوق ہوا اپنے باپ دادے کے مراتب کا حضرت یعقوب کی زندگی تک وہ دنیا کے کام مین پیچھے اپنے اختیار سے چھوڑ دیا *

* کیا عرض یوسف نے ای میرے رب   دیا تونے ملک اور مجھے علم سب *
* دیا علم خوابون کی تعبیر کا   بیان اُن کا اور اُنکی تفسیر کا *
* تو ہی خالق و آسمان و زمین   ترا میں بھی بندہ ہون اک کمترین *
* ولی ہی مرادین دنیا میں تو   مسلمان مرون ہی یہی آرزو *
* ملا مجھکو تو نیک بختون کے ساتھ   یہی مانگتا ہون اُٹھا کر کے ہاتھ *
* مراد اُنکی تھی انبیا سے مابین   وہ ابا اور اجداد میں جا رہین *
* جو یوسف نے کی موت کی آرزو   ہوئے آکے جبرئیل پھر روبرو *
* کہا حق نے بھیجا ہی تمکو سلام   کہا ہین کہ بھیجو لدتیرے نام *

* ترے بیٹے پوتے ہوں سب اسقدر ٭ مدیگے تو جب تک اُنہیں پشت بھر *
* تیری موت ہرگز نہ آویگی جان ٭ برس سات باقی ہیں اب اُسکو مان *
* غرض جب ہوئے سال سارے تمام ٭ دیا مصریوں کو پھر یہہ اذن عام *
* کہ اسلام کو سارے کرلیں قبول ٭ کبھی اپنے دل میں نہو وین ملول *
* پھر یوسف اور اُسکے خویش و تبار ٭ کیا خارج مصر سب نے قرار *
* مسلمان ہوئے تھے جو چالیس ہزار ٭ وہ سب ساتھ یوسف کے نکلے برقرار *
* مکان مصر سے تھا وہ دس کوس پر ٭ جہاں جاکے یوسف رہا بے خطر *
* ہوا حکم رب کا کہ یہاں اک مکان ٭ بنے اور بسے شہر دار الامان *
* رہا اُسمیں یوسف اور مومن بھی سب ٭ حرم نام اُسکا رکھا ہمنے تب *
* ہوا شہر تیار اُس جا پہ جب ٭ کہا سب نے پانی نہیں اُسمیں اب *
* اُٹھا ہاتھ یوسف نے پھر کی دعا ٭ کہ یارب یہہ برلا مرا مدعا *
* یہہ کہتے ہی پہنچے وہاں جبرئیل ٭ بحکم خداوند رب جلیل *
* زمین کو دیا اُسنے بازو سے پھیر ٭ ہوئی نہر جاری بحکم قدیر *
* پھر اُس شہر میں ایک قلعہ بنا ٭ نہایت عظیم اور رفعت میں نہا *
* اور دروازوں پر شہر کے یہہ لکھا ٭ یہہ ہی شہر یوسف کی معاری بنا *
* مدینہ ہی ہی اسکا حرمین نام ٭ بنایا ہی یوسف نے اُسکو تمام *
* بنائی دوکان اور بازار سب ٭ بنا شہر سارا نہایت عجب *
* گئی مصر کی ساری برکت وہاں ٭ نہ تھا کافرون کا وہاں پر نشان *
* ملک تھا جو ریان ابن ولید ٭ یہہ چاہا کہ جاکر کرے اُسکی دید *
* کہا اذن ہو تو میں آؤں وہاں ٭ کہ اُسکی سنی ہیں بہت خوبیان *
* کہا اُسکو یوسف نے کر یہہ یقین ٭ نہیں حکم یہاں ہی بجز مومنین *
* اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے ٭ تو حرمین کو آکے بس دیکھ لے *
* نہ ایمان لایا نہ داخل ہوا ٭ اُسی حالت کفر میں وہ موا *

ہوا پوتا سے اتنے میں پائی وفات　　ہوئی تلخ یوسف پہ دنیا کی بات

نماز اسکی پڑھکر دفن تب کیا　　نہ کچھ لطف پھر زندگی کا رہا

کیا دفن حرمین میں اسکو وہ　　پھر اس بعد تھوڑا ہی زندہ رہا

روایت ہی کعب ابن احبار سے　　کہ اک ماہ و دس روز وہ زندہ تھے

پھر اس بعد یوسف نے پائی وفات　　ہوا مصر کا دن اندھیری سے رات

زلیخا کے آگے نہ پیچھے کوئی　　کوئی اور زوجہ نہیں اُسکے تھی

زلیخا سے تھے اُسکے گیارہ ولد　　رہی اُسکی زوجہ وہی تا ابد

جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات　　فراہیم سے کی وصیت کی بات

کہا اُسنے ای میرے بیٹے عزیز　　نہ کیجو مجھے دفن ای باتمیز

کہ جب تک نہ آوے فلک سے ندا　　نہ کیجو مجھے دفن بے حکم جا

یہہ کہکر کے اُسنے بھرے تین دم　　جہان سے ہوا ایکدم میں عدم

فراہیم نے ہاتف غیب کی　　یہہ آواز کانون میں اپنے سنی

کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے　　فرشتے جو جنت سے آوینگے لے

کنارے پہ لیجا تو نہر کے　　اسے نہر جنت میں تو ڈال دے

فراہیم اتنے میں دیکھے ہے کیا　　طبق ایک یاقوت کا ہی دھرا

معطر وہ جنت کی خوشبو سے ہی　　اور اک سندسی جنتی خوب تھی

وہ اوپر طبق کے ہی مہتاب وار　　چمکتی ہی وہ نور سے بے شمار

فراہیم نے غسل اُسکو دیا　　کفن جنتی اُسکو پہنا دیا

پڑھی اُسنے اور مومنون نے نماز　　گئے نہر پر لے کے باہرگ و ساز

اور بعضے روایت میں آیا ہی یون　　سنو ن اسکی تصریح تم سے کرون

سوئے نہر آیا وہ تابوت جب　　ہوئی نہر شق بیچ سے سبکے سب

اور اُس میں ہوئی قبرسی اک نمود　　نمود اُسسے تھی ہوی کافور و عود

کیا دفن اُس مسکن پاک میں　　کہ جان آگئی قالب خاک میں

سفید ایک پتھر کا صندوق تھا ۔ رکھا اُس غلاف میں وہ دُرِّ بہا

اُسے رکھ کے اُس قبر میں بند کر ۔ رکھی اُسکی پھر ریگ ادھر اُدھر

اُسے دھر کے آئے نکل نہر سے ۔ جو خلقت کہ آئی تھی واں شہر سے

اُسی طرح پانی ملا نہر کا ۔ وہ جسطرح چلتا تھا چلنے لگا

رہے اُسکے رونے میں چالیس روز ۔ دلوں پر رہا سبکے درد اور سوز

سو کعب اخبار نے یوں کہا ۔ کوئے میں تھا جسوقت یوسف گرا

تو تھا دس برس کا فقط اُسکا سن ۔ اور آنے لگے تھے جوانی کے دن

رہا دور پھر وہ بہتّر برس ۔ نہ تھی اُسکے ملنے کی اُمید بس

ملا باپ سے جبکہ وہ نیک خو ۔ برس اُسپہ گذرے تھے اسّی اور دو

رہے ملکے آپس میں چالیس سال ۔ کسی کو نہ تھا رنج اور نہ ملال

رہا زندہ بعد اُسکے تیئیس سال ۔ ہوئے ایک سو چھپن ای نیک فال

نہ تھی قبر کی پھر کسی کو خبر ۔ کہ ہے قبر یوسف کی بارے کدھر

دفن کرنا موسیٰ عم کا تابوت یوسف عم کا مقابر میں آبا
واجداد کے بعد نکال لانے تابوت از نیل بحکم رب جلیل

زمانے میں موسیٰ کے تھا نیل میں ۔ کسی کند میں یا کسی جھیل میں

ہوا حکم موسیٰ کو تو جلد جا ۔ وہاں سے تو تابوت یوسف اُٹھا

اُسے دفن کر اُسکے آبا میں جا ۔ کہا پھر یہ موسیٰ نے رب العلا

بتادے مجھے کون اب اُسکی قبر ۔ کروں کس کے اُوپر میں جا کر کے جبر

کہا اُسکی ہوتی ہی مشکل خبر ۔ مگر ایک عورت ہی آگاہ تر

اسیرا بن یعقوب کی بنت ہی ۔ ہی نام اُسکا سارہ سن اے نیک پی

کہا اُسنے موسیٰ سے اُسنے کہا ۔ کہ اک شرط پر اُسکو دوں میں بتا

تو جنت کا ضامن مرا ہو اگر ۔ ابھی اُسکو بتلاؤں باور تو کر

کہا اُسکو موسیٰ نے آسان ہی ۔ غفور الرحیم اُسکو تو جان ہی

* کہا میرا درجہ بھی تیرا سا ہو کہا ہی وہ قادر جو چاہو کہو *
* مگر جب کہ دے حکم مجھکو خدا قبول اُسکو جب میں کرون برملا *
* کہا حق نے موسی سے دیکھ ہی کیا ترا سا ہی درجہ مین اُسکو دیا *
* ہمارا نہ کچھ اُس مین ہو جائے کم اگر بخش دین اُسکے گنہگار ہم *
* ہوا اضامن اُسکا دیا تب پتا جہان قبر یوسف تھی سارہ تو جا *
* گئے نہر پر جبکہ موسی شتاب عصا اپنا مارا وہ بالائے آب *
* گئی نہر چاتی ہوئی سب ٹھہر ہوئی آدھی ادھر اور آدھی اُدھر *
* ہوئی قبر یوسف کی اُسجا نمود لیا کھینچ تابوت کو اُسنے زود *
* زمین تھی مقدس جو کنعان مین وہان لے چلے اُسکو اُس آن مین *
* جہان تھی قبور اُسکی آبا کی سب کیا دفن وہان اُسکو باذن رب *

اسے فرماتا ہی ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ج * یہہ خبرین ہین غیب کی ہم بھیجتے ہین تجھکو * جو اخبار یوسف کی ہمنے کہی * یہہ قصہ ہی سارا خبر غیب کی * بالاشک یہہ بھیجی ہی ہمنے خبر ترے ہی طرف اسکو باور توکر * وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ * اور تو نہ تھا اُنکے پاس جب ٹھہرانے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگے * وانڈہ * یعنے یہہ مذکور توریت مین بھی اور پہلی کتابون مین بھی نہین * نہ تھا بھائیون پاس یوسف کے تو * جب اس امر کی سب نے کی گفتگو * کیا کرتے اثم وہ مکر او دغا * کہ یعقوب سے ہووے یوسف جدا * وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ * اور نہین اکثر لوگ یقین لانے والے اگرچہ تو ایسا چاہے * نہین لاتے ایمان اکثر بشر * رکھے گرچہ تو حرص اسلام پر * تو چاہے ہی خلقت کے اسلام کو * کرے ہی دل و جان سے اس کام کو * وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ * اور تو مانگتا نہین اُنسے اُسپر کچھ نیگ * یہہ تو اور کچھ نہین مگر نصیحت سارے عالم کو * نہ تو نے طلب اُنسے اُجرت کی کی * جو اُنکو گران یہہ نصیحت لگی * ترا وعظ و تعلیم و تلقین و پند * سراسر ہدایت ہی اور سود مند * سنے جو کوئی اور نہورہ براہ * وہی دوزخی ہی بلا اشتباہ فقط تیرا اخلاص پہ احسان ہی * بتاتا اُنہین راہ ایمان ہی * یہہ قرآن نہین ایک گو پند ہی *

پر اسکے لئے جو خوف رکھتے ہیں * وَكَاَيِّنْ مِنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ * اور بہتری نشانیاں ہیں آسمان اور زمین میں جن پر ہو نکلتے ہیں اور اُن پر دھیان نہیں کرتے * بہت میری وحدت کی آیات ہیں * زمین میں ہیں اور فی السموات ہیں ہمیشہ وہ کرتے ہیں اُنپر گذر * نہیں دل میں کچھ اُنکے ہوتا اثر * وہ کرتے ہیں اعراض ایات سے نہیں پند پاتے کسی بات سے * وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ اَفَاَمِنُوْا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ * وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى * اور یقین نہیں لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی کرتے ہیں * فائدہ * یعنے منہہ سے سب کہتے کہ خالق مالک وہی ہی پھر اوروں کو پکارتے ہیں * کیا نڈر ہوئے ہیں کہ ادنا اُنکو ایک آفت اللہ کے عذاب کی * یا آپہنچے قیامت اچانک اور اُنکو خبر نہو * کہہ یہہ میری راہ ہی بلاتا ہون اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر میں اور جو میرے ساتھ ہی اور اللہ پاک ہی اور میں نہیں شریک بنانے والے * اور جتنے بھیجے ہمنے تجھسے پہلے یہی مرد تھے کہ حکم بھیجتے تھے ہم اُن کو بستیون کے رہنے والے *

* نہیں اُن کو ایمان اللہ کا دلون میں ہی سب شرک اُنکے بھرا *
* مراد اسّے وہ قوم کفار تھا فرشتون کو کہتے تھے دُخت خدا *
* نہیں خوف اُنکو کہ آوے عذاب خدا کا کرے اُنکو بالکل خراب *
* و یا اُنپہ آوے قیامت کا دن بلا میں اچانک وہ ہون ممتحن *
* قیامت کے آنے سے تھے بے خبر نہ توشہ کیا کچھ نہ کچھ ماحضر *
* رہے اپنی غفلت سے یہان پر خراب اُٹھایا جہنم کا سر پر عذاب *
* یہہ کہہ اُنسے رستہ ہی میرا یہی جو اِسپر چلے شرک سے ہی بری *
* وہ اللہ ہی وحدہ لا شریک یہی راہ ہی ساری رستون سے ٹھیک *
* نہیں حکم میں کوئی اُسکے دخیل وہ ہی مالک الملک رب جلیل *
* پکارون ہون راہ خدا پہ تمھین بلاتا ہون راہ پہ اپنے تمھین *

سنو گوش دل سے اسے تم ذرا — بیان جن نے جو کچھ کہ تم سے کیا
بیان ہی مرا مثل ماہ منیر — مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر
ہیں اور میرے پیرو ہیں جتنے تمام — ہدایت خلائق کی ہی اُنکا کام
خدا میرا نقصان سے پاک ہی — ہر اک عیب و بہتان سے پاک ہی
منزہ مقدس مبرہ ہی وہ — بری بات سب سے معرہ ہی وہ
ہیں چلتا نہین مشرکون کا چلن — یہی حکم ہی خالق ذوالمنن
نہین ہم نے بھیجا کسی قوم پر — فرشتہ نبی کر کے باور تو کر
ہمیشہ سے آتے رہے انبیا — وہ سب تھے بشر کون تھا دوسرا
یہہ کہتے تھے کہ کے مشرک تمام — نبوت تو ہی گی فرشتون کا کام
نبوت کی لائق تو ہی گا ملک — ملے تھا نہ اللہ کو کیا ملک
فرشتے ہین الیق کہ ہوویں رسول — بنی آدم ہین سب ظلوم اور جہول
خدا نے دیا اسکا اُن کو جواب — نبی کی طرف کر کے اپنا خطاب
وحی اُنپہ ہم بھیجتے تھے سدا — وہ رہتے تھے شہرون مین سب برملا
یہہ نکتہ ہی باریک سن کان دھر — نبی اس لئے ہین گی جنس بشر
کہ مائل ہی ہر جنس ہم جنس پر — ملک سے ملک اور بشر سے بشر
کبوتر نہووے کبھی جفت زاغ — نہ ہو کبک ہم آشیان کلاغ
نہ راغب ہو ناجنس پر دل کبھو — کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو
نہو جن و انسان کی صحبت برار — نہ انسان کا ہووے ملک یار غار
ہی بالطبع ہر جنس کو میل جنس — اسی واسطے سب نبی ہینگی انس
بنی آدم اس واسطے ہی نبی — کہ دل مین لگے بات ہم جنس کی
فرشتے اگر ہوتے ہم پر رسول — نہ کرتا کوئی اُن کا کہنا قبول
نبی گو حقیقت مین ہین گے بشر — ملک سے ہین اوصاف مین خوبتر
غرض وہ خدا عالم الغیب ہی — نہین اُس سے پوشیدہ ہی کوئی شی

* کوئی بات حکمت سے باہر نہین   کوئی کام ہے آگے ناہر نہین *
* اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ * سو کیا یہہ لوگ نہین پھرے ملک مین *
* نہین کرتے کفار سیر جہان   کہ ہو حال پہلون کا اُنپر عیان *
* کہ کسطرح اُن پر ہوا ہی عذاب   گیا کسطرح ہمنے اُنکو خراب *
* سنو اُن مین سے ہم بھی بعضونکا حال   کہ کس طور وہ سب ہو گئے پایمال *
* جو منکر ہوا سب جہان نوح سے   تو کسطور سب ہمنے غوطے دئے *
* نہ باقی جہان مین رہا کوئی بیچ   دیا ہمنے سبکو شکنجے مین کھینچ *
* بہت سرکشی کی جو فرعون نے   تو ہمنے ڈبویا مع قوم اُسے *
* گیا جب کہ شداد حد سے گذر   نہ تاج اُسکے سر پر رہا اور نہ سر *
* تکبر کیا جب کہ نمرود نے   سزا پایا پشے سے مردود نے *
* گیا عاد کو یون خراب اور ذلیل   چلی پیش کوئی نہ اُنکی دلیل *
* مقابل نبی کے ہوئے جب ثمود   نکالا دماغون سے اُن سبکے دود *
* نہ کفار نے جبکہ مانا کہا   تو اُنکا ہوا ابتر ہین فیصلا *
* فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ * کہ دیکھین کیسا ہوا آخر اُنکا جو اُنسے پہلے تھے *
* ذرا غور سے دیکھین وہ اُنکا حال   کہ کیا کفر سے اُن پہ آیا وبال *
* رسولون کے کہنے کو لاتے بجا   تو کیون اسطرح اُنپہ آتی بلا *
* کیا امتون نے نبی کا خلاف   ہوا خون اُن کا نبی پر معاف *
* رسولون کی تکذیب کا تھا سبب   پڑا جو خدا کا یہہ اُن پر غضب *
* وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ * اور پچھلا گھر تو بہتر ہی پرہیزگارونکو اب کیا تم نہین بوجھتے *
* وہ گھر آخرت کا ہی سب سے بھلا   ہی اُن کے لئے جو کرین اتقا *
* بہت اُنکی جا ہی جو ہی متقی   ہین محروم اک نعمت اُسسے شقی *
* تم اس بات کو کیا سمجھتے نہین   بھلے اور برے کو پرکھتے نہین *
* حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّہُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَہُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ *

وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ * یہان تک کہ جب نا اُمید ہوئے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اُنسے جھوٹ کہا تھا * پہنچی اُنکو مدد ہماری پھر بچا دیا جنکو ہمنے چاہا * اور پھری نہین جاتی آفت ہماری قوم گنہگار سے * فائدہ * یعنے وعدہ عذاب کو دیر لگی یہان تک کہ رسول نا اُمید ہونے لگے کہ شاید ہماری زندگی مین نہ آیا پیچھے آوے اور اُنکے یار خیال کرنے لگے کہ شاید وعدہ خلاف تھا اتنہ خیال سے آدمی کافر نہین ہوتا اگر جانتا ہی کہ یہہ خیال بد ہی * ہوئے جبکہ مایوس اُنسے سی * جو کفار نے اُنکی تکذیب کی * ہوا جب رسولون کے دل پر یقین * یہہ ایمان لاینگے ہرگز نہین * مدد ہمنے اپنے رسولونکی کی * نہ چھوڑا کوئی ہمنے کافر شقی * ہوا جب کہ اُنپر ہمارا عذاب * ہوئے دونون عالم مین خوار و خراب * جسے چاہین ہم اُسکو یون بچا * جسے چاہین اُسکو کرین مبتلا * عذاب خدا سے بچے ہی وہی * نبی کی جو کرتا رہے پیروی * نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا * بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا * گنہگار کو ہم جو چاہین کرین * ہمارے غضب سے وہ ہر دم ڈرین * لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِاُولِي الْاَلْبَابِ * البتہ اُنکے احوال سے اپنا حال قیاس کرتا ہی عقل والون کو *

* امم سابقہ کا سنئے جو کہ حال تو ہو پند گیری وہ صاحب کمال *
* یہہ قصے سراسر اُنہین پند ہین جو ذی عقل ہین اور خردمند ہین *
* ہی یہہ قصہ یوسف کا اُسّے مراد کیا بھائیون نے جو اُسّے فساد *
* جو کچھ اُسکو ایذا و تکلیف دی وہ ہی باعث عبرت ہر ذکی *
* اس عبرت مین ہی ایک نکتہ عجیب نہایت لطف اور بغایت غریب *
* کہ یوسف باین حسن قرب خدا شدائد مین کیسا رہا مبتلا *
* کیا باپ سے اُسکے اُسکو جدا کوئے مین رہا وہ اکیلا پڑا *
* ہوا پھر کسی جا کسی کا غلام رہا قید خانے مین بھی لاکلام *
* یہہ ہی باعث عبرت مردمان کہ مضطر نہو در بلائے جہان *
* مصائب کبھی پر جو دنیا مین ہون اس احوال کو سن کے غمگین نہون *

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَ

رحمۃ لقوم یومنون * کچھ بات بنائی ہوئی نہین لیکن موافق اُس کلام کے جو اُسسے پہلے ہی اور کھولنا ہر چیز کا اور راہ سوجھانی اور مہربانی اُن لوگون کو جو یقین نہین لاتے ہیںن *

* نہین ہی یہہ قرآن حدیث دروغ کتابون کو پہلی یہہ دی ہی فروغ *
* مصدق ہی پہلے کتابون کا یہہ مبین ہی پہلے خطابون کا یہہ *
* ہی صدق پر اُسکے ہیگی دلیل کہ ہی یہہ بلا شک کلام جلیل *
* ہر اک چیز کا اِس مین ہی گا بیان سب احکام دین اِسمین ہینگے عیان *
* جو کچھ دین و دنیان مین مطلوب ہی وہ قرآن مین صاف مکتوب ہی *
* مسائل جو کچھ دین دنیا مین ہیںن کہاں مجتہد فیہ سب اس مین ہیںن *
* اسی سے کرے ہی ہر اک اجتہاد مسائل کا قرآن سے ہی اعتماد *
* سراسر ہدایت ہی اسمین بھری یہہ قرآن رحمت ہی اللہ کی *
* یہہ رحمت ہی ان پر جو ہی مومنین مگر اُسسے محروم ہین کافرین *
* یہہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام کیا مین نے بھی اِسکو اب اختتام *
* الٰہی مرا رنج سب دور کر مجھے نور سے اپنے معمور کر *
* خدا اور محمد کا لیتا ہون نام علیک الصلوٰۃ علیہ السلام *

* قصہ اصحاب کہف کا *

روایت کی گئی ہی کہ روم کے ملک مین ایک بادشاہ تھا نام اُسکا دقیانوس خدا نے اُسکو بڑی سلطنت دی تھی لشکر بے شمار تھے * ایک دن کسی نے اُسکو خبر دی کہ فلانا بادشاہ تیرے ساتھہ لڑنے کو مستعد ہی فوج کثیر لیکر آتا ہی * دقیانوس یہہ سنکر اپنے لشکر کو لیکر واسطے دفع دشمن کے مستعد بہ جنگ ہوا آخر جو بادشاہ لڑنے کو آیا تھا دقیانوس کے ہاتھہ مین مارا گیا اور بیٹے سب اُسکے گرفتار ہوئے بعضے کہتے ہیںن کہ چھہ بیٹے تھے اور بعضے کہتے پانچ تھے اور بعضے کہتے اِسسے زیادہ تھے غرض دقیانوس نے سبکو اپنی خدمت خاص مین رکھا اِن مین سے ایک کو عہدہ جاضرور کا دیا تھا جب دقیانوس جاضرور مین جاتا اُسسے آب دست کروالیتا سبب تعہد کا یہہ تھا کہ وہ ایسا جوان موٹا فربہ تھا کہ ہاتھہ اُس مردود کا اپنی مقعد مین نہین پہنچتا تھا

عظیم البطن تھا کہتے ہین کہ وہ ملعون دعوی خدائی کرتا تھا* اور وہ شاہزادے سب اُسکو نہین مانتے مخفی اپنے خالق کی عبادت کرتے اور وہ پادشاہ مردود نے اُنکو مارنے چاہا مار نہ سکا لاچار ہو کر اپنے قاضی سے پوچھا کہ انکو کیا کیا چاہیئے قاضی نے حکم دیا کہ اِنکو چھوڑ دو تب دقیانوس نے اُنہون کو چھوڑ دیا اور اپنے خالق ارض و سما کی عبادت مین مشغول ہوئے پس اللہ تعالی نے اُنکو خطاب اصحاب کہف کا دیا حق تعالی فرماتا ہی* أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا * إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا* کیا تو خیال رکھتا ہی کہ غار اور کھوہ والے ہماری قدرتون مین اچنبھا تھے جب جا بیٹھے وے جوان اُس کھوہ مین پھر بولے اے ہمارے رب دے ہمکو اپنے پاس سے مہر اور ہمارے کام کا بناؤ* اور روایت ہی کہ پادشاہ نے اُنہون کو نہین چھوڑا تھا اپنی خدمت مین رکھا تب شاہزادے سب کچھ تدبیر اور حیلہ کرنے لگے کہ کیونکر اس ظالم بدبخت کے ہاتھ سے ہم خلاص پاوین اور خدا کی عبادت کرین* ایک روز دقیانوس جا ضرور رگیا تھا اُس غلام کو جو خادم جا ضرور کا تھا نہ پایا کہ مقعد اُسکی دھلاوے تب اس ملعون نے خشمناک ہو کر حکم کیا اُسکو اور اُسکے بھائیون کو سو سو درّہ مارنے کا اور تاکید کردی کہ خبردار آیندہ ایسا نہونے پاوے اپنے اپنے کام پر سب حاضر رہنا غافل ہونا اور وہ شاہزادہ کہ جسکا عہدہ جا ضرور کا تھا جب رات ہوئی سب بھائیون کو لے اکٹھے ہو کر صلاح مشورت کرنے لگے کہ یہہ ملعون ہم کو ستاتا ہی اور دعوی خدائی کرتا ہی اور سب سے سجدہ کرواتا ہی اب ہم پر واجب ہی کہ اسکی خدمت سے باز رہین اور یہان سے کہین نکل جاوین اپنے خالق ارض و سما کی عبادت کرین جو آخرت مین کچھ بھلا ہو بولے یہہ اچھی بات ہی جو کہتے ہو کسی صورت سے یہان سے نکلا چاہیئے بولے ایک تدبیر ہی جب وہ ملعون میدان مین چوگان کھیلنے کو جائیگا البتہ ہمکو بھی لیجاویگا جب ہمکو کھیلنے کہیگا ایسا چستی و چالاکی سے چوگان کھیلا چاہیئے کہ وہ خوش ہووے اور تعریف کرے جب قریب شام کے ہوگی تب چوگان میدان سے باہر پھینکو نکالنے تم سب ہمارے پیچھے گھوڑا اُٹھا کے بہ بہانہ چوگان کے میدان سے باہر نکل جائیو تب سب مانئے ایک جگہہ مین جاکے گھوڑے پر سے اُتر کر بیلا کپڑا بدل کے پانون پانون چلے جائینگے

اور ہمکو کوئی نہین پہنچانیگا * پس سب بھائیو نئے یہی صلاح ٹھہرائی اور پرسے دقیانوس کے پاس سب جاکے حاضر ہوئے اور وے اپنے اپنے عہدہ پر جا کھڑے ہوئے وہ ملعون تخت پر بیٹھا دعوی خدائی کا کرتا تھا لعنت اللہ علیہ انما فاسیہ وقت ایک بلی بالاخانے پر سے اسکے پاس اچنبے آگری آنے سے وہ ملعون چونکا اور ڈر اتب وے آپس مین کہنے لگے اگر یہہ ملعون خدا ہوتا تو بلی سے کاہےکو ڈرتا معلوم ہوا یہہ مردود جھوٹھا ہی دعوی اسکا باطل ہی * اُس گھڑی ایک شیطان بصورت انسان کے اُس پاس آکے کہنے لگا ای ملعون اگر تجھکو دعوی خدائی کا ہی تو ادنی ترین ایک ذی روح جانور کا ہی اُسکو پیدا کو تب ہم جانینگے تیرا دعوی حق ہی وہ مردود نے ایک بہانہ کیا اور کہا کہ ایسا بدجانور ہم نہین پیدا کرتے ہین شیطان بولا خدا نے اسکو جو پیدا کیا البتہ کچھ حکمت ہوگی اُسمین * وہ ملعون بولا اسمین کیا حکمت ہی، شیطان بولا جب جا ضرور مین جا بیٹھتا ہی وہ مکھی تیرے گون مین بیٹھکے ہاتھ پانون اپنے نجس مین آلودہ کرکے تیری ڈاڑھی پر جا بیٹھتی ہی یہہ بھی ایک کار ہی یہہ کہکر غایب ہوا تب وہ شرمندہ ہوا * پس دوسرے دن دقیانوس چوگان کھیلنے کو میدان مین گیا اور شاہزادو نکو بھی ساتھ لیا پس میدان مین جاکے ایسا کھیل کھیلنے لگے دقیانوس اُنھون سے بہت خوش محظوظ ہوا اور بولا کہ کل کو تم سب کو خلعت دیکر خوش کرینگے * جب شام ہوئی دن آخر ہوا شاہزادے سب جو مشورت کی تھی اغر چوگان میدان سے باہر پھینکنے لگے اسیطرح آہستہ آہستہ کھیلتے ہوئے دور تلک نکل گئے دقیانوس اُنھون کو کھیل مین چھوڑکر شام کے وقت گھر کی طرف چلا گیا اور وہ شاہزادے سب فرصت کمال پاکے خدا کو یاد کرکے وہان سے نکل پڑے میدان کی طرف گھوڑا اُٹھاکے رات ہی رات چلے گئے جب صبح ہوئی گھوڑونکو چھوڑکر لباس بدلکے کسی شہر کے کنارے جا پہنچے وہان کئی آدمی پاسبان بکری تھے اُنھون سے ملاقات ہوئی وے بولے ای عزیزو تم کہان جاتے ہو انھون نے کہا کہ ہم خالق ارض و سما کے طالب کو جاتے ہین انھو نے کہا کہ وہ کیسا خالق ہی تم جسے چاہتے ہو * وے بولے آسمان و زمین اور ہمارے تمہارے بیچ مین وہ سبکا پروردگار ہی اور مالک عدم سے ملک وجود مین لانے والا وہی ہی * پس اِن سب باتونسے وہ لوگ خوش ہوئے اور بولے کہ یہہ سچ کہتے ہین *

تب وے پاسبانی چھوڑ کے شاہزادون کے ساتھہ مل گئے صحبت انکی اختیار کی اور ایک کتا اُنکا ساتھہ تھا وہ بھی ہمراہ ہولیا وے بولے کتا کو ہنکا دو تو بہتر ہی، گرنہ ہمارے ساتھہ رہیگا تو وہ بھونکیگا اُسکی آواز سنکے لوگ آکے ہمکو پکڑینگے تب پاسبانون نے کتے کو مار اپٹا یہان تک کہ ہاتھہ پانون اُسکا توڑ ڈالا اور سارا بدن زخمی کیا تو بھی پیچھا نہ چھوڑا آخر اُنکے ساتھہ ہولیا اللہ نے اُسکو زبان دیا تب اُنھون سے کہا ای یارو مجھے مت مارو تم جسکے بندے ہو مین بھی اُسی کا بندہ ہون تم جسکے یاد کو جاتے ہو مین بھی اُسی کو چاہتا ہون مجھکو بھی تمہارے ہمراہ لے چلو پس یہہ کہنے سے اصحاب کہف کو رحم آیا اور پیار کرکے کتے کو بھی ساتھہ لے چلے کاندھے پر تمام رات چلے چلے جب روز روشن ہوا سب جاکے پہاڑ کے اندر ایک کھومین جا گھسے اور بولے کہ یہان ذرا دم لیا چاہیے کہ ماندگی راہ کی دفع ہو آخر وہان دم لئے پس سو گئے اللہ تعالی فرماتا ہی * فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا * ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا * پس پردہ مارا ہمنے اوپر کانون کے اُنکے بیچ اس غار کے کئی برس گنتی کے * پھر اُٹھایا ہمنے انکو کہ معلوم کرین دو فرقون مین کسنے یاد رکھی ہی جتنی مدت وے رہے * القصہ دقیانوس نے اس کھیل کے میدان مین شاہزادون کو نہ پاکے بہت تاسف کیا اور چند سوار کو انکے پیچھے دوڑایا وے ڈھونڈتے ہوئے اُسی پہاڑ مین اُسی کھو کے پاس جب جا پہنچے خدا کے فضل سے اسی غار کا منہہ مکڑی کے جالے سے ڈھک کر بند ہو گیا اور ان سب کا کچھہ پتا و نشان نہ پایا پھر آئے * اور بعض نے روایت کیا ہی کہ اس کھو کے کنارے پر انکو مردے پڑے پھر اُسی کھو مین ڈالکے آئے یہہ روایت ضعیف ہی اور اُسی دن سے لقب انھونکا اصحاب کہف ہوا * اور بعضون نے یون روایت کیا ہی کہ وے پادشاہ کے باورچی کے بیٹے تھے اور بعضے ان مین نانبائی کے بیٹے تھے بادشاہ دقیانوس نے ان مین سے ایک کو جادو سیکھنے کو ایک جادوگر کے پاس بٹھلایا تھا ایک دن اس لڑکے سے راہ مین ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے اس لڑکے سے پوچھا تم کہان جاتے ہو وہ بولا جادو سیکھنے کو جاتا ہون راہب بولا جادو تو کفر ہی تم مسلمان کیون نہین ہوتے پس خدا کے فضل سے اسوقت وہ لڑکا ایمان لایا مسلمان ہوا * دقیانوس مردود اس بات کو سنکے خفا

ہوا اور اس لڑکے کو دار پر کھینچنے کا حکم کیا * کہتے ہیں کہ اسکو پانچ دفعہ سولی پر چڑھایا اللہ کے فضل سے تو بھی وہ مرا سلامت رہا اور کہا کہ امنت برب العالمین آخر اسکو دقیانوس نے قید میں رکھا * کہتے ہیں کہ اُسکے ہم جنس اور پانچ چھہ آدمی دقیانوس کے ملازم تھے سب کوئی ملکر صلاح مشورت کر کے کسی حیلے سے قید سے چھوڑا لائے بعد اسکے سب کوئی متفق ہو کر اس ظالم کے ہاتھ سے نکلے ایک پہاڑ کی طرف گئے ایک کھو میں جا رہے ذرا وہاں سو گئے اسمیں تین سو نو برس گذر گئے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا * اور مدت گذری اُن پر اپنی کھو میں تین سو برس اور اوپر سے نو * اور اصحاب کہف کا نام اور اُنکے شمار میں اختلاف بہت ہے اور وے سب روم کے تھے اور اُنکا غار بھی روم کے سرزمین میں ہے * اور بعضے کہتے ہیں وہ عیسیٰ عم کے دین میں تھے * اور قاموس میں لکھا ہے کہ ابن قتیبہ نے روایت کیا ہے وہ اصحاب کہف حضرت عیسیٰ عم کے زمانے کے قبل تھے * اور بعضے کہتے ہیں کہ اصحاب کہف کا دین اور مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قایم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے اور جو لوگ اُنکی خبر پا کے معتقد ہوئے اُنکے پاس مکان زیارت کا بنا لئے وے نصاری تھے * اور نام اصحاب کہف کا یہ ہے * مکسلمینا یملیخا مرطوکش ونوانس سانیوس بطینوس کشفوطط * اور کسی نے کہا نام اُنکا یملیخا مکسلمینا مرطوس نوانس اربطانس اونس کشفیططوس * بعضوں نے کہا مکسلمینا یملیخا مرطونش بینوانس سابونس کشططوس ذونواس * اور بعض نے کہا مکسلمینا املیخا مرطونس یوانس سارنیوس بطینوس کشفوطط * اور بعض کے نزدیک یہہ نام ہے مکسلمینان یملیخا مرطونس بینونس سارنیوس ذونوانس کشفیططیونس اور ساتھواں اُنکا کتا کا نام قطمیر تھا قاموس میں یہی لکھا ہے * لیکن شمار اُنھوں کا سوا خدا کے کسیکو معلوم نہیں کہ کتے آدمی تھے * حق تعالیٰ فرماتا ہے * سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ * وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ * وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ * قُلْ رَّبِّيْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ * البتہ کہینگے کہ وہ تین ہیں چوتھا اُن کا کتا ہے اور یہہ بھی کہینگے وے پانچ ہیں چھٹا

۲ ٹھکا کتا تھا مین دیکھے نشانا پتھر چلانا اور یہہ بھی کہینگے وے ساتھ ہین اور آٹھوان اُن کا کتا ٭ تو کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہی کتنے آدمی اُنکے ہین ٭ خبر اُنکی نہین رکھتے مگر تھوڑے لوگ ٭ تین سو نو برس کے بعد جب نیند سے جاگ اُٹھے اصحاب کہف آپس مین پوچھنے لگے ایک دوسرے سے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ٭ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ٭ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ٭ اور اسطرح اُنکو جگا دیا ہم نے کہ آپس مین لگے پوچھنے ایک بولا آن مین کتی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن سے کم ٭ بولے تمھارا رب بہتر جانے کتی دیر رہے ہو ٭ اب بھیجو اپنے مین سے ایک کو یہہ روپیہ لیکر اپنا اُس شہر کو پس دیکھے کون ستھرا کھانا سو لاوے تمکو اُس مین سے کھانا اور نرمی سے جاوے اور جتا نہ دے تمھاری خبر کسیکو ٭ جب اصحاب کہف تین سو نو برس کے بعد ایک بارگی بھوک اُن پر غالب ہوئی آن مین سے یملیخا کو شہر مین سے روٹی لانے کو نان وائی کی دوکان مین بھیجے اور دو دینار ضرب دقیانوس کا تھا روٹی لانے کو دیا روٹی والے نے دیکھکے اُسکو پوچھا ای یار تم نے گڑا مال کہین پایا ہی کیونکہ اِس دینار پر نام دقیانوس بادشاہ کا دیکھتا ہون اسکا زمانا تو قرنون گذرا ہی جو وہ مرگیا ٭ اب مجھے بھی اِسکا حصہ دے نہ تو اب بادشاہ کے حضور مین تمھین لے جاؤنگا وہ دیکھنے سے تم سے سب روپیہ چھین لیگا آخر یملیخا نے اپنا قصہ سارا اُسے بیان کیا اِس مین بہت آدمی دونون کے قیل وقال سے آکے مجتمع ہوئے اور اِسکی خبر بادشاہ تک پہنچی بادشاہ عادل تھا یملیخا کو حضور مین بلا کے ساری حقیقت اُسے پوچھ لیا تب یملیخا نے بادشاہ سے کہا کہ ہم کئی آدمی ہین بادشاہ دقیانوس کے ظلم سے بھاگ کر فلانے پہاڑ کے کھو مین جا رہے ہین اور بعد مدت کے جب ہم نیند سے جاگ اُٹھے مارے بھوک کے برداشت نکر سکے تب [illegible] یہان بھیجا کہ ہین روٹی کے لئے [illegible] آیا بادشاہ یہہ بات سنکے متعجب ہوا اور علما [illegible] بلا کے پوچھا تم جانتے ہو [illegible] بادشاہ دقیانوس کون سے زمانے مین گذرا ہی اُن سب نے عرض کی [illegible] جہان [illegible] باتین یملیخا نے حضور مین عرض کی ہین سو سچ ہین

ہم نے تواریخ کی کتابوں میں دیکھا ہی کہ ایک بادشاہ بڑا ظالم اُسکا نام دقیانوس تھا سابق میں
گذرا * پس چونکہ یہہ بادشاہ عادل منصف مزاج تھا یہہ حقیقت سنکے یملیخا کے ساتھہ اُس کھو
میں جانے کا قصد کیا تب بادشاہ اپنی شوکت کے ساتھہ سوار ہو کر اسکے ہمراہ چلا جب اُس غار
کے پاس جا پہنچا تب یملیخا نے اُسے کہا کہ آپ اگر اِس حشمت کے ساتھہ اُنھونکے پاس جاوینگے تو
اغلب ہی کہ آپکو دیکھکے ڈرینگے اور چھپ جاوینگے اور آپسے کچھہ بات چیت نکرینگے مناسب ہی آپ
یہاں ذرا ٹھہریں میں جا کے اُنکو خوشخبری دوں اور خاطر جمع کروں کہ بادشاہ دقیانوس دنیا سے دور
ہوا اب مسلمان بادشاہ ہی چلو شہر میں جائیں پس یملیخا بادشاہ سے یہہ کہکر غار میں چلا گیا اور سب
احوال جو یہاں گذرا تھا اُنھوں نے بیان کیا * وے بولے ہمکو اور کھانے پینے کی کچھہ حاجت نہیں اور
ہمکو دنیا سے بھی غرض نہیں ہمکو اپنے خدا سے کام ہی یہہ کہکر پھر سو گئے * خبر میں آیا ہی کہ ابتک
بھی سوتے ہیں ایسا حال قیامت تک رہیگا * کہتے ہیں وہ بادشاہ اور جو اُنکے ساتھہ تھے اُنکی انتظاری
دیکھکر اُس کھو کے اندر جانے چاہا کسی جانب کو راہ اُسکی نہ ملی نا اُمید وہاں سے پھر آئے اور اُس
پہاڑ کے کنارے پٹی میں آکے ایک عبادت گاہ بنا کر وہاں سب رہ گئے * اور مروی
ہی کہ اصحاب کہف کے لئے حق تعالی نے فرشتے مقرر کیا تا کہ اُنھوں کو پہلو بہ پہلو سدا دے اور
کروٹ کروا دیوے اور بہشت کے پنکھے سے بہشت کی ہوا کرے * اور گرمی اور سردی وہاں
اُنھوں پر نہیں لگتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ * ذٰلِكَ
مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا *
اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہی بچ کے جاتی ہی اُنکی کھو سے داہنے کو اور جب ڈوبتی ہی
کترا جاتی ہی اُن سے بائیں * اور وے میدان میں ہیں اُسکے * یہہ ہی قدرتوں سے اللہ کی جسکو
اللہ راہ دے وہی آوے راہ پر * ترجمہ جسکو وہ گمراہ کرے پھر تو نہ پاوے اُسکا کوئی
رفیق راہ بتلانیوالا * فائدہ * حق تعالی کی قدرت سے اُس مکان میں نہ دھوپ
آوے نہ مینہہ نہ برف اور نہ کھلی جگہہ ہی [illegible] اور تنگ نہیں [illegible] کہتے ہیں [illegible] آنکھیں
کھلی ہیں اُسے کوئی جانے جاگتے ہیں اور حق تعالی [illegible] کان [illegible] اُنھی ہی [illegible]

ہاشانہ یکہ بن گروسے بے آرام ہون اور انکے ساتھہ ایک کتا بہی لگ لیا تھا وہ بھی زندہ رہ گیا * گرچہ کتا ر کہنا برا ہی لیکن لاکھہ مین ایک بھلا بھی ہی * مروی ہی کہ عیسی عم کے قبل زمانیکے اصحاب کہف اُس کہو مین گھسے ہیںن اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت عیسی کے ایام مین گھسے اور انبیاں پر ایمان لائے تھے لیکن اکثر کا قول یہہ ہی کہ دین اور نہ ہب اُنھون کا بجز خدا کے کسی کو معلوم نہین * یہان تک تھا قصہ اصحاب کہف کا واللہ اعلم بالصواب *

* قصہ شعیب پیغمبر عم کا *

شعیب عم حضرت صالح پیغمبر کی اولاد دون مین تھے اور رسول خدا صلعم نے اُنکو پیغمبرونکا خطیب فرمایا تھا کیونکہ وہ فصیح اللسان تھے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف بُلاتے اور وہ حضرت شہر مدین کے نبی تھے حق تعالی فرماتا ہی * وَاِلَی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْباً * قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللہَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہُ * وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیزَانَ اِنِّي اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ وَاِنِّي اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُحِیطٍ * وَیَا قَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیزَانَ اِلَی آخِر آیت * اور مدین کی طرف بھیجا ہمنے اُنکے بھائی شعیب کو بولا ای قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہین تمھارا حاکم اُسکے سوا اور نہ گھٹاو ماپ اور تول مین دیکھتا ہون تمکو آسودہ اور ڈرتا ہون تم پر آفت سے ایک گھیر نیوالے دن کی * اور ای قوم پورا کرو ماپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹاو لوگونکو اُنکی چیزین اور نہ مچاو زمین پر خرابی * کافرون نے حضرت کو جواب دیا ای شعیب مال ہمارا ہی خواہ زیادہ بیچین خواہ گھٹا کے بیچین وزن اور ماپ سے ہمارے تمکو اس سے کیا کام ہی * پھر شعیب نے فرمایا ای قوم اگر خدا کو بندگی نکروگے اور میزان اور ماپ کو درست نہ رکھو گے تو عذاب پہنچیگا تم پر خدا کی طرف سے جیسا کہ قوم نوح پر اور قوم ہود پر اور قوم صالح پر اور قوم لوط پر عذاب نازل ہوا تھا خدا تعالی فرماتا ہی * وَیَا قَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِي اَنْ یُصِیبَکُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ اَوْ قَوْمَ ھُودٍ اَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْکُمْ بِبَعِیدٍ * [illegible] اَسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّي رَحِیمٌ وَدُودٌ * اور ای قوم نہ کماہیو میری ضد [illegible] ایمان کو چھوڑ [illegible] جیسا کچھہ پڑا قوم نوح پر [illegible] قوم صالح پر اور قوم لوط تو تمسے دور [illegible] درگناہ [illegible] رب [illegible] اُسکی طرف رجوع لاو البتہ میرا رب مہربان

صحبت والا قوم نے جواب دیا قولہ تعالیٰ ﴿ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴾ بولے ای شعیب ہم نہین سمجھتے بہت باتین جو تو کہتا ہی اور ہم دیکھتے ہین تو ہم مین کم زور ہی اور اگر نہو تے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم سنگسار کر ڈالتے اور کوئی تو ہم پر سردار نہین * پھر دفعہ حضرت شعیب نے اُنھون سے کہا ای قوم ڈرو اللہ سے اور پوجو اُسی کو مجھے سچا نبی جانو اور کہنا مانو ہر چند کہ شعیب عم کہتا رہا پھر بھی نہ مانا تب حضرت شعیب نے اُن سے مایوس ہو کر لاچار اُن قوم پر بد دعا کی * جبرئیل عم نے آکر کہا ای شعیب قریب ہی خدا تمھاری قوم پر عذاب نازل کریگا تم ہوشیار رہو جو لوگ تمپر ایمان لائے اُنکو لیکر شہر سے باہر نکل جائیو اس قوم سے دور رہیو * تب اللہ کے حکم سے شعیب عم نے اپنا آل و اطفال اور وہ لوگ جو اُن پر ایمان لائے تھے اس قوم سے ایک ہزار سات سو آدمی ہمراہ لیکر شہر سے باہر نکل گئے اور کافر سب ہنسنے لگے بولے ای شعیب کیا مشکل پڑی ہی پھر کہان جاتے ہو شہر سے * حضرت شعیب نے کہا میں تم سے جدا ہوتا ہون خدا کے کہنے سے * اب حق تعالیٰ تمپر عذاب نازل کریگا جب حضرت شعیب یہہ بول کے شہر سے تین کوس کے باہر نکل گئے تب جبرئیل عم نے آکے خبر دی کہ کال صبح کو تمھاری قوم پر عذاب نازل ہو ویگا پس جب صبح ہوئی حضرت شعیب عم عبادت مین مشغول ہوئے اور جتنی قوم کفار کے تھے صبح کو اپنے اپنے گھرون مین سوتے تھے اُسوقت جبرئیل نے خدا کے حکم سے ایک چیخ ماری کہ تمام کفار شہر کے ہلاک ہو گئے یہان تک کہ ایک مواشی نرہا اور آگ آکے اُن سب مردود کو جلا گئی بعد اسکے حضرت شعیب نے خدا کی درگاہ مین عرض کی الہی مین اب کہان جاؤن کہان رہون جناب باری سے حکم آیا تم اپنے گھر مین جا رہو تب شعیب اپنی قوم کو لیکر شہر مین آئے دیکھا کہ سارے جل بھنکر خاک ہو گئے پھر حضرت شعیب کے آنے سے شہر مدین آباد ہوا اور درخت سب پھر تازہ ہوا پھل پھلاری پھلنے لگے آگے سے زیادہ پس حضرت شعیب ... م کو بارہ برس تک شریعت سکھلائے ... اور قوم ... ہلاک ہونے سے اپنی بد دعا ... نے لگے اور اسکے سبب سے روتے روتے ... آنکھین جاتی رہین * ... جبرئیل عم ... ہوئے

اور حضرت شعیب عم سے کہا ای شعیب کیون غم کہاتے ہو اگر اپنی آنکھہ چاہو تو آنکھہ دی جاوے اگر اور کوئی چیز مانگتے ہو تو وہ حاصل ہووے اور اگر دوزخ کا ڈر ہی تو کچھ اندیشہ مت کرو اور اگر دنیا چاہتے ہو تو دنیاہی دی جاوے خدا اپنے بندون پر بہت مہربان ہی * تب حضرت شعیب نے کہا ای جبرئیل مین کچھہ نہیں چاہتا ہون مگر خدا کی دیدار کی آرزو رکھتا ہون * جبرئیل عم یہہ سنکر خدا کی درگاہ مین عرض کی الہی تو دانا و بینا ہی شعیب جو کہتا ہی تجھکو خوب معلوم ہی * تب آواز آئی ای جبرئیل میری طرف سے جا کے اُسے سلام کہو اور رو لو ہماری دیدار قیامت کو ملے گی * غرض شعیب عم بارہ برس دنیامین نابینار ہے اور پیغمبری کی * یہان تک کہ موسی عم کا زمانا پہنچا اور بیان اسکا موسی عم کے قصہ مین کرونگا انشاء اللہ تعالی * اور خبر مین آیا ہی کہ حضرت موسی عم مبعوث ہونے کے بعد شعیب عم سات برس چار مہینے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھہ برس تھے بعد اسکے انتقال کئے *

* قصہ حضرت یونس عم کا *

روایت کی گئی ہی کہ یونس پیغمبر حضرت ہود عم کی اولادون مین تھے خدا تعالی نے شہر نینو کی پیغمبری دی تھی اب جسکو دمشق کہتے ہین وہان قوم ثمود تھی سب بت پرست تھے ایکدن حضرت ابابکر صدیق رض نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ یونس پیغمبر کی قوم کتنی تھی حضرت نے فرمایا لاکھہ سے زیادہ سب نافرمان تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيدُوْنَ * اور بھیجا اسکو لاکھہ آدمیون پر یا زیادہ * یہہ اللہ کو شک نہیں مردی ہی یونس عم نے اپنی قوم کو چالیس برس تک خدا کی طرف دعوت کی اور بلایا اور کہتے رہے ای قوم کہہ لا الہ الا اللہ یونس نبی اللہ * وے مردود سب کبھی اُس کلمہ کو زبان پر نہ لاتے اور کہتے تھے تم اگر ہمکو پارہ پارہ کرو گے پھر بھی تجھکو نبی الہی نہین کہینگے * یونس عم اسبات سے اور زیادہ غمگین ہوئے قوم بت پرستی کرنے لگے اور یونس عم کہتے رہے ای قوم اپنے خالق زمین و آسمان کو چھوڑکر کیون بت پرستی کرتے ہو جس مین کچھہ فائدہ نہین اور جہنم کی راہ لیتے ہو وہ ستمگرون نے نہ سنا اور کہا کہ ہم تیرے خدا کو نہین مانتے ہین یہہ کہتے اور یونس عم کو اذیت دیتے تھے اور یونس عم لاچار ہو کر فرماتے تھے ای قوم خدا کی عبادت کرو اور راہ

ضلالت کی چھوڑ دو نہیں تو تم پر خدا عذاب نازل کریگا* وے مردود سب کہتے تھے کہ عذاب کیا چیز ہی کیسا ہوتا ہی یونس عم بولا کہ عذاب ایک آتش دوزخ ہی* یہہ سنکے وے مردود کہتے تھے بھلا کچھ مضایقہ نہین* تب یونس عم نے ان بدون کے لئیے خدا سے بددعا مانگی* جناب باری سے حکم آیا ای یونس جب وقت آویگا آن پر عذاب نازل کرونگا یہہ سنکے یونس عم خفا ہوکر اس شہر سے اپنی قوم چھوڑکر بغیر حکم الہی نکل گئیے اسی سبب الله نے انکو بلا مین مبتلا کیا تھا چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی* وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ * وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ * اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصے سے تو کر بس سمجھا وہ کہ ہم نہ پکڑ سکینگے پس پکارا بیچ اندھیرون کے کہ کوئی حاکم نہین سواے تیرے تو بے عیب ہی بیشک مین تھا گنہگارون مین* پس قبول کیا ہمنے اُسکی پکار اور نجات دی ہمنے اُسکو غم سے اور اندھیرے سے اور اسیطرح نجات دیتے ہم ایمان والون کو* تفسیر مین لکھا ہی کہ یونس عم عذقیل نبی کے یارون مین تھے بڑے شوقین تھے عبادت کے اور دنیا سے الگ* الله کا حکم ہوا کہ اُنکو شہر نینوہ مین مشرکون کو منع کرین بت پوجنے سے* لے خفا ہوکر گئیے راہ مین ایک ندی آئی ایک بیٹا کنارے چھوڑا ایک کو کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑ ندی مین جب پانی نے زور کیا تو ہاتھ چھوٹ گیا اُسکے تھامنے مین اور ایک لڑکا کندھے سے پھسل پڑا گھبراہٹ مین وے بہکے کنارے پر آئے دوسرے لڑکے پاس اُسکو بھیڑیا لے گیا جب اُس شہر مین پہنچے سردارون سے ملے پیغام الله کا دیا وے ٹھٹھا کرنے لگے ایک مدت وہان رہے آخر خفا ہوکر عذاب کی بددعا کی* اور آپ نکل گئیے تین دن کا وعدہ کرکے تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل مین نکلے الله کے آگے توبہ کی روئے سارے بت توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا* شیطان نے یونس عم کو خبر دی کہ وہ قوم اچھے بھلی ہین آن... عذاب نہ آیا یہہ سنکے حضرت یونس دل مین خفا ہوئے کہ الله نے مجھکو جھوٹا کیا* یہہ کہکر الله کے حکم کی راہ نہ دیکھی کسیطرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر جا بیٹھے ہو گئے وہ کشتی بھنور میں چکر کھانے لگی لوگون نے کہا کشتی مین کسیکا غلام ہی اپنے خاوند سے بھاگا ہوا تب اُنھون نے

فرعون ڈالا سب کے نام مین تو اُنکے نام پر آیا دریامین اُنکو ڈال دیا ایک مچھلی اُنکو نگل گئی اُس
اندھیری مین رب کو پکارا تب توبہ قبول ہوئی تب مچھلی نے کنارے پر اُگل دیا وہان ایک
بیل نے چھپا کر چھانو کی * بعضے نے کہا کدو کی بیل نے چھانو کی * اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت
پائی حکم ہوا اُسی قوم مین پھر جانے کا * وہ قوم آرزومند تھے راہ دیکھتے اُنکی عورت اور لڑکے پھر
ملے پھیرنے سے لوگون نے چھڑا لیا تھا اُسی شہر مین اب اُنکی قبر ہی * سوال اگر کوئی پوچھے کہ
یونس پیغمبر کو جو مچھلی نگل گئی تھی وہ کیا ماجرا تھا * جواب یہہ ہی خدا کو منظور تھا کہ اپنے بندونکو
دکھلا دے کہ ہم ناتا رشتہ کسی سے رکھتے نہین مگر جو میری اطاعت کریگا وہ میرا پیارا بندہ ہووےگا
اور وہ یونس میرا نبی تھا کہا میرا نامانا حقہ ہوکر بے حکم میرے چلا گیا اسلئے مین نے اُسے مچھلی کو
کھلایا تاکہ بندون کو معلوم ہو کہ بندۂ بے حکم کو اسیطرح سزا ہوتی ہی * اور دوسری روایت ہی
کہ یونس علم خدا کی مرضی نہ دریافت کرکے جلدی غصہ ہوا اسلئے خداتعالی نے اُنکی عبرت کے
لئے مچھلی کے پیٹ مین چندروز رکھا * حکمت یہہ تھی کہ مومن بندون کو دکھلاوے کہ عبرت ہو
کہ اپنے پیغمبر کو ایسے مقامون مین نہ چھوڑا مچھلی کو کھلایا پھر نجات دیا * پس مومن بندون کو
یہہ لازم ہی کہ مرضی الہی مین کسی امر مین سرکشی نکرین ہر آن مین اللہ کا شکر کرین * الغرض
یونس علم جاتے جاتے کسی ندی کنارے جا پہنچے دیکھا کہ لوگ کشتی پر سوار ہوکر پار اُترتے ہین
آپ بھی جاکے سوار ہوئے تین شبانہ روز کشتی پر تھے چوتھے روز آٹھ گھڑی کے وقت تمام دریا
ایکبارگی اندھیارا ہو گیا اور بڑی بڑی مچھلیان آکے کشتی کو حرکت دینے لگین چڑھنداوون نے
کہا کہ کوئی گنہگار بندہ کشتی پر سوار ہوا ہوگا اُسکو کشتی سے نکال دریا مین ڈال دو مچھلی نگل جانے
شاید ہم اس تہلکہ سے بچین ایسا نہو تو کشتی ہماری غرق ہوگی ہم سب مارے جائینگے * یونس علم
اصحاب کو سنتے ہی کشتی پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے بولا مین گنہگار بندہ ہون مجھکو دریا مین
ڈالدو مچھلی نگل جائے سبھون نے کہا آپ کو درویش صفت دیکھتے ہین اور صفا سند
آپ کو بدگمان نہین کرسکتے ہم بلکہ بہ نسبت آپ کے ہم گنہگار ہین کیون آپکو ناحق دریا مین
ڈالکے عاصی ہووین تب ہر ایک نے مچھلی سے کہا ای مچھلی جو گنہگار بندہ ہی ہم مین اُسکو
تو نگل جا مچھلی نے کسی کو قبول نکیا تب حضرت یونس کشتی والون سے کہا کہ اسمین تمکو نہین کہا تھا

کہ بندہ گنہگار ویسا ہوں اپنے خاوند سے بھاگ کر آیا ہوں تب اُنھوں نے سب کے نام میں قرعہ ڈالے تین مرتبہ حضرت یونس کا نام اُٹھا تب وے لاچار ہو کر مچھلی کے آگے ڈال دیئے مچھلی اُن کو نگل گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ * پس نگل گئی اُسکو مچھلی اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا * تفسیر میں یوں لکھا ہی مچھلی نے حضرت یونس کو یہہ بات کہی تھی ای پیغمبر خدا مجھکو اللہ نے فرمایا ہی کہ اچھی طرح سے اپنے پیٹ میں رکھوں کسی طرح کی اذیت نہ دوں اب میرا پیٹ آپ کا زندان ہوا جب چاہے اللہ خلاص کرے اور میرا پیٹ جان سے پاک ہی میں خدا کو یاد کرتی ہوں تسبیح تلاوت میں اُسکی مصروف ہوں اب یہی پیٹ تمھاری عبادت گاہ ہوئی * پس ای مومنو دیکھو سو جو مچھلی کس طرح عبادت کرتی تھی یونس عم کو پیٹ میں رکھئے * تم اپنی اوقات کیوں دنیا کے پیچھے برباد کرتے ہو کیوں خدا کی بندگی نہیں کرتے ہو آلایش دنیوی میں اپنے کو ڈباتے ہو خراب کرتے ہو جو مومن بندہ خدا کا پیارا ہوگا البتہ وہ خدا کی عبادت میں مصروف رہیگا اور اپنے کو معصیت سے باز رکھے گا * غرض یونس عم کو جو مچھلی نگل گئی تھی وہ مچھلی نے چالیس دن تک منہہ اپنا کھلا رکھا تھا یونس عم کو کچھ اذیت نہ پہنچی تھی کہ وہ خاص بندہ خدا کا تھا * اور چالیس دن رات یونس عم نے کچھ کھانا پینا نہیں کھایا تھا تاب و طاقت جاتی رہی تھی اس میں بھی عبادت اور ذکر الہی میں مشغول تھے اسلیے نجات پائی حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی * فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ پس اگر نہوتی یہہ بات کہ ہو اوہ تسبیح پڑھنیوالوں سے البتہ رہتا اُس مچھلی کے پیٹ میں اُسدن تلک کہ اُٹھائے جاوینگے مردے * یعنے یونس پیغمبر اگر مچھلی کے پیٹ میں خدا کو یاد نکرتا تو قیامت تک رہتا مچھلی کے پیٹ میں * ای مومنوں جان لو یونس عم نے بسبب تسبیح پڑھنے کے مچھلی کے پیٹ میں سے نجات پائی * تو کیا عجب ہی تم بھی اگر خدا کی اطاعت و بندگی کروگے البتہ آتش دوزخ سے نجات پاؤگے * اور دوسری یہہ بات کہ دریا کی تمام مچھلیاں بیمار ہو گئیں تھیں تسبیح اور تہلیل سے اُسکے سبب بھلی ہو گئی اور جناب باری میں مچھلیوں نے عرض کیں یا رب العالمین تیرے بندے جب بیمار ہووے تیرے رحمت کی علاج سے آرام پاوین اور ہمکو بھی تیری مہر لی شفا خانے سے دارو شفا کی جتلادے کہ ہم اُس سے بھلے

رہوین * تب جناب باری سے یہہ ارشاد ہوا ای مچھلیو یونس جس مچھلی کے پیٹ مین تھا
اُسے جا کے سونگھا کیجو تب جمیع امراض سے شفا پاوٗگی اور کبھی بیمار نہ ہوگی * چونکہ وہ
مچھلی نے یونس کی صحبت پائی تھی اور چالیس دن رات یونس عم کو پیٹ مین رکھا تھا
اس لئیے اللہ تعالی نے اس مچھلی کو شِبن جمیع امراض مچھلیون کی دوا گردانی پس جو مچھلی بیمار
ہووے گی اُسے جا کے سونگھیگی تو خدا کے فضل سے آرام پاویگی * سنو ای مومن بھائیو جو شخص
خدا و رسول کی محبت اور رضا پر رہیگا اور اُنکا حکم بجا لاویگا تو امید قوی ہی کہ وہ عذاب دوزخ
سے نجات پاویگا * اور اُنکی آل و اصحاب کے طفیل کی برکت سے جب کہ حسن اعتقاد اور
محبت اُن پر رکھتا ہو * جیسا کہ یونس عم کی برکت اور صحبت سے اُس مچھلی کو نجات ہوئی
اور اسکے وسیلے سے تمام دریائی مچھلی کو آرام اور راحت پہنچی * اور حضرت یونس عم کو
مچھلی کے پیٹ مین جانے کی دوسری وجہ یہہ تھی کہ دریا کے مچھلیون نے اپنی تسبیح اور تہلیل سے
فخر کرتی تھین کہ ہم تیری تسبیح پڑھنے مین اور عبادت کرنے مین فاضل تر ہین بنی آدم سے *
پس اُس مچھلیون کو دیکھانے کے لئیے حق سبحانہ تعالی نے یونس عم کو مچھلی کے پیٹ مین رہانیکا
ارشاد فرمایا تب کہا ای مچھلیو دیکھو تو یونس کیسی جگہہ تنگ و تاریک مین ہمارا نام لیتا
ہی تم تو بہ آرام مین رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس اُسی کی عبادت فضیلت رکھتی
ہی تمہاری عبادت سے * جب یونس عم کے حال سے دریا کی مچھلیان آگاہ ہوئین تب
خدا کی درگاہ مین شرمندہ ہوئین * خبر ہی کہ چھہ پیغمبر کو حق تعالی نے بڑی سخت بلاؤن مین
مبتلا کیا تھا تو بھی اُنھون نے اپنی حالت مصیبت مین خالق کی بندگی نہ چھوڑی اور یہہ تمام
آسمان و زمین کے فرشتون اور آدمیون کو حق سبحانہ تعالی نے دیکھلا دیا اور تنبیہ کیا دیکھو کیسی
کیسی حالت مین ہمارا بندہ ہمکو نہین بھولا یاد کرتا رہا پس ہمنے اُسکو اُس سے نجات دی *
اول نوح پیغمبر کو اپنی قوم کے سبب سے رنج و بلا مین گرفتار کیا تھا پھر اُسے نجات دی * دوسرا
ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین نمرود نے ڈالا تھا وسیتی اور صدق اعتقاد اُنکا تمام خلق اور
فرشتون کو حق تعالی نے دیکھلایا پھر اُسے نجات دی * تیسرا یونس پیغمبر کو مچھلی کے پیٹ مین
رکھا تھا چالیس دن پھر اُسکو نجات بخشی * چوتھا یوسف کو کوئے مین اور زندان مین اور

غلامی میں ان سب بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی ان مقاموں میں خدا کی عبادت کی تب نجات اُسنے پائی * پانچواں ایوب عم کو بیماری میں مبتلا کیا تھا ایسا کہ تمام بدن میں اُن کے آبلہ پڑ کے کیڑے پڑ گئے تھے باوجود اسکے اُسنے خدا کی عبادت نہ چھوڑی تب خدا نے اُن کو اُس سے نجات بخشی * چھٹاں محمد مصطفی صلعم کو دندان شہید اور غار میں مبتلا کیا اور شب معراج میں ساتوں آسمان پر لامکان میں لے گیا صدق محبت اُنکی اللہ کے ساتھ ہفت آسمانکے فرشتوں کو دکھلائی اس حالت میں بھی حضرت نے اطاعت اللہ کی نہ چھوڑی * اور اللہ نے اُنکو مقرب تر مقربین سے اور مکرم تر مکرمین سے کیا تا کہ عالم بالا کو معلوم ہو کہ سب سے بزرگی اور شرافت جو کچھ کہ اللہ نے دی ہی بنی آدم کو دی ہی اور کسی کو نہیں * قصہ کوتاہ غرض اُس مچھلی نے حضرت یونس کو پیٹ میں لیکر سات سمندر پھری اور تمام قدرت الہی دریامیں دیکھی بعد چالیس دن کے حضرت یونس نے اللہ کو پکارا جیسا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی * فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ * پس پکارا یونس عم نے اُن اندھیری میں کہ کوئی حاکم نہیں سواے تیرے تو بے عیب ہی * تحقیق میں تھا گنہگاروں میں سے * معلوم ہوا یونس عم چار تاریکی میں تھے ایک ذلت وخواری اور دوسری رنج و عذاب اور تیسری قعر دریا اور چوتھی مچھلی کے پیٹ میں تھے بعد اسکے اللہ نے اُسے نجات دی حق تعالی فرماتا ہی * فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ * پس قبول کیا ہمنے واسطے اُسکے اور نجات دی ہمنے اُسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو * پس اللہ کے حکم سے اُس مچھلی نے یونس عم کو چالیس دن کے بعد دریا کنارے سوکھے پر آ کے اُگل گئی تب یونس عم اُسے نجات پاکر چار رکعت نماز شکرانہ کی ادا کی * مروی ہی وہ نماز عصر کی تھی اب اُسکو فرض کر دانا ابھی نے ہم پر * جب اپنے گناہ سے وہ متفر ہوئے اور توبہ کی تب خدا کی مہر اُن پر ہوئی بلا سے نجات پائی * اور یونس جن قوموں سے خفہ ہو کر شہر سے نکل گئے تھے پیچھے خدا نے اُن پر عذاب نازل کیا اچانک ایک آگ غضب ناک آسمان سے مثال ابر سرخ کے نازل ہوئی اور اُن کے سر پر موجود ہوئی وہ سب مارے خوف کے سبکے سب ایک میدان میں جاکے تین فرقے ہوئے ایک فرقہ بوڑھا اور جوان کا اور دوسرا فرقہ عورت

اور ترکے کا ہوا اور ایک جاگہہ تمام مواشی جمع کیے بعد اسکے سدکے سب اپنے تئین سر تا پا ننگا کرکے سجدہ مین گرے خدا کی درگاہ مین تضرع کی اور دعا مانگی الٰہی ہم اب ہر حکم مین آئے اور نافرمانی نہین کرینگے اور تیرے پیغمبر کی بات مانینگے ہمنے توبہ کی اس بلا سے تو نجات دے اگرچہ ہم مستحق عذاب کے ہین اور یہ سو ران بے زبان بے گناہ ہین ان پہ تو رحم کر جب اسی طرح اُنھونے تضرع زاری کی تب حق تعالی نے توبہ انکی قبول کی اور بلا سے نجات دی اللہ تعالی فرماتاہی ٭ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ ٭ سو ہوئی کوئی بستی کہ یقین لانیوالے پس کام آتا اُنکو یقین لانا مگر یونس کی قوم جب وہ یقین لائی کھول دیا ہمنے اُن پر سے ذلت کا عذاب دنیا کے اور کام چلایا اُن کا ایک وقت تک ٭ یعنے دنیا مین عذاب دیکھکر یقین لانا کسیکو کام نہین آیا مگر قوم یونس کو اسواسطے کہ اُن پر حکم عذاب کا نہ پہنچا تھا حضرت یونس کی شتابی سے صورت عذاب کی نمود ہوئی تھی وے ایمان لائے پھر بچ گئے اسیطرح مکے کے لوگ فتح مکے مین اُن پر فوج اسلام پہنچی قتل و غارت کو لیکن اُن کا ایمان قبول ہوگیا اور امان ملی بعد اسکے یونس عم کو قوم نے تلاش کیے نپائے دعا مانگی یا الٰہی پھر اُس پیغمبر کو ہماری قوم مین بھیج تب مچھلی نے حضرت کو دریا کنارے سوکھے پر اگلا گئی اور حضرت کے تمام اعضا نازک و ضعیف ہو رہے تھے کچھ کہانے کو نہین کہا سکتے تب حق سبحانہ تعالی نے اُسیوقت اپنے فضل و کرم سے کدو کا بیل پیدا کیا اور اُسی گھری کدو لگا اور حضرت اُسیکو کہاتے اور اُسکے سایہ تلے دھوپ سے آرام پاتے اسیطرح چالیس دن بابت دریا کدو کے بیل کے تلے تھے تب کچھ قوت آئی بعد اسکے اللہ کے فرمانے سے پھر اُسی قوم کی طرف گئے ٭ بمصداق اِس آیت کے ٭ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ٭ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ٭ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ٭ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ ٭ پھر ڈالدیا ہمنے اُسکو زمین بن گھاس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اُگایا ہمنے اوپر اُسکے ایک درخت بیل کا کہتے ہین کہ وہ کدو کی بیل تھی یہ تفسیر مین ہی ٭ اور بھیجا ہمنے اُسکو طرف لاکھہ آدمی کے بلکہ زیادہ کے ٭ پس ایمان لائے پھر فائدہ دیا ہمنے اُن کو ایک مدت تک ٭ وہی قوم جن سے بھاگے تھے اُن پہ ایمان لائے

ڈھونڈھتے تھے اِس مین حضرت یونس جا پہنچے اُن کو بڑی خوشی ہوئی سب قوم آکے حضرت کو استقبال کر کے تعظیم و تکریم سے لیگئے اور اُن سے شریعت سیکھی اکتیس برس یونس عم اُس قوم مین تھے بعد اسکے انتقال کیئے وہ حضرت پیغمبر مرسل تھے حق تعالی فرماتا ہی * وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ * تحقیق یونس البتہ پیغمبر مرسلون مین تھا * جناب باری نے رسول خدا کو صبر کے بارے مین یہہ فرمایا * فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ * اب تھہر راہ دیکھا اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جیسا مچھلی والا * جب پکارا اُسنے اور وہ غم سے بھرا تھا * پس ای مومنو چونکہ یونس عم مچھلی کے پیٹ مین چالیس دن تھے اسلیئے اللہ تعالی نے اُنکو صاحب حوت فرمایا یعنے مچھلی کے یار * پس حضرت ابابکر صدیق کا چالیس برس تک رسول خدا کی صحبت رہی اور وہ یار غار حضرت کے تھے یعنے جب مکے کے کافرون نے حضرت کا پیچھا کیا آپ حضرت ابابکر صدیق کو لیکر مکے کے نزدیک ایک پہاڑ پر جا کے ایک غار مین چھپ رہے ایک رات ایک دن کے پیچھے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیئے اللہ تعالی فرماتا ہی * اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا * اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اُسکی مدد کی ہی اللہ نے جس وقت اُسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب دونون تھے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کہا اللہ ہمارے ساتھ ہی * پس رفیق یار غار رسول خدا کے حضرت ابابکر صدیق تھے جس دن ہجرت کیئے مکے سے مدینہ منورہ مین * یعنے اصحاب حضرت کے آگے گئے تھے مدینہ منورہ کی طرف اور بعضے حضرت کے پیچھے نکل آئے * پس ای یارو مومنو اگر ابابکر صدیق کو رسول خدا کا یار غار اور پیشوا مومنون کا ہم جانے تو موجب نجات اور کمال ایمان کے ہین * یہان تک تھا قصہ یونس عم کا واللہ اعلم بالصواب *

* قصہ ایوب عم کا *

حضرت ایوب حضرت عیص کی اولاد دون مین تھے نیک مرد صالح اور وطن آپکا شام مین تھا افرائیم ابن یوسف کی بیٹی سے شادی کی تھی اور درس غریب مسکین محتاجون کو جب تک نہ کھلاتے تب تک وہ نہ کھاتے اور ننگے کو جب تک نہ پہناتے خود نہ پہنتے اور قربان مبتلا ہوے

کیڑے کے بلا مین نبی تھے بعد اسکے نبی مرسل ہوئے * اور اللہ تعالی نے آنکو بہت مال و فرزند عنایت کیا تھا دنیا مین سب طرح سے خوش تھے شب و روز عبادت بندگی مین رہتے ایک دن شیطان مردود نے خدا کی درگاہ مین عرض کی ای رب یہ بندہ ایوب جو اتنی عبادت کرتاہی اور لوگونسے سب سیکب کرتاہی حضرت یہ دولت اور فرزند کے باعث ہی چونکہ تو نے اسکو بہت دولت و فرزند دیا نہ تو کبھی ایسی عبادت نکرسکے پس ہمکو اُس پاس جانیکا حکم دے دیکھیں تیری بندگی کیونکر وہ کرے اور ثابت قدم رہے اس راہ سے ہم اسکو گمراہ کرینگے سب حق سبحانہ تعالی نے اسکے آزمانے کے لیئے شیطان کو ایوب عم کے پاس بھیجا اُسنے جاکے دیکھا کہ حضرت عبادت مین مشغول ہین بہ صورت چاہا کہ حضرت کو کچھ مغالطہ دے مگر نہ سکا آخر منہہ موڑ کے مرجوم مردود ہو کے چلا گیا * اور ایک روایت ہی کہ فرشتون نے اُسکی بندگی دیکھکر متعجب رہے اور جناب باری مین عرض کی کہ یاالہی ایوب مال دولت زن و فرزند پانے کے سبب سے تیری بندگی کرتاہی کہ تونے آسکو دنیا مین سب طرح آرام سے رکھاہی اسواسطے اداے شکر کرتے ہین تب اللہ نے فرمایا ای فرشتو طاعت بندگی اسکی بعوض دولتکے نہین بلکہ خاص میرے لئے بندگی کرتا ہی جو جو نعمتیں مین نے دیا ہی اگر پھر لیوین تو بھی میری بندگی کرے گا ہر حال مین وہ ہماری رضا پر شاکر و صابر ہی اسوقت جیسا میرا مطیع ہی حالت فقر مین اُسّے بھی زیادہ مطیع ہوگا * مروی ہی کہ حضرت ایوب عم نے بلا اور مصیبت اپنے پر اللہ سے مانگ لی تھی تاکہ اسمین شکر زیادہ کرے اور صابرون مین داخل ہووے تو ثواب ملے * ایک دن وحی نازل ہوئی ای ایوب تو مجھہ سے صحت و تندرستی مانگتاہی یا رنج و بلا حضرت ایوب نے عرض کی ای پروردگار من مشیت تیری بہتر ہی صحت و عافیت میں * پس بخواہش اپنی کے مرض مین گرفتار ہوا مرض الہی سے تمام بدن مین اُنکے پھوڑے پڑ کے کیڑے پڑ گئے * اور دوسری روایت ہی کہ ایک روز حضرت کو کسی نے کہا کہ آپکو اللہ نے بہت مال و فرزند نعمتیں دنیا مین عنایت کین ہین ہم اسکا کیا کام کرتے ہو حضرت نے کہا اسکے عوض ہم تو بہت عبادت اور شکر کرتے ہین پس اس بات سے خدا کو ناگوار ہوا تب کیڑے کے مرض مین گرفتار کیا * خبر ہی کہ اول نقصان مال اور اسباب مین پڑا تین

ویچھے یکایک سب چیزین جاتی رہین اولاد اُنکی چھت کے تلے دبکے مرگئی اور چالیس ہزار بھیڑ بکری ہاتھی گھوڑے اُونٹ گائے بیل مواشی جتنے تھے سب مرے پاسبانونے آکے حضرت کو خبردی آپ اسوقت عبادت مین تھے بعد فراغت کے وے بولے ای حضرت آپکی بھیڑی بکریان میدان مین جتنی تھین غیب سے آتش آکے سبکو جلاگئی حضرت نے کہا کیا کرون حق کی تھی سولے گیا ٭ پھر عبادت مین مشغول ہوئے ٭ پھر اُسدن کے بعد جتنے گائے بیل تھے سب جاتے رہے چرواہانے آکے خبردی ای نبی اللہ آپ کی گائے بیل جتنے تھے میدان مین غیب سے آگ آکے سبکو جلاگئی یہہ بھی سنکے حضرت عبادت مین رہ گئے ٭ بعد اسکے شتربانونے آکے خبردی ای حضرت جتنے ہزار اُونٹ آپ کے تھے سب کے سب جل کے مرگئے حضرت نے فرمایا مرضی الہی ہی یہی کیاکرون ٭ پھر سائیسون نے آکے خبردی ای حضرت جتنے گھوڑے آپ کے تھے آج سب مرگئے تب حضرت نے فرمایا خدا سے مجھکو کچھ چارہ نہین ٭ بعد اسکے تمام اسباب اثاث البیت گھر دروازے فرش فروش چھت پردہ آگ سے سب جل گئے کوئی چیز باقی نہ رہی اور اُسوقت حضرت ایوب عبادت مین مشغول تھے زبانہ آگ اُن پر آگری لوگون نے اُنسے کہا کہ ای حضرت آپ کیا دیکھتے ہین اب تو کچھ باقی نرہا آپ نے فرمایا شکر ہی ہنوز جان باقی ہی جو بہتر ہی سو ہی پھر دوسرے دن چار بیٹے تین بیٹیان معلم کے پاس پڑھتی تھین اتفاقا معلم کسی کام کو مکتب سے دکان گئے تھے آکے دیکھتا ہی کہ لڑکے بالے چھت کے نیچے دبکے سب مرگئے معلم نے جاکے حضرت کو خبردی ای حضرت آپ کی اولاد لڑکے بالے مکتب مین چھت گرکے دبکے سب مرگئے حضرت نے فرمایا بہتر ہی سب شہید ہوئے غرض زن و فرزند مال متاع گھر بار سب تباہ ہوا کوئی چیز باقی نہ رہی فرزند کے غم سے صبر کرتے اور بی بی کو بھی سمجھاتے اور یہہ کہتے ٭ الصبر مفتاح الفرج ٭ صبر کونجی ہی خوشی کی ٭ پھر ایک ہفتے کے بعد حالت نماز مین حضرت کے پانون مین پھوڑا پڑا اور کھاؤ ہوا یہان تک کہ گوشت سر تک کیڑے پڑ گئے باوجود اسکے خدا کی عبادت بندگی مین سستی نہ کرتے اور عبادت زیادہ کرتے تھے ایکہی جگہہ پر پڑے رہتے اُٹھنے بیٹھنے ہلنے ڈولنے کی طاقت نہ تھی اسیطرح چار برس تک ذی فرش رہے یہان تک کہ آنکھون مین کیڑے پڑ گئے تھے خویش اقربا اپنا بیگانہ محلے

تو لے اُنسے نفرت کرنے لگے سب کا رشتہ چھوٹ گیا چار بی بیان تھیں تین مطلقہ ہوئین صرف ایک
بی بی رحیمہ سے نیک بخت تھیں خدمت مین رہین اور بولی ای حضرت جیسا کہ آپکی صحت
و تندرستی مین اور دولت و نعمت مین کہانے پینے مین شریک تھی اب اِس مصیبت
مین بھی شریک رہونگی تمہاری خدمت کرونگی اور رنج و مصیبت اُٹھاؤنگی یہی وسیلہ ہی
ہماری راہ نجات کی دونو جہان مین اگر خدا چاہے * پس اسیطرح سے سات برس گذری * حدیث
مین آیا ہی کہ ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس مرض مین گرفتار تھے تمام بدن مین اُنکے کیڑے پڑ گئے تھے بدبو
سے اُنکے محلے کے لوگ نفرت کرتے اور کہتے کہ ہم اسکی بدبو سے محلے مین رہ نہین سکتے خدانخواستہ
ہم ڈرتے ہین اگر اُنکی بیماری ہمپر سرایت کرے تو ہم مارے جائینگے پس یہ سمجھکے
لوگون نے حضرت کو اُس گانو مین رہنے نہ دیا اور خویش اقربا نے نہ پوچھا صرف حضرت کی قبیلہ
بی بی رحیمہ اور دو شاگرد آپکے ایک ٹاٹ مین لپیٹ کر اُس گانو سے دوسرے گانو مین لیجا رکھے پس
اُس حالت مین حضرت روتے اور کہتے تھے یا اللہ ہماری سرداری کہان گئی اور زن و فرزند
عزیز میرے کہان گئے آج کوئی نہین مگر تو ہی ہی میرا مالک اور رحم والا یہی خرابی مجھپر ہی اپنے گانو
سے نکالے گئے * پھر یہان سے تیسرے گانو مین لیجا رکھے پھر اُس بستی والون نے نفرت کرکے
نکال دیا قصہ یہ ہی کہ سات گانو سے نکال دیا تھا آخر وہ دو شاگرد اُنکے لاچار ہوکر ایک میدان مین
چھاؤنکے تلے ٹیلہ کے سولا رکھے بعد چند روز کے وے دونون چلے آئے صرف بی بی رحیمہ رض اُنکی
خدمت مین رہین * کہتے ہین کہ ہر روز رحیمہ حضرت کو اس میدان مین اکیلا چھوڑ کر محلہ تولہ مین
جاکر محنت مشقت کرکے لاکے کھلاتی اور دوست بدستہ خدمت مین حاضر رہتین * ایک دن کا ذکر ہی کہ
اپنے عادت پر گانو کی طرف نکل گئین کہ دکھ محنت کرکے کچھ لاکے اپنے شوہر کو دے اُسدن کسی نے
اُنکو مزدوری مین نہ بلایا آخر شام کے وقت حیران پریشان مایوس ہوکر اپنے دلمین کہنے لگین کہ آج
خالی ہاتھ کسطرح سے شوہر کے پاس جاؤن انکو کیا کھلاؤنگی خدایا مجھکو آج کہین سے کچھ دے
یہ بول کر ایک عورت کافرہ پاس گئین سوال کیا ای بی بی مجھکو آج کہانے کا کچھ نہین ہی تم کچھ
دے کے آج خبر لو میرا خصم بیمار ہی اُسکو جاکے کہلاؤن اسکی مزدوری جو ہوگی کل ادا کرونگی
وہ عورت کافرہ بولی کہ کل میرا کچھ کام نہین مگر تیرے سر کے بال مجھکو بہت خوش آتے ہین

تھوڑا سا کاٹکے مجھے دے جا تب تمکو کچھ کھانیکو دونگی بی بی رحیمہ یہہ سنکے روپڑتی اور عاجزی
انکساری سے کہنے لگین اے بی بی اسبات سے مجھکو معاف رکھو شوہر میرا بیمار ہے طاقت اٹھنا
نہین سکتا ہے عصا سے ان بالون کو میرے پکڑ کے نماز کے لئیے اٹھا بیٹھا کرتے ہین آخر بہتیرے سمجھا یا
اُس عورت کافرہ نے نمانا تب لاچار ہوکر رحیمہ نے اپنے سر کے بال کاٹکے اُس عورت کافرہ کو دے
اٰئین اور اپنے شوہر کے لئیے کچھ کھانیکو لے آئین اسمین شیطان مردود نے بصورت پیرمرد کے
حضرت ایوب عم سے جا کے کہا کہ تیری جورو کو فلانی عورت سے بدکاری چوری مین پکڑ کے سر کے
بال سب کاٹ دئے ہین حضرت ایوب اسبات کو سنکے بہت غمگین اور پریشان حال
ہوئے اور روئے * کہتے ہین کہ ایوب عم اسبات مین جیسا روئے تھے اٹھارہ برس سے بیمار
ہوئے تک ایسا نہین روئے مگر شیطان علیہ اللعنت کے تہمت دینے سے انکی بی بی پر
تب روئے اور قسم کھا کے عہد کیا بولا مین اگر اس بیماری سے آرام پاؤنگا تو رحیمہ کو سو دُرّہ
مارونگا اور بعضے مورخین نے بال کاٹنے کا ذکر نہین کیا بلکہ یون روایت کیا ہے کہ بی بی رحیمہ نے
گانو سے محنت مشقت کر کے حضرت ایوب کے لئیے کچھ کھانیکو لے آتی تہین راہ مین شیطان
مردود سے ملاقات ہوئی شیطان بولا تم کون ہو کہان سے آتی ہو کہان جاوگی ایسا پریشان
خاطر کیون ہو تب رحیمہ بولی مین اسلئیے پریشان خاطر ہون کہ شوہر میرا سخت بیمار ہے حس و حرکت
کی طاقت اُنمین نہین بسکہ ذمی فرض ہے اسکے لئے پریشان حال ہون کیا کرون * پس شیطان
لعین نے اُن سے کہا کہ مین ایک دوا تجھکو بتاتا ہون اگر تم اسکو عمل مین لاؤ تو بہتر جلد بھلا
ہوگا وہ یہہ ہے کہ اگر سور کا گوشت اور شراب کھلاوگی تو البتہ بھلا ہوگا آرام پاوے گا مرض جاتا
رہیگا بہت اچھی دوا ہے تم اسکو کرو پس رحیمہ نے حضرت سے جا کے بولین اے حضرت
ایک شخص پیرمرد سے مجھکو راہ مین ملاقات ہوئی اُس نے مجھسے پوچھا مین نے سارا حال
آپ کا اُس پاس ظاہر کیا اُسنے مجھکو کچھ دوا بتائی حضرت نے کہا کیا چیز وہ بولین آپ اگر
شراب اور خوک کے گوشت استعمال مین لاوینگے تو فورا بھلے ہونگے اسبات سے بی بی پر بہت
غصہ ہوا اور کہا اے رحیمہ مجھکو تو گنہگار کرنے چاہتی ہے * اُس وقت حضرت نے قسم
کھا کے کہا مین اگر بھلا ہونگا سو کوڑے تجھکو مارونگا کیون تو نے ایسی بات کہی بعد اسکے خدا کی

درگاہ مین بہت روئے اور فریاد کی اور کہا کہ الٰہ مین اتنے دن بیمار رہا برداشت اور صبر کیا اب نہین کر سکتا ہون اب مجھکو اس بلا سے نجات دے مجھکو بہت غم ہوا* سوال ایوب عم نے اٹھارہ برس صبر کیا بیماری مین اخر ورجے مین کیون روئے * جواب حدیث مین ایا ہی اس مین کئی روایت ہی بعضون نے کہا کہ ایوب عم کے رونے کا سبب یہہ تھا اُنکے دو شاگرد تھے قرابتون مین ہمیشہ اُنکی عیادت کو اتے اور بیمارداری کرتے ایک روز کہنے لگے کہ ایوب عم اگر گناہ خطا اُنکی درگاہ مین کچھ نکرتے تو خدا تعالی نے اُن کو کون اس مرض مین گرفتار کیا حق تعالی عادل ہی بے گناہ کو نہین پکڑتا ہی * ایوب عم اس سبات کو سنکر بہت روئے اور کہنے لگے الٰہی تجھکو خوب معلوم ہی میرے گناہ کی خبر * اور دوسری روایت ہی کہ ایک دن دو کیڑے اُنکے گھاؤ مین سے گر پڑے پھر اُن دونو کو پکڑ کے اُسی گھاو مین رکھدیا اور بولا کھاؤ اپنی جگہہ مین رہو تب دونو کیڑے اُن کو کاٹنے لگے اُسے ان کو اسقدر درد معلوم ہوا کہ ابتدا سے بیماری سے اٹھارہ برس تک ایسا درد نہ پہنچا تھا تب جناب باری مین فریاد کی حق تعالی فرماتا ہی * وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ * اور ایوب کو نجات دی ہمنے جس وقت پکارا اپنے ربکو الٰہی بیشک مجھکو پہنچا ہی درد اور تو ہی مہربان رحم والون سے * تب جبریل عم نازل ہوئے اور کہا اے ایوب تو کیون اتاروتا ہی بولا اس کیڑے کے کاٹنے سے مین بے تاب ہون برداشت نہین کر سکتا ہون ہمنے اج اٹھارہ برس سے ایسی تکلیف نہین اُٹھائی ہی جبریل عم نے کہا تمنے تو آپسے اس مرض کو خدا سے مانگ لیا اور وہ کیڑے کو اپنے گھاؤ پر رکھدیا اب تکلیف اُٹھاتے ہو خدا تعالی بے سبب بے گناہ کسی کو تکلیف دیتا نہین * اور نہ کسی امر مین کسی کو اختیار دیا مگر جو جیسا خدا سے چاہتا ہی ویسا پاتا ہی * اور بعض نے کہا ہی کہ ایک روز سوداگرون کے قافلے حضرت ایوب کے دروازہ پر آئے پوچھا یہہ مکان کسکا ہی اسمین کون رہتا ہی لوگون نے کہا اسمین ایوب پیغمبر رہتے ہین بیمار ہین اور وہ نیک بندہ ہی وے بولے اگر ایوب عم نیک بندہ خدا کا ہوتا تو اس بلا مین گرفتار کیون ہوتا شاید خدا کی درگاہ مین کچھ گناہ کیا ہوگا * ایوب عم انھون سے یہہ بات سنکے رو رو کے کہنے لگے وے سچ کہتے ہون کہ مجھکو معلوم نہین کیا گناہ مین نے کیا خدا کی

درگاہ میں یہ کہ رہے تھے اُسوقت ایک آواز ابر سے آسمان کے اِس طور کی آئی ای ایوب تو کچھ اندیشہ نکر کیونکہ یہ بلا نہیں اللہ کی رحمت ہی دوستوں پر * ایوب عم نے یہ آواز سنکر جانا کہ شاید مجھ پہ عتاب آیا تب پکارا یا روح الامین تم کہان ہو پھر آواز آئی اُس مینہ سے میں روح الامین نہیں ہون ایک فرشتہ ہون فرشتون سے اللہ کے * پھر ایوب عم نے درد سے اپنے اللہ کو پکارا * وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ * فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعَابِدِیْنَ * اور ایوب کو جب دی جس وقت پکارا اُسنے اپنے پروردگار کو تحقیق مجھکو پہنچی ہی ایذا اور تو بہت مہربان ہی سب مہربانی کرنیوالونسے * پھر ہمنے سن لی اُسکی پکار پس اُٹھادی ہمنے جو اُسپر تھی تکلیف اور اُسکو دی ہمنے اُسکی گھروالی کو اور اُنکے برابر ساتھ اُنکے اپنے پاس کی مہر سے اور نصیحت دی ہمنے بندگی والونکو * روایت کی گئی ہی کہ جب حضرت ایوب کی بلا اللہ نے دور کی اور ارام دی اور خدا کے حکم سے جبرئیل نے آکے حکم فرمایا ای ایوب * قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی رَحِمَكَ وَرَجَكَ مِنَ الْغَمِّ * یعنے اُٹھ اللہ کے حکم سے خدا نے رحم کیا تجھ پر اور نجات دی تجھکو غم سے * بولا ای جبرئیل کیونکر اُٹھون میں اِس حال پر کچھ طاقت نہیں مجھ میں * جبرئیل بولا حق تعالی فرماتا ہی پانون مارو زمین پر * اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ * لات مار اپنے پانون سے یہ ہی جگہ چشمہ نہانیکی اور پینے کی ٹھنڈی ہی * تب ایوب عم نے لات ماری اُسسے چشمہ نکلا پھر جبرئیل بولا اسمین نہاؤ اور پیو خدا کے فضل و کرم سے آرام پاؤ گے تب ایوب عم نے اُسسے نہایا اور پیا فضل الہی سے چنگا ہوا مانند چاند چودھوین تاریخ کے اُسسے نکل آیا * اور ایک چادر بہشت سے لاکر جبرئیل عم نے اُنکو اُڑھادیا بعدہ ایوب عم ایک پال پر جا بیٹھے اُسکے ایک لحظے کے بعد بی بی رحیمہ گانو سے دکھ محنت کر کے ایوب عم کے لیئے کچھ کھانے کو لائی آکے دیکھتی ہی کہ حضرت کو جس جگہہ میں رکھہ گئی تھی وہان نہیں تب پکار پکار کے روتی ہوئی کہنے لگین افسوس ہزار افسوس اُس ضعیف بیمار پر کاشکے میں اگر جاتی تو یہان سے میں نہ جاتی ای حضرت آپ کہان گئے کسی نے لے گیا یا بھیڑیا کھا گیا میں رہتی تو تمہارے ساتھ

جان دیتی اس بلا اور محنت سے جدائی کے تمہاری خلاص پاتی اگر تمہاری کچھ نشان ہوتی بھی
ملتی تو تعویز بنا کے اپنے گلے میں رکھتی تو اسے یادگاری رہتی آپ کہاں ہو کس سے پوچھوں *
کچھ بس نہیں غرض اسیطرح بی بی رحیمہ میدان میں چاروں طرف ڈھونڈھتی پھرتی اور روتی
تھیں * آخر اُس پاس پر ملاقات دونوں کی ہوئی * ایوب عم نے اُنکے رونے کی آواز سنکر اجنب
ہو کے پوچھا اے بی بی تم کون ہو کیوں روتی ہو کیا چیز کھوئی گئی ہے تب وہ بولی یہاں ایک بیمار
تھا میں اُن کو ڈھونڈھتی ہوں تمہیں اگر معلوم ہے تو بتادو حضرت نے کہا اُسکا کیا نام ہے اور
شکل و صورت اُسکی کیسی تھی وہ بولی آپ کی سی شکل و صورت تھی جب تندرست تھے
اور نام اُنکا ایوب اور خدا کا پیغمبر تھا اور حال اُسکا ایسا تھا کہ آفتاب اُسکے پہلو میں تپش
کرتا تھا کیونکہ تمام بدن اُن کا سڑ کے گوشت پوست رگوں میں کیڑے پڑ گئے تھے بہت ناتوان تھے
کروٹ لینے ہلنے کی طاقت نہ تھی ذری ترش تھے تب ایوب عم نے کہا کہ میرا نام ایوب ہے تو
پہنچانتی نہیں پس رحیمہ نے اول تامل میں پہنچان لیا اور خوش محظوظ ہو کر پوچھنے لگیں اے حضرت
کئے تو آپ کسطرح سے بھلے ہوئے ایوب عم نے حال اپنا بیان کیا اور چشمہ پانی کا دکھلا دیا
جس سے شفا پائے تھے بی بی رحیمہ دیکھکے شکر خدا کا بجالائی بعد اسکے دونوں اپنے مکان کی طرف
تشریف لے گئے پھر الله نے جو اُنکے بیٹے بیٹی چھت کے نیچے دب کے مرے تھے سو جلا دئی اور جو جو
چیزیں گئیں تھیں آخر سب مادین تفسیر میں لکھا ہے کہ الله تعالی نے ایوب عم کو دنیا میں سب
طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی غلام کماتی اور اولاد صالح اور عورت
موافق مرضی کے اور بندے شکر گذار تھے پھر آزمانے کے لیے اُن پر شیطان کو مسلط کیا کھیت
جل گئے مواشی مرگئے اولاد اکٹھی چھت کے تلے دبکے مری اور دوست دار الگ ہوگئے بدن میں
آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھی ویسے ہی
بلا میں صابر رہے * ایک قرن کے بعد توبہ کی دعا مانگی تب الله نے اولاد مری ہوئی کو جلائی اور
بھی نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اُسکے پانی سے نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی
ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا * غرض جو جو نعمتیں الله نے لے لی تھیں پھر اُسے
دونی عنایت کیں اور جو بیان گئیں تھی پھر دیں * سنو اے مومنو جو بندہ نیک صابر ہے الله

تعالی ایسی ایسی نعمتیں بخشتا ہی خدا تعالی فرماتاہی * ووھبنالہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ
منا وذکری لاولی الالباب * اور دی ہم نے اُسکو اُسکے گھر والی کو اور اُن کے برابر
اُنکے ساتھ اپنی طرف کی مہر سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے * جب اللہ نے چاہا کہ اُنکو چنگا
کرے ایک چشمہ نکالا اُن کے لات مارنے سے اُسی سے نہایا کرتے اور پیتے وہی آنکی شفا ہوئی
اور اُن کے بیٹے بیٹیان چھت کے نیچے دبکے مرے تھے اُن کو جلادیا اور دُگنی ہی اولاد اور دی *
اور رسول ہوئے اپنی قوم کو ہدایت کرتے اور شریعت سکھاتے اور حالت بیماری میں جو قسم
کھائے تھے کہ جب بھلا ہوونگا رحیمہ کو سوکڑی مارون گا چاہا کہ اُسکو ادا کرے * جبرئیل عم آکے
خدا کے حکم سے منع فرمایا ای ایوب رحیمہ قابل سزا کے نہین اسکو رنج مت دے کہ سب عورتین
تمھاری بیماری میں چھوٹ گئین تمہین صرف وہ تمھاری بیمارداری میں رہی اُسکو رفیق جان کی
جان اور پیار کر جیسے تیرے تندرستی میں تھی ایسا ہی حالت بیماری میں تکلیف میں تیری
محنت میں رہی * ایوب عم نے اُسسے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اُسکو سوکڑی ماروںگا * جبرئیل
بولا تو ایک مٹھا سیادن کا سو خوشے گندم کے مارو ایک دفع گویا تمنے اُسکو سوکڑن ماری تب
اپنی قسم میں گنہگار نہوگے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا * وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث
* اور پکڑ اپنے ہاتھون میں سینکوںکا مٹھا پس مار اُسسے اور قسم میں جھوٹھا نہو * سوال ایوب
عم بڑے صابر اور شاکر تھے آخر جزا میں صحت پائی حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے اُسکے حق میں *
انا وجدناہ صابرا * نعم العبد * انہ اواب * فرمایا یعنے تحقیق پایا ہمنے اُسکو صبر کرنیوالا
اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بحق * اسمین کیا حکمت تھی * جواب خدا کو خوب معلوم ہی
بندہ کو کسی امر میں صبر نہین اسلئے ایوب عم کو بلا میں مبتلا کرکے خلایق کو عبرت دلایا کہ گناہ سے
باز رہے اور وہ چشمہ پیدا کرنے کا یہ ماجرا تھا کہ جو شخص گناہ کے مرض میں مبتلا ہو تو تن بدن
اُسکا آب ندامت سے دھو کر توبہ کرے تب گناہ اُسکا جاتا رہے جیسے کیڑے ایوب عم کے
بدن سے جاتے رہے اُس چشمہ میں نہا دھو کے پی کے شفا پائے * اور جبرئیل عم نے کہا ای
ایوب تم اُسسے نہاؤ اور پیو تا کہ خلق میں جانا جائے کہ عبادت بھی کرے اور شکر بھی کرے
حق کا * بس ای مومنو ہم سبکو لازم ہی اُسکا شکر کرین اور حکم بجالاوین * آخر ایوب عم

انہیں رسالت اور نبوت میں اڑتالیس برس تھے بعد اسکے انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب *

* اس قصہ میں اسکندر ذوالقرنین کا بیان ہی اور *

* سوال کرنا کافرون کا رسول خدا کو ذوالقرنین کے احوال سے *

راویون نے روایت کی ہی کہ جو کہ اسکندر کو ذوالقرنین اسلئے کہتے ہین کہ وہ قاف سے قاف تک گئے تھے یعنے مشرق سے مغرب تک اللہ تعالی نے انکو بادشاہی دی تھی اور وہ صبر کئے تھے اور قرن کہتے ہین تیس برس یا اسی برس یا ایک سو بیس برس یا سو برس کو کہتے ہین یہی صحیح ہی حدیث مین آیا ہی حضرت نے فرمایا ایک لڑکے کو عِشْ قَرْنًا اور وہ لڑکے کی عمر سو برس تھی * اور قرن گوشہ جہان کو بھی کہتے ہین ایک گوشہ جہان کا وہ کہ جہان سے آفتاب طلوع ہوتا ہی اور دوسرا گوشہ وہ ہی کہ آفتاب جاکر غروب ہوتا ہی پس سکندر ذوالقرنین ہر دونون گوشے تک پہنچے تھے * اور ذوالقرنین اسلئے کہتے ہین کہ اسکے دو شاخ تھی اور اسکندر کہتے ہین اسواسطے کہ شہر اسکندریہ مین تولد ہوا تھا * ابن عباس رض نے روایت کیا کہ جب ابو جہل اور مکے کے کفار سب جناب رسول خدا کی رسالت پر ایمان نلائے اور بدذاتی کرکے حضرت کی پیغمبری آزمانے کے لیے ایک شخص کو ملک یثرب مین علماے یہود کے پاس بھیجا کہ ہمارے بیچ مین سے ایک شخص نکلا ہی کہ وہ اپنے تئین دعوی نبوت کا کرتا ہی ہم نہین سمجھتے یہ سچ کہتا ہی یا جھوٹھ تم کو علم توراۃ خوب معلوم ہی ہمارے لیے چند مسئلہ قدیم زمانے گذشتے کے جیسا کہ جواب اسکا وہ نہ دے سکے تمہاری کتابون سے وقیق مسئلہ چن چن کے نکال کر ہمارے پاس بھیج دو یا یہان آکے ہمکو سوالات اسکے سکھلا دو تو ہم اسے پوچھین گے دیکھین اسکا جواب دے سکتا ہی یا نہین * تب یہودیون نے کئی سوالات مشکلات دیکھ دیکھکے توراۃ اور زبور سے نکال کر سکھلا روح کیا چیز ہی اور اصحاب کہف کون ہی حال اسکا کیا تھا اور ذوالقرنین کون ہی حال اسکا کیا تھا اور ایسے ایسے مسائلین بہت ابو جہل کے پاس لکھ بھیجا * تب اس ملعون نے حضرت کے پاس جاکے سوالات مذکورہ سے شروع کیا اول یہ کہا * اِنْ آتَیْتَ الْکِتَابَ بِمِثْلِ مَا اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنَ الْکِتَابِ لَآمَنَّا بِکَ * یعنے اگر آئے تم کتاب کے ساتھ مثل اس کتاب کے جیسا کہ دی گئی موسی کو توراۃ

تو البتہ ہم تجپر ایمان لاوینگے جیسا کہ توراۃ پر ایمان لائے * حضرت نے فرمایا اسکا جواب دن کل دونگا حضرت نے وعدہ کل کا کیا اس بھروسے سے کہا کہ جبرئیل آوینگے ان سے پوچھکے اسکا جواب دینگا اور اس میں لفظ انشاءاللہ نہ کہا تھا اس لئے گیارہ دن تک حضرت کے پاس جبرئیل عم نہ آئے اور جواب اسکا دے نہ سکا تب کافرون نے آکے حضرت سے کہا اے محمد تیرا خدا تجھکو بھول گیا * رسالت پناہ صلعم اس بات سے بہت غمناک ہوئے اور جناب باری میں عرض کی تب جبرئیل عم جمعہ کے روز ظہر کے وقت آ نازل ہوئے اور درود واور سلام اللہ کی طرف سے پہنچائے اور یہہ آیت لائے قولہ تعالی * وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا * إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ * اور نہ کہہ تو کسی کام کو کہ مین کرونگا کل مگر یہہ کہ اللہ چاہے * اور اگر بھول جاو جب یاد ہو اگرچہ وہ وقت گذرا ہی پھر بھی انشاءاللہ کہا چاہئے * اور کافرون نے جو کہا کہ خدا انکو بھول گیا وے دشمنی سے کہتے ہین وے خود منفعل ہین اور اللہ فرماتا ہی قسم کھاکر وَالضُّحَىٰ * وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ * مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ * قسم ہی دھوپ چڑھتے وقت کی اور اسکی جب چھپا جاوے نہ رخصت کیا تجکو تیرے رب نے نہ بیزار ہوا * یعنے حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مکدر رہا تجکو انہی کافرون نے کہا اسکے رب نے اسکو چھوڑدیا پس یہہ سورت نازل ہوئی پہلے قسم کھائی دھوپ کی اور رات اندھیری کی یعنے ظاہر مین بھی اللہ کی دو قدرتین ہین باطن مین بھی کبھی چاندنی کبھی اندھیرا اور دونون اللہ کے ہین اللہ سے بندہ کبھی دور نہین یہہ فائدہ تفسیر سے لکھا * اور اگر سوال کرین تجھ سے کافر سب * وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ * قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا * اور تجھ سے پوچھتے ہین روح کو تو کہہ روح ہی میرے رب کے حکم سے اور تمکو خبر دی ہی تھوڑی سی * یعنے حضرت کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ انکو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبرون نے خلق سے باریک باتین نہین کہین اتنا بس ہی کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن مین آپڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی مر گیا یہی تفسیر مین لکھا ہی * پھر اگر سوال کرے ذوالقرنین سے * وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ * قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا * إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا * حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۚ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا * قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا * وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ * وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا *

اور سوال کرتے ہین تجھکو ذوالقرنین سے تو کہہ شتاب پڑھونگا مین اوپر تمھارے اُسمین سے کچھ مذکور * تحقیق الله نے اُسے قوت دی تھی بیچ زمین کے اور دی تھی اُسکو ہر چیز سے راہ * پھر پیچھے چلا ایک راہ کے * یعنے سرانجام سفر کا کرنے لگا * یہانتک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہہ پایا کہ وہ ڈوبتا ہی ایک دلدل کی ندی مین اور پایا اُسکے پاس ایک قوم کو * ہمنے کہا یعنے الله نے اے ذوالقرنین یا یہہ کہ عذاب کرے تو اُنکو اور یہہ کہ پکڑے تو بیچ اُنکے بھلائی * ذوالقرنین بولا پر جو شخص ظالم ہی پس البتہ عذاب کرینگے ہم اُسکو پھر پھرا جاویگا طرف پروردگار اپنے کے * پس اُسکے واسطے بطریق جزا کے ہی نیکی اور البتہ کہینگے ہم اُسکو کام اپنے سے آسانی * فائدہ پس جو حاکم عادل ہو اُسکی یہی راہ ہی بدون کو سزا دے برائی کی اور بھلون سے نرمی کرے * پس اسکندر نے یہہ بات کہی یعنے یہی حال اختیار کیا * عبد الله ابن عباس نے روایت کیا کہ ذوالقرنین مغرب زمین مین مع لشکر کے ایک برس تک لوگون کو خدا کی طرف دعوت کی سبکے سب وہان کے اُنکے مطیع فرمان ہوئے انکو نوازش فرمائی اور جو باغی تھا اُسکو راہ جہنم کی پہنچائی * کہتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین کی نبوت اور بادشاہت مین اختلاف بہت ہی بعضون نے کہا کہ اول بادشاہ تھے پیچھے نبی ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اول نبی تھے پیچھے بادشاہ ہوئے اور بعض نے اُسی پر دلیل قایم کی یہہ کہ اگر نبی نہ ہوتے تو خدا تعالی قلنا یا ذا القرنین کر کے خطاب کیون فرماتا لیکن جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ وحی الہامی تھی جیسا کہ حضرت موسی کی ماکو حق تعالی نے * وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ * فرمایا تھا اور ہمنے حکم بھیجا موسی کی ماکو کہ اُسکو دودھ پلا * یہہ الہام فرمایا تھا بواسطہ جبرئیل عم کے * اور اُنکو بادشاہی دی تھی مشرق سے مغرب تک اور تمامی راہ ملک کی سوجھائی تھی مشرق اور مغرب اور جزایر اور شہرون مین جاکے خلق کو خدا کی طرف دعوت کرتے یہانتک کہ مغرب زمین مین جہان آفتاب غروب ہوتا ہی وہان جا پہنچے اور ایک

شہر ایسا پایا کہ چار دیوار اُس کی اونچی تھی اُسکے اندر کسی طرف سے جانے کی راہ نہ تھی تمام لشکر گرد اُسکے پڑے رہے اور بولے کسطرح اسکے اندر جاوین پھر تدبیر کسی حکمت سے رسی اور کمند دیوار پر ڈالکے ایک آدمی کو اُس پار کردیا وہ پھر نہ آیا اور دوسرے کو دیوار پر چڑھا دیا اور کہا شاید اُس طرف بہشت یا اور کچھ ہوگا تم نہ جائیو دیکھ کے پھر آئیو جب وے بھی گیا پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نے سمجھا کہ جسکو بھیجوں گا پھر وہ نہین آوے گا پس ملک کا عزم کیا وہان سے پھر کے مشرق کی طرف گئے ایک جزیرہ مین آپہنچے یہان ایک شہر ایسا پایا کہ بے کشتی جانا وہان محال تھا اور اُس شہر مین دانا عقلمند حکیم بہت تھے جب ذوالقرنین کے آنے کی خبر انکو پہنچی تمام کشتیان جزیرے سے باہر لیجا کے چھپا دین غرض ذوالقرنین مع لشکر باد دبا بند سے پھر کے کسی حکمت سے دریا عبور کر کر اُس جزیرے مین جا اُترے وہان کے لوگون کو سوکھا دبلا دیکھ کر اُن سے پوچھا کیون تم لوگ سب ایسے ہو کیا باعث ہی اُنھون نے کہا کہ ہمارے شہر کے غذا کی تاثیر ایسی ہے ہم حکمت سے غذا کرتے ہین خاصیت اسکی ایسی ہی پس وہان کے سب کھانے والے ذوالقرنین کی ضیافت کی تب حکمت سے غذا طیار کر کے ایک خوان جواہرات سے بھر کے ذوالقرنین کے سامنے لا رکھا اور الگ ہو گئے اور کہہ کر آپ تناول کرین اُسنے کہا آپ بھی آوین ہمارے شامل تناول فرماوین یہہ کہکر سرپوش خوان پر سے اُٹھا کے دیکھنے نہین کیا کہ طاس گلی ہی پر جواہرات سے تب بولا ہم کسطرح سے یہہ کھاوینگے یے تو ہمارے غذا نہین اُن سبھون نے کہا کہ تم اسلیئے یہان تک آئے ہو اور یہی تمھاری غرض اور مقصود ہی مگر یہہ چیزین بھوک کو نفع نہین دیتی جو ہمارے غذا ئین ہین تم کو نافع نہین اور ہم سے تم کیا چاہتے ہو ٭ پھر ذوالقرنین یہان سے طرف ہندستان کے آئے اور ایک قاصد شاہ ہند کے پاس بھیجا کہ جا کے کہو ہمارے ساتھ بہت لشکر ہی ہم نہین چاہتے ہین کہ تمھارا ملک برباد ہووے ہم تم سے لڑائی کرین پس تمھین لازم ہی کہ ہماری اطاعت مین آؤ اور خراج قبول کرو تب اُس قاصد نے جا کے شاہ ہند سے یہہ سب باتین کہین کہ آپ ہمارے بادشاہ سکندر کی اطاعت قبول کرین اور ایک ایلچی اپنی طرف سے اُن پاس بھیج دیوین جہان پناہ کو جا کے استقبال کر کے لاوین تب شاہ ہند نے تعظیم و تکریم سے ایک ایلچی کو بہت تحفہ وہدیا دیکر

ذوالقرنین کے پاس بھیجا جب یہہ جاکے تحفہ اور ہاتھی اپا نذرین اُن پاس گذرانی تب آپ نے حکم کیا کہ اسکو ایلچی کے اچھی طرح رہنے کو جگہہ دو اور بعد تین دن کے میرے پاس حاضر کرو تب بموجب حکم ملازموں نے اُسکو ایلچی کے اچھی طرح سے ایک جاگہہ میں رکھا اور بعد تین دن کے حضرت کی ملازمت میں حاضر کیا سکندر نے اسکو دیکھکے سر اپنا جھکا لیا اور ایلچی نے سکندر کو دکھلاکے انگلی ناک کے نتھنے میں ڈال کر پھر نکال لی اور بغیر کچھ بولے کہنے سے اپنی جگہہ پر چلا گیا خواصونے یہہ حال دیکھکر سکندر سے عرض کی ای خداوند حضور نے شاہ ہند کے ایلچی کو دیکھہ سر اپنا نیچا کیا اور اُسنے حضور کو دکھلاکے انگلی اپنی ناک کے سوراخ میں ڈالکر پھر نکال لی اور بغیر کچھ کہے سنے بیٹھ گیا اسکا کیا بھید تھا تو فرمایا میں نے اسکو دراز قد دیکھکے سر اپنا فرو کیا یہہ بات سب کو معلوم ہی کہ لانبا قد آدمی بیوقوف اور احمق ہوتے ہیں اور حدیث میں آیا ہی کل طویل احمق الا عمر و کل قصیر فتنة الا علی یعنی جو آدمی دراز قد والے ہیں وہ احمق ہوتے ہیں مگر حضرت عمر اور سب ناٹے آدمی فتنہ ہوتے ہیں مگر حضرت علی اور اُسنے جو اپنی ناک کے سوراخ میں انگلی رکھی تھی یہہ میرا اطالع سکندری دیکھہ کے علم انفاس سے کہ پھر جاؤ اُسکو میرے پاس لے آؤ اور کھانا کھلاؤ وہ بزرگ آدمی ہی پھر اُسکو لائے اور کھانے کو اُسکو صرف روٹی اور گھی بھیج دیا اُسکی عقل آزمانے کو اور اُسنے کیا کیا ایک سوئی اُسمین رکھکے سکندر کے پاس بھیجی اور سکندر نے اُسی سوئی کو سیاہ رنگ کرکے اُسی روٹی گھی پر رکھکے پھر اُسکے پاس بھیج دیا اور اُسنے پھر ایک ٹکرہ آئینہ اُسپر رکھکے ذوالقرنین کے پاس بھیجا پس یہہ ماجرا خواصون نے دیکھکے ذوالقرنین سے عرض کی ای جہان پناہ اس میں کیا حکمت تھی بولا کہ روٹی اور گھی اُسکو دینے کا مجھکو یہہ مطلب تھا کہ مرد علم اور حکمت میں خوب ہوتے ہیں جیسے روٹی ساتھہ گھی کے اور وہ جو روٹی اور گھی پر سوئی رکھکے بھیجی تھی اُسکا مطلب یہہ کہ سوئی آلہ ربط کا یعنے مجھکو علم سے ربط ہی پھر میں نے اُسکی سوئی کو سیاہ رنگ کرکے جو بھیجی یہہ مطلب تھا اُسکا علم اور حکمت بغیر عقل کے تیرہ و تاریک اور بے قیمت ہی پھر اُسنے یہہ سمجھاکے روٹی اور گھی پر آئینہ رکھکے میرے پاس بھیجا کہ وہ علم اور حکمت میں مانند آئینہ کے صاف روشن ہی اور ہمنے معلوم کیا لانبا قد آدمی نہایت بیوقوف ہوتے ہیں پس ہم دونوں میں

یہی اشارات گفتگو تھی * پھر ہند سے ذو القرنین مشرق کو جہان کہ آفتاب طلوع ہوتا ہی وہان جا پہنچے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا * حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَھَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّھُمْ مِّنْ دُوْنِھَا سِتْرًا * پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے ایسے سفر کا سر انجام کر یہان تک کہ جب پہنچا ذو القرنین سورج نکلنے کی جگہہ پایا کہ وہ نکلتا ہی ایک قوم پر کہ نہین کیا ہمنے واسطے اُنکے سوا آفتاب کے پردہ * فائدہ قوم مشرق کا نہ کہین گھر تہا نہ کسی کا چھپا نہ کپڑا ایسا بیابان اور ریگستان مین رہتی تھی کہ ریگستان مین گھر نہین بن سکتے اور نہ روئی کی کھیتی ہو سکتی کہ اُسے کپڑا بناوے اور وہان جاڑا بہت کرتا اور کھانا کو دوسرے شہران سے لا کے کھاتے ہین اور زن و مرد ننگے رہتے ہین مثال جانورونکے جماع کرتے ہین اور جب دھوپ نکلتی تو بدن مین کچھ قوت آتی جب آفتاب غروب ہوتا تو سخت سردی پڑتی * پھر وہان سے ذو القرنین دوسری جگہہ جا پہنچے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا * حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِھِمَا قَوْمًا لَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ قَوْلًا * پھر پیچھے چلا ذو القرنین اور راہ کے یہان تک کہ جب پہنچا درمیان دو آڑ کے پایا سوا اُن دونون آڑ کے ایک قوم کو کہ نزدیک نہ تھے کہ سمجھین بات کو * فائدہ حد مشرق مین دو پہاڑ بلند ہین درمیان اُن دونون پہاڑ کے زاہد اور حکیم بہت ہین کسیکی بولی کوئی نہین سمجھتے اس لئیے کہ نہ پہاڑ دو آڑ تھے اُس ملک میں * دو یاجوج اور ماجوج کے ملک مین وہی پہاڑ راہ انکا تھا مگر بیچ مین کھلا تھا اِس راہ سے یاجوج اور ماجوج آتے اور اُن لوگون کو لوٹ مار کر چلے جاتے پس ذو القرنین نے وہان جا کے زاہدون اور حکیمون کو وعظ نصیحت کی اور خدا کی طرف راہ بتائی بعد اسکے اُن دونون پہاڑ کی طرف گئے وہ دو عظیم الشان پہاڑ تھے راہ اُنمین کسی طرف نہ تھی اسمین آدمی دو گروہ تھے بے شمار عدد انکا سوا خدا کے کوئی نہین جانتے ان کو قوم یاجوج اور ماجوج کہتے ہین اور اولاد یاجوج کی ایک پہاڑ مین اور اولاد ماجوج کی ایک پہاڑ مین رہتی ہین یہہ دونون بھائی یافث بن نوح عم کی اولاد مین سے ہین بعد طوفان نوح عم کے وہان رہ گئیے نسل اُن کی بے عد ہین اور صورت اُنھونکی آدمی کی لیکن قد و قامت ایک گز کے ہین اور بعض کہتے ہین کہ ڈیڑھ بالشت کے ہین اور کان اُنھون کا اِتنا بڑا ہی کہ زمین پر لٹکتا ہی جب وے سوتے ہین ایک کان زمین پر بچھا کے

سوتے ہیں اور دوسرے کان کو بطور چادر کے اوڑھتے ہیں وے سب ننگے پھرتے ہیں اور
مثال حیوانوں کے ایک سے ایک جماع کرتا ہی کچھ شرم اور حیا اُن میں نہیں اور مثال چارپایوں
کے غایت بول کرتے ہیں اور روئن کھیت سوا تل کے اور دوسری چیز پیدا نہیں ہوتی ہی اُسیکو
کھاتے ہیں اور کوئی دین مذہب کی خبر نہیں رکھتے ہیں اور خدا کو نہیں جانتے اور مرتے بھی نہیں *
پس ذوالقرنین کے وہاں جانے کے آگے اُس پہاڑ سے نکل کر اُن زاہدوں اور حکیموں پر آکے ظلم
کیا کرتے سب کو پانی مار ڈالتے کھیت اور مواشی اُنھوں کی مار کے لوٹ لاٹ کے کھا جاتے اور وے سب
اس قوم یاجوج اور ماجوج سے مقابلہ نہیں کر سکتے جب ذوالقرنین وہاں تشریف لے گئے زاہدوں
اور حکیموں پر نوازش فرمائی وے سب ملکہ ذوالقرنین سے عرض کی کہ یاجوج اور ماجوج کے
ظلم سے یہاں نہیں رہ سکتے جو جو احوال اُن پر گذرے تھے اُنھوں نے کہا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی
* قَالُوا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا
عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا * کہا اُنھوں نے ای ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد
کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس آیا کر دیویں واسطے تیرے کچھ مال اُوپر اس بات کے کر دیوے
درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے دیوار کہ ہماری طرف وے نہ آسکیں پس خراج کہ ار ہمیشہ
ہم تمھارے ہوں گے یہہ کہا * تب ذوالقرنین نے کہا قولہ تعالی * قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ
فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا * اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی
بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا * فَمَا
اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا * قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ
رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا * کہا ذوالقرنین نے جو مقدور دیا مجھکو میرے رب
نے وہ بہتر ہی بیچ اسکے * پس مدد کرو میرے ساتھ قوت کی کہ کردوں میں تمھارے اور
درمیان یاجوج اور ماجوج کے دیوار موٹی * کہا تم لے آؤ میرے پاس تختے لوہے کے یہاں تک کہ جب
برابر کر دیا دو پھونکوں تک پہاڑ کی کہا دھونکو یہاں تک کہ جب کر دیا اُسکو آگ کہا ذوالقرنین
نے لے آؤ میرے پاس کہ ڈالوں اوپر تانبا گلا ہوا پس نکر سکے کہ چڑھ جاویں اوپر دیوار کے اور نکر سکے
کہ سوراخ کریں اُسمیں * کہا کہ یہہ مہربانی ہی میرے پروردگار کی پس جب آویگا وعدہ میرے

پروردگار کا کر ڈیوے گا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور ہی وعدہ میرے پروردگار کا سچ ہی *
فائدہ تفسیر کا اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے ایک پر ایک دھرتا گیا کہ وہ پہاڑ دون کے
برابر ملا دیا پھر تانبا پگھلا کے اُسکے اُوپر سے ڈالا وہ درزون مین پیٹھ کر جم گیا سب ملکر ایک
پہاڑ ہوگیا ہادرے پیغمبر کے پاس ایک شخص نے کہا کہ مین سد تک گیا ہون اور اُسکو
دیکھا ہی حضرت نے کہا اُسکی طرح بیان کر اُسنے کہا جیسی چارخانہ کی لنگی فرمایا تو سچا ہی وہ لوہے
کے تختے سیاہ لگے ہین اور درزون مین لکیر تانبے کی سرخ اللہ تعالی فرماتا ہی * حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ
یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ * یہان تک کہ جب کھولے جاوین یاجوج اور
ماجوج اور وے ہر اُنچان سے پھیلین * یعنے جب روز قیامت نزدیک آویگا یاجوج اور ماجوج سد
سکندری توڑ کے نکلینگے تمام روی زمین پر منتشر ہونگے جہان جو پاوینگے سو کھا جاوینگے اور خدا کے
حکم سے اسرافیل نرسنگے پھونکینگے اُسکی آواز سے ساری مخلوقات مرجاوینگے * اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت ہی کہ ہر روز یاجوج اور ماجوج کوشش کرتے ہین کہ سد
سکندری توڑ کے باہر آوین لیکن بے حکم خدا کے توڑ نہین سکتے صبح سے شام تک دیوار کو
چاٹتے ہین اور کچھ ہتیار نہین رکھتے کہ اُسے توڑین مگر تمام دن زبان سے چاٹتے چاٹتے مثل پوست
بیضہ کے کر ڈالتے ہین تھوڑی سی باقی رہ جاتی ہی اور کہتے ہین کہ کل سب توڑینگے اور نکل جاوینگے
مگر انشاء اللہ زبان پر نہین لیتے اسلئے نہین توڑ سکتے صبح سے شام تک انھونکا یہی معمول ہی *
اور جب خروج ہوگا قیامت کے قریب اُس قوم مین ایک لڑکا مسلمان پیدا ہوویگا جب وہ بڑا ہوگا
اُنھون کے ساتھ بسم اللہ کر کے دیوار کو چاٹنا شروع کرے گا اور کہے گا انشاء اللہ تعالی کل
اِس دیوار کو توڑ ڈالینگے تب خدا کے حکم سے وہ سد سکندری ٹوٹے گی بعد اُسکے سب قوم
نکل آویگی * مروی ہی کہ طول اُس دیوار کا چھتیس کوس کی راہ ہی اور عرض اُسکا تین
کوس کی راہ * اور بعضے نے کہا دیوار کا طول تین سو کوس کی راہ ہی اور عرض اُسکا ڈیرھ
کوس اور اُونچا سو گز ہی * اور خبر ہی کہ وے جب دیوار توڑ کے نکلینگے پہلے ملک شام مین
آوینگے بعد اُسکے بلخ مین * پس ذوالقرنین نے یہان سے مشرق کی طرف جانے کا قصد کیا *
علما کہا سے پوچھا تمنے کسی کتاب مین دیکھا ہی کہ درازی عمر کس چیز سے ہوتی ہی اُن مین

ایک حکیم نے عرض کی ای جہان پناہ مین نے آدم عم کی وصیت نامے مین دیکھا ہی کہ
حق تعالی نے ایک چشمہ آب حیات کا ظلمات مین کوہ قاف کے اندر پیدا کیا کہ پانی اُسکا دودھ
سے سپید اور برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا زیادہ ہی اور مکھن سے نرم اور مشک سے
خوشبو زیادہ ہی جو کوئی اُسے پئیگا اُسکی موت نہوئی قیامت تک وہ زندہ رہیگا اور اُس پانی کا
نام آب حیات ہی * تب ذوالقرنین کو شوق ہوا آب حیات پینے کا علماؤن سے کہا کہ تم بھی
چلو ہمارے ساتھ ظلمات مین * اُنھون نے کہا آپ جائیے یہان کے ہم قطب ہین دنیا کے آفت
سے ہم نہین جاسکتے * ذوالقرنین بولا تم لوگون کو میرے ساتھ جانا ضرور ہی اور کہو تو سواری
مین کونسا جانور چست و چالاک ہوتا ہی وے بولے اسپ تازی جو مادیان کہ بچہ نہ جنی ہو تب
چار ہزار مادیان اسپ تازی چن چن کے لین اور خضر عم کو سب لشکر کے آگے پیشرو کیا اور
کہا کہ ظلمات مین سب بال بچے بچھڑینگے تو یقین ہی کوئی کسیکو دیکھنے نہین پاوینگے اُسوقت کیا ہوگا *
حکما نے کہا کہ اقبال دولت ہمراہ حضور کے سرکار مین ہوتے لیجئے جب ایسی نوبت آویگی تو
اُسیکی روشنی سے راہ چلینگے تب ایک گوہر شب چراغ خزانہ عامرہ سے نکال کر حضرت خضر
کے حوالہ کیا اور تخت اور تاج سلطنت کا اوزمون سے اپنے ایک دانا عقلمند کو سپرد کیا اور
بارہ برس کے وعدہ مین اُسسے رخصت ہوکر اور کھانے پینے کا توشہ سرانجام سب لیکر ظلمات کی
طرف آب حیات کے تلاش کو چلے جب کوہ قاف مین گئے راہ بھٹک کر ایک برس تک اُسمین
گھومتے پھرتے رہے اور خضر عم لشکرون سے جدا ہوکر ایک اندھیری مین جا پڑے تب وہ
گوہر شب چراغ جیب سے نکال کر زمین پر رکھدیا اُسکی روشنی سے تاری کی جاتی رہی اللہ کی
مہر سے چشمہ آب حیات کا اُنکو ملا تب خضر نے منہہ ہاتھہ دھو کر آب حیات پی لیا اور
شکر خدا بجا لایا تب خضر عم کی عمر دراز ہوئی * پھر وہان سے مراجعت کر دوسری ایک
تاریکی مین آپڑے پھر وہ گوہر شب چراغ نکال کے زمین پر رکھدیا سب اُجالا ہو گیا اور جتنے
لشکر اندھیری مین پڑے ہوئے تھے سب حضرت خضر کے پاس آجمع ہوئے * اور سکندر
ذوالقرنین اپنے لشکرون سے کہہ گیا تھا کہ تم یہان ٹھہرو مین آگے چلکے کچھ تماشا عجیب و غریب
دیکھہ آؤن یہہ کہکر جب آگے بڑھا ایک بالاخانہ نظر آیا ایسا کہ چار دیوارین اُسکی ہوا پر معلق

کھڑا ہے اُس میں مرغ پرندہ بہت دیکھا مرغوں نے حضرت سے کہا کہ تو اس ظلمات میں بڑی چھوڑ کے
کیوں آیا ہی بولا میں آب حیات پینے کو آیا ہوں پھر تب وہ مرغ نے اُن میں سے کہا اے ذو القرنین
اب وہ وقت پہنچا ہے کہ مرد سب لباس حریر پہنیں گے اور اچھا اچھا مکان بنا کے دنیا کے پیچھے لہو لعب
عیش و نشاط میں معروف رہیں گے یہہ کہکر پر اپنا جھاڑا پھر دیکھتا کیا ہی کہ وہ بالاخانہ تمام جواہرات کا
بن گیا پھر کہا کہ اے ذو القرنین چنگ باز اور سرائے اور عضو وہ بجنے کا وقت آیا ہے یہ کہکر پھر پر اپنا
جھاڑا پھر دیکھا کیا ہی کہ تمام بالاخانہ لعل و موتی کا بن گیا ذو القرنین یہہ دیکھکے چپکے رہ گئے اُس مرغ
نے پھر حضرت سے کہا کہ قیامت دور ہے سارا کارخانہ ابلیس کا ہے پھر اُس مرغ نے کہا کہ اب فساد ظاہر
ہوگا * لا اله الا الله * باقی ہی یا نہیں حضرت بولا باقی ہی پھر پوچھا غسل جنابت ہنوز نہاتے یا نہیں
حضرت بولا بجا ہی تب وہ مرغ یہاں سے دوسرے کوشک پر جا گیا * مروی ہی کہ اُس مرغ نے
ذو القرنین سے کہا کہ تو اس بالاخانہ پر جا کے دیکھہ وہاں کیا چیز ہی تب ذو القرنین وہاں جا کے دیکھتا ہی
کہ ایک شخص ایک پانوں پر کھڑا ہوا نرسنگھہ منہ میں لگا کے آسمان کی طرف دیکھہ رہا ہی *
کہتے ہیں کہ وہ اسرافیل تھا وہ ذو القرنین سے بولا کہ اے ذو القرنین تو اپنی سلطنت اور زینت
ملک کی چھوڑ کر اس ظلمات میں کیوں آیا وہ تجھکو بس نہ تھا اُسنے کہا کہ میں آب حیات پینے کو آیا
ہوں تا کہ حیات زندگی کی زیادہ ہو خدا کی عبادت کروں تب اسرافیل نے ذو القرنین کے ہاتھ
میں ایک پتھر مثال بتی کے سر کے دیا اور کہا کہ میں نے تجھکو غفلت سے ہوشیار کیا اب چاہتا
بہت حریص مت ہو تب ذو القرنین وہاں آب حیات نپا کے اپنی لشکر میں پھر آیا سب
اکٹھے ہو کر چلے آئے اندھیری راہ میں کرہ کرہ سنگ ریزہ گھوڑے کے پیروں کے تلے مثال
لعل شب چراغ کے چمک رہا تھا دیکھہ کر پوچھا یہہ سب کیا چیز ہی لقمان حکیم نے کہا یہہ پتھر ہی
جو شخص اسکو اُٹھا دیگا چن لیگا آخر وہ پستا دیگا اور جو شخص نہیں اُٹھا دیگا وہ بھی پستا دیگا آخر
کسی نے چن کے لیا اور کسی نے نہ لیا جب ظلمات سے نکل آئے دیکھتے ہیں کیا کہ تمام جواہرات
لعل اور زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ اور زمرد ہیں تب جن لوگوں نے نہیں لئے تھے
سو پستائے اور جنھوں نے کچھہ لئے تھے وہ بھی پستائے کیوں زیادہ نہ لیا ذو القرنین نے لقمان
حکیم سے پوچھا جو پتھر اسرافیل نے دیا مجکو اُس میں کیا ماجرا ہی لقمان نے کہا کہ تم اپنا پتھر

ترازو میں ایکطرف رکھو اور سب پتھر ایکطرف رکھو دیکھو تو کس کا پتھر دونوں میں بھاری ہوتا ہی * دیکھا کہ ذوالقرنین کے پتھر سب سے وزن میں بھاری ہوا ابھر آئے انمار حکیم سے پوچھا اس میں کیا اسرار ہی وہ بولا آپ سبکا پتھر اُتار کر اس پلے میں ایک مشت خاک رکھ دو جب رکھی پلے ترازو کے دونوں طرف برابر آئے پھر پوچھا انمان سے اس میں کیا بھید ہی اُسنے کہا کہ الله تعالی نے تمکو مشرق سے مغرب تک بادشاہت دی ہی تو بھی تمکو سیری نہیں مگر جبکہ تمہارا ایک مٹھی خاک گور سے بھریگا * جب ذوالقرنین نے یہ بات سنی تمام لشکروں کو اپنے پاس سے رخصت کیا وے اپنے اپنے وطن کو چلے گئے اور ذوالقرنین یہاں رہ گیا عبادت میں مشغول ہوا بعد چندروز کے انتقال کیا اور سونے کے تابوت میں وہاں مدفون ہوا نقل ہی کہ ذوالقرنین مرتے وقت اپنی ماکو وصیت کر گیا تھا کہ بعد موت کے میری ارواح پر ثواب بخشیو اور یتیم بے سر غریب مسکین جو ایکس محتاجوں کو کھلائیو * جب انکی ماکو یہ خبر پہنچی زار زار روئے لگیں اور وصیت اُسکی بجا لائیں * جب رسول خدا نے احوال سکندر ذوالقرنین کا اور اور سوالات مذکورہ سے ابو جہل اور مکے کے کافروں اور یہودیوں کو جواب دیا کافر سب سنکے متعجب ہوئے اور بولے یہ سچ کہتے ہیں مطابق توراۃ اور زبور کے کہتے ہیں اس میں ذرا فرق نہیں پس سوا ابو جہل لعین کے اور سبکے سب رسول خدا پر ایمان لائے اور ابو جہل سے حضرت نے کہا اب تمکو کیا شک رہا معلوم ہوا میں رسول سچا ہوں یا نہیں اگر تمکو شک ہو پھر پوچھو کیا پوچھو گے تب اُس لعین نے کہا کہ تم ایک ساحر ہو اور دوسرا ساحر موسی تھا ہرگز تمہارے دین میں نہیں آؤنگا چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی اُن کافروں کی شان میں فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ * پس جب پہنچی اُن کو ٹھیک بات ہمارے پاس سے کہا اُنھوں نے کیوں نہ ملی اُسکو پیغمبری جیسے ملی تھی موسی کو * یہ بات کہی اور راہ ضلالت اختیار کی * پس ای بھائی مومنوں ہم سبکو لازم ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی پر رہیں اور اُنکے احکام شرع بجا لاویں اُسسے غافل نہو ویں آمین رب العالمین یہاں تک تھا قصہ سکندر ذوالقرنین کا والله اعلم بالصواب *

* قصہ فرعون علیہ اللعنت کا اور تولد موسی عم کا *

کہتے ہیں کہ فرعون کے باپ کا نام مصعب اور دادا کا نام مالک ریان تھا اور بعض نے کہا کہ فرعون کا
نام مصعب اور باپ کا نام ولید اور دادا کا نام ریان تھا اور چار سو برس کی عمر اُسکی تھی اتنی
مدت میں کبھی بیمار ہوا تھا اور نہ سر میں کبھی درد ہوتا اور نہ کوئی دشمن اُس پر غالب تھا * اور
فرعون اُسکو اسلیئے کہتے ہیں کہ خدائی دعوی کیا تھا اللہ تعالی فرماتا ہی سورہ نازعات میں * فَقَالَ اَنَا
رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی * فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی * کہا فرعون نے لوگوں سے میں ہون تمہارا
رب سب سے اوپر پھر پکڑا اُسکو اللہ نے سزا میں پچھلے کی اور پہلے کی * یعنے آخرت میں
بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذاب پایا * اول اچھا تھا جب خدائی دعوی کیا تب اللہ نے
اُسکو بھر بلا میں گرفتار کیا دریاے نیل میں ڈبا مارا * خبر ہی کہ پیدایش اُسکی بلخ میں تھی
وہان سے سیاحت کو نکلا ہیو شہر ایک شہر کا نام ہی یہان آیا ہامان مردود سے ملاقات
ہوئی اور وہ یہان کا باشندہ تھا فرعون سے پوچھا تم کہان سے آئے ہو کہان جاؤگے وہ بولا میں بلخ سے
آتا ہون سیاحت کو نکلا ہون ہامان بولا میں بھی تمہارے سنگ چلونگا سیر کرونگا تب دونون مصر
میں آئے ایام خربزہ کا تھا پالیز کے کھیت والے سے کھانیکا سوال کیا اُنھون نے کہا کہ تم میرا خربزہ
شہر میں لیجا کے بیچ آؤ تب تمھین کھانیکو دونگا تب فرعون نے ہامان بے ایمان کو یہان رکھکے
خربزہ بیچنے کو شہر میں گیا دوکانداروں نے اُسے کہا کہ ہم قرض میں یہاں بھاری ترکاری
سب مول لیتے ہیں نقد میں نہیں پیچھے بیچکے جسکی جو قیمت ہوتی ہی سو دے ڈالتے ہیں
ہمارے شہر کا یہی دستور ہی * تب فرعون لعین خربزے وعدہ پر بیچکے وہان سے خالی ہاتھ
پھر آیا اور مالک خربزہ سے جاکے کہا کہ یہ کام اچھا نہین ہوگا وہان سے پھر آیا بادشاہ مصر کو جاکے
ایک عرضی دی کہ میں غریب بعید الوطن ہون کمانے باہر عاجز کہ فدوی کو کوئی کام اِسی شہر میں
جہان پناہ کی سرکار عالی میں کہ موافق درجہ گذران کے ہو تو غلام کو دیکے سرفراز کرین پس اُس
بدبخت کا بخت بیدار تھا بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو کون سا کام چاہتا ہی وہ بولا میں داروغائی اسی
شہر کے مقبرہ کی چاہتا ہون کہ بے اجازت میری کوئی مردہ نہ گاڑنے پاوے تب شاہ مصر نے
اسکو شہر میں گورستان کا داروغہ کیا تب دروازے پر گورستان کے جا بیٹھا قضا الہی ایسا
ہوا اُسی سال مصر میں وبا پھیل گئی بہت آدمی مرنے لگے تب فرعون مردود ایک ایک

لاش کے پیچھے ایک ایک درہم سونے کا لیا کرتا تھا تھوڑے سے دنون مین اُس کے پاس انبوہ روپیہ
جمع ہوا بعد اسکے مقرّبان بادشاہ کو کتنا روپیہ دیکے تمام شہر کی داروغائی لیلی اور وہ شاہ مصر اپنے
حمل سے اسکو پیار کرتا اور خلعت بھی دیتا الغرض قضاے الہی سے وزیر مصر کا مرگیا بعد اسکے
اسکو وزیر مصر کا کیا تب ہامان سے فرعون کہنے لگا کہ مین چاہتا ہون خدائی دعوی کرون کہ ساری
خلق مجھکو آکے پوجے اور معبود جانے لعنت اللہ علیہ * ہامان نے اُسے کہا کہ تو اگر خدائی چاہتا ہی
تو آہستہ آہستہ پہلے خلق کو اپنے ہاتھ مین لا فرعون بولا اسکی کیا تدبیر ہی سب لوگ تو یوسف
پیغمبر اور یعقوب کے دین پر قایم ہین کیسے ان کو لاؤن تب اسنے یہہ تدبیر ٹھہرائی بادشاہ
پاس ایک عرض کی کہ مین چاہتا ہون اس برس کا خزانہ مصر کی رعیتون پر آپ معاف کرین
سرکار مین ایک سال کا خزانہ مدد اپنی طرف سے دے گا بادشاہ نے کہا مین نہین چاہتا ہون کہ
ہمارا نقصان ہو اور میرا نفع اچھا اس سال کا خزانہ رعیتون پر تمھاری خاطر ہمنے معاف کیا
وہان سے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ سرکار عالی کا خزانہ کمی ہو * پس بادشاہ نادان کم فہم تھا
فرعون کی خاطر رعیتون سے ایک سال کا خزانہ لیا اور کہا اپنے دل کی مراد پوری کر تب
فرعون نے دیوان اور خزانچیون کو بلا کے پوچھا کہ مصر کا خزانہ رعیتون سے کتنا وصول ہوتا ہی بولا
اتنا ہوتا ہی پس فرعون نے اُسی قدر روپیہ اپنی طرف سے ہامان کے ہاتھ بادشاہ کی سرکار مین
داخل کیا بعد اسکے شہر مین منادی کردی کہ اس سال کا خزانہ رعیتون پر معاف کیا ہمنے اپنی
طرف سے خزانہ بادشاہ کی سرکار مین داخل کیا اور دو برس کی معافی کے واسطے بھی ہمنے سرکار عالی
مین عرض کی وہبھی قبول ہوا تب تمام رعایا مصر کی سنکے خوش ہوئی غریب غربا جتنے تھے فرعون
کے ترقی کی دعا کرنے لگے اور شکر خدا بجا لائے پس تین سال کا خزانہ موقوف ہونے سے مصر کے
رعایا کو فراغت ہوئی پھر بعد چند روز کے مصر کا بادشاہ مر گیا اور کوئی وارث اُسکا نہ تھا کہ آکے
تخت پر بیٹھے پس بادشاہ کو دفنا کے تین روز تک تعزیت کی اور چوتھے روز تمام شہر کے لوگ
لشکر قاضی مفتی عالم فاضل غریب غربا چھوٹے بڑے سب بادشاہی دربار مین حاضر ہوئے اور
کہنے لگے کہ تخت پر کسی کو بیٹھایا چاہئے کیونکہ ملک بے سر نہو چونکہ مصر کے لوگون نے فرعون سے
نیکی دیکھی تھی کہ تین برس کا خزانہ مصر کا معاف کیا تھا اپنے پاس سے روپیہ تین برس کا بادشاہ کو

دیا تھا اس لیئے سب اُس سے خوش تھے یہہ خیرخواہی دیکھکے سبھون نے اس مردود کو تخت پر ایسا کے
بیٹھایا جب وہ ملعون مصر کا بادشاہ ہوا اور اُس ہامان پلید کو وزیر اپنا بنایا تب کہنے لگا اب ملک
مصر مسلم ہمارے ہاتھ مین آیا ہم بادشاہ ہوئے اب ایسی ایک تدبیر شایستہ کیا چاہیئے کہ
خلائق مجھکو خدا کہے اور معبود جانے مجھکو پرستش کرے لعنت اللہ علیہ * ہامان مردود نے
اسکو یہہ صلاح دی کہ پہلے مصر مین یہہ حکم دیا چاہیئے کہ علما فضلا جتنے ہین ہمارے قلمرو مین
درس تدریس نہ دینے پاوین تب آہستہ آہستہ لوگ دین سے اپنے بے خبر ہینگے اور
جو پیدا ہووےگا آیندہ لڑکے بالے بے علم کے سب جاہل ہونگے اسیطرح آہستہ آہستہ اپنے
اپنے دین سے برگشتہ ہو رہینگے پس ہامان مردود کے کہنے سے فرعون لعین نے اپنے ملک
مین تعلیم تعلم کا باب موقوف کروادیا کہ میرے ملک مین کوئی علم سیکھنے نہ پاوے درس تدریس
موقوف کرے نہین تو ہم اُن سبکو قتل کرڈالینگے تب فرعون کے خوف سے لوگون نے انا
لکھنا پڑھنا سب چھوڑ دیا پس چند روز کے بعد سب جاہل بن گئے خدا کو بھول گئے مثل چارپایے
وحوش کے ہو گئے بعد اسکے فرعون نے لوگون پر حکم کیا کہ بتون کو سجدہ کرین اور پوجین * پس قوم
قبطی نے پہلے بت پرستی شروع کی اسیطرح بیس برس تک رہا پھر پیچھے اُسکے فرعون نے
کہا کہ مین نے بتون کو خدائی دی یہہ سب چھوٹے خدا ہین اور مین بڑا ہون جیسا کہ سورہ نازعات
مین اللہ تعالی فرماتا ہی * فَحَشَرَ فَنَادَي فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰي * پس لوگون کو جمع کیا
پھر پکارا تو کہا مین ہون تمہارا رب سب سے اوپر * اور اس حالت پر چالیس برس گذرے
بعد اسکے سب بتون کو توڑ ڈالا * پہلے قوم قبطی نے فرعون کو پوجنا اختیار کیا اُنکو فرعون نوازش
کرتا اور بنی اسرائیل کو تکلیف دیتا تو وے یوسف عم کے دین پر قائم تھے اور بعوض جزیہ کے
فرعون اُن سے قبطیونکی خدمت کروالیتے اور حقیر جانتے اور جس کامون کو ناچیز سمجھتے مثل
محنت اور بار اُٹھانا اور لکڑی چنا چروانا اور گھاس کاٹنا اور جھاڑو کشی کرنا اور گلیہ گوبر
پھینکنا علی ہذا القیاس اِن سب کامون مین بنی اسرائیل کو مقرر کیا اور شہر و دیہات مین
اپنے تابعین کی خدمت مین بھیج دیتے اور اُنکی عورتون سے اپنی عورتون کی خدمت لیتے غرض
بنی اسرائیل کو عزت و وقار نہیں کرتے مگر ایک عورت کہ نام اُسکا آسیہ وہ بنی اسرائیل کی قوم

مین سے تھین وہ اپنا باپ دادا کے دین پر قائم تھی وہ ماہ رو اور خصائل حمیدہ شہرۂ آفاق تھین
فرعون اُسکو نکاح مین لایا تھا ❀ اور بعض نے کہا کہ فرعون نے اُسکو پرستندہ اپنا جان کے عزت
سے گھر مین رکھا تھا مگر وہ اپنے دین مین مضبوط تھی خلاف شرع نہین چلتی ❀ جناب رسول خدا
صلعم نے پانچ عورتون کی پاکی اور بزرگیان بیان کین ❀ ایک حضرت موسیٰ کی ماں ❀ اور دوسری
بی بی مریم عیسی عم کی ماں بنت عمران کی ❀ اور تیسری خدیجۃ الکبری بنت خویلد حضرت کی
زوجہ ❀ اور چوتھی فاطمہ الزہرہ بنت رسول ❀ اور پانچوین بی بی آسیہ فرعون کی زوجہ رضی اللہ
عنہن یہ سب صالح تھین ❀ الغرض قوم بنی اسرائیل تیرا برس تک فرعون کے عذاب مین
گرفتار تھے زن و مرد فرعون کے اُس قوم کی خدمت کرتے اور بار برداری اُٹھاتے اور صبر کرتے
پھر بھی اپنے دین اسلام کے خلاف نہ چلتے شب و روز توبہ استغفار اور خدا کی عبادت کرتے ❀
خبر ہے کہ ایک دن فرعون علیہ اللعنت نے دریاے نیل کے کنارے مجلس جشن کی کیا تھی تمام
لوگ لشکر ساتھ اپنے لیکر خوشیان اور کھانا پینا کرتا اور اپنی قوم سے کہتا قولہ تعالی ❀ وَنَادَى
فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي أَفَلَا
تُبْصِرُونَ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ❀ اور پکارا فرعون نے اپنی قوم
مین بولا اے قوم میری بھلا مجھکو نہین ہے حکومت مصر کی اور یہ نہرین چلتی نہین میرے نیچے
کیا تم نہین دیکھتے بلکہ مین بہتر ہون اُس شخص سے جسکو عزت نہین اور وہ صاف نہین بول سکتا
ہے ❀ اتنی بات فرعون نے حضرت موسی کے شان پر تکبری سے کہا تھا کہ وہ کیا جانتا ہے ❀
اسبات کو لوگون نے مانا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ❀ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ❀ إِنَّهُمْ
كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ❀ پھر عقل کھو دی اپنی قوم کی پھر اُسی کا کہا مانا مقرر وے لوگ تھی قوم
فاسق ❀ پس چاہا کہ اللہ تعالی اُسکو دوزخ مین ڈالے اور اُسکی قوم کو جہنم مین ملاوے تب
اُسکو چار سو برس کی عمر دی اسواسطے کہ وہ بہر روز باغی ہووے اور نافرمانی کرے ❀ ایک روز
اللہ نے قدرت کاملہ سے اپنے دریاے نیل کو سکھا دیا کچھ پانی باقی نہ رہا تب فرعون کی قوم
اکٹھے ہوکر اپنے جہل سے اُسکو کہا کہ اگر تو ہمارا خدا ہے تو دریاے نیل کا پانی جاری کردے
جب جانینگے تو ہمارا رب ہے پس فرعون یہ سنکے سات لاکھ سوار ہمراہ لیکر میدان سعید الاعلی

کی طرف نکل گیا اور ایک ایک کوس پر جا کے ایک ایک لاکھہ سوار کو چھوڑتا چلا گیا اسی طرح سب کو رخصت کر کے تنہا ایک میدان مین جا کے ایک غار کے اندر گھسا اور گھوڑے کی باگ گلے مین لپیٹا کے قبلہ رخ ہو کر سجدہ مین جا کہتا ہا الٰہی تو حق پر ہی مین باطل پر ہون تو رب میرا سب نیاز ہے آرزو ہی مین دنیا کو بعوض آخرت کے اختیار کیا جو کچھ مجھکو دینا ہی تو دنیا مین دے مین آخرت کو نہین چاہتا ہون سوا دوزخ کے یہان مجھکو خوش معلوم ہوتا ہی ٭ پس پانی دریاے نیل کا تو جاری کر دے ٭ فرعون نے جب خدا کی درگاہ مین یہہ مناجات کی اچانک ایک شخص غیب سے آ کے اس غار کے سنہہ پر کھڑا ہوا اور فرعون سے یہہ کہنے لگا کہ مین ایک شخص کی شکایت تمہارے پاس لایا ہون تو اسکا انصاف کر دے فرعون بولا تو یہان کہان سے آیا یہہ جگہہ انصاف کی نہین کل دربار مین آ انصاف کرونگا آج چلا جا وہ بولا ہمکو یہان انصاف کر دے بے اسکے ہم یہان سے نہین جاینگے یہہ خصومت حال کا واقع ہوا ٭ پس اس گفتگو مین دونون تھے اتنے مین اللہ کے حکم سے فوراً دریاے نیل کا پانی جاری ہوا اور دریا بہہ گیا تب فرعون پانی دیکھکر خوش ہو کے اس جوان سے کہا کہ تو کیا چاہتا ہی بول اُسنے کہا کہ جو بندہ خداوند کا نافرمانی کرے اور حکم اسکا نہ مانے اور وہی خداوند اُس پر مہر کرے اس بندے کی کیا سزا ہی ٭ فرعون نے کہا کہ اس بندے کو دریاے نیل مین ڈبا کے مارا چاہیے وہ بولا بہت اچھا اسکو آپ ذرا مجھکو لکھہ دیوین تا کہ یاد داشت رہے کل بندہ آپ کے دربار مین حاضر ہوگا حضور مین اظہار کریگا فرعون بولا یہان دوات قلم کاغذ نہین مین کس طرح لکھہ دون اُس جوان نے کہا مین دیتا ہون تم لکھو ٭ تب فرعون نے اُس غار کے اندر بیٹھہ کے خوشی سے یہہ لکھا کہ جو بندہ اپنے خداوند کا نافرمانی کرے حکم اُسکا نہ مانے اور خداوند اُسکو سب طرح سے آرام مین رکھے کھانیکو دیوے تو ڈوبکی سزا یہہ ہی کہ دریاے نیل مین اُسکو ڈبا کے مارا چاہیے اسطرح کا ایک دستاویز لکھہ کے اُس جوان کے حوالہ کیا اور اسنے نجانا یہہ جوان کون تھا بعد اسکے نظرون سے غائب ہو وہ جبرئیل تھے بعد اسکے ایک آواز آئی کہ ای فرعون دریاے نیل کو تیرے حکم کے تابع مین نے کیا تو جب حکم کریگا ای پانی کھڑا رہ تو کھڑا رہیگا اور اگر کہے تو جاری ہو تو جاری ہوگا تیرے فرمان کے باہر نہین ہوگا تب فرعون یہہ سنکے خوش ہو کر اس

میدان صعید الاعلی سے گھر پر چلا آیا اور دریاے نیل کو جسطرح کہتا اسیطرح ہوتا اگر کہتا ای پانی اونچا ہو کے چل تو پہاڑ سے زیادہ اونچا ہو کے چلتا اور اگر کہتا کہ نیچا ہو کے چل تو نیچا ہو کے چلتا چندروز فرعون کو اللہ نے ایسی کرامت دی تھی باین سبب وہ ملعون دعوی خدائی کرتا تھا اور کہتا تھا ای لوگو مین مصر کا مالک ہون اور یہہ دریاے نیل میرے تابع ہی دیکھو تو پانی دریاے نیل کا نہ تھا خشک ہو اتھا مین نے جاری کیا تمہارے پینیکے لئے جب اہل مصر نے یہہ کرامت فرعون سے دیکھی تعریف کرتے ہوئے سجدہ مین گرے اور اُسکی ربوبیت کی مقر ہوئے بولے بیشک تو ہمارا پروردگار ہی لعنت اللہ علیہم اجمعین * اور ایک مکان عالی شان لب دریا پر بنایا تھا نام اُسکا عایین الشمس رکھا تھا اس پر ایک حوض بناکر دریا کا پانی نہر سے اُسپر جاری کیا تھا اور اُس پر چار ستون سونے کا بنایا تھا اسطرح پر کہ حوض کے پانی ستون کے اندر سے کوشک پر جاکے دوسری راہ سے نکل جاتا تھا اور حق تعالی نے دو درخت اس حوض کے کنارے پر پیدا کر دیا تھا ایک درخت سے روغن زرد نکلتا تھا اور دوسرا درخت سے روغن سرخ وہ روغن جس بیماری آزاری کو دیتا خدا کے فضل سے وہ شفا پاتا فرعون ان دونون درخت کے سبب خدائی دعوی کرتا تھا اور ربوبیت کی دلیل اُن دونون درخت سے دیتا کہ میری ربوبیت کی یہی دلیل ہی * پس خلق اللہ اور بھی ان دونون درخت کی کرامت سے فرعون کے ربوبیت کا قائل ہوا اور گمراہ ہوتے چلا *

* بیان تولد حضرت موسی عم کا *

مروی ہی کہ موسی بیٹا عمران کا اور عمران بیٹا یصہر کا اور یصہر بیٹا قاہث کا اور قاہث بیٹا لاوی کا اور لاوی بیٹا یعقوب پیغمبر عم کا ہی * ایک رات فرعون نے خواب مین دیکھا کہ وہ دو درخت عالم بالا پر گیا اور سارا عالم اُسکا زیر ہوا * صبح کو اُٹھکے تمام حکیمون اور منجمون اور جادوگرون کو بلاکے پوچھا کہو تو اسکی کیا تعبیر ہی وے بولے ہم اپنی اپنی کتاب مین دیکھتے ہین بنی سرائیل کی قوم سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ مملکت تمہاری خراب کریگا اور سب لوگ زیر حکم اُسکے ہونگے اور تمہارا املاک میراث مال و نعمت کل اُسکے ہاتھ مین آوے گا یہہ سنکر فرعون ہراسان ہو کے بولا کب وہ لڑکا پیدا ہوگا وے بولے اس تین رات دن مین باپ کے پشت سے ماکے رحم مین آویگا فرعون نے حکم کیا کہ جتنے بنی اسرائیل ہین آج سے کوئی اپنی جورو کے ساتھ

مجامعت کرنے پاوے منادی کردو جو عدول حکمی کرے گا اسکو مار ڈالونگا پس ایک ایک
آدمی بنی اسرائیل کے گھرون مین متعین کیا تب فرعون کے ڈر سے کوئی آدمی اپنی بی بی سے مباشرت
نکرتے مگر تقدیر الہی سے چارہ نتھا باوجود اس تنبیہ اور تہدید کے اُس تین دن کے اندر جو منجمون
نے کہا تھا روز معہودہ مین وہ لڑکا یعنے حضرت موسیٰ تولد ہوئے ٭ شرح اُسکی یہہ ہی کہ یوخابذ نام
عمران کی بی بی تھی وہ بنی اسرائیل کی قوم سے تھی آگے ایک بیٹا ان سے تولد ہوا تھا نام اُسکا
ہارون اور ایک بیٹی نام اُسکا مریم تھا اور عمران فرعون کے ندیمون سے تھے اُس دن فرعون کے
پاس وہ حاضر تھا پس عمران کی بی بی کو شوق مباشرت کا ہوا ایسا کہ صبر و قرار جاتا رہا آخر
ٹھہر نسکی رات کو آٹھ گھڑی کے وقت گھر سے نکل کر فرعون کے دروازے پر جا پہنچی مرضی
الہی سے سب دروازے کھلے ہوئے پائے دربان اور نگہبانونکو سوئے ہوئے دیکھا اُسدن اللہ
تعالیٰ نے اُن پر خواب غالب کیا تھا وہ بی بی یوخابذ بے کھٹکے فرعون کی خوابگاہ مین جا پہنچی
اپنے شوہر کو دیکھا فرعون کے نگہبانی مین کھڑے ہین اور فرعون سوتا ہی اور عمران کو اپنی
بی بی کو دیکھکے شوق مباشرت کا ہوا وہان سے ذرا سرک کے زن و شوہے دونون اپنی مجامعت
سے فراغت کرلئے اُسی گھڑی موسیٰ ع اپنے باپ کے صلب سے ماکے رحم مین آئے بعد اُسکے
بی بی مذکو روہان سے اُٹھکے اپنے گھر کی طرف چلی آئین پس یہہ بھید کسی کو معلوم نتھا سوا
رب العالمین کے وہ سر و باطن کی خبر رکھتا ہی ٭ جب صبح ہوئی فرعون نے نجومیون کو بلا کے
پوچھا کہو تو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہین تب اُنہون نے گن کے کہا کہ وہ لڑکا کل شب گذشتہ کو باپکے
صلب سے ماںکے رحم مین آچکا ہی تب فرعون نے چوکیدارون کو حکم کیا کہ اگر بیٹا لڑکا بنی اسرائیل
کے قوم مین پیدا ہو تو مار ڈالیو لڑکی کو نہین اور رسم و رسم بعوض خون کے اُسکے ماباپ کو دے دیجو
پھر ایسا اتفاق ہوا کہ روپی کے لالچ سے ماباپ اپنے بیٹے کو لاکے فرعون کے پاس دیتے فرعون کے
حکم سے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے ٭ فرعون نے ہر ہر گھر مین بنی اسرائیل کے ایک ایک قبطی
کو تعینات رکھا تھا اگر بیٹا پیدا ہوتا تو مار ڈالتے بیٹی ہوتی تو نہ مارتے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ٭
وَاِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ اَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ
نِسَاءَكُمْ ٭ وَفِي ذَالِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ٭ خدا فرماتا ہی اور جب چھوڑا دیا ہمنے تمکو

فرعون کے لوگون سے کہ دیتے تم کو بڑی تکلیف ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور جیتی رکھتے تمہاری
عورتین اور اُسمین مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی ٭ پس چند سال بنی اسرائیل کو فرعون نے
دکھ مین رکھا تھا اور اُن کے بیٹون کو لیجا کے قتل کرتا اور اُسکی طرف سے عورتین آکے اُنکی عورتون
کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتین غیرمحرم آکے حمل دیکھتے پیٹ سے ہین یا نہین ٭ اور حضرت موسی کی ما
حمل سے تھین ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ وہ روٹی پکاتی تھین اِس مین درد زہ ہوا موسیٰ ع تولد
ہوئے مانند ماہ چہاردہم کے اُنکے نور سے سارا گھر روشن ہوا جو اُن کی طرف دیکھتے آنکھین خیرہ
ہو جاتین بعد اُسکے فرعون کے لوگ آپہنچے اور حضرت کی والدہ اندیشہ کر رہین تھین یا الٰہ اِس
بچہ کو مین کہان لیجا کے چھپاؤن فرعون کے لوگ دیکھ لینے سے میرے بچہ کو مار ڈالینگے تو پناہ دے
یہہ کہتی تھی آخر تنور آگ مین لڑکے کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے ڈال دیا اور ایک دیگ
خالی اُوپر اُس چولہے چڑھا دیا بعد اسکے فرعون کے لوگ آکے پیٹ پر ہاتھ پھیر کے دیکھا کچھ اثر حمل کا
نہ پایا چلے گئے اور موسی کی مادر فرزند کے سے رونے لگی اور طمانچہ اپنے گال پر مارتی تھی ہائین نے
کیون بچہ کو چولہا مین ڈال دیا اپنے پانون پر آپ تیشا مارا اب تو لڑکا جل گیا اُسکی اگر ہڈی
بھی رہتی تو اُسسے دل مجروح کے اپنی دوا کرتی بعد اسکے روتیتھی کہ جب اُسکو دیکھا چولہا کے اندر
آگ مین ایک سیب ہاتھ مین لیکے بیٹھے کھیل رہے ہین یہہ حال دیکھکر متعجب ہوئین شکر خدا بجالائین
پس اُن کو تنور مین سے نکال لیا پھر متفکر ہوئین کہ لڑکے کو کہان چھپا رکھونگی ایسا نہو کہ فرعون
کے لوگ لیجا کے مار ڈالین یہہ کہتی تھین اور روتی تھین تب خدا کی طرف سے یہہ آیت نازل ہوئی
وَاَوْحَيْنَا اِلَى اُمِّ مُوسَى اَنْ اَرْضِعِيهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا
تَحْزَنِي اِنَّا رَادُّوهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ٭ اور ہمنے حکم بھیجا موسی کی ما کو کہ
اُسکو دودھ پلا پھر جب تجکو ڈر ہوا اُسکا تو ڈال دے اُسکو دریاے نیل کے پانی مین اور نہ
خطرہ کر اور غم نہ کھا ہم پھر پہنچا دینگے اُسکو تیری طرف اور کرینگے اُسکو رسولون سے ٭ تب
حضرت کی والدہ یہہ بشارت پاکے بہت خوش ہوئین اور ایک صندوقچہ بنانیکو بڑھئی کی تلاش
کو نکلی فوراً جبرئیل عم بصورت بڑھئی کے اُسکے سامھنے آکھڑے ہوے بولی تم صندوقچہ بنانے
جانتے ہو وہ بولا جانتا ہون تب جبرئیل عم اُسکے گھر مین جاکے ایک صندوقچہ اچھا بنا دیکے چلے گئے

پس حضرت کی ماںنے اُنکو خوب دودھ پلاکے حریر کے کپڑے مین لپیٹ کر اُس صندوقچہ مین رکھہ
قفل کرکے دریامین ڈال دیا * اور دوسری روایت یہہ ہی جب موسی کی ماںنے چپکے سے برآمدی کو
گھر مین لائین اُسے کوئی آگاہ نہ تھا مگر ایک شخص ہمسایہ وہان کا اِس راز سے مطلع تھا حضرت
موسی کی والدہ نے مارے خوف کے اُسکو ستر دینار بطور رشوت کے دیکر رخصت کیا اور
اُسے کہا کہ قسم ہی تمہارے رب کی یہہ راز کسی سے مت کہیو اور برآمدی کو بھی ستر دینار
اُجرت اُسکی دیکر رخصت کی * اور وہ ہمسایہ جو بی بی سے روپیہ لیکے کھایا تھا چاہتا تھا کہ جاکے فرعون
سے لڑکے کی بات کہہ دے اُسنے اُرکھ لیوے خدمت اور نعمت سے اُس پاس سرفراز
ہووے آخر فرعون کے پاس گیا چاہتا تھا کہ بولے اُسی وقت زبان اُسکی گنگ ہو گئی جب فرعونکے
پاس سے نکل آیا پھر زبان کھل گئی پھر قصد کیا جاکے بول دے پھر گونگا ہوا زبان بند ہوئی پھر باہر
آیا زبان کھل گئی نقل ہی کہ اسیطرح سات دفع قصد کیا تھا ساتون دفع زبان بند ہو جاتی تھی پھر
بھلی ہوتی تب اُسے باز آیا اور توبہ کی خدا پر ایمان لایا اور یہہ بات کبھی کسی سے نہ بولا * آخر موسی
کی ماںنے موسی ہم کو صندوقچہ مین رکھکے نیل دریامین ڈال دیا اور موسی کی بہن مریم کو کہدیا ای
بیٹی تو اس صندوقچہ کو دیکھتی ہوئی پیچھے پیچھے دریا کنارے سے چلی جا ایسا نہو کہ تم کو کوئی دیکھے
اللہ تعالی فرماتا ہی * وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ * اور کہہ دیا
اُسکی بہن کو اُسکے پیچھے چلی جا پھر وہ دیکھتی رہی اُسکو اجنبی ہو کر اور اُنکو خبر نہوئی * پس خدا
کے حکم سے وہ صندوقچہ پانی پر بہتا ہوا نیل دریا سے اُس نہر کے اندر سے جو فرعون نے اپنی کوٹھی
کے پاس محل کے اندر ایک حوض بنایا تھا وہان جا ٹھہرا اور اسوقت فرعون اپنی بی بی آسیہ کو ایکے
تخت پر بیٹھا تھا نظر اُسپر جا گری فرعون بولا ای بی بی یہہ کیا چیز پانی پر بہتی ہی دونون نزدیک
جاکے دیکھتے ہین کہ ایک صندوقچہ تب فرعون نے چاہا کہ صندوقچہ اُٹھالے ہاتھہ مین نہ آیا چونکہ فرعون
کافر پلید تھا تب آسیہ نے آکے صندوقچہ حوض سے اُٹھا لیا اور فرعون کے سامھنے لا رکھا اور بہتیرا
چاہا فرعون نے صندوقچہ کھلانے نہ سکا آخر آسیا مومنہ تھین بسم اللہ پڑھکے فرعون کے سامھنے جھٹ
سے کھول دیا اس مین دیکھا ایک لڑکا مہتاب صورت اور اسکے نور سے سارا گھر فرعون کا اجالا
ہوا یہہ دیکھکے فرعون کے دل مین اسکی محبت آگئی خدایتعالی نے موسی کو ایسی صورت

دی تھی جو کوئی اسکی طرف دیکھتے فریفتہ ہو جاتے پس آسیہ نے فرعون سے کہا کہ میرا فرزند نہین ہین اسکو پالونگی * خبر ہی وہ آسیہ بنی اسرائیل سے تھین کہتے ہین کہ حضرت موسی کی پھپیرا بہن تھین اور وہ پہلا نی اپنے خویش برادر کو تب فرعون سے بولی کہ یہہ لڑکا تمھارا اور میرا نور چشم ہی اسکو نہ مارنا ہم پالینگے اور بولی قولہ تعالی * وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّةُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ * عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ * اور بولی فرعون کی عورت آنکھونکی ٹھنڈک ہی وہ لڑکا مجھکو اور تجکو اسکو نہ مارو شاید ہمارے کام آوے یا ہم اسکو کرلین بیٹا اور اُنکو خبر نہین * یعنے یہہ خبر نہ تھی کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر کیا کریگا لیکن جانتا تھا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل مین سے ہی کسی نے خوف سے دریاے نیل مین ڈالا ہی پر ایک لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا یہہ سمجھکے نہ مارا * پس فرعون کی ایک بیٹی تھی اسکو برص کی بیماری تھی وہ آکے دیکھتی ہی کہ لڑکا رو رہا ہی اور منہہ سے رال گرتا ہی جلدی سے آکے اُسکو گود مین اُٹھا لیا خدا کے فضل سے اور موسی عم کے طفیل سے جب وہ لعاب موسی کے لب کا اسکے بدن مین لگا تب بھلا ہوا * پس آسیہ فرعون سے بولی دیکھہ یہہ لڑکا مبارک ہی اسکا منہہ کے لعاب لگنے سے تمھاری بیٹی کا بدن بھلا ہوا تب فرعون نے لڑکا کو پیار کرکے گود مین لیا اور دائی دودھ پلائی کو مقرر کیا بہت سی دائیان آئین وہ لڑکا کسی کا دودھ نہین پیتا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ * اور حرام کر دیا ہمنے او پر اُسکے دودھ دائیون کا پہلے سے * پس خواہر موسی وہان موجود تھین وہ بولین مین بتاؤن تم کو ایک گھر والے کو کہ پالین اسکو واسطے تمھارے اور وہ واسطے اسکے بہت خیرخواہ ہین * فرعون نے کہا کہ اُسکو لے آؤ تب وہ دوڑین اپنی ماکے پاس جا بولی ای ما میری خدا نے مہر کی ہی ہمپر چلو بھائیکو دودھ پلانے کو فرعون بلاتا ہی تمکو تمھارا بیٹا ہی اُسے معلوم نہین اور بہت سی دائیون کو بلایا تھا وہ کسی کا دودھ نہین پیتا ہی تم چلو مین سے اجنبی ہوکے تمھاری بات فرعون سے کہی ہی کہ مین دودھ پلانیوالی دائی ایک لا دونگی تب موسی عم کی ما فرعون کے گھر پر آئین دیکھا کہ بہت سی دائیان جمع ہوئین کسی کا دودھ موسی عم پیتے نہین جب اُنکی والدہ نے جاکے گود مین لیا تب دودھ پینے لگے اور

موسی عم کی ماغوش ہو کر فرعون اور گھر والوں سے اُسکے کہنے چاہتین تھین کہ یہہ میرا بیٹا ہی سب اللہ کی طرف سے اُسکا دل مین اِلقا ہوا ای یو حابذ یہہ راز کسی سے مت کھول اپنا بیٹا کرکے کسی سے مت بول * پس ہامان پلید نے جو وزیر فرعون کا تھا اُسنے کچھ شمہ اُسکا قرینہ قیاس سے دریافت کیا وہان کھڑا ہو کے دیکھتا تھا تب حضرت کی ماسے پوچھا ای دائی یہہ لڑکا شاید تمہارے بطن سے ہیگا معلوم ہوتا ہی وہ بولی نہین کہ یہہ لڑکا میرے دودھ سے بہت خوش ہی پس فرعون نے اُنسے کہا کہ تمہاری اُجرت دودھ پلانے کی روز ایک دینار ہم سے لیا کرو تب موسی کی والدہ فرعون سے اُجرت دودھ پلانے کی مہینے مین تیس دینار لیا کرتین اور اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی اللہ تعالی فرماتا ہی * فَرَدَدْنَاهُ اِلَی اُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ * پھر پہنچا دیا ہمنے موسی کو اُسکی ما کی طرف کہ ٹھنڈھی رہے اُسکی آنکھ اور غم نہ کھاوے اور جانے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی و لیکن اکثر اُنکے نہین جانتے * اِسیطرح چند روز گذرے ایک دن موسی عم کو فرعون دیکھکے خوش ہوا گودی مین لیکے منہہ پر بوسہ دینے لگا تب حضرت موسی نے ایک ہاتھہ سے اُسکی داڑھی پکڑے اور دوسرا ہاتھہ سے منہہ پر ایک طمانچہ لگایا فرعون اُسوقت غصہ مین آکر موسی کو مار ڈالنے کا حکم کیا بولا شاید یہہ وہ لڑکا ہی کہ جسکے ہاتھہ سے میرا ملک برباد ہوگا * آسیہ نے کہا ای فرعون تم نہین جانتے شیرخوار بچو نکا یہی فعل ہی سمجھہ بوجھ نہین یہہ لڑکا بنی اِسرائیل مین سے نہین تم جو خیال کرتے ہو اور تمنے تو تمام بنی اِسرائیل کے لڑکون کو مار ڈالا ہی * پس اُسکے آزمانے کے لئے ہامان نے دو طشت زر کا ایک مین انگارہ آگ کا اور دوسرا مین یاقوت سُرخ بھر کے حضرت موسی کے سامھنے لا رکھا اور بولا اگر لڑکا آگ کی انگیٹھی مین ہاتھہ ڈالیگا تو یہہ لڑکا بنی اسرائیل مین سے نہین اور اگر یاقوت کے طشت مین ہاتھہ رکھیگا تو یہی لڑکا ہی ہمارون کا دشمن پس موسی عم نے چاہا کہ یاقوت کے طشت مین ہاتھہ ڈالے اِسوقت اللہ کے حکم سے جبرئیل عم آکے ہاتھہ اُنکا پکڑ کے آگ کی انگیٹھی مین ڈال دیا پس حضرت نے ذری سی آگ پکڑ کے منہہ مین رکھا کچھہ زبان مبارک جل گئی تھی تب آسیہ فرعون سے بولی کہ تمنے دیکھا بچے نے آگ پکڑ کے اپنے

میں ڈال دیا یہہ خصال لڑکو دکھائی تب فرعون نے اُنکو گود میں لیکے پیار کرنے لگا اور اُن کی
ماکے حوالے کیا * مروی ہی کہ حضرت موسی کی زبان طفولیت میں فرعون کے گھر میں جل گئی تھی
صاف گفتگو نہیں کر سکتے جب حضرت بڑے ہوئے نوکر چاکر فرعون کے اپنے ساتھ لیکر شہر میں
پھرا کرتے اور لقب آپ کا پسر فرعون تھا اور کبھی کبھی فرعون اُنکا ہاتھ پکڑ کے سامھنے بیٹھا کے
اکثر باتیں علم اور حکمت کی لب شیرین سے اُنکے سنتا اور بہت پیار کرتا جب عمر بیس برس کی
ہوئی تب فرعون نے اُن کو بڑی شوکت سے بیاہ دیا اِس میں دو لڑکے پیدا ہوئے اور نام اُن
دونوں کا حرثون اور ربلقا تھا * آخر حضرت موسی فرعون کے پاس تیس برس تھے بعد اِسکے
شہر مدین کی طرف ہجرت کیئے حضرت شعیب عم کے پاس گئے *

* بیان ہجرت موسی عم کا مصر سے مدین کی
طرف جانیکا حضرت شعیب عم کے پاس *

ایک دن حضرت موسی عم مصر میں شہر کے اندر بیاہ لے کے وقت دوپہر کو جاکر پھرتے تھے دیکھا کہ
دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ایک قوم قبطی سے تھا یے فرعونکے باورچی خانے کے سرداروں
میں تھا اور دوسرا نام اُسکا سامری ہے قوم بنی اسرائیل میں سے تھا دونوں میں جھگڑا ہو رہا
سامری نے حضرت موسی کو دیکھکے فریاد کی کہ دیکھو قبطی مجھپر ظلم کرتا ہی میری لکڑیاں ظلم
سے چھین لیتا ہی حضرت موسی نے قبطی سے کہا کہ تو اُسکی لکڑی چھوڑ دے قبطی نے حضرت
موسی سے کہا کہ یہہ لکڑی تمھارے باپ فرعون کے باورچی خانے کے خرچ کے لیے ہی پھر حضرت نے
اُسے کہا کہ تو اِسکی لکڑی چھوڑ دے اور دوسرے نے اُسنے نہ مانا تب حضرت نے قبطی کے
سینے پر گھوسا ایک ایسا لگایا زمین پر قبطی گر پڑا فوراً جان اُسکی نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالی
فرماتاہی * وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِنْ
شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى
فَقَضَى عَلَيْهِ الى آخر آية * اور موسی آیا شہر کے اندر جس وقت بے خبر ہو رہے تھے وہاں کے
لوگ پس پائے اُسمیں دو مرد لڑتے * یہہ اِسکے رفیقوں میں اور یہہ اسکے دشمنوں میں تھا
پس فریاد کی موسی کے پاس اُسنے جو تھا اُسکے رفیقوں میں اور اُسے جو تھا اِسکے دشمنوں میں

پھر مکا مارا اُسکو موسیٰ نے پس تمام کیا اُسکو بولا یہ ہوا شیطان کے کام سے بیشک وہ دشمن ہی بہکانے والا صریح * اور وہان کوئی قبطی بر اور اُسکا نہ تھا پس حضرت موسیٰ نے سامری کو وہان سے بھگادیا کہ تو یہان سے نکل جا نہین تو تمھارا دشمن قبطی آکے تمکو پکڑ لے جائیگا بعد اُسکے حضرت موسیٰ نے اللہ کی درگاہ مین تضرع وزاری کی اپنے گناہ سے قبطی کو مار ڈالنے کے سبب سے قولہ تعالی * قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ کہا موسیٰ نے اے رب مین نے برا کیا اپنی جان کا سو بخش مجھکو پھر اُسکو بخش دیا بیشک وہی ہی بخشنیوالا مہربان * بعد اُسکے قبطی سب آئے وہ سردار قبطی کو موا دیکھا فرعون پاس اُسکی خبر پہنچائی فرعون بولا قاتل کو تلاش کرو پکڑلاؤ سبھون نے تلاش کی نہ ملا قبطی کو لیجاکے دفن کیا * اگرچہ فرعون کافر تھا عدل وانصاف ظالم اور مظلوم کا کیا کرتا مگر اُسکا قاتل کو نپاکے خاموش رہا * پھر اُس دن کے پیچھے حضرت موسیٰ صبح کو اُٹھکے شہر مین جا دیکھا پھر دوسرا قبطی نے وہ سامریکو جوا پر گذرا ہی مار رہا بمصداق اِس آیت کے * فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ * فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ * پھر صبح کو اُٹھا موسیٰ اُس شہر مین ڈرتا ہوا خبر لیتا پھر تبھی جسنے کل مدد مانگی تھی موسیٰ سے اُسے فریاد کرتا ہی اُسکو کہا موسیٰ نے مقرر تو گمراہ ہی صریح * یعنے تو ہر روز ظالمون سے الجھتا ہی اور مجھکو لڑواتا ہی * پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اُس پر جو دشمن تھا اُن دونو کا بول اُٹھا اے موسیٰ کیا چاہتا ہی تو کہ خون کرے میرا جیسے خون تو کرچکا ہی کل کو ایک جی کو تو یہی چاہتا ہی کہ زبردستی کرتا پھرے ملک مین اور نہین چاہتا ہی کہ ہووے ملاپ کر دینے والا * پس جب موسیٰ عم نے اُس قبطی ظالم کو مارنے چاہا سامری مظلوم تھا جانا کہ زبان سے مجھپر غصہ کیا تھا ہاتھ بھی ہلاوینگے وہ کل کا خون چھپا رہا تھا کہ کسنے کیا تھا آج اُسکی زبان سے مشہور ہوا کہا اے موسیٰ آج بھی تو مارنے چاہتا ہی جیسا کل ایک قبطی کو مار ڈالا تھا تم جبار ہو اِس ملک مین * پس دوسرا قبطی نے سامری سے یہہ بات سنکے دوڑا فرعون کے پاس کہ کل کی بات کہہ دے موسیٰ نے

خون کیا ہی کل قبطی کو * تس پیچھے موسی عم ڈرتا ہوا اُس کی طرف گئے کہ نہ جانے مجھکو فرعون کیا کریگا وہ ظالم بھی اور عادل بھی اپنے بیٹے کو رعایت نہین کرتا ہی قصاص لیتا ہی یہہ حال اپنی سے مخفی کیے رہے تھے آسوقت ایک شخص نے آکے خبر دی ای موسی تمکو فرعون مار ڈالنے کے فکر مین ہی اُس قبطی کا قصاص تم سے لیگا تو اس شہر سے نکل جا تب بچوگے مین تمہارا خیر خواہ ہون تمکو سنا دیا * اور وہ خبر دینے والا فرعون کا چچیرا بھائی مومن مسلمان ایمان والا تھا الله تعالی فرماتا ہی * وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ * فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ * اور ایک مرد شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا آیا کہا ای موسی دربار والے مشورت کرتے ہین تجھہ پر کہ تجکو مار ڈالین تو نکل جا یہان سے مین تیرا بھلا چاہنے والا ہون * پھر نکلا موسی وہان سے اپنی والدہ کو چھوڑ کر ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا کہا ای پروردگار میرے نجات دے مجھکو قوم ظالمون سے * پس حضرت موسی مصر سے نکل کر طرف شہر مدین کے گئے * کہتے ہین کہ مصر سے دس کوس کی راہ ہی شہر مدین اور بعضے نے کہا سات دن کی راہ ہی موسی عم اُس شہر کو گئے الله تعالی فرماتا ہی * وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاءَ السَّبِيْلِ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدَانِ * قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ * اور جب متوجہ ہوا موسی طرف مدین کے کہا نزدیک ہی کہ پروردگار میرا یہہ کہ دکھادے مجھکو راہ سیدھی * یعنے حضرت موسی مدین کی راہ سے واقف نہ تھے الله سیدھی راہ مین لے گیا * اور جب پہنچا مدین کے پانی پر پائی اوپر اُسکے ایک جماعت لوگونکی کہ پلاتے تھے پانی مواشی کو اور پائین اُنکے سوا دو عورتین کھڑی بولا تمکو کیا کام ہی بولین ہم نہین پلاسکتے پانی جبتک پھر آوین چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا ہی بڑی عمر کا * یعنے وہ شرم و حیا سے کنارے کھڑی تھین بکریان ایک طرف لیکر اور اُنکو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول سے پانی اُٹھا کے بکریون کو پلادین حضرت موسی اُس میدان مین جا پہنچا دیکھا کہ دو عورتین چند بکریان دبلی لیکر چاہ کے کنارے کھڑی ہین حضرت نے پوچھا تم کون ہو

یہاں کیوں کھڑی ہو بولیں بکریوں کو پانی پلانے آئے ہیں ہمکو زور نہیں کہ ہم اس پتھر کو سرچاہ سے اُٹھا کے بکریوں کو پانی پلادیں کیونکہ اس پتھر کے اُٹھانے کو چالیس آدمی چاہئے اور ہمارا باپ بوڑھا ضعیف ہی قوت نہیں کہ یہاں آکے بکریوں کو پانی پلادے اسوائے ہم پاسبانوں کے انتظار کھڑے ہیں کہ ہمکو آکے پانی اُٹھادیویں جب حضرت نے یہہ بات سنی مہربان ہو اُس پتھر کو سرچشمہ سے اُٹھاکے پانی اُنکی بکریوں کو پلادیا پس چونکہ راہ کے تھکے ماندے بھوکے پیاسے تھے ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھے اور خدا سے مناجات مانگی الہی مجھکو کچھ کھانے کو دے میں بھوکھا ہوں حق تعالی فرماتا ہی * فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ * پس اُسنے پلادیئے انکے جانور کو پھر ہٹکر آیا چھانو کی طرف بولا ای رب تو جو اُتاری ہی میری اچھی چیزیں میں اُسکا محتاج ہوں * پس وہ دو بیٹیاں حضرت شعیب عم کے پاس جاکے بولیں آج ایک جوان اجنبی آکے کوئے کے منہہ پر سے اُس پتھر کو اُٹھاکے پھینکا اور پانی اُٹھاکے ہماری بکریوں کو پلادیا اور ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھا جب تعریف قوت موسی عم کی اپنے باپ سے بیان کی حضرت شعیب یہہ سنکے بولا ای بیٹی جلدی جاکے اُسے لا پانی اُٹھانے کی اسکو اُجرت دیویں حق ادا کریں تب حضرت شعیب عم کی بڑی بیٹی صفورہ گئی حضرت موسی کو لانے کو اللہ تعالی فرماتا ہی * فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا * پس آئی اُسکے پاس ایک اُن دونوں میں سے چلتی شرم سے کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہی تجھکو کہ دیوے تجھکو مزدوری اُسکی کہ پانی پلایا تونے واسطے ہمارے * چونکہ حضرت موسی سات رات دن کے بھوکے پیاسے تھے وہاں سے اُٹھکے صفورہ کے ساتھہ چلے صفورہ آگے حضرت اُسکے پیچھے پیچھے جاتے تھے حضرت نے صفورہ سے کہا کہ ای صاحب زادی میں آگے چلوں تو پیچھے میرے چل کیونکہ پیچھے سے غیر محرم عورت کا پانوں دیکھنا گناہ ہی صفورہ بولی تم ہمارے گھر کی راہ نہیں جانوگے اسوائے میں آگے چلتی ہوں حضرت نے کہا کہ اگر میں راہ بھولونگا تو تم بتادو مجھکو پیچھے سے * اسبات سے صفورہ نے معلوم کیا کہ یہہ شخص نیک مرد پارسا ہی پس موسی عم آگے آگے چلے وہ پیچھے

چلی راہ بتلاتی ہوئی تب شعیب عم کے پاس گئے سلام علیک وعلیک السلام کہکے حضرت
شعیب نے انکو اپنے سامھنے بٹھائے اور احوال پرس ہوئے تب موسی عم نے جو کچھ
احوال مصر کا اپنا تھا فرعون اور قبطی کا سبب بیان کیا خدا تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ
عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ * پس آیا موسی شعیب
کے پاس اور بیان کیا اوپر اسکے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالموں سے * اسکے
بعد شعیب عم کی بیٹی جسنے موسی عم کو ہمراہ کر کے لائی تھین وہ اپنے باپ سے بولی حق تعالی
فرماتا ہی * قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ *
بولی اُن دونوں مین سے ایک نے ای باپ اسکو نوکر رکھ لے البتہ بہتر نوکری جو تو رکھا چاہے وہ
جو زور آور ہی امانت دار * حضرت شعیب نے کہا کہ ای بیٹی بھلا تمنے اُسکا زور دیکھا
کوئے سے پانی اُٹھانے مین امانت دار کیونکر جانا تمنے وہ بولی راہ مین ہمنے اُنکے چال اور گفتگو
سے معلوم کیا تب شعیب عم نے اسبات کو تسلیم کیا اور حضرت موسی سے کہا اللہ
تعالی فرماتا ہی * قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ
حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ
مِنَ الصَّالِحِينَ - کہا شعیب نے موسی سے مین چاہتا ہون کہ بیاہ دون تجھکو ایک بیٹی
اپنی ان دونوں مین سے اس پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھہ برس پھر اگر تو پورے کرے
دس برس تو تیری طرف سے اور مین نہین چاہتا کہ تجھہ پر تکلیف ڈالون تو مجھکو آگے
پاویگا نیک بختون مین سے اگر اللہ نے چاہا * اور موسی عم نے اُن سے کہا تو لہ تعالی * قَالَ
ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ *
موسی نے کہا شعیب سے یہہ ہو چکا ہی میری تیری بیچ مین جو نسی مدت ان دونوں مین سے
پوری کر دون سو زیادتی نہو مجھہ پر اور اللہ پر بھروسا اسکا ہی جو ہم کہتے ہین * یعنے حضرت
موسی نے کہا شعیب سے کہ آٹھہ برس کے بیچ مین ہمکو اختیار ہی چاہون آٹھہ برس نوکری
کر دون یا دس برس لیکن ایسا نہو کہ اپنے قول سے پھر جاؤں * شعیب عم بولا یہہ مومن کا کام
نہین کہ اپنے قول سے پھر جائے * غرض شعیب عم نے آٹھہ برس کے اقرار سے اپنی بیٹی کی

مہر کے عوض اُنکی بکریاں چرانے کو حضرت موسی سے کہواکے اپنی بیٹی کو اُنسے بیاہ دی تاکہ
دونون پر نکاح درست ہو بمصداق اس حدیث کے * اَعطُوا الاَجِیرَ اَجرَہٗ قَبلَ اَن یَجِفَّ
عَرَقُہٗ * یعنے ادا کرو اُجرت مزدور کی آگے اسکے کہ ہووے عرق پیشانی کے اُسکے * اب اس
حدیث سے لازم آتا ہی کہ اُجرت نوکر کی جلدی ادا کرنا واجب ہی * اگرچہ ہزار قطرہ عرق مزدور کی
پیشانی سے نکل آوے اور خشک ہو تو بھی کوئی اسکا غور نہین کرتا ہی * غرض شعیب عم نے
جب اپنی بیٹی کو حضرت موسی کے سپرد کیا اور ایک عصا جبرئیل عم نے بہشت سے لاکے حضرت
آدم کو دیا تھا وہ عصا حضرت شعیب کے ارث مین پہنچا تھا اپنی بیٹی سے کہا کہ یہہ عصا لائق پیغمبر
مرسل کے ہے موسی کو دیا چاہئے تب وہ عصا لیجا کے حضرت موسی کے سامھنے رکھہ دیا اور کہا کہ
ای موسی تم اگر اس عصا کو زمین سے اُٹھا لے سکوگے تو تمکو دونگا حضرت نے یہہ سنکے جلدی سے
عصا ہاتھہ مین اُٹھا لیا یہہ کرامت دیکھکے شعیب عم اُن سے بولا ای موسی شاید تم کو اللہ تعالی
پیغمبر مرسل کریگا اور ایک بات مین تم سے کہتا ہون سنو زینہار فلانا میدان مین بکری چرانے
مت جائیو وہان اژدہا بہت ہی بکریان کو کھا جائینگے آخر اُس میدان مین بکریان لیگئے جس میدان
مین اژدہا تھا حضرت شعیب نے منع کیا تھا پس موسی نے بہتیرا چاہا کہ بکریونکو سانپون کی
جگہہ سے روکے آخر روک نہ سکا بکریان جاکے وہان چرنے لگین حضرت لاچار ہوکر وہان سے ایک
سرپٹ پر جا بیٹھے نیند آئی عصا پہلو مین رکھکے بولا ای عصا خبردار اگر اژدہا یہان آویگا تو تم مار
ڈالیو جیسا بکریونکو کھانے نہ پاوے نگہبان رہیو یہہ کہکر سو گئے بعد ایک لحظہ کے ایک اژدہا
جگہہ سے نکل کر بکریون کو کھانے آیا پس وہ عصا مثال اژدہا کے بنکر اُس اژدہا کو مار ڈالا حضرت
موسی نیند سے اُٹھکے دیکھتے ہین کیا کہ ایک اژدہا مردہ پڑا خوش ہو کے بکریان لیکر گھر کی طرف چلے
آئے یہہ بات اپنے سسر حضرت شعیب عم سے جاکر کہا ای حضرت وہ اژدہا جو حضور نے
فرمایا تھا خدا کے فضل سے اُس میدان مین مارا گیا پس شعیب عم کو اور یقین ہوا کہ موسی
پیغمبر مرسل ہوگا * کہتے ہین کہ جب موسی عم چار برس شعیب عم کی بکریان چرائین
پانچوان سال مین شعیب نے کہا ای موسی تمہارے اقبال سے اگر اس سال ہماری بکریان
بچہ نر جنینگی تو تمکو دے ڈالینگے پس خدا کی مرضی ایسی ہوئی سب بچہ نر جنی اُنکو دے ڈالے *

چھٹا سال مین پھر فرمایا اس سال اگر مادہ جنیگی تو تمکو دے ڈالینگے فضل الٰہی سے سب مادہ جنی حضرت کو ملی * پھر ساتوین سال مین فرمایا اگر اس برس بچہ سیاہ جنیگی یے بھی تمکو ہبہ کرینگے آخر دہی ہوا * پھر آٹھوان سال مین فرمایا اگر اس برس بچہ ابلق جنیگی تو تمھارا ہی مرضی الٰہی سے وہی جنی سب انکو ملی * اب اکر موسی عم کی بکریان شعیب عم کی بکریون سے دونی ہو گئی * پس دس برس حضرت موسی نے عوض مہر کے شعیب عم کی بکریان چرائین بعد اسکے شعیب نے اُنسے کہا ای موسی یے سب بکریان اور لونڈی باندی مال متاع اور صفورہ کو مین نے تمکو سپرد کیا اب تمھارا جی جہان چاہے تہان جاؤ مین اس مین مانع نہین ہون *

* بیان مراجعت حضرت موسیٰ کی شہر مدین سے

طرف مصر کے اور ورود ہہ رسالت کو پہنچنا اور فرعون کو

دعوت کرنا خدا کی طرف بارشاد جناب باری کے *

ایک روز موسی عم کو تمنا ہوئی کہ مصر مین جاکے اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہووے اور اپنے بھائی ہارون سے بھی ملاقات کرے تب اپنے سسر سے رخصت ہوکر صفورہ اور لونڈی باندی بھیڑ بکری مال اسباب سب لیکر مصر کو چلے جب مدین سے ایک منزل کی راہ نکل گئے یہان رات ہوئی مقام کیا اور بکریونکو ایک جگہہ باندھہ رکھا اور بی بی صفورہ پیٹ سے تھین درد جننیکا ہوا مرضی الٰہی ایسا اتفاق ہوا اُسوقت آندھی طوفان بہت آیا ایسا کہ سارا عالم اندھیارا ہو گیا اور آسمان گرجنے لگا یک عالم نے اُس دن آرام نکیا پانی برسنے لگا اور سخت سردی پڑنے لگی تب حضرت موسی آگ نکالنے کو چقماق جھاڑنے لگے آگ نہ نکلی لاچار ہو کر غصے سے چقماق زمین پر پھینک مارا پس خدا کے حکم سے وہ چقماق نے موسی عم سے کہا ای موسی مجھکو خدا کا حکم نہین کہ تمکو آگ دون موسی عم یہہ سنکے اُس سے باز آئے اور آگ کے لئیے متفکر ہوئے اور چارون طرف دیکھنے لگے خدا کی مرضی جانب طور سینا سے ایک شعلہ آگ نظر آئی وہ آگ نہ تھی خدا کا نور تھا اللہ تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا قَضٰی مُوسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ * پس جب پوری کر چکا موسی نے وہ مدت اور لیکر چلا اپنے گھروالونکو

دیکھی کوہ طور کی طرف ایک آگ کہا اپنے گھر والون کو ٹھہر رہو یہان مین نے دیکھی ہی ایک آگ شاید لے آؤن تمہارے پاس وہانسے کچھ خبر یا انگارا آگ کا شاید تم تاپو ٭ پھر جب پہنچا اُس پاس قولہ تعالی ٭ فَلَمَّا أَتٰهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسٰى إِنِّي أَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ٭ پھر جب پہنچا موسی اُس آگ کے پاس آواز ہوئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والے زمین مین اُس درخت سے کہ اے موسی مین ہون مین اللہ جہان کا رب ٭ پھر کہا ٭ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ٭ پھر کہا تحقیق مین ہون پروردگار تیرا پس اُتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہی کہ نام اُسکا طوی ہی اور مین نے پسند کیا تجکو پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہی تحقیق مین ہی ہون اللہ نہین کوئی معبود مگر مین ہون پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میرے کے ٭ منقول ہی جب حضرت موسی مدین سے مصر کو آنے لگے عورت اور بکریان ساتھ لیکر جنگل مین رات کی سردی مین راہ بھولے اور عورت کو جننے کا درد ہوا دور سے آگ نظر آئی طور پر وہ آگ نہ تھی اللہ کا نور تھا اپنی عورت سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین تیرے لئے آگ لاؤن تب موسی عم اپنے عیال کو یہان رکھکے صرف عصا ہاتھ مین لیکر طور کی طرف گئے جب نزدیک اُسکے پہنچا ایک درخت سبز دیکھا کہتے ہین کہ وہ درخت عناب کا تھا یعنے بیر کے درخت کے مثل اور اُوپر سے نیچے تک اُسکے پر نور تھا موسی عم نے جانا کہ یہہ آگ ہی پس جھاڑ کانٹے عصا کے سر پر باندھکے اُس درخت پر رکھدیا تاکہ آگ لاگے اُسمین پکڑے پس وہ نور درخت کا ایک شاخ سے دوسرے شاخ پر اور دوسرے سے تیسرے پر چلا جاتا تھا بھاگتا ہوا غرض عصا جہان رکھدیتا اُسپر آگ نہین لاگتی تب حضرت موسی آگ سے مایوس ہوئے اور اللہ کے حکم سے جب نعلین اپنی پانون سے کھولی اُسوقت دو نعلین دو بچھو ہو گئے ٭ کہتے ہین کہ موسی عم طور کی طرف جاتے وقت صفورہ نے اُن سے کہا تھا کہ خبردار اُس میدان مین سانپ بچھو بہت ہین اُس طرف سمجھ بوجھ کے جائیو حضرت بولا میرے پانون مین نعلین ہین اور ہاتھ مین عصا مجھکو کیا ڈر ہی جب اُس پر اعتماد کیا تب خدا کے حکم سے دو نعلین دو بچھو ہوئے یہہ دیکھ کے

موسی عم ڈر گئے و ہین حق تعالی نے کہا * وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَى فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى * قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى * اور کہا اللہ نے ای موسی یہہ کیا ہی تیرے دہنے ہاتھہ مین بولا یہہ میری لاٹھی ہی اِسپر ٹیکتا ہون اور اُسسے پتے جھاڑتا ہون اپنی بکریون پر اور اُسمین میرے کئے کام ہی * اور کہا ڈالدے اُسکو ای موسی پس ڈالدیا اُسکو پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا پھرتا کہا پکڑلے اُسکو ای موسی اور مت ڈر پھر کردینگے اُسکو پہلے حال پر * یعنے پھر لاٹھی ہو جاویگی * پھر جب پکڑا موسی نے اُسکو پس اللہ کے حکم سے عصا ہو کر ہاتھہ مین آیا * اللہ نے اُس عصا کو قرآن شریف مین ایک جگہہ حَيَّةٌ تَسْعَى * اور ایک جگہہ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ * اور ایک جگہہ مین كَأَنَّهَا جَانٌّ * فرمایا اِسلئے پہلے دیکھنے ہی سانپ کا سا معلوم ہوتا دوڑتا پھرتا اور بزرگی مین ثعبان کے مانند اور صورت مین مانند جان کے یعنے سانپ کی سنگ سے تینون صفتین اُسمین تھین * خبر ہی جب عصا ثعبان کے مانند ہوتا بڑا اژدہا بنتا تو پھر پانون موٹے مثال تاڑ کے اور سات سو دانت نکل آتے اور اُسمین بدن کی مثال نیزے کے ہوتی اگر پتھر پر لگاتے تو پتھر ٹکڑے ہو جاتے پھر کہا اللہ نے ای موسی * اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ * ای موسی پیٹھا اپنا ہاتھہ اپنے گریبان مین کہ نکل آوے سفیدی بغیر برائی کے اور ملا اپنی طرف سے اپنا بازو ڈر سے یعنے بازو ملا ڈر سے سانپ کا ڈر جاتا رہے پس یہہ دو دلیلین ہین تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اُسکے سردارون پر تحقیق وے ہین قوم فاسق * پس حضرت موسی نے خدا کے فرمانے سے گریبان مین ہاتھہ ڈالا اُسمین سے ایک سپیدی ہتیلی پر نظر آئی مثال بیضا کے سفید ظاہر ہوا اِسیکا نام ید بیضا ہی اُسکی روشنی سے جہان روشن ہوا جاتا اور نور اُسکا آفتاب پہ غالب تھا حق تعالی نے دو معجزے حضرت موسی کو دئے تھے ایک عصا اُسسے ہزار طرح کی معجزے ہوتے تھے اور دوسرا ید بیضا اُسسے ایک عالم روشن ہوتا ہے دو معجزے سے خلائق اُن پر ایمان لاتے * حکم ہوا ای

موسی مصر مین جا فرعون کے پاس قولہ تعالیٰ * اِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰى فَقُلْ هَلْ لَكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى * جب پکارا اُسکو اُسکے رب نے پاک میدان مین جسکا نام طوی ہی اے موسی جا فرعون کے پاس اُسنے سر اُٹھایا پس اُسکو کہہ تیرا جی چاہتا ہی کہ تو سنوارے اور راہ بتاؤن تجھکو تیرے رب کی طرف پس تجھکو ڈر ہو * کہا موسی نے ای رب عیال اور بکریان میری بیابان مین پڑے ہین وہان کوئی نہین ہے سب چھوڑکر مصر مین کیونکر جاؤن * کہا مین نے بہشت سے حور بھیجا تیری عورت کے پاس کہ خدمت کرین بچی کی اور دودھ پلاوین اور بھیڑئے نگہبان ہین تیری بکریون کی تو خاطر جمع رکھ اندیشہ مت کر مین نگہبان ہون تیری عورت کا اور بکریون کا تو مصر مین جا فرعون کے پاس * پھر موسی عم بولا قولہ تعالیٰ * قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ * وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ * قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا * بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ * موسی بولا ای رب مین نے خون کیا ہی اُن مین سے ایک جی کو سو ڈرتا ہون کہ مجھکو مار ڈالین اور میرا بھائی ہارون اُسکی زبان چلتی ہی مجھ سے زیادہ سو اُسکو بھیج ساتھ میرے مدد کو کہ مجھکو سچا کرے مین ڈرتا ہون کہ مجھکو جھوٹھا کرین * فرمایا ای موسی زور دینگے ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے اور دینگے تمکو اُن پر غلبہ پھر وے پہنچ نہ سکینگے تم تک ہماری نشانیون سے تم اور جو تمہارے ساتھ ہوا اوپر رہوگے * تب موسی نے پانچ حاجتین اللہ سے مانگی قولہ تعالیٰ * قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ * وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ * وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ * وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ هٰرُوْنَ اَخِي اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ * وَاَشْرِكْهُ فِيْ اَمْرِيْ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا * کہا موسی نے ای رب کشادہ کر میرا سینہ کہ جلدی خفہ نہون اور آسان کر کام میرا محنت اور کھول گرہ میری زبان سے کہ لوگ سمجھین میری بات * یعنے زبان حضرت موسی کی لڑکائی مین جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے اسلئے اللہ سے دعا مانگی الٰہی زبان میری کھول دے اور میرے واسطے وزیر کر میرے بھائی ہارون کو میرے اہل سے مضبوط کر

اُسکے ساتھہ میری قوت کو اور شریک کر اُسکو میرے کام کا یعنے پیغمبری مین شریک کر کہ تیرے پاک ذات کا بیان کرین ہم بہت سا اور یاد کرین ہم تجکو بہت تحقیق تو ہی ہی ہمکو دیکھنے والا * تب اللہ نے فرمایا * قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يَا مُوْسيٰ * کہا اللہ نے ملا تجکو تیرا سوال ای موسی * دل تیرا روشن کیا اور کام تیرا آسان ہوا اور زبان تیری فصیح کی اور تیرے بھائی کو تیرا وزیر کیا اب جا فرعون کے پاس اُسینے سر اُٹھایا * کہتے ہین موسی عم نے جب سوال کیا اللہ سے تب پایا * اور ہمارے محمد مصطفی صلعم کو بے مانگے ہوئے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا علم لدنی اُنکو حاصل تھا اور اُنکے شان پر اللہ تعالی فرماتا ہی * اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ * کیا ہمنے نہین کھول دیا تیرا سینہ ای محمد * اگرچہ تو نے مجھسے نہین چاہا تھے کہ علم اور حکمت سے بھر دیا * اور اُتار رکھا ہمنے تجھپر سے تیرا بوجھہ جسنے توڑی تھی پیٹھہ تیری اور بلند کیا ہمنے واسطے تیرے ذکر تیرا پیغمبرون مین اور فرشتون مین تیرا نام بلند کیا اور ابراہیم خلیل اللہ نے بھی اللہ سے حاجت مانگی تھی جب کعبے کی بنا شروع کی تھی قولہ تعالی * وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ * اور جب اُٹھانے لگا ابراہیم اور اسماعیل بنیادین اُس گھر کی یعنے کعبے کی تب کہا ای رب قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہی سننے والا جاننے والا * اور پھر کہا * رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ * یارب مجھکو اور میرے ماباپ کو معاف کر گناہ سے اپنے جب ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ سے مانگا تب سب کچھ ملا * اور ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مانگے ہوئے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا تھا اور اُنکی شان پر اللہ تعالی فرماتا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ * تو کہ بخشے ای محمد واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہون سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا * پس آدم کو بخشا اُنکی ذلت سے تجھکو شفیع لانے سے ای محمد اور اُمت کو بخشا تیری شفاعت سے * خلاصہ یہہ ہی موسی عم کے چاہنے سے اُنکے بھائی ہارون کو اُنکا وزیر کیا * اور ہمارے محمد مصطفی صلعم کے بے خواہش چار یار کو اُنکے وزیر کیا اور اسیطرح ہر پیغمبر نے اپنے اپنے مقصد کو خدا سے مانگ لئے تھے اور ہمارے پیغمبر کو خدا نے بے مانگے ہوئے اُنکے سب کچھ عنایت کیا تھا * غرض موسی عم اور اُنکے بھائی ہارون کو اللہ نے ارشاد فرمایا *

اذهب انت واخوك بآياتي ولا تنيا في ذكري اذهبا الى فرعون انه طغى فقولا له
قولا لينا لعله يتذكر او يخشى * قالا ربنا اننا نخاف ان يفرط علينا او ان يطغى قال
لا تخافا انني معكما اسمع وارى * فأتياه الى آخر آيات * جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں
لیکر اور سستی نکرو میرے یاد میں جاؤ طرف فرعون کے اُسنے سر اُٹھایا اور کہو اُسسے بات نرم
شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے * کہا دونوں نے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے
ہیں یہہ کہ ہنسے ہم پر یا جوش میں آوے کہا مت ڈرو تحقیق میں تمہارے ساتھہ ہوں سنتا ہوں
اور دیکھتا ہوں * پس جاؤ اُس پاس اور کہو ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے سو بھیجدے
ہمارے ساتھہ بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر اُنکو ہم آئے ہیں تیرے پاس نشانی لیکر
تیرے رب کی اور سلامتی اوپر اُس شخص کے ہی جو پیروی کرے ہدایت کی تحقیق وحی
کیا گیا ہی طرف ہمارے یہہ کہ عذاب اوپر اُس شخص کے ہی جو جھٹلاوے اور منہ پھیرے
پس پھر یہہ ہی کہ تو ایمان لا دعوی باطل چھوڑ دے تو تجکو تین چیز ملیگی ایک جوانی اور دوسری
بادشاہی مشرق سے مغرب تک اور تیسری عمر دراز کرینگے تاکہ تو بادشاہی کرے دنیا میں ہمیشہ
الله نے موسی عم کو رسول کر کر تمام علم اور حکمت کی باتیں اُس میدان مقدس میں کوہ طور پر
سکھلا کے مصر میں فرعون کے پاس جانے کا حکم کیا تب موسی عم یہاں سے اپنی قبیلہ بی بی صفورہ
کے پاس اُس میدان مذکورہ میں جہاں رکھہ گیئے تھے جا کے دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا اُنسے تولد ہوا
اور اُسکی خدمت میں الله نے حوران بہشت مقرر کیا اور بھیڑیئے اور رہبر اُن کی بکریوں کی
پاسبانی کر رہے ہیں * تب موسی عم نے اپنا حال نبوت کا جو جو گفتگو الله سے کوہ طور پر ہوئی تھی
اور توراۃ نازل ہونے کا اور فرعون کے پاس جاکے اُسکو ہدایت کرنے کا یہہ سب صفورہ سے
بیان کیا وہ بولی تم جاؤ خدا کے امر میں دیر نہ کرو جلدی جاکے اُسے خدا کا پیام پہنچاؤ تب حضرت
کا جو اسباب لوازمہ اپنا تھا سو اور صفورہ کو لیکر خدا کو یاد کر کر مصر کو روانہ ہوئے اور بعض نے
کہا کہ صفورہ کو اُس مقام میں رکھکے صرف عصا ہاتھہ میں لیکر عیشا کے وقت شہر میں جا داخل ہوئے
اور اپنا گھر کے در پر جاکے دستک دی بہن اُنکی مریم نے گھر سے نکل کر پوچھا تم کون ہو کہاں سے
آئے حضرت بولا میں مسافر ہوں تب مریم اپنی ماں سے جاکے بولی ای اماجان ایک مسافر

مہمان دروازے پر آیا ہی وہ بولی جلدی جاکے دروازہ کھول دو اور اُسے لاکے کھانا کھلاؤ موسی عم
یہہ سنکر صورت اپنی اجنبی سی بنا کے بچھونا کے کنارے جا بیٹھے بعد اُسکے ہارون اور اُن کے
والد عمران یہہ دونوں نے حضرت کو آکے دیکھا ولیکن قول صحیح یہہ ہی کہ اُسوقت اُنکی بہن اور والد
اُنکا انتقال کئیے تھے اُنکی والدہ نے آکے دروازہ کھول دیا بچھونا اور چراغ اور کھانے کو تمام روٹی
لادی موسی عم کھانیکو کھا رہے تھے ہارون عم نے اپنی ماسے پوچھا یہ کون ہی وہ بولی مسافر مہمان ہی
ہارون عم نے آکے دیکھا کہ حضرت موسی ہی تب اپنی ماسے بولا واہ واہ یہ تو میرا بھائی موسی ہی یہہ
کہکے گلے پکڑ کے رونے لگے اور حضرت موسی کی بھی بہت سی روئی تب موسی عم اپنی والدہ کا
قدم بوس ہوکر تسلی دینے لگے اور ہارون عم نے موسی سے پوچھا ای بھائی ہمنے سنا ہی کہ تمنے
شہر مدین میں حضرت شعیب کی بیٹی سے بیاہ کیا ہی اور وہاں بہت دن رہے ہو حضرت بولا ہان
مینے وہاں شادی کیا اور ایک خوشخبری میں تمکو دیتا ہون یہہ سنو خدا نے مجھکو پیغمبر کرکر فرعون
کے یہاں بھیجا اور یہی واسطہ کوہ طور پر مجھسے کلام کیا ہارون عم اِس بات کو سنکر بہت خوش
ہوئے جلدی سے اُٹھکے تعظیم کی اور دست بوس ہوئے اور خدمت میں حاضر رہے موسی عم نے
اُنسے کہا کہ ای بھائی تمکو بھی اللہ نے میری پیغمبری میں شریک کیا ہی چلو فرعون کے پاس جائیں
اُس مردود کو خدا کی طرف دعوت کرین راہ بتاوین خدا نے مجھکو دو معجزے عنایت کئیے ایک
تو یہہ عصا اگر میں اِسکو زمین پر ڈالون تو اژدہا بن کے سارے کفار مصر کے کھا جائیگا اور جو میں
لونگا سو اللہ کے فضل سے ہزار طرح کے معجزے اِس عصا سے ہونیگے ٭ اور دوسرا ید بیضا جب
جیب میں ہاتھ ڈالو نکالا ید بیضا سپیدی نکل آویگی اور ہر اُنگلیون سے نور نکلیگا تاریکی جاتی
رہیگی جہان روشن ہوگا اللہ کے فضل سے سب کفار پر ہم غالب ہونگے ٭ ہارون عم نے یہہ سنکے
بہت خوش ہوکر کہا اب بنی اسرائیل فرعون کے ظلم سے خلاص پائے ٭ تب موسی اور ہارون عم
دونون فجر کی عبادت سے فراغت کرکے فرعون لعین کے مکان کی طرف گئیے اور اُس مردود نے
اپنے بالاخانیکے سامھنے دونون طرف راہ کے درخت خرما بویا تھا اور اُسکے تلے بڑے بڑے شیر باندھ
رکھے تھے تاکہ کوئی دشمن یکسر اُسکے مکان پر نہ جاسکے بے حکم اُنکے گرد مکان نہ پھرسکے فی الواقع وہان کوئی
ڈرسے اُسکے نہین جاسکتے اللہ کے فضل سے موسی اور ہارون عم جب دونون تشریف لیگئیے تمام

شیرون نے موسی عم کو دیکھکے سلام کیئے اور سب سرنگون رہ گئے پس موسی عم نے جاکے فرعون کے بالاخانہ کے حلقۂ در پکڑ کے ہلادیا جمیع مکان پر اسکے زلزلہ پڑ گیا اور اِنّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِين * یہ ایک آواز دی یے آواز فرعون کے کان مین جا پہنچی پردہ زربفت اُٹھا کے دیکھا کہ موسی عم ہی تب چپکا ہو رہا * اور ایک روایت ہی کہ دو برس فرعونکے دروازہ پر موسی اور ہارون عم رہے دربان اور غیرہ سے کہتے رہے کہ ہم دونون رسول خدا ہین فرعون کے پاس جاکے خبر دو سے مردود کہتے تھے تم دیوانے ہو فرعون ہمارا خدا ہی تم کیا کہتے ہو * پرسے دن پھر اُنھون سے کہا کہ ہمکو فرعونکے پاس جانے دے یا ہماری خبر آسکے پاس پہنچا ہم خدا کی طرف سے آئے ہین اُسکو راہ بتانے کو پھر بھی اُن کافرون نے نہ مانا اور ایک دن ایک مسخرے نے وہ فرعون کے دربار مین ہمیشہ ہزلبات کہا کرتا تھا جاکے بولا یہہ ایک عجیب بات ہی کہ دو شخص دیوانہ سے آپکے در پر قریب دو برس سے ہین وہ کہتے ہین کہ اُسکا خدا ہی سوا تیرے اور کوئی * فرعون مردود نے اِسبات کو سنکے خفہ ہو کر موسی عم کو منا مہنے بلایا اور کہا قولہ تعالی * قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ * وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ * کہا فرعون نے کیا تمکو مین نے نہین پالا تھا بجاے فرزند کے اور برسون تم ہمارے پاس رہے اور کر گیا تو اپنا وہ کام جو کر گیا اور تو نا شکر ہی * پس تھوڑے دن ہوئے تو ہمارے پاس سے نکل گیا ایک قبطی کو خون کرکراب آئے ہو * موسی عم نے کہا سچ ہی مین وہی ہون قولہ تعالی * قَالَ فَعَلْتُهَا اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّالِّيْنَ * فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ * کہا موسی نے کیا تھا مین نے وہ کام اُسوقت اور مین تھا چوکنیے والا پس بھاگا مین تمسے جب تمہارا ڈر دیکھا پھر بخشا مجھکو میرے رب نے اور کیا مجھکو پیغمبرون سے * اور کہا فرعون نے قولہ تعالی * قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ * کہا فرعون نے کون ہی پروردگار تیرا جو تمکو بھیجا ہی * موسی نے کہا قولہ تعالی * قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ * کہا موسی نے پروردگار ہی آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہین اگر ہو تم یقین لانیوالے * یہہ سنکے فرعون نے کہا اپنی قوم سے قولہ تعالی * قَالَ لِمَنْ

قولہ الا تستمعون ط قال ربکم و رب اٰبآئکم الاولین * کہا فرعون نے واسطے اُن لوگوں کے کہ گرد اُسکے تھے کیا نہین سنتے ہو تم کیا کہتا ہی موسی کہ پروردگار تمہارا اور پروردگار تمہارے اگلے باپ دادون کا * کہا فرعون نے قولہ تعالی * قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون * کہا فرعون نے موسی عم کو تمہارا پیغام والا جو تمہاری طرف بھیجا ہی سو باؤلا ہی * موسی عم نے کہا قولہ تعالی * قال رب المشرق والمغرب وما بینہما ان کنتم تعقلون * کہا موسی نے یہہ پیغام ہی پروردگار مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان اُن دونون کے ہی اگر تم سمجھ رکھتے ہو * پس موسی عم ایک ایک بات کہتے جاتے تھے اللہ کی قدرت مین اپنے بتانے کو اور فرعون بیچ مین اپنے سرداروں کو اُبھارتا تھا کہ اُنکو یقین نہ آجاوے اور فرعون بولا قولہ تعالی قال لئن اتخذت الٰہا غیری لاجعلنک من المسجونین * کہا فرعون نے اگر پکڑیگا تو معبود سوا میرے البتہ کر دونگا مین تجکو قیدیون مین سے * موسی نے کہا خدا نے مجھکو تمہر پیغمبر کرکے بھیجا تو کہہ * لا الہ الا اللہ وموسی رسول اللہ * فرعون بولا مین اگر یہہ کلمہ پڑھونگا تو تیرا خدا مجھکو کیا دیگا موسی عم نے کہا اگر تو ایمان لاویگا تو میرا خدا تجھکو تین چیز دیگا اول جوانی دوسرا بادشاہی مشرق سے مغرب تک تیسرا سو برس کی عمر اور مایگی تاکہ تو زندگی دنیا کی عیش و نشاط مین خوبی کاٹے قیامت مین اسکا حساب نہوگا * موسی عم کو خدا کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ فرعون کے ساتھہ نرم نرم بات کہیو اسواسطے موسی عم فرعون مردود سے نرم نرم بات کہتے تھے * فرعون بولا اے موسی آج مجھکو مہلت دے میرے وزیرون سے صلاح کرکے جو مصلحت ہوگی اسکا جواب کل دونگا تب موسی عم اور ہارون دونون اپنے گھر کو چلے آئے بعد اسکے فرعون نے ہامان کو بلا کے جو جو باتین موسی عم سے ہوئین تھی سو سب بیان کین اور بولا کہ مجھکو اور کسی بات کی آرزو نہین ہی مگر مین یہہ چاہتا ہون کہ پھر سر نو سے میری جوانی ہو * وزیر اُسکا ہامان پلید نے اُس سے کہا کہ چند روز ہوا ہی کہ تو نے دعوی معبودیت کا کیا اب اقرار عبدیت کا کرتا ہی خلائق ہنسیگی اگر تجھکو جوان ہونے کی آرزو ہی تو آج کی شب تجھکو مین جوان کردونگا جب رات ہوئی جو اہر فرعون کی ریش مین جو تھا ہامان ملعون اُسے لیکے ایک ترکیب سے خضاب بناکر نیند مین شبکو اُسکی ڈاڑہی مین لگادیا فرعون نے فجر کو نیند سے

اُسنے دیکھا کہ داڑھی اپنی سیاہ ہو رہی ہی * بس اُسکو یقین ہوا کہ مین جوان ہوا * جب فجر کو موسی عم آئے تب کہا ای موسی تیرے پاس تیرے رب کی کیا دلیل ہی اور پیغمبری کا کیا معجزہ ہی موسی عم نے کہا قولہ تعالی * قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ * کہا موسی نے اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر تب تو یقین لاویگا میری پیغمبری پر * کہا فرعون نے قولہ تعالی * قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ * کہا فرعون نے بس لے آ اُسکو اگر ہی تو سچون مین سے * بس موسی عم نے ڈالا عصا اپنا قولہ تعالی * فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ * بس موسی نے ڈال دیا عصا اپنا بس ناگاہ وہ اژدہا اسّی گز کا ظاہر ہوا * اور منہہ اُسکا کہلا رہا اور بہتر پانو اُسکا برابر امثال پانو ہاتی کے اور سات سو دانت ظاہر ہوئے * اور سات ہزار پشم گردن پر مانند تیر اور نیزے کے پیدا ہوئے اور کف منہہ سے اُسکے جس جگہہ گرتا اُس زمین کو جلا دیتا گہاس اُسمین نہین پیدا ہوتی اور اگر آدمی پر گرتا تو وہ مرجاتا علت برص اسکو ہوتی اِس مہیب شکل سے وہ سانپ فرعون کے بالاخانے کی طرف گیا اُسمین سات ہزار آدمی اور چار پائے نیچے پیرون کے اُسکے ہلاک ہوئے اور ایک لب اُسنے فرعون کے تخت کے نیچے رکہا اور دوسرا لب کو شک کے کنگرہ پر رکہا چاہتا تہا کہ اُسکے مکان سمیت اسکو نگل جائے یہہ دیکہکر جلدی سے فرعون اپنے تخت پر سے اُترا اور موسی عم کے پاس آکے معذرت کرنے لگا ای موسی تو مجہکو دعوت کرنے آیا ہی یا ہلاک کرنے اُسنے کہا مین تجہکو خدا کی طرف بلانے کو آیا فرعون بولا مجہکو طاقت نہین کہ تمسے لڑین اِسوقت اپنا اژدہا تھام لے تب موسی عم نے اژدہا کے گردن پر ہاتہہ رکہا عصا ہوکے ہاتہہ مین آیا پہر فرعون تخت پر جا بیٹہا بعد اُسکے موسی عم نے ہاتہہ اپنا جیب مین ڈالکے ید بیضا نکال کر اسکو دیکہلائے قولہ تعالی * وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ * اور بغل مین سے کہینچ لیا ہاتہہ اپنا موسی نے بس ناگہان وہ سفید تہا ید بیضا واسطے دیکہنے والوں کے بس یہہ دیکہکے فرعون اپنی قوم سے بولا اللہ تعالی فرماتا ہی * قَالَ الْمَلَاُ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ * يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ * قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ * يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ *

بولا فرعون اپنے گروہ کے سردارون سے یہہ کوئی جادوگری پڑھا ہوا چاہتا ہی کہ نکال دے تمکو
تمہارے دیس سے اپنے جادو کے زور سے * سو اب کیا حکم دیتے ہو تم وے بولے ڈھیل دے
اُسکو اور اُسکے بھائی کو اور بھیج شہرون مین نقیب کہ لے آدین تیرے پاس جو بڑا جادوگر ہو
پڑھا * فرعون کو وزیرون نے کہا تمہاری بادشاہت مین بہت جادوگر ہین سبکو بلاکے جمع کرو دیکھین
کہ موسی کیونکر جادوگری مین اُنسے بڑھ جائے یا کہ موسی پر غالب ہونگے * پس اُنکے کہنے سے فرعون
نے موسی عم سے چندروز کے واسطے مہلت لی موسی عم اپنے گھر مین آکے عبادت مین مشغول
رہا اسمین چھہ مہینے گذر گئے فرعون نے چار ہزار جادوگر جمع کیا ہر ایک شخص جادوگری مین
ایسا تھا کہ ثانی اُسکا نہ تھا بے نظیر تھا ان مین سے ایک بڑا جادوگر وہ اندھا تھا فرعون نے اُسے
کہا کہ تمکو ہم آج تین سو برس سے پرورش کرتے ہین کھانا کپڑا دیتے ہین اب ہمپر کچھ مصیبت پڑی
ہی تمکو یہہ کرنا چاہیے کہ اپنے اپنے علم اور جادو سے موسی کو زک دو ہمارا ملک سے نکال دو * تب
تمسے ہم خوش رہینگے اور دولت بہت دینگے جادوگرون نے کہا کہ البتہ ہم سب نمک خوار ہین
حضور کے کام مین قصور نہین کرینگے * مگر آلات جادوگری بہت چاہیے آپ ہمکو منگوا دیجیے ہم سب
طلسم تیار کرین تب فرعون نے حکم کیا تمام خزانہ اُسکے خرچ کے واسطے کھول دیا رسی اور پارہ
وغیرہ جو ضروریات سے تھا سب مہیا کر دیا چھہ مہینے تلک جادوگرون نے طلسمات تیار کیا موسی
عم عبادت مین تھے اور فرعون لعین جادو مین مشغول تھا اور بارہ ہزار لشکر سوار و پیادہ جمع کیا
وہین بائین اُسکے مکان کے کھڑا کر دیا اور اطراف مین اُسکے مکان کے بارہ بارہ کوس تک میدان
وسیع تھا اس میدان مین دوپہر کے وقت جب آفتاب گرم ہوا تب جادوگرونے آلات طلسم
ڈالی چار ہزار طلسم ایک بارگی جنبش مین آئے مار کژدم سانپ بچھو عقرب اژدہا سب
بن گئے تمام پتھر و کلوخ میدان کا ہوام ہو گئے تب جادوگرون نے کہا قولہ تعالی * قَالُوا يَا مُوسَى
إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى * قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى * فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى * قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَى
* وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ * کہا اُن جادوگرون نے ای
موسی یا تو ڈال یا ہم ہوین پہلے ڈالنے والے * موسی نے کہا نہین تم ڈالو تب اُنھو نے ڈالے تبھی

رسیان اُنکی اور لاٹھیان اُسکے خیال مین آئین اُنکے جادو سے کہ دوڑتی ہین پھر ڈرنے لگے اپنے جی مین موسی * ہمنے کہا ای موسی تو نہ ڈر مقرر توہی رہیگا سب سے اُوپر * اور ڈال ای موسی جو تیرے داہنے ہاتھہ مین ہی کہ نگل جاوے جو اُن نے بنایا اُنکا بنایا تو فریب ہی جادوگرون کا * پس ڈالا عصا اپنا موسی نے * فَاَلْقیٰ مُوْسیٰ عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ * سب ڈالا موسی نے عصا اپنا پس تبھی وہ نگل نے لگا جو سانگ کا فرون نے بنایا تھا * پس وہ عصا اژدہا ہو کے میدان کے کنارے سے چلے آیا ستر ہزار سر اُسکا تھا اور ہر سر مین ستر ہزار منہہ تھا وہ چار ہزار طلسم جادو جو میدان مین تھے اُسکو دم سے لپٹا کے ایک ہی قمہ مین نگل گیا اور جو آلات اور آوزار اُنکا تھا سبکے سب نگل گیا اُس میدان مین کوئی چیز باقی نہ رہی اُسکا پیٹ بھی نہ بھرا تب فرعون کے مکان کی طرف چلا اور فرعون اُسکو دیکھکے اپنا تخت چھوڑ کر بھاگا جب لوگون نے فرعون کو بھاگتے دیکھا معلوم کیا کہ وہ جھوٹھا بر سر باطل تھا * وہ اژدہا نے ایک لب فرعون کے بالاخانہ پر رکھا اور دوسرا لب اُسکے نیچے لگا کے زمین سمیت مکان کو کھود کر ہوا پر ڈال دیا مکان کا کچھہ نام و نشان نرہا حق اور باطل ظاہر ہوا حق تعالی فرماتاہی * فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ * فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِیْنَ * ثابت ہوا حق اور غلط ہوا جو کچھہ وے کرتے تھے * تب ہارے اُس جگہہ اور پھرے ذلیل ہوکر * تب ندا آئی ای موسی عصا اپنا پکڑ نہ تو ملک مصر برباد کریگا اور ایک ذرا ٹھہروگے تو سارے مصر کو کھا جائیگا تب خدا کے حکم سے موسی عم نے عصا اپنا پکڑا اُسوقت لاٹھی بن کے ہاتھہ مین آیا جادوگرون نے یہہ دیکھکے لوگون سے کہنے لگے کہ عصا موسی کا اژدہا بن کے ہمارے سانگ جادو کو سب کھا گیا جب موسی عم نے اُسکا گردن پر ہاتھہ رکھا پھر عصا بن کے اُسکا ہاتھہ مین آیا * پس یہہ کہہ کر سردار جادوگرون نے آپس مین مشورت کی کہ موسی پیغمبر برحق ہی اب صلاح یہہ ہی کہ ہم اُن پر اور اُنکا خدا پر ایمان لادین اُنکا خدا برحق ہی یہہ کہا اور سجدے مین آگئے اللہ تعالی فرماتاہی * وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سَاجِدِیْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبِّ مُوْسیٰ وَهَارُوْنَ * اور ڈالے گئے جادوگر سجدے مین کہا اُنھون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمونکے اور ساتھہ پروردگار موسی اور ہارونکے * بعد اسکے خدا نے اُنکی آنکھو کی پردہ اُٹھاکے تحت ثری دیکھایا جب سجدے

سے سر اٹھائے پھر عرش اور کرسی و مکان سب دیکھا پھر انھون نے کہا * اٰمنّا برب العالمین *
یعنے ایمان لائے ہم اوپر پروردگار ہجدہ ہزار عالم کے * تب فرعون نے ان سے کہا کہ تمہارا
رب ہم ہین جادوگرون نے کہا کہ نہین ہمارا پروردگار وہ ہی جو پروردگار موسیٰ اور ہارون
کا ہی پھر فرعون نے انسے کہا کہ اسکا خدا تم کو کیا دیگا انھون نے پھر کہا قوله تعالی * اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا
لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ * وے بولے تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ
پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہی
تونے ہمکو اوپر اسکے جادو سے یہہ تو کافر ہی خدا وہ برحق ہی اور تو باطل * اور فرعون نے کہا
جادوگرونکو قوله تعالی * فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ
النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰي * قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰي مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا * پس کہا فرعون نے
جادوگرونکو البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پانون تمہارے مخالف طرفسے اور البتہ سولی پر
کھینچونگا مین تمکو اوپر درختہ کھجور کے اور البتہ جانوگے تم کو نسا ہم مین سے اشد ہی عذاب مین
اور بہت باقی رہنے والا ہی * کہا انھون نے ہرگز نہ اختیار کرینگے تجکو اوپر اس چیز کے آئی ہی ہمارے
پاس دلیلون سے اور اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا اُسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھ تو حکم کرنے
والا ہی سوا اسکے نہین کہ حکم کریگا تو بیچ زندگانی دنیا کے * تب فرعون نے جلادون کو بلاکے
کہا ان نے انھون کا ہاتھ پانون کاٹ ڈالے اور دار پر کھینچے پھر سر سے انھون کے یہہ آواز
نکلی قوله تعالی * قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰي رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ * اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ
اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ * بولے کچھ ڈر نہین ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہم غرض رکھتے ہین کہ
بخشے ہمکو رب ہمارا تقصیرین ہماری اسواسطے کہ ہم ہوئے پہلے قبول کرنیوالے * پس موسیٰ
اور ہارون اپنے مکان پر آئے شکر خدا کا بجا لائے اور کہا اللہ تعالی فرماتا ہی * وَقَالَ مُوْسٰي
رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ *
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰي يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ * قَالَ
قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ * اور کہا موسیٰ نے ای

پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہی فرعون کو اور اسکے سرداروں کو آرایش اور مال بیچ زندگانی دنیا کے ای پروردگار ہمارے تو کہ گمراہ کریں تیری راہ سے ای پروردگار ہمارے نابود کر انکا مال اور سخت کر انکے دلوں کو کہ نہ ایمان لاوین جب تک دیکھین دکھہ کی مار * فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی دعا تمہاری سو تم دونو ثابت رہو اور مت چلو راہ انکی جو انجان ہی یعنے شتابی مت کرو حکم کی راہ دیکھو اور چند روز وعدہ باقی ہی اسکا چالیس برس تلک موسی اور ہارون عم نے فرعون کی دعوت کی اور کہا ای فرعون تو وحدانیت کا اقرار کر خدا پر ایمان لا جو صاحب ہی آسمان اور زمین کا وہ لعین ہرگز نہ مانا اور جھوٹہہ دعوا کرتا رہا * اور ہامان سے کہا فرعون نے قولہ تعالی * وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَى إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۔ کہا فرعون نے ای ہامان بنا واسطے میرے ایک محل یعنے ایک منارہ بلند تو کہ جا پہنچوں میں رستوں کو رستوں آسمانوں پر پس جھانکوں میں طرف معبود موسی کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اسکو جھوٹا * پس ہامانے حکم کیا اینٹ ترکیب دیکے پختہ کیا کہتے ہیں کہ ایجاد اینٹ پہلے ہامان سے ہی تب ایک منارہ ایسا بلند بنایا راج مزدور کو طاقت نہ تھی کہ اوپر اسکے اٹھالے اینٹ جماوے جب اسپر اٹھتا ہوا اڑا کے لیجاتی غرض بہت مال زرخرچ کرکے سات برس میں ایک منار تیار کیا تھا * خدا کے حکم سے جبرئیل آکے اس منارہ پر ایک پر مارا تمام ستیاناس کر ڈالا اور اسکے بنانے والے کو بھی ہلاک کیا اور اسکے اینٹ جلانیوالے کو جلا دیا اور اسکے خمیر کرنیوالے کو ریزہ ریزہ کر خاک میں ملا دیا کوئی بانی کار کو اسکا زندہ نہ رکھا * جب بیس برس گذرے ایکدن آسیہ رض نے سر میں اپنے کنگھی کرتی تھیں کنگھی ہاتھ سے گر پڑی تب یہی بددعا کی الہی تو فرعون کو غارت کر فرعون نے اسبات کو سنکے انسے کہا ای آسیہ شاید تو نے موسی اور ہارون پر ایمان لائی قرینہ سے معلوم ہوتا ہی وہ بولی بیشک ہی آج چالیس برس ہوئے میں خدا پر ایمان لائی ہوں اتنے دن مسلمانی کو چھپا رکھا تھا اب ظاہر کیا * فرعون نے کہا کہ موسی کے دین کو چھوڑ دے تو تجکو میں سونیکا گھر بنا دونگا وہ بولی خدا نے میرے واسطے بہشت میں لعل و یاقوت و جواہر کا مکان بنا رکھا ہی میں دنیا میں تمہارا سونیکا گھر نہیں چاہتی ہوں وہ ملعون بولا میں تمکو سخت عذاب میں ڈالونگا آسیہ بولی جو تیرے جی میں آوے سو کر ڈال

مین پھر گز موسی کے دین کو نہ چھوڑونگی تب ملعون نے حکم کیا اُسکے بدن سے کپڑے اُتار کر
زمین پر سلاکے چاروں ہاتھ پانوٴن مین لوہے کے میخین ماردین جب اُسکے جگر مین درد پہنچا اُسنے
درد دیکھکر روبسوئے آسمان کرکے کہا الہی فرعون مجھکو ستاتا ہی اور سیاست کرتا ہی تاکہ مین
موسی کے دین سے پھر جاؤن اور وہ کہتا ہی کہ سونیکا گھر بنادونگا اور مین نہین چاہتی ہون تو اسکے
عذاب سے مجھکو نجات دیجے پھر فرعون نے کہا ای آسیہ تو موسی کے دین کو چھوڑ دے تب
تجھپر اور عذاب نکرونگا وہ بولی ای فرعون تجھکو میرے بدن سے کام ہی میرے دل سے کیا
علاقہ جو چاہو سو کرو بعد اسکے فرعون شقی وہان سے الگ ہوا اور ایک شخص بصورت موسی کے
آکر کہنے لگا ای آسیہ اسوقت اللہ نے تیرے واسطے بہشت آسمان کے دروازے کھولے ہین فرشتے
آسمان کے تمکو دیکھتے ہین اسوقت کچھ حاجت اللہ سے مانگ تب وہ بولی قولہ تعالی * اِذْ قَالَتْ
رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ *
جب بولی فرعون کی عورت ای رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گھر بہشت مین اور
بچا نکال مجھکو فرعون سے اور اُسکے کام سے اور بچا نکال مجھکو ظالم لوگون سے منقول ہی کہ آسیہ
پہلے فرعون کے گھر مین آتے ہی یہہ بولی تھی الہی توئی مقصود توئی معبود جانم تب اُسکے گھر مین داخل
ہوئین اس عذاب مین فرعون کے گری بہت تکلیف اُٹھائی * اور فرعون کہتا رہا کہ تو موسی کے
دین کو چھوڑ دے اور مجھکو مان نہین تو تجکو اور عذاب مین ڈالونگا * آسیہ بولی ای فرعون
تیرے عذاب سے مین نہین ڈرتی ہون خدا مجھپر حافظ و ناصر ہی * پھر فرعون نے حکم کیا اُن کو
شکنجہ آہنی مین ڈالا تب اللہ تعالی نے اُسکی آنکھون سے حجاب ڈال دیا اور گھر بہشت مین دکھلا
دیا اُنکا خیال بہشت کی طرف رہا فرعون کا عذاب اُس پر کچھ معلوم نہوا * مروی ہی کہ فرشتے نے ایک
سیب بہشت سے لاکے اُسکے ہاتھ مین دیا اسیمین جان اُسکی قبض ہوئی * تفسیر مین لکھا ہی کہ
حضرت موسی کو آسیہ نے پالا تھا فرعون کے گھر مین اور اُنکی مددگار رہی تھین ایمان کی بات کہنے
مین آخر اُنکو فرعون نے مار ڈالا سیاست سے وہ شہید ہوگئین * موسی اور ہارون ع نے چالیس
برس فرعونکو دعوت کی خدا کی طرف آخر مردود نے ایمان نہ لایا ایک دن حضرت موسی کو مارنے کا
خیال کیا اور کہا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ

إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۞ اور بولا فرعون اپنے ارکان کو
کہ مجھکو چھوڑ دو کہ مار ڈالون موسی کو اور پکارے اپنے رب کو ۞ مین ڈرتا ہون کہ بگاڑے
تمھاری راہ یا نکالے ملک مین خرابی ۞ اور فرعون کو موسی نے یہہ جواب دیا کہ مین پناہ لے چکا ہون
اپنے اور تمھارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہین لاتا ہے حساب کے دن پر ۞ اور جسوقت
فرعون نے اپنے لوگون سے یہہ بات کہی کہ چھوڑو موسی کو مار ڈالون اسوقت کوئی مومن وہان
نہ تھا مگر ایک درودگر کہ جسنے حضرت موسی کی ماکو ایک صندوقچہ بنا کے دیا تھا جسمین رکھکے
موسی کو پانی مین ڈالا تھا وہان وہ حاضر تھا نام انکا جبرئیل اسنے کہا اے فرعون موسی رسول خدا برحق
ہے تم اسکو نہین مار سکوگے بہتر یہہ ہے کہ تو اسپر ایمان لا دین اسلام قبول کر یہہ کہکر چلا گیا فرعون
نے اسکو کچھ نہ کرسکا ۞ بعد اسکے فرعونکے لوگون مین سے ایک شخص ایمان دار تھا وہ کہا قوله تعالی
۞ قَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَ
عَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ
التَّنَادِ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۞ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان
لایا تھا اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون کہ آوے تم پر دن ان فرقونکے مانند جیسی رسم پڑی قوم
نوح کی اور عاد اور ثمود کی اور انکے پیچھے جو ہوئے اور نہین ارادہ کرتا ہے اللہ ظلم کا واسطے بندون
کے سو آگے یاد کروگے جو مین کہتا ہون تم کو اور مین سونپتا ہون اپنا کام اللہ کو بیشک اللہ کی
نگاہ مین ہین سب بندے ۞ موسی عم نے ارادہ کیا کہ فرعونکے مکانسے نکل جائے اور قبطیون نے
قصد کیا کہ حضرت کو مارین اسوقت اللہ کے حکم سے جو شیر فرعون کے دروازے پر بندھے ہوئے
تھے وہ سب چھوٹکر قبطیونکو پھاڑ کے کھاگئے اور جو لوگ باقی تھے فرعون کے پاس جلدی جاکے خبر
پہنچائی اور جو لوگ فرعون کے نزدیک تھے انہنے کہا قوله تعالی ۞ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
أَتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي
نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۞ اور کہا سردارون نے قوم فرعونکی کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسی کو
اور اسکی قوم کو کہ دھوم اٹھاوین ملک مین اور موقوف کرے تجھکو اور تیرے بتون کو ۞
کہا فرعون نے اب ہم مارینگے انکے بیٹے اور جیتی رکھینگے ان کی عورتین اور ان پر ہم زور آور

ہین * تب فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کے جتنے بیٹے پیدا ہوویں سب کو مار ڈالو اور اُنکی بیٹیاں جیتی رکھو اور مرد اُنکے عورت کے پاس ہونے نہ پاوے سب کو منع کر دو ہم قاہر ہین وے مقہور اور ہم جبار ہین وے مجبور اور ہم پیسے والے ہین وے مفلس ہم سے مقابلہ نہین کر سکیگا اِن باتون کو بنی اسرائیل سنکر حضرت موسی سے کہنے لگے ای حضرت اگر آپ نہ آتے تو اتنا عذاب بھی ہم پر فرعون نکرتا پہلے سے زیادہ عذاب کرنے لگا اب ہم پر بڑی سختی پڑی * حضرت موسی نے انسے کہا قولہ تعالی * قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ * موسی نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو زمین ہی اللہ کی وارث کرے اُسکا جسکو چاہے اپنے بندون مین اور آخر بھلا ہی ڈر والونکا * وے بولے ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے سے پہلے اور جب تو ہمین آچکا * کہا موسی نے نزدیک ہی کہ رب تمھارا ہلاک کریگا تمھارے دشمن کو اور نایب کریگا تمکو ملک مین پھر دیکھیے تم کیسا کام کرتے ہو * پس موسی ہم ہرسال فرعون کو اور اُسکی قوم کو ایک ایک نشانی دیکھاتے گئے خدا کے عذاب سے ڈراتے گئے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی * وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ * اور دین ہمنے موسی کو نو نشانیان صاف * جب عذاب سے اُن کافرون کو ڈراتے تب وے کہتے تھے ای موسی اگر اس عذاب سے ہم کو تو بچاویگا تو تجھ پر ایمان لاوینگے جب موسی دعا کرتے تو عذاب اُس وقت کا ٹال جاتا پھر کافر اُسسے منکر ہوتے ایمان نہ لاتے جیسا کہ اللہ نے کہا ہی * وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ اور جس بار پڑتے اُن کافرون پر عذاب تو بولتے ای موسی پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھکو تیرے رب نے اگر تو نے اُٹھا یا ہم سے یہہ عذاب تو بیشک تجھکو مانینگے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پھر جب اُٹھالیا ہمنے اُن سے عذاب ایک وعدے تک کہ اُنکو پہنچنا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے عہد شکست کرتے اور نشانیان

ہم بڑی بڑی دکھاتے ایک سے ایک * چنانچہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی * وَمَا نُرِيهِم مِّنْ
آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ * وَقَالُوا يَا أَيُّهَا السَّاحِرُ
الی آخر آیت * اور دکھاتے گئے ہم اُن کو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہمنے اُن کو
عذاب مین شاید وے باز آوین شرک سے اور کہنے لگے موسی کو ای جادوگر پکار ہمارے واسطے
اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھکو تیرے رب نے ہم مقرر راہ پر آوینگے * پھر جب ہمنے
اُٹھالی اُن پر سے تکلیف تبھی وے وعدہ توڑ ڈالتے * اسیطرح نو دفع نو نشانی حضرت موسی نے
اُن پر لائے اور اُنکو ڈراتے گئے پہلے نشانی قحط نازل کیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا * وَلَقَدْ أَخَذْنَا
آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ * اور ہمنے پکڑا فرعون والون کو
قحطون مین اور میوون کے نقصان مین شاید وے نصیحت پکڑین * پس غضب الہی سے
تین برس مصر مین قحط رہا اسکے اندر زراعت و میوے کچھ پیدا نہین ہوئے مارے بھوک
پیاس کے لوگ فرعون کے پاس جاکے گریہ و زاری کرتے تھے تب وہ ملعون ستر ہزار مہمان سرا بناکے
لوگونکو کھانا کھلاتا تھا آخر لاچار ہو کر طعام داری موقوف کیا پھر لوگ اُسسے بے اعتقاد ہو کر کہنے لگے
ای فرعون یہہ جو ہم پر قحط ہی یے موسی کے بد دعا سے ہی * فرعون نے اُنسے کہا کہ تم موسی
سے یہہ بات جاکے کہو ای موسی یہہ عذاب قحط ہم پر سے اُٹھالے تب تم پر ایمان لاوینگے چنانچہ
اللہ فرماتا ہی * فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن
مَّعَهُ * پس جب پہنچی اُنکو بھلائی کہنے لگے یہہ ہی ہمارے واسطے * اور اگر پہنچی اُن کو برائی
تو شومی بتاتے موسی کی اور اُسکے ساتھ والون کی * آخر قوم فرعون موسی کے پاس جاکے مکرو
فریب سے رو رو کے کہنے لگے ای موسی اپنے خدا سے کہو یہہ قحط ہم پر سے دور کرے تب ہم
ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی قحط جاتا رہا اور پانی برسا ایسا کہ تین سو کوس تک زمین مصر
مین پانی برسا سب چیزون مین تازگی آگئی زراعت بہت ہوئی قحط جاتا رہا تو بھی اُن مردود
سب ایمان نہ لائے اور کہنے لگے ای موسی جو کچھ تو لاویگا ہمارے پاس نشانی کہ ہمکو تو اُسسے جادو
کرے سو ہم تجھکو نہین مانینگے * پھر حضرت موسی نے دعا کی یہہ بلائین اُنپر نازل ہوئین حق تعالی
فرماتا ہی * فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ

فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ * پھر اسنے بھیجا اُن پر طوفان مینہہ کا اور ٹڈی اور چیچڑی یعنے جوئین اور مینڈک اور لہو کتنی نشانیان جدی جدی پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وے لوگ گنہگار * تفسیر مین لکھا ہے حضرت موسی کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا اعجبات پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُسنے نہ مانا تب موسی عم نے دعا کی یے بلائین اُسپر پڑین دریا سے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈیان سبزی کھا گئین اور آدمیون کے بدن مین اور کپڑون مین چیچڑیان پڑ گئین اسیطرح ہر چیز مین مینڈک پھیل گئے اور پانی لہو بن گیا آخر ہر گز اُن کافرون نے موسی عم کو نہ مانا تب پہلے عذاب طوفان اُن پر نازل ہوا لوگو نے کہا ای موسی اس بلا سے ہمکو نجات دے تب تجھپر ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی طوفان جاتا رہا سبزی اور زراعت بہت پیدا ہوئی بعد اسکے حضرت نے اُنسے کہا اب ایمان لاؤ اپنا وعدہ پورا کرو * اُنھون نے کہا کہ اب ہم تمکو نہین مانتے کیونکہ یہہ زراعت اور پانی ہر سال ہمارا بخت ہمکو دیتا ہے یہہ تمھاری دعا سے نہین * پھر موسی عم نے دعا کی ٹڈیان بہت آئین تمام زراعت کھا گئین پھر کافرون نے کہا ای موسی یے بلا عذاب ٹڈی کا موقوف کر تو ہم تیرا خدا پر ایمان لاوینگے پھر موسی عم نے دعا کی خدا کے حکم سے باد نے تمام ٹڈیوں کو دریا مین لیجا کر ڈال دیا پھر کافرونے کہا ای موسی یے بلا تمھاری شومی سے تھی ہم تمپر یقین نہین لانیوالے ہین بعد اسکے حضرت نے پھر دعا کی چیچڑیان لوگون کے بدن مین اور کپڑے مین پیدا ہوئین یہان تک کہ کاٹ کاٹ کے کھانے لگین پھر لاچار ہو کر موسی عم کے پاس آئے کہنے لگے ای موسی پھر ہمارے حال پر تو دعا کر کہ اس بلا سے ہم نجات پاوین تو تمپرا ایمان لاوینگے * تب حضرت نے پھر دعا کی یہہ بلائین جاتی رہین پھر اُنکا فرون نے حضرت سے کہا ای موسی یہہ سارا کھیل تیرے جادو کا ہے ہم تجکو ہرگز نہ مانینگے تو بڑا جادوگر ہے کہا تو اتعالی * وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ * اور کہنے لگے کافرون نے ای موسی جو تو لاویگا ہم پاس نشانی کہ تو ہمکو اُسسے جادو کرے سو ہم تجکو نہ مانینگے * پھر حضرت نے دعا کی مینڈک بیشمار پیدا ہوئے کہ کوئی جگہہ اُن کافرونکی چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے سونے کی خالی نہ رہی تمام مینڈک سے بھری تھی سب پلید اُسکے عذاب سے عاجز رہے اور اگر ایک مینڈک مارتے تو

بچاوے آسکے ہزاروں پیدا ہوئے تب فرعون کے پاس لوگوں نے جاکے کہا ہم اسکے عذاب سے نہیں ٹھہر سکتے ہم موسی سے عاجز رہے کہ ہر ہفتے میں ایک ایک بلا میں ہمکو ڈالتا ہی فرعون بولا تم مت ڈرو یہہ اسکے جادو کا کھیل ہی تم اُسکے پاس جاکے کہو ای موسی تب ہم تمکو مانینگے ابکی دفع اس بلا سے ہمکو نجات دے تب اُنھوں نے جاکے حضرت سے التجا کیا پھر حضرت نے دعا کی خدا کے حکم سے مینڈک موقوف ہوئی بعد اسکے حضرت نے اُنسے کہا کہ اب تم ایمان لاؤ خدا پر * آخر منکروں نے نہ مانا جہنم کی راہ لی * پھر موسی نے خدا کی درگاہ میں مناجات کی تب تمام پانی اُن مردودونکے پینے کا دریا ندی نالے میں لہو بن گیا * جب بنی اسرائیل اُسے پیتے تب پانی ہوتا اور اگر فرعونکی قوم پیتیں تو خون بن جاتا * پھر وے عاجز ہوکر فرعون سے کہا ای خداوند ہمارے پینے کا پانی دریا ندی نالے سب لہو ہو گیا اب ہم پانی بغیر مرتے ہیں * فرعون بولا یہہ سحر سازی موسی کی ہی پھر تم اُسے جاکے کہو ای موسی اس دفع اس بلا سے ہمکو بچا لے تب تمھارا دین قبول کرینگے پھر موسی علیہ السلام نے دعا کی خدا کے حکم سے وہ ندی نالے کا خون پانی ہو گیا اور اسی طرح سے حضرت موسی کے بدعا سے ہر ہر بلا اُن کافرون پر نازل ہوتی تھیں تب وے مکر و حیلہ سے ایمان لاوینگے کہکے حضرت موسی کے پاس جاکے بلا دور کروالیتے پیچھے منکر ہوتے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا آخر آیت تک * اور جس بار پڑتے اُنکا اوپر عذاب تو بولتے ای موسی پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھار کھا ہی تجکو تیرے رب نے اگر تو نے اُٹھایا ہمسے یہہ عذاب تو بیشک تجکو مانینگے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو * خدا فرماتا ہی پھر جب اُٹھالیا ہمنے اُنسے عذاب ایک وعدے تک کہ اُنکو پہنچنا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہر گز ایمان نہ لاتے * موسی اور ہارون نے اُنکو یہہ دعا کی ای رب تو نے دی ہی فرعون اور اُسکے سردارونکو زینت مال دنیا کا اور رونق زندگی میں ای رب اسواسطے کہ بہکاویں تیری راہ سے لوگوں کو * سب مال دولت اُنکا تو مٹا دے کہا تو تعالی * رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ * موسی بولا ای رب مٹادے اُنکے مال اور سخت کر اُنکے دلونکو کہ نہ ایمان لاویں جب تک دیکھیں دکھ کی مار * پس اللہ نے فرمایا * قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ *

فرمایا اللہ نے قبول ہوچکی دعا تمھاری ای موسی سو تم دونو ثابت رہو اور مت چلو راہ اُنکی جو انجان ہیں * پس خدا کے حکم سے فرعون اور اُنکی قوم کا مال متاع درم دینار و میوے سب پتھر ہوگئیے یہان تلک کہ جب مرغیان انڈے دیتین زمین پر گرتے ہی سنگ ہوجاتے پھر حضرت موسی کے پاس سب جاکے التجا کئیے ای موسی یہہ جو ہماری چیزین پتھر ہوئین ہیں اگر تیری دعا سے اچھی ہوجاوین توہم تیرا دین قبول کرینگے تب حضرت نے دعا کی سب چیزین اول جیسی تھی تیسی ہوگئین پھر سب کافر موسی عم کی نبوت کے منکر ہوئے اور جادوگر اُنکو ٹھہرائیے باوجود یا نو علامات کے * اول عصا دوسرا ید بیضا تیسرا طوفان چوتھا قحط پانچوان ٹڈی چھیے جوئین ساتوین مینڈک آٹھوان لہو نوین طمس یعنے جمیع چیزین اُنھونکی پتھر اور کنکر ہو گئیے تھین آخر بیس برس تک موسی عم نے دعوت کی پھر بھی کافرون نے ایمان نہ لائے * تب وحی نازل ہوئی ای موسی بنی اسرائیل کو لیکر رات کو مصر سے نکل کر لب دریا میں جا رہو ایسا کہ اہل مصر کو تمھارے جانیکی خبر معلوم نہو تمکو دریا کے پار کردونگا اور فرعون کو اور اُسکی قوم کو بیچ دریا کے ڈبا ماروںگا تب تم اور تمھاری قوم اسکے شر سے رہائی پاؤگے حق تعالی فرماتا ہے * وَاَوْحَيْنَا اِلىٰ مُوْسىٰ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ مُتَّبَعُوْنَ * اور حکم بھیجا ہمنے موسی کو کہ راتوں لے نکل میرے بندون کو البتہ تمھارے پیچھے لگینگے فرعون مع لشکر کے اور ہم اُنکو غرق کرینگے اور تم پار اُتر جاؤگے *

* موسی عم بارشاد جناب باری کے بنی اسرائیل کو لیکر رات کو مصر سے نکل جانیکا

اور فرعون اپنی قوم سمیت دریاے نیل میں غرق ہونیکا بیان ہی *

بحکم الہی دوسرا دن بنی اسرائیل فرعون کے پاس جاکے جو جو لوازمات سونے چاندی کپڑے زیورات وغیرہ سامان چاہنا تھا عاریت مانگا فرعون نے خوش ہوکر اُنکو حکم کیا کہ جو کچھ تمھین درکار ہوسو ہمارے سرکار سے اور قبطیونسے بے تکلف جواہرات کا گنج کھول کے لیلو * تب بنی اسرائیل فرعون کا حکم پانے سے خزانے خانے میں سے اسکے جاکے سونے چاندی لعل وجواہر و زیورات جو کچھ کہ ان کو مقصود و مطلوب تھا سامان اور قبطی کے گھر سے بھی لے لئیے اور قبطی نے اُنکو دینے میں کچھ تردد نکیا کیونکہ ہر سال بنی اسرائیل اُن سب سے زیورات عاریت مانگ کے نماز پڑھنے کے لئیے عید کے دن میدانکی طرف نکل جاتے تھے اس لئیے آج بھی چاندی سونے کے اسباب

دینے میں آن پہ کچھ گمان فرار کا نہ پایا بے تکلف دے دیا * کہتے ہیں کہ کل شمار میں بنی اسرائیل
کے چھ لاکھ مرد عاقل اور بالغ سوائے عورت اور لڑکے کے تھے سب کمر باندھکے شب کو مصر سے
نکل جانیکو تیار ہوئے خدا کی مرضی ایسا ہوا اُس دن وبا پڑی شہر میں ہر قبطیوں کے گھر میں
بڑا بیٹا مر گیا وے اپنے غم میں رونے لگے جب رات ہوئی موسی عم مع لشکر مصر سے نکل
گئے اور ہارون عم کو مقدم لشکر کرکے قوم بنی اسرائیل کو فوج فوج سبط سبط پیچھے سے روانا کئے
اور آپ بھی چلے دریا ے نیل کے کنارے ایک میدان میں جمع ہوئے تاریخ نویں شب روز
پنجشنبہ محرم الحرام کی تھی جب صبح ہوئی فرعون کو خبر ہوئی کہ موسی اور تمام بنی اسرائیل ملکر تمہارا
مال و متاع سونے چاندی وغیرہ لیکر شب گذشتہ کو مصر سے نکل بھاگ گئے فرعون بولا جاؤ تم
ان کا پیچھا کرو پکڑ کے سبکو لاکو مار ڈالو اتنا مال اسباب تمہارا ہمارا دغا سے لے بھاگا * شہر اور
بندروں میں سپاہ سالار کو خبر بھیجی اور نقارہ کوس رحلت کا بجایا ایسا کہ آواز اُسکی بارہ
کوس تک گئی یہہ آواز سنکر سرداران تمام مع سپاہ و لشکر چاروں طرف سے شام کیوقت روز دوم
کو فرعون کے دربار آحاضر ہوئے اور ایک ایک سردار کے ساتھ سات سات سو مرد جنگی تھے
اور فرعون اپنے سات لاکھ غلام سیاہ پوش اور وہ بھی سیاہ پوشاک پہن کر گھوڑے پر سوار
ہوکر اور ہامان وزیر اُسکا اُسکو مقدم لشکر کرکے حضرت موسی کے پیچھے کردیا اور خود بھی چلا
آخر بنی اسرائیل کو دریا کنارے جا کے ملے * وہ سب تین شبانہ روز دریا کنارے تھے فرعون کے
فوج کی حشمت اور دبدبہ دیکھکے خوف سے کہنے لگے شاید ہمکو فرعون پکڑ لیگا اتنا لشکر سے ہم مقابلہ نہیں
کر سکینگے فوج اُسکی بہت ہی حضرت موسی نے کہا قولہ تعالی * فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعَانِ قَالَ اَصْحَابُ
مُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ تا آخر آیت * پس جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں کہنے لگے موسی کے لوگ
ہم تو پکڑے گئے * کہا موسی نے کوئی نہیں میرے ساتھ ہی میرا رب اب مجھکو راہ بتاویگا بچالیگا فرعون سے
ہمکو کچھ ڈر نہیں * اُس وقت جبرئیل عم نازل ہوئے اور کہا ای موسی عصا اپنا دریا پر مار قولہ تعالی *
فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ الی آخر آیات * پس حکم بھیجا ہمنے موسی کو کہ مار
عصا سے دریا کو * جب مارا پس پھٹ گیا تو ہو گئی ہر پھانک جیسا بڑا ابھار * اور نزدیک کردیا ہمنے
اس جگہہ دوسروں کو اور بچادیا ہمنے موسی کو اور اُنلوگوں کو جو ساتھ آئے تھے سبکو * اور ڈبادیا ہمنے

ڈوبا دیا ہمنے فرعون اور اُسکے لشکر کو * تفسیر میں لکھا ہی جب موسی عم نے دریا میں عصا مارا پانی پھٹکر بارہ جگہہ سے گلیاں ہوگئیں بارہ قبیلہ بنی اسرائیل اُس میں پیٹھے بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہ گئے وے سب پار اتر گئے اور فرعونیہ ڈوب مرے * اور دوسری روایت ہی کہ جب موسی نے عصا مارا دریا خشک ہو گیا اور بارہ رستے بن گئے بنی اسرائیل بارہ قوم تھے بارہ راہ میں سے نکل گئے اور فرعون لعین دریا کنارے جا کے دیکھتا ہی کہ بارہ رستے دریا میں ہو گئے تب دل میں سوچا شاید یے موسی کے جادو سے ہی یا معجزہ پیغمبری سے اگر میرا لشکر دیکھے تو شاید اُن پر ایمان لاوے تو بڑی ندامت میسر ہوگی تب ایک جھوٹ بات بنا کے اپنے لشکر کو کہی کہ ہمکو اب خوب یقین ہوا موسی بڑا جادوگر ہی دیکھو تو اپنے جادو سے پانی دریا کا سکھا دیا اور بارہ رستہ اُس میں بنا دیا تاکہ تم دیکھ کے اُسکا خدا پر ایمان لاؤ اور اُسکی نبوت پر قائل ہو * اور یہی کہتا تھا دل میں اپنے اگر میری فوج کو دریا میں اُنھوں کے پیچھے جانے سے ڈبا مارے جو پانی دیکھتا ہوں ہیں کہ دو طرف مثال پہاڑ کے دیوار سا معلق ہوا پر کھڑا ہی. بس یہی پس و پیش میں تھا کہ دریا میں گھوڑا ڈالیا نہ ڈالے تب خدا کے حکم سے فورا. جبرئیل عم ایک گھوڑی پر سوار ہو کر فرعون کے گھوڑے کے سامھنے آکھڑے ہوئے اور وہ مرد و اسپ نر پر سوار تھا. جبرئیل عم نے جلدی سے اپنی گھوڑی کو اُسکے سامھنے دریا میں ڈالا اور فرعون کا گھوڑا. جبرئیل عم کی گھوڑی کو دیکھکر اُسکے پیچھے دریا میں کود پڑا ہرچند کہ چاہا فرعون نے کہ اپنے گھوڑے کی باگ تھام لے ہرگز نہ سکا اور فرشتے سوار آ کے فرعون کے لشکر کے گھوڑوں کو چابک مار کر بیچ دریا کے لیجا ڈال دیا جب لشکر فرعون بیچ دریا کے آچکا اُسوقت موسی عم نے چاہا کہ دریا میں عصا مار کر اُن کی راہ نکال دیں اُسوقت خدا کی طرف سے موسی عم پر یے حکم آیا ای موسی * وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُوْنَ * ای موسی چھوڑ دے دریا کو خشک تحقیق وہ لشکر ڈوبنے والے ہیں * تب موسی نے چھوڑا وہ پانی جو دیوار سا ہوا پر معلق تھا سو دونو طرف سے آ کے اُن کو ڈبا مارا * مروی ہی کہ فرعون نے ڈوب مرتے وقت کہا تھا میں ایمان لایا بنی اسرائیل کے خدا پر اور اُسکے رسول پر اور ولیکن حق تعالی فرماتا ہی * وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْبَحْرَ الی آخر آیات * اور پار کیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھے پڑا اُنکے فرعون اور اُسکا

لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جبتک کہ پہنچا اُس پر ڈوبا کہا فرعون نے ایمان لایا یقین کہ کوئی
معبود نہیں مگر جسپر ایمان لائے بنی اسرائیل اور مین بھی فرمانبرداروں سے ہون * خدا کے فرمانے سے
جبرئیل عم نے فرعون سے کہا قولہ تعالی ، آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ * فَالْيَوْمَ
نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ الی آخر آیات * کیا اب ایمان لاتا ہی تو اور تحقیق نافرمانی کرچکا تو پہلے اس سے
اور تھا تو مفسدوں سے * فائدہ جبرئیل نے اُسکو کہا جب لفظ ایمان کا زبان پر لایا ای فرعون تو ساری
عمر اللہ کا مخالف رہا اب عذاب دیکھکر یقین لایا اسوقت کا یقین لانا کیا معتبر یہہ کہکر ایک مشت
خاک اُسکے منہہ پر رکھدی پس وہ بدبخت اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب مرا *
ترجمہ سو آج بچا دینگے ہم تجکو تیرے بدن سے تو ہووے اپنے پیچھاون کو نشانی اور البتہ بہت
لوگ ہماری قدرتون پر دھیان نہیں کرتے * فائدہ وہ جیسا بے وقت ایمان لایا بے فائدہ ویسا ہی
اللہ نے مرگئے پیچھے اُسکا بدن دریامین سے نکال کر ٹیلے پر ڈال دیا کہ بنی اسرائیل دیکھکر شکر کرین
اور عبرت پکڑین بدن بچنے سے اسکو کیا فائدہ * پس موسی عم نے اپنی قوم سے کہا کہ
فرعون اب لشکر سمیت خدا کے حکم سے دریامین غرق ہوا یہہ سنکے بنی اسرائیل نے کہا ای حضرت
جبتک ہم اپنی آنکھون سے اُسکو نہ دیکھینگے تب تک ہمکو یقین نہوگا اُسکے ڈوبنے پر * جب
موسی عم نے خدا کی درگاہ مین دعا مانگی تب موج دریانے لیجا کر اُنسب کی لاشکو جہان بنی اسرائیل
تھے پہاڑون پر پھینکدیا ہڈیان اُنکی وہم برہم شکست ہوتی تھین اس عذاب مین قالب
کے اندر رمق جان تھی بنی اسرائیل دیکھتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ، وَاَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُونَ * اور ڈبا دیا ہمنے فرعون کے لوگونکو اور تم دیکھتے تھے * ایک شخص نے بنی اسرائیل
کی قوم سے یہہ آرزو کی اگر اللہ مجھکو فرعون کو ملا دے تو اُسکی داڑھی سے اپنے گھوڑے کی
باگ بناؤنگا اور اللہ کی مرضی اُسی دن فرعون کو بادریش سرخ مردہ پایا اور اُسکی داڑھی سے
گھوڑے کا باگ بنایا اور اُسکا وزیر ہامان مردودکو بہت ڈھونڈھا پایا وحی نازل ہوئی ای
موسی مصر مین جا ہامان کو وہان پاؤگے اسکو وہ سرا عذاب مین گرفتار کیا ہین سے تب موسی اور
ہارون عم اپنی قوم کو لیکر مصر مین آئے اور فرعون کے گھرون مین جا منزل گاہ کئے اور قوم بنی اسرائیل
اپنے اپنے گھرون جا رہے مال اسباب بہت اُنکو ہاتھ لگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی ، فَاَخْرَجْنَاهُمْ

مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ * كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ * پھر نکالا اسنے فرعون کو اور اُسکی قوم کو باغون سے اور چشمون سے اور گنجو نسے اور مکانون پاکیزہ سے اسی طرحسے کیا اور وارث کردیا اسنے اُن کا بنی اسرائیل کو * مفسرون نے کہا ہی کہ فرعون کے گھر کو اللہ نے مقام کریم فرمایا اسواسطے کہ اُسنے اپنا مکان سب اور سو ہزار مہمان سرا پر سونے سے بنایا تھا بنی اسرائیل کو اللہ نے اُسی مکانون کا وارث کیا * اور ہامان مردود وزیر فرعونکا جو تھا وہ اندھا ہوکر دربدر لقمۂ نان گدائی سے کھاتا پھرتا تھا موسی عم نے اُسکو دیکھکر جناب باری میں مناجات کی الہی تو نے فرمایا تھا کہ ہامان کو فرعونکے ساتھہ ڈبا مارونگا ابتک تو وہ زندہ ہی * ندا آئی اے موسی اسکو خلق میں محتاج کیا میں نے کہ محتاج غیر کا ہونا واسطے لقمۂ نان کے دربدر مانگ کے پھرنا ہر روز گویا اُسکی موت ہی دنیا میں زیادہ اس سے اور تکلیف نہیں یہہ سنکر موسی عم شکر خدا بجالائے * کہتے ہیں کہ جب ملک مصر تمام اُنکا ہاتھہ میں آیا اور کافر سب نیست نابود ہوئے تب خاطر جمع ہوکر اپنی عورت صفورہ کے پاس کہ جس مید انمین اُنکو رکھہ گئے تھے جاکے دیکھتے ہیں کہ دو لڑکی اُن کے بطن سے تو امان پیدا ہوئین اور بھیڑ بکری مال اسباب سب سلامت پائے بلکہ اور بکریان دونی ہو گئی تھین وہان سے سبکو لیکر اپنی والدہ کے پاس مصر میں تشریف لائے اور یہان مقیم ہوئے اور منتظر ایفائے وعدہ حق تعالی کے تھے کہ طور پر جاکے مناجات کرے * پس اللہ نے اُن کو بلالیا طور پر مناجات کے واسطے کہ وعدہ اللہ کا پورا کیا فرعونکے باب میں *

* موسی عم کو طور پر جانیکا اور پیچھے اُنکے اُنکی قوم کو سالہ پوجنے کا بیان ہی *

خدا ایکے فرماتے ہیے موسی عم طور پر جب مناجات کے واسطے گئے فرشتے کرسی بہشت سے لاکر موسی کو طور پر بیٹھنے کو دیئے اور جناب باری کا حکم ہوا اے موسی نعلین اپنے پانو نسے اُتار کر کرسی پر بیٹھکے مناجات کریو نکہ یہہ جاے مقدس اور برکت کی ہی قدم تیرا اسپر نہ گرے تب موسی عم بارشاد جناب باری کے نعلین اپنے پانو نسے اُتار کر کرسی پر بیٹھکے مناجات کی بعد اُسکے حکم الہی ہوا اے موسی تیس رات روزہ رکھہ میں تجھپر کتاب تورات نازل کرونگا کہ جسمین خلائق راہ پاوین میری طرف اور شریعت سیکھین حق تعالی فرماتا ہی * وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا ہمنے موسی کو تیس رات کا * تب موسی عم نے تیس رات روزہ رکھا ہوا تہ

بعد اسکے اپنی قوم سے کہا خدا تعالی مجھہ پر کتاب توراۃ نازل کریگا تاکہ تمکو شریعت سکھاؤن
اور تم ہدایت پاؤ دے بولے ای موسی ہم جبتک آنکھون سے اپنی نہ دیکھینگے تب تک ہمکو
یقین نہ ہوگا تب موسی عم نے اُنسے کہا کہ چلو تم چند آدمی پیرو عالم سردار قوم کا میرے ساتھہ کوہ
طور پر کتاب دیکھلاؤن تب اُنہر آدمی عالم اور صالح لیا اور ایک آدمی یوشع بن نون بوڑھا
ریش سفید تھی اُن کو لیکر ستر آدمی پورا کیا اور کہا کہ تم سب باطہارت پاکیزہ لباس پہنکر
میرے ساتھہ چلو * اللہ تعالی فرماتا ہی * وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا * اور
چن لیئے موسی نے اپنی قوم سے ستر مرد واسطے وعدہ کے ہمارے * پس سبکو لیکر طور پر آئے اور
ایک درخت سے پیچھے توڑکر چابنے لگے اور منتظر حکم الہی کے رہے فورا جناب باری سے حکم آیا
* ای موسی مین نے تجکو روزہ رکھنے کہا تھا کس واسطے تو نے روزہ توڑا موسی عم بولا خداوندا
تجکو خوب معلوم ہی مین نے تیس روزہ رکھا مگر بوے دہن سے مین ڈرا مبادا میرے منہہ سے
بو نکلے اسواسطے پتا چبایا مسواک کیا * فرمایا ای موسی میری خدائی کی قسم ہی روزہ دار کے منہہ کی
بو مجھکو خوش آتی ہی زیادہ مشک وعنبر کی بو سے * چونکہ بے اجازت میری تو نے مسواک
کیا اسلیئے اسکے بدل اور دس رات روزہ رکھہ * پس موسی عم نے ذی الحجہ کی شب غرہ سے
روزہ رکھا محرم الحرام کی دسوین تاریخ تک چالیس روزہ پورا کیا * تفسیر مین لکھا ہی حق تعالی
نے وعدہ دیا موسی عم کو کہ پہاڑ پر تیس رات خلوت کرو کہ تمھاری قوم کو توراۃ دون اس
مدت مین اُنھون نے ایک دن مسواک کی فرشتون کو اُن کے منہہ کی بو سے خوشی تھی وہ جاتی
رہی اُسکے بدل دس رات اور بڑھا کر مدت پوری کی * چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * وَأَتْمَمْنَاهَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً * اور پورا کیا اُسکو موسی نے اور دس روزے سے تب
پوری ہوئی مدت تیرے رب کی چالیس رات * چونکہ حق تعالی نے موسی عم کو وہ ستر آدمی کے
سامھنے جو اُن کے ساتھہ گئے تھے فرمایا ای موسی اور دس روزہ رکھہ تب توراۃ تجکو دون گا
اِس بات کو سنکے وہ سب یقین نہ لائے اور یہہ کہا موسی عم سے قوله تعالی * يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ
لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً * ای موسی نہ ایمان لاوینگے ہم تم پر یہان تک کہ دیکھین ہم اللہ کو
ظاہر سامھنے * موسی عم نے اُنسے کہا کہ کلام الہی تم تمیز نہ کر سکوگے میرے ساتھہ کیونکہ مخلوق کی

بات بغیر کان کے دو عضرے اعضا سے نہیں سنی جاتی ہی اور خالق کی بات تو صرف کان پر
موقوف نہیں بلکہ ایسا ہی کہ معانی در معانی راز در راز * ہرچند کہ موسی عم نے کہا دیے نہ مانے ناگاہ
اللہ کی طرف سے ایک آتش اُن پر آگری وہ ہفتاد تن جاں کے مرگئیے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتاہی
فَاَخَذَتْکُمُ الصَّاعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ * پھر لیا تمکو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے * بعد اُسکے موسی
عم تاسف کرنے لگے اسی قوم بنی اسرائیل کو میں کیا جواب دونگا وہ سب کیا کہینگے مجھکو تب خدا
کے حکم سے موسی عم نے دعا کی اللہ نے اُنکو زندہ کیا اللہ جل شانہ فرماتاہی * ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ * پھر جلا یا ہمنے تمکو پیچھے مرنے تمہارے تاکہ تم شکر کرو * بعد اسکے موسی عم
اُن سبکو لیکے مصر میں آئے اور دس روزہ رکھکے پھر اُنکو لیکر طور کی طرف گئیے اور اُن کو کہا کہ
میں آگے جاتا ہوں طور پر تم میرے پیچھے آؤ یہہ کہکر جب موسی عم طور پر جلدی گئیے تب اللہ نے
یے حکم فرمایا * وَمَا اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی * قَالَ هُمْ اُولَاءِ عَلٰی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ
رَبِّ لِتَرْضٰی * اور کیوں جلدی کی تو نے اپنی قوم سے ای موسی * بولا وے پیچھے ہیں اور میں
جلد آیا تیری طرف ای میرے رب کہ تو راضی ہو * مفسرون نے لکھاہی کہ موسی عم اُسوقت
طور پر بلا واسطہ سترکلام جناب باری سے سنکے نہایت عشق کے ذوق شوق میں بے اختیار کہا *
قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ * کہا موسی نے ای رب تو مجھکو دیکھا کہ میں تجکو دیکھوں * یہہ سنکے
فرشتے ہفت آسمان کے کہنے لگے ای پسر عمران نمارویست بیچون کار کھتاہی تب خدا نے
فرمایا ای موسی زمین کی طرف دیکھ جب دیکھا تحت ثری میں جتنی مخلوقات تھی نظر آئی اور کہا
خداوندا یے سب تیری مخلوقات ہی مجھے دیدار اپنا دکھلا پھر آواز آئی ای موسی آسمانکی
طرف دیکھ جب دیکھا عرش تک نظر آیا پھر عرض کی خداوندا سا کنان آسمان تیرے آفریدہ
ہیں مجھکو دیدار اپنا دکھلا تسے میں ستر ہزار فرشتے مہیب شکل آسمان سے نزول ہوکر گرد
بگرد موسی عم کے پھرکر کہنے لگے * یَا ابْنَ النِّسَاءِ الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَةِ رَبِّ الْعِزَّتِ * کہنے
لگے ای بیٹا عورت حیض ہونے والی کے چاہیاں جبار کو دیکھنے چاہتے ہو یہہ سنکر موسی مارے ڈر کے
بیٹھ گئیے پھر بعد ایک لحظہ کے امواج عشق نے جوش مارا ذوق شوق سے پکارا * قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ
اَنْظُرْ اِلَیْکَ * بولا موسی ای رب تو مجھکو دیکھا کہ میں تجکو دیکھوں * پھر ستر ہزار فرشتے

بصورت گرگ اور شیر کے نزول ہو کر ایک مہیب آواز سے حضرت موسیٰ کو پکارتے
جسطرح اول فرشتے پکارتے تھے ۔ یا ابن النساء الحیض اتطمع فی رؤیة رب العزت *
کہتے ہیں کہ اسیطرح ستاسی دفع موسیٰ عم نے پکارا و یا رب ارنی انظر الیک * اور فرشتے
آسمان کے اُن کو یہی کہتے تھے * یا ابن النساء الحیض اتطمع تا آخر * پھر ستر ہزار شخص
پشمینہ پوش اپنی صورت دیکھا عصا ہاتھ میں لے پکارتے تھے یا رب ارنی انظر الیک * یہہ دیکھکر
موسیٰ عم متعجب ہوئے کہ ہر شخص خواہندہ دید اللہ حق تعالی کا ہی تب موسیٰ عم نے چپکے
کہا الہی انکے سوا میرے مانند اور بھی کوئی دوسرا ہی * خطاب آیا ای موسیٰ میری قربت کے
سبب تو نے بزرگی پائی اپنے تئیں جانتے ہو کہ تیرا سا کوئی نہیں بلکہ یوں جان کہ ایک پل میں
تجھ سا صدہا پیدا کرتا ہوں * اس بات کو سنکے پھر شوق سے جناب باری میں عرض کی * قال رب
ارنی انظر الیک * یارب تو مجھکو دکھا میں تجھکو دیکھوں * تب جناب باری نے فرمایا * قال
لَن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی * کہا تو مجھکو ہرگز نہ دیکھ
سکیگا دنیا میں لیکن نظر کر طرف پہاڑ کے پس اگر قائم رہے وہ پہاڑ اپنی جگہہ پر پس البتہ دیکھ
سکیگا تو مجھکو دنیا میں * جب اللہ نے ذرہ سی تجلی دکھائی پہاڑ پر موسیٰ عم گر پڑے بے ہوش
ہو کر جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما افاق
قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین * پس تجلی کی اُسکے پروردگار نے پہاڑ کی
طرف کیا اُسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش جب ہوش میں آیا کہا موسیٰ نے ای
رب تیری پاک ذات ہی میں نے توبہ کی تیرے پاس اور میں سب سے پہلے یقین لایا * تفسیر
میں لکھا ہی کہ موسیٰ عم کو اللہ نے بزرگی دی تھی بے فرشتے خدا سے کوہ طور پر کلام کیا اور اُن کو
شوق ہوا کہ دیدار بھی دیکھیں تب اللہ نے ذرا تجلی کی پہاڑ کی طرف پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اُسکی
برداشت نہوئی * پھر خدا نے موسیٰ عم کو فرمایا * قال یا موسی انی اصطفیتک علی الناس
برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین * کہا ای موسیٰ تحقیق میں نے
برگزیدہ کیا تجکو لوگوں پر اپنے پیغام بھیجنے کا اور اپنے کلام کرنے کا پس پکڑ جو کچھ دیا میں نے تجکو
اور ہو شکر کرنیوالوں سے * اُسوقت جناب باری سے جبرئیل پر حکم ہوا بہشت سے لوحین زمرد

کی لادین اور قدرت قلم بحکم ہوا اُس پر توریت لکھا تب چار ہزار فرشتے اُن تختیون کو لیکر
موسی عم کے سامھنے لار کھے حضرت نے اُن تختیون پر دیکھا کہ ہزار سورہ ہین ہزار آیت کی درازی
اُسکی مثال سورہ بقر کے اور ہر آیت مین ہزار وعدہ ہزار وعید ہزار امر ہزار نہی لکھا ہے اور
توریت کے پہلے شروع مین عبادت کا ذکر تس پیچھے صفت علما اور حکما ہی * چنانچہ اللہ تعالی
فرماتاہی * وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ الي آخره *
اور لکھاہمنے واسطے اُسکے تختیون مین ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی * پس
پکڑ اسکو ساتھ قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ عمل کرین اُسکی بہتر باتون شتاب دکھلاؤنگا
مین تمکو گھر نافرمانون کا * موسی عم نے خوش ہو کر جناب کبریا مین عرض کی الہی وے علما حکما
میری اُمت مین سے ہین یا نہین حکم ہوا ای موسی یے سب محمد مصطفی کی اُمت ہین اُنکی
اُمت تمہاری اُمت سے بہتر ہین * حضرت نے عرض کی ای رَبِّ الْوَقْتُ وَقْتِي وَالْعَطَاءُ
غَيْرِي * ای رب ہمارے وقت مین عطا کرنا غیر کو کیا مرضی ہی * حکم آیا ای موسی تو میرا
کلیم ہی اور وہ میرا حبیب کلیم کو حبیب سے کیا نسبت * موسی عم نے عرض کی الہی اُنکو میری
اُمتون مین داخل کر فرمایا ای موسی پیغمبری تیری اُسوقت معتبر ہو گی جب محمد مصطفی
آخرالزمان پر ایمان لاؤگے حضرت موسی اسباط کو سنکے اُسی وقت خاتم النبی پر ایمان لایا
اور کوہ طور سے اُتر آئے اور فرشتے الواح توریت لیکر وہ ستر آدمی کے بیچ مین آئے جو کے
نور تجلی سے جل مرے تھے * موسی عم تنگ دل ہو کر اُنکے واسطے درگاہ باری مین مناجات کی
یارب قوم میری ضعیف ہین وے میرے ساتھ خصومت کرینگے اور بولینگے کہ ہمارے
سردار بزرگون کو تم نے لیجا کے ہلاک کیا ہم اُسکا کیا جواب دینگے اغلب کہ وے میرے دین سے
پھر جائین تب موسی عم کی دعا سے اللہ نے انکو زندہ کیا اور وے اُٹھکے موسی عم کے چہرے
کی طرف تاکنے لگے چونکہ نور تجلی سے چہرہ مبارک موسی عم کا پر نور تھا اس لئے کوئی انکے چہرے کی
طرف نظر نہین کر سکتے چشم خیرہ ہو جاتی * تب اپنے چہرے پر نقاب رکھا وہ نقاب نور
سے جل گئی پھر لوگ انکے چہرے کی طرف نظر نہین کر سکتے تب لکڑی کی نقاب بنا کے چہرہ
پر ڈالا سو بھی نور سے جل گئی پھر لوہے کی نقاب بنائی وہ بھی جل گئی پھر جناب باری مین

عرض کی الہی ہمین کس چیز کی نقاب تب ہناد ن ندا آئی ای موسیٰ فقیرون کے خرقے سے نقاب اپنا بنا تب حضرت نے اُسسے بنا کے منہ پر ڈالی تب لوگ آکے حضرت سے بات چیت کرنے بعد اُسکے موسیٰ عم وہ ستر آدمی اور توریت لیکر چالیس دن کے بعد مصر مین تشریف لائے *

* ذکر سامری اور گوسالہ پرستی قوم بنی اسرائیل کی *

مردی ہے بنی اسرائیل کی قوم مین ایک زرگر تھا نام اُسکا سامری کہتے ہین کہ وہ موسیٰ عم کا بھانجا تھا جب بنی اسرائیل کو موسیٰ عم نے فرعون کے قبضے سے مصر سے نکال لے گئے تھے سامری اُسوقت نابالغ تھا جب دریا کنارے سے سب اکٹھے ہوئے اُسکو بہت ڈھونڈھا کہیں نہ پایا * مصر سے آتے وقت میدان مین راہ سے دور پڑا تھا اکیلا بیٹھ کے روتا تھا جبرئیل عم نے اپنے بازو پر اُسکو بہت دن رکھا تھا یہانتک کہ جب ماباپ اُسکے اپنے گھر پر مصر مین آئے تب جبرئیل اُسکو لیجا کے اُسکے ماباپ کے گھر کے دروازہ پر چپکے سے بیٹھا کے چلے گئے چونکہ سامری کو جبرئیل عم سے بہت محبت تھی وہ جانے سے چلا چلا کے رونے لگے باپ اُسکا رونے کی آواز سنکے گھر سے نکل کے دیکھتے ہین کہ اپنا بیٹا ہی رورہا تب گود مین اُٹھا اُسکو گھر مین لے گیا اور ماں اُسکی اُسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی بعد اُسکے چند روز سامری نے زرگری سیکھا * جب موسیٰ عم نے ہارون عم کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل مین رکھ کے اور ستر آدمی کو لیکر طور پر گئے تھے پیچھے اُسکے سامری نے فرصت پاکر سب قوم کو جمع کر کے کہا کہ آج تیس دن ہوئے موسیٰ عم وہ ستر آدمی بہتر مرد کو لیکر کوہ طور پر گئے اُسکے خدا نے مجھکو خبر دی ہے کہ وہ سب کوہ طور پر مرگئے اگر تم اُسکی صداقت چاہتے ہو تو اُسکے خدا کو تمہین دکھاؤن تم اُسسے پوچھو تب حال معلوم ہوگا * انہون نے کہا اچھا کیا مضائقہ تب سامری مردود نے مٹی سے ایک قالب صورت گوسالہ بنا کے بطور سانچہ کے اُسکو آگ مین رکھدیا اور وہ مردود سب سونا روپا بہت سا لا کر اُس آگ مین سانچہ پر ڈال دیئے وہ پگل کے مانی ہو کر اُس قالب کے اندر بیٹھ گیا تب بچھڑا کی صورت بن گئی سامری نے اُس قالب کو آگ مین سے نکال کر ایک بچھڑا سونے کا خوب صورت پاک صاف کر کے رکھدیا اُسیکا نام گوسالہ سامری تھا اور اُسیکو قوم سامری پوجتے تھے * اور محققون نے یون لکھا ہے کہ فرعون دریا مین غرق ہونے کے وقت سامری اُسوقت نابالغ نہ تھا بلکہ جوان تھا

اُسوقت ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر فرعون کے لشکر مین آیا جب اُسکا گھوڑا قدم اُٹھاتا تھا زیر سم سے اُسکے مرتبہ اور بزرگی سے تازہ گھاس پیدا ہوتی تھی سامری نے معلوم کیا شاید کہ جبرئیل ہو گا موسی عم کی مدد کو آئے ہین اُسوقت مشت خاک اُنکے گھوڑیکے سم کے نیچے سے اُٹھا کے رکھی تھی جب کو سالہ بنایا بنی اسرائیل کو کہا کہ آؤ تم یہی خدا کو سجدہ کرو معاذ اللہ منہا تب وہ گمراہ سب سامری کے کہنے سے کو سالہ کے پاس چلے آئے جب سامری نے اس مشت خاک کو بچھڑا کے منہہ پر ڈال دیا تبہی خدا کی قدرت سے اُسکے منہہ سے بے دھڑک گائے کی آواز نکلی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ * پس بنا نکالا اُنکے واسطے ایک بچھڑا ایک دھڑ جس مین چلانا گائے کا کہا سامری نے اُسنے یہہ صاحب ہی تمہارا اور صاحب موسی کا سو وہ بھول گیا یعنے موسی بھول کے اور جگہہ مین گیا * بنی اسرائیل اسکی آواز سنکے یقین لائی اور سجدہ کئیے پوجنے لگے * اور بعضے آدمی بارہ قوم مین سے کہ ایمان اُنکا کامل تھا ان سب سے جدا ہو کر کوہ قاف کی طرف نکل گئیے وہان مسجد بنا کر خدا کی عبادت مین مصروف رہے اور کونا گون نعمت بہشت کی کھاتے رہے * معارج النبوت مین لکھا ہی کہ شب معراج مین رسول خدا نے دیکھا کہ ایک شعلہ نور زمین سے لے ساق عرش تک چمکتا رہا جبرئیل عم سے پوچھا یہہ کس کا نور ہی وہ بولا کہ قوم بنی اسرائیل کو سالہ پوجتے تھے اُن مین سے ایک جماعت نکل کر کوہ قاف مین جا کے خدا کی عبادت کر رہے ہین یہہ اُنہی کا نور ہی حضرت نے فرمایا مجھکو اُن کے پاس لے چلو تب جبرئیل عم اُن پاس رسول خدا کو لے گئے اور کہا * هَٰذَا نَبِيُّكُمُ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَكِّيُّ الْمَدَنِيُّ * یہہ سنتے ہی رسول خدا پر سب کوئی ایمان لائے اور حضرت نے اُن کو تعلیم قرآن کیا سورے مذہب ہر اہادیا اور ہدایت کی تاکہ دین محمدی پر قائم رہے * القصہ موسی عم وہ ستر آدمی اور توراۃ لیکر جب طور سے آئے اپنی قوم مین جا کے دیکھتے ہین کیا کہ ایک کو سالہ بنا کے پوجتے ہین سب مرخفا ہوا اور کہا قولہ تعالی * قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي الی آخر آیات * بولا موسی کیا بری نیابت کی تمنے میری پیچھے میرے کیون جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور ڈالدی موسی نے تختیان سونے کی زمین پر جسمین توراۃ لکھی تھی اور بعضون نے کہا کہ زمرد کی تختیان تھین سات ٹکڑے ہو گئے اُسمین

توریت لکھی ہوئی تھی زمین پر ڈال دیا اور پکڑا اپنے بھائی ہارون کی داڑھی اور کہی سے
کہا کہ سر کا بال پکڑ اونکا کھینچنے اپنی طرف وہ بولا ای میری ماں کے جنے مین بے گناہ ہون قوم کو
مین نے کہا نہ مانا مجھکو ناتوان سمجھا اور نزدیک تھے کہ مار ڈالیں مجھکو پس مت ہنسا
دشمنون کو مجھ پر اور نہ ملا مجھکو گنہگار لوگون مین * موسی اور ہارون عم دونو سگے بھائی تھے
ہارون نے موسی عم کو ماں کے جنے [کے] واسطے کہا کہ رحم کر کے اُنکو موسی عم چھوڑ دے *
آخر موسی عم نے ہارون عم کی داڑھی چھوڑ دیا اور کہا کو سالہ کسنے بنایا بولا سامری نے تب
موسی عم نے سامری کو بلا کے زجر و تہدید کیا اور کہا کسطرح بنایا تو نے اسکو اور خدا کو بھول گیا
قوم مین فتنہ ڈالا یہہ گوسالہ بنا کے سبکو گمراہ کیا تو نے * سامری بولا کہ میرے جی نے یہی مجھکو
کہا قولہ تعالی * قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ الی آخر آیۃ * کہا سامری نے موسی کو کہ دیکھا
مین نے اُس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا لوگون نے اُسکو پس بھر لی مین نے ایک مٹھی خاک پانون کے نیچے
سے اُس بھیجے ہوئے کے * یعنے جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے ایک مٹھی خاک مین نے
لیلی تھی وہی ڈال دی ہمنے گوسالہ کے منہہ پر تبھی سے بات نکلی * اور یہی مصلحت دی مجھکو
میرے جی نے * تب موسی نے آسمان کی طرف منہہ کر کے کہا الہی اگرچہ سامری نے کولہ بنایا
اُسکی زبان کسنے دی * ندا آئی ای موسی اُسکو گویائی مین نے دیا * تب موسی عم نے کہا
یا رب یہہ سب تیرا آزمانا ہی اور کہا قولہ تعالی * اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ الی آخر آیۃ * کہا موسی نے الہی یہہ سب تیرا آزمانا ہی گمراہ کرتا ہی اُسمین
جسکو تو چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسکو تو چاہے تو ہی ہمارا دوست پس بخش ہمکو اور رحم کر
ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہی * جناب باری سے وحی آئی ای موسی تمنے اپنی قوم
ہارون کو سپرد کیا تھا کہ وہ نگاہبان رہے گا کیون تو نے مجھکو نہ سونپا تھا کہ اُنکو ہم راہ پر رکھتے * جب
محمد مصطفی پر نبوت پہنچی اپنی اُمت کو خدا پر سونپا * خبر ہی کہ حشر کے دن اولاد آدم ایک سو
بیس صف مشرق سے مغرب تک کھڑے ہونگے اُسمین صرف محمد مصطفی صلعم کی اُمت اسی
صف ہونگی اُسوقت خدای تعالی فرماویگا ای محمد تمہاری اُمت چھوٹے بڑے جتنے ہیں سبکو
دیکھہ لو موجود ہی اُسوقت مجھہ سے جو مانگوگے سو پاوگے تب حبیب کو نین کہینگے الہی تو اُن کے گناہ

بخشی اور عفو فرما بہشت میں گھر دے درجات اعلی میں پہنچا اپنی دیدار سے شاد کر تا کہ کرم
و تفضل تیرا ظاہر ہو * الغرض موسی عم نے کہا الہی میں نے توبہ کی تو قبول کر تب حکم ہوا ای
موسی توبہ تیری تب قبول ہو گی تمہاری اُمت کو سالہ پرست کو ایک دوسرے سے قتل کروا
یا ملک سے خالی ہاتھ اُن کو نکال دے ان دونوں میں سے جس کو اختیار کروگے تب اُن کی اور
تمہاری توبہ میری درگاہ میں قبول ہو گی موسی عم نے بنی اسرائیل کو جو بت پرست تھے بلا کے
اللہ کی طرف سے یہہ بات کہی کہ سزاے اعمال بت پرستی ان دونوں میں سے جسکو اختیار
کروگے نجات پاؤگے * انہوں نے کہا ای موسی ہمکو غربت مدتہ برداشت نہیں آپس میں
لڑ کے مرجانا بہتر ہی تب حضرت جل اعلی سے خطاب آیا ای موسی ان کو کہہ دے کہ اپنے
منہ سے کپڑا اُتار کر اپنے اپنے گھر کے دروازے پر تلوار سے ایک دوسرے کو قتل کرے
تب توبہ انکی قبول ہو گی اگر اس میں کچھ اُف آہ کریگا تو پھر قبول نہو گی پس بجز جان دینے کے
اور کچھ چارہ نہ دیکھا اور مغفرت نہ ہو گی تب صبح کے وقت ستر ہزار مرد کو سالہ پرست تلوار کھینچ کے
باپ بیٹے کو بیٹے باپ کو بھائی بھائی کو آپسمیں سب قتل ہوئے بعد اسکے موسی نے سر برہنہ
درگاہ الہی میں روتا ہوا مناجات کی یہہ آیت * قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ
وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ * موسی بولا ای رب معاف کر مجھکو اور میرے بھائی کو اور ہمکو
داخل کر اپنی رحمت میں اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنیوالا * ندا آئی ای موسی دعا تیری
اور توبہ اُن کی قبول ہوئی بعد اسکے موسی عم نے زمین سے اُٹھا کے تختیاں ہاتھ میں لیں جب غصہ
فرو ہوا کہا قولہ تعالی * وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ الی آخر آیتہ * اور جب فرو
ہوا موسی سے غصہ اُٹھائیں تختیاں اور جو اُن میں لکھا ہوا تھا راہ کی سوجھ ہی اور مہر اُنکے جو اپنے
رب سے ڈرتے ہیں * تب موسی عم نے تورات کی تختیاں ہاتھ میں لیکے بنی اسرائیل کو کہا ای لوگو
تمہارے واسطے ہم نے کتاب تورات لائے کہ احکام الہی اُسمیں ہیں لکھو پڑھو خدا کا حکم بجالاؤ
اُنہوں نے کہا ای موسی اگر ہم پڑھینگے تو کچھ عمل نکرینگے اور اگر عمل کرینگے تو نہیں پڑھینگے اس
میں ایک عمل ہم اختیار کرینگے موسی نے فرمایا عمل بھی کرو اور پڑھو بھی وے بولے یہہ ہمسے
نہوگا کبھی * کہتے ہیں کہ جبرئیل عم نے اللہ کے حکم سے ایک پہار مثل ابر کے اُن کے سر پہ لا رکھا موسی

عم نے اُنسے کہا اے قوم تمہارے سر پر کھڑا ایک عذاب یعنی پہاڑ نمودار ہوا اور پہاڑ کی طرف
دیکھ تب اُنہوں نے دیکھا تو دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ
الیٰ آخر آیت ۔ اور جب اُٹھایا ہم نے پہاڑ اوپر اُن کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور جانا اُنہوں نے یہ
کہ وہ گرپڑے گا اُن پر کہا ہم نے پکڑو جو کچھ دیا ہم نے تم کو ساتھ قوت کے اور یاد کرو جو کچھ بیچ اس کتاب کے
ہے تاکہ تم بچو ۔ پس موسیٰ عم نے اُنسے کہا کہ تم نے ایمان لاؤ اور کتاب توریت پر پڑھو
اسپر عمل کرو کوئی لاپرواہی جو کرو تب بعضوں نے کہا قَالُوْا سَمِعْنَا ۔ سنا ہم نے اور بعضوں نے
کہا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۔ سنا ہم نے اور نہ مانا ۔ جب سرکشوں نے یہ کہا پہاڑ قریب اُن کے
سر پر آیا تب وے مارے ڈر کے بیٹھ گئے پہاڑ بھی اُنکے ساتھ ساتھ نیچے اُترا جب وے کھڑے
ہوتے پہاڑ بھی اُن کے سر پر کھڑا ہوتا تب لوگ مارے خوف کے سبکے سب سجدے میں آ گئے
اور منہ اُنکا مٹی میں ملا کے اپنی آنکھوں سے چرا چرا کے پہاڑ کی طرف دیکھتے تھے کہ مبادا پہاڑ
اُنہوں کے سر پر آ گرے اور مر جاویں پس بعضے ایمان لائے اور بعضے کہنے لگے ایمان لاتے ہم مگر دل
سے نہیں ۔ آخر حق تعالیٰ نے اُن کے سر پر سے پہاڑ اُٹھا لیا جو لوگ کہ توریت پر ایمان لائے تھے وہ
عبادات الٰہی میں مصروف ہوئے اور جو لوگ کہ سرکش تھے گوسالہ پرستی میں رہے حضرت موسیٰ نے
قسم کھا کر فرمایا کہ وہ گوسالہ کو پارہ پارہ کر کے جلا ڈالا اور دریا میں ڈال دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا آخر آیت ۔ کہا موسیٰ نے اُن لوگوں سے دیکھ طرف
اپنے معبود کے جو ہو گیا تھا تو اوپر اُسکے معتکف ابھی جلا دینگے ہم اُسکو پھر اڑا دینگے ہم اُسکو بیچ
دریا کے اُڑا دینا ۔ عبد اللہ ابن عباس نے فرمایا اُسوقت جبرئیل عم نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ
فائدہ کیا ہے اُس بچھڑا کو جلا دینا تب جل جائیگا اور دوسرا قول یہ ہے کہ پتھر سے چور کر کے
دریا میں ڈال دو تب موسیٰ عم نے اُس بچھڑا کو پتھر میں چور کر کر جلا کے دریا میں ڈال دیا
پھر اُن گوسالہ پرستوں نے دریا میں جا کے اُسکا پانی تلک پی لیا مارے کفر کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۔ اور پلایا گیا دلوں میں اُنکے بچھڑا یعنی محبت بچھڑا کی
بسبب کفر کے اُنکے ۔ مروی ہے کہ جو کوئی اُس گوسالہ کا عاشق تھا پانی دریا میں جا کے پیا تمام بدن
اُسکا سیاہ ہو اکا فر ہو مر گیا یہاں تک تھا قصہ فرعون کا واللہ اعلم بالصواب ۔

حکایت بلو شاہ قارون کی اور ہلاک ہونے کا احوال

مصرع * قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت * موسیٰ عم نے اپنی قوم سے کہا کہ اس
تختی سے توراۃ نقل کر لکھ لو اور عمل کرو اور انہوں نے کہا ہم آپ سے نقل کرینگے حکم الہیٰ
ہوا اے موسیٰ اُنسے کہو کہ اس کتاب کو بہت حفاظت اور زینت سے رکھیں موسیٰ نے کہا
یا رب ہمارے پاس زر نہیں کس چیز سے ہم سب توراۃ کو زینت اور حفاظت سے
رکھینگے تب خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے کہا اے موسیٰ جو گھاس میں نے تمکو بتلادیا تھا کہ پھر ا
کو اُس سے جلا دو تو طلا ہوگا میں اور یہہ دو قسم گھاس ملا کے جو پھر رکھو گے فضل الٰہی سے اگر تانبے
پر رکھو گے تو سونا ہوگا اور اگر سیسا پر رکھو گے تو چاندی ہوگی تب موسیٰ عم نے ایک رقعہ قارون کو
لکھا کہ مجھکو فلانی گھاس چاہئے اور ایک رقعہ یوشع عم کے پاس لکھا کہ فلانی گھاس مجھے لا دو اور
ایک رقعہ کالوت کو لکھا کہ فلانی گھاس مجھکو جلد ہی بھیج دو تب تینوں نے گھاس منگوا لی
قارون نے یوشع عم سے کہا کہ دیکھوں تمہارا رقعہ میں موسیٰ عم نے کیا لکھا تھا وہ بڑا چالاک تھا
اُسکا رقعہ پڑھکے پھر کالوت کے رقعہ کا بھی مضمون دریافت کر کے اُن تینوں گھاس سے کیمیا گری
سیکھا اور وہ تینوں گھاس حضرت موسیٰ کو لیجا کے دیئے قارون حافظ توراۃ تھا وہ سب دریافت
کر کے چونکہ جا کے گھر میں کیمیا بناتا اس سے بہت دولت جمع کیا بجز خدا کے کوئی اُسکے حال سے
خبردار نہ تھا خبر ہے کہ عمل قارون کا اول توریت پر تھا جب دولت ہوئی مال کی محبت اور
بخل سے زکوٰۃ مال اور صدقہ نہیں دیا خدا کا حکم نہیں مانتا یہانتک کہ کافر ہوا * مروی ہے قارون
موسیٰ عم کے چچیرا بھائی تھا قارون بیٹا صافین کا اور صافین بیٹا ماهش کا اور ماهش اولاد سے
یعقوب عم کے تھے جب دولت دنیا حاصل ہوئی مارے غرور اور تکبر کے موسیٰ عم سے نافرمانی
کی اور خدا کے نزدیک کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى
عَلَيْهِمْ تا آخر آیہ * قارون جو تھا سو موسیٰ کی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا اُن پر اور ہمنے دیئے تھے
اُسکو خزانے ایسے کہ اُسکی کنجیوں سے تھک گئے کئی مرد زور آور * عبداللہ ابن عباس نے
اُسکو روایت کیا کہ ستر مرد زور آور مقرر تھے اسکی کنجیاں اُٹھانے رکھنے * اور دوسری
روایت ہے کہ سات اونٹ کا بوجھ تھا * اور مجمع الرائض میں یہ روایت کیا ہے توراۃ میں دیکھا

تهی ستر اونٹ کا بوجه تها * اور مولف نے اس کتاب کے بهی دیکها تورات مین لکها هی * اور
هر ایک کنجی کا وزن نیم درم تها چنانچه ایک ایک کنجی سے ستر ستر گنج کے در کهولتے تهے اب
کن لوکتے گنج هوئے قارون کے * اور اوسکی قوم نے اوسے کہا قوله تعالی * اِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ تا آخر * جب کہا قارون کو اوسکی قوم نے مت خوش هو تحقیق نهین
الله دوست رکهتا هی بهت خوش هونیوالون کو اور جو تجکو الله نے دیا هی اوسسے بهلا گهر
پیدا کر اور نه بهول اپنا حصه دنیا سے بیچ حصه کے موافق کهاوین اور زیاده مال سے آخرت کما
اور احسان کر خلق پر جیسا احسان کیا الله نے تجهپر اور نه چاه فساد بیچ زمین کے تحقیق الله نهین
دوست رکهتا هی فساد کرنیوالون کو * اور صدقات اور زکواة اور خیرات دیا کر محتاجون کو تا کہ
آخر بهلا هو جیسا که الله تعالی فرماتا هی * اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ * بهلائی کر جیسے الله نے بهلائی
کی تجهسے * اور قارون بولا قوله تعالی قَالَ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ * قارون بولا ای
موسی یه تو مجهکو ملی هی دولت ایک هنر سے جو میرے پاس هی اور میرے مال پر کیا
حق رکهتا هی تیرا خدا * اور الله جل شانه نے اوسکے شان پر فرمایا هی * اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَهْلَكَ تا آخر * کیا نجانا اوسنے یه که تحقیق الله نے هلاک کئے هین اوسسے پهلے کئی سنگتین ساته
والے جو اوسسے زیاده رکهتے تهے زور اور مال اور جماعت اور پوچهے نه جائینگے گنهکارون سے
اون کے گناه بے پوچهے دوزخ مین جائینگے * قارون نے حضرت موسی کی باتین نه مانی اور باغی هوا
ایک مکان عالیشان ایسا بنایا که اونچائی اوسکی اسی گز تهی اور اوس پر کنگرے بڑے بڑے
بنائے تهے تمام طلاکاری سے مزین کیا تها سونے کے کواڑین اور تخت مرصع تها یه جامع التواریخ سے
مولف نے لکها اور قصص الانبیا مین یونهین * بعد اسکے بنی اسرائیل کو قارون نے دعوت کی وے
دو گروه هوئے ایک گروه حضرت موسی کی اطاعت مین رها اور ایک گروه قارون کے ساته
فسق و فجور اور شیطانی مین رها * ایک دن اپنی عورت کو خوشی سے لباس فاخره پهنا کے اور
هزار غلام اور هزار لونڈی کو بهی کمر مرصع جواهرات سے آراسته کر کے همراه لیکر بهرنے نکلا چنانچه
الله تعالی فرماتا هی * فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ * پس نکلا قارون اپنی قوم کے سامهنے ساته
آرایش اور طیاری کے اپنے تاج مرصع جواهرات کا سر پر رکهکے تا کہ گرمی آفتاب نه پهنچے اور

غلام حب چپ و راست پس و پیش اُسکے چلتے تھے اور دنیا کے مال کے زندگی کے طالب جو تھے سو قارون کو دیکھکے حرص سے کہتے تھے قولہ تعالیٰ و قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا تا آخر آیۃ * کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے ای افسوس کسطرح ہمکو ملے جیسا کچھ ملا ہی قارون کو دولت. بیشک اُسکی بڑی قسمت ہی اور وہ بولے جسکو ملی تھی سمجھ بوجھ ای خرابی تمھاری اللہ کا دیا ثواب بہتر ہی اُنکو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام * اور نہین سکھائی جاتی یہہ بات مگر صبر کرنیوالون کو * موسی عم کو وحی نازل ہوئی کہ قارون کو کہہ دے کہ زکاۃ مال ہزار دینار مین سے ایک دینار فقرا اور مساکین کو دیوے اگر نہ دیگا تو مغضوب ہوگا تب موسی عم نے قارون سے کہا اُسنے حساب کرکے دیکھا بہت روپی نکلتے ہین دل اُسکا یاری نہ دیا منال ہی * مال ممسک فرج سنگ ہم چون یک بدان * وقت مدخل ذوق یابد وقت بیرون نزع جان * قارون بولا ای موسی مین زکوۃ دون یا نہ دون تمکو اُسے کیا کام * حضرت نے کہا ای قارون کیمیاگری سے سونے چاندی کی ظروفات بناتے ہو جتنے ریزے گرتے ہین اُتنا ہی فقیر محتاجون کو دے ڈال تب بھی زکوۃ مال ادا ہوگا * قارون بولا اگر مین زکوۃ مال دون تو تیرا خدا مجھکو کیا دیگا حضرتنے کہا کہ اُسکی نیکی سے تمکو بہشت ملیگی وہ مردود بولا بہشت سے مجھکو کیا کام ہی * آخر ایک دن موسی عم پر ایک افترا کیا تہمت لگائی تاکہ اُنکو لوگو نہین شرمندہ کرے اور زکوۃ کی بات نہ بولے * ایک دن ایک عورت فاجرہ خوب صورت بنی اسرائیل کی قوم مین سے تھی قارون کے پاس گئی قارون اُسے بولا مین تجکو ہزار اشرفی اور زیورات اچھی اچھی پوشاک بیش قیمتی دونگا تو میرے واسطے ایک کام کر جب بنی اسرائیل کی جماعت ہوگی تم اُن سبکے سامھنے جاکے مجمع مین پکار پکار کے یہہ کہیؤ کہ موسی ہمارا یار ہی ہم سے زنا کرتا ہی تب وہ فاجرانے روپی کے لالچ سے کہا بہت اچھا مین کہون گی پس قارون نے اُسے جو کہا تھا اُتنے روپی دیکے رخصت کیا ایک دن موسی عم منبر پر بیٹھکے مسجد مین وعظ کرتے تھے بنی اسرائیل سب وہان حاضر تھے قارون نے اُس عورت کو وہان بھیج دیا اور خود بھی گیا موسی عم لوگون کو حرام حلال کی باتین فرماتے تھے جو زکوۃ مال نہ دیگا اُسپر عذاب ہووےگا اور اللہ کے یہان مواخذہ ہوگا اور زنا کریگا اُسکو سنگسار کرنا دنیا مین ایسا ہوگا اور آخرت مین ویسا

ہوگا ایسی ایسی باتین سب کو سناتے تھے پس قارون مردود نے پھر مجلس مین بنی اسرائیل کے جا کے یہہ کہا ای موسی اگر تمنے زنا کیا ہوگا تو تمہاری کیا سزا ہی موسی عم بولا بموجب پر قتل واجب ہی قارون بولا البتہ تمنے زنا کیا ہی گواہ موجود ہی * اور اللہ تعالی نے قارون کی جھوٹھہ بات ثابت کیا اور لعنت پڑتی قارون پر چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ٭ یا ایّھا الّذین اٰمنوا الآخر * ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند اُن لوگونکے کہ ایذا دی اُنھون نے موسی عم کو پس پاک کیا اللہ نے اُس چیز سے کہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک تھا آبرووالا * ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات سیدھی پس قارون نے اُس عورت کو بلا کے حاضران مجلس مین کہا کہ کہو تو موسی نے تم سے کیا بد فعلی کیا تھا وہ چاہتی تھی کہ بولے موسی اُسکا یار اور قوم قارون خوش تھا تسپر مین اللہ کی مرضی ہوئی اُسکا دل جھوٹھہ بات سے پھر گیا تب لوگونسے بولی کہ ای نیک لوگو موسی عم پاک ہی اور جو قارون کہتا ہی سو جھوٹھہ بہتان ہی مین اللہ کو ڈرتی ہون جھوٹھہ بات سے * پس موسی عم اِس بات کو سنکے متعجب ہوئے غش مین آگئے منبر سے گر پڑتے فورا جبرئیل عم آکے گودی مین اُنکو اُٹھا لیا اور تسلی دینے لگے ای موسی حق تعالی فرماتا ہی کہ زمین کو تیرے حکم کے تابع کیا جو چاہو قارون کو سو سزا دو تب موسی عم نے قارون کو کہا ای قارون تو جھوٹھہ مت بول افترا مت کر تہمت مت دے خدا سے ڈر اور اُس مردود نے حضرت کو جواب نامعقول دیا تب حضرت نے خدا کے حکم سے زمین پر ایک عصا مارا اور کہا ای زمین قارون کو دبا لے تب زمین نے تخت سمیت اُسکو اور اُسکے تابعداروں کو جو تھے سب کو اُنکے ٹخنون تک دبا لیا بعد اسکے موسی عم سے فریاد کرنے لگے ای موسی ہمکو اِسسے خلاص دے اور کبھی ایسا نہ کہونگا پھر حضرت نے غصے سے زمین کو کہا ای زمین اُن کے زانو تک دبا لے مروی ہی کہ ستر مرتبہ اُن مردودون نے حضرت موسی سے معاف مانگا اور توبہ کی اور حضرت غصے سے کہتے رہے ای زمین دبا لے یہان تک کہ زمین نے اُنکے مہنڈے تک دبا لیا جب ہارون عم نے اُنھون کو اِس عذاب مین دیکھا موسی عم سے کہنے لگے ای بھائی یے سب اور قارون ہمارے برادری ہین بتقصیرین اُنکی معاف کیجیئے پھر حضرت نے غصے سے کہا * یا ارض خذیہ * پھر زمین نے گلے تک دبا لیا تب قارون نے کہا ای موسی تو ہماری دولت

پر طمع رکھتا ہی کہ فقرا بنی اسرائیل کے دینے کو یہ جب کہا جتنا مال متاع گنج اسکا تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اُسکے سامھنے لا رکھا موسیٰ نے کہا ای قارون لے تیرا مال اور زمین کو کہا ای زمین اُسکو اور اسکا مال متاع حشم لشکر مکانات سب دبالے تب زمین نے اُسیوقت خدا کے حکم سے اُسکو اور اُسکے مال متاع درم دینار و مکانات سب فرو کیا دبالیا کچھ اثر اُسکا باقی نرہا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا * فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ الی آخر * بس دھسادیا ہمنے قارون کو اور اُسکے گھر کو زمین مین پس نہوئی واسطے اُسکے کوئی جماعت مددگار سوا خدا کے اور نہ قارون مددلا سکا * قارون کا حال دیکھکے بنی اسرائیل شکر و شناحق کی بجالائے اور بولے قول تعالیٰ * وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ الی آخر * اور فجر کو لگے کہنے جو لوگ شام کو مناتے تھے اُسکا سا درجہ آرے خرابی تعجب ہی کہ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہی رزق جسے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے اور تنگ کرلیتا ہی * بولے نیک والے اگر اللہ احسان نہ کرتا ہم پر تو ہمکو دھسا دیتا آرے خرابی یہہ تو بھلا نہین پاتے کافر منکر * اگر فضل خدا ہم پر نہوتا تو قارون کا سا ہم پر بھی ایسا ہوتا تعجب ہی کافر اس بات کو غور نہین کرتے نہین سنتے جو برائی کرے سو برائی پاوے اور بھلا کرے تو بھلا پاوے * واللہ اعلم بالصواب *

* قصہ عامل مقتول بن سلیمان کا *

روایت کی گئی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نام اُسکا عامل تھا مالک اور دولت اور حشمت اُسکی بہت تھی اُسکے گھر مین فرزند نہ تھا ایک بھتیجا تھا غریب بہت زور آور اپنے چچا کے مال پر طمع رکھتا تھا کہ کوئی وقت فرصت اُسکو ملے چچا کو مار کر مالک اور میراث اُسکا لیوے غرض دنیا کے طمع سے شب کو چپکے اپنے چچا کو مار کر شہر سے باہر لیجا کے دو گانونکے سرحد مین رکھہ آیا اور مالک میراث سلطنت چچا کی پر مالک ہوا اور اُسکا قاتل کون ہی وہ مکر و فریب سے ڈھونڈھتا ہوا گانونکے لوگون پر تہمت ڈالی میرے چچا کو کس نے مارا کون گانون مین مارا گیا سب کو ہمارے حضور مین حاضر کرو اور گانون کے لوگ ایک دوسرے پر تہمت دینے لگے کہ اُسنے مارا ہوگا بس اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو فرماتا ہی * وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ تا آخر * اور جب تمنے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو

ہوالنا ہی جو تم چھپاتے تھے * موسی عم کے پاس لوگ آکے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اس مقتول کے قاتل سے اللہ خبر دے اسکو کسنے مارا تب موسی عم نے دعا کی جبرئیل عم نے حضرت موسی سے کہا حق تعالی فرماتا ہی کہ غماز کو ہم نہا جانتے ہین جن غمازی کیون کر کرون اُنکو کہہ دے کہ ایک گاے ذبح کرے اُسکی زبان لے اُس مقتول پر مارے تب وہ جی اٹھے گا وہ خود بول دیگا جسنے مارا * عبد اللہ ابن عباس نے روایت کیا کہ حق تعالی نے اُنھون کو فرمایا گاے ذبح کرنے کو جونکہ وہ قوم گاے پوجتی تھی اسلیئے اللہ نے فرمایا کر دے اپنے معبود کو ذبح کرین تاکہ معلوم ہو کہ معبود ذبح نہین ہوتا ہی اور جو معبود نہین وہ ذبح ہوتا ہی غرض موسی عم نے خدا کے فرمانے سے اُس قوم کو خبر دی قولہ تعالی * وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً * اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اللہ فرماتا ہی تمکو ذبح کرو ایک گاے تو البتہ قاتل کو معلوم کروگے اور اُنھون نے کہا * قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا * بولے قوم کیا تم ہمکو پکڑتے ہو ٹھٹھے مین اور موسی نے کہا * قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ * پناہ اللہ کی اُسے کہ مین ہون نادانون مین * تب اُن لوگون نے کہا * قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ * پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمکو وہ گاے کیسی ہی * موسی نے کہا اللہ نے فرمایا * قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تا آخر * کہ وہ ایک گاے ہی نہ بوڑھا نہ بچا جوان بیچ مین اُن کے ہی اب تم کرو جو تمکو حکم ہی * پھر اُنھون نے کہا * قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ تا آخر * پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو بیان کر دے کیسا ہی رنگ اُس گاے کا * موسی نے کہا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ الی آخر * اللہ فرماتا ہی وہ ایک گاے ہی خوب زرد رنگ اُسکا خوش آتی ہی دیکھنے والون کو * پھر اُنھون نے کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ الی آخر * پکار ہمارے واسطے ای موسی اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہمکو کس قسم مین ہی وہ گایون مین شبہہ پڑا ہی ہمکو اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاوینگے * موسی نے کہا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تا آخر * اللہ فرماتا ہی وہ ایک گاے ہی محنت والی نہین نہ ہل جوتا ہوا پھاڑنے کو زمین کے نہ پانی دیتی ہی کھیت کو بدن سے پوری تندرست ہی داغ اُسمین کچھ نہین * تب کہا اُنھون نے اب لایا ہی تو ہمارے پاس ٹھیک بات اب ہم ذبح کرینگے * تب

اُس صفت کی گائے تلاش کرنے لگے * جبرئیل عم نے بصورت اجنبی کے آکر فرمایا کہ بنی اسرائیل
میں فلانے کے پاس اُس صفت کی ایک گائے ہی قیمت اُسکی اُسکے چمڑے بھر کے ہی
جو چاہو سو خرید کرے * قصہ گائے کا یوں ہی کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں مرد صالح نیک
بخت تھا ایک بیٹا اُسکا تھا طفل اور ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لیئے اُسگائے کو جنگل میں
خدا پر سونپا کہا الٰہی جب میرا بیٹا بڑا ہوگا اِس گائے کو اُسکو دیجیو یہ کہکے مرگئیے اور وہ گائے
جب بڑی ہوئی جنگل میں اُسکو کوئی پکڑ نہیں سکتا جب وہ لڑکا جوان ہوا نیک بخت صالح
اپنی ماکی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا اور شبانہ روز تین اوقات کرتا ثلث شب سو رہتا اور دوسرے
میں عبادت کرتا اور باقی اپنے باپ کی قبر میں جاکے زیارت کرتا جب فجر ہوتی جنگل و میدان
میں جاکے لکڑیاں چن لاتا اسے بیچ کر پیسے تین حصہ کرکے ایک حصہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور
ایک حصہ اپنی ماکو دیتا اور تیسرے حصے میں سے آپ کچھ کھالیتا ایک دن اُن کی مانے اُسے
کہا ای بیٹے تیرے باپ نے فلانے میدان میں تیرے لیئے ایک گائے خدا پر سونپکے گیا تو جا
ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے خدا سے مانگ تب وہ گائے تیرے ہاتھ آویگی اور اُس
گائے کی شناخت یہ ہی وہ مثال شعاع آفتاب کے دیکھو گے تب وہ اُس میدان میں جاکے کہا الٰہی
وہ گائے جو میرے باپ نے میرے واسطے میدان میں چھوڑا ہی سو مجھکو دے پس خدا کے
حکم سے فوراً وہ گائے اُسکے سامھنے آموجود ہوئی اور بولی ای لڑکے فرمان بردار اپنے ماباپکے
تو میرے پیٹھ پر بیٹھ میں تیری تابعدار ہوں اُسنے کہا کہ میری مانے مجھکو نہیں کہا تیرے
پیٹھ پر بیٹھنے کو مگر یہ کہا ہی کہ تجکو پکڑ کے لیجانے کو پس وہ جوان اُس گائے کو پکڑ کے اپنے
گھر کی طرف لے چلا اِس میں شیطان بصورت رکھوالے کے اُس پاس آکے بولا ای جوان میں
اسکا پاسبان ہوں اسپر میرا اسباب لاد کر اپنے گھر جایا چاہتا تھا جب راہ میں مجھکو کچھ حاجت
پڑی میں اسمیں مشغول ہوا یہ گائے ہمسے چھوٹ گئی تھی مجھکو طاقت نہ تھی کہ میں اسکو
پکڑوں آخر بھاگ گئی اب ہمنے جان پائی تم ہمکو اسپر سوار کر کر اپنے گانوں تک پہنچادو جو
اسکی مزدوری ہوگی مجھسے لو اُس جوان نے کہا جا خدا پر بھروسا کر جب میرا ایمان درست
ہوگا تب تمکو حق تعالیٰ بے توشہ بے راحلہ منزل مقصود کو پہنچا دیگا ابلیس نے کہا کہ اگر چاہو تو

گاے میرے پاس بیچ ڈالو اُسنے کہا کہ میری ماں نے مجھکو نہیں کہا گاے بیچنے کو یہ کہکر قدم آگے
بڑھایا اچانک ایک پرندہ گاے کے پیٹ کے نیچے سے اُڑ گیا اور گاے بھی اُسکے ساتھ بھاگ
گئی تب اُسنے پکارا ای گاے براے خدا میرے پاس آ بس گاے سنکے آکے اُن سے کہا
ای جوان وہ جو مجھکو لے بھاگا تھا وہ مرغ نہ تھا شیطان تھا چاہتا تھا کہ مجھ پر سوار ہو لے بھاگے جب
تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجھکو اُسسے چھوڑا دیا ۞ غرض وہ جوان گاے لیکے اپنی ماں کے پاس
آیا اُسکی ماں نے کہا ای بیٹا ہم غریب ہیں کچھ پیسے روپے خرچ کھانے کا نہیں گاے بیچ ڈال
کہا کتنے کو بیچوں کہا وہ بولا تین دینار تب بازار میں لیگیا خدا نے فرشتے بھیجا گاے کی قیمت بنا
دیا فرشتے نے اُسسے پوچھا تم اسکو کتنے میں بیچو گے وہ بولا تین دینار تب فرشتے نے اُسکو بتلا دیا
اس گاے کو چھہ دینار میں بیچو وہ بولا میری ماں نے تین دینار میں بیچنے کو کہا اگر تم گاے کے وزن دینار
دو گے تو بھی بے حکم ماں کے نہیں بیچوں گا ۞ پھر جوان نے اپنی ماں سے جاکے کہا گاے کی قیمت چھہ دینار
بازار میں ہوتی ہی تب رضا دی جب بازار میں آیا پھر وہ فرشتے نے بارہ دینار قیمت اُسکی کہی
پھر وہ اپنی ماں سے جاکے کہا کہ بارہ دینار قیمت اُسکی ہوتی ہی بس اُسکی ماں نے دریافت کیا شاید
وہ شخص جو قیمت لگاتا ہی فرشتہ ہوگا ہمارا فائدہ بتانے آیا پھر وہ جوان جاکے دیکھتا ہی بازار
میں وہ مرد وہیں کھڑا ہی ابتک ۞ پھر اُسنے جوان کو دیکھکے کہا اب مت بیچو گاے کو تم اپنی
ماں کو جاکے کہو اسکو رکھے جب تک کہ موسی ابن عمران آوے کیونکہ بنی اسرائیل میں ایک
شخص مارا گیا اُسکا قاتل کون معلوم نہیں اسکو وہ خرید کریگا اور اسکا چمڑا بھر روپے وزن
کرکے تم کو دیگا ۞ جب موسی عم آئے وہ گاے اُسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان بتلایا تھا
اُس گاے کو اُس پیرزن سے لیکے ذبح کیا اور اُسکے چمڑا بھر کے روپے وزن کرکے اُن کو دیا
اور زبان اُس گاے کی کاٹ کے اُس عامل مقتول پر ماری جو اوپر گذرا ہی خدا کے حکم سے وہ
مقتول جی اُٹھا اُسکے رگون میں سے اور گلے سے خون جاری ہوا تب اُسنے باآواز بلند اور فصیح
زبان سے کہا ای لوگو گواہ رہیو مجھکو کانوالے نے نہیں مارا میرے بھتیجے نے میری دولت کے
لالچ سے مجھکو مارا ہی اتنا بولکر پھر مرگیا ۞ پس موسی عم نے فرمایا اُس عامل مقتول کے بھتیجے
قاتل کو مار ڈالا اُسکے چچا کا قصاص لیا اور تمام مال و اسباب اُسکا محتاج اور فقیرون کو بانٹ دیا

تب وہانکے لوگ اُس قاتل کے شر سے امان پائے اور رعب کوئی موسی عم پر ایمان لائے *

* قصہ عوج بن عنق کا * راویون نے روایت کیا کہ حق تعالی نے
قوم موسی سے یہہ وعدہ کیا تھا کہ زمین شام مقدس ہی تمکو دونگا جبارون کو مار کے وہان سے
نکال دوگے * مقام اجداد بنی اسرائیل کنعان تھا اب مصر ہوا پیچھے اسکے الله نے حکم کیا تم شام
مین جاؤ خدا کے دشمنون سے جہاد کرو * اور موسی عم اُنھون کے ساتھہ وعدہ فتح کا کیا تھا * وحی
نازل ہوئی ای موسی بارہ آدمی سردار کو بارہ قوم سے بنی اسرائل کے نقیب کر تاکہ ہر ہر سبط
اپنے اپنے سردار کے تابع رہا اور ہمارے رضا پر رہین اور تو اس بات کو اُن سے کہدے کہ
اُن کے سردار نقیب جو اُن پر حکم کرے سو وہ عمل مین لاوے * حق تعالی نے فرمایا * وبعثنا منہم
اثنی عشر نقیبا * اُٹھائے ہمنے اُن مین بارہ سردار * موسی عم سب کو ہمراہ لیکر جب کنعان
مین گئے نقیبون کو شام کی اطراف مین بھیجا کہ احوال جبارون کا دریافت کرکے آوین جب عوج
بن عنق کے پاس گئے دیکھا قد و قامت اُسکی تئیس ہزار تین تیس گز لانبا یہہ قصص الانبیا مین
لکھا اور معارج النبوت مین لکھا ہی کہ تئیس ہزار تین سی تین تیس گز اور روایت مین آیا
ہی کہ آٹھہ سو گز لانبا تھا اُس ایام کے گز سے * مروی ہی کہ نوح عم کے طوفان مین پانی سے بچا تھا
ایسا دراز قد تھا * حدیث مین ہی کہ سمندر مین اُسکے ٹخنون تک پانی ہوتا تھا اُس سین اُترکر
مچھلی پکڑ لا کے ہاتھہ دراز کرکے آفتاب مین بھونکے کھاتا تھا اتنا بڑا لانبا جوان تھا اور تین ہزار پانسی
سی برس اُسکی عمر تھی * اور معارج النبوت مین لکھا ہی کہ تین ہزار چھہ سی برس عمر اُسکی
تھی حضرت آدم کے ایام سے حضرت موسی عم کے زمانے تک زندہ تھا اور اُسکی ماکا نام صفورہ
بیٹی آدم عم کی تھی اور باپ کا نام عنق تھا اور معارج النبوت مین لکھا ہی اُسکا باپکا نام سحبان
اور ماکا نام عنق بنت آدم عم * پس عوج بن عنق موسی عم کے بارہ سردار کو دیکھکے پوچھا تم
کہان سے آتے ہو کہان جاوگے اُنھون نے اپنا حال بیان کیا بعد اسکے عوج نے ان سبکو پکڑ کے اپنے
ازار مین رکھکے گھر مین اپنی جورو کو دکھانے لے گیا اور کہا کہ یہہ سب میرے ساتھہ لڑنے کو آئے
ہین یہہ کہکر زمین پر رکھکے چاہا کہ مثال چونٹی کے پیر سے مل دے اُسکی جورو نے کہا کہ چھوڑ دو
وے ضعیف ناتوان ہین چلے جاوین ان کو مارنے سے کیا ہوگا تیرا حال لوگون مین جاکے بیان کرین *

پس انکو چھوڑ دیا ویسے اُس شہر کے جبّارون کی کثرت اور حقیقت دریافت کرکے ڈر گئے اپنی ولایت کی طرف چلے آئے * اور بولے آپس مین کہ جبّارون کے حال جو ہم دیکھ آئے ہین اپنی قوم سے نہ کہا چاہئے وے بیدل ہین جہاد کا نام سنتے سے بھاگ جائینگے لیکن اُنھون کا احوال موسی اور ہارون عم کو کہا چاہئے تب موسی عم سے وہان کا حال سب بیان کئے انگور اور انار اور قدو قامت اُن کافر جبّارون کی اور ایک ایک انگور انار کئی آدمی کا بوجھ تھا اور اگر ایک انار کا سوانہ نکال لیتا تو دس آدمی کا خوراک ہوتا اور اُسکے کھول کے اندر دس آدمی رہ سکتے اور ایک دانا انگور کا کئی من کا تھا وہان سے لاکے حضرت موسی کو دیکھائے حضرت موسی دیکھکے متعجب ہوئے پس دس آدمی سردار نقیب نے عہد شکست کر احوال وہان کا جو دیکھے تھے اور گرفتار ہونیکا عوج کے ہاتھ مین اپنی قوم سے کہہ دیئے اور جبّارون کے ملک مین جانے کو منع کیئے مگر دو شخص یوشع اور کالوت نے عہد شکست نہ کیا * بنی اسرائیل نے سنکے چاہا کہ جہاد مین نہ جائے تب موسی عم نے کہا ای قوم بھاگیو مت اللہ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہی تم کو اُن کافرون پر فتح دیگا اور قوم نے کہا * قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ تا آخر آیت * بولا قوم ای موسی وہان ایک لوگ ہین زبردست اور ہرگز ہم وہان نہ جاوینگے جب تک وہ نکال نہ جاے وہانسے اگر وہ نکلین وہانسے تب ہم داخل ہونگے * اور کہا دو مرد نے اُن ڈرنے والون مین سے اللہ تعالی کی نوازش تھی اُن دونون پر وہ یوشع بن نون اور کالوت بن فنا او وہ دونون بزرگ نیک تھے بارہ سردار و نہین بنی اسرائیل کے اور وہ دونون حضرت موسی اور ہارون عم کے پیچھے پیغمبر ہوئے * دونون بولے ای قوم پیٹھ جاؤ اُن پر حملہ کرکر دروازے مین * اگرچہ قوم جبّار قوی ہین خدا تم کو فتح دیگا موسی عم سے اللہ نے وعدہ کیا ہی اُن کو ہلاک کریگا جیسا کہ قوم فرعون کو ہلاک کیا * پھر جب تم اُس مین پیٹھے تو تم غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسا کرو اگر یقین رکھتے ہو * وے بولے ہم ہرگز نجاوینگے ساری عمر جب تک وے رہینگے اُس مین سو تم جاؤ اور تیرا رب اور موسی لڑو ہم یہان ہی بیٹھے ہین * یہ سنکے موسی عم نے اُن پر غصہ ہو کر بد دعا کی اور بولا * قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ الی آخر آیت * بولا موسی ای رب میرے اختیار مین نہین مگر میری جان اور میرا بھائی سو تو جدا کرے ہم مین اور بے حکم لوگون مین * فرمایا اللہ نے وہ تو حرام ہوئی اُن پر چالیس برس

جہاد سے پھر گئے ملک شام سو توا نسو من تمہ سے حکم لوگون پر * قصہ یہہ ہی اللہ نے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ جہاد کرو جبّارون سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک تمہارا ہی * حضرت موسیٰ نے بارہ شخص کو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے پر سردار کیا تھا اُن کو بھیجا کہ اُس ملک کی خبر لاؤ وہین سے جو آئے تو ملک شام کی خوبیان بہت بیان کین اور وہان سے اسباط کے جبّارین اُنکی قوت و زور بھی بیان کیا حضرت موسیٰ نے اُن کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبیٔ ملک اور قوت دشمن مت بیان کرو اُن مین دو شخص اس حکم پر رہے یوشع اور کالوت اور دس نرہے جب قوم نے اُن سے اُس عمالقہ جبّار کا زور سنا تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر اُلٹے مصر مین جاوین اور جا نہ سکے اس تقصیر مین چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اس قدر مدت بنی اسرائیل جنگلو نمین پھرتے رہے اُس قرن کے لوگ سب مر رہے تھے مگر دو شخص کہ موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوئے یوشع اور کالوت اور اُن کے ہاتھ سے ملک شام فتح ہوا * القصہ موسیٰ اور ہارون عم عصا ہاتھ مین لیکر ملک شام مین جہاد کو روانہ ہوئے اور بنی اسرائیل جب رات ہوئی مصر مین جانیکا قصد کیا تمام دن رات چلے فجر کے وقت دیکھتے ہین کہ جس جگہہ سے کوچ کئے تھے ابتک اُسی جگہہ پر ہین پھر دوسری شب کو تمام رات چلے فجر کو دیکھتے ہین کہ جہانسے چلے تھے ابتک وہین ہین پیچھے اُنھون کو معلوم ہوا کہ موسیٰ عم کے بد دعا سے یہہ حال ہوا تب یوشع بن نون نے کہا کہ اس میدان مین ٹھہر جاؤ صبر کرو توبہ استغفار کرو جب تک موسیٰ عم ملک شام فتح کر کے آوین تب تک تم یہان رہو تب بنی اسرائیل خدا پر توکل کر کے اُس تیہ مین رہ گئے * مروی ہی کہ بارہ اسباط یعنے بارہ اولاد بنی اسرائیل کی چھ لاکھ آدمی تھے حضرت موسیٰ کی بد دعا سے چالیس برس اس تیہ مین محبوس رہے وہان سے نکل نہ سکے اور وہ تیہ درمیان فلسطین اور رملہ اور اردن اور مصر کے ہی طول اُسکا چھتیس کوس اور عرض اٹھارہ کوس * الغرض موسیٰ عم جب نزدیک شہر عوج کے گئے لوگون کو مہیب شکل دیکھکے ڈر گئے پس حافظ حقیقی کو یاد کر کر آگے بڑھے جب عوج بن عنق نے اُن کو دیکھا چاہا کہ اُنکو بکرے کے چونٹی کی طرح پیر سے مل دے اور کہا کہ شاید تو ہی سردار قوم بنی اسرائیل کا تو نے قبطیون کو دریا مین فرعون کے ساتھہ ڈبا مارا ہی یہہ کہکر موسیٰ عم پر قصد کیا کہ پکڑے موسیٰ عم کا قد دس گز لانبا تھا اور عصا بھی دس گز کا تھا اور اُوپر دس گز اُچھل کر اُسکے

ٹخنون پر عصا مارا وہین مر دو گر پڑا اور مر گیا ٭ روایت مین ہی کہ چالیس برس تہانا بنی اسرائیل وہ تیہ مذکور مین تھے اور چالیس برس تک موسی عم نہ تھے انتقال کئے تھے اور عوج کی لاش میدان مین پڑی ہوئی تھی اور گوشت پوست گل گیا تھا پشت کی ہڈی مثال پہاڑ کے اونچی وہین تھی بعد چالیس برس کے یوشع بن نون نے جبارون کا ملک فتح کر کے مصر مین جب آئے تب اُسکی پشت کی ہڈی سے مصر کے نیل دریا پر پل باندھ دیا ایک مدت تلک خلق اللہ نے اُس پر سے آمد و رفت کیا ٭ الغرض موسی عم عوج بن عنق کو مار کے شاد ہو کر بنی اسرائیل مین جب تشریف لائے اُن کو جہان چھوڑ گئے تھے اُس تیہ مذکور مین آ کے پائے اُنسے کہا ای قوم اللہ نے مجھکو عمالقہ جبار پر فتح دیا اور عوج بن عنق کو مین نے مار ڈالا اب تم چلو ان کا شہر دخل کرین اسرالیں . بحالا وہین تب بنی اسرائیل نے اپنا حال بیان کیا کہ ہم اس میدان سے نکل نہین سکتے ہین حضرت نے فرمایا چلو اپنا اسباب لاد لو شام کی طرف روانہ ہو تب وے تمام رات چلے پھر فجر کو دیکھتے ہین سابق جگہہ پر جہان سے کوچ کیا تھا تبتک وہین ہین تب موسی عم اپنے بد دعا سے جو اُن پر کی تھی ندیم ہو کر اُن کے حال پر دعاے خیر کی یا غفور الرحیم تجھکو خوب معلوم ہی اب وے شام مین جانیکو راضی ہین ان کو اس تیہ سے رہا کر اور اللہ نے فرمایا ٭ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ تا آخر آیت ٭ پس تحقیق وہ زمین حرام ہوئی ہی اُن پر چالیس برس سرگردان پھرینگے ملک مین پس تو افسوس نکر قوم فاسقون پر ٭ اس عذاب تیہ مین رہین گے کیون تمہارے ساتھ جہاد کو نگئے اور تمکو بولے کہ ہم نہین جائینگے تم اور تمہارا خدا جہاد کو جاؤ ٭ حاصل کلام موسی عم بنی اسرائیل کے حال پر اور دخل نہوے ملک شام پر بموجب وعدہ اللہ کے جبارونکو مار کر غم کہاتے رہے وحی نازل ہوئی ای موسی افسوس بتکر واسطے قوم فاسقونکے انکو اُس میدان مین رہنے دے وہان کچھ کہانے کا ہی نہ پینے کا بہت تکلیف کی جگہہ ہی وہ بیابان معروف ہی ٭ پس اللہ نے اُس میدان کا نام انکے واسطے تیہ رکھا ٭ اور موسی عم سے وے کہانیکو مانگتے تھے کیونکہ اُس میدان مین سوا جہاڑ کانٹے کے اور کچھ پیدا نتہا نہ پانی تہا نہ حیوانات تب اُنکے واسطے کہانیکو اللہ نے من و سلوا بھیجا او من ایک چیز کا نام ہی مثل دہنئے کے دانکو آسمان سے گرتا تہا صبح کو سب چنکے لیتے اور کہاتے مگر میٹہا او شیرین تہا ٭ اور سلوا ایک مرغ کا نام ہی مثل ٹیک نامی جانور کے سرخ اور گوشت بھی

نکل آتے تھے یعنی عصر کے وقت ہزاروں جانور اُنھوں کے نزدیک آ رکے آ بیٹھتے جب اندھیری ہوتی بنی اسرائیل بقدر حاجت اُنکو پکڑ کے کباب بنا کے کھا لیتے مدتوں یہی کھایا کرتے اور دھوپ کی شدت سے موسیٰ عم سے چلا مانگے تب حضرت نے جناب باری میں دعا کی اُن پر سایہ نازل کیا چنانچہ اللہ نے فرمایا ہی * وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰي الى آخر آیت اور سایہ کیا ہمنے اُن پر ابر کا اور اُتارا اُن پر من و سلوا کھاؤ ستھری چیزیں جو ہمنے روزی دی شکر اور ہمارا کچھ نہ بگاڑا لیکن اپنا برا کرتے رہے * اور موسیٰ عم سے پانی مانگا حکم اللہ کا ہوا اے موسیٰ اُس میدان میں جو پتھر ہے اُس پر عصا اپنا مار تب پانی نکلیگا * اور بعضوں نے کہا کہ جو پتھر حضرت موسیٰ نے طور سینین سے لائے تھے کلام کے وقت جناب باری سے ملا تھا اُس پتھر کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے اسپر کھڑا ہو کے مناجات کرتے تھے حکم ہوا اے موسیٰ اُسی پتھر پر عصا اپنا مار پانی نکلے گا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * وَاَوْحَيْنَا اِلٰي مُوْسٰي اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ الی آخر آیت * اور حکم بھیجا ہمنے موسیٰ کو جب پانی مانگا اُس سے اُسکی قوم نے ہمنے کہا کہ مار اپنا عصا اُس پتھر پر تو پھوٹ نکلے اُس سے پانی بارہ چشمے * اسواسطے کہ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے سب ایک جگہہ میں نہیں رہتے جدا جدا رہتے اور ایک چشمے سے پانی نہیں پیتے ہمیشہ ایک دوسرے سے آپس میں عداوت و بغض رکھتے تب بارہ چشمے بارہ سبط یعنے بارہ اولاد کے واسطے نکلے اور اپنے اپنے چشمے سے پانی لیتے چنانچہ اللہ نے فرمایا * قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ پہچان لیا ہر ایک لوگوں نے اپنا گھاٹ * موسیٰ عم نے اُنھوں سے کہا کہ من و سلوا ایک روز کے کھانے کے سوا زیادہ مت رکھیو پس اُنکی باتوں کو عمل میں نہ لا کے سب نے ایک ایک مہینے کی خوراک جمع کیئے اسواسطے کہ اُنکو یقین تھا شاید من و سلوا اور نہ اُتریگا باین سبب جمع کیئے اور گنہگار ہوئے اور من و سلوا اُترنا موقوف ہوا * پھر جب درخواست اُنھوں نے موسیٰ عم نے اللہ سے دعا مانگی تب بقدر حاجت کے اُترتا وے کھاتے اِسی طرح ایک مدت گذری بعد اسکے بعضوں نے حضرت سے سوال کیا اے موسیٰ کب تک یہہ ہم کھاتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ اُنکو فرماتا ہی * وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰي لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰي طَعَامٍ وَّاحِدٍ تا آخر آیت * اور جب کہا تمنے اے موسیٰ ہم نہ ٹھہرینگے ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ نکال دے ہمکو

جو اُگتا ہی ومین سے زمین کا ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز سب موسی عم نے بارشاد جناب باری کے اُنسے کہا کیا تم لیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنی ہی بدلے ایک چیز کے جو بہتر ہی * اُترو کسی شہر میں تو ہمکو ملے جو تم مانگتے ہو * موسی عم نے بطریق عتاب کے اُنکو کہا مصر میں جاؤ مگر بے حکم خدا کے مصر میں نہیں جاسکتے ہو کیونکہ عمل ناشایستہ کرتے تھے خدا انپر بیزار ہی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی * وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ تا آخر آیات * اور ڈالی اُن پر ذلت اور محتاجی اور کما لائے غصہ اللہ کا یہہ اُسپر کہ وہ تھے نہ مانتے حکم اللہ کا اور خون کرتے نبیوں کا ناحق جب تیس برس اس میدان تیہ میں بنی اسرائیل کو گذرے تب موسی اور ہارون عم نے انتقال فرمایا بعد اسکے چالیس برس میں سب بنی اسرائیل وہاں مرگئے مگر یوشع اور کالوت عم اور جو اولاد بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کے بعد تولد ہوئی تھی یہہ سب زندہ رہے اور بعد موسی عم کے یوشع عم پیغمبر ہوئے اور فرزندان بنی اسرائیل چالیس برس سے زیادہ اس تیہ میں نہ تھے خدا نے مہر کی اس میدان محبوس سے اُنھوں کو رہائی دی تب مصر میں اور اور شہروں میں جا بسے * کہتے ہیں کہ یوشع عم حضرت یوسف بن یعقوب عم کی اولادوں میں تھے اور بعد یوشع عم کے کالوت عم نبی ہوئے اور یہ یہودا بن یعقوب عم کی اولادوں میں تھے واللہ اعلم بالصواب *

* خضر اور موسی عم کی ملاقات ہونے کے بیان میں اور تعلیم کرنا خضر کا موسی عم کو اللہ کے بتانے سے مجمع البحرین کی کشتی اور دریا میں *

نقل ہی کہ ایک دن موسی عم نے محفل میں بیٹھکے بنی اسرائیل کو وعظ کررہے تھے اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ جب اُس میدان تیہ میں سے بنی اسرائیل کو موسی عم لیکر مصر میں آئے سبکو وعظ نصیحت کرنے لگے خدا کے حکم سے ایک ابر سفید نے اُن کے سر پر سایہ ڈالا اُسوقت اُنکے دلمیں یوں گذرا اور رکھہ بیٹھے کہ آج ہمارے برابر کوئی نہیں علم اور فضیلت میں سے اسواسطے کہا کہ چالیس شتر کا بوجھہ تھا توراۃ اُسنے حفظ کی تھی اور بلاواسطہ خدا سے کلام کیا تھا یہہ سنکے اُس محفل میں ایک شخص نے موسی سے کہا کہ آپ بجا فرماتے ہیں آپ کے برابر کوئی نہیں دنیا میں ساوی علم اور درجات میں موسی نے فرمایا سچ ہی میں نہیں دیکھتا ہوں کسی کو * اُسوقت جناب باری سے عتاب آیا اے موسی تو ایسا خیال نکر کہ تجھہ سا کوئی نہیں میرے بندوں میں

دیکھہ تم سے بھی ایک بندہ میرا زیادہ علم رکھتا ہی اور تجکو کیا معلوم ہی جن نے کسکو کیا علم دیا خلق میں بھلا میرا ایک بندہ ہی مجمع البحرین میں تو اُسسے جا کے ملاقات کر دیکھہ زیادہ اُسکو علم ہی یا تجکو * تب موسی نے عرض کی خداوندا وہ کون ہی مجھے اُسکو دکھلا فرمایا ای موسی مجمع البحرین کے پاس ایک میدان ہی اُس میں وہ رہتا ہی گمراہون کو راہ بتاتا ہی اور زندیکو مردہ اور مردے کو زندہ کرتا ہی اور بہت بھلا کام وہ رکھتا ہی نام اُسکا خضر تو اُسے جا کے دیکھہ اُن میں کیا بزرگی اور کرامت جن نے دی ہی تب موسی عم یوشع عم کو ہمراہ لیکر مجمع البحرین کی طرف گئے اور یوشع عم سے کہا آیت * قَالَ مُوسٰي لِفَتَاهُ لَا اَبرَحُ حَتّٰي اَبلُغَ مَجمَعَ البَحرَينِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا * اور جب کہا موسی نے اپنے جوان کو میں نہ بیٹھونگا جب تک نہ پہنچون دو دریا کے ملاپ تک یا چلا جاؤن قرنون * جب دونون مجمع البحرین پاس گئے میدان مذکور میں اور مجمع البحرین دونون دریا کا نام ہی فارس اور روم کے جانب مشرق اور اُنکے ساتھہ زنبیل کے اندر سوختہ نمک دار مچھلی تھی یہہ معالم التنزیل اور قصص الانبیا میں ہی * اور ترجمہ کلام اللہ اور حدیث شریف میں تلی ہوئی مچھلی لکھا ہی کھانے کو لئے تھے * جب یوشع عم چشمہ کنارے زنبیل رکھکے اُس میدان آب حیات سے وضو کر کے آئے ایک قطرہ پانی اُنکی اُنگلی سے وہ تلی ہوئی مچھلی پر ٹپکا فوراً وہ مچھلی جی اُٹھی زنبیل کے اندر سے سُرنگ بناکر دریا میں جا گری حق تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا بَلَغَا مَجمَعَ بَينِهِمَا الی آخر آیت * پھر جب پہنچے دونون دو دریا کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی پھر اُسنے اپنی راہ کر لی دریا میں سُرنگ بناکر * یوشع عم چاہتے تھے کہ موسی عم سے یہہ ماجرا کہے اور موسی عم سوتے تھے بعد ایک لحظہ کے نیند سے اُٹھکے اُس جگہہ سے زنبیل بھول کر دونون چلے راہ میں * پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھکے موسی عم کو بھوک لگی اُسوقت یوشع سے وہ مچھلی کھانیکو مانگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا الی آخر آیت * پھر جب آگے چلے دونون کہا موسی نے اپنے جوان کو لا ہمارے پاس ہمارا کھانا پائی ہمنے اپنے اس سفر میں تکلیف * وہ بولا دیکھا تو نے جب ہمنے جگہہ پکڑی اُس پتھر پاس سو میں بھول گیا وہ مچھلی اور یہہ مجھکو بھلایا شیطان ہی نے کہ اُسکا مذکور کرون اور وہ اپنی راہ کر گئی دریا میں عجب طرح * کہا موسی نے یہی ہی جو ہم چاہتے تھے پھر اُلٹے پھرے اپنے پیر

پہنچاتے * پھر پایا ایک بندہ بندے بندوان میں سے وہی میدان میں جسکو دی تھی ہمنے اپنی مہرا پنے پاس سے اور سکھایا تھا اپنے پاس سے ایک علم غرض موسی اور یوشع عم دونوں پھر آس جگہ پر آئے جہاں مچھلی پتھر پر رہ گئی تھی دیکھا وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں گئی کبھی پانی پر دکھائی دیتی ہی اور کبھی ڈوبتی ہے * روایت میں آیا ہی کہ اُسکو دیکھکے موسی عم دریا میں جا گرے اور غوطہ لگائے اس مچھلی کے پکڑنے کو پھر ایک گنبد دیکھی پانی پر معلق استادہ ہی خضر عم نماز پڑھ رہے تھے اُسمیں دو دریا سے الگ کسی سے کوئی ملاپ نہیں جب نماز سے فارغ ہوئے حضرت موسی نے کہا * اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ الصَّالِحِ اور خضر نے کہا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ای پیغمبر بنی اسرائیل * اور دوسرے روایت میں آیا ہی کہ خضر سے ملاقات موسی عم کی ہوئی اُسی میدان مذکور میں خضر نماز پڑھ رہے تھے جب وہ نماز سے فراغت کی موسی نے کہا السلام علیک یا عبد اللہ الصالح اور خضر نے جواب دیا وعلیک السلام ای پیغمبر بنی اسرائیل تب موسی سامھنے بیٹھے اُسنے احوال پوچھا موسی عم نے بیان کیا اسوقت ایک پرند آکے اُنھو نکے سامھنے دریا میں سے ایک قطرہ پانی چونچ مارکر لے چلا گیا خضر نے اُنسے کہا ای موسی تم اپنے تئیں سمجھتے ہو کہ علم میں سب سے تم زیادہ ہو اور سب علم جانتے ہو حالانکہ علم اول و آخر باطن و ظاہر بنی آدم کا اللہ کے نزدیک اُتنے کمتر ہی جیسا کہ یہ مرغ نے ایک قطرہ پانی دریا سے اُٹھا کے لے گیا اور وہ قطرہ پانی سمندر کے نزدیک کیا چیز ہی اور ایسا ہی اللہ کے نزدیک تمھارا ہمارا علم کیا چیز ہی پس تمکو اللہ نے تربیت فرمائی پر بات یوں ہی کہ اللہ کا ایک علم مجھکو ہی تمکو نہیں اور ایک تمکو ہی مجھکو نہیں * تب موسی عم نے کہا خضر سے قولہ تعالی * قَالَ لَهٗ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا الی آخر آیات * کہا اُسکو موسی نے کیا پیروی کروں میں تیری اُس پر کہ مجھکو سکھلاوے تو مجھکو اُس چیز سے کہ سکھایا گیا ہی تو کچھ بھلائی یعنے خدا نے تجکو جو علم سکھایا ہی سو مجھکو سکھا خضر نے کہا تو میرے ساتھ ہرگز صبر نکر سکیگا اور کیونکر صبر کریگا تو اُس چیز کا کہ جس چیز کا تجکو علم نہیں چونکہ کام میرا باطنی میں ہی تم اُسکو دریافت نکرسکوگے کیونکہ باطن کا حال معلوم کرنا بہت محال ہی * موسی نے کہا البتہ پاوے گا تو مجھکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالا * اور نافرمانی نکرونگا میں تیری کسی حکم میں * پھر خضر نے اُنسے کہا

اگر پیروی کرے گا تو میری * پس مت سوال کیجو مجھکو کسی چیز سے یہان تلک شروع کرون میں تجھے دکھانے کو کوئی چیز * یہہ عہد کر کر دونون چلے یہان تلک کہ جب سوار ہوئے ایک کشتی پر تب پھوڑ ڈالا اُسکو خضر نے تب موسی عم بولا تو نے کشتی کو پھوڑ ڈالا کہ ڈبا دے اُسکے لوگون کو تو نے ایک چیز انوکھی کی * خضر نے کہا کہ مین نے تمکو نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہر نے صبر کرنے نہ سکیگا موسی نے کہا مجھکو نہ پکڑ میرے بھول پر اور نہ ڈال مجھپر میرا کام مشکل * پھر دونون چلے وہانسے یہان تک کہ ملاقات ہوئی ایک لڑکے سے پھر اُسکو مار ڈالا خضر نے پھر موسی عم نے کہا کہ تو نے مار ڈالی ایک جان کو ستھری بن بدلے کسی جان کے ای خضر تو نے ایک فعل نامعقول کیا * پھر خضر نے موسی سے کہا مین نے نہ کہا تھا تجکو ای موسی تو نہ سکیگا میرے ساتھ ٹھہر نے صبر کرنے * موسی نے کہا اگر تجھ سے مین پوچھون کوئی چیز اسکے پیچھے پھر مجھکو ساتھ نہ رکھیو تو آتا رہا چکا میری طرف سے الزام * پھر دونون چلے گانو کی طرف یہان تک کہ پہنچے ایک گانو کے لوگون کے پاس کھانا مانگا وہان کے لوگون سے پس انکار کیا اُنھون نے یہہ ضیافت کرین اُن کی * پس پائی دونون نے اُس گانو مین ایک دیوار کہ گرا چاہتی تھی پھر خضر نے اُسکو سیدھا کھڑا کر دیا * پھر موسی نے کہا ای خضر اگر تو چاہتا تو البتہ لیتا اِس دیوار کی مزدوری ہم بھوکے ہین کیون تو نے بیمزد درست کر دیا اُن سے مزدوری لیتے * خضر نے کہا جو کام خدا کے حکم سے کرنا ضرور وہی اُس پر مزدوری نہین لیتے * پس موسی نے خضر سے پہلے دفع بھول کے پوچھے تھے اور دوسرا دفع اقرار کرنے کو آپس مین اور تیسرا دفع رخصت ہونے جہان سنکر پوچھا کیونکہ موسی نے سمجھ لیا کہ یہہ علم میرے ڈھب کا نہین میرا علم وہی جس مین خلق پیروی کرے تو بھلا ہو * اور خضر کا علم وہ کہ دوسرے کو اُسکی پیروی بن نہ آوے * تب خضر نے کہا ای موسی تو نے عہد اپنا شکست کیا مین نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ مین جو کام کرونگا تم مجھ سے مت پوچھیو اب تم سے ہم سے جدائی ہی قولہ تعالی * قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ الی آخر آیات * کہا خضر نے موسی سے اب جدائی ہی میرے تیرے درمیان اب جتاتا ہون تجکو پھر اُن باتون کا جسپر تو نہ ٹھہر سکا * پہلا جو وہ کشتی تھی سو تھی کیتے فقیر محتاجون کے اپنے کماتے محنت کرتے دریا مین سو مین نے چاہا اُس مین نقصان ڈالون کیونکہ ایک پادشاہ تھا ظالم لیتا تھا لوگون سے

کشتی چھین کر اس لیئے ہمین نے اُس کشتی کو پھوڑ ڈالا تختا الگ کر لیا تو کہ وہ ظالم چھین کر نہ لیجاوے
محتاج اون کے لیئے کماتے وہ * اور دوسرا وہ جو لڑکا تھا سو اُسکے ماباپ تھے ایمان والے ہمین ڈرا کہ وہ
اپنے ماباپ کو گرفتار کرے سرکشی اور کفر مین پس اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا
اُسکے ماباپ اُسکے ہاتھ سے خراب ہوتے پس ہم نے چاہا کہ بدلا دیوے اُسکو خدا ایتعالی بہتر جزا
اور مہر کرے اسواسطے ہمین نے اُسکو مار ڈالا تا کہ ماباپ اُسکے اور خلائق اُسکے ہاتھ سے امین
رہین اور اُسکے ماباپ کو خدا ایتعالی اُسکا بدلا ایک لڑکی دیوے کہ اُسکی نسل سے ستر پیغمبر
پیدا ہووین * اور تیسرا وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکون کی تھی اُس شہر مین اور اُسکے نیچے
مال گڑا تھا اُن کا اور ماباپ اُنکے نیک صالح تھے لوگون کو قرض حسنا دیتے تقاضا نہین کرتے نرمی سے
لیتے سود نہین کھاتے خیانت کسی کی نہین کرتے اور خلق کو آزار نہین دیتے اس سبب خدا نے
اُنکو صالح کہا پس چاہا تیرے رب نے کہ وہ دونون لڑکے جوانی کو پہنچیے اور نکالے اپنا مال گڑا ہوا
اُس دیوار کے نیچے سے تیرے رب کے مہر سے اور یہہ ہمین نے نہین کیا اپنے حکم سے یہہ پھیر ہی اُن
چیزون کا جس پر تو نہ ٹھہر سکا * وہ دیوار قریب گرنے کی تھی اگر گرتی تو مال اُسکے نیچے سے ظاہر ہوتا
لوگ لیجاتے وہ دونون یتیم محروم رہتے اس لیئے ہمین نے اُسکو مرمت کیا بے مزدکے * اور کہا خضر
نے ای موسی تم نے سمجھا تھا کہ تمہارے برابر علم کسیکو نہین اور خدا کے بندے ایک سے ایک
ایسے ہین کہ تمہارا ہمارا علم اُنکے نزدیک رائی بھرسون کے برابر ہی پس اب جاؤ تم سے ہم سے
جدائی ہی اور دو باتین پند کی مجھسے یاد رکھو * اول خوش رو خوش خلق لوگون مین رہو تب
عزت و وقار ہوگی اور ترش رو اور مغروری کسی بات کی مت کیجو کہ اللہ اُسکو دوست نہین
رکھتا * اور دوسرا سوا اللہ کے اور کسی سے حاجت مت مانگیو خواہ اپنے واسطے یا غیر کے واسطے تب
مقبول ہوگی * پس خضر عم یہہ کہکر غائب ہوگئیے یہہ سب تفسیر کا مضمون ہی واللہ اعلم بالصواب

* بیان وفات موسی اور ہارون علیہما السلام کی *

جب موسی عم خضر سے رخصت ہوکر اپنی قوم مین آئے لوگون نے اُن سے کہا ای حضرت
آپ خضر سے کون سا علم سیکھ کے آئے سو بیان کیجیئے موسی نے کہا جو ہمین نے دیکھا سنا کے آیا
سو تم سے بیان کرنیکے قابل نہین سوا انبیا کے * جب تیس برس موسی اور ہارون عم کو اُس

میدان تیہ میں گذرے موسی عم کو وحی نازل ہوئی ای موسی فلانے روز فلانے وقت فلانی جگہ
ہارون کو اپنے پاس بلاؤنگا جب یہہ ارشاد ہوا موسی عم روز موعود کا انتظار رہا جب روز وعدہ کا
آیا ہارون عم کو فرمایا ای بھائی چلو اس میدان میں فلانا باغ میں جائیں پس دونوں حضرت اپنی
قوم سے نکل کر ایک باغ میں گئے اُسکے نیچے ایک نہر جاری اور اُسکے کنارے ایک تخت بتکلف
کا دھرا ہارون عم اُسپر جا بیٹھے اور بولا ای بھائی یہہ کیا خوب جگہ ہی یہان رہا چاہیئے تب خدا کے
حکم سے اُسوقت ملک الموت نے آ کے جان اُنکی قبض کی * موسی عم نے یہہ دیکھکر تاسف کیا *
اور اکثر کا قول یہہ ہی کہ ہارون عم کو اُس تخت سمیت الله نے آسمان پر لے گیا * اور بعضے کہتے
ہیں کہ زمین کے نیچے لے گیا * بعد اُسکے موسی عم نے اپنی قوم سے جا کے کہا ہارون نے انتقال کیا
یہہ سنکر بنی اسرائیل موسی عم سے کہا کہ وہ مرے نہیں شاید تمنے مارا ہو گا حضرت نے فرمایا میں
نے نہیں مارا خدا جانتا ہی وے بولے اگر تم نے نہیں مارا تو اُن کی لاش ہمکو دکھاؤ تب موسی عم
نے خدا سے دعا مانگی لاش ہارون عم کی آسمان سے الله نے اُتاری یا نیچے سے زمین کے نکالی تب
اُنھون نے سر سے پانو تک لاش اُنکی دیکھی کچھ اثر اُسپر نہ پایا پھر بھی اُنکے مرنے پر یقین نہ کئے اور
کہا ای موسی ہارون کو تمہین نے مارا اور اسبات کو قوم نے موسی عم سے اسواسطے کہا کہ
ہارون عم کو دوست رکھتے تھے اُنسے زیادہ * پھر موسی عم نے خدا سے دعا مانگی الله تعالی نے ہارون
کو زندہ کیا اُسنے کہا ای قوم مجھکو میرے بھائی موسی نے نہین مارا میں خدا کے حکم سے مرا ہون یہہ بول
کر پھر جان بحق تسلیم کی اور غائب ہوا * تب اُنھون کو یقین ہوا اُنکے مرنے کا * پس اُس تیہ
میں موسی عم اپنی قوم میں پھر گئے اور یوشع عم اپنا بھانجا تھا اُنکو خلیفہ اپنا بنایا جب تین برس اُس پر
گذرے ملک الموت موسی عم پاس آیا حضرت نے پوچھا ای ملک الموت تو میری زیارت کو
آیا یا روح قبض کرنیکو وہ بولا میں روح قبض کرنیکو آیا حضرت بولا کس راہ سے میری روح قبض
کروگے وہ بولا منہہ سے حضرت نے کہا کہ منہہ سے میں نے خدا سے تکلم کیا اُسنے کہا آنکھ سے نکالونگا کہا کہ
آنکھ سے میں نے خدا کا نور دیکھا اُسنے کہا تو پیر کی راہ سے حضرت بولا پیر سے چلکے طور پر گیا تھا اُسنے کہا
میں خدا کے حکم سے تیری روح قبض کرونگا پس موسی عم نے غصے میں آکر کہا ای عزرائیل کتنا ہزار
کا کلام میں نے بلا واسطہ خدا سے کیا کوئی بیچ میں واسطہ نہ تھا اُسکی عزت کی قسم ہی ابھی میں جلدی

سے جان اپنی تسلیم نہین کرونگا خدا اسے صبر اور یہی سوال ہی * ملک الموت یہہ اُسکے چلے گیے
جناب باری مین عرض کی خدایا تجھکو خوب معلوم ہی جو موسیٰ نے مجھکو کہا اسوقت وہ جان اُسکی
تسلیم نہین کریگا * حکم آیا اے موسی تو میری طرف آنیکو راضی نہین وہ بولا الٰہی مین راضی ہون
مگر ایک بار تیری دیدار کا تمنا رکھتا ہون کہ طور پرجاکے مناجات اور شکر کرون اور کلام تیرا
سنو پھر اور جان میری فدا ہو جیو تیرے کلام پر * موسی عم خدا کے حکم سے طور پرجاکے عرض کی
خداوندا مین نے اپنے آل اولاد کو تجھہ پر سونپا تم اپنے فضل پر قائم رکھیو اور راہ حرم سے باز رکھیو
اور حلال سے روزی دیجو میری اُمت ناتوان ہی * پس ندا آئی اے موسی زمین پر عصا اپنا مار
جب مارا بھوت کے دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر مار جب مارا ایک سنگ سیاہ اُسکے اندر ظاہر
ہوا پھر حکم ہوا اس سنگ پر مار جب مارا وہ پتھر دو ٹکرے ہوا اُس مین سے ایک کیرا
نکلا منہہ مین گھاس لیکر اللہ کا ذکر کرتا ہوا وہ یہی تسبیح پڑھ رہا تھا * سُبْحَانَ تَرَانِي وَتَسْمَعُ
كَلَامِي وَتَعْرِفُ مَكَانِي وَتَرْزُقْنِي فِي قَلْبِ حَجَرٍ * اے پاک پروردگار میرا تو مجھکو دیکھتا
ہی اور کلام میرا سنتا ہی اور جگہہ میری تو جانتا ہی اور روزی میری پتھر کے اندر تو پہنچاتا ہی
کسیکو بھولا تو نے نہین رکھا اپنے فضل و کرم سے * جناب باری سے ارشاد ہوا اے موسی
قعر دریا تحت ثری مین پتھر کے اندر کیڑے کو مین روزی پہنچاتا ہون اُسے نہین بھولتا ہون
تیری امت میرے بندے کو کیونکر بھولون * تب موسی عم خوش ہو کر کوہ طور سے اُتر آئے
اور راہ مین آ دیکھتے ہین کہ سات آدمی ایک قبر کھود رہے ہین اُنھون سے پوچھا تم کسکے
واسطے یہہ قبر کھودتے ہو اُنھون نے کہا یہہ گور خدا کے دوست کے لیئے ہم کھودتے ہین تم بھی
آ اس مین شریک ہو ثواب پاوگے جب گور طیار ہوئی اُنھون نے موسی عم سے کہا کہ جو صاحب گور
ہی وہ تمہارے قد کے برابر ہی ایک بار تم اُترکے دیکھو تمہارا قد برابر ہوا یا نہین تب
موسی عم نے گور مین اُترکے سو کے دیکھا اور کہا یہہ کیا خوب جگہہ ہی کاشکے یہہ گور میرے لیئے
ہوتی تو کیا خوب تھا اُسی وقت جبرئیل عم نے ایک سیب بہشت سے لاکر حضرت کے سامھنے
رکھدیا اُنھنے اُسکو سونگھا جان اُن کی حق تسلیم ہوئی اور وہی فرشتے نے جو قبر کھودتے تھے اور
فرشتے سب ملکر اُن کو نہلا دھلا کے بہشت کا کفن پہنائے اور نماز جنازہ پڑھکے اُسی قبر مین

دفن کرکے قبر کو چھپا دئے اسلئے کوئی نہین جانتے کہ موسی عم کی قبر کہان ہی * روایت کی گئی کہ جب عزرائیل موسی عم کی جان قبض کرنے کو آئے موسی عم نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ اُنکے چہرے پر ایسا مارا آنکھہ اُنکی نکل پڑی وہ جناب باری مین جاکے فریاد کی الہی تجھکو معلوم ہی موسی نے مجھکو ایک طمانچہ ایسا لگایا کہ ایک آنکھہ میری جاتی رہی اور اگر وہ تیرا کلیم نہ ہوتا تو ہردو آنکھیین اُن کی ہم نکال ڈالتے * ندا آئی ای عزرائیل تو جاکے موسی سے یہہ بات کہہ کہ اگر تمکو حیات دنیا منظور رہی تو گاے کے پشت پر ہاتھہ رکھہ کے دیکھہ کتنی پشم اُس مین آتی ہین اُتنا ہی عمر تمکو خدا تعالی دیگا اگر تم چاہتے ہو * موسی عم نے اُنسے جب یہہ بات سنی اپنے دلمین سوچا آخر مجھکو ایک دن مرنا ہی تب عزرائیل کو کہا کہ خدا کے حکم سے اب جان میری قبض کر اور عمر موسی عم کی ڈیڑہ سو برس ہوئی تھی آخر اُن کے راضی سے جان اُنکی قبض ہوئی * اور بعضے روایت مین یون لکھا ہی کہ ملک شام جبارون کے فتح کرنیکے بعد انتقال فرمایا *

* قصہ یوشع بن نون عم کا اور بنی اسرائیل اُس تیہ سے نکل کر
جبارون کے ملک فتح کرنے کا اور قصہ عابد بلعم باعور کا *

خبر ہی بعد وفات موسی عم کے بنی اسرائیل اُس تیہ مذکور مین اور دس برس رہے جب چالیس برس رہے اور میعاد الله کے اُس تیہ مین پوری ہوئی کہتے ہین کہ یوشع بن نون موسی کے جو بھانجے تھے مریم کے بیٹے الله نے اُن کو پیغمبری دی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اُس تیہ سے نکالکر اور ملک شام جبارون کا قبضے مین لاکر سب کوئی مصر مین جا رہو تب یوشع عم مطابق ارشاد الہی کے قوم بنی اسرائیل کو لیکر شام مین گئے بعضے مردودون کو تہہ شمشیر کئے اور بعض کو رونق اسلام دیئے اور وہانسے فتح یاب ہوکر شہر ایلیا مین جاکے اکثر مردود کو قتل کرکر اُس شہر کو عمل مین لاکر پھر وہان سے شہر بلقا مین آئے یہ بڑا شہر پائیے بادشاہ کا نام بالق اور سپاہ و رعیت اُسکا بہت تھا حضرت یوشع کو دیکھکے خود بادشاہ باشکر جرار مقابلہ کو آیا ہرچند کہ شجاعت دکھائی کارگر نہوا اور یوشع عم نے اُن سب مردودون کو محاصرہ کیا آخر کافر سب ہزیمت پاکر نزدیک بلعم باعور کے پاس جاکے استمداد چاہا کہ آپ مقبول خدا ہین ہمارے لئیے دعا کرین کہ ہم دشمن پر فتح پاوین اُسنے کہا یوشع پیغمبر خدا ہی اور سپاہ لشکر خدا کا فرستادہ ہمکو کیا طاقت کہ ہم اُن پر

بد دعا کرین تم سب ! ین موسی قبول کرو ایمان لاؤ وہ نبی مرسل ہی اُن مردودون نے کہا کہ
ہرگز ہم موسی کا دین اختیار نہین کرینگے اگر تم ہمارے حال پر دعا نکروگے تو تمکو دار پر ہم کھینچینگے
عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہی بلعم باعور اس بات کو سنکے دل مین کچھ خوف لایا مگر دعا
نکی پس اُن کی عورت بہت خوب صورت تھی وہ اُسپر عاشق و فریفتہ تھا اُس بادشاہ نے
اُسکو بہت روپے دیکے راضی کیا وہ تو راہ زن بے ایمان اور گمراہ تھی روپے کے لالچ
سے اپنے شوہر کو سفارش کی کہ تم دعا کرو ہمارے خاطر بادشاہ کے لئیے پس بلعم باعور اپنی عورت
کی خاطر اور اُس بادشاہ کے خوف سے اور خدا سے ڈر آخر حیلہ کیا اُنھون کو ایک فعل ناشایستہ
بتادیا کہ تم اچھی اچھی عورتین جوان خوب صورت نارپستان جو وہ چودہ برس کی ہو تو یوشع کے
لشکرگاہ مین بھیج دو اغلب ہی وہ سب اُن کو دیکھکے فریفتہ ہوکر مرتکب زنا ہونگے اسکی شومی
سے وہ ہزیمت پاوینگے اور تم فتح پاؤگے تب وہ بادشاہ بالکل فاسق گمراہ نے ویسے ہی فاجرہ
عورتین منگواکے یوشع عم کے لشکرون مین بھیج دیا پس خدا کے فضل سے وہ نیک کردار
سب اس فعل بد سے بچ رہے پھر بلعم کی عورت آکے اُنسے کہنے لگی کہ تم دعا نکروگے تو تو ہمکو طلاق
دے تب لاچار بلعم نے چاہا کہ حجرے مین جاکے دعا کرے اُسوقت دو شیر حجرے مین سے نکل
کے اُن پر حملہ کئیے اپنی جورو سے بولا ای بی بی اس بات کو جانے دے مجھکو شرم آتی ہی مین خدا کو
کیا جواب دونگا پیغمبر کا عمل ہونا اس ملک مین بہتر ہی اور اُن کی عورت اُنسے بولی جبتک
کہ تم اُن کے لئے دعا نکروگے تب تلک تم سے مین نہ بولونگی پھر چاہا کہ خلوت مین جاکے دعا مانگے
ناگاہ دو سانپ اُن کو کاٹنے آئے پھر اپنی جورو کو بولا تو خدا سے ڈر مین نبی پر کیونکر بد دعا کرونگا
اور اُن کی عورت بولی پھر تم ایک گھر لائے ہو اگر تم میری بات نہین سنتے ہو تو مجھکو طلاق
دے تب بلعم لاچار ہوکر گھر سے نکل کے ایک گدھے پر سوار ہوکر جنگل کی طرف گیا کہ دوسرا
چلا اُسکا تعجب کرتی دور گیا گدھا چلنے سے رہا مین کھڑا رہا ہر چند کہ مارا پیٹتا تو بھی قدم آگے
نہ بڑھایا تفسیر مین لکھا ہی خدا کے حکم سے گدھے نے اُنسے یہ بات کہی ای بلعم یہان سے پھر
گھر کی طرف چلو دعامت کرو اُسے باز آؤ گنہگار ہوگے آگ مین جلوگے پس گدھے سے یہ بات
سنکے ڈرا ارادہ سے پھرا اتنے مین ابلیس آدمی کی صورت بن کے راہ مین اُن کو بولا ای بلعم

تو کیوں نیک راہ سے پھرتا ہی وہ بولا یہ گدھا مجھکو منع کرتا ہی اس امر سے باز آ اور میں بھی
جانتا ہوں یہ برا کام ہی شیطان نے اُسنے کہا کہ تمکو جسنے اس راہ سے پھرا دیا وہ شیطان
تھا کیونکہ گدھا بھی کبھی کسی سے بات کیا ہی صواب یہ ہی کہ تو دعا کر بالق کے حق پر وہ سب
دور ہووین اس شہر سے * تب قوم بالق پر سرداری کروگے خدا کی طرف ان کو بلاؤ تمکو مانینگے
اور تابعدار ہونگے تم اُن کے پیغمبر ہوگے اور نیک عورت تیرے ہاتھ لگے گی بلعم باعور ان باتوں
کو سنکے پھر پہاڑ کی طرف عزم کیا جہاں اُسکا چلہ تھا یا وہ وہاں گیا اور دعا کی گدھا یہاں رہا اُس
دن اُن کی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی پس یوشع عم متحیر ہو کر گھوڑے سے اُتر کر
سر اپنا زمین پر رکھکے درگاہ الہی میں مناجات کی یا رب ہم اس شہر کے در پر آج چھ مہینے سے پڑے
ہیں اس اُمید میں کہ ان جباروں کو فتح کرکے تیرا حکم بجالاویں اور شکر کریں اور جو کچھ مال متاع
انھونکا ہم پاویں سب آگ میں جلا دیویں اور آج کی لڑائی جو جیتا اُسنے بغیر تیری مدد کے نہیں
اور ہم نے جو ہزیمت پائی ہی تیرے بے حکم نہیں * ندا آئی ای یوشع اس قوم میں ہمارا
ایک بندہ مقبول وہ اسم اعظم میرا پڑھتا ہی اُسکو میں نے بزرگی دی وہ اسم پڑھکے دعا کی
میں نے قبول کیا تب تم نے شکست پائی * یوشع عم نے سر زمین پر رکھکے عرض کی الہی تو اُسکا مرتبہ
اور بزرگی چھین لے تب یوشع کی دعا سے اللہ نے اسم اعظم مع لباس تقوی بلعم سے جب چھین
لیا تب سر سجدہ سے یوشع عم نے اُٹھایا اور بنی اسرائیل کو اسنے خبر دی بعد اسکے یوشع عم
نے ایکہی حملہ میں اُن کافروں کو محاصرہ کرلیا پھر بلعم باعور نے دعا کی اجابت ہوئی تب دوسرا
دن کہ روز جمعہ تھا یوشع عم اور بنی اسرائیل ملکر اُن جباروں کے ساتھ لڑائی شروع کی خدا کے
حکم سے زمین لرزہ میں آئی حصار ٹوٹ پڑا چاروں طرف سے غازیوں کی تلوار چلی لڑتے لڑتے جب
شام قریب ہوئی شب ہفتہ آئی یوشع عم کے دل میں خوف آیا اندیشہ کرنے لگے کہ توراۃ میں
ہفتے کے دن سوا عبادت کے لڑائی کرنا اور وغیرہ دنیا کا کام کرنا ممنوع ہی دل میں سونچا اگر آج کے
دن فتح نہوگا تو کل قوم جبار آکے ایک ہی حملہ سے لے لیگا اور ہم کو نکال دیگا تب روبرو سے
آسمان کرکے دعا مانگی خدایا دعا میری قبول کر اس وقت آفتاب کو تو اپنی قدرت سے حرکت دیکر
اور دو گھڑی دن زیادہ کر اسنے اُسکی دعا قبول کی اور دو گھڑی دن بڑھا دیا آفتاب ٹھہر گیا

اس دو گھڑی کے عرصے میں شب ہفتہ کے شام ہوتے ہوئے بنی اسرائیل فتح یاب ہو کر سجدہ
شکر بجالائے اور وہ مردود سب تہ شمشیر ہوئے * اور توراۃ میں مال غنیمت کا حلال نہ تھا
اُنھوں نے مال جو پایا تھا سب آگ میں ڈال دیا نہ جلا کیونکہ حکم ایسا تھا جو غنیمت میں پاتے
آگ لگا دیتے اگر اُس میں سے مال کہوں کچھ باقی رہ جاتے یا کوئی کچھ اُسمیں سے چرا لیتے تو آگ اُس
مال کو نہیں جلاتی علامت مقبولیت اور نامقبولیت یہی تھی تب سب کے نام میں قرعہ ڈالا نام
چور کا اُٹھا اُسی مال کو منگوا کے آگ میں ڈالا تب جلا پس بلعم باعور نے آکے یوشع عم کو تعظیم
و تکریم سے سلام کیا اور بولا ای حضرت آپ کے واسطے میں نے بد دعا کی تھی حضرت بولا میں
بھی تمھارے واسطے دعا کی تھی تب مرتبہ اور بزرگی تمھاری اللہ نے تم سے چھین لی تم کو میں
بشارت دیتا ہوں کہ تین حاجتیں اللہ کے پاس تمھاری بحال رہیں یہ سنکے بلعم بہت مغموم ہوا
اور اپنی جورو سے بولا ای بد ذات بد بخت تجھکو میں نے نہ کہا تھا کہ پیغمبروں پر بد دعا چاہئے نہیں
میں نے گناہ کی میری بزرگی اور کرامت اللہ نے لے لیا اور وہ بولی کہ تمنے تین سو برس فقیری کمائی
اور کمالیت حاصل کی تمھاری مقبولیت کچھ باقی نہ رہی بلعم بولا تین دفعہ تین حاجت کی دعا باقی رہی
وہ بولی اسوقت میرے حال پر ایک دعا کر باقی دو دعا تمھارے واسطے رہے وہ بولا یہ دو دعا
روز قیامت کے لیئے رہے خدا سے مجھکو نجات مانگنا ہی آتش دوزخ سے * پھر وہ بولی ای
صاحب میرے لیئے ایک دعا صرف کر کہ اللہ مجھکو جمال بخشے ہرچند کہ بلعم نے کہا کہ جمال صورت
تیری سب عورتوں سے زیادہ ہی وہ نہ مانی آخر بلعم لاچار ہو کر اسکے لیئے دعا کی اسوقت اُسکی
صورت سے تمام گھر اُجالا ہو گیا اور خدا کے غضب سے صورت بلعم تبدیل ہوئی چہرے پر سیاہی
آئی تب اُسکی عورت خلوت میں ایک جوان کو منگوا کے ہر روز عیش کرتی ایک دن اُسنے
دیکھا کہ بیگانے مرد سے عیش کرتی ہی تب طیش میں آکر جورو کو بد دعا کی تب اُس عورت کی
شکل سیاہ کتیے کی ہو گئی اور فرزند سب اپنی ماں کے محبت سے رونے لگے * بنی اسرائیل اور شہر
کے لوگ نے اُنسے کہا کہ یہ تمھاری ما نہیں یہ تو کتیہ ہی * اور بلعم باعور سے کہا ای بلعم تیری
جورو کے لیئے دعا کر اُسکی ہیئت اصلی پھرے تب لوگونکے کہنے سے بلعم نے اپنی جورو کے حق میں
دعا کی خدا یا تو اُسکی صورت اصلی بخش دے پھر خدا کی قدرت سے جو صورت اُسکی اول تھی

سو پھر ہو گئی پس ای مومنو ذرا غور کرو دیکھو بلعم باعور بڑا درویش تھا باوجود آپکے الله
کے ایک نافرمانی نفس امارہ کی پیروی کی تھی اپنی جورو کی بات سے مردود ہوا پس جو شخص
نفس امارہ کے تابع ہوگا بیشک جگہہ اُسکی دوزخ ہی اور جو شخص نفس امارہ کی پیروی
نہین کرے گا سو جنت مین جاویگا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * فَاَمَّا مَنْ طَغٰي وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰي ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَي النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰي فَاِنَّ الْجَنَّةَ
هِيَ الْمَاْوٰي ۝ پس جسنے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہی اُسکا ٹھکانا *
اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے پاس کھڑے ہونے سے اور بچایا خواہش نفس کو بدعت
سے پس تحقیق بہشت ہی ہی اُسکا ٹھکانا * کہتے ہین کو یوشع عم نے مطابق الہام الہی بنی اسرائیل
کو فرمایا چلو شہر بلقا مین جاکے جہاد کرین خدا کی درگاہ مین سجدہ کر کر دعا مانگو تب بنی اسرائیل نے
یوشع عم کے فرمانے سے زبان عبرانی مین حِطَّةٌ حِطَّةٌ کہا یعنے حِطَّةٌ عَنَّا خَطَايَانَا ای رب گناہ ہمارے
بخش دے * اور بعضون نے ٹھٹھے سے حِطَّةٌ کے جگہہ حِنْطَةٌ کہنے لگے یعنے یارب ہمکو گیہون دے
ہم چالیس برس کے بعد میدان تیہ سے آئے ہین اور بعض نے سجدہ کے جگہہ مین چوتڑ کے بل
پیچھے گھسنے لگے اور ہنسی کرنے پھر شہر مین گئیے اُن پر وبا آئی دو پہر مین قریب ستر ہزار آدمی کے
مرگئیے اور الله تعالی فرماتا ہی اسبات کو * وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ الی آخرہ * اور جب
کہا ہمنے داخل ہو اُس گانون مین پس کھاتے پھرو اُسمین جہان چاہو محظوظ ہو کر اور داخل
ہو دروازے مین سجدہ کر کر اور کہو بخشش مانگتے ہین تب ہم بخشینگے تمہارے واسطے خطائین
تمہاری اور البتہ زیادہ دینگے ہم نیکی کرنیوالون کو * پس بدل ڈالا اُنھون نے بات کو جنھونے
ظلم کیا تھا سوا اُسکے جو کہا گیا تھا واسطے اُن کے پس اُتارا ہمنے اوپر اُنکے جو ظلم کرتے تھے عذاب
وبا آسمان سے بسبب اُسکے کہ تھے فسق کرتے * اور بعضے کہتے ہین الله نے آسمانسے آگ نازل
کی تھی اُن کو جلانے کو غرض سبھون نے پھر توبہ کی استغفار پڑھا تب خدا نے اپنے فضل
وکرم سے عفو فرمایا * قول اکثر کا یہہ ہی جب بنی اسرائیل میدان تیہ مین تھے اُسوقت موسی عم کے
ساتھہ لڑائی مین جاینکو الله نے فرمایا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطہ کہتے ہوئے ملک شام مین
داخل ہو * پس شاید کہ یہہ نافرمانی حین حیات مین موسی عم کے بنی اسرائیل سے صادر ہوئی تھی

راسے یوشع عم اُنھون کو لیکر اُس شہر مین جاکے بت پرستون کو قتل کر کے بادشاہ کو آگے دار پر کھینچا اور شہر کو اپنے قبضے مین لایا پھر کوہستان کی طرف اطراف شام کے دو شہر تھے عما اور صبسون وہان سب گئے سب نے یوشع عم کے پاس آکے دین موسی عم قبول کیا پھر وہان سے کوہ اردی اور سام کی طرف متوجہ ہوئے وہانکے حاکم کا نام بارق تھا یوشع عم وہان جاتے ہی وہ اور اُن کے تابع جتنے تھے دین اسلام سے مشرف ہوئے اور وہان سے پھر مغرب کی طرف گئے وہان پانچ شہر تھے پانچون شہر کے بادشاہ ملکر حضرت یوشع عم سے لڑنے کو مستعد ہوئے آخر خدا کے فضل سے یوشع عم نے اُن پر نصرت پائی اور کافر سب ہزیمت پاکے غارون مین جا گھسے تب یوشع عم وہان جاکے اُنکو جہنم واصل کیا اور بادشاہون کو غار سے نکال کر دار پر کھینچا * منقول ہی کہ خدا تعالی نے اُنکے واسطے ایک شکنجہ بھیجا تھا وہ شکنجہ نے سب کو مار ڈالا سب یوشع عم نے نصرت پائی * حضرت یوشع عم نے سات برس کے اندر اکتیس بادشاہ کو مار کر تمام ملک فتح کر کے بنی اسرائیل پر تقسیم کر دیا اور لوگون پر احکام تورات جاری کیا بعد اسکے کالوت عم کو خلیفہ اپنا اور ولی عہد کر کے سنہ تین ہزار آٹھ سو نوے دو سال مین بعد آدم کے انتقال فرمایا * منتظم مین لکھا ہی عمر اُنکی ایک سو اٹھتر برس تھی فوت کی *

* بیان نبوت کالوت عم کے *

جامع التواریخ مین منتظم سے لکھا کہ کالوت بن یوقنا اولاد شمعون بن یعقوب عم تھے اور مریم کے شوہر تھے وہ مریم جو موسی کی بہن تھین اور کالوت پیغمبر مرسل تھے بموجب وصیت حضرت یوشع عم کے اُنھنے جمیع مہمات بنی اسرائیل کی اپنے پر ذمہ کئے تھے پیچھے فارغ امور شرعی وغیرہ کے بموجب بارق بادشاہ ملک سلم مین گئے کہ وہ دین سے برگشتہ تھا اُس کو اور اسکے عیال کو حبس کیا اور دس ہزار کافر کو قتل کیا باقی سب پہاڑون مین بھاگ گئے تھے کہتے ہین کہ بارق کے ساتھ ستر آدمی صاحب ملک محبوس تھے اور سبکی اُنگلیان کاٹ ڈالین اور روٹی توڑ کے اُنھونکے سامھنے ڈال دیتے تھے وہ مثال کتون کے اوندھے ہوکے منھ سے اُٹھاکے کھاتے اسیطرح اُن کو ذلیل و خوار کر کے مصر مین آئے بعد چند روز کے یوشاوش نام اپنے بیٹے کو قایم مقام اپنا کر کے انتقال فرمایا * قصص الانبیا مین لکھا ہی ساٹھ برس کے بعد بنی اسرائیل مصر مین آئے چالیس

برس اُس بیابان کو رہیں تھے اور بیس برس جہاد میں گئے بعد اُسکے مصر میں اور شام میں اور
اور ملکون میں جا کے سکونت اختیار کی چنانچہ اب تلک اولاد اُن کی اُن ملکون میں ہیں *

* قصہ حزقیل بن ثوری عم کا *

تفسیر میں لکھا ہی حزقیل عم مردے کو زندہ کرتا تھا اور نام اُن کا اللہ نے قرآن میں ذا الکفل
رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ *
اور یاد کر اسماعیل کو اور الیسع کو اور ذا الکفل کو اور ہر ایک بہتروں سے تھے * اور حزقیل
کو اللہ نے نبی کر کے بھیجا اُسنے ایک دن بنی اسرائیل کو خدا کے فرمانے سے جہاد میں جانے کو حکم کیا
اُن لوگوں نے مرنے کے خوف سے جہاد کو قبول کیا اور اللہ کے غضب سے اُن پر وبا نازل ہوئی
اکثر اس میں مر گئے اور کتنے آدمی مارے ڈر کے شہر سے نکل بھاگے جب ایک کوس پر گئے
وہیں ایک آواز موہلک ایسی آئی سب کے سب وہاں رہ گئے پیچھے اُسکے شہر کے لوگ جا کے
دیکھتے ہیں وہاں سب مر گئے اور بسبب کثرت مردے کے اُن کو شہر میں لا کے گاڑ نہ سکے تب
چاروں طرف ایک دیوار کھینچ کے سب مردے کو وہاں رکھ دیا آفتاب کی گرمی سے سب مردے
گل گئے تھے * جامع التواریخ میں لکھا ہی ابن عباس نے اُسکو روایت کیا کہ چار ہزار آدمی
اُسمیں موئے تھے اور حسن بصری نے کہا آٹھ ہزار آدمی اور وہب بن اُمیہ نے کہا آٹھ
ہزار آدمی مرے تھے * حزقیل عم بعد سات روز کے اعتکاف سے نکل کر شہر سے باہر جا کے دیکھتے
ہیں کہ صرف ہڈیاں اُن سبکی رہ گئیں اور گوشت پوست سب گل گیا دل میں رحم آیا جناب
باری میں عرض کی الہی تو نے میری قوم کو ہلاک کیا پھر زندہ کر ندا آئی ای حزقیل یے سب وبا کے
ڈر سے شہر سے نکل بھاگے تھے اور میرے قبضۂ قدرت کا خیال نہ تھا اس لئے میں نے اُن کو مار ڈالا
پھر تمھاری دعا سے میں نے اُن کو زندہ کیا حق تعالیٰ فرماتا ہی * أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا *
مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ الی آخر آیت * کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگوں کے کہ
نکلے اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے اور وہ تھے ہزاروں * پس کہا اُن کو اُنکے واسطے اللہ نے
کہ مر جاؤ پس مر گئے پھر جلا دیا اُن کو * تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل ہی اوپر لوگوں کے اور لیکن
اکثر لوگ نہیں شکر کرتے * پھر وہ لوگ جی کر شہر میں آئے کہتے ہیں کہ اُنھو نکے بدن سے اور

اُن کی نسل کے بدن سے تب عرق نکلتا تھا مردے کی بو آتی پھر حضرت اپنے میراث پر جا بیٹھے اور کبھی متابعت کبھی مخالفت حزقیل عم کی کرتے اور دین موسی عم چھوڑ کے رفتہ رفتہ بت پرستی شروع کی اور حزقیل عم یہان سے ہجرت کرکے دیار شام زمین بابل مین جا رہے اور وہان انتقال فرمایا اور میان دجلہ اور کوفہ کے مدفون ہوئے *

* ذکر الیاس بن یاسین بن فخاص بن امام
غزار بن ہارون اور وہ نبی مرسل تھے *

چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا * وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ * اور تحقیق الیاس ہی رسولون مین * مروی ہی کہ بعد حزقیل کے ایک مدت تلک بنی اسرائیل مین کوئی نبی مبعوث نہوا کہ وعظ نصیحت امر نہی اُن کو سناوے ہدایت کرے ہر قوم متفرق ہو کر شام اور مصر اور اور ملکون مین جا رہے اگرچہ بعضے علما نے حضرت موسی کے دین پر اُن کو تحریص اور ترغیب دیتے تھے اور راہ نیک دبد بتاتے تھے مگر اُن کو پذیرا نہوتی رفتہ رفتہ بت پرستی اور زناکاری اور فعل شنیع اختیار کی اور تھوڑی قوم موسی عم کے دین پر رہ گئی بعد اسکے حق تعالی نے حضرت الیاس کو اُن پر مبعوث کیا اُنکے زمانے مین ایک بادشاہ شام مین اُسنے ایک بت تراش کر اُسکا نام بعل رکھا اسکو پوجتے تھے اور لوگون کو پوجنے کو کہتے اور الیاس عم پوجنے سے خلق کو منع کرتے آیت * اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ الی آخر * جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہتر بنانیوالے کو جو اللہ ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا * ای لوگو ایسا جبار خالق و مالک کو چھوڑ کر بت پرستی کرنا یہہ کام بنی آدم کا نہین پھر بت پرستون نے حضرت الیاس کو جھٹلایا آیت * فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ الی آخر آیات * پس جھٹلایا اُسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کئے جاوینگے قیامت کے دن مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے اور باقی رکھا اُس پر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی الیاس پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنیوالون کو وہ ہی ہمارے بندون ایمان دار مین * تفسیر مین لکھا ہی الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہین جیسے طور سینا اور طور سینین اور آل یاسین بھی پڑھا ہی کسی نے تو کہا یاسین اُن کے باپ کا نام ہی * مروی ہی کہ

الیاس عم حضرت ہارون کی اولاد وں میں تھے اللہ نے اُن کو شہر بعلبک میں بھیجا کہ وہان کے لوگون کو بعلکے پوجنے سے منع کرے * بعضون نے کہا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک عورت تھی نام اُسکا بعل اُسکی ایسی صورت تھی کہ بتان اور نزدیک رخسارہ ماہ فریب کے اُسکے محض سنگ تھے اُسی کو لوگ پوجتے تھے اور حضرت الیاس وہان کے لوگون کو منع کرتے بت پوجنے سے اور راہ اللہ کی طرف ہدایت کرتے پس وہان کے بادشاہ ایمان لایا اور الیاس کو وزیر اپنا بنایا اور قدر منزلت اُن کی کرتا بعد چند روز کے راہ ضلالت اُسنے پکڑی قوم کے ساتھہ ملکر بت پرستی شروع کی حضرت الیاس اُسسے خفا ہو کر اُن پر دعا قحط کی کی تب اُن کی دعا سے تین برس تک پانی نہین برسا ملک مین قحط نازل ہوا کھانے بغیر بیل بکری ہاتی گھوڑے اُونٹ اور آدمی سب مرنے لگے لوگون نے کہا یہہ قحط نازل ہوا الیاس کے بد دعا سے اُسکو جہان پاؤ مار ڈالو اور الیاس عم ایک بوڑھیا کے مکان پر گئیے اسلیئے کہ حضرت پر وہ موتقد تھی اُسکا ایک بیٹا تھا نام الیسع اُسکو حضرت کی خدمت مین دیا اور حضرت اُسکو لیکر وہ شہر بشہر پھرتے رہے بعد تین برس کے اُس پادشاہ طیفو وسے آکے کہا کہ آج تین برس سے تم پر قحط اور تکلیف گذرتی ہی لازم ہی کہ تم جسے پوجتے ہو اُسی سے پانی مانگو کہ پانی دیوے اور اِس بلائے قحط سے نجات بخشے اگر اُسسے نہو تو تم خالق ارض سما کو پوجو مانو ایمان لاؤ تو ضرور ہی وہ تمکو اِس بلاسے نجات دیویگا تب الیاس عم کے کہنے سے اُنھون نے اُسی وقت اپنے بت معبود سے جاکے نجات مانگی اُسسے کچھ جواب نہ ملا اُنھون نے الیاس عم سے آکے عرض کی آپ ہمارے واسطے دعا کرین اِس بلا سے خلاص پاوین تب ہم آپ پر ایمان لاوینگے پھر الیاس عم نے خدا کی درگاہ مین اُن کے لئیے دعا مانگی اسی شب کو پانی برسا تر ترکاری سبزہ گھاس غلہ بہت زمین سے اُگنے لگی قحط جاتا رہا پھر بھی وہ مردود سب ایمان نہ لائے گمراہی مین بعل کو پوجتے رہے * الیاس عم نے اُنکے لیئے نجات کی دعا اسلیئے کی تھی کہ خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی ای الیاس تیری دعا سے میرے بندے اِس قحط مین بہت مارے گئیے تب ان نے جناب باری مین عرض کی الٰہی تو نے میری دعا سے ان پر قحط نازل کیا تھا اب میری دعا سے پھر سب کی بھلائی کر غرض الیاس عم نے جب دیکھا کافرون نے آخر بت پرستی نہ چھوڑی تب الیسع کو خلیفہ کرکے اس قوم سے نکل گئے اور اُنکو اللہ نے حیات زندگ

دم صور تک دیا اور بتّو بحر میں اُن کو رہنے دیا ساکن کیا* پھر اللہ نے ان قوم پر الیسع کو نبی کر
بھیجا اُنہنے سب کی دعوت کی خدا کی طرف راہ بتائی پھر ان کو بھی نہ مانا جھٹلایا آخر سب مردود
ہو رہے پھر چند روز کے بعد الیسع عم نے بھی انتقال فرمایا* مروی ہی بعد الیسع عم کے سات
سو برس تک کوئی نبی مبعوث اُن پر نہ تھا صرف علما فضلا تھے وہ خدا کی راہ اُن کو بتاتے کوئی
نہین سنتے بعد اسکے حنظلہ عم کو اللہ نے اُن پر بھیجا نبی کر*

* قصہ حنظلہ نبی عم کا *

حق تعالی نے حنظلہ عم کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ دے کہ اپنے خالق ارض و سما کو پوجیں بت
پرستی چھوڑ دیوے تب حنظلہ عم نے خدا کے فرمانے سے ہر روز شہر کے چارون دروازون
پر جاکے بنی اسرائیل کو پکار کے کہتے ای لوگو خدا کو واحد جانو اُسکو پوجو مانو بت پرستی چھوڑ دو
یہ شیطان ہی نے تمکو گمراہ کیا اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہی* اُن گمراہون نے کہا ای
حنظلہ ہمارا یہی رب ہی جو ہم پوجتے ہیں حنظلہ نے کہا ای قوم تمہارے باپ دادے بتونکو
نہین پوجتے تھے تم کیون پوجتے ہو کیا تمکو شرم نہین آتی خدا سے نہین ڈرتے ہو تمپر عذاب نازل
ہوویگا جیسا کہ تمہارے آگے کے نافرمان لوگون پر بلائین نازل ہوئی تھین اور تم سب عذاب
خدا برداشت نہین کرسکوگے* ہرچند کہ وہ اُن کو خوف خدا سنایا کرتے ہرگز ایمان نہ لاتے اور
جھٹلاتے ان کو مار ڈالنے کو مستعد ہوتے* اُس شہر کا پادشاہ کا نام طیفور بن طغیانوس بارہ
ہزار غلام اور کنیج سے بے عدد شکر بے شمار اُسکا تھا وہ مردود نے حکم کیا کہ حنظلہ کو پکڑ کے مار ڈالو اور
حضرت رات دن قصر بام پر اُٹھکے خدا کی طرف پکارتے دعوت کرتے راہ بتاتے اور بنی اسرائیل
اُن کے رات دن کے پکارنے سے آرام نہین کرسکتے نہین سوتے اور ایک شب اُسنے کہا
کہ ای قوم بت پرستی چھوڑ دو نہین تو فردا تمپر خدا تعالی بلا نازل کریگا مرگ مفاجات آویگی
چونکہ وے موت سے بےخبر تھے موت کیسی ہی نہین جانتے تھے کیونکہ سات سو برس تک
کوئی اُنسے نہین موا تھا اِسلئے حنظلہ عم کی بات کوئی نہین مانتے جب غضب الہی ہوا اُن پر عذاب
نازل ہوا دو پہر کے بیچ میں ہزارون آدمی جہنم واصل ہوئے باقی لوگ بادشاہ طیفور مردود
کے پاس جاکے سوختہ دل ہو کر کہنے لگے ای جہان پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت آدمی ہمارے

قوم مین مرگئے طیفور تیرہ عقل نے اُن سے کہا کہ بے مرگ مناجات ہود بن حنظلہ کے شور غل سے رات
دن کے تم سونے نہین پائے کثرت بیداری سے اُن پر گرمی نے غلبہ کیا ہے خواب بے ہوشی کا عالم ہی
وہ سب نہین موئے اگر تم آزمانے چاہتے ہو تو سپاہی بھیجو کے اُنکو دیکھو آپ سے اُٹھ بیٹھینگے
بس طیفور مردود کے کہنے سے اُن گمراہون نے ویسا ہی کیا پر کچھ حس حرکت اُن مین نہ ملی پھر
طیفور سے جاکے کہا آپ نے جو فرمایا تھا سو ہمنے کر دیکھا کچھ اُن سے حس حرکت نہ ملی تب طیفور بے
شعور نے اُن سے کہا کہ سچ ہی دے مرے ہونگے* وہ طیفور مردود نے ایسا ایک بلند بالا خانہ
بنایا تھا بارہ ہزار برج اُسمین تھے حکم کیا کہ ہر برج مین ایک ایک غلام زرہ پوش ننگی تلوار ہاتھ
مین لیکے متعین رہے جیساکہ موت اس قصر پر آنے نہ پاوے اگر آوے تو مارے تلوارون کے ٹکڑے
ٹکڑے اُڑا دو اور دروازے گنبذون کے بند کردو اور درمیان اُن گنبذون کے اس مردود
نے ایک کوٹھری لوہے کی بنوا کے اُس مین سنگ مرمر کا فرش کیا تھا اور ایک تخت اور نعمتین
اقسام طرح کی اُس مین رکھین اور اُسمین شمع سب روشن کین تب وہ مردود اُس تخت
پر جا بیٹھا اور کہنے لگا اب مجھکو موت کیا کر سکتی ہی اس لوہے کی کوٹھری کے اندر کسطرح آ دیگی
راہ بند ہی یہہ دل و دل کہتا تھا اچانک ایک مرد بڑا ہیبت والا درمیان اُس گنبذ کے
جہان وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا سامھنے جا کھڑا ہوا جب دیکھا وہ مردود مارے ڈر کے چونک
اُٹھا ایسا کہ جان نکلنے پر تھی پوچھا تم کون ہو یہان کس طرح آئے اُسنے کہا مین عزرائیل ہون کہا
کہ تم یہان کیون آئے وہ بولا مین تیری جان قبض کرنے کو آیا ہون بولا آج مجھکو ذرا مہلت دے
کل جو چاہیو سو کیجو تب ملک الموت چلے گئے چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن کی باقی تھی اور
ملک الموت جانیکے بعد وہ مردود وہان سے نکل کے اُن غلامون کو جو گرداگرد اُسکے برجون مین چوکی
تھے مارنے لگا کیون تم نے عزرائیل کو یہان آنے دیا کیون نہین مار ڈالا اور اُنھون نے کہا اے
جہان پناہ ہم نے اُسکو دیکھا نہین کس طرح سے یہان آیا* بعد اُسکے طیفور اس گنبذ مین جا کے
دیکھتا ہی کہ ایک سوراخ ہی اُسکے اندر سے عزرائیل آیا پھر اُس سوراخ کو بند کرکے بے
پروا ہو کر پھر اُس تخت پر جا بیٹھا کوئی نہین معلوم کر سکتا آئندہ کا دروازہ کدھر تھا* پھر جب نظر
کی عزرائیل کو اُسی جگہہ گنبذ کے اندر دیکھا جہان کل دیکھا تھا پوچھا پھر تم کس راہ سے یہان آئے

اُسنے کچھ جواب نہ دیا فوراً جگر میں آپکے ہاتھ ڈال کے جان اس مردود کی اور اُن بارہ ہزار غلام کی جو اُسکی حفاظت میں گرد بگرد چوکی تھے ایک پل میں قبض کرلی * پھر نہ وہ قصر رہا نہ گنبد نہ حشم نہ صغیر نہ کبیر سب کے سب جہنم رسید ہوئے اور پانی چشمے کا اور دریا کا سب سکھا دیا * بنی اسرائیل یہہ حال دیکھکر متعجب ہوئے حیرت میں آگئے نہ ملک رہا نہ حشم نہ پانی سب ویران ہوا پس حنظلہ عم نے اُنھوں سے کہا اگر تم خدا پر ایمان لاؤگے اور میری رسالت کا اقرار کروگے تب تم اِس عذاب سے نجات پاوگے اُنھوں نے کہا یہہ سب بلا اور مصیبتیں تمھاری بدخواہی سے ہم پر نازل ہوئیں اگر تم ہمارے بیچ نہوتے تو کچھ ہم پر یہہ مصیبتیں نہوتیں یہہ کہکر دست درازی کرنے چاہتے تھے حنظلہ عم اُنکے بیچ میں سے نکل گئے بعد اسکے خدا تعالی نے ایک سانپ ایسا اُنکے واسطے بھیجا کہ اُس شہر کا طول و عرض چھتیس کوس کا تھا اس سانپ نے ایک بارگی چاروں طرف اُسکے حلقہ کرلیا اور شہر کو دبانا شروع کیا تا کہ مقامات اُن پر تنگ ہو جائیں اور چشموں سے دھواں نکال کر اکثر لوگوں کو ہلاک کر ڈالا بعد چند روز کے حنظلہ عم جہان فانی سے رحلت فرمائے اور جو جو نعمتیں بنی اسرائیل شام کے عمالقوں سے پائیں تھیں سب صرف میں لائے اور عمالقہ یہاں ہزیمت پا کے مغرب زمین میں جا رہے پھر ایک مدت کے بعد قصد کیا اور بولے کہ بنی اسرائیل سے جا کے اپنی مملکت چھین لیں کب تلک ہم اِس ملک میں رہینگے اور دکھہ اُٹھاوینگے چلو شام میں اپنے باپ دادے کے میراث پر بیٹھہ جائیں دخل کریں اور اُنھوں سے لڑکے مرجاویں یہہ بہتر ہی پس قوم عمالقہ اِس تدبیر میں تھے اور بنی اسرائیل اُنسے غافل تھے تمام دن فسق فجور میں مستغرق رہتے اِس بدبختی کے مارے الله تعالی نے اُنسے پیغمبری اور بادشاہت لے لی تب ذلیل و خوار ہو گئے عمالقہ آ کے اُنسے لڑکے ایک تابوت تسکین اور مال و دولت چھین کے مغرب زمین میں لے گئے اور وہی تابوت تسکین سبب تھا اُنکا اقبال کا * اُنھوں میں نہ بادشاہی رہی کہ آرام سے کھاویں اور نہ کوئی پیغمبر رہا کہ اُنکی دعا سے دشمن مقہور ہوویں سب غریب و عاجز ہو گئے اور انکے بیچ میں کوئی عالم فاضل نہ تھا کہ اُن کو ہدایت کرے شریعت سکھاوے سب گمراہ ہو گئے اور وہ تابوت تسکین جو عمالقہ اُنسے چھین لے گیا تھا وہ آہنی تھا اس میں قفلیں مضبوط لگے تھے بعضے کہتے ہیں کہ اُس تابوت کا سر مثل بلی کے سر کے تھا اور بعضے نے کہا شیر کے جیسا کسی کتئیں حاجت

ہوتی تو اُس تابوت تسکین کے چاروں طرف پھر کے دعا مانگتے تو خدا تعالیٰ حاجت اُسکی پوری کرتا
اور جب دشمنوں سے لڑائی پڑتی تو اُس تابوت کو سامھنے رکھتے اُسکے اندر سے ایک آواز
نکلتی سناں آواز بلی کے اور اُسی آواز سے دشمنونکے دل میں ہیبت آجاتی بھاگ جاتے اور
مومن سب اُسکی برکت سے فتح پاتے آسایش و آرام نہاتے حق تعالیٰ فرماتا ہی * وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ
وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ * اور کہا اُنکو اُنکے
نبی نے نشان اُسکی سلطنت کا یہہ ہی کہ آوے تمکو ایک صندوق جسمیں دل جمعی ہی
تمہارے رب کی طرف سے اور باقی چیزیں کہ چھوڑ گئے ہیں موسی اور ہارون کی اولاد اُسی
صندوق میں اُٹھا لاوینگے اُسکو فرشتے اسمیں نشانی پوری ہی تمکو اگر تم یقین رکھتے ہو *
خبر ہی اُس تابوت کے اندر موسی عم کا عصا اور ہارون عم کا عمامہ اور ترنجبین جو آسمان سے اُنکی
قوم کے لئے میدان تیہ میں اُترا تھا اسکا ذکر اوپر ہو چکا * اور شکستہ دو تختیاں توراۃ کی جو
موسی عم نے زمین پر مارکے توڑی تھیں اور نعلین موسی عم کی یہ سب اُس تابوت کے اندر
تھیں یہہ قصص الانبیا میں ہی اور توراۃ میں بھی لکھا * تفسیر میں لکھا ہی بنی اسرائیل میں
ایک صندوق چلا آتا تھا اُس میں تبرکات تھی موسی اور ہارون عم کی لڑائی کے وقت سردار کے
آگے لے جاتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اُسکو آگے دھر لیتے پھر اللہ تعالیٰ اُسکی برکت سے فتح دیتا
جب بنی اسرائیل بدنیت ہو گئے وہ صندوق اُنسے چھین گیا غنیم کے ہاتھ لگا * اب جو طالوت بادشاہ
ہوا وہ صندوق خود بخود رات کیوقت اُسکے گھر کے سامھنے آموجود ہوا سبب اسکا یہہ تھا کہ غنیم
کے شہروں میں جہاں اُسکو رکھا تھا اُن پر بلائیں نازل ہوئیں. شہر ویران ہوا * مروی ہی
بنی اسرائیل میں ایک شخص غریب مسکین تھا اُسکی دو جوروین تھیں ایک نے لڑکا جنا اور
دوسری نے نہیں اُس لڑکے والی نے اُسسے کہا کہ تم نے ایک لڑکا بھی نہ جنا اُسنے کہا ای بی بی اللہ تعالیٰ
جسکو چاہے فرزند دیتا ہی اور کوئی چاہنے سے بھی نہیں دیتا ہی اور میں اُسکی درگاہ میں
اُمیدوار ہوں کہ تمہارے بے چاہے اُسنے لڑکا دیا مجھکو بھی دیگا * پس دلگیر ہو کر تمام شب
اُسنے خدا کی عبادت کی اور سر سجدہ میں رکھکے دعا مانگی حق تعالیٰ نے اُسکی دعا قبول کی ایک

فرزند صالح اُسّے پیدا ہوا نام اُسکا شموئیل رکھا جب بڑے ہوئے چالیس برس کی عمر مین نبی ہوئے

* قصہ شموئیل نبی عم کا *

شموئیل نبی نے خدا کی طرف سے لوگون کو جب دعوت کی بنی اسرائیل اُن پر ایمان لائے اور کہا کہ جو تابوت تسکین ہمسے عمالقہ نے چھین لیگیا سو اُنسے جاکے لڑکے لے آوین سبھون نے یہہ عہد کیا * اور اُن کافرون نے تابوت کو لیجا کے آگ پر دھرد یا تھا خدا کے فضل سے نہ جلا اور توڑنے چاہا نہ ٹوٹا تب کہنے لگے یہہ تابوت بنی اسرائیل کا خدا ہی اسواسطے نہ ٹوٹتا ہی نہ آگ مین جلتا ہی آخر ناپاک جگہہ مین لیجا کے ڈال رکھا تا کہ لوگ اُسپر غایط و بول کرین پس جو مرد و زن نے اُس پر غایط بول کیا ناسور و بواسیر کا مرض ہو کر مرگیا پھر بتخانے مین لیجا کے بتون کے نیچے ڈال رکھا بتون نے اُسکو دیکھکے تعظیم و تکریم سے سرزمین مین جھکا دیا بہرصورت وہ مرد و سب جب اُسسے لاچار ہوئے تب اُس تابوت کو دو بیلون پر لاد کر ہانک دیا اور فرشتے لا کے بیلون سمیت طالوت کے گھر پہنچا دیئے *

* قصہ بادشاہ طالوت کا *

ایک دن بنی اسرائیل نے شموئیل نبی سے کہا ای حضرت ہمارے لیئے آپ دعا کرین کہ ہمکو اللہ تعالی سلطنت دیوے خدا کے دشمنون کو مار کر زیر کرین اور ایک سردار ہمپر کردیوین ہم جہاد کرین اس بات کو اللہ فرماتا ہی * اَلَمۡ تَرَ اِلَي الۡمَلَاِ مِنۡ بَنِيۡ اِسۡرَائِيۡلَ مِنۡ بَعۡدِ مُوسَيٰ تا آخر آیت * تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین موسی کے بعد جب کہا اپنے نبی کو کھڑا کردے ہمکو ایک بادشاہ کہ ہم لڑائی کرین اللہ کی راہ مین * وہ بولا کہ یہہ بھی توقع ہی تمسے کہ اگر حکم ہو تمکو لڑائی کا تب نہ لڑو * بولے ہمکو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑین اللہ کی راہ مین اور ہمکو نکال دیا ہی ہمارے گھر سے اور اپنے بیٹون سے * پھر جب حکم ہوا اُن کو لڑائی کا پھر گئے مگر تھوڑے اُن مین سے اور اللہ کو معلوم ہی جو گنہگار * تفسیر مین لکھا ہی بعد حضرت موسی عم کے ایک مدت بنی اسرائیل کا کام بنا رہا پھر جب اُن کی نیت بری ہوگئی اُن پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر نے اُن کے اطراف کے شہر چھین لیئے اور لوٹا اور بندی پکڑ لے گیا وہان کے بھاگے لوگ شہر بیت المقدس مین جمع ہوئے حضرت شموئیل پیغمبر سے کہا کہ کوئی بادشاہ اقبالمند مقرر کردو کہ بغیر سردار کے ہم لڑ نہین سکتے * طالوت ایک شخص تھا

بنی اسرائیل مین کسی کی چوپائے چراتا تھا ایکدن ایک چوپایا اُسے گم ہوا مالک چوپائے نے اُنسے اُسکی قیمت مانگی اُسکو یہہ مقدور نہ تھا کہ قیمت اُسکی دے آخر لاچار ہوکر شمویل نبی کے پاس گیا کہ مالک چوپائے سے اِن کے لئے سفارش کرے کہ قیمت اُسکی معاف کر دے شمویل نبی نے ان سے پوچھا تمھارا کیا نام ہی اُسنے کہا میرا نام طالوت تب شمویل عم نے اُنکو بغور دیکھا* اور خبر مین آیا ہی کہ جبرئیل عم نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکے شمویل عم کو دیکے کہا کہ جسکا قد اِس عصا کے برابر ہوگا وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور نام اُسکا طالوت جب شمویل عم نے طالوت کا قد اُس عصا سے ناپا موافق اُسکے ہوا تب اُسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا نے تعالیٰ طالوت کو تم مین بادشاہ کریگا بقولہ تعالیٰ* وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تا آخر آیت* اور کہا اُنکو اُن کے نبی نے اللہ نے کھڑا کر دیا تمکو طالوت بادشاہ کو اور اُنھون نے شمویل نبی سے کہا کہ کہان ہوگی اُسکو سلطنت ہمارے اوپر اور اُسسے ہمارا حق زیادہ ہی سلطنت مین اور اُسکو ملی نہین کشایش مال کی* اور ایک چوپایہ اُسسے گم ہوا تھا اُسکی قیمت دے نہ سکا وہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہوگا* حضرت شمویل نے فرمایا بقولہ تعالیٰ* قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ تا آخر آیت* تحقیق اللہ نے اُسکو پسند کیا تم سے اور زیادہ کشایش دی عقل مین علم مین اور بدن مین اور اللہ دیتا ہی اپنی سلطنت جسکو چاہے اور اللہ کشایش والا ہی سب جانتا ہی* اور بنی اسرائیل نے طالوت کو تحقیر جانکر اُسپر التفات نکیا اور کہا ای نبی اللہ نشانی اُسکی بادشاہی کی کیا چیز ہی تب ہم مانینگے اُسکو اور اُسکے مطیع فرمان ہونگے حضرت شمویل نے کہا کہ نشانی اُسکی بادشاہی کی یہہ ہی کہ وہ تنہا جاکے تابوت تسکین دیار عمالقہ کا فرون سے تمکو لادے گا* وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ تا آخر آیات* اور کہا اُنکو اُن کے نبی نے نشانی اُسکی سلطنت کی یہہ کہ آوے تمھارے پاس ایک صندوق جسمین دل جمعی ہی تمھارے رب کی طرف سے اور باقی وہ چیزین جو چھوڑ گئے موسی اور ہارون کی اولاد اُٹھالاوین اُسکو فرشتے اُسمین نشانی پوری ہی تمکو اگر یقین رکھتے ہو* پس شمویل عم نے یہہ کہا اور طالوت کو اقبال مند دیکھکے کہا کہ تم بنی اسرائیل مین بادشاہ ہوگے میدان کی طرف جاؤ تابوت تسکین وہان پاؤگے بنی اسرائیل کو لادو پس اُن کے کہے سے وہ

میدان کی طرف جا دیکھتے ہیں تابوت سکینہ ایک رات پر دو بیلون کی گردن پر ہانکے فرشتے لے آتے ہیں طالوت جا کے اُس پر بیٹھا اور ہان کے بنی اسرائیل کی گروہ میں لے آیا * اور بعضے کہتے ہیں کہ شب کو فرشتے نے خدا کے حکم سے اُس تابوت کو طالوت کے گھر پر پہنچا دیا بہرحال تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو طالوت نے جب پہنچا دیا وے دیکھکے متعجب ہوئے اور اُسکو بادشاہ اپنا بنایا اور مطیع فرمان ہوئے بعد اُسکے طالوت نے شکر خدا بجا لا کر بنی اسرائیل سے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ جہاد کو تب اُنھون نے قبول کیا اور شموئیل نے ایک زرہ آہنی طالوت بادشاہ کو عنایت کیا اور کہا کہ یہہ زرا جسکے بدن پر راست آویگی اسکے ہاتھ مین جالوت بادشاہ مارا جائیگا *

* بیان لڑائی طالوت کا جالوت کے ساتھ

اور مارا جانا جالوت کا داؤد کے ہاتھ *

روایت مین آیا ہی جب طالوت شموئیل نبی سے رخصت ہو کر مع غازیان ایک لاکھ اسّی ہزار تھے جالوت کے ساتھ لڑنے گئے مخبرون نے جالوت کو جا کے خبر پہنچائی یہہ سنتے ہی وہ ناہنجار کمر ہمت باندھکر اور لشکر جرّار ناپکار جو اسکا تھا لیکر ستعد جنگ ہوا اور بنی اسرائیل ہمراہ طالوت کے کوچ کرتا ہوا چلا جاتا تھا طالوت نے ان سے راہ مین کہا * فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ تا آخر آیات * پھر جب باہر ہوا طالوت فوجین لیکر کہا اللہ تمکو آزماتا ہی ایک نہر سے پس جسنے پانی پیا اسکا وہ میرا نہین اور جسنے اسکو نہ چکھا وہ ہی میرا مگر جو کوئی بھر لے ایک چلو اپنے ہاتھ سے یہہ کہکر سب چلے بعد قطع مسافت بیابان کے درمیان فلسطین کے وہ نہر ملی پانی اسکا بہت صاف شفاف مثل آب حیات کے تھا لشکرون نے مارے پیاس کے باوجود ممانعت طالوت بادشاہ کے اس نہر سے پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگ نے نہین پیا قولہ تعالی * فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ * پھر پی گئیے اسکا پانی مگر تھوڑے ان مین * پھر جنھون نے انکی ممانعت نہ سنی اُنھون نے زیادہ پانی پی کر اور پیاس بڑھایا جتنا پیتے اور اُتنا ہی پیاس غالب ہوتی طالوت نے اُنھون کو لاچار رخصت کر دیا * اور بعضون نے روایت کی ہی کہ پانی پیتے پیتے زبان اُنھون کی نکل پڑی پیٹ پھول کے مرگئیے * اور جن لوگون نے موافق حکم طالوت بادشاہ کے ایک چلو پانی پیا وہ آرام سے رہا * ترجمہ کلام اللہ مین لکھا ہی کل آدمی طالوت کے ساتھ

اسّی ہزار تھے اس مین سے تین سو تیرہ آدمی جالوت کی لڑائی مین رہا اور سب موقوف ہوئے
بسبب پانی پینے کے اور اُس مین داوٗد علیہ السلام اور اُن کے باپ اور اُن کے چھ بھائی تھے داوٗد کو
راہ مین لشکر کے ساتھ آتے وقت تین پتھر ملے اور پتھر بولے کہ ہمکو اُٹھا لیجے جالوت کو ہم مارینگے
تب داوٗد نے ان پتھر کو ساتھ رکھا ٭ لشکروں نے طالوت سے کہا کہ ہم تھوڑے ہین جالوت
کے لشکر بہت ہم اُسے مقابلہ نہین کر سکینگے اور ان مین سے بعضے نے کہا اگرچہ ہم تھوڑے ہین
خدا ہم پر مددگار ہی اللہ فرماتا ہی ٭ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ
بہت جگہہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالی صبر کرنیوالون
کے ساتھ ہی ٭ کہنے لگے تب سب کوئی جالوت سے مقابلہ مین آئے ٭ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ
تا آخر آیت ٭ اور جب سامھنے ہوئے جالوت کے اور اسکی فوجون کے طالوت کے لشکر بولے ای
رب ہمارے ڈال دے ہم مین جتنی مضبوطی ہی اور ٹھہرا ہمارے پانون اور مدد کر ہماری
اِس قوم کافر پر ٭ جالوت نے جب طالوت کے لشکر کی طرف دیکھا ان کے دلیری پر تعجب کیا اور
اسکو شرم آئی اِس بات سے کہ ہم لک آدمی جری ہین وہ تین سو تیرہ آدمی ضعیف کے ساتھ
ہمکو لڑنا کچھ مردی نہین تب طالوت کے پاس یہہ پیام بھیجا کہ جو سپاہ تو نے لڑنے کو لایا یہہ میرے
قابل لڑنیکے نہین بہتر یہہ ہی کہ خیال باطل چھوڑ دے میری اطاعت قبولکر نہین تو میرا سامھنا کر
میدان مین آ تب طالوت نے حکم کیا اپنے لشکر مین کہ تم مین کوئی ایسا ہی کہ جالوت مردود کا
سر کاٹ کے جلدی لے آوے میرے پاس اور جالوت مردود کو کہلا بھیجا کہ ہم اللہ کی راہ مین لڑنے
آئے ہین تو گمان مت کر کہ سپاہ میری قلیل اور لشکر تیرا بہت خدا میرا بڑا ہی وہ مجھکو غالب
کریگا تجھ پر ٭ بہت ایسا ہوا اللہ کے فضل سے کہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر
اور اللہ صابروں کے ساتھ ہی ٭ پس ایک لحظے کے بعد ایک جوان مہیب شکل با حشمت
تمام سلاح پوش گھوڑے پر سوار چوب نیزہ تاڑ ہاتھ مین لیکر مخالف کے لشکرگاہ مین برسر
کارزار آکھڑا ہوا اور ایک نعرہ مثال خر کے مار کر کہا کہ مین ہون جالوت تم سب کو مین کافی
ہون میرے سامھنے آتے جاؤ ٭ اس بات کو سنکے طالوت نے اپنے لشکر کو کہا تم مین کوئی ہی
کہ اِس مردود کا سر کاٹ کے لے آوے تو اُسکو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دون گا آخر

کسی نے جواب نہ دیا طالوت سست ہوا اور کہا کہ جالوت لعین اب ہم پر حملہ کریگا بنی اسرائیل
کوئی اسکے مقابلہ میں آگے بڑھتے نہین یہہ بول کر خود چاہا کہ اُس مردود سے جاکے لڑے اُسوقت ایک
جوان قوی قوت سر پر خود فولاد کا رکھے لباس حرب پہن کر ایک چوب ہاتھہ میں لیکر طالوت کو آکے
سلام کیا اور کہا کہ تم کچھہ اندیشہ مت کرو خاطرجمع سے رہو اللہ کے حکم سے میں جالوت سے لڑونگا
اور اُسکو مار ڈالونگا طالوت بولا تم کس قوم سے ہو تمہارا کیا نام ہی وہ بولا میں اسرائیلی
ہون میرا نام داؤد ہی اور میرے دو بھائی ہیں آپ کے لشکر میں * اُسنے کہا کہ تم نے کبھی
لڑائی کی ہی وہ بولا میں اکثر سباع اور درندون سے لڑا ہون اور دو برادر اُن کے طالوت کے
پاس حاضر تھے اُنھون نے طالوت سے کہا ای حضرت داؤد کبھی کسی سے لڑا نہین وہ جو کہتا
ہی حضور میں محض غلط ہی اُسنے کبھی لڑائی دیکھی نہین اور وہ جالوت بڑا لڑنے والا جنگ
آزمودہ ہی اُسسے کیونکر یہہ لڑسکیگا * پس طالوت نے ایک زرہ داؤد کو پہننے کو دیا جو زرہ
حضرت شموئیل نے اُن کو دیا تھا کہ یہہ زرہ جسکے بدن میں آویگا وہ لڑائی فتح کریگا اور پادشاہ
ہوگا * اور ایک روایت ہی کہ طالوت نے خواب میں دیکھا تھا کہ جسکے بدن میں یہہ زرہ موافق
آویگا اُسکے ہاتھہ میں جالوت مارا جائیگا بہرصورت وہ زرہ ایک ایک سب لشکر کو پہنائے دیکھا کسی
کے بدن میں موافق نہ آیا جب داؤد عم نے پہنا بدن میں ٹھیک آیا تب طالوت نے اُن کو کہا
کہ تم جاؤ جنگگاہ میں جالوت بالیقین تمہارے ہاتھہ سے مارا جائیگا پس اُنسے عہد موکد کرکر اور وہ زرہ
پہنکر اور وہ تین پتھر لشکر کے ساتھہ آتے وقت جو راہ میں ملے تھے وہ پتھرون نے کہا تھا کہ ہم کو اُٹھا
کے لیجاؤ ہم تمہارے کام آوینگے ہم اُن پتھرون سے ہیں کہ جس پتھر کے برسانے سے اللہ تعالی نے
قوم لوط کو ہلاک کیا تھا * وہی پتھرون کو لیکر داؤد عم معرکہ میں جالوت کے گئے جالوت نے اُنسے
کہا کہ تو مرے ساتھہ کون سے ہتیار سے لڑوگے وہ بولا میں اِن پتھرسے تمہارا سر توڑ کے مار ڈالونگا
جالوت نے کہا کہ بادشاہ ہونکے ساتھہ پتھر سے لڑنا نہین چاہیے داؤد عم بولا تو کتا ہی کتے کو پتھر
سے مارا چاہیے جالوت بولا تو چلا جا ناحق مارا جاویگا تجھے دیکھتا ہون نہایت غریب ضعیف ایک
پتھر ہاتھہ میں لیکر مجھہ سے لڑنے کو آیا داؤد عم بولا میں خدا کے حکم سے لڑنے آیا ہون اُسنے مجھکو
قوت دی ہی تمکو اِس پتھر سے مار ڈالونگا یہہ کہکر پتھر اُٹھا کے اُس مردود پر پھینک مارا

فوراً جہنم واصل ہوا * اور تفسیر میں لکھا ہی کہ اُس پتھر کو فلاخن میں رکھکے مارا جالوت کے سینہ
پہ جا پڑا وہان اُسکو جہنم رسید کر کے وہین پتھر دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑہ لشکر کے داہنے طرف
جا گرا سب کو ہلاک کیا اور ایک ٹکڑہ لشکر کے بیچ میں گرا وہ سب درہم برہم ہو کر کوئی بھاگا اور
کوئی جہنم رسید ہوا بقولہ تعالیٰ * فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ * پھر شکست
دی بنی اسرائیل نے قوم جالوت کو اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو * اور طالوت
نے داؤدعم کو کہا کہ ماشاء اللہ تمہاری بڑی قوت ہی تم نے اکیلا جالوت کو اُسکی قوم سمیت
مار ڈالا خدا تم کو سلامت رکھے اور داؤدعم نے کہا کہ قوت اللہ ہی کو ہی اور اُسیکی قوت و
نصرت سے مین نے جالوت کو مار ڈالا مجھکو کیا طاقت ہی کہ مین اُسکو مار ڈالون * تفسیر مین لکھا
ہی کہ شمعون نبی نے داؤدعم کے باپ کو بلا کے کہا کہ اپنے بیٹے کو مجھکو دکھا اُسنے چھ بیٹے کو دکھائے
جو قد آور تھے اور داؤد کو نہ دکھایا وہ قد آور نہ تھے اور بکریان چراتے تھے * پھر شمعون نے اُنکو
بلوایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا شمعون نے کہا مارونگا تب جالوت کے سامھنے وہ گئے
اور تین پتھر فلاخن مین رکھکر مارا جالوت کا سر کھلا تھا اور تمام بدن لوہے کے زرہ مین غرق تھا سر مین
لگے اور پیچھے سے نکل گئے اور مر گئے اور بعد فتح لڑائی کے طالوت نے اپنی بیٹی کو داؤدعم سے
بیاہ دیا اور داؤدعم بادشاہ ہوئے *

* بیان عداوت طالوت ساتھہ داؤدعم کے *

روایت مین آیا ہی جب طالوت نے جالوت کی لڑائی سے فتح پایا بنی اسرائیل نے اُن سے کہا
کہ تمنے جو وعدہ کیا تھا کہ جالوت کو جو مار سکیگا اُسکو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دونگا
اب وعدہ اپنا پورا کرو اور داؤد کو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دے طالوت نے کہا بیٹی میری
خوبصورت اور داؤد زرد رنگ اور کبود چشم ہی اُسسے نہین بیاہ دینگے اور حضرت داؤد نے
بھی انکار کیا اگر ایسا کہتے ہین تو مین بیاہ نہین کرونگا * مردی ہی آخر طالوت نے اپنی بیٹی کو اُنسے
بیاہ دیا اور نصف سلطنت دی * بعد اُسکے طالوت نے جب دیکھا کہ بہت لشکر داؤد سے
موافقت رکھتے ہین دلمین خوف کیا ایسا نہو کہ سلطنت میری چھین لے تب داؤدعم کو مار ڈالنے
کا قصد کیا اور داؤدعم پہاڑ کے کنارے جا کے ایک مسجد بنا کر عبادت مین مصروف رہے اور

عابد اور عالم ستر آدمی اُن کے ساتھ تھے عبادت میں ۰ بنی اسرائیلیوں نے طالوت سے کہا کہ داؤد
کے ساتھ بہت عابد ہیں اگر وے دعا کریں تو ہم سب برباد جائینگے اور سلطنت چھنی جائیگی
طالوت نے جب یہہ بات سنی لشکر ساتھ لیکر داؤد عم کے مارنے کو اُس پہاڑ کے پاس جہاں
اُنکی عبادت گاہ تھی رات کو جاکے گھیرا اور ننگی تلوار ہاتھ میں لیکر چاہا کہ مسجد کے اندر گھس کے
مع عابد داؤد کو مار ڈالے خدا کی مرضی ایسی ہوئی خواب نے اُن پر غلبہ کیا آخر طالوت مع لشکر
سب سو گئے حضرت داؤد مسجد سے نکل کر دیکھتے ہیں کہ طالوت مع لشکر سو گیا تب وہ ننگی
تلوار اُسکے ہاتھ سے لیکر پتھر پر ماری پتھر دو ٹکڑے کر کے اُسکے پیٹ پر تلوار اور وہ پتھر اور
ایک پرزہ کاغذ کا رکھدیا اور چراغ بجا دیا ۰ اُس پرزہ پر یہہ لکھا تھا ای طالوت یہہ تلوار تیری
مین نے پتھر پر ماری دو ٹکڑے کیا اگر تیرے پیٹ پر مارتا تو تجھکو دو ٹکڑے کر ڈالتا تجھکو خبر
نہوتی تم یہاں سے گئے ہوتے کون تمہاری فریاد کو پہنچتا بہتر یہہ ہی تو یہاں سے اُٹھکے چلا جا عابدونکو
مارنے کا قصد مت کر دنیا اور آخرت میں گنہگار ہو گے * جب روز روشن ہوا طالوت نیند
سے جاگ کے دیکھتا ہی کہ اپنی تلوار اور ایک پرزہ کاغذ اور دو ٹکڑے پتھر کے اپنے پیٹ پر
دھرے ہیں ڈر کے اُٹھ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر بیت المقدس میں چلا گیا اور داؤد
اپنی عبادت میں مشغول ہوا پھر طالوت نے پیچھے چند آدمی سپاہی بھیجا کہ تم جا کے داؤد کو
مع جماعت اُسکے شب خون کر کے آؤ تب اُن مردود سب حضرت داؤد اور عابدان کو مارنے
کے لئے گئے اتفاقا اُس شب کو داؤد عم اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تھے اتنے میں عابدون کو
مسجد کے اندر جاکے رات کو مار ڈالا طالوت کو خبر ہوئی کہ عابد سب مارے گئے داؤد نہیں
اور حالانکہ مطلب اُسکا داؤد تھا عابد سب مارے جانے سے پشیمان ہوا اور ڈرا داؤد عم کو بلا
بھیجا تا کہ اُنسے عذر خواہی اپنی تقصیر کی کرے تب قاصدون نے داؤد عم سے جاکے کہا کہ آپ
کو طالوت بادشاہ بلاتا ہی آپ چلئے اُن کی بیٹی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اور آپ سے
تقصیر جو اُنسے کی ہیں سو معاف چاہتے ہیں داؤد عم نے یہ سنکے اُن سے کہا کہ طالوت نے بڑا
گناہ کبیرہ کیا ہی بیگناہ مسلمان عابدونکو مار ڈالا اور مجھکو بھی مارنے کا قصد کیا تھا جب تک کہ وہ
کسی لڑائی میں نہ جائیگا اور بعوض خون ہر عابد کے ہر کافر اُسکو نہ ملے گا تب تک میں وہان

نہ جاؤ نگا پس قاصدون نے یہہ باتین طالوت سے جاکے کہہ دین طالوت یہہ سنکے اپنے کردار زشت سے پشیمان ہوا اور داؤد عم کا فرمان بجالایا لڑائی مین گیا جب معرکہ مین جاکے کھڑا ہوا اچانک ایک تیر دشمن کی طرف سے آکے اُسکے سینے پر لگا ایسا کہ پشت سے نکل گیا وہین جان اُن کی نکل گئی اور لشکر اُن کے ہزیمت پاکر پھر آیا اور داؤد عم یہہ خبر پاکر طالوت کے گھر پر آکے اُسکی سلطنت کے مالک ہوئے تخت پر بیٹھے اور یہہ بسبب صبر کے بادشاہی اور پیغمبری اُن کو ملی اللہ تعالی فرماتا ہی * وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ * اور دی اللہ نے داؤد کو سلطنت اور حکمت یعنے پیغمبری *

* خبر نبوت حضرت داؤد عم کی *

خبر مین آیا ہی کہ داؤد عم یہودا ابن یعقوب عم کی اولاد مین تھے جب تخت سلطنت پر بیٹھا اُسکے چالیس برس کے بعد پیغمبری اُن کو ملی اور قوت اُن کو اللہ نے اِستدر دی تھی کوئی بادشاہ اُنسے مقابلہ نہین کرسکتا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ * اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا خدا * اور دوسری جگہہ مین اللہ نے فرمایا ہی * وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ تا آخر آیت * اور زور دیا ہمنے اُسکی سلطنت کو اور دی اسکو تدبیر اور حکمت اور فیصلہ بات کا * اور اللہ نے اُن کو خلیفہ فرمایا * يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ تا آخر * ای داؤد ہمنے کیا تجھکو خلیفہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھہ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیگی تجھکو خدا کی راہ سے * اور اللہ نے اُن کو ایسا خوش آواز خوش الحان دیا تھا جب وہ توراۃ پڑھتے اسکی خوش الحان سے جاری پانی تھم جاتا * کہتے ہین کہ بہتر طرح کی الحان سے پڑھتے تھے وحوش اور طیور اور پرند اور چرند جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہوکے سنتے اور بیہوش ہو جاتے اور پتیان درختون کی زرد ہو جاتیں اور پتھر موم ہو جاتا اور پہاڑ لغزش مین آجاتے اُن کے ساتھہ سبکوئی تسبیح پڑھا کرتے حق تعالی فرماتا ہی * وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ * اور ہمنے دی ہی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی * ای پہاڑو اور ای جانورو رجوع سے تسبیح کرو اسکے ساتھہ * کتاب زبور کو اللہ تعالی نے اُن پر الہام سے

فرمایا تھا دب السلام نے . جبرئیل پر تھا نہ میکائیل پر * قصص الانبیا میں لکھا ہی اور فقیر مولف نے
بھی توریت اور زبور میں امر و نہی وعدہ وعید نہیں دیکھا سوا طریق عبادت کے * اور روایت
میں آیا ہی زبور پڑھتے وقت داؤد عم کی آواز چالیس فرسنگ تک جاتی تھی اس آواز سے
لوگ بیہوش ہو جاتے کافر سب مر جاتے ایک معجزہ اُن کی نبوت کا یہی تھی اور دوسرا
معجزہ یہہ تھا خدا نے اُن کی انگلیون میں ایسی گرمی دی تھی اُن کے چھوتے ہی لوہا نرم ہو جاتا تھا
حق تعالی فرماتا ہی * وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ * اور نرم کیا ہمنے داؤد کے واسطے لوہا * یعنے لوہا اُنکے
ہاتھ میں آتے ہی مثل موم کے نرم ہو جاتا اور بے آلہ اور بے آتش کے ہاتھ سے کریان لوہے
کی موڑ کر زرہ بناتے اور لوگ بناتے ہین آگ سے * کہتے ہین کہ لوہے کی زرہ پہلے اُن سے ایجاد ہی
حق تعالی فرماتا ہی * وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ الی آخر * اور سکھایا ہمنے کاریگری بنانا
ایک پہراوا تمھارا تاکہ بچاوے تمکو تمھاری لڑائی سے * اور وہ زرہ بناکے چار سو درم بیچیے
دو سو درم درویش محتاجون کو دیتے اور ایک سو اقارب کو اور ایک سو اپنی عبادت
کے لئے غذا میں صرف کرتے اور اپنی اوقات کو تین تقسیم کی تھی چند روز عبادت میں رہتے اور
چند روز لوگون کا انصاف کرتے اور چند روز اپنے کام میں مصروف رہتے *

* بیان مبتلا ہونا بلا میں داؤد عم کا *

مروی ہی کہ بلا میں مبتلا ہونا داؤد عم کا یہہ سبب تھا کہ ایک روز صحیفہ شیث بن پڑھتے تھے اس
میں حضرت ابراھیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کی بزرگی کا بیان پایا دل میں کہا کہ
انھون نے خدا کا کیا کام کیا تھا جو یہہ مرتبہ اور بزرگی اُن کو ملی اُسوقت درگاہ باری سے خطاب
آیا اے داؤد اُن پر میں نے بلا نازل کی تھی انھون نے صبر کیا تب مرتبہ اور بزرگی اُن کو ملی
پس داؤد عم نے عرض کی الہی تو مجھکو بلا میں مبتلا کر میں صبر کرونگا دکھہ اٹھاؤنگا تب مجھکو
بھی یہہ مرتبہ ملے * بعضے کہتے ہین کہ طالوت کی سلطنت جب داؤد کو ملی بنی اسرائیل پر بادشاہ
ہوئے مارے خوشی کے کہا تب ہم ابھی میں اچھی طرح سے اُن کی عدالت کرونگا اور لفظ انشاءالله
نہ کہا * اور بعضے نے کہا کہ طالوت اور تاجدارون پر آپنے دعا کی اے پروردگار تو گنہگارون پر رحم
کر اور اپنے کو گناہ سے پاک جانا اِسمین اختلاف بہت ہی * حاصل کلام . جبرئیل عم نے ایک

روز کہا الٰہی داؤد خدا نے تمکو صحت و عافیت سے رکھا تم اپنی خواہش سے دکھ مانگتے ہو خیر باشد
بلا سے رہو تم پر بلا نازل ہو گی * مقبول ہی ایک دن داؤد عم اپنے گھر پر بیٹھے تھے روز موعود
کو دو شنبے کے دن عشرہ بین ماہ رجب تھی اچانک ایک پرند خوبصورت کبوتر کے مانند بدن اسکا
سونیکا رنگ اور پر اسکا رنگ برنگ مثل جواہر کے تھا اور ناخن اور ٹھونٹ مانند یاقوت کے سرخ
اور آنکھین زمرد کی اور پنجا فیروزہ کے تھے عبادت گاہ مین داؤد کے سامھنے کھڑکی کنارے طاق
پر آ بیٹھا داؤد عم نے اسکا حسن و لطافت دیکھکے خواہش اپنے لڑکون کے چاہا کہ پکڑے بس
وہ مرغ یہان سے اُڑ کے ایک بالاخانہ پر جا بیٹھا حضرت نے اُسکا پیچھا کیا پھر وہان سے ایک
باغ مین جا بیٹھا وہان بھی گئے پوچھا لوگون سے یہ کسکا باغ ہی بولے یہ باغ بطشا نام ایک عورت
ہی اُسکا ہی تب داؤد عم ایک بالاخانے پر چڑھکے چارون طرف دیکھتے رہے اور وہی باغ
مین بطشا عفیفہ ننگی حوض مین اپنے نہاتی تھین نظر اُس پر جا پڑی کہتے ہین کہ داؤد عم اُسکو
دیکھکے فریفتہ ہوئے بہت خواہش کی واللہ اعلم بالصواب * اور بطشا نے اُسکو دریافت کیا
کہ یہ شخص مجھپر خواہش رکھتا ہی پس بالون سے اپنا تمام بدن ڈھانک لیا اور دل مین اُسکا
حال محبت کا ہوا اور داؤد عم اُس بالاخانے پر سے اُترکر اُس باغ کے پاس جا کے باغبان سے
پوچھا یہ مرغ کسکا ہی بولا بطشا کا حضرت نے کہا اُسکا شوہر ہی بولا چند روز ہوا اوریا نام ایک
شخص ہی ان سے اُسکا بیاہ ہوا ابتک ہم بستر نہین ہوئی یہ سنکے داؤد عم نے اوریا کو
بلا کے بہت پیار و محبت سے کہا تم جہاد مین جاؤ اور بہت روپیہ پیسہ دے کے خوش کیا
روم کی طرف بھیجا جہان کہ جانے دشوار تھی جو وہان جاتے پھر نہین آتے * پس اوریا نے
وہان جاکے بہت لڑائی ماری اور فتح کی پھر وہان سے دوسری جگہہ کہ نام اُسکا ناطقہ تھا وہان
جاکے بہت لڑائی کی اور وہان درجہ شہادت پائی پیچھے اُسکے لشکر نے اُس ملک کو فتح کر کے
بہت مال غنیمت لاکے حضرت داؤد کو دیا اور اُن نے اوریا کے شہادت کی خبر سنکے ایک
ہفتہ تک تعزیت اُسکی کی بعد اُسکے وہ بطشا بی بی کو اپنے نکاح مین لایا اُسکے آگے ننانوے
بی بیان ان کی تھین بطشا کو لیکے سو بی بی ہوئین کہتے ہین کہ سلیمان نبی بھی بطشا کے بطن سے
پیدا ہوئے * ایک دن داؤد عم عبادت گاہ مین بیٹھکے مناجات کرتے تھے اچانک دیوار کود کے

دو شخص داؤد عم کے پاس آئے حضرت اُن کو دیکھکے ڈرے اور اُنھون نے کہا مت ڈرو اللہ تعالی فرماتا ہی * وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ الی آخر آیات * اور پہنچی ہی تجھکو خبر دعوی والون کی جب دیوار کود کر آئے عبادت خانے مین جب پہنچے آئے داؤد کے پاس تو اُسنے گھبرایا وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑتے ہین زیادتی کی ہی ایک نے دوسرے پر سو فیصلہ کر دے ہم مین انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتاوے ہمکو سیدھی راہ * تب داؤد نے اُنسے کہا کہ اپنا احوال کہو پس کہا فریادی نے * اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً تا آخر آیت * یہہ جو ہی میرا بھائی ہی اُسکے پاس ہین ننانوے دنبیان اور میرے پاس ایک دنبی ہی پھر کہتا ہی حوالے کر مجھکو وہ دنبی تیری اور زبردستی کرتا ہی مجھہ سے بات مین * تب داؤد عم نے اُسکے مخالف سے پوچھا کیون جی یہہ جو بولتا ہی صحیح ہی وہ بولا سچ ہی * قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ بولا داؤد وہ بے انصافی کرتا ہی تجھہ پر کہ مانگتا ہی تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیون مین * پس داؤد عم سے وہ دونون فرشتے متخاصمین نے یہہ سنکر ہنسکے کہنے لگے ای داؤد باوجود تیری ننانوے عورت کے پھر اوریا کی جورو کو حرص سے تمنے بیاہ کی ایک سو عورت تمنے نکاح مین لائے یہہ وہ مقدمہ ہی جو ہم آئے ہین تمھارے پاس دنبی کا معاملہ لیکر یہہ تمنے اپنے نفس پر ظلم کیا یہہ کہکر دونون فرشتے غائب ہوئے یہہ جامع التواریخ اور قصص الانبیا مین لکھا ہی * تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ داؤد عم کے وقت مین اوریا نام ایک شخص تھا ایک عورت سے اُسنے نکاح کا پیغام تھا قریب تھا کہ اُسکا نکاح ہو جاوے اُس عورت کے وارثون کو اوریا سے کچھ غلطی ہوئی اسواسطے اس عورت کو اُسکے نکاح مین نہ دیا تب حضرت داؤد نے اس عورت کے نکاح کا پیغام دیا اور اُن کی ننانوے بی بی موجود تھین اگرچہ اس مین کچھ خلاف شرع اُسوقت نہوا از روی تورات اور زبور کے مگر اتنا بھی پیغمبرون کے شان سے خلاف ہی کہ شاید کوئی شبہہ کرے کہ یہہ درست نہین یہہ چنانچ ہوئی وہ دونون فرشتے اور داؤد عم کے بیچ مین * پس داؤد عم اسبات سے بہت نادم ہوئے معلوم کیا وہ دونون فرشتے اپنی دنبی کا معاملہ لیکر ہمکو نصیحت کرنے آئے تھے تب اپنی خطا سے معترف ہو کر بہت روئے اور توبہ کی اور سجدہ مین

چالیس رات دن برابر رہے کھاتے نہ پیتے شب و روز رویا کرتے یہان تک روئے کہ آب چشم سے اُنکے چارون طرف گھاس پیدا ہوئی سر سے اُونچی تب جناب باری سے ندا آئی ای داؤد سر اپنا سجدے سے اُٹھا تیری خطائین نے معاف کیا تب اُسنے سر سجدہ سے اُٹھایا اور ایک آہ ایسی ماری کہ اس آہ سے سب گھاس اُنکی چارون طرف جوتھی جل گئی اللہ تعالی فرماتا ہی * وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ الی آخر آیات اور خیال کیا داؤد نے ہمسنے اُسکو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر سجدہ مین اور رجوع ہوا طرف اللہ کے پس ہمسنے معاف کر دیا اُسکو وہ کام اور اُسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا * کہتے ہین کہ جبرئیل عم نے آکے فرمایا ای داؤد تو اوریا کی قبر پر جاکے اُسسے اپنے تقصیر کی معاف مانگ تاکہ فردا ویامت مین وہ تم سے مواخذہ نکرے تب داؤد عم نے جبرئیل کے کہنے سے اُسکی قبر پہ جاکے پکارا ای اوریا ای اوریا تیسرا دفعہ اُسنے جواب دیا لبیک بولا تم کون ہو جو مجھکو پکارتے ہو نیند سے تو نے مجھکو جگایا کیون * حضرت نے کہا مین داؤد ہون وہ بولا یا خلیفہ خدا آپ یہان کیون آئے وہ بولا مین تم سے معاف چاہتا ہون اُسنے کہا کہ ای حضرت آپ نے مجھکو جہاد مین بھیجا تھا مین شہید ہوا اُسکے بدلے اللہ نے مجھکو بہشت مین جگہہ دیا اب مین آرام سے ہون اور جو کچھ کیا ہوگا آپ نے میرے ساتھہ سو مین نے معاف کیا پس حضرت داؤد دل سے خوش ہو کر اپنے گھر چلے گئے پھر جبرئیل نے اُنسے کہا ای داؤد خدا نے تمکو سلام کہا اور فرمایا پھر تم اوریا کے پاس جاکے یہہ بات کہو کہ تمکو مین نے جہاد کو بھیجا تھا اپنے نفس کی خواہش سے تو وہان شہید ہوا مین نے تمہاری عورت بطشا کو بیاہ کیا یہہ تقصیر مجھسے ہوئی تو مجھکو معاف کر * پس بموجب ارشاد جناب باری کے داؤد عم نے اوریا کی قبر پر جاکے پکار اُسنے جواب دیا ای حضرت پھر کیون مجھکو آپ پکارتے ہین تب احوال اپنا کھول دیا اُن کی عورت کی حقیقت سب بیان کیا اپنی خطا سے معاف چاہی اوریا نے اسکا جواب کچھہ نہ دیا داؤد عم بہت گرویدہ ہوئے اور رو رو کے کہا ای اوریا میری تقصیر معاف کر مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا تب اُسنے کہا ای داؤد مت رو اس بات سے مین تمکو معاف نہین کرونگا جو تمنے کیا ہی * پھر حضرت نے رو رو کے معاف مانگا پھر بھی

اُسنے معاف کیا تب جناب باری سے یہہ حکم آیا ای داؤد مت رو مین نے تجھکو معاف کیا
حضرت نے عرض کی الہی اوریا مجھکو معاف نہین کرتا ہی تب حکم ہوا ای داؤد حشر کے دن
اُسکے لئے جنت مین ایک مکان یاقوت سرخ سے بناؤنگا اور اُسمین حورین بہشت کی رہینگین
اور یاکو اُن پر عاشق و فریفتہ کرونگا اور اُسکے بدلے مین تمکو معاف کریگا * منقول ہی کہ حق
تعالی نے اُسی وقت بہشت مین ایک مکان پر تکلف جواہرات سے بناکے اوریاکو دکھایا اور
اُسسے فرمایا کہ تو داؤد کو معاف کر یہہ مکان تجکو دونگا اُسوقت اُسنے بہشت اور حورون کو دیکھکے
خوش ہوکر داؤد عم کو پکارا ای داؤد مین نے تیری خطا معاف کیا تب داؤد عم خوش ہوکر
اپنے گھر پھر آئے * ایک دن بنی اسرائیل جمع ہوکر کہنے لگے ای نبی الله آپکو کیا ہوا آج چالیس
برس سے دیکھتا ہون کہ کھانا پینا چھوڑ کر غمدیدہ ہوکے پھرتے ہین حضرت نے فرمایا ای صاحبو
خدا نے مجھکو خلیفہ کیا تم پر نبی کر بھیجا راہ بتانے اور انصاف کرنے اور مجھکو منع فرمایا تھا کہ نفس
امارہ کے پیچھے مت پڑیو خراب ہوگے اور حق تعالی نے فرمایا * یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً فِي
الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی تا آخر آیت * ای داؤد ہم نے کیا
تجکو نائب ملک مین سو تو حکومت کر لوگون مین انصاف سے اور نہ چل جی کے چاہ پر پھر تجکو بھلا دے
الله کی راہ سے مقرر جو لوگ بچلتے ہین الله کی راہ سے اُنکو سخت مار ہی اُس پر کہ بھلا دیا دن
حساب کا * اسبات کو مین نے بھول کر نفس امارہ کی پیروی کی تھی وہ یہہ ہی کہ اوریا نام ایک
شخص اُسکو مین نے مغالطہ دیکے جہاد مین بھیجا تھا کہ اُسکی عورت کو نکاح کرون وہ وہان
شہید ہوا اور اُسکی جورو سے مین نے نکاح کیا اسواسطے الله نے مجھکو چند روز بلا مین مبتلا کیا تھا اب
الله نے مجھکو اُسسے نجات بخشا * اور وہب بن اُمیہ سے روایت ہی کہ داؤد عم اپنی خطا سے
تیس برس تک رویا کیا اُسکی آنکھہ کے آنسو سے سات تہہ کپڑے کرسی کے اُسکے سجدہ کے
نیچے تر ہو جاتے تھے اور کہتے ہین کہ چار ہزار عابد اُنکے ساتھہ رویا کرتے اور سلیمان عم اپنے باپ کا
آنسو پونچھ لیتے * اور حسن بصری رض سے روایت ہی کہ داؤد عم بعد عفو گناہ اپنے کے خشک
روٹی پر بجاے نمک کے خاک چھڑک کر کھاتے اور آنسو بہاتے اور کہتے تھے کہ یہی خوراک ہی
صاحب تقصیر کی * کہتے ہین کہ مدت برس تک اُن کا یہہ حال رہا * ایک دن بیت المقدس مین جاکر

عمر بھ زمین رکھکے روتے رہے. جبرئیل عم نے جناب باری سے یہہ مژدہ لائے اور کہا قولہ تعالی *
فَغَفَرْنَا لَهُ ذَالِكَ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ * پس ہمنے معاف کر دیا اُسکو وہ کام
اور اُسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا * داؤد عم ایک دن بیت المقدس کے منبر پر
اُٹھکے شکر خدا بجالا کر زبور پڑھکے عرض کی الہی توبہ میری تو نے قبول کی ندا آئی قبول ہوئی پھر
عرض کی یارب میں ڈرتا ہون کہ خطا میری بھول جاؤن یہہ کہ میرے بدن پر ایک نشان
خطا کا رکھدے تا کہ اُس گناہ سے اپنے تئین نہ بھولون نشان دیکھکے یاد رہے تب اللہ نے اُنکی
داہنے ہتھیلی پر ایک نشان اُس گناہ کا جو بالا مذکور ہی رکھدیا اور داؤد عم اُس پر ہمیشہ
نگاہ کرتے تھے اپنی خطاے ماضی کو نہ بھولتے اور توبہ استغفار کرتے اور منبر پر خطبہ پڑھتے
وقت دست مبارک کہ جس پر نشان گناہ کا تھا سب کو دکھاتے اُسے دیکھکے لوگ ترس کرتے
اور روتے * جب توبہ داؤد عم کی خدا کے یہان قبول ہوئی تب عدل و انصاف کے تخت پر بیٹھا
کہتے ہیں کہ ایک دن دو دہقانی متخاصمین داد خواہ اُنکے پاس آئے ان میں سے ایک نے کہا
کہ ان کی بکریون نے میرا کھیت کھا گئین آپ اِسکا انصاف کر دیجئے حضرت نے منصفونکو
فرمایا کہ قیمت بکریون کی اور کھیت کی ٹھہراؤ جب قیمت زراعت بکریون سے زیادہ ٹھہری
حضرت نے بکریون کو زراعت والے کے حوالے کیا اور صاحب بکری داؤد عم کے سامھنے سے
روتا ہوا نکل آیا تب حضرت سلیمان کی عمر سات برس کی تھی وہ دروازے پر بیٹھے تھے بکری
والے کو روتے ہوئے دیکھا حضرت نے اُسسے پوچھا تم کیون روتے ہو اُسنے کہا کہ داؤد عم نے
یہہ انصاف کیا کہ میری بکریون کو کھیت والے کو دیا حضرت سلیمان نے اُسے کہا کہ تم خلیفہ خدا کو
جاکے کہو کہ اگر آپ ہمارے اِس مقدمے کو غور کرکے انصاف فرماوین تو اِس غریب کے حق میں
بہتر ہوگا اُسنے بموجب ارشاد سلیمان کے حضرت داؤد سے جاکے کہا داؤد عم نے فرمایا تمکو کسنے
یہہ بات بتائی وہ بولا سلیمان نے تب حضرت داؤد نے سلیمان عم کو بلایا اور اُنسے پوچھا تم نے
اسکو میرے پاس پھر کیون بھیجا حضرت سلیمان نے کہا ای بابا جان اگر حضور اِس مقدمے کو
اچھی طرح غور کرکے انصاف فرماوین تو اِس غریب کے حق میں بہتری ہوتی ای تب داؤد عم
نے حضرت سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اِسکا فیصلہ کسطرح ہوگا تب دونون حضرت نے اُس

مقدمے کو چکا دیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا * وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ تا آخر * داؤد اور سلیمان کو ہدایت دی ہمنے جس وقت کہ حکم کرتے تھے دونون بیچ کھیتی والیکے جس وقت چک گئی بیچ اُسکے بکریان ایک قوم کی اور روبرو تھا ہمارے اُنکا فیصلہ پس سمجھا دیا ہمنے وہ فیصلہ سلیمان کو اور دونونکو حکم دیا تھا اور سمجھ * فوائد تفسیر مین کہا ہی حضرت داؤد نے بکریان دلوا دین کھیتی والون کو بدلا اُنکے نقصان کا اُنکے دین مین یون تھا کہ چور کو غلام کر لیتے تھے اُسی موافق یہہ حکم کیا اور اُسوقت سلیمان عم لڑکے تھے اُنھون نے بھی یہہ جھگڑا اپنے پاس منگوا لیا اور کہا کھیتی والے کو بکریان رکھوا دنگا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کرین بکری والے * جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب بکریان پھیر دیجو اور کھیتی لے لیجو جس مین دونون کو نقصان نہو سلیمان نے ہی انصاف کیا * کہتے ہین کہ داؤد عم بے مشورت سلیمان عم کے کچھ داد سند حکم احکام لوگون پر نہین کرتے * ایک دن یون ہوا ایک بوڑھیا عورت سلیمان کے غیبانہ داؤد عم کے پاس داد خواہ آئی بولی ای خلیفہ خدا مین بوڑھیا ضعیف عیال دار ہون مین اپنے اطفالکے لیئے دکھ محنت کرکے سر پہ کچھ آٹا لاتی تھی ہوا میرے سر پر سے سب اُڑا کے لے گئی میرے لڑکے بالے بھوکھے مرتے ہین آپ اِسکا انصاف کیجئے ہوا سے میرا آٹا دلوا دیجئے حضرت داؤد نے فرمایا ای بوڑھیا ہوا پر میرا حکم چلتا نہین مین کیون کر تم کو آٹا دلوا دون مین اپنے طرف سے اُسکے بدلے آٹا دیتا ہون تم لیجاؤ تب بوڑھیا آٹا لیکر دعا کرتی ہوئی چلی آئی دروازہ پر سلیمان عم بیٹھے ہوئے تھے بوڑھیا کو دیکھکے پوچھا ای بوڑھیا تو کیون آئی تھی آیا فریاد کو آئی تھی یا آٹا مانگنے وہ بولی مین فریاد کو آئی تھی داؤد عم نے یہہ انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھکو آٹا دلوایا حضرت سلیمان نے کہا وہ کیا معاملہ ہی تب اُسنے بیان کیا سلیمان نے اُسکو کہا کہ تم جاؤ خلیفہ خدا سے کہو یا نبی اللہ مین ہوا سے قصاص چاہتی ہون آٹا نہین مانگتی ہون تب بوڑھیا نے جاکے حضرت داؤد سے قصاص مانگا حضرت نے فرمایا ای بوڑھیا تو مجھ سے دس من آٹا لیجا پھر بھی انتقام ہوا سے مت چاہ میری حکومت اِس پر چلتا نہین کہ اُسکو پکڑ منگاؤن سیاست کرون پھر بوڑھیا لا رچا ہوکر دس من آٹا لیکے خوش ہوکر حضرت داؤد کے سامھنے سے دروازہ پر آئی پھر سلیمان عم نے اُسسے کہا کہ ای بوڑھیا تو کیون بغیر فیصلہ کے جاتی ہی پھر جاکے تو خلیفہ خدا سے کہہ کہ مین آٹا نہین چاہتی ہون آپ پھیر

لیجیئے میری تجویز کو دیجئے پھر بوڑھیا نے جاکے یہہ بات کہی حضرت داؤد نے اُسّے پوچھا تجھے
کسنے یہہ بات بتادی ہی وہ بولی سلیمان نے تب داؤد عم نے سلیمان عم کو بلایا اور کہا کہ
ای بیٹا ہوا کی تجویز مین کسطرح کرونگا وہ تو پکڑی جاتی نہین ہان اگر وہ صورت مجسم ہوتی تو
البتہ اُسکو پکڑ منگواتے سلیمان عم نے کہا ای بابا جان اُسکو حاضر کرنا یہہ سہل بات ہی آپکی
دعا کافی ہی آپ دعا کرین خدا کے حکم سے ہوا صورت مشخص بن کر از خود حضور مین حاضر
ہووےگی * مین ڈرتا ہون کہ آپ کو قیامت کے دن خدا کے پاس مواخذہ ہو وہ بوڑھیا اگر انصاف
چاہے اور آپ کا شکوا کرے تو آپ اسوقت کیا جواب دینگے یہہ سنکے داؤد عم نے خدا سے
دعا مانگی اور سلیمان عم نے اُن کے ساتھ آمین کہا اُسوقت خدا کے حکم سے ہوا صورت مشخص
ہوکر حضرت داؤد کے پاس حاضر ہوئی تب وہ بوڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹا کا دعوی کیا اور ہوا
نے اُسکا یہہ جواب دیا ای نبی اللہ مین نے جو کیا تھا سو خدا کے حکم سے کیا تھا حضرت داؤد نے
فرمایا وہ کیا ہی سو بیان کر * ہوا نے کہا یا نبی اللہ دریا مین ایک قوم کی کشتی تھی اُس مین ایک
سوراخ ہوگیا تھا قریب ڈوبنے کے تھی آب گرداب مین پڑی تھی اُس قوم نے اللہ کی نذر کی کہ
اگر کشتی کو اِس آب گرداب سے اللہ بچاوے تو اِس کشتی کا سب مال خدا کی راہ پر فقیرون
اور محتاجون کو دینگے تب خدا نے مجھکو بھیجا اُس بوڑھیا کا آٹا لیکر اُس کشتی کا سوراخ بند کردیا وہ
کشتی غرق سے بچی * حاصل کلام چند روز کے بعد وہ کشتی کنارے پر لگی حضرت داؤد کو
خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کنارے پہنچی ہی * حضرت نے سب مال نذر کا کشتی
سے منگوا کے آدھا فقیرون اور محتاجون کو دیا اور آدھا اُس بوڑھیا عورت کو دیا جسکے آٹے سے
اُس کشتی کا سوراخ ہوا نے بند کیا تھا * ایک روز داؤد عم نے اُس بوڑھیا عورت سے پوچھا
کہ تمنے خدا کی کیا طاعت بندگی کی تھی جو تمکو اِتنا مال ملا وہ بولی کہ مین خدا کی کچھ بندگی کی نہین مگر ایک
دن ایک فقیر محتاج بھوکھا پیاسا میرے پاس آیا کھانیکا سوال کیا اُسوقت بندی کے پاس ایک
روٹی موجود تھی مین نے اُسکو وہ روٹی حوالے کی وہ اُسکو کھا کے پھر مجھ سے مانگا کہ مین بہت
بھوکا ہون دور سے آیا اِس روٹی سے مجھکو کچھ آسودگی نہوئی اور بھی دیجئے اور مین نے اُسکو
کہا کہ تم ذرا ٹھہرو بیٹھو مین گیہون پیس کے روٹی پکا دیتی ہون یہہ کہکر مین آٹا پیس کر سر پر

رکھکے لائی تھی راہ مین ہوا سے سب اُڑ گیا مین یہی جانتی ہون مجھ پر تکلیف گذری ہی وہ
بھوکھے فقیر کے سبب متفکر غمناک ہو کر تمھارے پاس داد خواہ مین آئی تھی اِتا مال خدا کی مہر
سے تمھارے ہاتھ سے مجھکو ملا * کہتے ہین کہ اُسوقت خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے داؤد عم سے
آکے یہہ بات کہی کہ وہ بورہیا کو کہہ دے اِتا مال تسنے جو پایا بدلا اُس آٹا کے جو ہوا سے اُڑ گیا تھا اور
اُس روٹی کے بدلے جو تسنے فقیر کو دی تھی اور وہی روٹی کے بدلے تمکو آخرت مین ستر روٹی ملیگی
* منقول ہی کہ ایک دن بنی اسرائیل نے داؤد سے کہا کہ ہم احوال قیامت داد و ستد کا دنیا
مین دیکھا چاہتے ہین تاکہ ہمکو یقین ہو کہ قیامت کے دن اسی طرح ماجرا گذرے گا تب حضرت
نے اُن سے کہا کہ دیکھو کل عید کے دن تمکو دکھلا دونگا * مروی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک
شخص سردار رئیس القوم مالدار تھا اُسکی ایک گاے تھی زرد رنگ خوشنما پانو
اُسکا یاقوت سے اور سینگ اُسکے جواہرات سے اور زری کے کپڑے سے سجا کے میدان مین
وہ چھوڑ دیا کرتا اور بنی اسرائیل مین ایک عورت عابدہ تھی اُسکا ایک بیٹا تھا صالح دونون
صحرا مین جاکے ایک عبادتگاہ بنا کر خدا کے یاد مین مصروف تھے اُن کے ساتھ کھانے پینے کا کچھ
اسباب نہ تھا مگر ایک چشمہ اُسکے کنارے جاری تھا اور ایک انار کا درخت تھا خدا کے
مہر سے ہر روز اُسمین دو انار لگتے تھے اسکو ما بیٹا کھاتے ستر برس اِس پر قناعت کر رہے
تھے ایک روز اُسکے بیٹے نے کہا ای اماجان شہر کے اندر بازار مین بہت چیزین بکتی ہین جی
چاہتا ہی کچھ لاکے بازار سے کھاؤن اُسکی ماننے کہا ای بیٹا یہہ دو انار اللہ ہمکو بے رنج و محنت
ہر روز عنایت کرتا ہی یہہ کھاکے شکر کر دوسری چیز کی لالچ مت کر لالچ بری چیز ہی یہہ کہکر جب
درخت کی طرف نظر کی وہ دو انار جو ہر روز لگتے تھے غایب ہوے اُسکی ماننے کہا ای بیٹا وہ
دو انار جو اللہ نے ہمکو روزی دی تھی سبب بے صبری اور ناشکری کے تیرے وہ غایب ہوئے پس
ایک رات ایک دن وہ دونون ما بیٹا بھوکے رہے اچانک ایک گاے جو اوپر مذکور ہی دونون
ما بیٹے کے پاس آکے بولی کہ مجھکو ذبح کرکے کھاجاؤ مین تمھارے حلال روزی سے ہون اُسکی ماننے کہا
ای بیٹا یہہ گاے چاہتی ہی کہ ہمکو گناہ مین گرفتار کرے تب اُسکو ہنکا دیا * پھر آکے موجود
ہوئی ہاتھ پانون چھوڑ کے زمین مین سو گئی اور حلق سامھنے لاکے بولی ای میان مجھکو ذبح کرکے

کھا جاؤ مین تمھارا رزق حلال ہون پھر اُن نے نہ مانا ہنکا دیا پھر آ کے موجود ہوئی تب اچار
تیسرے دن ماں بیٹا نے اُسکو ذبح کیا اور کباب بنا کے کھالیئے جب وہ گاے تیسرے دن
اپنے آقا کے گھر نہ گئی آقا نے اُسکی بہت تلاش کی لوگون کو جا بجا جنگل و میدان مین نہ ملی ٭ آخر
ایک عورت دلالہ قوم بنی اسرائیل سے تھی وہ ہر گھر مین واسطے خرید فروخت کے جاتی تھی
اتفاقا وہ اُن دونون ماں بیٹے کے گھر مین گئی دیکھتی ہی کہ ایک گاے ذبح کرکے اُن دونون ماں بیٹا
کباب بنا کے کھارہے ہین اسکو دیکھکے دونون ماں بیٹے گھبرا گئے اور ما اپنے بیٹے سے کہا کہ آج کتنے
برس سے ہم یہان اپنے خالق کی عبادت مین ہین اور رزق حلال سے کھاتے ہین آخر میری بات
تمنے نہ مانی بیگانی گاے ذبح کرکے کھا گئے کیا جانے خدا ہمکو کس عذاب مین ڈالے اور رسوا
کرے مالک مین ٭ پس وہ عورت دلالہ نے جاکے صاحب بقر کو خبر دی اور نشان اُسکا بتا دیا
تب صاحب گاے نے جاکے داؤد علیہ السلام سے نالش کی کہ فلانا شخص میری گاے ذبح کرکے کھا
گیا اُسیوقت داؤد علیہ السلام نے حکم کیا کہ اُسکو میرے دربار مین حاضر کرو تب پیادے سب دوڑے
اُن ماں بیٹے کو حضور مین لاکے حاضر کیئے حضرت نے اُنسے پوچھا تمنے کیون بیگانی گاے ذبح کرکے کھا گئے
اور اُنھوننے کہا کہ ای خلیفہ خدا وہ گاے تین دن تلک ہمارے دروازے پر آکے پڑتی رہی
ہنکانے سے نہین جاتی اور بولتی تھی کہ مین تمھارے حلال روزی سے ہون مجھکو ذبح کرکے کھا جاؤ
اور ہم تین دن کے بھوکے تھے ذبح کرکے کھا گئے یہہ سنکے وہ رئیس صاحب بقر نے اُن سے کہا کہ
تم کیون جھوٹھ بولتے ہو گاے یہاں نے بھی کبھی کسی سے بات کی ہی اور حضرت نے اُسکا
جواب دیا البتہ خدا کے حکم سے بات کرسکتی ہی ٭ القصہ صاحب گاے نے دونون ماں بیٹے سے قصاص
طلب کیا حضرت نے فرمایا کہ تم انکو معاف کرو ہزار اشرفی ہمسے لےلو وہ بولا مین ہرگز اُنکو معاف نہین
کرونگا میری گاے کا قصاص لونگا پھر حضرت داؤد نے اُس سے کہا کہ اُس گایکا چمڑا بھر کے روپیہ
اشرفی مجھسے لو انکو اِس خطا سے معاف کرو وہ جاہل نے حضرت کا کہنا نہ مانا تسپر مین جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوئے اور کہا کہ ای داؤد اللہ نے تمکو سلام کہا اور بولا کہ بنی اسرائیل احوال قیامت تمسے
دنیا مین دیکھنے چاہتے ہین تم اُنسے کہہ دو کہ کال عید کے میدان مین جاکے سب حاضر ہووین احوال
قیامت وہان دیکھنے پاوینگا تب حضرت نے اُنھو نسے کہہ دیا وے سب چھوٹے بڑے زن و مرد

قوم کے قوم سب اُس میدان میں عید کے دن جا حاضر ہوئے اور داؤد عم منبر پر اُٹھکے زبور پڑھنے لگے تمام لوگ خوش الحان سے اُنکے غش میں آگئے اُسوقت جبرئیل عم نے حضرت داؤد سے کہا کہ اُس رئیس قوم صاحب گاے سے پوچھو کہ اُس دن کو یاد کرے کہ جس دن شام کی راہ سے فلانے سوداگر کے ساتھہ تم نوکر ہو کر جاتے تھے اُسکے ساتھہ پانسو اونٹ بکری اور مال اسباب تھا تمنے اُسکو مار کے سب چھین لیا تھا اور مصر میں جا کے بہت نفع اُٹھایا اور ملک شام کو پھر چلا آیا تمام مال متع تمنے جمع کیا یہان تک کہ تو بنی اسرائیل کا سرغنا ہوا وہ مال جسکا تو نے مار اتھا اسیکا یہہ جورو لڑکا ہی جو تیری گاے کو ذبح کر کے کھا گئے اور جتنا مال تیرے پاس ہی سب اِن کا ہی داؤد عم نے یہہ حقیقت جبرئیل سے سنکے صاحب گاے سے پوچھا وہ منکر گیا اور کہا کہ مین نے ہرگز کسیکو نہین مارا اور مال کسی کا چھینا لوٹا نہین یہہ بات سبنے کہا جھوٹھہ ہی جو اپنے سنا ہی * اُسوقت خدا کے حکم سے زبان اُسکی گنگ ہوئی اور ہاتھہ پانون نے اُسکے گواہی دی اُسکے ہاتھہ نے کہا سچ ہی مین نے چھوری سے اُس سوداگر کو ذبح کیا تھا * اور اُسکا مال اسباب سب لے گئے تھے اور اسی طرح تمام اعضا نے اُسکے گواہی دی بنی اسرائیل یہہ حقیقت سنکے متعجب ہوئے داؤد عم نے کہا ای بھائی مومنون یہی حقیقت ہوگی حشر کے دن جسنے جو نیک بد دنیا مین کیا ہوگا قیامت مین الله کے سامھنے سب ظاہر ہوگا ہاتھہ پانون اُن کے گواہی دینگے جیسا کہ صاحب گاے کے ہاتھہ پانون نے گواہی دی ہی اور منہہ سے اُسکے زبان نہ بول سکے گا چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی سورہ یٰسین مین * اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ * آج ہم مہر کر دینگے ان کے منہہ پر اور بولینگے ہم سے اُن کے ہاتھہ اور بتاوینگے پانون جو کچھہ وے کماتے تھے دنیا مین * آخر داؤد عم نے اُن دونون لڑکے کو کہا کہ یہہ رئیس قوم نے جو صاحب گاے ہی تمہارے باپ کو مار کے تمام مال دولت لوٹ لے گیا تھا اب خدا کے حکم سے تم اسے مار کے اپنے باپ کا قصاص اور مال اسباب سب لے لو اُس لڑکے نے اسباب کو سنکے اُسوقت صاحب گاے کا سر کاٹ لیا اور جو مال اسباب تھا اپنے باپ کا لے لیا اور شکر منعم کا بجا لایا * خبر ہی کہ جب داؤد عم کی عمر آخر ہوئی موت قریب آئی جبرئیل عم نے ایک صندوق اُن کو لا دیا اور

کہا ای داؤد اپنے بیٹوں سے کھو کہ اسکے اندر کیا چیز ہی جو کہہ سکیگا خلافت اور سلطنت اسیکو ملیگی تب اسنے تمام بنی اسرائیل اور پندرہ بیٹے کو اپنے بلا کے سب سے پوچھا لو تو اس صندوق کے اندر کیا چیز ہی جو کہہ سکے گا اُسکو ابنا ولی عہد کرینگے وہ نبی ہوگا بنی اسرائیل کا اور سارے جہان کا بادشاہ ہوگا کسی سے اُسکا جواب نہوا سلیمان عم سب بھائیون سے چھوٹے تھے اُسنے خدمت باپ کی بجا لایا اور کہا کہ ای بابا جان اگر حکم ہو تو فدوی عرض کرے اسکے اندر کیا ہی اُسنے کہا کھو تو بہتا کیا ہی تب سلیمان نے کہا اسکے اندر ایک انگشتری اور ایک چابک اور ایک خط ہے تین چیزین ہین جب صندوق کھولا دیکھا تو وہی تین چیز جبرئیل نے کہا یہہ تینو چیز تحفہ سے ہین یہہ خاتم جو ہی بہشت کی ہی اللہ نے بھیجا ہی جو شخص اُسکو ہاتھ مین رکھے گا جو چاہیگا سو اُسے حاصل ہووے گا اور جب اُس پر نگاہ کرے گا جو کچھ دنیا کے بیچ مین ہی مشرق سے مغرب تک بھلا برا مخلوق کا ہو ہدا ہووےگا اور جن و انس وحوش و طیور و پرند چرند مور و مار و ہوام جتنے ہین سب اُسکے تابع حکم کے ہون گے * اور یہہ چابک جو ہی سو دوزخ کا ہی جو شخص صاحب چابک سے بنی ہوگا اطاعت نکرے گا جب چابک اُس پر اشارہ کریگا وہ چابک خود بخود جاکے اُسکو معذب کریگا * جہی وہ چابک نہ تھا دورباش تھا جو شخص بنی ہوتا اللہ سے چابک اُسکو معذب کرکرلاتا کہتے ہین کہ کوئی اُس چابک کو ڈر کے مارے نہ چھوتے سوا مالک کے کیونکہ بغیر استعانت غیر کے لوگون پر عذاب کرتا اور کہا جبرئیل نے اس خط کے اندر کیا لکھا ہی داؤد عم نے اپنے بیٹون سے پوچھا کوئی اسکا جواب ندیا سلیمان نے کہا اسکے اندر پانچ مسئلہ ہین وہ یہہ ہی ایمان اور محبت اور عقل اور شرم اور طاقت پھر پوچھا ہر ہر کا مقام بدن مین کون جگہہ ہی وہ بولا مقام ایمان اور محبت دل ہی اور مقام عقل سر اور مقام شرم آنکھہ اور مقام قوت ہڈی ہی * سلیمان عم نے جب یہہ باتین کہین داؤد عم نے اُن کو اپنا خلیفہ کیا اور وہ خاتم سلطنت کی اُن کی انگلی مین پہنایا اور وہ چابک اُن کے ہاتھہ مین دیا اور تخت پر بیٹھایا اور خود گوشہ اختیار کیئے عبادت مین جا بیٹھے اُسوقت عمر اُن کی سو برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو بیس برس ہوئی تھی یہہ جامع التواریخ سے لکھا * ایک دن ملک الموت آئے حضرت داؤد نے اُن سے پوچھا تم کون ہو وہ بولا مین ملک الموت ہون

کہا آپ کیون یہان آئے اُسنے کہا کہ تمھاری روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے کہا مجھکو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت دو اُسنے کہا خدا کا حکم نہین اب ہی تمکو جانا ہی یہہ کہکر جان اُن کی قبض کی * بعد فوت کے اُن کے سلیمان نے تعزیت کی اور دفن کیا *

* بیان مسخ ہونا بعضے بنی اسرائیل کا داؤد کے عہد مین *

خبر مین آیا ہی کہ ایک قبیلہ بنی اسرائیل مین سے ملک کے لب دریا پر مکان بنائے تھے جب داؤد علم بلا مین مبتلا ہوئے وہ سب اکثر احکام توراۃ کا چھوڑ کر خلاف شرع اختیار کیئے چنانچہ ہفتے کے دن شکار کرنا اور خرید فروخت کاروبار دنیا کا کرنا یہہ توراۃ مین حرام ہی وہ سب اختیار کیئے جب اُس قوم نے نافرمانی شروع کی حق تعالی نے اُنکی آزمایش کے لیئے دریا کی مچھلیون کو حکم کیا کہ ہفتے کے دن دریا سے نکل کر کنارے پر آکے کھیلا کو واکرین اور دنون مین دریا مین جا رہین پس خدا کے حکم سے مچھلیان ہفتے کے دن دریا سے نکل کر کنارے پر آکے پھرتی تھین اور دیکھو دریا مین جا رہتی آخر یہودیون نے اُسکو دیکھکے لالچ کے مارے ایک حیلہ کیئے دریا کنارے سے پر نہر کھود کے جال ڈالتے مگر ہفتے کے دن مچھلیان دریا سے آکے کھیل کود کے شام کے وقت دریا مین چلی جاتین تھین آخر وہ سب ہفتے کے دن نہر مین جال ڈال کے رکھتے فجر کو اُٹھکے یک شنبے کو سب آرزو اپنے پکڑ کے کھاتے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي تا آخر آیت * اور پوچھ اُن سے احوال اس بستی کو کہ تھی قوم کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم مین آنے لگین اُن پاس مچھلیا ہفتے کے دن پانی کے اوپر جس دن ہفتہ نہو نہ آوین یون ہم آزمانے لگے اُن کو اِسواسطے بے حکم تھے * اور جب بولا ایک فرقہ اُن مین کیون نصیحت کرتے ہو ایک لوگون کو الله چاہتا ہی اُن کو ہلاک کرے اُن کو عذاب سخت * بولے الزام اُتارنے کو تمہارے رب کے آگے اور شاید وے ڈرین * پھر جب بھول گئے جو اُن کو سمجھایا تھا بچا لیا ہمنے جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑ آگنہگارون کو برے عذاب مین بدلا اُن کی بے حکمی کا * پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا ہمنے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل * سورہ اعراف کے ترجمہ کے فائدہ مین لکھا ہی یہہ قصہ حضرت داؤد کے عہد مین یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تھا الله نے اُس شہر والون کو بے حکم دیکھا لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیان

دریا سے اوپر پھرین اور دونون مین غایب رہین اُنھون کا جی نرہ سکا آخر ہفتے کو شکار کیا اپنی دانست مین حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے مچھلیان وہان بند ہو رہین تو بھی مچھلیان نہ ہاتھ آئین ہفتے کی شام کو نکل جائین آخر ہفتے کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اِتوار کو پکڑ لیا پھر وے لوگ بندر ہو گئے اُس سے معلوم ہوا کہ عند المتاخرین جس شخص کو حلال روزی ملے اور حرام چاہے کہ ملے تو اُسکو آزمایش ہی آخر وہ روزی وبال ہو گی اور معلوم کہ حیلہ اللہ پاس کام نہین آتا * اُن مین تین فرقے ہوئے * ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے * اور منع کرنے والون نے شکار کرنیوالون سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اُٹھائی * ایک دن صبح کو دوسرون کی آواز نہ سنی تب دیوار پر سے دیکھا ہر گھر مین بندر دیکھے آدمیون کی پہنچان کر اپنے قرابت والونکے پانون پر سر رکھکے رونے لگے آخر برے حال سے تین دن مین مر گئے * توراۃ مین اللہ نے فرمایا تھا کہ جب حکم توراۃ کا چھوڑ دوگے تو تم پر اور بندے مسلط ہونگے پھر قیامت تک تم ذلیل رہوگے اب دیکھو یہود کو کہین حکومت نہین غیر کے رعیت ہین پس ای مومنون سبب نافرمانی بنی اسرائیل مسخ ہو کر بندر کی صورت ہوئے * اور اگر ہم خاتم النبی کی اُمت مین اِس زمانے مین گناہ کرنے سے سید عالم کے طفیل سے مسخ نہین ہوتے ہین مگر قیامت کے دن جزا اُسکی ذلت مسخ سے کم نہو گی یا اللہ توفیق دے ہمکو اوپر خیر کے اور ثابت رکھ اوپر ایمان کے یا رب العالمین *

* قصہ لقمان حکیم بن باعور اور وصیت کرنا اُسکا اپنے بیٹے کو *

منقول ہی کہ داؤد علیہ السلام کی نبوت کے تین برس کے بعد اور بعضے نے کہا دس برس کے بعد اللہ تعالی نے لقمان حکیم کو علم حکمت سے بہرہ مند کیا تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی * وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ * ہمرا ینہ ہمنے دی ہی لقمان کو عقلمندی اور حکمت * کہتے ہین کہ اُن کی حکمت سے داؤد علیہ السلام کو بھی فائدہ پہنچتے تھے ایک دن دونون ہم بیٹھے تھے حضرت داؤد اپنے ہاتھ سے لوہے کی کڑیان موڑ کے زرہ بناتے تھے بغیر آگ کے یہہ لقمان حکیم نے دیکھکے نہ پوچھا کہ کس طرح بناتے ہین ذہن کی رسائی سے معلوم کیا کہ یہہ معجزہ ہی نبوت کا کہ بدون آگ کے بناتے ہین * جامع التواریخ مین لکھا ہی کہ لقمان سیاہ فام قوم حبشی سے کوئی عرب کا یا بنی اسرائیل کا غلام تھا

اور اُسکا اقا کا دوسرا ایک غلام تھا اُسنے کوئی چیز منیب کی چرا کے کھا گیا تھا منیب نے دونون پر شبہ کیا لقمان نے کہا ای میرے خواجہ ہمکو گرم پانی سے قی دلوا کے دیکھو اگر ہم آپ کی چیز کھائے ہونگے تو سب نکل آویگی تب خواجہ نے دونون کو گرم پانی سے قی دلوایا دوسرا غلام جو تھا اُسکے منہہ سے جو چیز کھائی تھی نکل پرتی جواجہ نے لقمان حکیم کی حکمت پر آفرین کیا اور اُنکو آزاد کیا کہتے ہین کہ پہلی حکمت لقمان سے یہی تھی * جامع التواریخ مین لکھا ہی کہ بعد آزاد ہوسنے کے اُسکے علم حکمت تہذیب اخلاق حاصل ہوئی * اُن کے قیلولہ کے وقت ایک دن فرشتے نے آکے کہا ای لقمان حق تعالی فرماتا ہی اہل زمین پر تمکو خلیفہ کریگا لقمان نے کہا کہ مجھسے خلافت نہین ہوسکے گی کیونکہ اگر حق بہ مستحق نہ پہنچے تو موجب ندامت و خجالت ہی اور گنہگار اللہ کے پاس اور اگر پہنچے تو مفتون ہی عند الناس * ملائکہ یہہ حسن تقریر اُن کی سنکر چلے گئے تب اللہ نے علم حکمت اور نبوت مین دونون مین اُن کو اختیار دیا اُسنے حکمت قبول کی جس مین مواخذہ نہ ہو * پس ایک رات عنایت ایزدی سے ابواب حکمت بے مشقت اُن کے دل پر مفتوح ہوئے * روایت کی گئی ہی کہ لقمان حکیم کا ایک بیٹا تھا سب سے چھوٹا اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ای باباجان مین تجارت کرنے کو سفر جایا چاہتا ہون آپ کیا فرماتے ہین اُسنے کہا ای بیٹا مین تجھے ایک نصیحت کرتا ہون اُسکو یاد رکھ * وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ تا آخر آیت * اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اُسکو سمجھانے لگا ای بیٹے میرے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا بے شک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہی * پھر کہا * يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ تا آخر آیات * ای بیٹے میرے قائم کر نماز کو اور امر کر ساتھہ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اُس چیز کے پہنچے تجھکو تحقیق یہہ بڑے کامون سے ہی اور گال نہ پھلا لوگون کی طرف * یعنے غرور سے نہ دیکھہ * اور مت چل زمین کے اوپر تکبری سے تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہی ہر تکبر کرنے والے کو اور راہ متوسط لے چال اپنی اور نرم کر آواز اپنی کو تحقیق ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہی * پس بیٹے کو وصیت کر کے کہا کہ جب اسباب سفر تیار ہو میرے پاس سے ہوتے جائیو تب بموجب ارشاد باپ کے پاس آیا لقمان نے کہا ای بیٹا جب جاؤگے راہ مین ایک میدان پاؤگے اُسس

میدان مین ایک چشمہ ہی اُسکے کنارے ایک درخت ثمردار ہم اُسکے سایہ کے تلے مت بیٹھیو اللہ تمکو اس مہلکہ سے محفوظ رکھے اور ایک بوڑھا ضعیف تم سے عمر مین زیادہ اُس درخت کے تلے ہی وہ اگر کہے تم اُسکی بات مانیو * اور دوسری بات یہہ ہی جب فلانے گانو مین جاؤگے وہ لوگ میرے دوست ہین تمکو تعظیم و تکریم سے لے جاوینگے اپنے گھر مین اور اُس قوم مین ایک عورت خوبصورت مالدار ہی تم سے اُسے بیاہ دینے چاہین گے تم ہرگز نہ کبھو خدا اُسے پناہ رکھے * اور تیسرا یہہ ہی ایک شخص فلانا موضع مین رہتا ہی نام اُسکا فلانا مدت ہوئی ہی وہ مجھسے ادھار روپیہ قرض لیا تھا تم اُسسے جاکے وصول کیجو شب کو وہان نہ رہیو یہہ نصیحتین یاد رکھیو اب جاؤ تمکو مین نے خدا پر سونپا * پس وہ اپنے باپ کی باتونکی تسلیم کرکے سفر کو روانہ ہوا جب اُس بیابان مذکور مین جا پہنچا جو اپنے والد نے کہا تھا اُسکے کنارے ایک چشمہ پانی اُسکا نہایت شیرین شفاف اور اُس چشمہ کے کنارے ایک درخت پایا سایہ دار اُسکے نیچے ایک شخص کامل بیٹھا ہوا دیکھا مارے تشنگی کے چاہتا تھا کہ اس چشمہ سے پانی پیئے اور اُس درخت کے تلے ذرا دم لے آرام کرے اُسوقت باپ کی وصیت یاد پڑی یہان سے قدم آگے بڑھانے لگا تب اُس بزرگ نے جو اُس درخت کے نیچے بیٹھے تھے پکارا ای لڑکے کہان جاؤگے اس دھوپ مین سخت گرمی پڑتی ہی ذرا دم لو چھاؤن کے تلے میرے پاس بیٹھو وہ بولا میرے باپ کی مناہی ہی یہان نہ بیٹھونگا وہ درویش بولا قسم ہی تیرے رب کی ایسی دھوپ مین مت جا میرا کہنا مانو وہ یہہ سنتے ہی اپنے باپ کی بات یاد پڑی باپ نے جو کہا تھا کہ کوئی اگر آوے تمھین کچھ کہے اُسکی بات مانیو تب لڑکے نے اُس بزرگ کا کہنا مانا حالاف اُسکے نکیا سلام کرکے بیٹھا اور چشمے سے پانی پی کر اُس درخت کے نیچے سو گیا بعد اُسکے ایک سانپ اُس درخت کے نیچے اُس لڑکے کو کاٹنے آیا وہ نیند مین تھا اور وہ بزرگ جاگتے تھے سانپ کو مار کے سر کاٹ لیا اور وہ لڑکے نے نیند سے اُٹھکے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہی بے سر کا پس اُس بزرگ سے یہہ حقیقت پوچھا متعجب ہوا اور سلام علیک کہہ کر اُنسے رخصت ہوا پھر اُٹھ کے چلا وہ بزرگ نے کہا آپ کا عزم کہان کا ہی وہ بولا مین فلانے گانو مین فلانے کے پاس جاؤنگا وہ بزرگ درویش نے کہا اگر ہو تو مین بھی تمہارے ساتھ چلون

وہ بولا بہت اچھا آپ کی مہربانی ہی تب دونوں بزرگ اُس گانون مین گئے جہان اُسکے
باپ کا دوست تھا وہان کے لوگ پوچھنے لگے تم کہان سے آئے کون ہو وہ بولا مین لقمان حکیم کا
بیٹا ہون تجارت کو آیا ہون تب وے تعظیم وتکریم سے اُن کو اپنے گھر لے گئے اور کھانا کھلایا
اور ہرروز طعام وادب کیا کرنے لگے ایک دن اُسے کہنے لگے ای لڑکے ہماری قوم مین ایک عورت
بہت خوبصورت نیک بخت مالدار صاحب نسب دوست ہم چاہتے ہین کہ تم سے اُسکا نکاح
کر دین یہہ بات تمھارے واسطے اچھی ہوگی دولت ہاتھ لگے گی اُسنے کہا میرے باپ مجھکو
منع کیا سفر مین کسی امر کے پابند نہ ہونا تکلیف نہ اُٹھائیو پس وہ پیر بزرگ نے جو اُسکے
ہمراہ تھے اُن سے کہا کہ یہان کے رئیس سب آرزومند ہین چاہتے ہین کہ یہان تمھار انکاح ہو جائے
اور ہم سنتے ہین کہ وہ عورت حسین اور مالدار ہی تم بے تکلف اُسے نکاح کرو کچھ اندیشہ
نہین تب اُسکو اپنے والد کی بات یاد آئی کہ جو تمھار اہمراہ رہیگا اُسکی بات مانیو جو کہے تب وہ
اپنے مصاحب یار کے کہنے سے اُس عورت مالدار سے نکاح کیا اور بعد نکاح کے اُس قوم مین سے
ایک شخص نے کہا کہ ای دوست کیون تم نے نکاح کیا وہ عورت بہت بد ہی اُسنے قبل
تمھارے نوشوہر کو پہلے ہی خلوت مین مار ڈالا ہی تمکو بھی مار ڈالے گی پسر لقمان اسبات کو سنکے
بہت پچتانے لگا اور مغموم ہوا وہ پیر مرد نے اُسے کہا کہ تم کیون اندیشہ کرتے ہو کیا سبب
ہی وہ بولا مین نے سنا ہی ہماری بی بی نے جو مین نے یہان نکاح کیا ہی ہمارے آگے نوشوہر کو
پہلے خلوت شب جفا مین مار ڈالا ہی مین ڈرتا ہون شاید مجھکو بھی مار ڈالے تب اُس پیر مرد نے
اُسے کہا کہ تم کچھ اندیشہ مکرو خاطر جمع سے رہو مین تمکو ایک حکمت بتلا دونگا اُسکو کیجو وہ یہہ
ہی جب تمھارے پاس تمھاری بی بی شب کو خلوت مین آوے اُسوقت تم میرے پاس
کسی بہانے سے اُسے وہان چھوڑ کے آئیو تب ہم اُسکی تدبیر اور علاج کرینگے غرض جب اُنکی
جورو اُن کے پاس شبکو خلوت مین آئی تب اُسنے اپنی جورو نا مبارک نوشوہر شدہ کو کہا
کہ تم ذرا بیٹھو اسوقت مجھکو باہر جانا کچھ ضرور ریت ہی مین ہو آؤن یہہ کہکر اُسکے پاس سے
نکل کر اُس بزرگ کے پاس آیا وہ بزرگ نے کہا کہ تم ایک آتشدان انگارون سے بھر کے
میرے پاس لے آؤ تب وہ لایا اور وہ بزرگ نے جو سرمار کا درخت کے نیچے سے کاٹ کے لایا تھا

اُسکو آتش دان مین رکھ دیا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی جورو سے جاکے کہو کہ ننگی ہوکر اِس آتش
دان مین اندام نہانی کو سینکے بعد اُسکے میرے پاس آتش دان لے آئیو تب پسر لقمان نے
اپنی جورو کو لیجاکے وہ آتش دان دیا اور اُسنے سینک لیا بعد اُسکے پسر لقمان وہ انگیٹھی لیکر
اُس بزرگ کے پاس گیا اُسنے انگیٹھی مین دیکھا دو سانپ اُسمین جل رہے ہین تب اُسنے کہا
کہ اب تم جاؤ اپنی بی بی سے فراغت سے بے خطرے جمع کرو جسکا ڈر تھا سو یہہ دو سانپ
اُسکی فرج سے نکل پڑتے ہین اگلے شوہر اسکے سبب سے مارے جاتے تھے پس پسر لقمان
تمام شب اپنی جورو سے جمع کرکے صبح کو باسلامت خلوت سرا سے نکل آیا اور یہہ ماجرا سب اہل
قریہ سنکے بہت خوش ہوئے * پس پسر لقمان نے یہان سے عزم کیا باپ کے مدیون کے پاس
جاکے روپیہ باپ کا وصول کرکے لاوے تب اُس بزرگ سے کہا مین دریا کنارے ایک شخص
کے پاس جایا چاہتا ہون کہ اُسکے پاس میرے باپ کا کچھ پاونا ہی اُسے جاکے وصول کرکے لاؤن
وہ پیر بزرگ نے کہا کہ مین بھی تمہارے ساتھ چلونگا تب دونون بزرگ اُس مدیونکے پاس
گئے اور وہان کے لوگون نے اُن سے کہا کہ یہہ مدیون مرد فاسد دغاباز جوا چور ہی تم کیون اُسکے
پاس آئے ناحق مارے جاؤگے تم یہانسے چلے جاؤ وہ مفسد کسی کا روپیہ لاکے سے دیتا نہین آخر اُنکی
بات نہ مانی اُس مفسد مدیون کے پاس جاکے کہا کہ مین لقمان حکیم کا بیٹا ہون میرے باپ تمہارے
پاس کچھ روپیہ پاوینگے مجھکو بھیجاہی روپیہ کے واسطے مین آیا ہون وہ مفسد اس بات کو سنکے
کہنے لگا بہت اچھا آپ ہمارے بزرگزادے ہین آج شبکو یہان تشریف رکھئے کل جو کچھ
میرے پاس ہوگا حساب کتاب کرکے دونگا اُسنے کہا میرے باپ کا حکم نہین یہان شب کو رہنے
کا اور اُس بزرگ نے کہا جو اُسکے ہمراہ تھے ای لڑکے کچھ برا نہین چلو آج شبکو یہان رہ جائین
خدا نے جو قسمت مین لکھا ہی سو ہوگا پس اُس پیر بزرگ کے کہنے سے اور اُسکی کرامت سے بھی
آگاہ تھے اور اپنے باپ نے بھی کہا تھا کہ اپنے ساتھ والے کی بات مانیو تب شبکو دونون بزرگ
اُس دغاباز مدیون کے مکان پر رہ گئے جب کھانا کھاچکے اُس دغاباز نے ایک مکان لب دریا پیر
اِس حکمت سے بنایا تھا کہ جو کوئی اُس مکان پر شبکو سوتا جوار کا پانی آکے اُسکو ڈبا مارتا
اِن دونون کو اُسی مکان مین لے گیا سونیکو جگہہ کردیا لقمان کا بیٹا سو رہا وہ بزرگ جاگتا تھا رات

دو پہر کے وقت جوار آئی اُس مکان پر پانی چڑ گیا قریب تو ہنے کے تھے اُس بزرگ نے اُنکو نیند سے جگایا اور دونوں نیچے کے مکان سے اوپر بالاخانے کے جاکے جس جگہہ پر اُس دغاباز کے بیٹے سب تخت پر سو رہے تھے وہان سے اُنھوں کو تخت سمیت اُٹھا لاکے نیچے کے طبقے مین اپنی جگہہ پر لب ودیا سولادیا اور دونوں بزرگ اوپر جاکے اُن کے بیٹوں کی جگہہ پر سو رہے پھر کو وہ دغاباز آکے دیکھتا ہی کہ اپنے بیٹوں کی جگہہ پر بالاخانے مین وہ دونوں مسافر سو رہے ہین اور اپنے بیٹے سب نیچے مکان مین وہ دونوں کی جگہہ پر پانی مین مردہ پڑے ہین تب پکار کے کہنے لگے ای افسوس صد افسوس مین نے تمھارے دونوںکے واسطے یہہ فریب کیا تھا کہ تمکو مار ڈالوں لیے تو مین اپنے فریب مین آپ ہلاک ہوا میرے بیٹے سب مارے گئے تب اُن دونوں مسافر نے کہا کہ جو جسکے لیئے بدی کرتا ہی سو اپنے لیئے کرتا ہی چنانچہ اِس آیت کریمہ سے ثابت ہی * وَلَا یَحِیقُ الْمَکْرُ السَّیِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ * نہین گھیرتا ہی مکر برا مگر کرنیوالوں کو * غرض لقمان کے بیٹے اپنے باپ کا روپیہ اُس دغاباز سے وصول کرکے اور اپنی جورو کو کہ جسسے وہان نکاح کیا تھا لیکر مع اسباب اور وہ درویش اپنے وطن کی طرف عزم کیئے جب پسر لقمان اپنے مکان کے قریب آیا تب وہ بزرگ نے یہہ بات کہی ای بھائی پسر لقمان تمھارے ساتھہ مین اتنے روز رہا تم مجھکو کیسا دیکھا مین نیک ہوں یا بد وہ بولا آپ نیک مرد ہین آپکی طفیل سے مین نے ایسی ایسی مصیبت سے رہائی پائی خدا آپکو سلامت رکھے اور اتنا مال واسباب اور عورت نیک بخت مین نے جو پائی ہی صرف آپکی طفیل سے پائی وہ درویش نے کہا کہ اگر میرے سبب سے تمنے یہہ مال واسباب پایا ہی تو اُسے مجھکو حصہ دے اُسنے کہا بہت اچھا آپ ادھا لے جائیے مین بہت خوش ہوں درویش بولا تم حصہ کرکے دو وہ بولا نہین آپ اپنا حصہ تقسیم کرکے لیجئے مجھکو قبول ہی تب وہ پیر مرد نے ادھا مال ایک طرف رکھدیا اور باقی مال ایک طرف اُس سے کہا کہ ان دونوں مین سے جو تمھاری طبیعت چاہے لو تب اُسنے حصہ اُٹھا لیا اور باقی وہ بزرگ کو دیکر اپنے گھر کی طرف چلا جب تھوڑی دور گیا پیچھے پھرکے دیکھتا ہی وہ درویش پیچھے سے آتے ہین اور سوال کیا ای لڑکے مجھکو جو ادھا حصہ مال کا دیئے جاتے ہو اسکا کیا سبب ہی شاید مجھے ڈرکے تم دیئے جاتے ہو وہ

بولا نہین آپ میرے رفیق شفیق خیرخواہ تھے جناب کے صحبت کی برکت سے مین نے اتنا مال اسباب اور جورو حاصل کیا آپ میرے ناصح اور راہنما تھے کتنی مصیبت سے مجھکو آپنے بچایا تا مال مین نے آپکو خوشی سے دیاوہ بولا مین تم سے بہت خوش ہوا جو تم نے مجھکو دیا سب تم پھیر لو مین نے تمکو دیا اللہ تمکو مبارک کرے تمہارا مال مجھکو دنیا کے مال زر سے کچھ حاجت نہین ہین بنی آدم نہین ہون تب پسر لقمان نے اُسسے پوچھا برا سے خدا کہو تم کون ہو اُسنے کہا مین اللہ کا آمین ہون مین تیرا نگاہبان تھا اور سب کے واسطے ہون اللہ نے مجھکو دنیا مین یہی کام دیا کہ سب کی بہتری کرون اور تمہارے ساتھ رہا اللہ کے کام مین کہ تمہارے باپ کا مال دلادیا خدا کے حکم سے تجھکو راہ بتلایا اور تمہارے باپ کے پاس پہنچایا پس اب تو اپنے باپکے گھر سلامت پہنچا اب تم سے مین رخصت ہوا سلام علیک پس پسر لقمان نے اپنی جورو اور مال اسباب بہت لیکر بسلامت گھر پہنچا اور اپنے باپکا قدم بوس ہوکر جو جو حال سفر مین گذرا تھا سب بیان کیا * اور بعضے تواریخون مین لقمان کی حکمت کا بیان بہت سا لکھا یہان مین نے مختصر بیان کیا طول نہ دیا *

* قصہ سلیمان نبی علیہ السلام کا *

سلیمان نبی داؤد عم کے بیٹے اور ربطشا بنت حنانا کے بطن سے تھے جو بطشا کہ اوریا کی بی بی تھی اوریا اور عوریا دونون نام درست ہی بعد شہید ہونے اوریا کے اُسکو داؤد عم اپنے نکاح میں لائے تھے کہتے ہین کہ اسی کے بطن سے سلیمان عم ہین یہہ جامع التواریخ اور قصص الانبیا سے لکھا * سلیمان عم جب تخت سلطنت پر اپنے باپ کی جگہہ بیٹھا انگشتری سلطنت کی انگلی مین رکھی اور لوگون سے کہا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے * وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تا آخر آیت * وارث ہوا سلیمان داؤد کا یعنے نبی اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہہ اور کہا سلیمان نے ای لوگو سکھلایا گیا ہون مین بولی ہر جانورون کی اور دئے گئے ہین ہم ہر چیز سے جو چیزین دنیا مین درکار ہین اللہ نے سب مجھکو عنایت فرمائین تحقیق یہہ البتہ وہی ہی بزرگی ظاہر * روایت مین آیا ہی کہ جب سلیمان عم کا تخت دکانتا تھا ہوا پر چلتے تمام پرندہوا کے جھنڈ جھنڈ کے جھنڈ اُن کے تخت کے اوپر آکے پرونکا سایہ کرتے اور فوج آدمی داہنی طرف اور فوج

پریان اُنکی طرف اور دیو سب پیچھے کھڑے ہوتے تھے اور وحوش و طیور تمام چپ و راست پس و پیش گرداگرد حلقہ باندھکے اُنکے ساتھ چلتے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * وَحُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُودُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوزَعُونَ * اور اکھٹے کئے گئے واسطے سلیمان کے اُسکے لشکر * جنون سے اور انسانون سے اور جانورون سے پس وہ مثل بمثل کھڑے کئے جاتے ہیں * تفسیر مین لکھا ہی سلیمان عم کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باد اُسکو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام ایک مہینے کی راہ آدھے دن مین پہنچاتی تھی اور لے آتی چنانچہ حق سبحانہٗ تعالی فرماتا ہی * وَلِسُلَیْمَانَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَرَوَاحُھَا شَھْرٌ تا آخر * اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اُسکی ایک مہینے کی راہ شام کی سیر اُسکی ایک مہینے کی راہ اور بہا دیا ہمنے واسطے اُسکے ایک چشمہ پگلے ہوئے تانبے کا اور جنون مین سے ایسے لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے اُسکے آگے اُسکے پروردگار کے حکم سے * ترجمہ قرآن شریف مین لکھا ہی کہ پگلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کی طرف جن اُسکو سانچون مین ڈھال کر باسن برتن دیگیان بڑی بڑی بناتے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بانٹتا * اور دوسری جگہہ اللہ تعالی فرماتا ہی * فَسَخَّرْنَا لَہُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ * پھر ہمنے تابع کی اُسکے باد چلتی اُسکے حکم سے نرم نرم جہان پہنچا چاہتا * کہتے ہیں کہ جس جگہہ مال دفینہ رہتا زمین وہان کی آواز دیتی ای سلیمان جو کچھ کہ مال مجھہ مین ہی اُٹھالے جا اپنے کام مین لگا * سلیمان نے دیون کو حکم کیا گنج زمین سے اور موتی و جواہرات دریا اور خشکی سے لاکر جمع کئے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا * وَالشَّیَاطِیْنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ تا آخر آیت * اور تابع کئے سلیمان کے شیطان سارے عمارت کرنیوالے اور غوطہ لگانے والے اور کتنے بندھے ہوئے بیڑیون مین سارے دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہی آدمیون کو تو سلیمان اُسکو قید کرتے یا بند کرکے دریا مین ڈالدیتے یا زمین مین گاڑ دیتے اب تک بعضے دیو قید مین ہیں خبر مین آیا ہی کہ سلیمان عم نے ایک مکان عالیشان پر تکلف کا ایسا بنوایا تھا کہ طول و عرض اُسکا چھتیس کوس کا تھا اینٹین اُسکی سونے چاندی کی اور یاقوت اور زمرد سے جڑے تھے اُسمین سات سو کوشک سات سو حرم کے واسطے اور تین سو کوشک تین سو بی بی کے

واسطے بنوائے تھے * مفسرون نے لکھا ہی کہ سلیمان عم ہر شب کو اپنی بی بیؤن اور حرمون
سب سے جماع کرتے * اور ایک جانب اُس مکان عالیشان کے ایک کوشک بنوایا تھا ایسا
کہ درازی اُسکی بارہ کوس تک تھی اُس کوشک پر آپ کا تخت جاوس تھا طول اُسکا
تین کوس سب ہاتی دانت کا تھا لعل اور فیروزہ اور زمرد اور مروارید سے جڑا تھا اور گردا
گرد اُسکے سونے کے اینٹین لگائین تھین اور چار کونے پر اُسکے چار درخت چاندی کے ڈالیان
اُسکی سونے کی اور پتے اُسکے زمرد سبز کے لگائے تھے اور ہر ڈالیون پر طوطی اور طاؤس بنا کے
اُسکے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر بھرا تھا اور خوشے انگور کے لعل و یاقوت کے لگے تھے اور
نیچے تخت کے داہنی بائین ہزار کرسی سونے چاندی کی لگین تھین اُس پر بڑے بڑے آدمی اور
پری سب بیٹھتے تھے اور پسے پشت اُسکے دیو پری غلام سب کھڑے رہتے اور ہر دو جانب
تخت کے دو شیر زمرد کے بنائے تھے اور دو ستون یاقوت کے اُس پر دو کبوتر سونے کے رکھے
تھے * کہتے ہین کہ تخت اور جانوروں کو دیوؤن نے طلسم سے بنایا تھا سلیمان عم تاج شاہی سر پر
رکھکر جب تخت پر پانون رکھتے اُن کی ہیبت سے تخت اُس وقت حرکت مین آ جاتا طاؤس
اور گدہ پر اپنے پھیلا دیتے اور اُس سے بوے مشک اور عنبر کی نکلتی اور وہ دو شیر
سلیمان عم کے سامھنے سر نگون رہتے اور کبوتر اُس ستون پر اُترتے اور بیٹھتے حضرت سلیمان
اُس تخت پر بیٹھکے توراۃ پڑھتے اور مخلوقات پر حکم رانی کرنے سب کے بولی سمجھتے تاج شاہی
جب سر پر رکھتے تمام پرندہوا کے تخت کے اوپر معلق ہوا پر اُن کے سر پر آ کے چھانون کرتے اور
دیوؤن کو فرماتے بساط فرش زربفت کا بچھاتے * اور اُسکے کنارے نہرین جاری تھین
اور ہزار محراب اُس مکان تخت گاہ مین تھین عابد سب اُس مین عبادت کرتے اور ابر کو
حکم کرتے دیگین بھر بھر کے پانی دے جاتا اور اُن کے باورچی خانے مین ہر روز ستر دھیر بان
نمک کی خرچ ہوتین اور سات سو بوجھ پر مرغ باورچی خانے سے نکال پھینک دیتے باوجود
اسکے حضرت سلیمان اپنی نعمت خانے سے کچھ نہین کھاتے خدا کے حکم سے زنبیلان جنتے اُسکو
بیچ کے اپنے ہاتھ سے جو کما آتا پیسکے روٹی پکا کے ہر شام کو بیت المقدس مین جا کر مسلمان روزہ دار
درویش غریب کو ساتھ لیکر کھاتے اور شکر نعمت خدا کی بجا لاتے مناجات کرتے اور

گنتیے ہے الہی مین درویشونکے شامل درویش ہون اور فقیرون مین فقیر ہون اور بادشاہون کے ساتھہ بادشاہ ہون اور پیغمبرون مین ایک پیغمبر ہون یہہ شکر نعمت کا تیرا کہان تلک بیان کرون * بیت * اگر ہر موی من باشد زبانم * کجا تا شکر این نعمت گذارم * الہی مین گنہگار ہون تو رحم کر مجھپر *

* ضیافت کرنا حضرت سلیمان کا تمام مخلوقات کو *

وہب بن امیہ سے روایت ہی جب سلیمان ع کو مشرق اور مغرب سارے جہانکی سلطنت ملی جناب باری مین عرض کی الہی مجھکو آرزو ہی ایک دن سارے عالم کی مخلوقات جو کہ تیرا آفریدہ ہی جل مین تھل مین دریا خشکی پہاڑ مین جن و انس دیو پری وحوش طیور مور وماہی چیونٹی مکھی ہوام کیڑے مکوڑے جتنی ذی روح ہین سب کی ضیافت کرون * ندا آئی ای سلیمان مین سبکی روزی پہنچاتا ہون میری موجودات مخلوقات بے انتہا ہین سبکو تم نہین کھلاسکوگے سلیمان بولا خدا وندا تو نے مجھکو بہت نعمت دی ہی تیری عنایت سے سب کچھ ہی اگر تیرا حکم ہو تو مین سب کا کھانا تیار کرون * جناب باری سے حکم ہوا دریا کنارے ایک میدان بڑا وسیع تھا دیوؤن کو حضرت نے حکم کیا اُنھون نے اُس میدان مین جھاڑ دیکر صاف کرکے بچھونا کیا اُس مین آٹھہ مہینے لگے تھے مشرق اور مغرب سارے جہان سے کھانے پینے کا اسباب اُس میدان مین مہیا کیا * اور سات لاکھہ دیگ ہر ایک ستر گز کی لانبی چوڑی اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوؤن نے تیار کیا تھا یہہ قصص الانبیا سے لکھا * اور جامع التواریخ مین لکھا ہی دو ہزار سات سو دیگ مسافت میان دو کنارہ ہر ایک کا ہزار گز اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوؤن نے بنایا تھا چنانچہ حق تعالی اِس آیت مین فرماتا ہی * یَعْمَلُوْنَ لَهُ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ بناتے سلیمان کے واسطے جو چاہتا قلعون سے اور ہتیارون سے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اور دیگین چولہون پرجمے * کہتے ہین کہ اُس دعوت مین بائیس ہزار گاے ذبح ہوئی تھین اور باقی اشیا ضیافت کا اِس پر قیاس کیا چاہئے یہہ جامع التواریخ سے لکھا * جب کھانا تیار ہوا جن و انس وحیوانات سبکو اُس میدان وسیع مین بیٹھایا اور ہوا کو حکم کیا بساط

تحت سلیمان عم کا دریا کے اوپر معلق ہوا پر رکھا تا کہ لوگ اُس پر نظر کرین * فی الجملہ اس وقت ایک مچھلی دریا سے نکل کر حضرت سلیمان سے آ کے عرض کی ای حضرت خدا نے مجھکو بھیجا آج تمنے تمام مخلوقات کا کھانا تیار کیا مین بہت بھوکھی ہون اول مجھکو کھانا کھلا دیجئے حضرت نے اُن سے کہا کہ ذرا صبر کر سبکو آنے دے اُنھون کے ساتھ تو کھا لیگی کھا کے آسودہ ہو کر جائیو وہ بولی اتی دیر مین نہین ٹھہر سکون گی کہ سبکی انتظاری کرون تب حضرت نے اُسے کہا کہ اگر نہین ٹھہر سکیگی تو کھا لے اسمین سے جو چاہے پس جو کچھ کھانا اُس میدان مین موجود تھا اُس مچھلی نے ایک ہی لقمہ مین سب کھا کے اور مانگی ای سلیمان مجھکو اور کھانا چاہیئے سلیمان عم اسکے حال سے متعجب ہوئے اور اُسے کہا کہ ای مچھلی مین نے تمام مخلوقات کے واسطے یہہ کھانا تیار کیا تھا تو سب کھا گئی اُسسے کچھ نہوا اور مانگتی ہی * مچھلی نے کہا ای حضرت ہر روز مجھکو تین لقمہ کھانا چاہیئے یہہ جو تمنے تیار کیا تھا یہہ میرا ایک لقمہ ہوا اور دو لقمہ طعام مجھکو چاہیئے تب میرا پیٹ بھرے گا مین آج تمہاری میزبانی مین بھوکھی رہی اگر تو کھانا دے نہین سکیگا تو کیون لوگون کو ناحق بلوایا تکلیف دیا اور حضرت سلیمان مچھلی کی بات سنکر حیرت مین آگئے اور بے ہوش ہوئے بعد ایک ساعت کے ہوش مین آئے اور سر سجدہ مین رکھکے درگاہ باری مین مناجات کر رو رو کے کہنے لگے الٰہی مین نے قصور کیا نادانی کی تیری درگاہ مین مین نے توبہ کی اِس بات سے * پس روزی دینے والا مجھکو اور سارے جہان کا تو ہی ہی مین نادان مسکین ہون دانا اور توانا تو ہی ہی * کہتے ہین کہ سب خلائق اُسدن جو اُن کے مدعو تھے بھوکھی رہی * منقول ہی یہہ وہ مچھلی تھی کہ ہفت طبق زمین جسکی پشت پر اللہ نے رکھی ہی اور اُسدن حق تعالٰی نے زمین کو ہوا پر معلق رکھی تھی تب وہ مچھلی ضیافت مین آئی تھی اور بعضون نے یون روایت کیا ہی کہ دریا کی مچھلیان آ کے اُسدن سب کھانا کھا گئین تھین اور اکثر علما کا قول یہہ ہی حق تعالٰی نے ایک دریائی جانور بھیجا تھا اُسنے ایک لقمہ مین سب کھانا کھا گیا تھا تا کہ قدرت الٰہی اور عجز ناتوانی سلیمان کی خلائق کو اللہ دکھاوے واللہ اعلم بالصواب *

* ملاقات ہونا سلیمان عم کا چیونٹیونکے بادشاہ کے ساتھ *

ایک دن سلیمان نبی عم تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے جو تخت دیوؤن نے آنکے واسطے
بنایا تھا اور ہزار وزیر آن کی ملازمت مین کرسیون پر سامھنے بیٹھے تھے ان مین ایک وزیر
اعظم نام اسکا آصف دیو وہ بھی ساتھ تھا اور سب دیو پری گرد بگرد تخت پر با ادب کھڑے
تھے اور پرند سب ہوا کے آن کے سر کے اوپر اپنے پرون سے سایہ ڈالے ہوئے تھے اس مین
فرشتون کی تسبیح کی آواز حضرت سلیمان کے کان مین آئی اور فرشتے یہہ کہتے تھے ای رب
تو نے سلیمان کو جیسا ملک و دولت و لشکر و حشمت دیا ایسا کسی کو جن و بشر مین نہین دیا *
جناب باری نے فرمایا ای فرشتو مین نے سلیمان کو ہفت اقلیم کی بادشاہی دیا اور نبوت * ذرا
آسکو کبر اور بزرگی نہین اگر ہوتا تو اسکو مین ہوا پر سے زمین پر ڈال دیتا نیست نابود
کرڈالتا پس سلیمان عم نے یہہ کلام الہی سنکے خدا کی درگاہ مین سجدہ شکر کا بجا لایا اور ہوا سے
تخت کو لیجاکے اس زمین پر رکھا جہان چیونٹیونکی بستی تھی الله تعالی فرماتا ہی * حَتّیٰ اِذَا
اَتَوْا عَلیٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَۃٌ یٰاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰاکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰانُ
وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ * یہان تک کہ جب پہنچے سلیمان چیونٹیون کے میدان پر کہا ایک
چیونٹی نے ای چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھرو نمین نہ پیس ڈالے تمکو سلیمان اور اسکے لشکر
اور آن کو خبر نہو * پس شاہ مور سے یہہ بات سلیمان عم سنکے مسکرا کر ہنسکر کہا کہ یہہ بڑی
رعیت پر شفقت و مہربانی کرتی ہی ہنسکے کہا سلیمان نے قوله تعالی * فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِھَا
وَقَالَ رَبِّ تا آخر * پس مسکرا کر ہنس پڑا سلیمان چونٹی کی بات سے * تب سلیمان عم نے
شاہ مور کو پکڑ کے اپنے ہتیلی پر رکھکے اُسے پوچھا ای شاہ مور تم نے اپنے لشکر کو کیون کہا کہ
سلیمان آتا ہی اپنے غارون مین گھس جاؤ تو نے مجھسے کیا ظلم دیکھا تھا تب چونٹی نے کہا ای
نبی الله مینے آپ سے اور آپ کے لشکرونسے کچھ ظلم نہین دیکھا مگر اسواسطے کہا کہ سہوا آپ
کے لشکر کے گھوڑونکے پاؤنکے تلے گرین تو مرجاوینگی احتیاطا مین نے یہہ بات کہی کہ ای چیونٹیو اپنے
اپنے گھرون مین گھس جاؤ * حضرت سلیمان نے فرمایا کہ تم ایسی شفقتین اُن پر ہمیشہ کیا
کرتے ہو وہ بولا ای حضرت انکی خوشی سے مجھکو خوشی ہی انکی غمی سے مجھکو غم اور انھونکی
غمخواری مجھپر واجب ہی الله نے مجھکو انپر اسواسطے بادشاہ کیا اگر کہین ایک چونٹی زمین پر

مرجاے تو اُسکو وہان سے اُٹھاکے اپنے گھر پہ پہنچواتا ہون * سلیمان عم نے پوچھا کہ تیرے ساتھ ہر وقت کتی چونٹیان رہتی ہین وہ بولا کہ چالیس ہزار سردار اور ہر سردار کے ساتھ چالیس ہزار چوبدار ہین * پھر حضرت سلیمان نے پوچھا سلطنت تیری بہتر ہی یا میری * شاہ مور نے کہا میری بادشاہی بہتر ہی تمہاری بادشاہی سے کیونکہ ہوا اُٹھاتی ہی تیرا تخت اور بساط کو اور تخت اُٹھاتا ہی تم کو تم اُس پر بیٹھتے ہو اتنی تکلف ہی تمہاری بادشاہی مین یہہ بات سنکر سلیمان عم چیونٹی سے کہنے لگے تم کس طرح جانتے ہو تمھین کہنے یہہ بات کہی * شاہ مور نے کہا ای سلیمان اللہ نے عقل صرف تم کو نہین دی ہی ہم ناتوانون کو بھی کچھ عنایت کی ہی اگر حکم ہو تو چند مسئلہ آپ سے پوچھون اور حضرت نے فرمایا پوچھو کیا پوچھوگے تب شاہ مور نے کہا تمنے خدا سے کہا * قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ * کہا ای رب میرے معاف کر مجھکو اور بخش مجھکو وہ بادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو میرے پیچھے بیشک توہی سب بخشنے والا * پس چیونٹی نے کہا تمہارے اس کہنے سے حسد کی بو آتی ہی پیغمبرونکو یہہ حسد نہ چاہیے کیونکہ خدا مالک ہی سارے جہان کا وہ جسے چاہ بادشاہی دے اور جسے چاہے نہ دے اور یہہ نہ کہنا چاہیے ای پروردگار سوا میرے کسی کو بادشاہی نہ دے جو یہہ بات کہنا پیغمبرون کے شان سے بعید ہی * سلیمان عم چیونٹی کی بات سے کچھ بیزار ہوئے * اور چیونٹی بولی ای حضرت سچ بات سے بیزار نہوا چاہیے اور ایک بات مین آپ سے پوچھتی ہون آپ اسکا جواب دیجئے خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہی اسکا کیا بھید ہی حضرت نے کہا مین نہین جانتا ہون تم کہو کیا ہی اُسنے کہا خدا نے تمکو سلطنت دی ہی قاف سے قاف تک وہ سب یہہ ایک نگینہ کی قیمت ہی تاکہ تمکو علم ہو کہ دنیا کچھ حقیقت رکھتی نہین * اور رہوا کو تیرے تابع حکم کے جو اسنے کیا ہی اس سے کیا بھید ہی آپ کو کیا معلوم ہی * حضرت نے کہا نہین اسنے کہا تمکو آگاہ کیا ہی اللہ نے اس بات سے کہ بعد موت کے تیرنے دنیا تیرے نزدیک مانند ہوا کے معلوم ہوگی * پس سلیمان عم اس بات کو سنکے بہت روئے اور کہا کہ تمنے سچ کہا دنیا ہوا کے مانند ہی * پھر چیونٹی نے کہا سلیمان کے کیا معنے ہین جانتے ہو * حضرت نے کہا نہین وہ بولی سلیمان کے یہہ معنے ہین کہ دنیا

کی زندگی میں دل مت لگا بھروسا مت کر موت قریب ہی * سلیمان عم نے چونتی سے کہا کہ تو بڑی دانا عقل مند ہی مجھکو کچھ نصیحت کر اور اچھی بات بتا تب چونتی نے کہا کہ تمکو اللہ نے پیغمبری اور جہانکی باوشاہی دی ہی لازم ہی کہ تم رعیتون کی نگہبانی میں رہیو اور عدل و انصاف سے رعیت کو خوش رکھیو اور ظالم سے مظلوم کی داد لیجو * اور میں بیچاری ضعیف مسکین ہون اپنی رعیتون کی ہر روز خبر لیتی ہون بار اُٹھاتی ہون تاکہ کوئی کسی پہ ظلم نکر سکے * پس سلیمان عم شاہ مور سے یہہ باتین سنکے یہان سے مراجعت کرنے چاہا تب شاہ مور نے کہا کہ ای سلیمان بغیر کچھ نہ کھائے ہوئے آپ کو یہان سے تشریف لیجانا نہ مناسب ہی جو کچھ روزی اللہ نے ہمکو دی ہی آپ کچھ تناول فرمائیے حضرت سلیمان نے کہا بہت اچھا تب ایک ران ٹڈی کی سلیمان عم کے سامھنے لا رکھی حضرت سلیمان دیکھکر ہنسکے بولے ای چیونٹی کے باوشاہ مجھکو میرے لشکر سمیت یہہ ایک ران سے ٹڈی کے کیا ہوگا وہ بولا ای حضرت اس ٹڈی کے ران کو آپ کم نجانیئے اللہ کی قدرت کو دیکھیئے اِسمین بہت برکت ہی * روایت میں آیا ہی کہ حضرت سلیمان نے مع لشکر اُس ران کو کھاکے آسودہ ہوئے تھے پھر بھی کچھ باقی تھا * سلیمان عم یہہ حال دیکھکے متعجب ہوئے اور سجدے میں گرکے کہا ای پروردگار قدرت تیری بے اِنتہا ہی عظمت اور بزرگی کے لائق تو ہی ہی تھوڑا کو زیادہ کرتا ہی اور زیادہ کو تھوڑا اور تو قدرت والا ہی *

* ہدہد شہر سبا سے بلقیس عورت کی خبر لانے کا بیان ہی سلیمان عم کے پاس *

روایت کی گئی کہ ایک دن سلیمان عم تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے سب دیو پری آدمی اُن کے ساتھ تخت بساط پر حاضر تھے اور پرند سب اپنے پرون سے اُن کے سر کے اُوپر سایہ ڈالے ہوئے ہوا پر جاتے تھے اِس میں حضرت سلیمان کو کچھ گرمی آفتاب کی معلوم ہوئی جب اُوپر کی طرف نظر کی سب پرند کو دیکھا حاضر اور ہدہد کو ندیکھا تب کہا * وَتَفَقَّدَ الطَّيرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا اَرَي الْهُدْهُدَ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ تا آخر آیت * کہا سلیمان نے خبر لے پرند جانورونکی پس کہا کیا ہی مجھکو کہ نہیں دیکھتا میں ہدہد کو یا ہو رہا وہ غایب البتہ عذاب کرونگا میں اُسکو عذاب سخت یا ذبح کرونگا میں اُسکو یا لاوے میرے پاس کوئی دلیل ظاہر * پس

عقاب کو بھیجی ہدہد کے تلاش کو وہ عقاب جا کے ہدہد کو لایا سلیمان عم کے پاس حاضر کیا حضرت نے ہدہد سے پوچھا تو کہان گیا تھا کہا ہدہد نے مین ایک خوش خبری لایا ہون آپ کے واسطے شہر سبا سے فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ تا آخر آیت * پھر دیر نہ کی بولا ہدہد مین لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تمکو اُسکی خبر نہ تھی اور آیا ہون مین تمھارے پاس سبا سے ایک خبر لیکر تحقیق * تفسیر مین لکھا ہی کہ سبا ایک قوم کا نام ہی اُنکا وطن عرب مین تھا یمن کی طرف * اور بعضی روایت مین آیا ہی سبا ایک شہر کا نام ہی * حضرت سلیمان نے ہدہد سے کہا کہ تو وہان سے کیا خبر لایا اور تو کسطرح گیا وہان بیان کر تب ہدہد نے کہا یا نبی اللہ فلانے وقت جب آپ تخت پر سے نیچے اُترے تھے اُسوقت مین نے ہوا پر اُڑ کے دیکھا کہ ایک ہدہد ہم جنس اپنا ایک دیوار پر باغ کے بیٹھا ہی مین اُسکے پاس گیا اُسنے مجھ سے پوچھا تم کہان سے آئے ہو مین نے کہا شام کے ملک سے اپنے خاوند حضرت سلیمان عم کے پاس سے آتا ہون وہ بولا سلیمان کون مین نے کہا وہ بادشاہ ہی جن و انس و وحوش طیور مار و مور و ملخ جمیع مخلوقات کا * اور مین نے اُسسے پوچھا تم کہان کے رہنے والے ہو وہ بولا اسی شہر کا ہون اور مین نے کہا اس شہر کا کیا نام ہی وہ بولا اسکا نام شہر سبا ہی اور مین نے کہا اس شہر کا بادشاہ کون وہ بولا بلقیس نام ایک عورت ہی وہ اس ملک کی ملکہ ہی اُسکے تابع بارہ ہزار سردار قوم کے اور ہر ہر سردار کے تابع ایک ایک لاکھ سوار و پیادہ ہر وقت رہتے ہین چل میرے ساتھ تجھکو دکھلاؤن اُسسے مین نے کہا بہت دیر ہوئی حضرت سلیمان کے پاس سے مین آیا ہون مبادا اگر بادشاہ اور لشکر کو پانی کی حاجت ہو تو مجھکو تلاش کرینگے اُسوقت مین حاضر نہ رہونگا تو مجھکو سیاست کرینگے کیونکہ مین پانی کے واسطے مقرر ہون * منقول ہی کہ سلیمان عم کے ہدہد کو اللہ نے ایسی بصارت دی تھی کہ کون سے سر زمین مین پانی ہی یا نہین نزدیک یا دور وہ اپنے منقار سے دیکھ لیتا اور جہان حضرت سلیمان کا تخت جاتا ہدہد کو بھی آپ ساتھ لے جاتے پانی کے واسطے جہان وہ نشان بتا دیتا سلیمان عم دیؤن کو حکم کرتے چاہ و تالاب کھدوا کے وہان سے پانی منگوا لیتے غرض اُس ہدہد نے مجھکو کہا کہ چلو میرے ساتھ ہماری ملکہ بلقیس دختر شراحیل کو دیکھو شان شوکت اُسکی کیسی ہی اور اُسکے حسن و اخلاق دیکھنے سے تم خوش ہوگے تب اُسکے

کونے سے وہ شہر صبا مین گیا بلقیس کو دیکھا ایک تخت عظیم کہ طول و عرض اُسکا تیس گز کا تمام
جواہرات سے مرصع اور چارون پائے اُسکے یاقوت سرخ اور زبرجد اور زمرد اور لعل کے
ہین اور کتاب تواریخ مین لکھا ہی کہ تخت اُسکا اسّی گز طول اور عرض بھی او تناہی تھا اُسپر
وہ بیٹھتی ہی اور سجدہ دین آفتاب پرست اور کنواری ہی شوہر ندارد * حضرت سلیمان نے
کہا تو نے جو کہا مجھکو معلوم ہوا لیکن تم نے کیونکر جانا وہ بے دین ہی تب بولا سلیمان سے *
اِنِّي وَجَدْتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تا آخر آیات * مین نے پائی ایک عورت
کہ بادشاہی کرتی ہی اُن قوم کی اور دی گئی ہی ہر چیز سے یعنے مال و اسباب حسن و جمال *
اور اُسکا ایک تخت ہی بڑا مین نے پایا کہ وہ اور اسکی قوم سجدہ کرتے ہین سورج کو اللہ
کے سواے اور پہلے دیکھے ہین اُن کو شیطان نے اُن کے کام پھر روکا ہی اُنکو راہ سے سو
وہ راہ نہین پاتے * ای نبی اللہ مجھکو خلعت دے کچھ نشان آپکا رہے میرے فرزندون
مین * سلیمان عم بولا قوله تعالی * قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ * ہم دیکھینگے
تو نے سچ کہا یا تو جھوٹھا ہی * ہدہد نے کہا ای نبی اللہ مین آپ سے جھوٹھ نہین کہتا ہون
مجھکو کچھ خلعت دیجیئے * کہتے ہین کہ ہدہد کے سر پر جو تاج ہی سو حضرت سلیمان کے دئے ہوئے
عنایتی ہی پھر ہدہد نے سلیمان عم سے کہا کہ اسّے بہتر خلعت مین چاہتا ہون کہ جس مین ہماری
اولاد کی بہتری ہو * سلیمان نے کہا کام اور قصاص تجھ سے اور تیری اولاد سے نہین لیا جائیگا
مین نے معاف کیا تو جا بلقیس کے پاس یہہ خط میرا لیکر قوله تعالی * اِذْهَبْ بِكِتَابِي هٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ
الی آخر آیت * کہا سلیمان نے لیجا خط میرا یہہ اور ڈال دے اُنکی طرف پھر اُن پاس سے
ہٹ آ پھر دیکھہ وے کیا جواب دیتے ہین * تب سلیمان نے ایک خط لکھکے مہر بمہر خود ہدہد کے
حوالے کیا اُسنے خط اپنی چونچ مین لیکر شہر صبا مین بلقیس کے در پر جا پہنچا * کہتے ہین کہ سلیمان عم
کے مکان سے بلقیس کے مکان تک دو سو دس کوس کا فاصلہ تھا * اور دیکھا ہفت در قصر محلی
بلقیس کے مسدود اور کھڑکیان اُسکی کھلی تھین اُسکے اندر سے جاکے خلوت گاہ مین بلقیس کو
خفتہ پایا اُس خط کو اُسکی چھاتی پر رکھکے جلد وہان سے نکل آیا بلقیس نے نیند سے اُٹھکے وہ مکتوب
مختوم بمہر سلیمانی اپنی چھاتی پر پایا اور اُسکے لانیوالے کو معلوم کیا دل مین کچھ خوف لائی اپنے

کارپردازوں کو بلا کے اُنسے بولی * قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ * اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الآیہ * کہنے لگی بلقیس ای دربار والو میرے پاس ڈال دیا ہی ایک خط عزت کا وہ خط ہی سلیمان کی طرفسے اور وہ ہی شروع اسمہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحیم والا کہ زور مکر و میرے مقابل اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر * بلقیس نے سلیمان کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا خدا کی مہرسے وہ دولت اسلام سے مشرف ہوئی اور سلیمان عم کی زوجیت میں داخل ہوئی اور خط کا مضمون دریافت کر کے کہنے لگی اپنی ملازمون سے قولہ تعالی * قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ الآیہ * کہنے لگی ای دربار والو جواب دو مجھکو میرے کام کا مقرر میں نہین کرتی کوئی کام جب تم نہ حاضر ہو * کہا اُنھون نے قولہ تعالی * قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ الآیہ * کہا اُنھون نے ہم صاحب قوت اور صاحب جنگ سخت ہین اور کام تیرے اختیار ہی سو تو دیکھ لے جو حکم کرے * بلقیس نے اُنسے کہا مجھکو سلیمان اسلام کی دعوت کرتے ہین بولا ہی آفتاب پرستی چھوڑ دو اسلام مین داخل ہو اگر مین حکم اُسکا نہ مانو تو ساری ولایت میری برباد کریگا بولی قولہ تعالی * قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا الآیت * کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جس وقت کہ داخل ہوتے ہین کسی بستی مین خراب کرتے ہین اُسکو اور کرڈالین وہان کے سردارون کو بےعزت اور ایسی طرح سے کرینگے یہہ ملک * اور کہنے لگی * وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ تا آخر آیت * تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اُن کے تحفہ پس دیکھتی ہون ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہین بھیجی ہوئے یعنے اگر سلیمان پیغمبر ہی تو اُسکے ساتھہ لڑنا مناسب نہین دیکھون ہدیہ بھیجکے آزمایش کرون اگر پیغمبر ہوگا ہدیہ نہین لیگا سب اسلام کے وہ راضی نہین ہوگا * وزیرون نے کہا ای بلقیس تمھاری جو مرضی مین آوے سو کرو * پس بلقیس نے قسم قسم کے ہدایا اور تحائف حضرت سلیمان کے پاس ایلچی کے ہاتہ بھیجا اور سلیمان عم تخت پر بیٹھے تھے اور ہزار وزیر سونے چاندی کی کرسیون پر اُن کے ملازمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور دیو پری شیاطین گرداگرد اُن کے مادب کھڑے تھے اور ہزارون پرند ہوا کے اُن کے سر کے اوپر سایہ دے رہے تھے ہوا نے جلدی سے حضرت کو خبر پہنچائی یہہ بلقیس نے

بہت سی ہدیہ اور تحائف اور سات اینٹین سونے کی اور سات اینٹین چاندی کی اور
سات پردے زربفت کے حضور کے پاس نذر بھیجاہی اُسکی طرف سے رسول آتے ہین
سلیمان عم نے اسبات کو سنکے اپنے ملازمون کو حکم کیا کہ بادشاہی دروازے کے سامھنے کے
میدان کی دیوار سے سونے چاندی کی اینٹون سے جوبنی ہی سات اینٹین سونے کی اور سات
اینٹین چاندی کی اور سات پردے زربفت کے وہانسے اُٹھالے آو * تب لائے پس بلقیس
کے رسول شاہی دروازے کے میدان کے دیوار کے پاس جب آئے دیوار سب سونے چاندی کی
حشمت اور عظمت دیکھکے بھیچک وہ گئے اور بولے کہ ہم یہہ چند خشت سونے کے سلیمانکے
نذر کیونکر گذرانیگے ہم دیکھتے ہین کہ سب درو دیوار اُن کے بارگاہ کا اور میدانون مین سونے چاندی
کی ہی اور ہمارے یہہ چودے اینٹین سلیمان کے سامھنے کیا حقیقت رکھتی ہین اور جس
دیوار سے چودے اینٹین سونے چاندی کی اور سات پردے زربفت کے کھول کے حضرت
سلیمان نے منگوالئے تھے جب بلقیس کے رسول وہان پہنچے وہ دیوار دیکھکے کہا کہ شاید ہمکو
چور پکڑنے کے لئے یہان سے اینٹین نکال کے فریب کئے ہین غرض بلقیس کے رسول سلیمان کے
پاس آکے نذرین گذرانی اور شرطین خدمت کی بجالائے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا جَاءَ
سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ الآیات * پس جب آیا سلیمان کے پاس رسول بلقیس کا
بولا سلیمان کیا تم مدد دیتے ہو میرے تئین ساتھ مال کے بس جو کچھ کہ مجھکو دیا ہی خدا نے
بہتر ہی اُس چیز سے کہ دیا ہی تمکو اور جاؤ تم اپنے تحفے سے خوش رہو پھر جا اُن کے پاس اب
ہم بھیجتے ہین اُن شکرون کو جنکا سامنا نہو سکے اُنسے اور نکال دینگے ہم اُن کو بےعزت کرکر
اُس شہر سے اور ذلیل ہونگے * پس رسولون نے سلیمان عم سے یہہ باتین سنکے بلقیس
کو جاکے کہا اور حشمت اور عظمت نبوت کی اُن کی بیان کی وہ بولی اگر سلیمان نبی ہوگا تو
معجزہ دیکھاوے کیونکہ دلیل پیغمبری کی معجزہ ہی سو ہمکو دکھاوے تب اُن پر ایمان لاوینگے
تب بلقیس نے سو لونڈی اور غلام سب کو ایک ہی صورت کے لباس پہنا کے اور ثمرہ
یاقوت ناسفتہ ڈبیہ مین رکھکر اور چند مادیان اسپ ساتھ کرہ کے ملاکر اور ایک شیشہ
خالی واسطے امتحان اور امتیاز سلیمان عم کے پاس رسولون کے ہاتھ بھیجا اور کہا تم جاؤ یہہ

سب سلیمان کے پاس پہنچاؤ اور اُن سے کہو کہ یہہ غلام اور لونڈیون مین امتیاز کر دے کہ کون غلام اور کون لونڈی ہی * اور یہہ یاقوت ناسفتہ سفتہ کر دے بغیر آہن اور الماس کے * اور اسپ مادیان کرۃ سے جدا کر دے * اور یہہ شیشہ پانی سے بھر دیوے نہ وہ پانی کہ آسمان سے برسا ہو یا زمین سے نکلا ہو پھر جلد چلے آؤ میرے پاس اُسکی خبر لیکر * رسولون نے وہ سب لیکے سلیمان عم کے پاس آئے اور وہ شرطین جو بلقیس نے کہی تھین سب سلیمان عم سے بیان کین * سلیمان عم نے حکم کیا سلفچی آفتابہ لاکر پہلے لونڈی اور غلامون کے ہاتھ دھلائے لونڈیون نے اپنا کف دست دھویا اور غلامون نے سرانگشت دھولیا تب فرق ہوا کہ جنون نے کف دست دھویا وہ لونڈیان تھین اور جنون نے سرانگشت دھویا وہ سب غلام تھے اور عورت مرد مین یہی عادت ہی * اور دوسرا اعجاز یہہ کہ یاقوت چھیدنے کیڑے کو حکم کیا کیڑے نے چھیدا * اور تیسری شرط یہہ اسپ مادیان اور کرۃ کو پس و پیش بند ھوا کے سامھنے دانا گھاس دیا ان مین سے بعضے نے دانا پر جلدی سے سر بڑھایا اور بعض نے پیچھے * اسی سے سلیمان عم نے معلوم کیا اور فرمایا کہ جن گھوڑون نے جلدی سے دانے پر سر بڑھایا سو مادیان کی ہین اور جن گھوڑونے کھانے مین تاخیر کیا وہ ناکند ہین * تس پیچھے حکم کیا گھوڑونکو خوب دوڑایا اور اُسکے پسینے سے شیشہ بھرا * غرض سلیمان عم نے بلقیس کی سوالات شایستہ شایستہ اور حل کر کے اور اُسکے رسولون کو خلعت دیکر رخصت کیا پس رسولون نے بلقیس کے پاس جاکے یہہ سب معجزے اور کرامت اُن کی شرح وار بیان کی بلقیس نے یہہ سنکے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہہ ہی مین سلیمان کے پاس جاؤن اطاعت اُنکی قبول کرون اور اسباب سفر کا طیار کیا سو لونڈی اور غلام اور بہت لشکر ساتھ لیا تخت اور دولت ہفت خانے مین رکھکے ہفت در بند کر کے کونجیان اپنے ساتھ لین * اور بعضے روایت مین آیا ہی ایک معتمد علیہ کے سپرد کین اور اُسے کہا کہ خبردار تخت اور دولت یہہ مدار سلطنت ہی اچھی طرح حفاظت سے دکھیو یہہ کہکر سلیمان عم کی خدمت مین جانیکو عزم کیا اور ہوا نے جلدی سے جاکے سلیمان عم کو خبر دی کہ بلقیس ملکہ شہر سبا سے از خود حضور کی خدمت مین حاضر ہوتی ہی اور ہوا کے آگے دیوؤن نے سلیمان عم سے کچھ قبح بلقیس کی بیان کیا تھا کہ اُسکے ساق پانون پر پشمین بہت

ہیں اور وہ کم عقل کیونکہ ماں اُسکی پری ذات سے تھی اور پری کی عقل کم ہوتی ہے پس دیوؤں نے یہہ بات سلیمان عم سے کہکے پیچھے ڈرے اگر ہماری بات جھوٹھہ ہو تو ہم پر عذاب کرینگے اور سلیمان عم نے ان باتوں کو آزمایش کرنے کے لئے بلقیس کے ساق پر پشم ہے یا نہیں اور کم عقل ہے یا نہیں ایک حوض بلقیس کے آنے کی راہ گذر پر اپنے تخت گاہ کے سامہنے بنوا کے اُسپر ایک پل شیشہ کا طیار کئے اور مچھلی اور مرغ آبی حکمت سے بنوا کے اُس میں چھوڑا ایسا کہ پانی پل کے اوپر ظاہر معلوم ہو جب بلقیس اُس پر سے آویگی تو یقین ہے پانی کے دھوکے سے پنڈلیاں کے کپڑے اُٹھالیگی تو پہیر کا پشم ظاہر ہوگا یہی حکمت راہ میں کی اور کہا دیو دیکھو قوله تعالی ٭ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا الآیۃ ٭ کہا اے دربار والو تم میں کوئی ہے کہ لے آوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اُسے کہ آوے وہ میرے پاس مسلمان ہو کر ٭ کہا عفریت نے ٭ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ٭ بولا ایک شخص نے جنوں میں سے میں لادیتا ہوں وہ تخت تجھکو پہلے اُسے کہ اُٹھے اپنی جگہہ سے یعنے دربار سے ٭ اور میں اُسکے زور کا ہوں معتبر بالامانت اور امانت اسواسطے کہا کہ تخت میں جواہر لگے تھے بیش قیمت ٭ اور حضرت سلیمان کے وزیر آصف دیو نے کہا کہ میں جلدی لاونگا تخت بلقیس کا ایک پلک میں ٭ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ ٭ بولا وہ شخص جسکے پاس تھا ایک علم کتاب کا یعنے اسم اعظم اللہ کا وہ جانتا تھا میں [illegible] لادیتا ہوں تجکو وہ تخت پہلے اُسے کہ پھر آوے تیری طرف تیری آنکھہ پھر جب دیکھا دھرا اپنے پاس کہا یہہ میرے رب کے فضل سے میرے جانچنے کو کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرے سو شکر کرے اپنے واسطے اور جو کوئی ناشکری کرے سو میرا رب بے پرواہ ہے نیک ذات ٭ پس وہ وزیر آصف اسم اعظم پڑھتے ہی ایک پل میں تخت بلقیس کا سلیمان عم کے پاس آموجود ہوا بعد اُسکے کہا سلیمان نے قوله تعالی ٭ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ٭ کہا سلیمان نے روپ بدل دکھاؤ اُس عورت کے آگے اُسکے تخت کا ہم دیکھیں سوجھہ پاتی ہے یا اُن لوگوں میں ہوتی ہے جنکو سوجھہ نہیں ٭ روپ بدلنا یعنے بلقیس کا تخت جڑاؤ تھا وہ جڑاؤ اُکھاڑ کر اور قرینے سے جڑا کیونکہ بلقیس کی

عقل آزمانی تھی اور اپنا معجزہ دکھانا اور کارپردازوں نے ویسا ہی کیا غرض بلقیس جب اُس حوض مذکور کے جو اوپر گذرا ہی کنارے آئی وہ پل شیشہ کا جو طلسم سے بنایا تھا اُسپر نظر اُسکی پڑی اُسکو یقین ہوا شاید یہان پانی ہی تب پنڈلیان اپنی کھولین اُسسے حضرت سلیمان نے معلوم کیا اُسکے ساق پر کچھ پشم نہ دیکھا جانا کہ دیوؤن نے جھوٹھ بات کہی تھی کہ اسکے ساق پر پشم ہی اور جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی اپنا تخت دیکھا پہنچانا * فلما جاءت قیل اھکذا عرشک قالت کانہ ھو واوتینا العلم من قبلھا وکنا مسلمین * جب آ پہنچی کسی نے کہا کیا ایسا ہی ہی تیرا تخت بولی گویا یہہ وہی ہی اور ہمکو معلوم ہو چکا آگے سے اور ہم ہو چکے مسلمان * اور اسمین بھی معلوم ہوا بلقیس عاقلہ ہی * اور کسی نے کہا اُس عورت کو آیت * قیل لھا ادخلی الصرح فلما راتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیھا قال انہ صرح ممرد من قواریر * اندر چل محل مین پھر جب گئی دیکھا وہان محل مین پانی ہی گہرا اور کھولین اپنی پنڈلیان کہا یہہ تو ایک محل ہی جڑے ہوے اُسمین شیشہ تب متحیر ہوکے بولی * قولہ تعالی قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین * بولی اے پروردگار میرے تحقیق مین ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے پروردگار عالمون کا * تفسیر مین لکھا ہی حضرت سلیمان دیوان خانے مین بیٹھے تھے اُسمین پتھرون کی جگہ شیشہ کا فرش تھا دیکھے پانی دکھائی دیا بلقیس نے وہان پنڈلیان اپنی کھولین پانی مین پیٹھنے کو تب سلیمان عم نے اُسکو پکارا کہ یہہ شیشون کا فرش ہی پانی نہین پس اُسکی عقل قصور اور عقل کمال سلیمان عم معلوم ہوا * اور حضرت سلیمان نے دیوؤن کی زبانی سنا تھا کہ اُسکی پنڈلیون پر بال مین بکری کی طرح اب معلوم ہوا کہ سچ ہی تب اُسکی دوا تجویز کی نورہ * کہتے ہین کہ وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہہ اثر اُسکا تھا * آخر سلیمان عم اُسکو اپنے نکاح مین لائے ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ سلیمان کی تین سو بی بی اور سات سو حرم تھین سب پر اُسکو شرف دیا اور ایک مکان عالیشان پر تکلف کا بنا کے اُس مین رکھا * ایک دن بلقیس نے کہا اے نبی اللہ ہر روز آپ تخت پر بیٹھکے ہوا پر سیر کرتے ہوئے گرد عالم کے پھرتے ہین مجھکو بھی آپ

کے ساتھ ایک دن لے چلیے کہ فلانے جزیروں میں جاکے عجیب غریب تماشے دیکھوں تب سلیمان نے ہوا کو حکم کیا کہ تخت کو اُس جزیرہ میں جو سات دریا کے بیچ میں ہی پہنچا تب ہوا نے وہان پہنچایا بلقیس نے وہان کے سبزہ اور آب رواں دیکھ کے بہت خوشی ہوئی اور وہان کے دریائی گھوڑوں میں پر دیکھے وہ سب سلیمان عم کا تخت دیکھ کر مثال پرندوں کے اُڑ گئے حضرت نے حکم کیا دیوؤن کو کہ وہ گھوڑوں کو پکڑ لاؤ اُنھوں نے عرض کی ای نبی اللہ ہم ان گھوڑوں کو نہیں پکڑ سکینگے مگر سمدون ایک دیو ہی آپ سے باغی ہو کر فلانے دریا میں جا رہا ہی اگر حضور کا حکم ہو تو اُسکو پکڑ لادین اور جاکے اُسے کہیں کہ سلیمان مرگئے تم آؤ یہہ سنتے ہی وہ ہمارے پاس چلا آویگا تب اُسکو پکڑ کے حضور میں لاوینگے یقین ہی کہ اُسکے ہاتھ میں وہ گھوڑے پکڑے جائینگے تب حضرت نے حکم کیا دیو سب تمام جزیروں میں جاکے سمدون کو پکارتے رہے ای سمدون ای سمدون سلیمان مرگئے تم نکل آؤ آخر وہ اُس بات کو سنکے فیر دریا سے خوش ہو کر نکل آیا جب انھوں نے اُسے کہا کہ اب سلیمان کے عذاب سے ہم نے نجات پائی چاہیے کہ ہم سب وہان جاکے اُسکی سلطنت دخل کرین مزے سے رہین اور چین کرین یہہ کہکر جب اُنھوں میں ملاپ ہوا تب اُنھوں نے کمند ڈال کے اُسکا ہاتھ پانوں باندھکر سلیمان عم کے پاس لائے جب سلیمان عم نے نظر غضب سے اُسکو دیکھا اُسنے مارے خوف کے کہا یا نبی اللہ مجھکو آمان دے میری جان بخشی کرین میں آپ کا تابعدار ہون جو آپ فرماوینگے بسر و چشم بجا لاونگا سلیمان نے کہا کہ تو اگر جان بخشی چاہتا ہی تو فلانے جزیروں میں سے دریائی پرند گھوڑے میرے واسطے پکڑ لا اُسنے کہا یا نبی اللہ بغیر کچھ حیلے حکمت کے وہ گھوڑے میرے ہاتھ نہیں آینگے حضرت نے کہا تو کیا کیا چاہیے وہ بولا گھوڑے فلانے چشمے سے پانی پیتے ہیں چند دیو میرے ساتھ کر دیجیے جاکے اُس چشمے سے پانی نکال ڈالین اور بجاے پانی کے اُسکو شراب سے بھرین تب وہ بمنزل پانی کے اُسکو پیوینگے اور پینے سے اُسکے اُن کو نشا ہوگا اسوقت کمند ڈال کر پکڑ لینگے اور خدمت میں حاضر کرینگے پس حضرت نے دیوؤن کو سمدون کے ساتھ کر دیا چالیس گھوڑے وہان سے جاکے پکڑ لائے اُسوقت عصر کا وقت تھا سلیمان عم گھوڑوں کی لطافت اور خوبیان

دیکھنے لگے یہان تک کہ نماز عصر جانے پر ہوئی اُسوقت جبرئیل عم جناب باری سے عتاب لائے اور کہا ای سلیمان تو دنیا کے مال کی محبت مین ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر جانے پر ہوئے سلیمان عم یہہ سنکر اُسوقت سجدہ مین آئے اور رونے لگے اور استغفار کرنے قولہ تعالیٰ * اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ تا آخر آیت * جسوقت کہ دوبرو لائے گئے سلیمان کے سامھنے شام کو خاصے گھوڑے پس سلیمان نے کہا تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کی اپنے رب کی یاد سے یہان تک کہ چھپ گیا سورج پردے مین پھر کہا سلیمان نے لاؤ اُن گھوڑون کو میرے پاس تب لایا پس شروع کیا کاٹنے پانون اور گردن اُن گھوڑونکی * مروی ہی کہ حق تعالیٰ نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا دوب نے نہ دیا یہان تک کہ سلیمان عم نے وقت پر نماز عصر کی پڑھہ لی تب آفتاب غروب ہوا * کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے اُن گھوڑون کے برکات دالے تھے پھر پیدا ہوا اور اسپ تازی اُنکی نسل سے ہین *

* جہاد کو جانا سلیمان عم کا شہر صیدون مین اور مارا جانا بادشاہ صیدون کا *

جب بلقیس کے معاملے سے فارغ ہوا سلیمان عم نے اُس صمدون دیوسے پوچھا ای صمدون کوئی شی عجیب غریب کسی ملکون مین یا شہرون مین تو نے دیکھی ہی وہ بولا ای حضرت مین نے دیکھا ہی دریاے مغرب مین ایک جزیرہ اُس مین ایک شہر عظیم ایسا کہ چارون طرف اُسکی دیوار سنگین بلندی سو گز اور اُسکے اندر بارہ برج اور ہر برج کے اوپر ایک ایک طبل اور علم دھرے ہین اور اُس دیوار کے بیچ مین پڑا ایک میدان اُس میدان مین ایک مکان عالیشان کہ سنگ مرمر سے بنا ہی اُس پر ایک منارہ بلند اور اُس منارے پر دو شیر سنگین اور ایک پرند عقاب بزرگ مثل آدمی کی صورت سونے سے بنایا اور ایسی ایسی بہت سی صورتین ہین مین نے اُس کو شک پر جاکے دیکھا چار ہزار حجرے اور ہر حجرے مین لونڈیان صاحب جمال بیٹھی ہین اور اُسکے بیچ مین ایک تخت ہی اُس پر ایک پری ماہ لقا مثل ایک دختر برج اختر کے بیٹھی ہی بعد ایک ساعت کے وہ دختر تخت پر سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور وہ چار ہزار لونڈیان اپنے حجرون مین

داخل ہوئیں تب ہیں نے جاکے ایک لونڈی سے پوچھا اس شہر کا کیا نام اور شیئے پری اور
دختر کون ہی اور وہ تیرا وعلم برج کے اوپر اور وہ دو شیر اور عقاب منار سے پر کس
واسطے بنا رکھا ہی وہ لونڈی مجھ سے بولی تم کس ملک کے ہو کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ
دوسرے عالم سے آیا ہوں تب وہ بولی میں جانتی تھی ہوا اس ملک کے اور دوسرا ملک نہیں
اور بولی کہ اس شہر کا نام صیدون اور وہ پری ہمارے بادشاہ کی بی بی اور وہ دختر بادشاہ
کی ہی اور یہ صورتیں طلسم کی اسواسطے بنائی ہیں کہ جب وے غنیم کو دیکھینگے آواز
دینگے تب ہمارے بادشاہ کو معلوم ہوگا کہ کوئی دشمن غنیم آیا ہی ہمارے شہر میں تب
اسی وقت جاکے انکو مار ڈالینگے اور وہ جو عقاب ہی یہ ہمارے داعی ہی جب وقت
عبادت کا ہوتا ہی وہ بانگ دیتا ہی تب ہم سب جاکے بادشاہ کو پوجتے ہیں عبادت کرتے
ہیں * اور دو شیر جو ہیں وہ حاکم منصف ہیں جب اماں اور فریادی دونوں میں خصومت
واقع ہو تو ان دونوں شہر کے سامھنے انکو ہمارے بادشاہ بھیجتے ہیں جو ناحق پر ہی اسکو
وہ دونوں شیر پھاڑ ڈالتے ہیں اور کوئی شخص بے راہ نہیں چلتا ہی اور جھوٹھ نہیں
بولتا ہی اسکا ماجرا ہی * پس سمدون دیو سے شہر صیدون کی حقیقت ماجرا سنکے سلیمان
عم نے لشکروں کو فرمایا کہ شہر صیدون میں جہاد کو جاؤنگا تب دیو پری لوگ لشکر جو جب
تم سلیمان کے تخت بستر پر آ جمع ہوئے اور ہوا کو حکم کیا ہوا نے جلدی سے حضرت کے
تخت بستر کو شہر صیدون پاس پہنچایا جب بساط سلیمان عم کا دور سے نمایان ہوا وہ طبل
وہ علم وغیرہ نے سلیمان عم کا تخت بساط دیکھکر اس منارے اور برجوں پر سے پکار کر آواز
دینے لگے تب اہل صیدون کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آتا ہی شہر میں تب تمام اہل شہر
سپاہ و لشکر بہ صلاح آراستہ ہو واسطے جنگ شہر سے نکل کر دیکھتے ہیں کہ ایک جماعت فوج
کی تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر چلی آتی ہیں یہ دیکھکے اہل صیدون بولا کہ آج تک ہم نے کسی
بادشاہ کو نہیں دیکھا اور نہ سنا ہی سو از مین کے ہوا پر چلتے معلوم ہوتا ہی یہ بادشاہ بڑا بزرگ
ہی پس جنگ میں آکے کھڑے ہوئے تب سلیمان عم نے دیووں کو فرمایا اول تم
جاؤ کافروں سے لڑو پس دیو سب اُن سے لڑنے لگے ہر دم جز پر دیووں پر غالب آئے تب

حضرت نے پریون کو حکم کیا یہ بھی اُن سے مغلوب ہوئے بعد آسکے آدمیون کو فرمایا تب پری اور آدمی سب ملکر مردم جزیرہ سے لڑکے اُن کو زیر کیا تس پیچھے اُن کے بادشاہ ملک کے سلیمان عم کے سامھنے لڑنے کو آیا اُس پلید کا نام عنکود تھا حضرت نے ہوا کو حکم کیا ہوا نے ایک مشت خاک اُس پلید کی آنکھون مین ڈال دی اور پلید اندھا ہو کر گر پڑا شیر نے آنکے اس ناپاک کا سر کھا گیا اور بعضے نے کہا ہی قمری آکے اُس پلید کی آنکھین کھا گئے تھے اور واصل جہنم ہوا * اور باقی کافرونکو سلیمانکے لشکریونے کاٹ کے دریا مین بہادیا اور عنکود کی بیٹی کہ وہ صاحب جمال تھی اُسکو اور اُسکی چار ہزار لونڈیونکو سلیمان عم اپنے تخت پر اُٹھا کے لے آئے اور اس شہر کو ویران کر کے آئے واللہ اعلم بالصواب *

* مبتلا ہونا سلیمان عم بلامین بسبب بعضے تقصیر کے کہ اُنسے سہو ہوئی تھی *

جب سلیمان عم نے ملک صیدون سے مراجعت کی آنے کے وقت راہ مین اُس دختر عنکود کی بیٹی سے کہنے لگے کہ ای نیک بخت تو ایمان لا مسلمان ہو تب تمہاری سلامتی ہی وہ بولی تب مین مسلمان ہونگی کہ مجھکو میرے باپ سے ملاقات ایک بار کرواؤ حضرت نے فرمایا تیرے باپ کو مین نے مار ڈالا ہی تم کو بکر دیکھو گی بہر کیف اُس دختر کے کہنے سے سلیمان عم نے اُسکے باپ کا سر بریدہ اُسکو دکھلایا جب سر بریدہ اپنے باپکا دیکھا بے ہوش ہو کر پڑی بعد ایک ساعت کے ہوش مین آئی اور گریہ وزاری کرنے لگی سلیمان عم نے اُسکو بہت پیار کیا اور روپیہ پیسہ دیکر دلداری کی خاطر جمع ہوئی * آخر الامر وہ دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت اُسکو اپنے نکاح مین لائے اور اُسے بہت چاہتے تھے ایک دن ابلیس لعین نے بصورت آدمی کے اُس دختر سے جاکے کہا ای لڑکی پری ذات کیون تم اپنے باپ کی صورت بناکے نہین پوجتی ہو کہ تیرے باپ کی ارواح تجھ سے خوش رہے جیسا حیات مین تجھ سے خوش تھا اور کہا کہ خبردار یہ بات سلیمان سے مت کہنا تب وہ دختر نے شیطان کے سکھانے سے اپنے باپ کی صورت بناکے گھر مین مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا شاد رکھتی ایسی طرح چالیس دن گذر رہے * اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب سلیمان عم نے اُس دختر سے کہا کہ تو ایمان لا مسلمان ہو مین تجھے نکاح کرونگا وہ بولی مین مسلمان ہونگی اور تمہاری

زوجیت قبول کرونگی اِس شرط پر کہ آپ حکم دیوین مین اپنے باپ کی صورت بناکے اپنے سامہنے رکھون صورت پرستی سے اپنے باپ کے دل اپنا خوش کرون ہم مہجوری بھول جاؤن * چونکہ اُس زمانے مین صورت بنانا شرع مین ممنوع نہ تھا اور سلیمان عم اپنی اور بی بیون سے اُسکو زیادہ پیار کرتے تھے اُسکو تصویر بنانے کی اجازت دی تب اُسنے اپنے باپ کی صورت بناکے اُسکو مخفی پوجتی تھی * بایں سبب سلیمان عم چندروز بلامین مبتلا تھے تخت اور حکومت سے معزول رہے * اور بعضون نے یون بھی روایت کیا ہی کہ دختر عنکو دنے کہا ای حضرت آج عید قربان ہی کچھ قربانی کیا چاہیے ایک مدّی مجھکو لادیجئے مین قربانی کرون مدّی قربانی کرنا ثواب ہی سلیمان نے فرمایا مدّی مین گوشت نہین اُسکو ذبح کرنا کیا فائدہ اونٹ قربانی کرو اِس مین ثواب بہت ہی وہ بولی نہین مین مدّی ذبح کرونگی غرض اُسکی یہہ تھی کہ جب سلیمان عم نے صیدون مین جاکے اُن کے باپ سے لڑے مدّی آکے اُسکے باپ کی آنکھین کھاگئی تھی وہی بغض اُسکے دل مین تھا کہ اُسے مکافات لے اور سلیمان عم کو یہہ بات یاد نہ تھی سہوا فرمایا کہا اچھا مدّی منگواکے ذبح کرو تب اُسنے ایک مدّی منگواکے مار ذبح کیا پس سلیمان عم کی عورت نے یہہ دو گناہ کئے تھے اپنے باپ کی صورت بناکے گھر مین پوجتی تھی یہہ خبر سلیمان عم کو معلوم نہ تھی اور دوسرے یہہ کہ مدّی کو بے گناہ ذبح کیا تھا اِن دونون سبب سے سلیمان عم چندروز بلامین مبتلا تھے * پس ای عزیزو یہہ بات محقق ہی کہ جس نیک مرد کے گھرمین بدعورت ہو اپنے شوہر سے چھپاکے گناہ کے کام کرے خواہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہی اُس عورت کے گناہ کے باعث اُسکے شوہر پر آفت نازل ہوگی اور خان مان اُسکا ویران ہوگا چنانچہ استاد سعدی نے بھی فرمایا ہی * زن بد در سرای مرد نیکو * ہم درین عالم است دوزخ او * اور اللہ فرماتا ہی کلام مجید مین وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ * اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈال دیا ہمنے اُسکے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا حق * پس معاملہ یون تھا سلیمان عم جب استنجے کو جاتے خاتم اپنے ہاتھ سے کھول کے ایک خادم محرم کے حوالے کرجاتے کیونکہ اُس خاتم پر اسم اعظم اللہ کا نام تھا اسلئے استنجے کے وقت وہ انگشتری ساتھ نہین رکھتے * ایک دن مرضی الہی

ایسا اتفاق ہوا دیوؤں میں سے ایک دیو نام اسکا صخر تھا اُسنے اپنی صورت و شکل سلیمان کی سی بناکے اُس خادمہ یمینہ سے جاکے انگھوٹی لیکر اپنی اُنگلی میں پہنکر سلیمان ع‍م کے تخت پر جا بیٹھا اور دیو پری آدمی سب اپنے اپنے عہدہ پر بدستور سابق جیساکہ سلیمان ع‍م کی ملازمت میں کھڑے رہتے تھے ویسا ہی اُسکے سامھنے اُسکو سلیمان ع‍م جانکر سب آکے حاضر ہوئے اور پرندوں نے آکے تخت پر سایہ کیا اور صخر حکم احکام دینے لگا تب سلیمان ع‍م نے بعد فراغت استنجا کے وہ خادمہ یمینہ سے اپنی انگھوٹی طلب کی وہ بولی خاتم سلیمان ع‍م لے گئے تم کون ہو حضرت بولے میں تو سلیمان ہوں تمنے کسکو دیا ہرچند کہا وہ نہ مانی تب سلیمان ع‍م تخت کے پاس جاکے دیکھتے ہیں کہ وہ صخر دیو تخت پر بیٹھا ہی اور انگھوٹی ہاتھ میں اور سامھنے سب دیو پری آدمی دربار عام میں کھڑے ہیں سلیمان ع‍م نے اُنھوں سے کہا کہ میں ہوں سلیمان ابن داؤد لوگوں نے اُنکو تکذیب کیا اور دیوانہ بولکے چوبداروں نے وہانسے نکال دیا یہہ تفسیر سے لکھا * اور بعضے روایت میں یوں آیا ہی حضرت سلیمان پر گردش ہونے کا یہہ سبب تھا اُنکی ہزار بی بی تھیں ایک دن یوں ارادہ کیا کہ آج کی شب سب بی بیوں سے جاکے جماع کرونگا کہ ہر بی بی ایک ایک بیٹا جنیے تو ہزار بیٹے ہونگے اور اُنھوں کو لیکے ہم جہاد کرینگے یہہ کہا اور انشاء اللہ نہ کہا اپنی بی بیوں سے جاکے جمع کئے خدا کی مرضی ایسا ہوا کسیکے پیٹ میں حمل نہ رہا مگر ایک عورت کے پیٹ سے آدھا دھڑ پیدا ہوا تب انشاء اللہ نہ کہنے کے سبب نادم ہوئے * اور بعضے روایت میں آیا ہی کہ ایک آنکھ ایک کان ایک ہاتھ ایک پانو کا لڑکا پیدا ہوا * القصہ سلیمان ع‍م کو جب دیو پری آدمیوں نے نہ پہنچانا اور تعظیم نکیا تخت گاہ سے نکال دیا پس وہانسے نکل کے بیت المقدس میں جاکر تین دن تک سجدے میں پڑے روتے رہے پھر بے طاقتی سے مارے بھوک کے مسجد سے نکل کر گانوں میں بنی اسرائیل کے گھر پر جاکے کھانے کو مانگا کسی نے اُن پر التفات نکیا پھر وہانسے مایوس ہو کر شہر میں آئے باُمید روٹی کمانے کے * ایسا اتفاق ہوا یہاں بھی کسی نے اُنکو نوکر نہ رکھا پھر وہاں سے بھوکے پیاسے نکل کر دریا کنارے گئے مچھوؤں کو دیکھا مچھلی شکار کرتے اُن سے کہا کہ مجھکو نوکر رکھو ہم تمھارا کام کرینگے تب مچھوؤں نے اُنکے تئیں روز دو مچھلی دینی مقرر کردیں اور نوکر رکھا

آخر تمام دن گذر یا رات کے وقت دو مچھلیاں پکڑی گئیں تھیں وہ مچھلی بازار میں بیچ کے روٹی مول لی اور ایک مچھلی تل کے روٹی کے ساتھ کھالی اور شکر خدا بجالائے ٭ اسی طرح چالیس دن تک روزی حاصل کر کے کچھ آپ کھاتے اور محتاجوں کو دیتے اور تمام رات عبادت اور توبہ استغفار کرتے اور یہی چالیس دن تک صخر دیو نے حضرت سلیمان کے تخت پر بیٹھکے بادشاہی کی مگر آدمی اور پری کو اُسکے طور طریق سے کچھ معلوم ہوا تھا کہ وہ دیو ہی تخت پر بیٹھکے سلطنت کر رہا ہی یہہ راز دلی کسی سے کوئی نہیں کہتے ظاہر نہیں کرتے اور ایک آصف دیو وزیر اعظم سلیمان عم کا وہ عقلمند ہوشیار تھا جس دن سے وہ صخر دیو تخت پر بیٹھکے حکم کر رہا تھا اُسی دن سے آصف اسبات کا متلاشی اور متردد رہا کہ آج چالیس دن سے یہہ شخص تخت پر بیٹھکے جو حکومت کر رہا ہی یہہ کون ہی یقین ہی یہہ سلیمان نہیں آخر آصف نے سلیمان عم کی بی بیون سے جاکے پوچھا آج کل سلیمان عم کہاں ہیں تمھارے پاس تشریف لاتے یا نہیں وہ یمینہ خادمہ کہ جسکے ہاتھ سے سلیمان عم اکثر کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوتے ہیں حضرت کو ہمنے نہیں دیکھا ہمارے پاس تشریف نہیں لائے اور خاتم بھی ہمکو نہیں دئیے شاید اور کہیں تشریف لے گئیں ہونگے یا نوع دیگر ہوا ہوگا پس آصف نے یمینہ سے یہہ سنکے کہا کہ بہت اچھا میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں اُسوقت چالیس آدمی توراۃ خوان کو بلا کے تخت گاہ میں لیجا کے سبکے ہاتھ میں ایک ایک توراۃ پڑھنے کو دیا جب توراۃ پڑھنے لگے وہ صخر دیو جو تخت پر بیٹھا تھا کلام الٰہی سنکے تخت پر ٹھہر نسکا آخر تخت پر سے الگ ہوکر ایک کنارے جا بیٹھا پھر وہاں بھی ٹھہر نسکا وہاں سے بھی بھاگا اور وہ خاتم سلیمان کا دریا میں ڈال کے چلا گیا ٭ مرضی الٰہی ایک دن سلیمان عم مچھوؤں کی نوکری بجا لا کے تھکے ماندے دریا کنارے سو رہے تھے ایک سانپ آکے ایک شاخ سبز منہہ میں لیکر اُنپر ہوا کر رہا تھا ٭ اس مچھوہ کی بیٹی تھی وہ ایک صاحب جمال تھی ہر روز اپنے باپ کا کھانا دریا کنارے پہنچایا کرتی تھی اس میں حضرت سلیمان کو دریا کنارے سویا دیکھا اور ایک سانپ انکو ہوا کر رہا ہی وہ دختر بالغہ تھی یہہ حال دیکھ کے اپنے باپ سے جاکے کہا کہ ای بابا جان ہمکو آپنے بیاہو تو بہتر سوا اُسکے میں دوسرے سے بیاہ نہیں کرونگی تب اُسکے باپ نے

کہا کہ وہ میرا نوکر ہی نوکری کرکے کھاتا ہی اُس شخص سے کیونکر بیاہ دوں لوگ کیا کہینگے وہ بولی اُس سے اگر میرا بیاہ ہو تو بہتر نہین تو مین کسی سے بیاہ نہین کرونگی تب وہ مچھوا اپنی بیٹی کو ساتھ لیکر سلیمان عم کے پاس گیا سلیمان سوتے تھے اُسکے آنیکی آہٹ سنکے جاگ اُٹھے اُسنے سلیمان سے کہا کہ آپکو مین اپنی بیٹی سے بیاہ دونگا سلیمان نے کہا مین آپکا نوکر ہوں نوکری کرکے کھاتا ہون روز مرہ دو مچھلی اُجرت کی حضور سے ملتی ہی اُسی سے کھاتا ہون مہر آپکی بیٹی کا کہان سے دونگا اور کہان سے کھلاونگا وہ بولا میری بیٹی آپ سے مہر نہین چاہتی ہی اور کھانیکو مین دونگا میرا ذمہ ہی آخر سلیمان عم نے قبول کیا اور اُسکے ساتھ اُسکے مکان پر جاکے اُسکی بیٹی سے بیاہ کیا اور توبہ استغفار کرکے خدا کی عبادت مین مصروف ہوئے فی الجملہ وہ صخر دیو نے جو انگشتری حضرت سلیمان کی دریا مین ڈال کے بھاگا تھا اُس انگشتری کو ایک مچھلی نگل گئی تھی اور تمام مچھلیان دریا کی اُس خاتم کے سبب اُس مچھلی کے مطیع فرمان ہو رہی تھین دوسرے دن مچھوے سب حضرت سلیمان کو لیکر اُس دریا مین جہان انگشتری صخر دیو نے ڈالی تھی وہان مچھلی کے شکار کو گئے خدا کے حکم سے وہ مچھلی کہ جس مچھلی نے انگشتری حضرت کی نگلی تھی وہ جال مین پکڑی گئی پس مچھووں نے اُس مچھلی کو اور دو مچھلیاں کے حضرت سلیمان کو اُجرت مین دی پس سلیمان عم نے اُن تینوں مچھلیون مین سے دو مچھلیون کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بی بی کے حوالے کی جب اُس مچھلی کو کاٹ کے بنانے لگی اور پیٹ چیرا تب وہ خاتم حضرت سلیمان کی اسکے پیٹ سے نکل پڑی اُسکی روشنی سے تمام گھر اُجالا ہوگیا مچھوا کی بیٹی نے یہ عجوبہ دیکھکر بے اختیار پکار اُٹھی سلیمان عم اُسوقت خاتم اپنا پہچان کر ہاتھ مین اپنے پہن لی اور مرغان ہوا آکے سر پر سایہ کیا اور دیو پری آدمی جمیع خلق اُنکی ملازمت مین بدستور سابق آکر حاضر ہوئے اور باد نے تخت لاکے موجود کیا تب سلیمان عم نے اپنی بی بی مچھوا کی بیٹی سے کہا کہ مین سلیمان ابن داؤد ہون اور تمام احوال اپنا اول سے آخر تک بیان کیا اور اُسکو قبضہ ہوا کو حکم کیا تب ہوا نے حضرت کو تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچایا اور ملازمان جتنے تھے سب آکے حضرت کے سامھنے دربار عام مین حاضر ہوکے نذرین گذرانین پس سلیمان عم اپنے محل مین جاکے اُس صیدونیہ

صنکو دلعین کی بیٹی کہ جسکو ملک صیدون سے لاکے اپنے نکاح مین لائے تھے وہ اپنے باپ کی صورت بناکے گھر مین مخفی پوجتی تھی اسواسطے اُسکو اور اُسکے چار ہزار لونڈیون کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے جلا دیا * اور جادو کی کتابین جو روز ہزیمت صنکو دلعین کے صخر دیو نے اُس شہر صیدون سے لوٹ لائے تھے وہ اُس جادو کے سبب روپ بدل کر سلیمان عم کی خاتم اُنکی خادمہ سے لیکے چالیس دن تک سلطنت کی اور حضرت کو دکھہ مین ڈالا اُس کتاب کو بھی پارہ پارہ کرکے جلا دیا * کہتے ہین کہ ان بارہ دن مین سے ایک پارہ ہندوستان مین پہنچا تھا اُسی سے لوگ جادوگری کرتے ہین اب تک * بعد اُسکے صخر دیو کو سلیمان عم نے طلب کیا نہ پایا دیوؤن کو حکم کیا اُنھون نے عرض کی یا نبی اللہ صخر دیو سمندر کے بیچ مین جائے آپکے ڈر کے مارے چھپ رہا بغیر کچھ حیلہ کئیے اُسکو وہان سے پکڑ نہین لاسکتے ہین اگر حضور کا حکم ہو تو کچھ جھوٹھہ بات بناکے جادین تو البتہ وہانسے حضور مین پکڑ لاسکینگے * تب سلیمان نے کہا جاؤ اور دیوؤن نے جاکے سمندر کے بیچ مین اُسکو پکارتے رہے ای صخر نکل آ سلیمان مرگئے تب وہ یہہ سنکر سمندر کے بیچ مین سے نکل آیا تب اُسکو دیوؤن نے گرفتار کرکے سلیمان عم کے پاس لائے چالیس دن تک حضرت نے اُسکو عذاب اور سیاست مین رکھا بعد اُسکے شکنجہ مین پتھر کے ڈال رکھا کہتے ہین کہ ابتک وہ شکنجہ مین پڑا ہی قیامت تک رہیگا * پس سلیمان عم نے اور کئی برس سلطنت کی اور بیت المقدس کو جو داؤد عم اُن کے والد نے بنائے تھے اُسکو اور بڑا کرکے بنوایا دیوؤن کو حکم کیا کہ دیوارین اُسکی سنگ سفید سے بناؤ تب دیوؤن نے ویسا ہی بنایا اور ستون اُسکے چالیس گز لانبے سنگ مرمر سے بنائے اور کیوار دروازون کے آبنوس لکڑی کے لگائے ایک دروازے کا نام باب داؤد اور دوسرے کا نام باب طوبیٰ اور تیسرے کا نام باب رحمت اور چوتھے کا نام باب نبی اللہ بی آخرالزمان رکھا * اور چھت سازکی لکڑی سے بنوائی اور دیوارین اُسکے زراندود کئیے اور مسجد مین قندیلین چاندی کی لٹکائی تھین اور ہر قندیل مین تیل کی جگہہ لعل شب چراغ ایک ایک رکھہ دیئیے تھے کہ شب کو احتیاج چراغ کی نہو اُسکی روشنی سے روشن ہوتا تھا گندھک سرخ سے قندیلونکو ترکیب دی تھی ایسا کہ تین کوس تک شعاع روشنی اُسکی جاتی تھی * کہتے ہین

کہ وہی گدھک شرخ کیمیا ہی وہ سلیمان عم کو اللہ نے عنایت کی تھی * قصہ کوتاہ ایکدن سلیمان عم گنبذ کے دروازے پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے خدا کے حکم سے اُسوقت ملک الموت آحاضر ہوئے سلیمان نے اُنسے پوچھا تم میری ملاقات کو آئے ہو یا روح قبض کرنے کو اُسنے کہا مین تیری روح قبض کرنے کو آیا حضرت نے فرمایا بہت اچھا مجھکو ذرا پانی پینے کی مہلت دے ملک الموت نے کہا کہ مین اب دیر نہین کر سکتا ہون خدا کا حکم نہین پس جیسا کہ حضرت سلیمان عصا پر ٹیکے کھڑے تھے اسی ہیئت پر جان پاک اُنکی قبض کرلی * خبر مین آیا ہی اسیطرح ایک برس تک سلیمان عم کی لاش بے جان عصا پر ٹیکے کھڑی تھی اور بعضے روایت مین آیا ہی ایک برس دو مہینے * اور اُنکی موت کی خبر کسی کو نہوئی دیو سب ایک برس تک بیت المقدس کا کام انجام کرتے رہے یہان تک کہ عصا اُنکا گھن کھا گیا اور لاش زمین پر گر پڑی تب لوگون کو اور دیوؤن کو معلوم ہوا سلیمان عم اسنے روز سے بے جان کھڑے تھے بعد اُسکے تخت اُنکا ہوا پر گیا * ع * مرید سلیمان نہ بر باد رفت * آدمیون کے نظرون سے غایب ہوا اور جن سب تاسف کرتے ہوئے چلے * اِس مین حکمت حکیم علی الاطلاق کی یہہ تھی کہ جن غیب دانی سے فخر کرتے تھے کہ ہمکو غیب کی بات معلوم ہی اسلیئے اللہ نے اُنکو آزمایا کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو کیون سلیمان کی موت کی خبر اُنکو نہوئی اگر ہوتی تو چلے جاتے بس خدا کی مرضی یہی تھی اگر جنونکو سلیمانکی موتکی خبر معلوم ہوتی تو چلے جاتے مسجد بیت المقدس تیار نہوتی بے مرمت رہ جاتی چنانچہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی * وَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ * پس ترجمہ اُسکا یہ کہ ہمنے اُس پر موت نہ جبر دار کیا اُنکو اُنکا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اُسکا عصا پس جب گر پڑا تب معلوم کیا جنون نے اگر وے خبر رکھتے ہوتے غیب کی بات تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین * اور دوسری روایت یہہ ہی کہ سلیمان عم جنون کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ موت آپہنچی تب جنونکو عمارت کا نقشہ بتا کر آپ شیشے کے مکان مین دروازے بند کرکے بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن

تک جن مسجد بناتے رہے جب مسجد پوری بن چکی جس عصا پر سلیمان عم ٹیک کر کھڑے تھے گھن کھانے سے گر پڑا تب سب پر وفات سلیمان کی معلوم ہوئی اور جن جو آدمیون پاس دعوی کرتے تھے علم غیب کا آپ قائل ہوئے یہان تک تھا قصہ سلیمان عم کا و الله اعلم بالصواب

* قصہ حضرت عزیر نبی عم کا *

تفسیر مین آیا ہی کہ بخت نصر بڑا ایک بادشاہ کافر تھا شرق سے غرب تک اُسکی بادشاہت تھی قوم بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا توڑ ڈالا اور بنی اسرائیل کو قیدی کیا اور مقید کیا جب عزیر نبی عم اُن پر مبعوث ہوئے بعد مدت کے اُس شہر کی طرف گئے شہر کو خراب دیکھا دیر ان پڑا تعجب اور ناصف کیا اور کہا کہ یا الله یہہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا دل مین یہہ کہہ رہے تھے اتنے مین خدا کے حکم سے وہین جان اُنکی قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد الله نے اُنکو زندہ کیا اور اُس شہر کو آباد دیکھا * چنانچہ حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی * أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ * قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ * یا مانند اُس شخص کے کہ گذرا ایک شہر پر اور وہ شہر گرا پڑا تھا اپنی چھتون پر وہ بولا کیونکر زندہ کرے گا اُسکو الله مرگئے پیچھے پس مار رکھا اُس شخص کو الله نے سو برس پھر جلایا اُسکو الله نے کہا تو کتنی دیر رہا وہ بولا مین رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم خدا نے فرمایا نہین بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھہ اپنا کھانا اور پینا کہ نہین سڑا اور دیکھہ اپنے گدھے کو اور تجھکو ہم نمونہ کیا چاہین لوگون کے واسطے اور دیکھہ ہڈیان کس طرح چڑھاتے ہین ہم اُنکو پھر پہناتے ہین اُنکو گوشت * پھر جب اُس پر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ الله ہر چیز پر قادر ہی * یہہ قصص الانبیا سے لکھا * اور تفسیر مین لکھا ہی بخت نصر ایک بادشاہ تھا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا تمام لوگ بندی مین پکڑے گئے تب حضرت عزیر بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے اُس شہر پر گذرے دیکھا تعجب کیا

جو شہر کیو نکر پھر آباد ہو خدا کے حکم سے اُس جگہہ اُنکی روح قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد وہ زندہ ہوئے اُنکا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا اُسیطرح اور سواری کا گدھا مرکر ہڈیان اُسی طرح سے دھری تھین پھر گدھا اُنکے روبرو خدا کے حکم سے زندہ ہوا اور اُس سو برس مین بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر بیت المقدس پھر آباد ہوا اُنھون نے زندہ ہوکر آباد ہی دیکھا تب سجدہ مین گرا اور استغفار کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ * پھر جب اُس پر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ سب پر قادر ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی *

* قصہ زکریا پیغمبر عم کا *

خبر مین آیا ہی زکریا عم داؤد پیغمبر کی اولادون مین تھے * اور دوسری روایت مین آیا ہی ارمیا عم کی اولادون مین تھے اللہ نے اُنکو بنی اسرائیل کے پیغمبرون مین برگزیدہ کیا تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی * ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا * یہہ مذکور ہی تیرے رب کی مہرکا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اُسنے اپنے پروردگار کو پکارنا آہستہ یعنے دل مین دعا کی یا پکارا ہوا کیا مکان مین چھپے پکارا اسواسطے کہ بوڑھے عمر مین بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسین * جب بوڑھا ہوا فرزند کے واسطے سر سجدہ مین رکھکے کہا قولہ تعالی * قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا تا سہ آیت * کہا زکریا نے ای پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئین ہین ہڈیان میری اور شعلہ مارا سر نے بوڑھاپے کا بال سفید ہوئے سر کے اور نہ تھا مین بیچ پکارنے تیرے کے ای رب مین بے نصیب ہون اور تحقیق مین ڈرتا ہون بھائی بندونسے اپنے پیچھے موت کے میرے برگشتہ ہون اور عورت میری بانجھ ہی پس بخش تو میرے واسطے اپنے نزدیک سے ایک والی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کا اور کر اُسکو پسندیدہ ای پروردگار میرے * پس زکریا عم کی دعا خدا نے قبول کی اور فرمایا * يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهُ يَحْيٰى تا سہ آیت * ای زکریا تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تیرے تئین ایک لڑکے کی کہ نام اُسکا یحیی ہی نہین کیا ہمنے پہلے اُس نام کا کوئی * زکریا بولا ای رب کہان سے ہوگا مجھکو لڑکا اور عورت میری بانجھ ہی اور مین بوڑھا ہو گیا یہان تک کہ اکڑ گیا * کہا فرشتے نے یون

نہین فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہی اور تجھکو بنایا پہلے سے اور تو نہ تھا کچھ چیز* کہا زکریا نے ای رب میرے ٹھہرا دے مجھکو کچھ نشانی کہا رب نے نشانی تیری یہہ ہی کہ بات نکرے تو لوگون سے تین رات دن تک تندرست* پس زکریا نے تین رات دن تک بات نہ بولی اور بعد نو مہینے کے یحی پیغمبر عم پیدا ہوئے اور چار برس تک وہ بھی عم باہر نہین نکلے لڑکون کے ساتھ نہین کھیلے اور ما اُن کی اُنکو کہا کرتی ای بیٹے کیون نہین باہر لڑکون سے جاکے کھیلتے ہو وہ بولتے تھے ای میری ما خدا نے مجھکو کھیلنے کے لیئے نہین پیدا کیا* جس لیئے پیدا کیا ہی وہی راہ لیا چاہیئے یہہ کہتے تھے اور رات دن روتے تھے* زکریا نے خدا سے یہہ عرض کی ای رب مین نے تجھہ سے ایک ولی چاہا تھا تو نے عنایت کیا تا کہ مین خوش ہون اب رات دن کے رونے سے اُسکے مجھکو چین نہین پڑتا اور غم مجھکو زیادہ ہوا* تب جناب باری نے فرمایا ای زکریا مجھہ سے تو نے ایک صالح بیٹا چاہا تھا مین نے تجھکو ویسا ہی دیا کہ وہ میری اطاعت کرے مین ایسے بندے کو پیار کرتا ہون کہ شب و روز میری محبت سے رویا کرے اور میرے عذاب سے ڈرے اور رسوا میرے کبھی سے امید نرکھے یہہ سنکے زکریا عم شکر خدا کا بجالائے اور بنی اسرائیل کو وعظ نصیحت کرتے رہے* ایک دن کہنے لگے کہ میرا بیٹا یحی اگر یہہ بات بہشت دوزخ کی سنیگا تو اور بھی زیادہ روے گا اور یہان سب بنی اسرائیل حضرت کے وعظ سن رہے تھے اور یحیی عم بھی ایک کوشے مین بیٹھے ہوئے چپکے سنتے تھے ان سب کو معلوم نہ تھا اور زکریا عم بہشت اور دوزخ کی بات سناتا تھا چنانچہ حق تعالی فرمایا ہی* وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ* اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ* اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ* اور دوزخ پر وعدہ ہی اُن سب کا اُسکے سات دروازے ہین ہر دروازیکو اُن مین ایک فرقہ بٹ رہا ہی* جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہین نیک عمل والون پر بانٹے ہوئے ہین ویسے ہی دوزخ کے سات دروازے ہین بدعمل والون پر بانٹے ہوئے ہین* شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہی بعضے لوگ اللہ کے فضل سے جاوینگے بغیر عمل کے* باقی عمل مین دروازے سب برابر ہین* اور جو پرہیزگار ہین باغون مین ہین اور ندیون مین اللہ فرماوے گا جاؤ اُس مین سلامتی سے خاطر جمع سے رہو* جب یہہ وعظ نصیحت

خوف و رجائی یحیی نبی نے ایک گوشے مین بیٹھکے اپنے باپ سے مناآہ مارکے اُٹھا اور وہانسے
نکل کو پہاڑون کی طرف چلے گئے سات رات دن پہاڑون پر روتے پھرتے وے اور ماں اُنکی
پہاڑون مین جاکے سات دن تلک اُنکو ڈھونڈھتی رہی کہین اُن کو پتا اُنکا نہ ملا بعد سات دن
کے ایک پاسبان نے آکے خبر دی کہ تمہارا بیٹا تمام دن پہاڑون مین رونا پھرتا ہی اور
شب کو فلانے غار مین جاکے رہتا ہی یہہ کیا باعث ہی ‡ اُنکی ماں یہہ بات سنتے ہی وہ پہاڑ مین جاکے
تمام دن اُس غار کے پاس بیٹھ رہی جب شام ہوئی یحیی عم نے اس غار کے پاس اپنی ماکو آکے
دیکھا چاہا کہ بھاگے ماں اُن کی رو رو کے کہنے لگی ای بیٹا ذرا ٹھہر جا مجھسے بات کر رونا موقوف کر
کس واسطے روتے ہو مجھکو کہو وہ بولا ای ماں میری کیونکر خاموش رہون دوزخ کی بات جب
مجھکو یاد پڑتی ہی مجھکو یہہ خوف آتا ہی کہ نہ جانون الله مجھکو کہان لیجاکے رکھیگا مین بہت
وحشت مین پڑا ہون آخر کیا ہوگا ‡ بہر صورت اُن کی ماں نے اُنکو سمجھا بوجھا کے پہاڑ سے اُنکو
اپنے مکان پر لائی اور عمر اُنکی اُسوقت سات برس کی تھی مسجد مین جاکے گوشہ اختیار کیا
عبادت مین مصروف ہوئے ‡ اور قوم بنی اسرائیل نے ایک فساد برپا کیا بے شرع چلنے لگے
ہرچند کہ زکریا عم اُنکو وعظ نصیحت کرتے تھے چونکہ شقاوت ازلی تھی وہ مردود سب کچھ نہین
سنتے تھے اور زکریا عم کو مارنے کا قصد کرتے اور ایک دن حضرت نے اُن ظالمون کے
ہاتھ سے نکل کر ایک درخت کے پاس جاکے پناہ لیا وہ درخت بولا ای نبی الله آپ میرے
پیٹ کے اندر گھس جائیے یہہ کہکر درخت از خود پھٹ گیا زکریا عم اُسکے اندر گھس گئے اور
وہ مردود جب تعاقب کرتے ہوئے اُس پاس گئے بہت ڈھونڈھے نہ پائے حیرت مین آگئے
اور بولے یہان ابھی زکریا کو دیکھا کہان غایب ہوا یہہ کہہ رہے تھے اتنے مین شیطان مردود
نے آکے اُنکو بتلا دیا اور کہا زکریا اس درخت کے اندر گھسا ہی دیکھو شق اسکا ابتک
مٹا نہین تب اُن مردودون نے آرہ لاکر اُس درخت کو سر سے پانو تک چیر ڈالا جب اُن کے
سر مبارک پر آرہ جا لگا تب زکریا اُف کر اُٹھے فورا جبرئیل عم نازل ہوئے اور اُنسے کہا ای
زکریا حق تعالی فرماتا ہی اگر تو اُف کرے گا تو صابر پیغمبرون کے دفتر مین تمکو داخل نہین کریگا
کیونکہ تو نہین جانتا ہی کہ خدا سارے عالم کا پناہ دہندہ ہی کیون تو نے اُس درخت سے پناہ مانگی

تھی اب درخت سے مدد اپنا مانگ وگرنہ تو صبر کر اس بلا سے * پس زکریا عم کے سر پر آرہ لگائے
سے اور کچھ اُف نکی اور جان پاک بحق تسلیم کیا یہہ خبر یحیی عم کو پہنچی کہ کافرونے زکریا عم کو اُس
درخت کے اندر آرے سے چیر ڈالا اور یحیی عم نے یہہ سنکے کہا * انا للہ وانا الیہ راجعون *

* قصہ یحیی پیغمبر عم کا *

کہتے ہین کہ یحیی پیغمبر عم اپنے والد کی وفات کے بعد بھی بہت دن مسجد کے اندر عبادت مین
رہے اور بنی اسرائیل مین ایک ملکہ تھی شوہر اول سے اُسکی ایک بیٹی تھی وہ چاہتی تھی کہ شوہر
ثانی سے اپنی بیٹی کو نکاح دے اور سب بنی اسرائیل اُسکی بات پر متفق تھے اور یحیی عم کو
سبھون نے بلوایا کہ موجب شرع شریف کے اُسکے شوہر ثانی سے نکاح پڑھا دیوے یحیی عم نے
کہا کہ تمہاری بیٹی سے تمہارے شوہر کا نکاح درست نہین * ملکہ نے غصہ ہوکر اپنے شوہر سے
کہا کے یہہ بات کہی کہ یحیی منع کرتے ہین کہ دختر بیبہ کو نکاح کرنا درست نہین وہ ملعون اس شہر
کا بادشاہ تھا حکم کیا کہ اُسکو باندھکے میرے پاس لاؤ تب موجب حکم کے کافرون نے یحیی عم کو
اسیطرح لائے وہین جبرئیل عم نازل ہوئے فرمایا ای یحیی اگر تم کہو تو اس شہر کو
مین غارت کر دون اُسنے کہا ای جبرئیل میری تقدیر مین یہی لکہا ہی کہ مین اُسکے ہاتھ مین مارا
جاؤن * رَضِیتُ بِقَضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی * وراضی ہون مین اللہ کی قضا سے آخر اُس بادشاہ مردود
نے یحیی عم کو مار ڈالا جب سر مبارک تن سے جدا کیا پھر بھی کہا ای بادشاہ اپنی جورو کی بیٹی
سے نکاح درست نہین * فرشتون نے یہہ حال دیکھکر جناب باری مین عرض کی یا الہی یحیی کیا
گناہ کیا تھا کہ اسیطرح مارے گئے حق جلشانہ نے فرمایا ای فرشتو وہ میرا دوست ہین نے اُسکو
اپنے پاس بلا لیا اور اُنھون نے عرض کی الہی اپنے دوست کو اسیطرح مارتے ہین ندا آئی
ای فرشتو میرے خلق مین یون مشہور ہی دوست کو رکھنا اور دشمن کو مارنا تاکہ دشمن
سے کسی کو ضرر نہ پہنچے اور دوست سے نفع ہو اور دیکھ کہ خداوند سے جہان کا ہون دوست
کو مارتا ہون دشمن کو پالتا ہون اسواسطے کہ میرے مخلوق کو معلوم ہو کہ نہ دوست سے
مجھکو نفع ہی اور نہ دشمن سے مجھکو ضرر * جب یحیی عم نے جان بحق تسلیم کی تب
وہ ملکہ کافرہ نے اپنی بیٹی کو اپنے شوہر سے نکاح دیا بعد اُسکے اُس پر غضب الہی آیا کیسی کام کو

صحت ہر گئی ہوا نے اُسکو اُڑا کے میدان میں پھینک دی اُس میں شیر صحرائی موجود تھا اُسکو پھاڑ چیر کر پارہ پارہ کرکے کھا گیا واصل جہنم ہوئی بعد اسکے اُسکا شوہر پابید بھی مع قوم اپنے کے غضب الٰہی سے سب جہنم رسید ہوا*

قصہ جرجیس پیغمبر عم کا

لکھے ہیں کہ جرجیس پیغمبر عم شام کے ملک میں فلسطین ایک شہر ہی وہاں اُنکی سکونت تھی اور اُس ملک میں ایک بادشاہ بت پرست تھا نام اُسکا داد یانہ اُس ملعون نے اُنکو شہید کیا* تفسیر میں لکھا ہی کہ ہزار بار مارا ہزار بار وہ زندہ ہوا سبب اُسکا یہہ تھا وہ داد یانہ پلید حضرت عیسی نبی کے کئی برس آگے تھا بت بناکے زر و جواہر سے سجا اور مشک و عنبر سے معطر کرکے اُسکو سجدہ کرتا تھا اور لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا جو شخص سجدہ نکرتا اُسکو آگ میں ڈال دیتا خدا تعالی نے جرجیس عم کو پیغمبر کرکے اُس فلسطین میں بھیجا تاکہ اُس ملعونکو خدا کی طرف ہدایت کرے راہ بتادے پس جرجیس عم نے جاکے اُس پلیدکو خدا کی طرف دعوت کی کہا ای داد یانہ بت پرستی چھوڑدے خدا سے ڈر اور وحدہٗ کی عبادت کر جو کہ دانا و بینا خالق و رازق سارے جہان کا ہی* وہ ملعون بولا ای جرجیس اگر تیرا خدا ہی تو کیوں تجھکو تیرے خدا نے دولت دنیا سے محروم رکھا ہمکو تو ہمارے خدا نے سلطنت دی ہی اور سب کچھ ہمکو حاصل ہی تو کیوں غریب رہا* پس آپ نے کہا کہ دنیا کی دولت و زندگی بقا نہیں جو ہمیشہ بقا و مدام ہی وہ دولت اچھی ہی اُسکے اُمیدوار ہم ہیں اُس پلید نے کہا کہ وہ کون چیز ہی اُسنے فرمایا وہ نعمت بہشت ہی جسمیں دکھ محنت نہیں ہمیشہ سرور ہی وہ بہتر ہی* حضرت نے جب ایسی ایسی باتیں اُسکو سنائیں پلید نے کہا کہ اسکو دار پر چڑھاکے اینٹ پتھر مارو اور سان آہنی سے ان کا گوشت پوست نکال کے ہڈیاں آگ میں ڈال دو پس کافروں نے ویسا ہی کیا آگ میں ڈال دیا پھر حضرت نے اُسکے اندر سے پکارا لا الہ الا اللہ اُسوقت اللہ نے اُنکو آگ سے نجات دی پھر کافروں نے ویسا ہی کیا آگ میں ڈال دیا پھر حضرت نے اُسکے اندر سے پکارا لا الہ الا اللہ پھر ملعون نے کہا کہ چھ میخیں لوہے کی گرم کرکے ایک سر میں مارو کہ مغز اُن کا نکل پڑے اور ایک

سینے پر اور باقی چارون ہاتھہ پانون مین زمین پر گراکے مارکے رکھہ دو پس کافرون نے
ایسی کیا اور جان اُن کی قبض ہوئی پھر خدا کے حکم سے فرشتے آکے میخین اُتھالین وہ جی اُٹھے
ایک سر موسے پر اُنکے صدمہ نہ پہنچا پھر کہا کہ ای کافرو لا الہ الا اللہ کہو بت پرستی چھوڑ دو
خدا کو پوجو یہہ سنکر پھر ملعون نے گندھک اور گھی ملا کے اُن کو دیگ مین رکھکے چولہے پر
چرھا دیا جب روغن اور گندھک جوش مین آیا خدا کے فضل سے فوارا چشمے کا چولہے کے
اندر سے پھوٹ نکلا دیگ سرد ہوگئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت کے صدمہ نہ پہنچا
سلامت دیگ سے نکل آئے یہہ حال دیکھکر پلید نے کہا ای جرجیس تجھکو اتنے عذاب مین
مین نے ڈالا کچھہ تم پر اثر نہوا اسمین کیا ماجرا ہی حضرت نے کہا ای ملعون جسنے آسمان
بےستون اور زمین کو پانی پر رکھا اُس سے اتنا نہین ہوسکتا ہی کہ تیرے عذاب سے مجھکو
بچاوے نجات دیوے جو کہ رب العالمین ہی * یہہ سنکے وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اُس پر
جمع ہو ملک میرا چھین جاے پھر میخین اُن کے چارون ہاتھہ پانون مین مارکے قید مین ڈال رکھا
اور ایک پتھر چالیس جوان نے لاکے اُن کے پیٹ پر رکھہ دیا جب رات ہوئی خدا کے حکم
سے فرشتے آکے وہ پتھر اور میخین اُتھالین اور کھانا پینا اُسکو کھلاکے خدا کے طرف سے یہہ
پیغام اور سلام کہا کہ خدا فرماتا ہی سات برس تم بلا مین مبتلا رہوگے مصیبت اُتھاؤگے
اُسپر صبر کرنا ہی اور شکر رہنا بعد اُسکے شہید ہوگے * پس صبح کو اُٹھکے جرجیس
عم اُس بادشاہ پلید کے پاس گئے اُسنے پوچھا تم جرجیس ہو بولا ہان پلید نے کہا کہ تجھکو
کسنے اس بلا سے خلاص کیا اُسنے کہا کہ آسمان و زمین کے خالق نے مجھہ پر رحم کیا * پھر
مردود نے اپنے پلیدون سے کہا کہ اسے لیجا کے ارے سے چیر ڈالو تب کافرون نے حضرت کو
ارے سے چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے شیرون کے سامنے ڈال دیا شیرون نے اُنکو دیکھکے
سر جھکا کے آداب بجا لائے اور گرد اُن کے نگہبان رہے رات کو پھر اللہ نے اُن کو زندہ
کیا اور فرشتون کے ہاتھہ کھانا اور پانی بھیجا اور کہا کہ جرجیس کو جاکے میری طرف سے سلام کہو
اور کہو کہ کافر سب کل عید گاہ مین جائینگے تم جاکے وہان سبکو اللہ کی طرف دعوت کرو پس
جرجیس عم نے خدا کے فرمانے سے فجر کو اُن پاس جاکے خدا کی طرف دعوت کی کافرون نے کہا

کہ تمکو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے کل میدان میں ڈالا تھا تعجب ہی تم وہان سے کسطرح آئے حضرت نے کہا کہ اسی طرح میرا رب عدم سے وجود کرتا ہی اور وجود سے عدم اور مجھکو زندہ کیا اور تمہارے پاس بھیجا تم کیون نہین ایمان لاتے ہو واجب ہی تمپر مسلمان ہو * کافرون نے آپس مین کہنے لگے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہی سارا جادو کا کھیل ہی ہمارے آنکھون جادو سے بند کردیتا ہی ہم نہین سمجھ سکتے تب دادیانہ پلید نے سارے جادوگرون کو اکٹھے کرکے اُن سے کہا کہ تم اگر اپنے جادو سے یا کسی حکمت مین جرجیس کو مار سکوگے تو تمکو ہم بہت دولت دینگے خوش کردینگے جادوگرون نے کہا ای جہان پناہ آپ خاطر جمع سے رہئے ہم ابھی اسکو دفع کرتے ہین دادیانہ بولا تم کسطرح اُسکو مارو گے مجھکو بتاؤ پس اُن مین سے ایک سردار جادوگر نے کہا ای جہان پناہ آپ ہمکو ایک گاے منگوا دیجئے مین آپ کو دکھادیتا ہون تب اس مردود نے ایک گاے اُنکو منگوا دیا تب اُسنے گاے کے کان مین منتر پڑھکے پھونکا فوراً وہ گاے دو ٹکڑے ہوکر دو بیل بن گئے اور دونو نے زمین پر ہل جوتا اور گیہون ڈالا اور اُگا پختہ ہوا کاٹ لیا اور آٹا پیس کے روٹی بناکے کھائی پس دادیانہ لعین یہہ دیکھکے بہت خوش ہوا اور کہا کہ تو جرجیس کو مارسکیگا * تب ایک پیالہ پانی منگوا کے اُس پر جادو سے دم کیا اور جرجیس عم کو پینے دیا آپ نے بسم اللہ پڑھکے ایک دم سے پی گئے جادوگرون نے حضرت سے پوچھا کہو صاحب کیسا معلوم ہوا حضرت نے کہا کہ مین بہت پیاسا تھا تم نے ٹھنڈا پانی دیا مین پیکر ٹھنڈا ہوا جی بھر گیا خدا تمہارا بھلا کرے پس سردار جادوگرون نے کہا کہ جو پانی تمکو مین نے پینے کو دیا یہہ اور کوئی پیتا تو اُسکا پتا نہ ملتا اب معلوم ہوا مجھکو تم بڑے ساحر ہو سحر سازی مین تمسے ہم نہین سکینگے پس اس مین اور شہرت ہوگئی جرجیس عم کی کرامتیون مین جرجیس عم بڑا کامل ہی * ایک دن ایک عورت نے اُن کے پاس آکے کہا ای حضرت مین بوڑھیا فقیرنی ہون ایک گاے میری تھی اُسکا دودھ بیچ کے مین زندگی کرتی تھی وہ مرگئی اب مجھ پر فاقے گذرتے ہین آپ خدا کے پاس ہمارے لئے دعا کرین میری گاے جی اُٹھے تو مین اُسے زندگی کرون تب حضرت نے اُسے کہا کہ اُس گاے کی ہڈیان اکٹھا جمع

کرگئے تیر اعصا ایجا کر اُسپر مار کے کہو کر ای گاے خدا کے حکم سے اُٹھ کھڑی ہو تب بوڑھیا نے حضرت کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور خدا کے حکم سے وہ گاے جی اُٹھی جیسی تھی ویسی ہوئی بس یہہ معجزہ اور کرامت تمام لوگون مین شہرت پائی * ایک دن ایک شخص نے کہ وہ بادشاہ کے مقربین مین سے تھا قوم سے اپنے کہنے لگا ای لوگو جو کرامات عجیبہ جرجیس سے دیکھی ہی اُسنے تم کو معلوم ہوا یہہ کیا ہی وہ کون ہی مجھکو معلوم ہوتا ہی وہ نبی برحق ہی قوم نے اُسسے کہا کہ ای صاحب ہمکو معلوم ہوتا ہی آپ کو جرجیس کے جادو نے لے لیا راہ سے بہکایا اب تم گئے گذرے اُسنے کہا کہ نہین مجھکو اللہ نے راہ بتائی اور دین طرف اُسکے ہوا یہہ کہکر ایمان لایا اور چار ہزار آدمی اُسکے ساتھ مسلمان ہوئے اور اُس ملعون دیوانہ بادشاہ نے اُن سب مسلمانون کو مروا ڈالا سب شہید ہوئے * پھر اُس مردود کے لشکرون سے ایک مردود نے کہا کہ ای جرجیس تیری نبوت کی کیا دلیل ہی ہمکو دکھا تب ہم تم پر تیرے خدا پر ایمان لاوینگے اور حضرت نے فرمایا تم کیا معجزہ دیکھا چاہتے ہو * وہ بولا کہ ہم جس کرسی پر بیٹھے ہین اگر تو سچا نبی ہی تو اپنے خدا سے کہو کہ اِس کرسی کے چار لکڑیون سے چار درخت مختلف الجنس پیدا ہووین اور ڈالی پتے اُسمین لگین اور میوے پکاوین ہم کھاوین تب جانینگے تم نبی سچے ہو حضرت نے کہا یہہ تو میرے خدا کی قدرتون مین سے ادنی بات ہی تب جرجیس عم نے حق تعالی سے دعا مانگی اور ویسا ہی ہوا پھر اُن کافرون نے انکار کیا نہ مانا اور کہا کہ تم بڑے جادوگر ہو تمہاری بات نہین سونینگے * بعد اُسکے اُس بادشاہ ملعون نے ایک صورت گاے کی عظیم البطن تانبے سے بناکے اور اُسکے پیٹ کے اندر روغن نفط اور روغن عرعر اور گندھک بھر کے جرجیس عم کو اُسکے اندر رکھکے آگ مین ڈال دیا اور خدا کی مرضی ایسی ہوئی اُسدن جھڑی طوفان آندھی آئی اور بجلی گرکنے لگی کئی دن تک اندھیرا رہا لوگون کو تمیز رات دن کی نہ رہی لوگ گھبرا گئے اور میکائیل پر حکم ہوا اُسنے آکے زمین پر اُس گاے کو پٹک مارا اور جرجیس عم اُسکے پیٹ کے اندر سے سلامت نکل آئے پھر کافرون سے جاکے کہا ای کافرو خدا سے ڈرو ایمان لاؤ یہہ کلمہ کہو لا الہ الا اللہ اور جرجیس نبی اللہ پھر کافرون نے کہا ای

جرجیس ہماری قوم بہت مدین ہیں تم اگر اُن کو جلاسکو کے تب ہم ایمان لاوینگے جرجیس عم نے کہا یہہ تو ہمارے خدا کی قدرتون مین سے آسان بات ہی اسنے ایک کن مین سارے عالم کو پیدا کیا اُن مردون کوزندہ کرنے مین کتنی دیر ہے پس حضرت نے گورستان مین جاکے دعا کی اور ہڈیان مردون کی مٹی ہوگئی تھین خدا کے حکم سے اُنکی دعا سے اُسدن بارہ ہزار مردے زندہ ہوکر قبرون سے اُٹھے اور اُنھون کے بیچ مین ایک شخص کہ نام اُسکا نوافل تھا حضرت نے اُس سے پوچھا ای شیخ تمکو مرے ہوئے کتنے دن ہوئے اور تمہارا ملت اور دین کون سا تھا وہ بولا مین بے دین بت پرست تھا اور میرے مرنے کو آج چار ہزار برس ہوئے ای حضرت ہرروز جان کندنی ہوتی ہی بہت عذاب مین گرفتار ہون * پھر ایک بوڑھیا عورت آئی ایک لڑکا لیکے اور بولی ای حضرت یہہ میرا بیٹا ہی اندھا اور لنگڑا اور گونگا ہو نہ میرا آپ اسکے حق مین دعا کرین یہہ اچھا ہوجاے تب حضرت نے آب دہن اپنا اُسکی آنکھون مین لگادیا بینا ہوا اور کانون مین دعا پھونکی سُنوا ہوا اور باقی دو عاقبین رہین * بوڑھیا نے کہا ای حضرت اُسکو بھی آپ اچھا کردیجئے حضرت نے فرمایا زبان اور پانون دونون باقی رہے خدا چاہے تو پیچھے اچھا کرونگا پس وہ بوڑھیا کافرہ تھی ایمان لائی مسلمان ہوئی اور بادشاہ داویانہ کو اُسکی خبر پہنچی اور اس خبر کے سنتے ہی جرجیس عم کو اُس بوڑھیا کے گھر مین قید رکھا اور کھانا پینا بند کیا اُسوقت وہ بوڑھیا گھر سے باہر کہین نکل گئی تھی اور اُسکے گھر مین ایک ستون لکڑی کا تھا حضرت کی دعا سے وہ ستون تازہ درخت ہوا شاخین نکلاین اور ہزار طرح کے میوے دنیا کے اُسمین پھلے اور وہ بوڑھیا گھر مین آکے دیکھتی ہی کہ وہ ستون خشک لکڑی کا تازہ ہوگیا اور اُسمین طرح طرح کے میوے پھلے ہین یہہ دیکھتے ہی بوڑھیا متعجب ہوئی اور یقین کامل ہوا کہ جرجیس نبی برحق ہی اور داویانہ مردود نے یہہ سنکر اس بوڑھیا کے گھر کو کھدوا ڈالا اور اُس درخت کی طرف جب نظر کی فوراً وہ درخت میوہ دار ستون خشک جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور جرجیس عم کو زمین پر سلا کے میخین آہنی چارون ہاتھ پانون مین مارین اور سر مبارک شکنجہ آہنی مین کھینچا جان بحق تسلیم ہوئی اور لاش جلا کے خاکستر کرکر دریا مین ڈال دی پیچھے ایک آواز

غیب سے آئی چنانچہ ان کافرون نے بھی سنا ای دریا خدا کے حکم سے جسم مبارک کو تو اپنی حفاظت سے رکھہ اور سوکھے پر ڈال دے اُسوقت دریا نے مسلم وجود مبارک اُنکا سوکھے پر ڈال دیا کافرون نے یہہ دیکھکے تعجب کیا اور کہا کہ دیکھو جرجیس کے خدا نے جرجیس کو پھر زندہ کیا * پھر جرجیس عم اُنھون کے ساتھہ دریا سے خدا کی مہر سے آئے اور کافرون نے اُنسے کہا ای جرجیس ہمارے بت کو سجدہ کرا ور اُسکے نام مین بکری چڑھا حضرت نے کہا مین ہرگز یہہ فعل نکرونگا یہہ کہکے چپ رہے اور وہ کافر سب یے سنکے اُلٹا سمجھے کہ جرجیس نے سجدہ بت کو قبول کیا اور دادیانہ نے بھی وہ دروغ سنکر حضرت جرجیس کے سر و چشم بوسہ دے کے کہا آج ہمارے یہان رہو کچھہ کھاؤ پیئو اور آرام سے رہو تمکو مین نے بہت رنج دیا تمنے بہت تکلیف اُٹھائی پس جرجیس عم اُس دادیانہ کے مکان پر جاکے نماز عشا پڑھکے توراۃ باواز خوش پڑھنے لگے اور اُس مردود دادیانہ کی جورو پر اللہ کی مہر ہوئی وہ کلام ربانی سنکے رونے لگین اور جرجیس عم پر ایمان لائی مسلمان ہوئی * اور شہر مین شہرت غلط پڑگئی کہ جرجیس نے بطمع دولت بت کو سجدہ کیا نعوذ باللہ من ذلک * پس وہ عورت بوڑھیا جو اوپر مذکور ہی اپنے بیٹے کو لیکے پھر حضرت پاس آئی اور بولی ای حضرت یہہ لڑکا میرا کونگا اور لنگڑا ہی آپ اِسکو اچھا کر دیجیئے تب حضرت نے اُس لڑکے کو بلایا اور کہا کہ ای لڑکے اُسنے جواب دیا لبیک یا نبی اللہ پس گونگائی اُسکی جاتی رہی * پھر حضرت نے فرمایا ای لڑکے تم جاؤ بت خانے مین میری طرف سے بتون کو جاکے کہو کہ جرجیس نبی تمھین بلاتا ہی تب وہ لڑکا اُٹھا اور دونون پانون اُسکا درست ہوا اور بت خانے مین گیا اُسمین ستر بت تھے اُن مین سے بڑے کا نام ناقلون تھا اُسکو کہا کہ جرجیس نبی تمکو بلاتے ہین خدا کے حکم سے اُٹھو میرے ساتھہ چلو بتون نے یہہ سنکر سرنگون ہوکر بت خانے سے سب باہر نکل آئے اور حضرت کے سامھنے آکے سر اطاعت کا زمین پر رکھا تب حضرت نے پاون مبارک سے اپنے اُن کے سرون پر ٹھوکر دی سب بت کو زمین کے نیچے دھسا دیئے اور یہہ سب حقیقت دیکھکے دادیانہ پلید کی جورو اپنی قوم سے بولی ای لوگو جرجیس کے خدا سے تم گناہ اپنا بخشاؤ اور پناہ مانگو ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤگے تو بتون کی طرح خاک مین مل جاؤگے

داریانہ پلید نے اُن سے کہا کہ ای بی بی آج ستر برس سے وہ جرجیس دلائل اور آیات
معجزہ ہمکو دکھاتا ہی تسپر ہم ایمان نہین لاتے ہین اور تو ایک دن کے معجزے سے اُسکی اُسپر
ایمان لائی اور وہ بولی ای صاحب تم اپنی شقاوت ازلی سے ان پر ایمان نہ لائے شقی رہے
اور میری سعادت ازلی تھی مین مسلمانی سے مشرف ہوئی پس یہہ سنکے داریانہ نے اُسکو
دار پر کھینچا کہ جس دار پر جرجیس عم کو کھینچا تھا پس وہ نیک بخت ہنستی ہوئی جان بحق تسلیم
کی * بعد اُسکے جرجیس عم نے روے مبارک اپنا آسمان کی طرف کرکے کہا یارب تو دانا و بینا ہی
آج سات برس سے مین تکلیف اُٹھاتا ہون تو نے کہا تھا کہ سات برس تک رنج محنت کافرون
سے اُٹھاؤگے اور صبر کروگے پس وعدہ تمھارا پورا ہوا اب مین صبر نہین کرسکتا ہون کافرون
کے ہاتھ سے بہت عاجز ہوا ہون اور طاقت نہین مجھکو شہادت نصیب کر شہیدون مین
داخل کر اور اُن کافرون پر عذاب نازل کر اور جو تجھ پر ایمان لائے ہین اُن پر رحمت نازل
کر پس جرجیس عم نے جب دعا سے فراغت کی ایک آتش غضب ناگہ آسمان سے
نازل ہوئی رعد بجلی کڑکی ان کافرون پر گرنے لگی یہہ دیکھکے حضرت پر آکے تلوار ماری کہ اُنکی
دعا سے یہہ عذاب نازل ہوا بعد اُسکے جرجیس عم اپنے حسب خواہ درجہ شہادت پائی
اُس دن روز سہ شنبہ کا تھا آسمان سے آتش نازل ہوکر شہر کے سارے کافرون کو جلا
دیا سب جہنم رسید ہوے اُن مین سے تین تیس ہزار آدمی ایمان لائے تھے سلامت رہے
اور باقی داخل جہنم ہوئے واللہ اعلم بالصواب *

* قصہ شمعون نبی عم کا *

مروی ہی کہ شمعون نبی عم بڑے حق پرست اور شجاع تھے * اور کہتے ہین کہ پشمین بدن
مین بہت تھین سر کے بال کے مثال اللہ نے اُسکو بہت قوت دی تھی * اور شہر عموزیہ ایک
شہر کا نام ہی جانب دریا روم کے اس شہر کا بادشاہ کا نام نوطہ تھا وہ بڑا کافر تھا اُسنے ایک
مکان عالیشان دریا کنارے تیار کیا تھا بڑے بڑے ستون سے اور اُس مین وہ جشن کرتا
شمعون عم برس مین چار مہینے اُس شہر مین جاکے کافرون سے لڑتے اور اُس بادشاہ کے
چھ ہزار لشکر تھے اُن سے آکے لڑتے اور شمعون عم اکیلے ہزار جوان کو اُسکے مارکے آتے باقی

سبب زخمی مجروح ہو جاتے بعد اسکے اپنے گھر مین بیٹھکے چار مہینے عبادت کرتے اور چار مہینے لوگون کی طعام داری کرتے اسی طرح چار مہینے جہاد کرتے اور چار مہینے عبادت کرتے اور چار مہینے خالق کی ضیافت کرتے * اور خدا سے تعالی اُن کافرون پر ہمیشہ اُن کو غالب رکھتا آخر کافر سب آپسے عاجز رہتے * کہتے ہیں کہ شمعون عم کی بی بی نیک بخت پارسا تھی کافرون نے صلاح کیا کہ شمعون کی عورت کو کچھ فریب دیا چاہیے تب بادشاہ عموزیہ نے فریب کرکے کسی شخص کو مخفی شمعون عم کی عورت پاس بھیجا اُسنے آکے کہا ای بی بی ہم دیکھتے ہیں کہ شمعون تمھاری طرف رغبت نہین کرتے ہیں غیر کی طرف اسکا خیال ہی تم اگر ایک کام کرسکو اُسکو کسی طرح مارڈال سکو تو ہمارے بادشاہ عموزیہ تمکو نکاح کرینگے تم آرام سے رہوگی تخت اور سلطنت تمکو ملیگی بادشاہی کروگی پس وہ عورت ناقص العقل نے دنیا کی طمع سے کہا کہ جو تمھارا بادشاہ حکم کرے گا ہین بسرو چشم بجا لاؤنگی تب اُسنے ایک رسی اُسکو دیا اور کہا کہ جب شمعون رات کو سوویگا تم اِس رسی سے اُسکو باندھ رکھیو اور ہمکو خبر دیجو بادشاہ کے پاس لیجاکے مارڈالونگا پس اُس مردود کے کہنے سے شمعون کی بی بی نے رسی چھپا کے رکھ دی جب رات ہوئی شمعون عم سو گئے بی بی نے اُن کو نیند میں باندھا جب نیند سے چونک اُٹھے ہاتھ پانون اپنے بستہ دیکھا تو توڑ ڈالا جورو سے پوچھا کسنے مجھکو باندھا تھا وہ بولی میں نے باندھا تھا بولا کیون تم نے مجھکو باندھا تھا بولی میں تمھارا زور آزماتی تھی کہ تمکو زور رہی یا نہین کوئی دشمن تمسے لڑسکتا یا نہین * شمعون عم نے کہا کہ تم خاطر جمع سے رہو خدا کے فضل سے کوئی دشمن زور میں ہمسے نہین سکیگا ہمکو چھوڑ دے تب چھوڑ دیا چار مہینے کے بعد شمعون عم اُس شہر میں جہاد کو گئے وہان سے لڑائی فتح کرکے آئے پھر بادشاہ عموزیہ نے شمعون عم کی بی بی کے پاس لوگون کو بھیجا اُنھون نے آکے کہا ای بی بی کیون تم نے شمعون کو ہمارے بادشاہ پاس نہین بھیجا وہ بولی میں نے اُن کو باندھا تھا وہ بڑا زور آور ہی رسی توڑ ڈالا بادشاہ سے جاکے کہو اُنھون نے جاکے کہا پھر بادشاہ نے بہت روپے پیسا دے کے اور ایک لوہے کی زنجیر بی بی کے پاس بھیج دیا کہ اسسے باندھ رکھیو اور ہمکو خبر دیجو پس وہ مرادن

شمعون عم کو اُن کی بی بی نے نیند میں اُس لوہے کی زنجیر سے باندھا جب وہ نیند سے اُٹھے ہاتھ
پانون ہلاتے ہی زنجیر لوہے کی ٹوٹ گئی پھر اُسکی خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ عموزیہ بولا کہ لوہے
کی زنجیر سے اور کوئی چیز مضبوط نہیں میں کیا بھیجون اب وہ جسطرح سکے اُسکو میرے پاس
باندھ کے بھیج دیوے پھر اُنھون نے آکے بی بی سے کہا اور وہ بولی بہت اچھا مین کچھ تدبیر
کرکے کہا بھیجونگی آپ سب خاطر جمع سے رہیے ایک دن شمعون عم لڑائی سے آکے گھر
میں اپنی بی بی سے ہر طرح کی باتین کرنے لگے بی بی نے کہا ای صاحب تم کو اللہ نے بہت زور
دیا ایسی کوئی چیز ہی کہ تمکو اُس چیز سے بند کر رکھ سکے تم اُسکو نہ توڑ سکو اُسنے کہا کہ تم کو
اِسّے کیا مطلب ہی کیون تم پوچھی ہو وہ بولی مین پوچھی ہون کہ تمسے اور کوئی زور آور ہی
یا نہیں شمعون نے کہا کہ مجھکو ایک چیز سے باندھ رکھ سکتا ہی میرے سر کے بالون سے
یا بدن کی پشمون سے اُسکو میں نہیں توڑ سکونگا تب اُن کی عورت نے یہہ سنکے شب کو
نیند میں اُن کے بدن سے یا سر سے بال تراشکے رسی بانٹ کر دست و پا اُن کا مضبوط باندھا
وہ نیند سے اُٹھکے بی بی سے پوچھا کیون جی یہہ کسنے مجھکو باندھا وہ بولی مین تمہاری قوت
آزماتی ہون کہ کوئی دشمن تم سے زور میں سکتا ہی یا نہیں مین دیکھتی ہون حضرت نے
کہا اللہ کے فضل سے مجھکو کوئی دشمن باندھ رکھ نہیں سکتا ہی مگر خدا کی مرضی میں نہیں
کہہ سکتا ہون آؤ بندن میرا کھول دو وہ بولی کئی دفع آپ کو مین نے باندھا تھا آپ نے اپنی
قوت سے کھولا تھا اِس دفع کیون بلاتے ہین بندن کھولنے کو حضرت نے کہا مین اگر ہلاون
زور کرون تو تمام بدن کی ہڈیان میری درہم برہم ہو جائینگی پس اُن کی عورت نے جب
دریافت کیا کہ بال کے بندن توڑنے کی اُسکو طاقت نہ رہی تب بادشاہ عموزیہ کو خبر دی یہہ
سنتے ہی اُس ملعون نے ہزار مرد جنگی سپاہ شتر سوار بھیجے کہ شمعون کا ہاتھ پانون ناک کان
کاٹکے اور آنکھین اور زبان نکال کر شتر پر لاد کے میرے پاس لے آؤ پس کافرون نے
جا کے اُن کو اُسی طرح لائے اور کافر عجب بولے اب ہم شمعون کے ہاتھ سے بچے جب
اُن کے سب دست و پا اور زبان کٹی ہوئی اور آنکھین کھودی ہوئین صرف ایک دھڑ بادشاہ
عموزیہ کے سامھنے لیجا کر رکھا ہر شخص کہنے لگے کہ میرے باپ کو اِسنے مار ڈالا ہی اور کسی

نے کہا کہ میرے بھائی کو مارا ہی اور ہر شخص اپنے اپنے دعوی کرنے لگے * پس جب
دیکھا کہ ہنوز دھر مین رمق جان باقی ہی کہنے لگے اُسکو کسی عذاب سے نکال ڈالو تب کافرون
نے دریا کنارے لیجاکے بالا خانے پر سے اُن کو دریا مین گرادیا خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے
شمعون کو ہوا پر اُٹھا لیا اور تمام ہاتھ پانون آنکھ ناک کان غرض جو جو عضو اُسکا دھڑ سے
کافرون نے جدا کیا تھا خدا کی قدرت سے سب عضو اُسکا جا بجا مقامون مین لگ گیا جبرئیل عم نے
کہا ای شمعون خدا نے تم کو بہت قوت دی ہی اُٹھ کھڑے ہو جاؤ اور اُس ملعون کے مکان کا
ستون پکڑکے تمام حصار اور مکانون کو کھود کے دریا مین ڈال دو تب شمعون نے الله کو یاد
کر کر حصار اور مکان اور تمام زمین شہر کی کھود کر مع کفار اُسکے اُٹھا کے بیچ دریا کے ڈال دیا
ایسا کہ ایک متنفس اور شہر کا نام و نشان باقی نرہا اور شکر خدا کا بجا لایا اور اپنے گھر پر
جا کے اپنی بی بی کو مار ڈالنے چاہا خدا کے حکم سے جبرئیل عم نے آکے کہا کہ تمکو خدا فرماتا ہی
اپنی بی بی کو مت مار اذیت مت دے کیونکہ وہ نادانی سے بادشاہ عموز یہ کے صلاح سے تمکو
باندھکے اُسکے حوالے کیا تھا عورت ناقص العقل ہی اُسکی تقصیر معاف کر اُسے پیار کر خدا
مالک ہی * یہان تک تھا قصص الانبیا مین قصہ شمعون نبی کا * اور بعضے کتابون مین جیسا
تفسیر مرادیہ اور جامع التواریخ اور سوا اسکے شمعون نبی کو نبی کرکے نہین لکھا بلکہ یون لکھا
ہی کہ بلاد عرب مین قوم بنی اسرائیل مین شمعون نام ایک زاہد عابد ہار سا نیک مرد تھا
اسکو الله نے بہت زور دیا تھا اور اُسکی نیک کاری اور نیک نیتی کے سبب ثانیا ہزار
مہینے کی عمر اُسکو بخشی ہزار مہینے تک دن کو روزہ رکھتے اور رات کو عبادت کرتے اور
کافرونسے جہاد کرتے ایسے ایسے کام کرتے ثواب پاتے ایک دن اُسکی بی بی نے کافرون کے
صلاح سے کافرون کے ہاتھ اُن کو مروا ڈالا اسکا ذکر تفسیر مرادیہ مین لکھ چکا چنانچہ سبکے نزدیک
یہہ روشن ہی فقیر نے یہان مختصر کیا طول نہ دیا *

* بیان تولد بی بی مریم رض کا *

خبر مین آیا ہی زکریا عم کے وقت مین بنی اسرائیل کی قوم مین سے حنہ نام ایک عورت تھی
وہ بڑی زاہدہ تھی اور اُسکے شوہر کا نام عمران بن ماثان حضرت سلیمان عم کی اولاد مین

سے تھے کہتے ہیں کہ اُس حنہ سے پہلے ایک بیٹی تولد ہوئی تھی نام اُسکا ایشیاع تھا وہ حضرت زکریا سے بیاہی تھی * اور بعضے کہتے ہیں کہ حنہ کی بہن سے زکریا ع کا نکاح ہوا تھا غرض حنہ جب آخری عمر میں حاملہ ہوئی بیت المقدس میں جاکے خدا کی بندگی میں مشغول رہی اور نذر کی بار رب میرے پیٹ میں جو لڑکا ہوگا میں نے تیرے نذر کیا کہ اس بیت المقدس کی خدمت کرے اور تیرے یاد میں رہے اور دنیا کا کام نکرے قولہ تعالی * اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ * جب بولی عورت عمران کی کہ ای رب میں نے نذر کیا تیرے جو کچھ میرے پیٹ میں ہی آزاد * سو تو مجھ سے قبول کر تو ہی اصل سنتا جانتا * تفسیر میں لکھا ہی اُس اُمت میں یون دستور تھا کہ بعضے لڑکون کو ماباپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کی نیاز کرتے پھر نام عمر اُن کو دنیا کے کام میں نہ لگاتے اور ہمیشہ وہ مسجد میں عبادت کیا کرتے * پس عمران کی عورت کو حمل تھا اُسنے نذر کی کہ اس حمل میں جو لڑکا ہوون نی خدا کی نذر رہی * بعد نو مہینے کے ایک لڑکی جنی جسکا نام مریم ہی حنہ کا دل سست ہوا اُسکا مطلب تھا بیٹا پس بیٹی ہونے سے ناخوش ہوئی کہ میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ لڑکی نذر کرنے کا دستور نہ تھا پس جب اُسکو جنی تب منھ آسمان کی طرف کرکے بولی قولہ تعالی * فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّي وَضَعْتُهَا اُنْثَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثَى وَاِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ * فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا تا سہ آیت * پس جب اُسکو جنی بولی ای رب میں نے یہہ لڑکی جنی اور اللہ کو بہتر معلوم ہی جو کچھ جنی اور بیٹا نہ ہوا جیسا وہ بیٹی اور میں نے نام رکھا اُسکا مریم * اور میں تیری پناہ میں دیتی ہون اُسکو اولاد کو شیطان مردود سے * پھر قبول کیا اُسکو رب نے اچھی طرح کا قبول اور بڑھایا اُسکو اچھی طرح بڑھانا اور سپرد کی زکریا کو جس وقت آتا اُس پاس زکریا حجرے میں پاتا اُس پاس کچھ کھانا بولا ای مریم کہان سے آیا تجکو یہہ * کہنے لگی یہہ اللہ کے پاس سے اللہ رزق دیتا ہی جسکو چاہے بے قیاس * جناب باری سے ندا آئی ای حنہ میں نے قبول کیا مریم کو اگرچہ وہ مرد نہین اچھی طرح کا قبول کرنا اور بڑھایا اُسکو اچھی طرح کا بڑھانا اور سپرد کی اُسکو زکریا کو * جب مریم رض منات برس کی ہوئی قابل

خدمت کے ہوئی تب اُسکی ماں نے اُسکا ہاتھ پکڑ کے اور ایک لوٹا اور جاروب لیکر بیت المقدس مین زکریا عم کے پاس گئی سلام کیا اور کہا ای نبی اللہ مین نے نذر کیا تھا یہہ اگر میرا بیٹ سے لڑکا ہوگا تو اس مسجد کی خدمت مین دونگی جب لڑکی جنی مین نے مریم نام رکھا اور آپ کے پاس لائی ہون کہ اس مسجد مین رہے اور اسکی خدمت کرے اور زکریا عم نے مسجد کے مصاحبون سے پوچھا کہ اسکی پرورش اور خبرداری کون کریگا تب وہان کے ہر شخص کہنے لگے کہ مین اسکی خبرداری کرونگا آخر سبھون مین نزاع ہوئی کسی نے کہا کہ میرے حوالے کرو اور کسی نے کہا ہمکو دو تب بات اسپر ٹھہری کہ ہر شخص کے اپنا اپنا قلم آہنی کہ جس سے توراۃ لکہی جاتی ہی ایک لگن پانی بھر کے اُسمین ڈال دو جسکا قلم پانی کے اوپر رہیگا نہ ڈوبیگا وہ شخص کفیل مریم ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَیُّھُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ * جب ڈالنے لگے قلم اپنے کہ کون پالے مریم کو * تفسیر مین ہی مسجد کے بزرگون نے جب حضرت مریم کی ماں کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالین مریم کو آخر فیصلا اسپر ہوا کہ ہر ایک نے ایک طشت پانی مین اپنا قلم جس سے توراۃ لکہتے تھے ڈالا سب کا قلم ڈوبا حضرت زکریا کا قلم الٹا اوپر کو بہا تب اُنہین کی طرف پالنا ٹھہرا چنانچہ اللہ نے فرمایا * کَفَّلَھَا زَکَرِیَّا * یعنے کفیل ہوا مریم کا زکریا * اور قلم نے زکریا عم سے کہا ای نبی اللہ اس لڑکی کو خدا نے آپ ہی کا ذمہ کیا پالنے کو اُنکی ماں نے خواب مین دیکھا کہ اگرچہ یہہ لڑکی ہی اللہ نے اسی کو نیاز مین قبول کیا اسے مسجد مین لیجا رکھو * پس مسجد کے بزرگون نے پہلے کہا تھا کہ لڑکی کو مسجد مین رکھنا دستور نہین جب اُسکا خواب سنا تب قبول کیا * اور کہتے ہین کہ حضرت زکریا کی عورت بی بی مریم کی خالہ تھی وہی پالنے لگی اُنکے واسطے مسجد مین ایک حجرہ بنا دیا دن کو مریم رض وہان عبادت کرتین اور رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھ گھر لیجاتے * ایک دن زکریا عم نے حضرت مریم کو مسجد مین ایک حجرے کے اندر رکھکے قفل کر کے اپنے گھر کو چلے گئے تین دن تک مریم رض اُس مین بند رہی چوتھے روز حضرت زکریا کو یاد ہوا کہ مریم کو مسجد کے اندر حجرے مین بند کر آیا ہون آہ مار کے اُٹھے افسوس کرنے لگے کہ مین نے کیا کام کیا لڑکی کو بے گناہ بھوکا پیاسا کوٹھری کے اندر بند کرکے

آیا ہون شاید مرگئی ہوگی جلدی سے جاکے مسجد کے حجرے کے دروازہ کھول کے دیکھتے ہین کہ انواع و اقسام طرح طرح کا کھانا اور میوے اسکے سامھنے دھرے ہین اور مریم عم نماز پڑھ رہین ہین جب نماز سے فراغت کی زکریا عم نے پوچھا ای مریم کھانا اور میوا اس مقفل کوٹھری کے اندر کہان سے آیا کون لادیا وہ بولی اللہ کے یہان سے آیا فرشتے لاتے ہین * كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ الى آخر آيات * جو وقت آتا زکریا مریم کے حجرے مین پاتا آس پاس کچھ کھانا بولا ای مریم کہان سے آیا تجھکو یہہ کھانا بولی اللہ کے پاس سے آیا اللہ رزق دیتا ہی جسکو چاہے بے حساب * مریم نے اسواسطے رزق بے حساب کہا کہ کھانا بہشت سے آیا تھا اور نعمت بہشت کی بے حساب ہی پس حق تعالی نے مریم کو تین رات دن بہشت کے کھانے سے پرورش کیا * وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ تا سہ آیت * اور جس وقت کہا فرشتون نے ای مریم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجھکو اور پاک کیا تجھکو اور برگزیدہ کیا تجھکو ساری جہان کی عورتون سے ای مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے یہہ خبرین غیب کی ہین ہم بھیجتے ہین تجکو اور تو نہ تھی اُن کے پاس جب ڈالنے لگے اپنے قلم کہ کون پالے مریم کو اور تو نہ تھی اُن کے پاس جب وہ جھگڑتے تھے * یہی خطاب خاص مریم رض پر ہوا تھا یہان تک تھا قصہ مریم کا واللہ اعلم بالصواب *

* بیان تولد حضرت عیسی عم کا *

مروی ہی کہ مریم رض کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی اور غسل حیض کے واسطے مسجد سے نکل کر اُس چشمے مین گئین کہ جسکو عین السلوا کہتے ہین * اور بعضے کہتے ہین کہ اُن کی بہن اشیاع زکریا عم کی بی بی تھی اُسکے گھر مین غسل حیض کو گئین یہہ پہلا حیض تھا جب غسل حیض سے فراغت کی ایک جوان خوبصورت اجنبی پیچھے اپنے کھڑا ہوا دیکھا وہ جبرئیل عم تھے خدا تعالی فرماتا ہی * فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا * پھر بھیجا ہم نے اُس پاس اپنا فرشتہ پھر بن آیا اُسکے آگے آدمی پورا یعنے جوان خوش صورت * مریم دیکھکے ڈری اور بولی آیت * قَالَتْ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا * بولی مریم تحقیق

مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ رحمن کے تجھ سے اگر ہی تو پرہیزگار ۵ اور بعضے نے یون روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فاسد فاسق تھا موسوف مشہور نام اسکا یوسف تھا وہ بڑھئی کا کام کرتا تھا مریم رض نے دریافت کیا وہ وہی ہی اسائے تو یہی حالانکہ وہ جبرئیل عم تھے مریم سے بولا * قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۵ بولا مین تو بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا کہ دے جاؤن تجھکو ایک لڑکا ستھرا اور مریم بولی ۵ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا * بولی کہان سے ہوگا میرے لڑکا اور چھوا نہین مجھکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی مین بدکار ۵ جبرئیل بولا * قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۵ بولا اسیطرح فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہی اور اسکو ہم کیا چاہین لوگون کو نشانی ۵ اور مہر ہماری طرف سے اور وہی یہہ کام ٹھہر چکا ۵ کہتے ہین کہ حضرت آدم کی چھینک جبرئیل عم پاس خدا کی طرف سے امانت تھی اُسیکو لاکے جبرئیل عم نے خدا کے حکم سے مریم رض کے گریبان مین ڈال دی ۵ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ مریم رض کے پیٹ مین جبرئیل عم نے ہوا پھونکی تھی کہتے ہین کہ جب ہوا یا چھینک مریم کے پیٹ مین پھونکی ابتک وہ رحم مین نہ پہنچی تھی آواز آئی اور کہا خدا احد ہی اور مین اُسکا بندہ ہون * بعد اُسکے مریم رض مسجد اقصی مین جا کے عبادت مین مشغول ہوئین اور یہہ حقیقت اپنی کسی سے ظاہر نکی عبادت کرتی اور رات دن روتی تھین اور یہہ کہتی تھین یا رب جو حادثہ مجھہ پر ہوا ہی ایسا کسی پر نہو مین بے گناہ لوگون مین رسوا ہوئی ہون اور میرے ماں باپ بھی میرے واسطے خلق مین رسوا ہوئے ۵ پس بعد چندروز کے یہہ راز بنی اسرائیل مین ظاہر ہوا کہ مریم کنواری باکرہ حمل سے ہی تب یہودیون نے حضرت مریم کو تہمت دینے لگے اور نصیحت ملامت کرنے ای مریم تو کہان سے لائی یہہ حمل تو نے بدکام کیا اور مریم رض اُسکا کچھ جواب نہ دیتی خاموش رہتی تھین جب نو مہینے کا ہوا قریب جننے کے ہوئی حسب الحکم اللہ کے بیت المقدس سے چپکے نکل کر ایک میدان کی طرف گئین ایک درخت خشک خرمے کا تھا اُسکے نیچے جا بیٹھی حق تعالی فرماتا ہی * فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا * پھر سے

آیا آسکو جنے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں بولی کسی طرح میں مر چکتی اسّے پہلے اور ہو جاتی بھولی بھلائی * یعنے دل سے تو یہہ حال مجھ پر نہ گذرتا * کہتے ہیں کہ پہلے جو شخص بی بی مریم کے حمل سے واقف تھے وہ یوسف بڑھئی تھا وہ بی بی مریم کا خلیرا بھائی تھا اُسنے مریم رض سے کہا اے مریم تیری پارسائی اور زہد میں مجھکو شبہہ ہے یہہ حمل کہاں سے تو لائی تب مریم صادقہ بالکرہ نے اُسے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی اور جب وقت ولادت حضرت عیسی عم کا قریب ہوا حسب الہام الہی اُسنے یوسف مذکور کو لیکر بیت المقدس سے نکل کر وہان سے چھہ کوس بیت اللحم ایک دیہہ ہے وہان جاتے ہی درد زہ سے بیقرار ہوئی تب ایک درخت خشک کھجور کی جڑ میں پشت لگاکے بیٹھ گئیں وہین عیسی عم پیدا ہوئے اور وہ درخت خرما فوراً خدا کی مہر سے تازہ ہوکر اُسمیں کھجوریں لگیں اور اُسکے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا اتنے میں فرشتے اور حور بہشت سے آکے رفع حاجت اُنکی کی اور بہشت کا آب حوض کوثر سے لاکے سر و تن عیسی عم کے دھلائے اور پیراہن بہشت کا پہناکے اُن کے گود میں دیئے یہہ جامع التواریخ سے لکھا * اور فرشتے نے آواز دی * فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا * پھر آواز دی اُسکو اُسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ * یعنے زمین میں ایک چشمہ پھوٹ نکلا * پس جب نگاہ کی مریم نے ایک چشمہ دیکھا اور اپنا بیٹا عیسی علہ روئے نے کہا اے ماں میری کوئی نہیں کہ تمکو مبارک بادی دے اے ماں میری چشم تمہاری ٹھنڈک ہو جیو میرے آنے سے پس مریم نے یہہ مبارک بادی اپنے بیٹے سے سنکے بہت خوش ہوئیں اور کھانیکی اشتہا جب اُنکو ہوئی غیب سے یہہ آواز آئی قوله تعالی * وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا * فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا * اور ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اُسے گرینگی تجھ پر پکی کھجوریں * اب کھا اور پی اور آنکھہ ٹھنڈی رکھہ سیمح سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی کہیو میں نے مانا ہے رحمان کا ایک روزہ بات نہ کرونگا آج کسی آدمی سے * پس مریم نے جب درخت خرما کی طرف نظر کی تازہ خرما دیکھا جناب باری میں عرض کی اے رب جس وقت زکریا نے

بھوک سے تین دن تک بیت المقدس میں کو ٹھری کے اندر مجھکو بند کر کے رکھا تھا اُسوقت
تونے بے رنج و محنت مجھکو روزی پہنچائی اور اسوقت حکم ہوا کہ درخت سے کھجوریں اُتار کے
کھا ای رب اسوقت بھی اپنی عنایت سے بے رنج و محنت مجھکو روزی دے تب جل
وعلا سے یہ خطاب آیا ای مریم اُسوقت تو سوائے میرے اور کسی کو دوست نہیں رکھتی
تھی جب تیرا دل تیرے فرزند کی طرف مائل ہوا اب تجھکو لازم ہی کہ تو اپنی محنت اور
کسب سے کھا اور پی اور اپنے فرزند سے آنکھ ٹھنڈی رکھ اور جا طرف بیت المقدس کے
اپنی نگہہ پر جب تجھ سے کوئی پوچھے کسی سے مت بول * فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِي
اِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا * سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو
میں نے مانا ہی رحمان کا ایک روزہ سو بات نکرونگی آج کسی آدمی سے * پس خدا کے
فرمانے سے مریم لیں حضرت عیسی عم کو گود میں لے کے آئی شہر بیت المقدس میں قوله تعالی
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ الی آخر آیت * پھر گود میں لیکر آئی مریم اپنے لوگوں پاس بولے ای
مریم تحقیق تولائی ہی ایک چیز عجیب ای بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ
تھی تیری ماں بدکار * اگرچہ مریم ہارون کی بہن نہ تھی لیکن اسواسطے کہا کہ مریم حضرت
ہارون کی اولاد میں سے تھیں * پس مریم نے لوگوں کو حضرت عیسی کی طرف اشارہ
کیا کہ لڑکے سے پوچھو میں روزہ دار ہوں آج نہ بولونگی کسی سے * فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ
نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا * پس ہاتھ سے بتایا مریم نے اُس لڑکے کو وے بولے ہم کیونکر
بات کریں اُس شخص سے کہ وہ گود میں ہی لڑکا * تب یہودیوں نے لڑکے کے پاس
جا کے پوچھا ای لڑکے کہو تیرا باپ کون ہی اسوقت حق تعالی نے زبان تکلم حضرت عیسی کو
دی تب حضرت نے اُن سے کہا * قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا *
وَجَعَلَنِي مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا * وَبَرًّا بِوَالِدَتِي
وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا * عیسی
بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھکو اُسنے کتاب دی ہی اور مجھکو نبی کیا اور بنایا مجھکو برکت
والا جس جگہہ میں ہوں اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک میں رہوں جیتا اور

سلوک کیا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھکو زبردست بدبخت اور خدا کا سلام ہی مجھ پر
جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرون اور جس دن اٹھ کھڑا ہوون جی کر قبر سے *
جب یہودیوں نے یہہ کلام معجزے کا حضرت عیسی سے سنا تعجب کیا اور معلوم کیا یہہ نبی ہوگا
اور لوگوں نے جو تہمت دی تھی یہہ سراسر کذب اور بہتان ہی * پس مریم رض حضرت
عیسی عم کی پرورش اور تعہد میں رہی جب تک کہ وہ نابالغ تھے * اور ہر روز عیسی عم کے
گھوارے کے پاس بعض بنی اسرائیل آکے بیٹھتے اور حضرت عیسی انھوں کو توریت پڑھکے سناتے
جب بالغ ہوئے خدا کی طرف سے اُن پر وحی نازل ہوئی ای عیسی تو بنی اسرائیل کو اپنے
خدا کی طرف دعوت کر پس حضرت نے سب کو بلایا اور راہ ہدایت کی بتائی انھوں نے نہ مانا
اور کہنے لگے کہ ہم اپنے دین موسی چھوڑ کے تم ایسے بے پدر لڑکے کی بات کیوں سنیں پس
حضرت عیسی بیزار ہوکر شہر سے نکل کر گاؤں کی طرف گئے وہاں دھوبیوں کو دیکھا کپڑا دھوتے
کہا کہ تم کپڑا کیوں دھوتے ہو دل اپنا دھوکر پاک صاف کرو کلمے سے * انھوں نے کہا ہم کس
چیز سے دل اپنا پاک کریں عیسی عم نے کہا اس کلمے سے لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ پس دھوبیوں
نے عیسی عم کا کلمہ پڑھکے دل کو کفر سے پاک کیا اور جسکا کپڑا دھونے لائے تھے اُسکو
پھیر دیا اور عیسی کی اُمت میں وہ داخل ہوئے اور انصار ہوئے * پھر وہاں سے دریا کنارے
مچھوؤں کے پاس گئے وے دریا کنارے مچھلی پکڑتے تھے انھوں سے اپنی نبوت ظاہر کی وہ بولے
ای عیسی جو جو پیغمبر آئے گئے سبھوں نے اپنے اپنے معجزے دکھائے اور تمہاری نبوت
کی کیا دلیلیں ہی ہمکو دکھلا تب عیسی عم نے کہا * اِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ اَنِّي اَخْلُقُ
لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ * وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ اِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ * وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيلِ لَكُمْ بَعْضَ
الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُونِ * اِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ * کہ میں آیا ہوں تم پاس نشانی لیکر تمہارے رب کی کہ میں بنا
دیتا ہوں تمکو مٹی کی صورت جانور کی * پھر اُس میں پھونکتا ہوں تو وہ ہوجاوے جانور

آتا ہو حکم سے خدا کے اور چنگا کرتا ہون جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی اور جلاتا ہو مردے اللہ کے
حکم سے اور بتا دیتا ہون تمکو جو کھا کر آؤ اور جو رکھ آؤ اپنے گھر مین اس مین نشانی پوری ہی
تمکو اگر تم یقین رکھتے ہو * اور سچ بتاتا ہون توریت کو جو مجھسے پہلے کی ہی اور اسواسطے کہ
حلال کرون تمکو بعضے چیز جو حرام تھی تمپر اور آیا ہون تم پاس نشانی لیکر تمھارے رب کی
... ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ ہی رب میرا اور رب تمھارا سو اسکو بندگی کرو یہ
سیدھی راہ ہی * بعضی مین آیا ہی کہ خفاش پرند جانور مٹی سے بنا کے اسپر دم کیا ہوا پر اڑا دیا
خفاش دنیا مین اول نہ تھا کسی نے نہین دیکھا تھا سب مرغون کے ساتھ وہ عجب طرح اڑتا
ہی بے پر کے * پھر وہ اُن نے کہا یعنے پھرو کو حواری بھی کہتے ہین توریت اور انجیل مین *
إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ
السَّمَاءِ تا دو آیت * جب کہا حواریون نے ای عیسی مریم کے بیٹے تیرے رب سے ہو سکے
کہ اُتارے ہم پر خوان بھرا آسمان سے * بولا عیسی ڈرو اللہ سے اگر تمکو یقین ہی * بولا ہوسکے یہ
معنے کہ ہمارے واسطے تمھاری دعا سے اسقدر خرق عادات کرے یا نکرے * فرمایا کہ ڈرو اللہ سے
یعنے بندہ کو چاہیے اللہ کو نہ آزماوے کہ میرا کہا مانتا ہی یا نہین اگرچہ خداوند بہتری مہربانی کرے *
بولے ہم چاہتے ہین کہ کھاوین اُس خوان سے طعام اور چین پاوین ہمارے دل اور ہم جانین کہ
تو نے ہمکو سچ بتایا اور رہین ہم تیری رسالت پر گواہ تب عیسی عم نے میدان کی طرف جا کے
سر ننگا تھا اُٹھا کے خدا سے دعا مانگی ای رب میرے تو دانا و بینا ہی جو حواریون نے چاہا
یہ اُن کی قسمت مین روز ازل سے اگر تو نے مقدر کیا ہی تو اُن کے واسطے ایک خوان نعمت
اپنے فضل سے بھیج * قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ *
تا آخر آیات * بولا عیسی مریم کا بیٹا ای اللہ رب ہمارے اُتار ہم پر خوان بھرا آسمان سے
کہ وہ دن عید ہو ہمارے پہلون اور پچھلون کو اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے
ہمکو اور تو ہی بہتر روزی دینے والا * کہا اللہ نے * قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ
بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ * کہا اللہ نے مین اُتارونگا وہ
خوان تم پر پھر جو کوئی تم مین ناشکری کرے اس سے پیچھے تو مین اُسکو وہ عذاب کرونگا جو

نہ کرون گا کسی کو جہان میں وبعد اُسکے ایک خوان نعمت کو ناکون بھرا آسمان سے اُن پاس
اُترا کہتے ہیں وہ خوان اُترا ایکشنبہ کو وہ روز نصاری کی عید کی جیسے ہکو روز جمعہ سرپوش
اُٹھا کے دیکھتے ہیں کہ اُس میں پانچ روٹیان اور ایک مچھلی تلی ہوئی اُس میں نہ کانٹے تھے نہ
استخوان اور تھوڑی سی ترکاری اور ایک نمک دان میں نمک اور پانچ انار اور
تھوڑے خرمے اور زیتون اور بہت سی چیزین بنی اسرائیل نے دیکھا اُسے اُنھون نے
کچھ نہ کھایا اور کہنے لگے اے عیسی ہم دیکھین کہ اس تلی مچھلی کو تو اپنے معجزے سے زندہ کرے تب
ہم تم پر ایمان لاوینگے پس عیسی عم نے اُس تلی مچھلی پر کچھ پڑھکے دم کیا خدا کے حکم سے وہ
مچھلی جی اُٹھی تڑپنے لگی اُن سب کے بیچ میں جتنے آدمی اُسکے دہمے سے مرے پھر جب دعا
کی ویسے ہی تلی ہوئی ہو گئی یہہ معجزہ سب بنی اسرائیل نے دیکھا پس عیسی عم وہ خوان
نعمت پر کھانیکو بیٹھے اور بعضے غریب مریض وہ بھی حضرت کے ساتھہ بیٹھے اور جو منکر رہے
اُنھون نے نہ کھایا اور جو غریب نے کھایا وہ غنی ہوا اور جو اندھے نے کھایا سو بینا ہوا اور جو
کوڑھی نے کھایا آرام پایا رات تک وہ خوان دھرا تھا پھر وہ نعمت سے بھرا اُسکے آسمان پر
چلا گیا جن لوگون نے نہ کھایا پیچھے اُنھون نے پچھتایا اور پشیمان ہوئے کہ بہشت کی نعمتون
سے ہم محروم رہے پھر خدا کے حکم سے دوسرے دن وہ خوان نعمت بہشت سے آیا تب
تو انگر اور غریب ستر ہزار آدمی ملکے دو مچھلی تلی ہوئی اور ترکاری اور وہ پانچ روٹی اور انار
غرض سب کچھ کھائے ذرا اُس سے کم نہوا خوان بھرا رہا جسکا ذوق شیرینی سے تھا اُسکو وہی
ملتی اور جسکو ترشی سے ذوق تھا اُسکو ترشی ملتی اور جسے نمکین کا شوق تھا اُسے نمکین ملتا
اسیطرح تین دن تک خوان آسمان سے آتا اور جاتا جتنے لوگ اس شہر کے تھے سب
کوئی آسودہ ہو کے کھاتے بعضے روایت میں آیا ہی کہ چالیس دن تک خوان نعمت آسمان
سے اُترا رہا شہر کے لوگ آسودہ ہو کر کھاتے اور شکر کرتے خدا کے فضل سے کچھ نہ کمتا
بنی اسرائیل یہہ معجزہ دیکھکے بعضے ایمان لائے اور بعضے نہین اور جو نہین لائے شکل اُسکی سور
اور بھال کی ہوئی اور جو ایمان لائے تھے اُن پر رحمت نازل ہوئی خبر میں آیا ہی کہ سات سو
آدمی ایسی جملہ میں سے مسخ ہو کے سور اور بھال کی صورت ہو گئے تھے اور سو میں سب نوز

اسلام نے سب عبادت دارین حاصل کئی * مروی ہی کہ ایکبار عیسیٰ عم مومنون کو لیکر
ایکدن صبح ان کی طرف سیر کو گئے ایک بوڑھی کو دیکھا اور پوچھا تو یہان کہان سے آئی اور کہان
جائیگی اُسنے کہا مین اپنے گھر سے آئی ہون دوسرے مکان پر جاؤنگی حضرت عیسیٰ نے کہا
* وَ اَلَیْسَ مَکَانٌ لِابْنِ مَرْیَمَ * نہین ہی مکان مریم کے بیٹے کے واسطے * پس مومنون نے کہا
یا رسول اللہ آپ اگر فرماوین تو آپ کے واسطے ہم ایک مکان اچھا تیار کرین آپ نے فرمایا
مجھکو دولت نہین اُنھون نے کہا دولت ہم دینگے فرمایا ای یارو گھر بنانے کو مین جہان بتاؤن
وہان بناؤ تب دوسرے دن مومنون نے عیسیٰ عم کے لئے بہت روپیہ لیکے آئے اور آپ نے
فرمایا آؤ میرے ساتھ جگہہ بتاؤن تب دریا کنارے لیجا کے موج کی جگہہ بتاویا کہ یہان پر میرے
واسطے مکان بناؤ اُنھون نے کہا ای حضرت یہہ جائے خوف ہی موج کے اوپر کیونکر مکان
بنیگا حضرت نے کہا ای یارو جان لو کے دنیا بھی جائے خوف کی ہی دنیا مثل موج دریا ہی
اس گرداب مین گھر بنا کے کوئی رہا نہین ابتک اور نہ رہیگا * اس جگہہ فقیر مولف نے اس
شعر کو مناسب دیکھا مندرج کیا * درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار * کہ پیدا نشد تختہ بر کنار *
دنیا مین عمارت بنانا کچھ فائدہ نہین بلکہ آخرت کی عمارت بنایا چاہیئے اور جوڑا چاہیئے. نقل ہی *
منقول ہی کہ عیسیٰ عم کے وقت مین ایک عورت تھی نیک بخت ایک دن روٹی گرم کرنے
کے لئے چولہے مین آگ سلگاکے چاہتی تھی کہ روٹی گرم کرے اتنے مین نماز کا وقت ہوا نماز
پڑھنے لگی جب نماز سے فراغت کی دیکھتی ہی کہ اپنا لڑکا چولہے کے اندر آگ مین کھیل رہا ہی
جلدی سے اُٹھا لیا اور اپنے شوہر سے یہہ ماجرا کہا اور اُسنے حضرت عیسیٰ سے جاکے بیان کیا
حضرت عیسیٰ نے کہا کہ تمہاری عورت کو یہان بلا لاؤ اُس سے حال پوچھکے مین تمسے کہونگا تب
وہ عورت آئی حضرت نے پوچھا تو نے خدا کا کیا کام کیا تھا کہ یہہ مرتبہ تجھکو ملا لڑکا بچا وہ بولی خدا
عالم الغیب ہی مین کچھ نہین جانتی ہون مگر یہہ چار بات * اول اُسکی نعمت پر شاکر ہون *
دوسرا اُسکی بلا مین صابر ہون * تیسرا اُسکی رضا پر راضی ہون * چوتھا آخرت کا کام دنیا کے
کام پر مقدم جانتی ہون اگرچہ کار دنیا فوت ہو جاوے * یہہ سنکے عیسیٰ عم نے کہا کہ یہی باعث
ہی محفوظ رہنے لڑکے کی یہہ عورت اگر مرد ہوتا تو اس پر وحی نازل ہوتی * مروی ہی کہ

ایک دن عیسی عم نے گورستان کی طرف جا کے دیکھا ایک شخص کی قبر سے نور چمکتا
ہی حضرت نے دعا کی اُسوقت قبر پھٹ گئی اور ایک شخص نور کی چادر سر پر اوڑھے
اُسے نکل آیا حضرت نے اُسے کہا کہ تجھکو یہہ بزرگی کس عمل سے ملی اُسنے کہا کہ ایک
لڑکا میرا دنیا میں صالح تھا اُسنے میرے حق میں دعا کی حق تعالی نے اُسکی دعا قبول کی اور جو
گناہ میں نے دنیا میں کیا تھا سو خدا نے معاف کیا اور مجھپر رحمت فرمائی تب عیسی عم نے
کہا کہ سچ ہی بیٹا بیٹی کی دعا اپنے ماں باپ کے حق پر قبول ہوتی ہی * خبر ہی کہ مردے
سب اپنے فرزند صالح کا فخر و ناز کرتے ہیں کہ میری اولاد میرے حق پر دعا کرے گی ہم نجات
پاوینگے واللہ اعلم بالصواب *

* بیان ملاقات حضرت عیسی عم کا جمجماہ بادشاہ کے سر
بوسیدہ سے اور احوال پوچھنا بہشت اور دوزخ کا اُسے *

کعب الاحبار میں لکھا ہی ایک دن حضرت عیسی عم دیار شام کے بیابان میں سے جاتے
تھے راہ میں ایک سر بوسیدہ کی ہڈی ملی جناب باری میں عرض کی یاالہی یہہ کسکا سر راہ میں پڑا
ہوا تو اسکو زندہ کر کہ مجھ سے بات کرے یہہ شخص کون تھا دنیا میں کیا کام کرتا تھا کس
گناہ سے کھوپڑی اسکی راہ میں پڑی ہی جو بات میں اُسے پوچھوں سو جواب دیوے
* ندا آئی ای عیسی تو جو اُسے پوچھے گا تجھکو جواب دیگا تب عیسی عم نے سر بوسیدہ
سے پوچھا ای کھوپڑی خدا کے حکم سے تو مجھسے بات کر تب کھوپڑی نے خدا کے حکم سے پہلے یہہ
کلمہ کہا * اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان عیسی روح اللہ * کھوپڑی نے کہا یا حضرت
آپ کیا پوچھتے ہیں مجھسے پوچھئے تب عیسی عم نے اُسے پوچھا ای کھوپڑی تو مرد تھا یا
عورت * سعید تھا یا شقی * مقبول تھا یا مردود * توانگر تھا یا غریب * نیک تھا یا بد * دراز قد تھا
یا کوتاہ * سخی تھا یا بخیل * اور نام تیرا کیا تھا تب کھوپڑی نے کہا ای حضرت میں بادشاہ
تھا اور نام میرا جمجماہ میں مرد سخی تھا اور سعید اور مقبول اور نیک اور دراز قد تھا * اور
کئی بادشاہ زیر فرمان میرے تھے دولت دنیا اور سب چیز مجھکو حاصل تھی کسی بات کا غم
نہ تھا ہمیشہ عیش و نشاط میں میں رہتا * پانچ ہزار غلام میرا عصا بردار جوان خوبصورت سرخ

قبا پوش اور پانچ ہزار غلام سفید قبا پوش با شمشیر داہنے بائیں کھڑے رہتے * اور پانسو
غلام ماہ رو با نالے ترانہ ساز اور پانسو غلام باچنگ و چغانہ میری خدمت میں مدام حاضر
رہتے * اور ہزار لونڈیاں ترکی خوش آواز گانے میں تھیں * اور ہزار لونڈیاں ہم جنس ہم قد
ہم رنگ رقص کرتی تھیں ایسا کہ مرغان ہوا اور چرندہ درندہ دیکھکے کھڑے رہتے اور آدمی
سنکے عالم رہ جاتے اے پیغمبر خدا اگر میں تمام اوصاف اور حشمت اپنا بیان کروں تو
آپ تعجب کرینگے * اور جب میں شکارگاہ میں شاہ کو جاتا تھا ہزار گھوڑے بازین زری
ساتھ میرے رہتے * اور چار ہزار میر شکار سفید قبا پوش و تاج مکلل بر سر اور باز و بحری
و شاہین لیکے میرے ساتھ چلتے * اور دس ہزار کتے شکاری زرین قلادہ اور چار ہزار غلام کمر زری
کلاہ گوشہ قبا پوش میرے آگے اور چار ہزار پیچھے اور چار ہزار غلام با سلاح و تیر و کمان
داہنی طرف اور چار ہزار بائیں طرف چلتے تھے * اور دس ہزار چیتے ساتھ رہتے اے پیغمبر خدا
اگر تمام صفت شکارگاہ کا میں بیان کروں تو آپ تعجب کرینگے * اور مشرق سے مغرب تک
میری بادشاہت تھی لشکر بے شمار تھا اُسکے کہنے سے وزیر و دبیر عاجز رہتے اور ہزار بادشاہ اور
ملک میرے زیر فرمان تھے بزور شمشیر لئے تھے اور اگر صفت اُس لڑائی کی بیان کروں تو
آپ سنکے متعجب ہونگے کسی کو طاقت نہ تھی کہ ہمسے مقابلہ کرے چار سو برس تک بادشاہی
میں نے کی ایک دن بھی مجھکو غم و رنج نہوا کسی بات کا * اور تھا میں جوان مرد عالی ہمت
با شمشیر جمال و کمال و خوبی میں بے نظیر * میرے برابر کوئی نہ تھا جو شخص میری طرف نگاہ
کرتے متحیر رہتے * اور ہر روز فقیر محتاجوں کو میں ہزار دینار دیتا اور بھوکوں کو کھلاتا اور ہزار
ننگے کو کپڑے دیتا مگر خدائے عزوجل کو میں نہیں جانتا تھا بتکے پاس عبادت پرستی کرتا تھا * پس
یہ حضرت عیسی عم نے سر بوسیدہ سے سنکے اور پوچھا کہ تیرے مرنے کو آج کتنے دن ہوئے
اور کس حال میں تو مرا اور ملک الموت کی شکل و صورت اور ہیبت تو نے کیسی دیکھی
سو بیان کر پھر اُسنے بیان کیا اے پیغمبر خدا آج سو برس ہوئے میرے مرنے کو * بات یہ تھی
ایک دن میں گرما میں بیٹھا تھا گرمی نے میرے سر پر صعود کی بشدت میں اُٹھکے وہاں سے گھر پر گیا
اور تمام اعضا میں میرے اِس قدر سستی آئی کہ طبیعت میری بدمزا ہو گئی سرشت ہی ہو

سو میرا حال متغیر ہوا وزیرون کو بلایا کہ میری علاج کرو ہزار طبیب میرے نوکر تھے سب کو
بلا کے مین نے کہا کہ میرا علاج کرو تب چار دن تک طبیبون نے میری دارو درمن کی علاج سے
مجھکو فائدہ نکیا کوئی دوا مفید نہ پڑتی پانچوین روز حال میرا ابتر ہوا زبان بند اور سیاہ
ہوگئی بدن کانپنے لگا آنکھون مین سیاہی چھاگئی روشنی جاتی رہی کچھ سوجھتا نہ تھا بیہوشی
آگئی اور اُسی حالت سکرات مین ایک آواز آئی مین نے سنی کہ روح جمجمہ کی قبض کرکے
دوزخ مین لیجا پھر ایک لحظہ کے بعد ملک الموت مہیب شکل سہمناک ایسا کہ سر
اسکا آسمان پر اور پانون تحت الثری مین میرے سامھنے آکر کھڑے ہوئے اور کئی منہہ
اُنکا تھا مارے ڈر کے اُنسے مین نے بہت الحاح وزاری کی زنہار * پھر عیسی عم نے کہا ای
جمجمہ تم نے ملک الموت سے پوچھا تھا کہ اتنے منہہ کیون ہین اُسکا کیا سبب ہی. جمجمہ نے
کہا ای حضرت مین نے اُن سے پوچھا تھا کہا کہ سامھنے کے منہہ سے جان مومنون کی قبض کرتے
ہین اور داہنی طرف کی منہہ سے باشندہ عالم سموات کی ارواح قبض کرتے ہین اور جو
منہہ کہ پیچھے کی طرف ہین اُنسے کافر مشرکون کی جان قبض کرتے ہین * پھر عیسی عم نے
پوچھا کہ سکرات موت تجھپر کیسی گذری تھی اور کسطرح جان تیری نکلی وہ بیان کر اُسنے
کہا مین نے عزرائیل کو دیکھا کئی فرشتے اُن کے ساتھ ہین کسی کے ہاتھ مین آگ کی لوس
اور کسیکے ہاتھ مین چھوری اور تلوار اور کسیکے ہاتھ مین شعلہ آتش لیکر آئے اور
میرے بدن پر ڈال دیئے مجھکو ایسا معلوم ہوا کہ اُسسے زیادہ آتش تیز تر دوسری نہو گی
اگر ایک ذرہ اُسسے زمین مین گرے تو ساری زمین کو جلا کے خاک کرے بس میرے تمام
بدن کا رگ و ریشہ پکڑ کے جان تن سے کھینچنے لگے مین نے اُن سے کہا ای فرشتے مجھکو چھوڑ
دو میری دولت جتنی ہی تم میری جان کے بدلے لیلو یہہ بات سنتے ہی میرے منہہ پر ایسا
ایک طمانچہ مارا کہ تمام بدن کے جوڑ الگ ہوگئے اور کہا ای بدبخت بے شرم بیحیا تو
جانتا ہی حق تعالی بعوض گناہ کافرون سے مال لیتا ہی * پھر مین نے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے
مین اپنا آل و فرزند خدا کی راہ پر قربان کرونگا * اُسنے کہا کہ خداے تعالی رشوت نہین لیتا
ہی جاای پیغمبر خدا جان نکلنے مین مجھپر ایسی تکلیف گذری جیسا کہ ہزار شمشیر سے

بیماری اور جان میری قبض کرکے لیگئے بعد اُسکے مجھکو لوگون نے کفن پہناکے قبرستان میں لیجاکر
مردون کے ساتھ گور میں سلا کے مٹی سے دھانک چلے آئے * پھر گور میں جان میری آئی اور منکر نکیر
اور موکلان فرشتے جو دنیا میں ساتھ میرے تھے وہ آکے مجھ سے کہنے لگے کہ جو تینے دنیا میں
بھلا برا نیکی بدی کی تھی سو اب لکھ میرا اُسکا پچھو بس اپنا دامن سے کفن کا کاغذ بنا کے
اعمال اپنا بہت خوب لکھا کہ تھا سنہ روز فلانے گھڑی فلانے وقت یہ کام میں نے کیا تھا اور
جو جو کردار اپنا بھولا تھا سو اُسوقت یاد آیا اور میں نے واحسرتا وا ندامتا وا مصیبتا و اویلا
پکارتا تھا منکر نکیر بصورت مہیب شعلہ وہ میرے پاس جب آئے اُن کو دیکھتے ہی حواس
و ہوش میرے جاتے رہے کیونکہ ایسا کبھی کسی کو میں نے نہیں دیکھا تھا * اور اُن کے آنے
جانے میں زمین شگافتہ ہو جاتی تھی ایسی ہیبت اور دہشت سے آکر مجھے بیٹھا کے قبر کے اندر
بیٹھا کے پوچھنے لگے مَن رَبُّکَ یعنے تیرا خدا کون ہے میں نے کہا تم ہو یہ کہتے ہی گرز آہنی سے
مجھکو مارنے لگے اُسکی ہیبت اور دھمک سے تحت الثری تک ہل گئی پھر مجھکو پوچھا دین
سے مَن دِینُکَ یعنے کون سا دین ہے تیرا اور یہ سنکے عقل و ہوش میرا باختہ ہو اور زبان
بند ہو گئی پھر مجھے کہنے لگے اے مردود کہ تیرا خدا کون ہے میں نے کہا تم ہو پھر اُسنے ایک
گرز آتشی مجھ پر مارا میں نے اُف آہ کہا اور یا واحسرتا اگر پیدا نہ ہوتا تو اچھا تھا کہاں جاؤں
کس سے فریاد کروں کوئی سنتا نہ تھا مگر خداوند رحمان اور رحیم ہے میں کچھ جانتا تھا * پھر
سوال کیا مَن نَبِیُّکَ یعنے کون ہے نبی تیرا اسکا جواب میں نہ دے سکا اور عذاب کرنے
لگے اور ایسا سوالات مجھ سے پوچھا میں لا جواب ہو اعذاب سخت مجھ پر گذرا *
ہزار برس کی بادشاہی اور دنیا کی خوشی اس گور عذاب کے سوال جواب پر مجھکو خوار تھی *
بعد اُسکے اُنھون نے یہہ کہا کہ غضب اللہ کا اُسپر ہووے جو نعمت خدا کی کھاوے اور غیر کو
پوجے پھر بعد ایک لحظہ کے مشرق اور مغرب کی زمین آکے مجھکو قبر میں دبانے لگی ایسا کہ
تمام بدن کی ہڈیاں میری درہم برہم ہو کر ٹوٹنے لگین پھر زمین نے کہا اے دشمن خدا تو
اپنے روز میری پشت پر تکبر کرتا تھا اب مقصد میرا حاصل ہوا تو میرے پیٹ کے اندر آیا قسم
خدا کی میں تم سے حق اللہ کا سمجھ لونگی * پھر اُسکے بعد دو فرشتے آئے سیاہ پوش خشم ناک ہو

ایسا کبھی کسیکو مین نے نہین دیکھا تھا مجھکو یہان سے پکڑ کے عرش کے نزدیک لیگئے پھر مجھے
تئین بھروسا ہوا کہ مین خدا کی رحمت کی جگہہ آیا اتنے مین کنارے سے عرش کے ایک آواز آئی
کہ اس شقی کو دوزخ مین لیجا * اور عرش کے پاس چار کرسی جواہر کی مین نے دیکھین ایک
کرسی پر ابراہیم خلیل اللہ اور دوسری پر موسی کلیم اللہ اور تیسری پر محمد حبیب اللہ بیٹھے
ہین اور چوتھی کرسی پر ایک پیر مرد خشمناک بیٹھا اور زبانہ آتش اُسکے پاس استادہ اور
سلاسل و اغلال یعنے زنجیر سعیر آتشی اُس پاس موجود نام اُسکا مالک تھا مجھکو اُس پاس لیگیا
اور اُسنے دیکھتے ہی مجھکو ایک جھڑکی دی ایسا کہ تمام بدن مین میرا لرزا آگیا کانپنے لگا وہ بولا کہ
اس بدبخت کو اس لوہیکے زنجیر سے باندھ کر رکھو بس مجھکو قید شدید مین رکھا ستر گز غبار
کے نیچے بیٹھا پھر میرے بدن سے کھال نکال کر سانپ اور بچھو کے بیچ مین ستر گز لانبے
لوہے کی زنجیر سے باندھ کے دوزخ کے اندر ڈال رکھا ای حضرت اگر زنجیر کا ایک حلقہ زمین پر
پڑجاے تو تمام خلائق روے زمین کے ہلاک ہو جاے اور میری زبان پر مہر کردئے کچھ
بات نہین کرسکتے * پھر حضرت عیسی عم نے فرمایا ای جمجمہ آتش دوزخ کیسی تھی وہ
بیان کر اُسنے کہا ای پیغمبر خدا دوزخ کی درجات سات ہین * ہاویہ * سعیر * سقر * جحیم
* جہنم * لظی * حطمہ یہ سبکے نیچے ہی ای پیغمبر خدا اگر آپ اہل دوزخ کو
دیکھتے تو کہتے کہ ان پر خدا کا غضب ہی کہ ان کے نیچے اوپر داہنے بائین آگے پیچھے دھونکتی
آگ ہی اُسکے اندر بھوکھے پیاسے لوگ جل رہے ہین وہان کھانا پینا اور سایہ نہین ہمیشہ سوا
غم کے خوشی اور راحت نہین اور منہہ اُنھون کا سیاہ مانند انگارے کے ہمیشہ گریہ و زاری
مین ہین اور توبہ وہان قبول نہین اور اُنھون پر ہر لحظہ یہہ آواز آتی ہی ای اہل دوزخ
تمہارا طعام ہمیشہ آتش دوزخ ہی تم لکڑی دوزخ کی ہو جلتے رہو * پھر مجھکو وہان سے ایک
درخت آتشی کے پاس اندر دوزخ کے لیگئے اُس درخت کا نام اللہ نے قرآن شریف مین
شَجَرَةُ الزَّقُّوم فرمایا اور ہندی مین اُسکو سیہنج کہتے ہین بس مین نے وہان کچھ کھانے کو مانگا
وہ درخت سیہنج مجھکو لاکے دیا مین نے اُسسے کچھ کھایا حلق بند ہو گیا نہ وہ نیچے اُترتا ہی اور
نہ اوپر آتا ہی مارے درد اور سوزش کے مین چلاتا رہا کہ مجھکو پانی دے لقمہ سیہنج حلق سے

آترے تب قدح بھر کے گرم پانی جہنم سے لادیا جب مین نے اُسکو پیا گوشت پوست ہڈی تک
جلکے خاک ہوگئی اسے فرماتا ہی سورہ عم مین ۞ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۞ اِلَّا حَمِيمًا وَّ
غَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا ۞ نچکھین وہان مزا ٹھنڈک کا نہ ملے کچھ پینا مگر گرم پانی اور بھی پیپ بدلا ہی
پورا ۞ تس پیچھے ایک جھڑکی کی آواز آئی مجھہ پر ایسا کہ جسکا گوشت پوست ہڈی رگین
جیسا تھا میرا ویسا ہو گیا جسم بن گیا اور پانون کے تلوے سے سر تک میرے آگ لگ گئی جلتا رہا
مین فریاد کرتا رہا ای قوم مجھکو کوئی چیز پہنے کو دے کہ آتش دوزخ سے آمان پاؤن تلوے
میرے آگ سے جل گئے پھر مجھکو نعلین آتشی لاکے پہنادی اور کہا ای بدبخت جزا عمل کی چکھو اب
سوا عذاب کے اور کچھہ نہین ملے گا کیون دنیا مین بد عمل کیا تھا اور خدا کو نہین مانا تھا اور اُسکے عذاب
سے نہین ڈرا تھا اپنے خالق سے شرم اور اُسکی عبادت نہین کی تھی اور شکر نعمت اُسکا نہین
لایا تھا اور اپنے بھائی برادر مومن مسلمانونکے مال زبردستی سے چھین لیتے حرام خوری سے نہین
ڈرتے مسلمانونکو ایذا دیتے بدی سے پرہیز نہین کرتے ۞ ای پیغمبر خدا ایسی ایسی باتین مجھسے
کہین اور نعلین آتشی مجھکو پہنے کو دی پس مارے طپش کے اُسکے مغز میرا سر سے اور کان سے
اور ناک سے نکل پڑا مین پژمردہ ہو گیا ای روح اللہ میرے کھانیکی چیز سوا آگ اور دود ھ
سیپ کے اور کچھہ نہ تھا پھر وہان سے مجھکو ایک پہاڑ مین لیگیا اُس پہاڑ کا نام سکرات
تھا لانبائی اُسکی تیس ہزار برس کی راہ اور اندر اُسکے سرچاہ آتشی تھے اور جتنے عذاب
مجھہ پر گذرے اُس سمین گذرے بچھو اور سانپ اُس مین بسیار تھے جب دانت نکال
تے تو اُسکے دانت کے کٹ کٹاہٹ کی آواز سو برس کی راہ تک جاتی تھی اور جب کسی کو
کاٹتا تو وہ خاک ہو جاتا اور اگر اُسکا زہر دانت کا ایک قطرہ روی زمین پر پڑے تو ساری
زمین جلکے راکھہ ہو جاے غرض ہر روز عذاب کوہ مجھہ پر تین سو مرتبہ سکرات موت کی ہوتی
تھی سکرات کوہ اُسی کا نام ہی جسکو اُس کوہ پر لیجاتا ہی وہ تلخی سکرات چکھتا ہی ۞
پھر مجھکو وہان سے ایک چشمہ مین لیجاکے ڈال دیا جہنم مین دوزخیون کے پاس جا پہنچا
اور آواز اُس چشمے کی سو برس کی راہ تک جاتی ہی ۞ پھر حضرت عیسی نے پوچھا سے
پوچھا اُس چشمے کا کیا نام ہی کہا اُسکو غضبان کہتے ہین اسواسطے کہ وہ ہمیشہ غضب

نانک رہتا ہی * یا روح اللہ جو شخص خدا سے ڈرے گا اور گناہ سے باز رہیگا چشمۂ
عذاب اُس پر آسان ہو ویگا * جب عیسی عم نے اِس چشمے کی بات سنی ہوش اُنکے جاتے رہے
اور بہت روئے اور ڈرے اور کہا ای جمجماہ اُس چشمے کا کیا عذاب گذرا تم پر سو بیان کر
اُسنے کہا ای نبی اللہ اُس چشمے کا عذاب کا بیان اگر آپ سنینگے تو نرم کرینگے مجھپر جب
پاون میں نے اُس چشمے میں رکھا تمام پوست جسم کے میرے گرم پانی سے جل گئے اور
مالک دوزخ نے جب مجھکو ایک جھڑکی دی اُسکی ہیبت سے اُس چشمے میں گر پڑا اور
غرق ہوا * یا روح اللہ میں کیا اُس چشمے کا بیان کرون کہ عذاب اُسکا سب عذابون سے عذاب
اکبر ہی ایسا کہ ہڈیان میری خاک ہو گئین اور اول جو عذاب مجھپر گذرا تھا سو عذاب
اصغر تھا * ای پیغمبر خدا اگر سو برس اُسکی صفت کرون تو بھی تمام نہوگی پھر مجھکو اس چشمے
سے نکال کر ایک چاہ میں لیجا کے ڈال دیا ایسا کہ لنبائی اُسکی ہزار برس کی راہ اُسکو بیت
الاحزان کہتے ہیں اور اُس چاہ کے کنارے ایک تابوت آتشی رکھا ہوا طول اُسکا تین کوس
مجھکو اُس تابوت کے اندر رکھا اور جس شیطانون نے مجھکو دنیا میں خدا کی راہ سے بھٹکا کر
گمراہ کیا تھا اور غرور میں ڈالا تھا اُنھون کو مجھپر موکل کیا آج چار ہزار برس ہے اُس تابوت
آتشی کے اندر رہتا ہون اِسوقت ایک آواز عرش سے آئی کہ جمجماہ کو آج دنیا میں بر سر راہ
عیسی کے ڈال دو کیونکہ اُسنے کچھ ثواب کیا تھا اور بھوکھون کو کھلایا اور پیاسے کو پلایا اور
ننگے کو کپڑا دیا اور غریب غربا پر مہربانی کی تھی اور مسافرون کی خبر لی ہی * روز ازل
حمد میں نے لکھا ہی جمجماہ کو عذاب آخرت سے ایک بار رہائی کرکے دنیا میں پھر بھیج دونگا
یہ کہتا تھا میں نے سنا * عیسی عم نے پھر جمجماہ سے پوچھا تم کس قوم سے ہو وہ بولا میں قوم
سے الیاس نبی کے ہون * تب عیسی عم نے فرمایا تم مجھسے کیا چاہتے ہو خدا سے کیا مانگتے ہو
جمجماہ نے کہا یا نبی اللہ الامان الامان تمکو خدا کی قسم ہی مجھ بیچارہ گناہگار کے حق میں آپ
دعا کرین مجھکو اِس عذاب سے اللہ نجات بخشے زندہ کرکے پھر دنیا میں بھیج وے میں اُسکی
بندگی کرونگا اور دنیا آخرت میں آپ ہی کا حق مجھپر ثابت ہو * تب عیسی عم نے اُسکے
حق میں اللہ سے دعا مانگی خدایا تو بے مثل بے مانند سب پادشاہون کا بادشاہ ہی اور تو مدبر

پیدا کنندہ ارواح کے فریاد سننے والا اور سب کی فریاد سننے والا الٰہی میری دعا قبول کر اس بیچارے
نجہہ کو زندہ کر دنیا مین تیری عبادت کرے اور حق عبودیت تیری بجا لاوے تب حق
جل شانہ نے فرمایا ای عیسیٰ مین نے روز ازل مین لکھا ہی کہ تیری دعا سے مین اُسکو زندہ کرکے
پھر دنیا مین بھیجون کا اُسکی توبہ قبول کرونگا عذاب سے خلاصی دونگا کہ دنیا مین وہ سختی
اور فقیر مسکین کی جبر لیتا تھا پس عیسیٰ عم نے یہہ کلام الٰہی سنکے شکر خدا بجا لائے اور خوش
ہوکے جمجماہ کی ہڈیون مرکھائی ہڈیو گوشت پوست پشمین پراگندہ ہوئے خدا کے حکم سے
یکجا جمع ہو تب خدا کے حکم سے اُسوقت جتنی ہڈیان اور گوشت پوست پشمین جمجما کی تھین
ہیئت اصلی پر جسم مرکب بن گیا اور زندہ ہو کر یہہ کلمہ کہا * اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
واشہد ان عیسیٰ رسول اللہ * مین گواہی دیتا ہون خدا واحد ہی اور عیسیٰ رسول برحق
اور بہشت اور دوزخ اور بعث و نشر سچ ہی * پھر جمجما نے دنیا مین آسی برس
زندگی کی قیام لیل و صیام نہار عبادت الٰہی مین مشغول رہتا کچھ دنیا کا کام نہین کرتا آخر
یہی دو مسلمانی پر رہکے پھر شربت موت کا پیا اور خدا کریم رحیم نے اپنے فضل و کرم سے
گناہ اُسکا عفو کرکے اُسکو جنت نصیب کیا * انہ ھو غفور رحیم فقط *

* بیان وفات حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا *
* اور آسمان پر جانا عیسیٰ روح اللہ کا *

خبر مین آیا ہی حضرت عیسیٰ عم اپنی ماں کو لیکر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے راہ مین
حضرت مریم رض بیمار ہوئین چونکہ وہ سوا سے بیخ گیاہ اور کچھ استعمال نہین کرتی حضرت
عیسیٰ سے بولی ای بیٹے مجھکو وہی لادے اور اُسنے اپنی ماں کو اُسی جگہہ رکھکے اُسی جڑ کے لئے
گئے بعد اُسکے مریم نے اُسی میدان مین وفات پائی اور خدا کے حکم سے اُسی وقت بہشت کی
حورون نے آکے اُن کو غسل دلایا اور بہشت کے کپڑون سے کفنایا اور اُسی جگہہ دفن کرکے
چلی گئین بعد اُسکے عیسیٰ عم نے آکے اپنی والدہ کو اُس جگہہ نپاکے دو دفع پکارے کہین سے جواب
نہ ملا تیسرے پکار مین جواب دیا لبیک ای فرزند میرے کیون بلاتے ہو عیسیٰ نے کہا ای
اُمی تین دفع مین نے پکارا تم ابتک کہان تھین مریم رض نے کہا ای بیٹے پہلے پکار مین مین

فردوس اعلی میں تھی اور دوسرے پکار میں سدرۃ المنتہی میں اور تیسرے پکار میں آسمان
اول پر آکے ہیں نے جواب دیا عیسی عم نے کہا ای اماں کیا تھا اپنا حال بیان کرو مریم بولی ای
بیٹا جسکو اللہ تعالی فردوس اعلی نصیب کرے اور وہ اپنی مراد کو پہنچے تو اُسے بہتر اور کیا
چیز ہی کیا پوچھتے ہو * عیسی عم نے اپنی ماں سے یہہ باتیں سنکے دیدہ گریان سینہ بریان
وہان سے بیت المقدس میں پھر آئے اور لوگون کو خدا کی طرف دعوت کرتے رہے * اور بعضے
کہتے ہیں کہ حضرت عیسی کے آسمان پہ جانے کے چھ مہینے کے بعد حضرت مریم رض نے انتقال
کی تھی * ایک دن منبر پہ بیٹھکے لوگون سے کہنے لگے ای لوگو اللہ نے توریت میں فرمایا کہ
موسی عم کو ہفتے کے دن کہ مبارک دن ہی اُس دن کو سوا عبادت کے اور کچھ کام دنیا کا کرنا
حرام * اب حق تعالی نے اُس دن کو منسوخ کیا اور ہماری کتاب انجیل میں فرمایا کہ اتوار
کا دن مبارک دن ہی اُس دن کو مانو نماز پڑھو اور کچھ کام دنیا کا اُس دن نکرو مطابق انجیل
کے چلو پس بنی اسرائیل نے حضرت عیسی سے اس بات کو سنکے دل میں کینہ لائے اور
کہنے لگے آپس میں کہ کئی پیغمبر بنی اسرائیل میں بعد موسی عم کے آئے کسی نے شریعت
موسی کی منسوخ نکی اور یہہ لڑکا بے پدر مجہول النسب آکے ہماری کتاب موسی کو
منسوخ کرتا ہی اُسکو مار ڈالنا صلاح ہی کہ موسی کا دین جاری رہے * پس مومنون نے
یہودیون سے یہہ سنکے کہنے لگے ای قوم تم نے زکریا نبی عم کو مار کے کیا کیا عذاب اُٹھایا تم پر غضب
الہی نازل ہوا تھا سو تم بھول گئے اب عیسی نبی مرسل کو مارنے چاہتے ہو تم عذاب خدا سے ڈرو
اُسے باز آؤ پناہ مانگو اللہ سے اور توبہ کرو کیون جہنم کی راہ لیا چاہتے ہو بہتر یہہ ہی کہ اُن پر اور
اُن کی کتاب پر ایمان لاؤ * آخر بہتیرا کہا کافرون نے نہ سنا اور مارنے کے فکر میں رہے اور
بولے جب اُن کو تنہا پاوینگے مار ڈالینگے یہہ سنکے مومن سب ہردم عیسی عم کے ساتھ رہتے
خبرداری کرتے کہیں حضرت کو تنہا جانے نہ دیتے * ایک دن ایک عورت نے عیسی عم کے
حواریون سے پوچھا کہ تم ہردم ہر ساعت عیسی کے ساتھ جو رہتے ہو تم نے اُن سے کیا معجزہ دیکھا
حواریون نے اسے کہا عیسی مسیح رسول خدا برحق ہی مردون کو زندہ کرتے ہیں اور اندھے کو بینا
کرتے ہیں اور کوڑھی اور لنگڑے کو بھلا کرتے ہیں یہہ سنکے اُس عورت نے کہا کہ مبارک اُسکا

شلیم ہی جسنے اُن کو پیٹ مین رکھا عیسی روح اللہ نے اُسے کہا کہ مبارک اُس نبی کی اُمت کو
ہی جو قرآن پڑھیگا اور اُس پر عمل کریگا بس وہ عورت اور حضرت عیسی کی اُمت
نے عیسی عم سے پوچھا ای حضرت قرآن کیا چیز ہی ۞ اسنے کبھی یہہ نہین سنا ۞ کہا مسیح نے
قرآن وہ چیز ہی نبی آخر الزمان محمد مصطفی صلعم کے اوپر نازل ہوویگا ۞ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی
ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ
مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۞ اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے ای بنی
اسرائیل مین بھیجا آیا ہون اللہ کا تمھاری طرف سچ کرتا اُسکو جو مجھہ سے آگے تھی توریت اور
خوش خبری سناتا ایک رسول کی جو آویگا مجھہ سے پیچھے اُن کا نام ہی احمد ۞ فوائد تفسیر مین کہا
ہمارے حضرت کا نام رکھا گیا دنیا مین محمد اور فرشتون کے درمیان احمد ۞ اور حضرت عیسی
نے کہا اُن کی اُمت مین حافظ قرآن ہونگے اور دوسرے پیغمبرون کی اُمت قرآن حفظ نہین
کرسکینگے اور اپنی کتاب توریت اور انجیل کو بھی اُنکے زمان مین حفظ نہین کرسکینگے عیسی
عم نے جب اُنھون سے یہہ مژدہ کہا کہ پیغمبر آخر زمان آوینگے اور اُن کی شریعت
قیامت تک جاری رہینگی تب یہودی سب نے مانکے عیسی عم کو مار ڈالنے کی مشورت
کی کہ عیسی اگر رہیگا تو ہمارا دین موسی کا باطل و منسوخ کریگا اور پادشاہ اُس زمانے
کا کافر تھا اُس پلید نے بھی اُن مردودون کے ساتھہ اتفاق کیا اور اُن کو حکم دیا تب
چند ملعون جمع ہوکر قصد ہلاکی کے اُن کے کیا پس عیسی عم کے شاگرد حواریون نے اِس
بات کو معلوم کرکے حضرت عیسی سے کہا اُس نے فرمایا تم اپنے خاطر جمع سے رہو مت ڈرو
مجھکو دشمن کیا کرسکتا ہی ۞ مصرع ۞ دشمن چہ کند چون مہربان باشد دوست ۞

پس تم اپنے دین سے محمد مصطفی آخر الزمان کے دین پر ایمان لاکے قائم اور ثابت
رہیو تب نجات پاؤگے ۞ حاصل کلام عیسی عم اپنے حواریون کو لیکر ایک مکان پر گئے
جسکا نام عین السلوک ہی اور یہودیون نے جاکے اُس مکان کو محاصرہ کیا اور رب العالمین
نے جبرئیل کو بھیجا اُس مکان کی چھت شگاف کر عیسی عم کو جو تھے آسمان پر اُٹھا لیگئے
فرشتون کی صحبت مین اُن کو رکھا ۞ اور اُن یہودیون کے سردار کا نام شیوع تھا پہلا وہ

یہودیون عیسی عم کے مارنے کو گھر مین گھسا تھا بہت سا ڈھونڈھا نہ پایا اور مکانے مین اُسکے جب
دیری ہوئی یہودی سب اُسکے پیچھے گئے اُس شیوغ کو جو کہ اول گھسا تھا اللہ تعالی نے بصورت
عیسی عم کے اُسکو کر دیا یہودیون نے عیسی کی صورت دیکھکے بضرب شمشیر اُسکو پکڑ لیا
ہر چند اُسنے فریادی کہ مین شیوغ ہون مجھکو چھوڑ دو ہرگز دے نہ مانے اور کہنے لگے اجی
تم عیسی ہو تم نے اپنے تئین جادو سے شکل شیوغ کی بنا رکھی اور کہنے لگے اچھا ہمنے مانا اگر تو شیوغ
ہی تو عیسی کہان اور اگر تو عیسی ہی تو شیوغ کہان آخر سب کوئی یہہ شبہہ مین پڑ کے
عیسی عم جان کر شیوغ کو پکڑ لیا اور یہہ نہین جانتے تھے کہ عیسی عم کو حق تعالی نے اپنی قدرت
کاملہ سے آسمان پر اُٹھا لیا * اور یہودیون نے کہا کہ ہم نے عیسی کو مارا اور حق تعالی فرماتا ہی *
وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ
لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ * وَمَا قَتَلُوهُ
يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا * اور اُنکے کہنے پر کہ ہمنے مارا مسیح عیسی
مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا اور نہ اُسکو مارا ہی اور سولی پر چڑھایا اور لیکن وہی صورت
بن گئی اُن کے سامہنے اور جو لوگ اِس مین کئی باتین نکالتے ہین وہ اِس جگہہ شبہہ مین پڑے
ہین اُسکی خبر اُن کو کچھ نہین مگر اٹکل پر چلنا * اور اُسکو مارا نہین بیشک بلکہ اُسکو اُٹھا لیا
اللہ نے اپنی طرف اور ہی اللہ زبردست حکمت والا * قرآن شریف مین لکھا ہی یہود کہتے ہین
کہ ہمنے مارا عیسی کو اور مسیح اور رسول خدا اُن کو نہین کہتے یہہ اللہ نے اُن کی خطاب ذکر فرمائی
اور فرمایا کہ اُسکو ہرگز نہین مارا حق تعالی نے اُسکی ایک صورت اُن کو بنا دی اس صورت
کو سولی پر چڑھاتا * پھر فرمایا نصاری بھی اول سے یہی کہتے ہین کہ مسیح کو مارا نہین وہ زندہ
ہی لیکن تحقیق نہین سمجھتے کئی باتین کہتے ہین * بعضے کہتے ہین کہ بدن کو مارا اُسکی روح اللہ پاس
چڑھ گئی * اور بعضے کہتے ہین مارا تھا پھر تین روز مین زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ
بات ثابت نہین ہوتی کہ اُسکو نہین مارا سو یہہ خبر اللہ کو ہی اُسنے بتایا کہ اُسکی صورت کو مارا
اور اُنکے پکڑتے وقت نصاری سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے اُس آن کی خبر نہ اِنکو
نہ اُن کو * کہتے ہین کہ عیسی عم جس دن سے آسمان پر گئے اُسدن سے اور ہمارے رسول

تھا انا تم النبی تک پانسو پچاسی برس گذرے تھے * اور سکندر سے عیسیٰ عم تک تین سو برس اور سکندر سے رسول خدا تک نوسو پچاسی برس ہوئے تھے * غرض لکھنے کا یہہ ہی کہ سکندر بادشاہ سے عیسیٰ عم تک بادشاہ سب گذرے اُس مدت کے اندر کوئی نبی مبعوث نہ تھے انہی مدت کے بعد حضرت عیسیٰ بعد ہوئے * مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اِس شیوغ کو پچاس برس تک ناز و نعمت سے پالا تھا اِسواسطے کہ جب عیسیٰ عم یہود کے ہاتھ مین گرفتار ہونگے شیوغ کو اُن کے صدقے مین دے کے اُن کو خلاص کرینگے * اور فرعون کو اللہ نے چار سو برس تک ناز و نعمت سے پالکے موسیٰ عم کے صدقے مین دریا مین نیل ڈبودیا اور موسیٰ عم کو اُنکی قوم سمیت اُس سے نجات دی * اور چار ہزار برس دُنبہ کو حابیاں کی فردوس اعلی مین پالکے حق تعالیٰ نے اُسکو فداے اُضحیہ حضرت اسماعیل کے کی اور ذبح سے اُن کو نجات دی * اور کافروں کو حق تعالیٰ ناز و نعمت سے اِسواسطے پالتا ہی کہ بعض گناہ مومنون کے اُنکو دوزخ مین دیویگا اور مومن سب آتش دوزخ سے نجات پاوینگے * حدیث مین آیا ہی کہ قریب قیامت کے دجال ملعون خروج ہوکر سارے خلائق کو گمراہ کریگا اور امام مہندی آخرالزمان مومنونکے ساتھہ بیت المقدس مین رہین گے اور عیسیٰ عم آسمان سے نزول ہوکر امام مہندی عم کے ساتھہ سب کافرون کو مشرق سے مغرب تک اور دجال کو مارڈالینگے اور لوگون کو دین محمدی مین لاوینگے اور عیسیٰ عم بھی دین محمدی مین رہینگے جو شخص دین محمدی قبول کریگا اُسکو رکھینگے امان دینگے اور جو شخص دین محمدی قبول نکریگا اُسکو مارڈالینگے * مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو مسلمان کرینگے اور دین محمدی مین سب داخل ہونگے ایک متنفس کافر جہان مین باقی نرہیگا اُسدن عدالت پوری ہوگی شیر اور بکری ایک گھاٹ مین پانی پینگے اور ظالمون کو دور کرینگے چالیس برس امام مہندی کی بادشاہت رہے گی بعد اِسکے انتقال فرماوینگے اور مومن سب اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس دفن کرینگے *

* خبر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ رضی اللہ کے رحم مین آنے کی *

اجماع امت اہل سنت ائمہ اسلام سے یہہ روایت ہی کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان فیض ترجمان و لسان معجز بیان سے خود فرمائے ہین * اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ

نور کی وجہ سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کی نور مہرا تھا * یہ باتفاق ثابت ہی کہ حق تعالی
نے پہلے اپنے نور سے محمد مصطفی صلعم کا نور پیدا کیا اور ان کے نور سے تمام فرشتے عرش و کرسی
لوح و قلم بہشت دوزخ جن و انس اور ساری مخلوقات پیدا کی چنانچہ ذکر اسکا اول کتاب
میں مذکور ہے جسکا اسواسطے یہاں مختصر بیان کیا طول نہ دیا * روضۃ الاحباب اور کعب الاخبار
میں لکھا ہی کہ جس وقت حق تعالی نے آدم صفی اللہ کو پیدا کیا نور محمد مصطفی صلعم کا حضرت
آدم عم کی پیشانی پر ظہور کیا تھا ایسا کہ انکی پیشانی اس نور سے عرش تک چمکتی تھی
پھر آدم عم کی پیشانی سے شیث کی اور شیث سے ادریس عم کی اور ادریس
سے نوح عم کی اور نوح عم سے اسیطرح درجہ بدرجہ منتقل ہوکر ابراہیم خلیل اللہ تک
پہنچا اور ان سے حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کو نصیب ہوا بعد انکے نسلا بعد نسل
عبد المناف تک پہنچا اور عبد المناف کے چار بیٹے تھے ابو الشمس ابو الہاشم ابو المطلب ابو نوافل
* اور ہاشم رسول خدا کے دادا تھے اسواسطے رسول خدا کو ہاشمی کہتے ہیں * اور
ابو المطلب امام شافعی کے دادا تھے اور ابو الشمس ابو جہل کا باپ اور ابو نوافل لاولد تھا ہی
نور محمد صلعم کا عبد المناف سے ہاشم کو ملا اور بعد فوت عبد المناف کے ہاشم کو مکے کی ریاست
اور کنجی خانہ کعبہ کی ملی اتفاقا اسی ایام میں مکے میں قحط ہوا تھا اور اکثر آدمیوں کو رات دن
فاقہ کرتا تھا چونکہ ہاشم کو اللہ تعالی نے محمد مصطفی صلعم کے نور کی برکت سے تونگر کیا تھا
اسنے تمام مکے والوں کی طعام داری کی اور جب دسترخوان بچھاتے روٹیاں توڑ توڑ کر پارہ پارہ کرکے
دسترخوان پر رکھ دیتے کہ کھاتے وقت کوئی معلوم نکرسکے کہ کسنے کتنی کھائیں بایں سبب نام اسکا
ہاشم ہوا اول نام اسکا عمر تھا اور اسے عبد المطلب پیدا ہوا اور عبد المطلب سے کئی بیٹے پیدا
ہوئے جب اسنے نذر کی اللہ کی کہ اگر میرے دس لڑکے پیدا ہونگے تو ان میں سے ایک خدا کی راہ پر
قربان کروں گا * روایت ہی کہ ہاشم کو جب مکے معظمہ کی ریاست ملی خبر ہوئی کہ چاہ زمزم
کے اندر اسمعیل ذبیح اللہ نے گنج رکھا ہی چاہا کہ اسکے اندر سے اٹھا دے تب چاہ کھودا گنج
پایا اور خدا کی مرضی پانی بھی اسکا سوکھ گیا تب اسنے نذر کی کہ اگر گنج مجھکو ملیگا تو چاہ کو
سرنو سے آباد کرونگا اور ایک لڑکے کو قربانی کرونگا تب پھر کھودا خدا کے حکم سے بہت گنج

آسیب پایا * روایت کی گئی ہی کہ اس گنج سے دروازے خانہ کعبہ کے بنوا کے لوہہ اور
فولاد سے اور بنا چاہ زمزم کی کی اور کاہنوں کو بلوا کے حال منذور کا اپنا بیان کیا سبھوں نے
بالاتفاق کہا کہ ایفاے منذور واجب ہی لازم کہ ہر بیٹے کے نام میں قرعہ ڈالو جس کا نام اُٹھیگا
اسکو قربانی کرو پس عبد المطلب کے بارہ بیٹے تھے ہر بیٹے کے نام میں قرعہ ڈالا اس میں نام
عبد اللہ پدر رسول خدا کا اُٹھا اور عبد اللہ کی پیشانی پر نور محمد صلعم کا ظاہر ہوا اسی سبب
سے اُنکی صورت سب بھائیوں سے اچھی زیادہ تھی باپ اور اقربا اُن کو بہت چاہتے تھے اور
قربانی کی خبر جب سنی انکی ماں و اقربا نے عبد المطلب سے کہا کہ ہم عبد اللہ کو قربانی میں نہین
دینگے تم دوسری چیز قربانی کرو تب عبد المطلب نے اپنے علما کو بلوا کے ان سے استفتا چاہا
انھوں نے فتوی دیا کہ یہہ ہو سکتا ہی کہ ان کے عوض دس شتر قربانی کرے تب عبد المطلب
نے عبد اللہ کے عوض دس شتر قربان کیئے اور اس زمانے میں خدا کا یہہ حکم تھا بخبر
دولیت کے آتش آسمان سے آکے قربانی کو جلا کے جاتی تھی علامت مقبولیت کی یہی تھی
پس وہ دس شتر قبول نہ ہوئے پھر دس اونٹ قربانی کیئے یہہ بھی منظور نہ ہوئے آتش
آسمان سے نہ آئی پھر اسیطرح یہان سو تک عبد المطلب نے ذبح کیا * اور بعضے روایت
میں ہی ایک سو اونٹ ذبح کیئے تھے مقبول نہ ہوئے تب سب خویش اقربا نے مانگے خدا کی
درگاہ میں تضرع اور مناجات کی اسیوقت ایک آتش سفید مثال دھوئیں کے آسمان سے
نازل ہوئی اور سب قربانی کو جلا گئی تب مقبول ہوئی سب خوش ہوئے اور شکر خدا کا
لائے اسواسطے رسول خدا نے فرمایا ہی * اَنَا اِبْنُ الذَّبِیْحَیْنِ * یعنے مین بیٹا دو ذبح
کیئے گئے کا ہون یعنے اسماعیل ذبیح اللہ اور دوسرا جناب رسالتمآب کا والد عبد اللہ ابن
عبد المطلب * اور حضرت کی والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد المناف * روایت ہی کہ
ایک دن عبد اللہ کہین کسی کام کو جاتے تھے راہ میں خواہر ورقہ بنت نوفل سے ملاقات ہوئی
اور وہ عورت کتب سماوی سے بہت واقف تھی اور بہت خوب صورت صاحب
عصمت ناکتخدا اور رمال دارکے میں مشہور معروف تھی جب نظر اسکی عبد اللہ پر پڑی
جو جو دکا باعث اور علامات نور محمدی کی توریت اور انجیل میں دیکھی تھی وہ عبد اللہ کے

چہرے پر چمکتے دیکھا اور دیکھتے ہی عاشق اور بیقرار ہو خواہان وصال جب ملاقی عبد اللہ کے
ہوئی اور بولی تم کون ہو تمہارا کیا نام ہی بولا میرا نام عبد اللہ بن عبد المطلب ہی بولی تمہین کو
تمہارے باپ نے نذر قربانی کی تھی بولا ہان وہ بولی مین دختر نوافل و خواہر رقیہ اور تاجر ہون
اگر ہمسے نکاح کروگے تو سو شتر کے بوجھ مال خزانہ تمکو دونگی اور یہ معلوم نہ تھا کہ عبد اللہ نے
بیاہ کیا یا نہین تب عبد اللہ نے ایک بہانے سے اُسکو جواب دیا اور کہا کہ بہت اچھا اپنے
باپ سے پوچھ کر اذن لون تب عبد اللہ نے گھر مین جاکے اپنی بی بی آمنہ سے ہم بستر ہوے
تب وہ نور عبد اللہ سے منتقل ہو کر آمنہ کے رحم مین آیا اور آمنہ حضرت کی والدہ حاملہ ہوئین
بعد اسکے صبح کو اُٹھکے عبد اللہ اس عورت کے پاس گئے کہ جس سے کل وعدہ کر آئے تھے جاکے
اُسے کہا کہ کل جو تمنے مجھ سے نکاح کی بات کہی تھی اب مین آیا ہون اور وہ تو عقلمند تھی
عبد اللہ کے چہرے کی طرف جب نظر کی وہ نور چہرے پر نہ دیکھا تب عبد اللہ سے پوچھا شاید
گھر مین تمہاری بی بی ہی اُن سے مباشرت کر آئے ہو کیونکہ جو نشانی مین نے تمہاری پیشانی
پر کل دیکھی تھی سو آج نہین دیکھتی ہون وہ بولا ہان جو تم نے تجویز کی سو سچ ہی تب وہ
بولی اور مجھکو نکاح کی حاجت نہین کیونکہ جس لئے چاہی تھی سو نہین دوسرے پاس گیا *
روایت کی گئی کہ جب صدف شکم آمنہ رضی اللہ در یتیم نور محمد مصطفی صلعم سے بار دار ہوا
عبد اللہ نے وفات پائی آمنہ بیوہ ہوئین اور رسول خدا پیدا ہونے کے آگے ایک مہینے بائیس
دن کے ابرہہ نام ایک بادشاہ تھا یمن مین وہ مردود خانہ کعبہ توڑنے کو بڑے بڑے ہاتھی
اور لشکر بہت لے کے آیا تھا حق تعالی نے بقدوم برکت آن حضرت صلعم کے اُسکے ہاتھ
سے خانہ کعبہ محفوظ رکھا پس قصہ ابرہہ کا اس کتاب کے مولف نے یہان اختصار کیا کیونکہ
اصحاب فیل کا قصہ سب صاحبون کے نزدیک سورہ فیل مین معلوم ہی اسواسطے فقیر نے
یہان مختصر کیا *

* قصہ بادشاہ ابرہہ کا *

خبرون آیا ہی کہ ابرہہ نام بادشاہ یمن کا تھا اُسنے جب دیکھا کہ ہر سال اطراف و جوانب سے
لوگ مکہ معظمہ کی زیارت کو جاتے ہین مارے بدبختی کے تخم حسد مزرع دل کے اندر بویا
اور ایک مکان احداث کر کے نام اُسکا کعبہ رکھا چاہتا تھا کہ خلق اللہ کو بیت اللہ کے حج کرنے سے

باز رکھکے اپنے خانہ محدثہ میں لاکے عرب سے حج کرواوے ہرچند کہ جہد بے فائدہ کوشش بیہودہ
کیا کہ اپنا خانہ مذکور کو بیت اللہ قرار دیوے یہہ صورت پذیر نہ ہوئی تب بیت اللہ کو توڑنے
کا قصد کیا اِس ایام میں ایک شخص قرشی جاکے اُسکے خانہ محدث کا خادم مقرر ہوا اسنے ایک
شب فرصت کے وقت وہاں گھر میں غائط بول کرکے اور جو کچھ مال اسباب پایا لیکے چلا آیا اور
صبح کے وقت ابرہہ پلید نے وہ حرکت قریش کی دیکھکر طیش میں آیا اور بیت اللہ کے توڑنے
کو لشکر انبوہ اور فیلاں ہمراہ لیکر قصد کیا اور بیت اللہ کی طرف روانہ ہوا اور جو قوم عرب بیت
اللہ کے توڑنے کے مانع مزاحم ہوے اُنسے قتال کرتے اور جب متصل کعبہ مع لشکر اور
ہاتھی جا پہنچا یہہ شان دیکھکے تمام قریش مع قبائل اپنا گھر چھوڑکر پہاڑوں پر جاکے چھپکے دیکھتے
تھے ہرچند کہ فیلبانوں نے چاہا کہ ہاتیوں سے کعبہ مسمار کرے خوف الہی سے کوئی ہاتھی آگے
نہ بڑھا اور فیلاں محمودہ خاص سواری بادشاہ ابرہہ کا تھا اُسنے اُس پلید کو اپنی پیٹھ پر سوار
نہ کیا تب اُس مردود نے دوسرا فیل پر سوار ہوکر کعبہ پر تاخت کیا چاہے کہ کعبہ منہدم کرے
اتنے میں ہزاروں ابابیل خدا کے حکم سے تین تین کنکر چنے مثل مسور کے ایک منہ میں اور
ایک ایک پنجوں میں لیکر آئیں اور سب اصحاب فیلاں اور فیلوں پر اور گھوڑے اور شتر
پر مثال گولہ بندوق کے مارنے لگیں ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے گھسکے پیچھے سے نکل گیا
اور سوار کے پشت سے گھسکے پیٹ سے نکل گیا ایک پل میں حق تعالی نے سب کو
جہنم رسید کیا اور ابرہہ پلید یہہ حال دیکھکے بھاگا اپنے گھر میں لوگوں سے حال اپنا بیان کرتا تھا
اتنے میں خدا کی مرضی سے ایک ابابیل اُس مردود کے پاس گئی اُسنے لوگوں کو دکھایا کہ اِس
قسم کے جانور تھے یہہ کہتے ہی ابرہہ کے سر پر ایک کنکر مارا دم میں اُس مردود کو واصل جہنم کیا
※ کہتے ہیں ہر پتھروں پر نام اُس شخص کا لکھا تھا کہ جس پتھروں سے وہ مارا گیا اور حق تعالی
نے سورہ فیل میں اُسکا بیان فرمایا ※ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ※ تا آخر کیا نہ
دیکھا تونے کیونکر کیا تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں سے کیا نکردیا اُنکے مکر نے بیچ گمراہی
کے اور بھیجے اُن پر جانور پرندہ جماعت جماعت پھینکتے تھے پتھر کنکر سی بس کیا اُنکو
مانند بھوس کھائے ہوئے کے واللہ اعلم بالصواب ※

* جانا عبد المطلب کا واسطے تہنیت بادشاہ سیف ذی الزمان بن ذودن *
* ملک زادہ حمیر کے پاس بعد موت مسروق بیٹا ابرہ بادشاہ مذکور کے *

نقل ہے کہ سیف ذی الزمان جب تخت شاہی پر بیٹھا قبائل عرب واسطے تہنیت کے اسکے پاس جاتے تھے سب پر نوازش کرتے اور قوم قریش کو چونکہ واسطے حفاظت بیت اللہ کے حق تعالی نے عرب کے درمیان معزز کیا تھا وہ سیف ذی الزمان سب قوم سے انکو تعظیم و تکریم زیادہ کرتے تھے اور عبد المطلب بعد تولد دو سال رسول خدا کے بادشاہ سیف ذی الزمان کی تہنیت کو گئے پس بعد حمد و ثنا خداوند مطلق کے اور ادائے آداب شاہی بجا لاکے کہا کہ میں آپ کی تہنیت کو آیا ہوں اسنے کہا تم کون ہو کس قوم سے ہو کیا نام تمھارا ہو کہا میرا نام عبد المطلب بن ہاشم قوم قریش سے ہوں تب بادشاہ نے تعظیم و تکریم سے اُن کو جائے مکانات میں رکھا اور ایک مہینے تک انکی ضیافت کی ایک دن بادشاہ نے بلا کے کہا ای عبد المطلب ہم تمسے ایک بات کہیں تم کسی سے مت کہیو وہ یہ ہی میں نے توراۃ و انجیل اور صحیفوں میں اگلے زمانے کے دیکھا ہی تمھاری قوم قریش میں سے ایک شخص پیدا ہونگے اور تم میں قیامت تک بادشاہی رہے گی عبد المطلب نے کہا ای صاحب مجھکو آپ نے بہت خوش کیا وہ کیا ہی آپ اسکو تصریح کرکے فرماوین اُسنے کہا کہ دیار عرب میں حضرت اسماعیل کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا اُن کے دونوں مونڈھے کے بیچ میں نشان نبوت کا ہی وہ پیغمبر آخر الزمان ہونگے جب وہ پیدا ہوگا قبل بلوغ کے اُن کے ماباپ مرجائینگے چچا اور دادا اُنکا اُن کو پرورش کرینگے اور نام اُنکا محمد اور بہت دشمن اُن کے در پی ہلاکی کے رہیں گے مگر خدا کے فضل سے اُنکا کوئی کچھ نہیں کرسکینگے حق تعالی اُن کو اُن کے کید و مکر سے محفوظ رکھے گا اور اُن پر قرآن نازل کریگا اور اُن کے اصحاب اور اُمت سب اولیا بزرگ ہونگے اور دشمن اُن کے ذلیل و خوار ہونگے اور خلق اللہ انکا دین قبول کرینگے سب خدا پرست ہونگے اور شیطان سب دور ہوگا تمام بت خانہ توڑا جائیگا اور آتش کدہ فارس کا بجھ جائیگا اور گفتار کردار حکمت سب صحیح درست ہوگی امر الہی میں رہیں گے نہی منکر سے باز رہینگے پس عبد المطلب یہ سنکے سجدہ شکر درگاہ باری کا

ہو اور بادشاہ نے اُن کو سو شتر اور دس غلام اور دس لونڈی اور دس رطل سونا اور دس رطل چاندی اور مشک و عنبر اور جواہر دے کے خوش کیا اور جو اُن کے ساتھہ آئے تھے اُن کو بھی خلعت فاخرہ دے کے سرفراز کیا اور کہا کہ ای عبد المطلب جس وقت وہ لڑکا بڑا ہوگا مجھکو خبر دیجیو میں جناب باری میں دعا کرونگا میں اُن پر اعتقاد لایا * حالانکہ پیغمبر خدا اُس وقت تولد ہو چکے تھے دو برس کا سن تھا عبد المطلب کسی سے یہہ راز ظاہر نہیں کرتے تھے اور اس بادشاہ سے بھی نہیں کہا اس بات کو چھپا رکھا اور اپنے مکان پر کے میں آئے * روایت ہی کہ عبد المطلب کی کئی بی بی تھیں سب سے فرزند تولد ہوئے تھے آخری عمر میں خواب دیکھا کہ فاطمہ بنت عمر کو نکاح میں لائیے تب ساتھہ اونٹ سرخ بال کا اور چند دینار زر سرخ فاطمہ بنت عمر کو مہر میں اُسکے دے کے نکاح کیا اور اُسکے بطن سے ابو طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد پیدا ہوئے سب سمیت عبد المطلب کے بیٹے تیرہ تھے * حارث ابو طالب ابو لہب عیداق امیر حمزہ عباس ضرار زبیر عبد اللہ مقوم قثم عبد الکعبہ حجل اور چھہ بیٹیاں تھیں ام حکیمہ صفیہ برّہ عاتکہ اروی امیمہ * اور حارث کے تین بیٹے تھے ابو سفیان اور مغیرہ اور نوفل اور ابو سفیان جس سال میں مکہ فتح ہوا اُسی سال میں مسلمان ہوا * اور ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی اور دو بیٹی اُمہانی اور رحمانہ یے سب فاطمہ بنت اسد کے بطن سے تھے * اور ابو لہب کے دو بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور اُسکی بی بی حضرت معاویہ کی پھوپھی تھی * اور عیداق اور امیر حمزہ اور ضرار اور زبیر یے چار لاولد تھے اور بعض نے کہا امیر حمزہ کے اٹھارہ بیٹے تھے * اور عبد اللہ سب بھائیوں سے صورت اور بزرگی میں زیادہ تھے اُن کے صلب سے سید کونین پیدا ہوئے * اور حضرت عباس کے چھہ بیٹے تھے عبد اللہ اور فضل اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبد الرحمان اور ایک بیٹی صفیہ نام تھا * اور حضرت عباس اٹھاسی برس کے سن میں حضرت عثمان رض کی خلافت کے زمان میں انتقال فرمایا یہہ سب جامع التواریخ سے لکھا ہی *

* ذکر احوال عبد اللہ والد جناب رسالت مآب صلعم کا اور بعضے

بات آنحضرت صلعم کی اپنی ماکے شکم مین رہتے وقوع مین آئی تھی *

راویون نے روایت کیا تورات مین مذکور ہی اہل تورات کو معلوم تھا کہتے تھے کہ ہمارے
پاس جو یحیی بن زکریا کا سفید پشمی جبا ہی جب عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مین پیدا ہووینگا
تب وہ سفید جبہ سے خون ٹپکیگا اور جب ایک مدت کے بعد اُسمے خون ٹپکا تب اُن سب
کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ پیدا ہوا عبد المطلب کے گھر مین مکے مین اور اُن کے پشت سے محمد نبی آخر
الزمان پیدا ہونگے اور وہ ہمارے دین کو منسوخ کرینگے پس یہہ کہکر چند یہودی متفق ہوکر
عبد اللہ کے مار ڈالنے کو مکے مین آکر ایک مدت رہے آخر اُن کو کچھ نکر سکے اور ہزیمت پاکر یہانسے
شام مین چلے گئے * جب عبد اللہ بڑے ہوئے تب کبھی کبھی مکے سے نکلکر میدان کی طرف
سیر کو جاتے تھے اسمین یہہ دیکھتا تھا اپنی پشت سے ایک نور چمکتا ہوا دو پارہ ہوکر ایک پارہ
مشرق کو جاتا ہوا اور ایک پارہ مغرب کو پھر ایک لحظہ کے بعد پشت مین آرہتا تب عبد اللہ
نے اپنے باپ عبد المطلب سے جاکے یہہ حال بیان کیا اُسنے کہا کہ مدت ہوئی ہی مین نے خواب
مین دیکھا تھا پارہ نور میری پشت سے نکلکر چار تقسیم ہوکر چار طرف جاتے ایک حصہ طرف
آسمان کے اور ایک حصہ طرف زمین کے اور ایک مشرق کو اور ایک مغرب کو پھر سب
آکے ایک درخت سبز بن گیا اور دو شخص کو دیکھا نہایت پاکیزہ شکل اُس درخت کے
پاس کھڑے ہوئے مین نے ایک سے پوچھا تم کون ہو وہ بولا مین پیغمبر آخر الزمان ہون یہہ سنکے
مین نیند سے جاگا اور صبح کو جاکے کاہنون سے اُسکی تعبیر پوچھی اُنھون نے مجھ سے بیان کیا کہ
تمھاری پشت سے ایک نبی آخر الزمان پیدا ہونگے جتنی بنی جان اور بنی آدم ہین سب اُنپر
ایمان لاوینگے * ای بیٹا وہ نور میری پشت سے تمھاری پشت مین نقل کیا ہوگا تم خوش رہو
اللہ تمکو خوش رکھے جب یہہ بات لوگون مین انتشار پائی یہودیون کے دل مین حسد پیدا ہوا
تب چند یہودی نے متفق ہوکر قسم کی کہ جب تک ہم عبد اللہ کو نہ مار ڈالینگے تب تک اور
کچھ کام نہین کرینگے یہہ کہکر مکے مین جاکر مدتون رہے ایک دن عبد اللہ کو میدان کی طرف تنہا جاتے دیکھا
تب دشمن فرصت پاکے عبد اللہ کے مارنیکو ننگی تلوار لیکے میدان کی طرف چلے اتفاقا وہب
بن عبد المناف جو پیغمبر خدا کا نانا تھا وہ اُسکے قریب تھے اُسنے دور سے دیکھا کہ عبد اللہ کو یہود

مارنے آتے ہین تب بہشت پناہ اُٹھا ہوا اور آسمان کی طرف جب نظر کی دیکھا کہ ایک
جماعت فوج کی آسمان سے بصورت آدمی کے تلوار ہاتھہ مین لیکر ان یہودیون کو مارنے آتے ہین
پس ایک لحظہ وہان کھڑا ہوکے دیکھا اُنھون نے آکے اُن یہودیون کو مار ڈالا اور وہب بن
عبد المناف یہہ حال دیکھکے اپنے گھر مین بی بی سے جاکے کہا کہ تم عبد المطلب سے جاکے یہہ بات
کہو کہ میری بیٹی آمنہ سے تم عبد اللہ کو بیاہ دو اور اُسی وقت اُن کی بی بی نے عبد المطلب سے
جاکے یہہ بات کہی کہ میری بیٹی آمنہ کا بیاہ اپنے بیٹے عبد اللہ سے کر دو تب عبد المطلب نے قبول
کیا عبد اللہ کا بیاہ آمنہ رضی اللہ کے ساتھہ کر دیا اور اپنے گھر مین رکھا اور قریش کی عورتین جو
عبد اللہ سے نکاح کی تسمار کھتی تھین وہ سب عبد اللہ کے نکاح کی خبر سنکے اُسکے غم مین سب
بیمار ہو گئین * کہتے ہین کہ اسکے غم سے چالیس عورت مرگئین اور جو زیب و زینت و بارسائی
اور پرہیزگاری آمنہ رضی اللہ کو تھی یہہ کسی عورت مین قریش کی نہ تھی * وہ نور جو محمد مصطفی
صلعم کا عبد اللہ کی پیشانی پر چمکتا تھا پھر وہ نور اللہ کے حکم سے بارھوین تاریخ جمادی الثانی کے
شب جمعہ مین عبد اللہ کے صلب سے آمنہ رضی اللہ کے رحم مین آیا اور اُسی شبکو رضوان پر
حکم ہوا دروازے بہشت کے کھولدئے اور اُسی شبکو تمام بت کفار کے نگون سار ہوئی
اور تخت ابلیس کا اُلٹ گیا اور سب کے سردار شیطان لعین مشرق سے مغرب کے دامن
کوہ مین جاکے چلا چلا کے رونے لگا اُسکی آواز سنکے تمام شیاطین وہان جمع ہوکر کہنے لگے ای سردار
ہمارے کس لئے تم روتے ہو کیا مصیبت تمپر پڑی ہی وہ ملعون بولا کہ اُنسے اور کیا مصیبت
ہوگی کہ محمد آخر الزمان کا آج تک نہ تھا اب زمان ظہور اسکا قریب ہوا جب وہ پیدا ہوگا سارے
جہان کے مخلوق تابع اُسکے ہونگے دین اسکا قیامت تک جاری رہیگا اور لات و عزا ہماری باطل
کریگا تمام خلق مشرق سے مغرب تک مسلمان ہوگی اور اُسکے واسطے خدائے تعالی نے
ہمکو بہشت سے نکال دیا مردود کیا اب اگر سر پتھر پر یا پتھر سر پر مارونگا تو بھی کچھ نہو سکیگا
سب دیون نے اُسے کہا کہ تم خاطر جمع سے رہو ہم جسطرح سکیںگے بنی آدم کو گمراہ کرینگے
اور لات و عزا کی عبادت ان سے کرواوینگے ہرگز خدا کی راہ جانے نہ دینگے اور وہ سردار شیطان
نے کہا کہ تم کسطرح اُنکو خدا کی راہ سے بہکاوگے ہمکو کہو بھلا وہ تو راہ نیک اختیار کرینگے

نہی منکر سے باز رہینگے خیرات زکواۃ صدقہ راہ اللہ دینگے حرام کاری نہین کرینگے تب دیوٗن نے کہا کہ کچھ پروا نہیں ایسا کرینگے کہ ہم عالمون کو کسی کام مین مغالطہ دے کے فریفتہ کرینگے اور جاہلون کو دولتکی غروری مین گمراہ کرینگے بھلا رکھینگے اور زاہدون کو زہد کی نمودری مین ڈالینگے اور صاحب طاعت کو ریاکاری مین خواہش دلاوینگے پھر سردار شیطان نے کہا جب وہ علم اور زہد مین مستغرق ہونگے تم کسطرح اُن پر غالب ہوگے راہ راست سے بہکاوگے دیوٗن نے کہا کہ ہم اُن کو ہوا حرص کی راہ مین شہوت دلاوینگے طام کروا وینگے اسی طرح ہماری متابعت وہ کرینگے جو ہم کہینگے اسی کو سنینگے اور عمل کرینگے تب سردار شیطان نے کہا اب مجھکو خاطر جمع ہوئی * خبر ہی کہ اُسس زمانے مین کے ملک مین قحط تھا لوگ مارے بھوکھکے عاجز تھے کھانے بغیر مرتے تھے جب آمنہ ہی اللہ حاملہ ہوئین تب خدا کی رحمت سے پانی برسا زمین سیراب ہوئی تمام سبزہ اور اشجار ہوئے اور میوے پھلے لوگ کھانے لگے تب تنگی قحط کی جاتی رہی اور راحت آئی اور جتنے وحوش وطیور وموروملخ اور خانہ کعبہ جو آمان دونون جہان کا ہی سب نے آن سرور کائنات کی بشارت دینے لگے کہ ظہور پیغمبر آخرالزمان کا قریب ہوا * اور کہتے ہیں کہ چند روز کے بعد عبد اللہ نے انتقال کیا تب زمین اور آسمان سے آواز آئی یارب تیرا محبوب محمد یتیم ہوا اور جناب باری سے خطاب آیا ای فرشتے زمین و آسمان مین اُسکا نگاہبان اور معین اور پالنے والا مین ہون اُسکے مان باپ سے کیا ہوسکتا ہی وکہتے ہیں کہ آمنہ رضی اللہ نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوکر کہتا تھا ای آمنہ تیرے پیٹ مین جو ہی وہ سرور کائنات ہی جب وہ تولد ہوگا نام اُسکا محمد رکھیو اور کہیو * اَعُوْذُ نَا بِوَاحِدٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ * پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ سے شر سے کل حاسد کے * پس یہہ خطاب آمنہ رضی اللہ نے اپنے سسر عبد المطلب سے جاکے بیان کیا اُنھنے تعبیر اس خواب کی بیان کی اور کہا کہ کسی سے یہہ راز مت کہیو *

* تولد نامہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا *

مروی ہی کہ آن حضرت صلعم بارہوین تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ وقت صبح صادق کے تولد ہوئے اور جو عجیبات غریبہ اُسی شب مین آمنہ رضی اللہ نے دیکھا تھا سو

بیان کیا جاتا ہی کہتے ہین کہ جنیے کے وقت آمنہ رضی اللہ اکیلی تھین کوئی اُن کے پاس نہ تھا
اُسوقت ایک آواز دہشت ناک آسمان سے آئی وہ ڈر گئین اور متحیر ہوئین اور بولین
الہی یہہ کیا ہوا اور ایک مرغ ہوا سے آکے آمنہ رضی اللہ کا سر ملنے لگا تب وہشت جاتی رہی
اور آمنہ کہتی تھین کہ کچھ شربتی اُسوقت مجھکو لاکے دیا مین کہا گئی اور ایک نور مین نے
دیکھا مجھسے نکل کر آسمان پر گیا بعد اُسکے کئی عورت کو دیکھا بہت خوبصورت مین نے دریافت
کیا تھا شاید یے عبدالمناف کی بہتیان ہین مین بہت خوش ہوئی کہ وے میرے کام کو آئین
ہین ۔ مجھے معلوم ہوا وہ نہین اور کوئی اجنب ہین وے میرے پاس آکے مجھکو تسلی دیتے
لگین اُسوقت معلوم ہوا بی بی مریم اور آسیہ خاتون جو فرعون کی بی بی تھین وے دونون خدا
کے حکم سے بہشت سے حورون کو لیکے میری تہنیت کو آئین اور ایک آواز مین نے کسی کو
ترکے کو آدمیون کی چشم سے پوشیدہ رکھیو اور دیکھا کئی آدمی کو ہاتھون مین اپنے سلفچی
آفتابہ زر کا اور عطریات خوشبو مشک و عنبر لیکے آئین ہوا پر معلق کھڑے ہین اور مرغ
سب ہوا کے کہان کہان سے میرے گھر پر آئے چونچہہ اُن کے زمرد سبز کے اور پر اُن کے
یاقوت سرخ کے تھے اُن کو دیکھتے ہی آنکھین میری روشن ہوگئین اور تین علم بادشاہی مین نے
دیکھا ایک مغرب کو اور ایک مشرق کو اور ایک کعبہ پر کھڑے ہوئے اُسوقت درد جننے
کا مجھ پر غالب ہوا اور یہہ آواز آئی کہ نور سلطان آخر الزمان عالم خلوت سے عالم صورت مین
نزول فرمایا اور آفتاب سعادت برج اقبال سے طلوع فرمایا اور سایہ چتر ہمایون نبی آخر
الزمان کا اوپر خاکساران کے ڈالا اسی وقت سید کونین تولد ہوئے اور پیشانی روشن
آپکی اوپر زمین کے رکھکے سجدہ شکر درگاہ الہی کے ہوئے بعد اُسکے دونون ہاتھ اُٹھاکے
آسمانکی طرف مناجات کی اور یہہ کلمہ کہا لا الہ الا اللہ انا محمد رسول اللہ ؁ بعد اُسکے ایک ابر
سفید آکے میرے کو وے سید کونین کو اُٹھا لیگیا اتفاقا اُس شبکو میرے گھر مین چراغ
نہ تھا باوجود اس تاریکی کے گھر ایسا روشن و منور ہوا اُسوقت کوئی چاہتا تو سوئی مین تاگا
دے سکتا اُسکی روشنی سے ملک شام تک نظر آیا پھر ایک آواز آئی کہ محمد کو مشرق
اور مغرب اور تمام جنگلون مین لیجا کے پھراؤ دکھاؤ تمام خلائق مین نام اُنکا ظاہر ہو ؁ اور

ایک ابر سفید نمودار ہوا اُسسے آواز آئی کہ محمد کا نور پیغمبروں کی آرواح پاس پہ جاوے * اور ایک دوسرے سفید ابر سے یہہ آواز آئی کہ محمد بادشاہ ہر دو جہان کا محمد بادشاہ کون و مکان کا * اُسیکے حلقہ اطاعت میں تمام خلق رہینگے * حلیمہ کہتی تھیں کہ یہہ آواز سنکے میں متعجب ہوئی پھر تین شخص کو دیکھا چہرا انکا مانند آفتاب کے روشن اور آن میں سے ایک کے ہاتھہ میں آفتابا چاندی کا اور ایک کے ہاتھہ میں طشت سونے کا اور تیسرے کے ہاتھہ میں ریشمی کپڑا سفید اور محمد صلعم کو لیکے آئے اور اس ریشمی کپڑے سے ایک انگوٹھی نکالی اور اس آفتابے کے پانی سے مہر تن محمد صلعم کا دھلا کے انکے دونوں مونڈھے کے بیچ میں اس خاتم سے مہر نبوت کی کردی پھر اس کپڑے سے لپیٹ کے میری گودی میں لاکے دیا اور ان میں سے ایک نے لڑکے کے کان میں بہت سا کچھ کہا اسکا میں نے کچھ دریافت نکرسکی کہ کیا کہا اور دوسرے شخص نے دونوں آنکھیں انکی چوم کے کہا کہ ای محمد الله نے تمکو علم لدنی بخشا جمیع پیغمبروں سے علم اور حلم تمکو زیادہ دیا * پھر تیسرا شخص اُن میں سے آکے محمد صلعم کے منہہ پر منہہ رکھکے جیسا کہ کبوتر دانہ کھلاتا ہی اپنے بچے کو ویسا ہی منہہ میں منہہ رکھکے کہا یارسول الله یاحبیب الله تمکو بشارت ہی کہ علم اور بردباری الله نے تمکو سب عنایت کیا * پھر کئی شخص آکے میری گودی میں سے لڑکے کو اُٹھا لیگئے میں اکیلی گھر میں متفکر رہی یا الله یہہ کیا ماجرا ہی پھر اسی گھڑی لڑکے کو لائے چہرہ انکا مانند ماہتاب کے چمکتا تھا اور پھر ایک آواز آئی ای آمنہ اس لڑکے کو حفاظت سے رکھہ کچھہ اندیشہ مت کر انکو آدم کے پاس میں لیگیا تھا خدا انکا حافظ و ناصر ہی * پھر میں نے دیکھا ایک شخص نے انکے منہہ میں بوسہ دیکے کہا بشارت ہی تمکو ای محمد جو تمپر ایمان لاویگا وہ حشر کے دن تمہاری امت میں داخل ہوویگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی پاویگا * یاالله ہم عاصی گنہگاروں کو انکی محبت میں ہمیشہ رکھہ انکی شفاعت کا اُمیدوار کر آمین یارب العالمین *

* روایات عبدالمطلب کی کہ رسول خدا کے شب تولد
میں اُنہنے جو جو کرامات دیکھی تھی اُسکا بیان ہی *

روایت میں آیا ہی عبدالمطلب رسالت پناہ کے شب تولد میں گھر میں تھے کہا عبدالمطلب

سے کہ آدھی رات کو میں نے شب تولد میں ایک آواز سنی جب میں نے آسمان کی طرف
نظر کی دیکھا کہ فرشتے سب تکبیر کہہ رہے ہیں اور بتون کو دیکھا زمین پر گر کے سب ٹوٹ گئے *
پھر دوسری ایک آواز آئی بشارت باد ای اہل زمین نبی آخر الزمان پیدا ہوتے ہیں اور
آب رحمت انکے دھلانے کو لایا ہو رخانہ کعبہ اسوقت حرکت میں آیا اور سجدہ دیا مگر اسوقت
مجھکو شکر خواب تھا اور دل میں کہا کہ دیکھا چاہیے یہہ کیا ماجرا ہی تب میں نے بنی شیبہ کے
دروازے سے نکل کے کوہ صفا مروہ کو دیکھا وہ لرزہ میں آیا اور اسکے دیکھتے ہی مجھکو بھی لرزہ
آیا پھر چارون طرف سے یہہ آواز آنے لگی ای قریش مت ڈرو وادو دہین اللہ اور رسول
ناک ہوا چپکا ہو رہا یہہ اندیشہ مجھکو ہوا کہ آمنہ کے گھر پر کیونکر جاؤن بہرصورت اسکے مکان پر
گیا دیکھتا ہون کہ مرغ سب ہوا کے آمنہ کے مکان کے چارون طرف گھوم رہے ہین اور ایک ٹکرہ
ابر اسکے مکان کے اوپر سایہ دار ہوا یہہ دیکھکے میں بے اختیار ہو کر گر پڑا اور جب ہوش میں
آیا چاہا کہ آمنہ کے حجرہ میں جاؤن کیا ماجرا ہی دیکھون بہت کوشش کر کے میں اسکے حجرے
کے دروازہ پر گیا بو سے مشک اور عنبر اور عود کی پائی اور اسکے حجرے کے دروازہ کھول کے
بہاد و چشم کے درمیان پیشانی آمنہ کی نظر میری پڑی چونکہ وہ جائے نور محمد مصطفی صلعم کی تھی
وہ نور میں نے نہ دیکھا اسوقت میں چاہتا تھا کہ گریبان اپنا پارہ پارہ کرون آمنہ سے پوچھا ای آمنہ
سوتی ہو یا جاگتی ہو بولی جاگتی ہون میں نے کہا وہ نور جو تمھاری دو چشم کے درمیان پیشانی پر
تھا کیا ہوا بولی وہ نور محمد میں جنی ہون میں نے کہا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ میں دیکھون وہ
بولی آج دکھلا نہیں سکونگی میں نے کہا کیون بولی کہ جس وقت وہ لڑکا پیدا ہوا ایک شخص
غائب سے آکے مجھکو کہنے لگا ای آمنہ اس لڑکے کو تین دن تک کسی کو مت دکھائیو یہہ سنتے
ہی میں نے شمشیر میان سے کھینچ کے کہا کہ کسنے تمکو منع کیا اسکو لاؤ مجھے دکھلاؤ نہین تو
تجکو مار ڈالونگا تب وہ بولی کہ بہت اچھا آپ دادا ہین حجرے میں آکے دیکھیے صوف اور
پارچہ حریر میں سلا رکھا ہی تب میں نے ارادہ کیا کہ لڑکے کو دیکھون دو میں حجرے سے ایک
مرد مہیب شکل نکل آیا ایسا میں نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا مجھ سے وہ کہنے لگے تم کہان
جاتے ہو میں نے کہا لڑکے کے دیکھنے کو وہ بولا اسوقت جاؤ دیکھنے نہین پاؤگے جب تک کے

تک فرشتے انکی ملازمت سے فراغت نہو وین تب تک بنی آدم کو فرشتون کی مجلس مین جانا منع ہی یہہ بات سنکے میرا بدن کانپنے لگا اور شمشیر ہاتھہ سے گر پڑی وہان سے پیچھن پھرا دیکھنے نہ پایا اور چاہا کہ قریشیون کو جاکے اسکی خبر کرون زبان میری بند ہو گئی ایسا کہ سات دن تک کسی سے بات نکر سکا * مجاہد رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ ابن عباس سے پوچھا تھا کہ وہ مرغ سبز اور ابر سفید جو آمنہ کے گھر کے اوپر سایہ دار تھا وہ کیا تھا اُسنے کہا کہ اُسمین سرّالہی تھا * عبد المطلب نے کہا کہ مین نے اُسوقت سنا آسمان اور زمین سے یہہ آواز آئی بامعشر الخلائق محمد حبیب خدا اشرف انبیا ہی مبارک ہو اُس گھر کو کہ جسمین وہ ہی * منقول ہی کہ جسوقت رسول خدا تولد ہوئے اُسوقت تمام بت جہان کے شکست ہوئے اور آتشکدۂ فارس ہزار برس کی بجھہ گئی نوشیروان کے بالاخانے پر بارہ برج تھے سب ٹوٹ پڑے لات دھڑا کر پڑا * مصرع * تزلزل در ایوان کسری فتاد * معارج النبوت مین لکھا ہی نوشیروان کی سلطنت رسول خدا کے زمان تولد تک بیالیس برس گذری تھی * اور زمان عیسی عم کا رسول خدا تک چھہ سو برس گذرے تھے * اور زمان اسکندر رومی آٹھہ سو برس ہو اتھا * اور داؤد عم کا زمان ایک ہزار آٹھہ سو برس * اور موسی عم کا زمان دو ہزار آٹھہ سو برس * اور زمان ابراہیم عم کا تین ہزار ساتسو برس اور بعضے روایت مین تین ہزار ستر برس گذرے تھے * اور زمان نوح عم کا چار ہزار ایک سو نو برس اور بعضے روایت مین آیا ہی چار ہزار چہار سو نناوی برس گذرے تھے * اور زمان آدم عم کا چھہ ہزار ایک سو ترسٹھہ برس گذرے تھے یہہ لب اسیر مین لکھا ہی اور بعضے روایت مین چھہ ہزار ساتسو پچاس برس گذرے تھے حضرت آدم سے ہمارے رسول خدا خاتم النبیین رسول رب العالمین کے پیدا ہونے تک * اور کرسی نامہ آن حضرت صلعم کا یہہ ہی * محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن عبد الہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک نزدیک محدثون کے متحقق ہی اور عدنان سے حضرت آدم تک

روایت میں بہت اختلاف ہی اور بعضے روایت میں آیا عدنان بن اُد بن اُود بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم خلیل الله بن تارح مشہور آذر بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشاذ بن سام بن نوح عم بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ بن بارد بن حضرت مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدم عم اور آنحضرت صلعم کے والدہ شریفہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ اور مرہ سے آدم عم تک حضرت کی والدہ شریفہ کا نسب نامہ بھی پہنچتا ہی جیسا لکھا گیا اُپر اسواسطے پھر یہاں ہمنے تکرار نہ لکھا واللہ اعلم بالصواب *

* روایات حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کہ وہ رسول خدا کو دودھ پلائی تھین *

حلیمہ رضی اللہ روایت کرتی ہین کہ جس سال رسول خدا صلعم پیدا ہوئے اُسی سال عرب میں قحط تھا بلکہ ہمارے گھر میں سب کے سب بھوکھے تھے مارے بھوک کے مین اپنے بھائی کو ساتھ لیکر میدان میں جاکے گھاس چھیل لاکر اُسے بیچ کے قوت حاصل کرتی اور شکر خدا بجالاتی اور اُسوقت مین حمل سے تھی تکلیف بھوک کی اُٹھاتی تھی اور جب مین جنی لڑکے کا نام ضمیرہ رکھا اور اُسوقت مین لڑکے کے دودھ کے واسطے حیران پریشان رہتی تھی کچھ کھانے نہین پاتی یہانتک کہ دن رات سات دن مین بھوکی رہی فاقے گذرے بے تاب ہوگئی کچھ ہوش نہ تھا ایک رات خواب مین دیکھا ایک چشمہ پانی اُسکا نہایت سفید دودھ سے زیادہ اور خوشبو زیادہ مشک عنبر سے ایک شخص نے مجھکو کہا کہ اس چشمے سے جتنا چاہو پیؤ تب تمہارا دودھ زیادہ ہوگا اور جب مین نے اُسسے پانی پیا اُسنے کہا مجھکو تم پہچانتی ہو مین نے کہا نہین اُسنے کہا مین شکر ہون کہ تمنے حالت قحط مین بہت تکلیف اُٹھائی بغیر کھائے پیئے شکر خدا بجالائی حق تعالی نے مجھکو بصورت آدمی کے تمہارے پاس بھیجا تاکہ تمکو خوش کرون تم مکے مین جاؤ تمہاری فراخوری ہوگی یہ بات کسی سے مت کہیو حلیمہ کہتی تھین کہ اُسنے میری چھاتی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خدا تمہاری روزی زیادہ کریگا اور دودھ تمہارا زیادہ ہوگا تم مکے مین جاؤ اُسیوقت مین نیند سے جاگ اُٹھی اور چھاتی میری

دودھ سے بھری تھی مثال مشک کے جو ناتھا بنی سعد کی عورتون نے جب یہہ حال میرا دیکھا
مجھہ سے کہنے لگین کہ اس قحط مین ہم سب کی جان بلب آئی قریب الہلاک ہوئے اور تمکو اسکے
خلاف دیکھتی ہون تم کیا کھاتی ہو کہو اور اسکا جواب مین نے کچھہ نہ دیا اسواسطے کہ خواب مین
مجھکو ممانعت تھی کہ یہہ بھید کسیسے نہ کہنا * پھر دوسرے دن مین اپنی عادت پر گھاس
چھیلنے کو میدان مین گئی اسمین ایک آواز غایب سے آئی یہہ کہ ایک لڑکا قریش کی قوم مین
پیدا ہوا ہی مبارک اور سعادت اس شخص کی ہی کہ جو اُسکو گود مین لیکے دودھ اپنا پلاویگی
اور قوم بنی سعد کی عورتین یہہ سنکے پہاڑ کے اوپر سے اُتر آئین اور اپنے اپنے شوہر سے جاکے یہہ
احوال کہا تب سب متفق ہوکر مکے کو چلی اور مین بھی اُنھون کے ہمراہ پیچھے پیچھے گدھے پر
سوار ہو کے چلی اور میرا شوہر بھی میرے ساتھہ تھا چلنے مین سستی کرتی تھی اسواسطے کہ
گدھا میرا بہت لاغر تھا ساتھی سنگاتی ہمارے آگے سب نکل گئے مین آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے چلی
جاتی تھی جس کھوہ اور میدان اور غار مین پہنچتی تھی یہہ آواز مین سنتی تھی ای حلیمہ تمکو مبارک ہو
ہو اسیطرح تیسرے ایک غار مین جب جا پہنچی وہین ایک شخص کو دیکھا قد و قامت مین
بالا اور عصا ہاتھہ مین نورانی چہرہ غار سے نکل آیا اُسے دیکھتے ہی آنکھین میری بھر گئین اور
وہ میرے پاس آکے میرے پیٹ پر ہاتھہ رکھکے کہنے لگا ای حلیمہ سلامت رہو سعادت دارین
تمکو حاصل ہوئی اللہ تعالی نے دودھ پلانے کو پیغمبر قریش کو تمکو مقرر کیا * یہہ سنکے مین نے
اپنے شوہر سے کہا جو مین دیکھتی سنتی ہون غیب سے تمکو کچھہ معلوم ہی وہ مجھہ سے کہنے لگے کہ
گیا ہوا ہی تمکو خیر تو ہی کیا تو دیوانی ہی اور مین یہہ اندیشہ کرتی ہوئی راہ مین چلی جاتی تھی
کہ ہمارے ہمراہ کے لوگ مجھکو مابین راہ ملین جب مکے کے قریب جا پہنچی ایسا کہ مجھسے چھہ
کوس کعبہ باقی تھا اور سب عورتین قوم بنی سعد کی اس عرصے مین مکے جا داخل ہوئین اور مین اپنا
مال اسباب اور سواری کا گدھا یہان چھوڑ کے صرف اپنے شوہر کو لیکے گئی شہر مکے مین
داخل ہوئی اور بنی سعد کی عورتون کو دیکھا وے مکے سے پھر آتی ہین اور مین متردد و اداس
کی ہوئی اور کہا کہ الہی ہمکو وہ دولت نصیب ہوگی یا نہین جو تو نے کہا تھا اسمین عبد المطلب
کو دیکھا چلے آتے ہین دائی دودھ پلائی کی تلاش کرتے ہوئے اور پکارا ای عورتین قوم بنی سعد

کی تم میں کوئی دودھ پلائی دائی ہی میں نے کہا کہ میں ہوں تب عبد المطلب نے کہا تم کون ہو
کس قوم سے ہو میں نے کہا کہ میں بنی سعد کے قوم سے ہوں بولا تیرا کیا نام میں نے کہا حلیمہ
تب اسنے کہا ای حلیمہ یہہ بہت اچھی بات ہی ایک لڑکا محمد نام یتیم تم اسکو دودھ
پلاؤگی اسکی اُجرت میں تمکو دونگا سب بنی سعد کی عورتوں سے میں نے کہا کسی نے اسکو
انپال نکہا اور کہا کہ یتیم لڑکے کو دودھ پلانے سے کیا فائدہ پس تم اسکو دودھ پلاؤ
الله تعالی تمکو اسکا اجر دیگا شاید اسکے باعث تم عزیز ومکرم ہو جاؤ تب میں نے کہا بہت
اچھا میں اپنے شوہر سے پوچھوں تب دودھ پلاونگی پس عبد المطلب نے مجھکو قسم
کھلاکے کہا کہ تم ضرور آئیو میں نے کہا بہت اچھا میں آونگی تب میں نے اپنے شوہر سے
پوچھا وہ بولا بہت خوب تم جاؤ اسکو دودھ پلاؤ نیک کام سے مت پھیرو میں بہت
خوش ہوں شاید اُسے مجھکو فیض پہنچے اور میں نے دیکھا جب بنی سعد کی قوم اُسے
باز آئی کہ یتیم لڑکے کو دودھ پلانے سے کیا فائدہ ہوگا مجھکو بھی دل میں کچھ آگیا دودھ پلانے
یاؤں یانہ دوں ایک بھتیجا میرے ساتھ تھا اسنے مجھکو کہا ای خالہ جان سب عورتیں
تم بنی سعد کی سے بے نصیب گئیں تم مت جاؤ اور مجھکو یہہ بات پسند آئی کہ سب پھیر
گئیں میں نہ جاؤنگی اگر یہہ لڑکا یتیم ہوا تو کیا ہوا میں گود میں پالونگی دودھ دونگی جو میں نے
خواب میں دیکھا ہی یہہ ہرگز جھوٹھ نہیں ہوگا میں یہہ سوچکر عبد المطلب کے پاس گئی
اور وہ لڑکا طلب کیا وہ خوش ہو کر میرا ہاتھ پکڑکے آمنہ کے گھر میں لیگئے میں آمنہ کو
دیکھا مانند ماہ کے گھر میں بیٹھی اور محمد عم کو سفید حریر کے کپڑے میں لپیٹ کے سلا
رکھا اور اُنکا سینہ مبارک پر جب میں نے ہاتھ اپنا رکھا اسوقت آن حضرت شکر خواب
سے جاگے اُٹھے اور آنکھ کھولی لب مبارک خندہ ہوے اور ایک نور میں نے دیکھا چشم مبارک
سے نکل کر آسمان کی طرف گیا میں نے اُن کو اُٹھاکے گود میں لیا اور داہنے طرف کا دودھ اپنا
دھوکے اُن کے منہہ مبارک میں دیا تب اُسنے دودھ پیا اور بائیں چھاتی جب اُن کے منہہ میں
رکھی نہ پیا ابن عباس نے روایت کیا کہ رسول خدا نے حلیمہ کا دودھ دونوں چھاتی سے
اسواسطے نہیں پیتے تھے حق تعالی نے اُن پر الہام فرمایا تھا کہ حلیمہ کا لڑکا جو دودھ پیئیگا تم اُسکو

مت پیو تم ایک چھاتی حلیمہ کی پیو اور اسکا لڑکا ایک پینے کا دونون تم مت پیو تاکہ درجہ
مساوی ہو پس یہہ عدل کی نظر سے دونون دودھ حضرت نے نہ پیا * حلیمہ کہتی تھین کہ
جب تک رسول خدا اول دودھ نہ پیتے تب تک میرا بیٹا بھی نہین پیتا اور دودھ پر منہ
نہین رکھتا تھا اول وہ پیتے پیچھے میرا بیٹا پیتا اور داہنی چھاتی رسول خدا پیتے اور بائین کی میرا
بیٹا پیتا * ایک وقت آن حضرت کو کاندھے مین لیکر مین اپنے شوہر کے پاس گئی اسنے لڑکے
کو دیکھا کہ سجدہ کیا درگاہ باری کا ہوا شکر کیا اور مجھکو کہا اے حلیمہ خوش باش کوئی آدمی
عرب مین نصیب ور اس سے زیادہ نہین ہوگا * حلیمہ کہتی تھین کہ جب رات ہوئی کے پاس
بٹھا ایک جگہہ ہی وہان مین چار شب رہی اور پانچوین شب کو خواب مین دیکھا ایک شخص
نورانی چہرہ حضرت کے سرہانے مین آکے بیٹھا اور حضرت کا منہ چوما یہہ دیکھکے مین نے اپنے
شوہر سے کہا اسنے کہا خاموش یہہ کسی سے مت کہو یہہ علامت اقبال ہی اور اسکے
بڑے دن جو عورتین قوم بنی سعد کی مکہ مین آئی تھین سبکی سب پھر اپنے گھر کی طرف
مراجعت کی اور مین بھی آمنہ رضی اللہ سے رخصت ہو کر رسول خدا کو لے گدھے پر سوار ہو کے
سبکے ساتھ چلی اور میرے گدھے نے تین مرتبہ کعبہ کی طرف سجدہ کرکے رو بسوے آسمان
کے کیا اور روانہ ہوا کے چلا اور ہمراہ کے لوگ مجھکو دیکھکر متحیر ہوئے پوچھنے لگے اے حلیمہ
یہہ وہ گدھا ہی جو تیرے ساتھ آیا تھا بولی ہان وہی ہی جو میرے ساتھ آیا تھا سب کے پیچھے
چلتا تھا اور خدا کے حکم سے اسوقت گدھا نے کہا اے لوگو مین وہ گدھا ہون جو لاغر تھا اب مین
تازہ ہوا اس سبب سے اسکی خبر تمکو معلوم نہین کہ میری پیٹھ پر سوار کون ہی کہ خاتم
الانبیا ہی مین باربردار ہون اسائے زور میرا زیادہ ہوا * حلیمہ سے روایت ہی وہ کہتی تھین
کہ گدھا میرا سب قافلہ کے آگے نکل گیا اور جہان ہم منزل کرتے حضرت کے طفیل سے
وہان گھاس پیدا ہوتی اور سب چوپائے کھاتے جب مین اپنے گھر مین پہنچی آن صلعم
کی برکت سے بکریان میری دبلی تھین سب موٹی تازی ہوگئین اور دوسرون کی بکریون سے ہماری
بکریون نے بہت بچے دینے لگین اور بہت دودھ ہوا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ لوگ ہماری
بکریون کے ساتھ اپنی بکریان لاکے باندھ دیتے تھے تب انھون کی بکریان بھی بچے اور بہت

دودھ دیتی * کہتے ہین کہ یہہ سب حلیمہ کی برکت سے ہی اسواسطے کہ وہ سرور کائنات کی
دائی تھین اور حق تعالی نے خلائق کے دل مین محبت ڈالی تھی جو شخص رسول خدا کو دیکھتا
بہت پیار اور محبت کرتا اور جب آنحضرت ترستے ہوئے بات کرنے لگے اول یہہ کلمہ کہا
والله اکبر الله اکبر الحمد لله رب العالمین لوگ یہہ سنکے متعجب ہوئے حلیمہ نے کہا کہ
اسسے بھی اور عجیب غریب بات واقع ہوئی ہی جبتک حضرت دودھ پیتے روز
ایک بار پیشاب کرتے اپنی عادت معین پر اور بچھونا پیشاب پاک کرنے کی حاجت
ہوتی فورا پیشاب خشک ہو جاتا اثر نجاست معلوم نہین ہوتی * اور جب پیغمبر بڑے
ہوئے میدان کی طرف کبھی کبھی تشریف لیجاتے اور کوئی لڑکے کے ساتھ نہین کھیلتے الگ
جاکے ایک کنارے بیٹھکے ذکر الہی کرتے جب عمر شریف آنحضرت کی چار برس کی ہوئی
مجھ سے کہنے لگے کہ مین اپنے خویش اقربا کو نہین دیکھتا ہون کہان ہین مین نے کہا کہ وے
بکریان لیکے میدانون مین رہتے ہین رات کو گھر مین آتے ہین رسول خدا یہہ سنکے رونے لگے اور
کہا کہ مین یہان اکیلا نہین رہونگا مجھکو میرے اقربا کے پاس بھیج دو مین نے کہا ای جان مادر کیا
تم باہر پھرنے چاہتے ہو تب مین نے اُن کے سر کے بال مین تیل و کنگہا کرکے اور آنکھون
مین سرمہ لگاکے اور پیراہن پاکیزہ پہناکر اور گلوبند یمانی گلے مین باندھدیا تاکہ ان پر زحمت نہ
پہنچے تب ایک لکڑی ہاتھ مین لیکے ہمارے بیٹون کے ساتھ باہر گئے اور اسی طرح ہر روز
میدان کی طرف جاتے اور خوش رہتے * ایک دن ایک لڑکا میرا میدان مین سے دوڑتا ہوا
آنسو بہاتا میرے پاس آیا اور کہا ای مادر جلدی چلو محمد کو آکے دیکھو کیا ہوا ابتک مرگیا
ہوگا تب مین گھبرا کے اُٹھا اور بیٹا سے پوچھا کہ کیا ہوا بولا ای مان میری ہم سب بھائی ننگ
لا خن کھیلتے رہے اسمین اچانک ایک شخص نے آکے ہمارے سامنے سے اُنکو پہاڑ پہ لیجا
کے سلایا اور اُنکا پیٹ چھاتی سے ناف تک چیر ڈالا ہی مین دیکھکے آیا ہون ابتک ہین یا نہین
کچھ نہین سکتا * اور اکثرون نے یون روایت کیا کہ دو جانور گدھ کی شکل بنکے آکے کہنے لگے کہ وہ
یہی لڑکا ہی بولا ہان تب دونون جانور آنحضرت صلعم کے نزدیک گئے اور حضرت اُسے
دیکھکے ڈرے اور رونے لگے تب ان جانورون نے حضرت کے دونون مونڈھے مبارک پکڑ کے

زمین پر سلایا اور دوسرے نے اپنے شکم مبارک حضرت کا چاک کر کر دل بے کینہ کا اندر سے
جو خون مردہ سیاہ تہا نکال ڈالا اور کہا کہ یہہ خون سیاہ بہرۂ شیطان ہی کہ ہر شخص کے دل
کے اندر یہی خون سیاہ رہتا ہی اب وسوسہ شیطان مردود کا حضرت کے دل مبارک میں
اثر نہیں ہوئیگا بعد اسکے آب بہشت سے دل مبارک کو دہو کے شکم کے اندر رکہکے سی دیا اور
سینہ ایک قسم مرہم ہی اُس پر رکہہ دیا آرام و آرایش زیادہ ہوئی اور مہر نبوت سے
مہر کر کے جیساتہن مبارک تہا ویسا کر دیا اور اس عرصے میں حلیمہ کے بیٹے سب جو گہر میں کہانے
کے واسطے گئے تہے آکے دیکہتے ہیں یہہ ماجرا ہی تب سراسیمہ ہو کر دوڑتا ہوا اپنی ماسے جا کے
کہا حلیمہ کہتی ہیں کہ میں اس بات کے سنتے ہی اُسی وقت دوڑی جا کے دیکہتی ہوں کہ محمد پہاڑ
کے اوپر بیٹہے ہوئے آسمان کی طرف منہ کر کے ہنس رہے ہیں میں نے جا کے اُن کی سر و چشم
چومکے کہا ای جان میری میں تمہارے تصدق جاؤں کہو تم پر کیا گذری بولا خیر ہی سب بہائی
گہر میں کہانے کو گئے میں اکیلا رہا اچانک دو جانور آکے مجہکو وہاں سے یہاں پر لائے مجہکو
معلوم ہوا وہ دو فرشتے تہے ایک کے ہاتہہ میں آفتابہ پانی کا اور ایک کے ہاتہہ میں طشت زر
مرصع کا تہا مجہکو سلاکے میرا پیٹ سینہ سے زیر ناف تک چاک کیا اور اس سے کچہہ مجہکو درد والم
معلوم نہوا جو کچہہ کہ میرے پیٹ کے اندر تہا نکال کر طشت میں رکہکے دہو کر پہر میرے پیٹ
کے اندر رکہہ دیا تس پیچہے دوسرا شخص نے میرے پیٹ کے اندر ہاتہہ ڈالکے دل میرا نکال
کے اسکے اندر سے جو خون سیاہ تہا نکال ڈالا پہر دل میرا اندر شکم کے رکہکر درست کر دیا
اور یہاں سے غائب ہوا ✱ حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں نے یہہ ماجرا سنا محمد سے تب اُسی
وقت ساجد درگاہ باری ہوئی بعد اسکے یہہ بات شہرت پائی جب خلائق مجہہ سے آکے کہنے لگے
کہ محمد پر کچہہ آسیب ہوا یا کچہہ مرض ہوا اسکو کاہنوں کے پاس لیجایا چاہیئے کچہہ پڑہکے پہونکے یا
اُسکی دوا کرے تب لوگوں کے کہنے سے میں اُن کو کاہنوں کے پاس لے گئی اور اول سے
آخر تک اس قصہ کو محمد صلعم کے بیان کیا یہہ سنکے کاہن سب حضرت کو گود میں لیکے پکار کر کہنے
لگے ای لوگو اس لڑکے کو زندہ مت چہوڑو اگر یہہ بڑا ہوگا تو ہمارے تمام بتوں کو توڑ کر ذلیل و
خوار کریگا سوا حق کے اور کسی کو نہیں مانیگا دین تمہارا باطل کریگا اور خدا کی طرف سب

کو بلا و بکا اور تم اپنے دین کو بھول جاؤ گے ای صاحبو اپنا دین جس طرح قائم رہے وہی فکر کرو میرہ کہتی تھیں کہ جب میں نے کاہن مردودون سے یہہ بات سنی جلدی محمد کو اُتسے چھین کے میں نے گود میں لیا اور میں نے کاہنون سے کہا کہ تم دیوانے ہو جو یہہ بات کہتے ہو میں ایسا جانتی تو تمہارے پاس اس لڑکے کو کبھی نہ لاتی پس میں نے خاتم انبیا کو وہان سے اپنے گھر مین لائی اور اُسکے نور سے تمام گھر میرا معطر خوشبو اور منور ہوا لوگون نے مجھے کہا اس لڑکے کو عبد المطلب کے حوالے کرو امانت سے خلاص ہو تب مین اُن کو ایکے گدھے پر سوار ہو کر مکے مین آتی تھی راہ مین غائب سے ایک آواز آئی کسی نے مجھکو کہا کہ ای حلیمہ تمکو مبارک ہو پس یہان تک کہ مین آہستہ آہستہ مکے کے پاس بطحا مین جب پہنچی وہان ایک گروہ جماعت کی مین نے دیکھا اور وہان محمد صلعم کو بیٹھا کے مین اپنی حاجت کو گئی وہین ایک آواز مین نے سنی اور پیچھے کی طرف مین نے نظر کی محمد کو نہ دیکھا تب اُن جماعت سے پوچھا ای صاحبو یہان جو ایک لڑکا بیٹھا تھا وہ کہان گیا اُنھون نے کہا ہمنے نہین دیکھا وہ لڑکا کہان تھا کہان گیا نام اُسکا کیا مین نے کہا اُسکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی پس مین چارون طرف دوڑتی اور دیکھا آخر اُن کو نہ پایا اور رو رو کے مین یہہ کہہ رہی تھی کہ الہی اُنکی برکت سے تو نے مجھکو قائمُ الا مرام مین پہنچایا اور ہمکو بہت فراغت ہوئی اپنا دودھ پلا کے اُن کو بڑا کیا اب وہ جب کا لڑکا ہی اُسکو دینے لیجاتی ہون کہ اپنے عہد سے خلاص ہو جاؤن اب اُس لڑکے کو یہان سے کون اُٹھا لے گیا قسم ہی لات و عزا کی اگر وہ مجھکو نہ ملیگا تو مین اس پہاڑ پر جا کے پتھرون سے سر پھوڑتون کی یہہ سنکے وہ سب مجھسے کہنے لگے کہ تم ہمسے دشمنی کرتی ہو جو ایسی بات کہتی ہو تیرے ساتھ تو کوئی لڑکا ہمنے دیکھا نہین کیون جھوٹھ بولتی ہو * حلیمہ کہتی تھی کہ یہہ بات سنکے مین نا امید ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھکے واویلا کرنے لگی ای محمد تم کہان ہو یہہ کہتی تھی اور روتی تھی میرا رونا سنکے اور لوگ بھی رونے تب ایک پیر مرد کو دیکھا عصا ہاتھ مین وہ آکے مجھسے کہنے لگے ای دختر سعد تم کیون روتی پھرتی ہو مین نے کہا کہ لڑکا میرا یہان سے کھویا گیا تب اُسنے کہا کہ جو بت تمہارا لڑکا لے گیا ہی مین اُسکو بتا دیتا ہون تم ہبل کے پاس جاؤ مت رو لڑکا اُسکے پاس ملیگا خاطر جمع سے رہو اُتسے جا کے

لڑکا اپنا مانگو وہ البتہ لا دیگا تب میں نے وہان جا کے ایک آواز دی اور کہا کہ ای شیطان تجھکو شرم نہین آتی ہی کہ جسدن وہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ تجھکو معلوم نہین کہ لات عزا پر کیا صدمہ گذرا تھا تب وہ شیطان نے کہا کہ مین ہبل کے پاس جاتا ہون تمہارا لڑکا دی دیگا تب اُس شیطان نے ہبل سے جا کے کہا ای سردار ہمارے آپ کی مہربانی قوم قریش پر بہت ہی دختر سعد حلیمہ یہہ کہتی ہی ایک لڑکا نام اسکا محمد وہ کھو یا گیا ہی اگر اُسے لا دو گے تو تمہاری بہت مہربانی قوم قریش پر ہو گی حلیمہ کہتی تھین کہ مین نے دیکھا ہبل نے دوسرے بتون کو پکارا اور ان سے یہہ آواز آئی یا ہبل ہم سب یہان سے نکل جاتے ہین کیونکہ ہم اس لڑکے کے ہاتھ سے مارے جاوینگے * پھر ایک شخص کو نورانی چہرہ دیکھا وہ مجھسے آکے کہنے لگے ای حلیمہ وہ لڑکا خدا کا دوست ہی وہ اچھی طرح سے ہی تم کچھ اندیشہ مت کرو * اور مجھکو اس بات کا ڈر ہوا اگر عبد المطلب کو یہہ خبر پہنچے کہ محمد گم ہوا ہی تو سننے سے مشکل ہو گی مین یہہ سمجھ کے اُنکے پاس چلی تھی جب مین کتنی دور گئی راہ مین عبد المطلب سے ملاقات ہوئی اُنہنے میرا حال دیکھکے پوچھا ای حلیمہ کیون تم مضطرب ہو مین نے کہا کہ محمد کو تمہارے پاس مین لاتی تھی مقام بطحا مین مجھسے وہ کھو یا گیا یہہ سنکے عبد المطلب نے دریافت کیا شاید کسی نے اُسکو مار ڈالا ہو گا تب تلوار ہاتھ مین لیکے آئے اور جب وہ غصہ مین آتے تھے کوئی شخص مارے ڈر کے اُسکے سامہنے نہین آتا اسیطرح ننگی تلوار ہاتھ مین لیکے ایک آواز دی اور پکارا ای اہل قریش سب حاضر ہو اُسوقت سب آکے حاضر ہوئے اور کہنے لگے کیا بات ہی کہا عبد المطلب نے کہ محمد پوتا میرا حلیمہ کے پاس سے میدان بطحا مین کھو یا گیا تب انہون نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک محمد صلعم نہ ملیگا تب تک کھانا پینا ہم پر حرام ہو یگا تب سب اہل مکہ عبد المطلب کے ہمراہ نکل آئے اور سوآدمی اہل قریش نے کہا کہ چلو ہم سب خانہ کعبہ مین جا کے خدا پاس التجا کرین تب عبد المطلب نے ان سبکو چھوڑ کے آستانہ پر جا کے سر زمین مین رکھکے کہا یارب رد علی ولدي محمد * جب بہت فریاد کی غائب سے آواز آئی ای عبد المطلب کچھ اندیشہ نکر محمد صلعم کو اللہ نے آرام سے رکھا کچھ ڈر نہین تب عبد المطلب نے کہا کہ محمد کہان ہی وہ بولا محمد صلعم وادی تہامہ مین ایکسو درخت ہی اُسکے نیچے بیٹھے ہین عبد المطلب کعبہ سے نکل کر با شمشیر وادی تہامہ کی طرف گئے اور

آگے آگے وہ قبر اور نوفل اور مسعود اور ذئی جاتے تھے جب وہ مقام بطحا میں جا پہنچے محمد صلعم کو وہان دیکھا اور درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے ہیں مسعود نے کہا ای لڑکے تم کون ہو فرمایا میں ابن مسعود ہون یہہ سنکے مسعود متعجب ہوا پھر پوچھا تم کون ہو تب حضرت نے فرمایا میں سید یتیم غریب ہون نام میرا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف یہہ سنکے مسعود نے جا کے عبد المطلب کو خوشخبری دی اور عبد المطلب جب سرور کائنات کے پاس آئے پوچھا ای لڑکے تم کون ہو نام تمھارا کیا فرمایا میرا نام محمد میں آپ کی نسل سے ہون کہا تم اپنا نسب نامہ بتاؤ کہ کیسے فرزند ہو تب حضرت نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف یہہ سنتے ہی عبد المطلب نے سید کونین کو گودی میں لیکے وہان سے چلے آئے اور کعبہ میں آکے طواف کیا اور یہہ کہا * اعوذ نا بواحد من شر کل حاسد اور مکہ شہر میں جتنے قریش تھے حضرت کے آنے سے سب خوش ہوئے اور عبد المطلب نے بہت روپے پیسے دیکے حلیمہ کو خوش کر کے اُسکے وطن کو رخصت کیا *

* جانا آنحضرت صلعم کا اپنے ماموں کے گھر میں اپنی والدہ آمنہ رضی اللہ کے ساتھہ اور فوت کرنا آمنہ رضی اللہ کا پھرتے وقت راہ میں اور عبد المطلب کا فوت کرنا اور ہمراہ جانا آنحضرت صلعم کا ابو طالب کے ساتھہ شام کے سفر میں تجارت کو اور ملاقات ہونا ایک راہب سے راہ میں *

کہتے ہیں کہ جب حلیمہ نے آنحضرت صلعم کو عبد المطلب کے حوالہ کیا اور آمنہ رضی اللہ آنحضرت کو لیکر اپنے بھائی کے گھر جاکے دو برس رہیں پھر مکے میں آتے وقت اثناء راہ میں قضائے الہی سے فوت کی اور کہتے ہیں کہ اُسوقت آنصلعم کی عمر شریف سات برس کی تھی اور بعد اُسکے حضرت نے اپنے دادا عبد المطلب کے پاس پرورش پائی اور سن شریف آنحضرت کا جب آٹھہ برس دو مہینے کا ہوا عبد المطلب بیمار ہوئے اُمید زندگانی کی منقطع ہوئی تب اپنے بیٹے ابو طالب کو بلا کے یہہ وصیت کی کہ حق پرورش محمد مصطفی کا تم پر ہی میں اس بانکی تمکو وصیت کرتا ہون اُسکو یاد رکھنا ابو طالب نے کہا ای بابا جان جنکو آپ نے فرمائے وہ میرا بھتیجا ہی میں اُسکو اپنے فرزند کے برابر جانتا ہون بعد اُسکے عبد المطلب نے انتقال

کیا * اور آن حضرت صلعم کو ابو طالب نے پرورش کی اُس ایام مین نوکر سب حضرت خدیجہ
الکبری کے اور قریش سب شام کی طرف تجارت کو اکثر جایا کرتے تھے اور اُسوقت ابو طالب
نے بھی اُنھون کے ساتھ عزم سفر کا کیا اور آن حضرت مہار شتر کھینچتے تھے چونکہ سن
آپ کا صغیر تھا ابو طالب چاہتے تھے کہ حضرت کو گھر بھیجیے حضرت نے کہا ای چچا جان مجھکو
آپ اکیلا گھر مین نہ بھیجیے مین کس کے پاس رہونگا آپ اپنے ساتھ رکھیے یہہ سنکے ابو طالب
کے دل مین محبت آئی اور آنسو بہایا اور کہا ای جان ہم تجھ آزردہ مت اندیشہ نکرو ملامت
رہو مین تمکو مکان پر نہین بھیجونگا تب حضرت کا ہاتھ پکڑ کے شتر پر بیٹھایا اور دونون چچا
بھتیجے کاروان کے ساتھ چلے جب کاروان سب وادی شام مین پہنچے وہان ایک راہب کی
عبادت گاہ تھی اور اُس بستی مین ایک درخت سایہ دار تھا جو قافلہ سوداگرون کا اس راہ
مین جاتا زیر سایہ کے اُسکے اترتا * اور وہ راہب نے توراۃ مین دیکھا تھا کہ فلانے وقت ایک
پیغمبر مکے سے سوداگرون کے ساتھ یہان آکے اترینگے اُنکی پشت پر مُہر نبوت ہی ان سے فیض
لیا چاہیے اِس اُمید پر حضرت کے آنے کا وہ انتظار رہتا جو قافلہ مکے سے آتا سبکی خاطرداری کرتا
ابو طالب اُسی راہ مین محمد علیہ السلام کو لیکر سوداگرون کے ساتھ اُس وادی مین پہنچے اور
وہ راہب اُسدن بالای بام جاکے دیکھتا تھا کہ ایک قافلہ سوداگرون کا مکے سے آتا ہی اور ایک
ٹکرہ ابر کا اُن کے سر کے اوپر سایہ دار ساتھ ساتھ چلا آتا ہی جب اُس درخت کے نیچے حضرت
اُکے اترے درخت نے تو ظیما اُس قافلہ کے بیچ مین سید کو نین کو سجدہ کیا وہ راہب نے یہہ
حال دیکے اُن سوداگرون کے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ کیون سے ہم بہت حب رکھتے ہین جو سوداگر
مکے سے یہان آکے اترتے ہین ہم اُسکی خاطر کرتے ہین آج مین نے تمہاری سبکی دعوت کی میرے
مکان پر آو * ابو طالب نے دعوت اُسکی قبول کی تب رسول خدا کو ایک نوکر کے ساتھ اسباب
کے پاس رکھکے اُس درخت کے نیچے بیٹھا کے سب کے سب راہب کے گھر پر چلے گئے اور
راہب نے اپنے عبادت گاہ سے نکل کے ایک ایک کر سبکو دیکھا اور بیٹھایا پھر صدر خانے کے
اوپر جاکے دیکھتا تھا اور کوئی تو باقی نہین رہا اور دیکھتا ہی کہ وہ ٹکرہ ابر جہان تھا وہین موجود
ہی تب سب سے کہا کہ تمہارے دو آدمی باقی ہین درخت کے نیچے رکھکے آئے ہو وے بولے

ہین ایک نوکر اور ایک لڑکے کو مال کے پاس بیٹھا کے آسکے ہین تب راہب بولا کہ اُن دونون
کو بھی جاکے لے آؤ پھر راہب بام پر جاکے دیکھتا تھا اتنے مین کوئی جاکے پیغمبر خدا کو لے آیا اور
وہ ابر بھی حضرت کے سر مبارک پر سایہ ڈالے ہوئے ساتھ ساتھ آیا راہب نے یہ حال دیکھ
کے کہا واسطے ابر کا سایہ سوا پیغمبرون کے اور کسی پر نہین ہوتا ہی یہ کہکر رسول خدا کو اپنی جگہہ
پر بٹھا کے بہت سی تعظیم و تکریم کی طعام اور تحائف سب کے لئے حاضر کیا جب سب نے کھانے
سے فراغت کی تب راہب نے سب سے کہا کہ یہ لڑکا کسکا ہی سبھون نے ابو طالب کی
طرف اشارہ کی راہب بولا کہ مجھکو معلوم ہوتا ہی یہ لڑکا یتیم ہی ماباپ اُن کے نہین مرگئے
تب ابو طالب نے کہا سچ ہی یہ میرا بھتیجا ہی میرے گودی مین پرورش ہوا
راہب بولا ای شیخ یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا وہ جہان دونون مونڈھون کے اُسکے مہر
نبوت ہوگی پھر اور تم اُنکی حفاظت مین رہیو اور روم شام کی طرف اُنکو مت لیجائیو مت
کہ یہودی وہان اُن کے دشمن بہت ہین تمام یہودی اور گبر اُنکو مار ڈالنے کے لئے مستعد ہین
تمام نشان اُنکے ڈھونڈھتے ہین اُن کو جہان پاوین مار ڈالین یہ کہا راہب نے اور دست
مبارک حضرت کا پکڑ کے کہا کہ یہ سید کونین ہین اور بہترین خلائق آسمان اور زمین کے سے ہین
یہ سنکے سوداگرون نے کہا آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر ہوگا اُسنے کہا صفت اُنکی مین نے
توراۃ مین دیکھی ہی جو علامات نبوت کی ہی سو آپ مین پائی جاتی ہی اُنھون نے کہا وہ
کیا علامت ہی کہا کہ جب تم اُن کو چھوڑ کے میرے یہان آئے مین نے دیکھا تمام اشجار اور
جمادات نے اُن کو سجدہ کیا اور جتنے نباتات اور حیوانات اور حجر اور درخت سجدہ کسو کو
نہین کرتے ہین مگر پیغمبرون کو اور تم یقین جانو کہ یہ پیغمبر برحق ہی سب اس گفتگو مین
تھے اس مین سات آدمی اجنبی اچانک راہب کے معبد خانے کے دروازہ پر آ کھڑے ہوئے
راہب نے اُن سے پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے کہان جاؤگے بولے ہم سب روم سے
آتے ہین بادشاہ روم نے ہمکو بھیجا کہتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان مکے سے خروج ہوا ہی اُسکو
ہم سب پکڑ کے بادشاہ کے پاس لیجائینگے اور مار ڈالینگے اُسکے دریافت کو ہم آئے ہین راہب
نے اُن سے کہا کہ بیہودہ رنج اُٹھاتے ہو تم اُن کو نہین مار سکوگے خدا اسکا حافظ و ناصر ہی

جس راہب نے یہہ بات کہکے اُنکو مکہ کی طرف بھیجا اور کہا کہ تم جاؤ کیون ناحق آئے ہو * اور ابو طالب کو کہا کہ تم اس لڑکے کو روم شام کی طرف مت لیجائیو تم اب گھر چلے جاؤ کیونکہ یہودی سب تمکو پانے سے زحمت دینگے تب ابو طالب یہہ بات سنکے پھر حضرت کو مکے مین لے گئے

* خبر دوسری دفع چاک کرنا سینہ مبارک آن حضرت صلعم کا

اور نکاح کرنا حضرت کا خدیجۃ الکبری سے اور اذمال

اور اقوال آن حضرت کے قبل نکاح کے جو وقوع مین آیا تھا *

روایت ہی کہ جب سن شریف آن حضرت صلعم کا دس برس کا ہوا ایک دن بطور گلگشت کے میدان کی طرف تشریف لے گئے اُسمین دو فرشتے بصورت آدمی کے حضرت کے سامھنے آئے آن حضرت صلعم فرماتے تھے کہ چہرہ اُنکا نورانی تھا بسی شکل مین نے کبھی نہین دیکھی تھی اور جو خوشبو اُن کے بدن سے آتی تھی ایسی مشک و عنبر اور عطریات مین نہ تھی اور اُن کے کپڑے کی جو صفائی تھی ایسی صفائی جہان کی کسی چیز مین نہین اور وہی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تھے اُنھون نے دونو مونڈھے میرے پکڑ کے مجھے زمین پر سلایا اور پیٹ میرا چیرڈالا کچھ خون میرے بدن سے نہین نکلا اُن مین سے ایک فرشتے ہونے کے طشت مین پانی بھر کے لایا اور دوسرے نے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈالکے سب دھو ڈالا اور کہا کہ سینہ اُنکا چاک کر کے دلکے اندر سے جو خون سیاہ اور حسد اور بغض بشریت کا ہی نکال کے بجاے اُسکے رحم اور شفقت رکھہ دو سو اسطے رحمت عالمیان کے پس ویسا ہی کیا اور پھاڑنے چیرنے سے مجھکو کچھ درد و الم معلوم نہوا پھر اور ایک چیز مثال چاندی کے میرے دلکے اندر رکھہ دی اور دوا خشک مثال سفوف کے اُس پر رکھی اور انگلیان ہاتھہ کی میری پکڑ کے کہا اب جاؤ سلامت رہو * اور آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ اُسی دن سے میرے دل مین مہر اور شفقت خلق اللہ پر زیادہ ہوئی * کہتے ہین کہ پھر ایک مرتبہ قریب سن بلوغ کے حضرت کا سینہ مبارک چیرا کیونکہ وقت شباب مین خواہش بشریت اور غصہ دل مین زیادہ ہوتا ہی اسلئے دوسری دفع دل حضرت کا چاک کر کے پاک صاف کیا اور اُس سے محفوظ رکھا بعد اسکے آنحضرت صلعم نے مکان مین جاکے اپنے چچا ابو طالب سے یہہ حقیقت

بیان کی اور ابو طالب نے اس بات کو مخفی رکھا کسی سے نہ کہا اور قدم حضرت کا متبرک جان کر خدمت گذاری اور پرورش میں اُن کے رہا * ایک دن ابو طالب حضرت سے کہنے لگے ای جان عم میں کچھ کہا چاہتا ہون مگر شرم آتی ہی مجھکو حضرت نے فرمایا ای چچا جان جو آپ کے دل میں آوے سو فرماوین مین آپ کا برخوردار ہون * تب ابو طالب نے کہا کہ تمہارے ماں باپ مرگئیے کوئی چیز بھی چھوڑ نہین گئیے اور میرے پاس بھی کچھ دولت نہین کہ تمکو بیاہ دون صلاح یہہ ہی کہ مین چاہتا ہون کہ خدیجہ دختر خویلد وہ بہت مال دار اور نوکر چاکر بہت رکھتی ہی مناسب سمجھہ کے اُجرت دیتی ہی اِس امر مین تم کیا کہتے ہو اگر اُسکے پاس نوکری کروگے تو اُسکے روپیہ سے اللہ چاہے تو تمکو بیاہ دونگا اور چشم اپنی روشن کرونگا آنحضرت نے فرمایا مین آپ کا چھوٹا ہون آپکی بات بسر و چشم ہی کیون نہ مانونگا جو تم میرے حق مین کروگے سو بہتر ہی تب ابو طالب حضرت کو لیکر خدیجہ کے در پر گئیے اندر سے ایک غلام نے آکے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئیے ابو طالب نے کہا کہ خدیجہ سے جا کے یہہ بات کہو کہ ابو طالب تمہارے در پر کھڑا ہی آپ سے کچھ عرض کیا چاہتا ہی تب غلام نے جا کے خدیجہ کو خبر دی وہ بولی کہ اُسکو یہان لے آؤ تب ابو طالب حضرت کو لیکر گئیے خدیجہ اُسوقت تخت پر بیٹھی تھی اور ستر کنیزین کمربستہ اُنکی خدمت مین کھڑی تھین خدیجہ نے ابو طالب سے کہا کہ آپ نے کیون یہان اتنی تکلیف کی آپکا کیا مقصد ہی اُسنے کہا کہ یہہ میرا برادرزادہ ہی نام اُسکا محمد بن عبد اللہ آپ اگر اُن کو سرکار مین نوکر رکھیئے تو فیض عام سے آپکے یہہ بھی بہرہ مند ہون اور دعا کرین تب خدیجہ رضی اللہ نے کہا کہ اِس سے اور کیا بہتر ہی بہت اچھا مین نے اُن کو آج سے نوکر رکھا * روایت ہی حضرت ابا بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کہ خدیجہ رضی اللہ رسول خدا کے خویشون مین تھین شوہر مرگیا تھا وہ بیوہ تھین بڑی دولت مند اور تاجر ہر سال لوگون کو مال اسباب دیکے شام اور بصرے کی طرف تجارت کو بھیجتی تھین اور ایک غلام اُسکا میسرا نام تھا اُسکو آزاد کیا تھا مگر تجارت کے لئیے اُسکو بھی بھیجتی تھین اور جتنے نوکر چاکر خدمت گار غلام تھے سب اُسکے تابع حکم کے تھے ایک دن خدیجہ رضی اللہ نے بالا خانہ پر سے دیکھا کہ حضرت کے سر پر ایک ابر سایہ دار ہوا اور حضرت چلے جاتے تھے تب حضرت

کونزدیک اپنے بال کے بکریوں کی پاسبانی میں مقرر کیا تھو آپ دنوں میں حضرت کے قدم کی برکت سے خدیجہ کی بکریاں آگے سے زیادہ ہو نے لگیں اور بہت دودھ دینے * بس خدیجہ رضی اللہ کی نگاہ ہمیشہ رسول خدا پر تھی ہر روز دیکھی تھیں کہ ایک ابر آکے حضرت کے سر مبارک پر سایہ دار ہوتا ہی اور جب آن حضرت چاتے ہر درخت اور جمادات سلام علیک یا رسول اللہ کہتے سوا اسکے اور بھی کرامات اور علامات تو رات میں دیکھکے کہتی تھیں کہ یہہ جوان قوم قریش میں بزرگ ہوگا اور چونکہ دیانتداری اور راست گفتاری میں مشہور معروف تھے اسلیئے لوگ اُن کو محمد امین کہتے تھے اور جب سن شریف آپکا تیئس برس کا ہوا خدیجہ رضی اللہ نے حضرت سے پوچھا کہ تم اِس برس میرے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی تجارت کو جاؤ گے حضرت نے کہا بہت اچھا میں جاؤنگا * کہتے ہیں کہ حضرت کی کچھ اُجرت مقرر کرکے تجارت میں بھیجا اور بعضوں نے کہا کہ مختار اپنا میسرہ کو کیا اور اکثر کا قول یہہ ہی خدیجہ رضی اللہ نے حضرت کو اپنا مالک مختار کرکے اور اپنے شوہر کی پوشاک پہنا کے شام کی طرف بھیجا اور غلام میسرہ کو کہہ دیا کہ جو جو احوال راہ میں گذرے گا سو یاد رکھیو اور بال فرق سر موکے مجھہ سے آکے سب بیان کیجو اور جو کام محمد امین کرینگے اُس سے تم مانع مزاحم مت ہوجیو غرض جو جو سوداگر نوکر چاکر خدیجہ رض کے تھے رسول خدا کے ساتھہ سب گئیے اور جب مکے سے باہر نکلے ابو سفیان کے قافلہ کے ساتھہ مل گئے ابو سفیان حضرت کو دیکھہ کے کہنے لگے کہ خدیجہ بہت نادان ہی کیونکہ جس شخص نے کبھی فی عمرہ اپنے تجارت نہیں کی اور راہ رسم خرید فروخت کا نجانے اُسکو مختار کرکے تجارت میں بھیجنا یہہ محض نادانی ہی * حاصل کلام رسول خدا کا قافلہ سبکے آگے نکل گیا اور راہ میں کرامات ظاہر ہوتی رہی جب آفتاب گرم ہوتا تھا حضرت کے سر مبارک پر ابر آکے سایہ کرتا تھا میسرہ دیکھتا تھا اور سب حیوانات اور اشجار اور جمادات حضرت کو سجدہ کرتے تھے تھہ * اِسی طرح جاتے جاتے جب شام کے متصل نزدیک معبد خانہ راہب کے پہنچے اُس راہب کا نام جیرا راہب تھا اُسنے حضرت کو دیکھا درخت کے سایہ کے نیچے سوئے ہوئے جب آفتاب طلوع ہوا دھوپ نکلی اُسوقت درخت نے جھکا کے حضرت پر سایہ کیا جیرا راہب نے جب یہہ دیکھا اپنے عبادت خانہ سے نکل کر

سوداگرون سے جاکے پوچھا کہ یہہ جوان جو درخت کے نیچے سویا ہی کون ہی میسرہ نے کہا مختار
ابرار میسرہ ہی راہب نے اُنسے کہا کہ خبردار تم اُن کو بطور سوداگرون اور ابرار کے بجانون
یہہ پیغمبر خدا آخرالزمان اور بہتر تمام موجودات کا ہی تب راہب اور میسرہ دونون
رسول خدا پاس گئے راہب نے حضرت کا قدم چومکے کہا کہ نشان پیغمبری آپ کا مجھکو
معلوم ہی اور بندہ اُمید جناب مین یہہ رکھتا ہی کہ حضور اپنا کتف مبارک بندے کو دکھائیے
کہ آپ کی علامت نبوت مین نے توریت اور انجیل مین دیکھی ہی کہ درمیان دو موندھون
مبارک کے مہر نبوت ہی تب رسول خدا نے اُن کو اپنے موندھے مبارک دکھانے جب
چشم راہب کی اُسے روشن ہوئی اُسوقت کہا * اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد
اعبدہ ورسولہ * اور کہا آپ وہ شخص ہین کہ عیسی مسیح نے آپ کے آنے کی بشارت
دی ہی اور میسرہ سے کہا کہ ای میسرہ یہہ محمد آخرالزمان ہین ان کو جہودیون سے بچائو
اور ابو سفیان کو تاکید کی ابو سفیان نے کہا وہ میرا بھتیجا بھائی ہی اُنکی نگاہبانی اور خبرداری
مجھہ پر واجب ہی القصہ پھر راہب نے اقسام طرح کی نعمتین اور تحفہ جات حضرت کے
پاس لا حاضر کیا اور سب کو دعوت کرکے کھلایا بعد اِسکے سوداگرون نے یہان سے کوچ کیا دو
راہ کے بیچ مین جا پڑے ایک راہ خوف کی تھی اور دوسری راہ بے خوف کی رسول خدا نے
قریب کی راہ جس راہ مین خوف تھا اختیار کی اور ابو سفیان نے دوسری راہ جس مین
مخطرہ نہ تھا اور دور تھی اور ابو سفیان رسول خدا پر ہنسنے لگے اور کہا تم خدیجہ کا مال تمام برباد
کروگے اور اپنے کو بھی ہلاک کروگے اس راہ سے مت جاو آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ
میرا اللہ مجھہ پر حافظ و ناصر ہی یہہ کہکر تشریف فرما ہوئے جب حضرت نے ایک منزل کی
راہ طی کی جس مقام مین پانی نہ تھا وہان منزل کی میسرہ نے حضرت سے عرض کی ای جناب
قافلہ ہمارا پانی بغیر حیران ہی حضرت یہہ سنکے خیمہ سے نکل کر متحیر ہوئے اور ایک درخت
سبز کے نیچے کھڑے ہو کے مناجات کی یا اللہ مجھہ بندہ یتیم پر تو رحم کر فریاد میری سن آب
شیرین ہم پر عنایت کر تب اِس درخت نے خدا کے حکم سے کہا کہ ای محمد علیہ السلام کئی
قدم آگے بڑھو اور پھر قدم پر ایک چاہ کھودو وہان پانی ملیگا تب حضرت نے وہان ایک کنوان

کھود اخدا کے فضل سے پانی شیریں اور صاف نکلا سب قافلے کے لوگوں نے آسودہ ہوکے پیا دوسرے دن وہاں سے کوچ کیا اور ایک مقام میں جاکر دیکھتے ہیں کہ کتنے اونٹ بیمار مجروح بن میں گھرے مرتے ہوے ہیں وے حضرت کو دیکھکے فریاد کرنے لگے کہ یارسول اللہ حق تعالی نے آپ کو ہماری عیادت کے لئے بھیجا ہی ہم پر آپ مہربانی کیجئے تب حضرت انکی فریاد سنکر اور اپنی یتیمی کو یاد کرکر بہت سا روئے اور اپنے شتر پر سے اُتر کر اُن شتروں کی جراحت پر دست مبارک پھیرا خدا کے فضل سے سب اونٹ اچھے ہوگئے بیماری جاتی رہی پھر یہاں سے کوچ کیا بعرصۂ قلیل شام میں جا پہنچے وہاں جاکے مال سب بیچ ڈالا اور منافع بہت پائے پھر وہاں سے مال خرید کرکے مکے کی طرف مراجعت کی اور اُسکے بیس دن کے بعد ابوسفیان شام میں آپہنچے اور حضرت کے حال پر متعجب ہوئے اور حضرت کے پاس کہلا بھیجا کہ چند روز اور یہاں ٹھیر جائیے میں بھی آپ کے ساتھ چلونگا مگر حضرت نے دیر نکی مکے کو تشریف فرما ہوئے جب مکے کے قریب جا پہنچے میسرہ نے حضرت سے کہا ای محمد امین کتنے برس ہوئے کہ ہم خدیجہ کے مال سے تجارت کرتے ہیں مگر اب کی دفعہ جیسا منافع ہوا ہی ایسا کسی برس نہیں ہوا تم جا و سلامتی اور نفع کی خبر خدیجہ کو دو تاکہ ہم سب کو سرکار سے نعمت ملے حضرت نے قبول کیا تب میسرہ نے حضرت کو اچھی طرح سے زیبایش کرکے شتر پر سوار کرکے مین خدیجہ کے پاس بھیجا اور خدیجہ منتظر تھیں راہ کی طرف دیکھ رہی تھیں اسمیں ایک شترسوار دیکھا دور سے آتا ہی اور ایک ٹکڑہ ابر کا اور مرغ سب ہوا کے اُنکے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہیں ہیبت اور شکوہ اُنکے چہرے پر ہویدہ ہی خدیجہ نے کہا اَللّٰهُمَّ إِلَيَّ إِلَيَّ إِلَى دَارِي اور جب شتر بان خدیجہ رض کے دروازہ پر آیا خبر ہوئی اُنکو کہ محمد امین سفر سے آئے ہیں خدیجہ نے کہا لوگو نے دیکھو یہہ وہی سوار ہی جو ہمنے دور سے دیکھا ہی بولے ہاں وہی شخص ہی پس رسول خدا نے خدیجہ پاس جاکے منافع تجارت اور سلامتی راہ اور قافلے کی خوش خبری دی خدیجہ نے حضرت کو کہا جاؤ میسرہ کو لاؤ اُسکو خوب معلوم ہی حقیقت اُسکی جب حضرت مکے کے سوداگروں کے ساتھ تشریف لے گئیے سفر میں خدیجہ حضرت کو اُسوقت دیکھ رہی تھیں اور جب میسرہ اور سوداگروں کے ساتھ سفر سے تشریف لائے جب بھی رسول اللہ

نے کہا اچھا مین بھی راضی ہون پس خدیجہ رض رسول کریم کی خدمت مین مصروف رہین *
جب پیغمبر خدا نے نیک کاری مین کمر باندھی قضاے الہی سے اُس سال پانی بہت برسا اُسکے
برسنے سے دیوار کعبہ پر کچھ نقصان آگئی تب قریشیون نے ارادہ کیا کہ کعبہ کی چار دیوارین
توڑ کے سرنو سے بناوین مگر عذاب خدا سے ڈرتے تھے اور اُسمین متردد رہتے * ایک دن
ایک عورت نے چاہا کہ کعبہ کے اندر عود جلاوے خدا کی مرضی اُسمین آگ غیب سے
آکے کعبہ مین گری بعضے جگہہ کعبہ مین مکان کاہی کا تھا وہ سب جل گیا اہل قریش نے اتفاق کیا کہ
کعبہ کی دیوارین توڑ کے سرنو سے تعمیر کرے لیکن عذاب الہی سے ڈرتے تھے اور ولید بن مغیرہ
وہ سردار قوم تھا بولا کہ نیت ہماری خدا کو معلوم ہی ہمین کعبہ کو توڑ کے بناوینگا بلکہ یہہ موجب
آبادی ہی نہ خرابی اُسمین قبائل عرب چار فرقے ہوئے اِسبات پر کہ ہر فرقے ایک ایک
رکن کعبہ کے توڑ کے تعمیر کرین پس چار دن کے بعد دور سے کھڑے ہوکر دیوار کعبہ کو دیکھنے
لگے کہ کسطرح توڑین اور تعمیر کرے لیکن کسی مین کسی کی ہمت نہوئی کہ اسپر دست انداز
ہو توڑنے اور پانچوین دن ولید بن مغیرہ تبرہ ہاتھ مین لیکر دیوار کعبہ کے پاس گیا اور اُسکے پاس
بنی مخزوم بھی تھا ولید بن مغیرہ نے اُسے کہا کہ خداے تعالی ہماری نیت کو خوب جانتا ہی یہہ
کہکر کعبہ کی دیوار پر تبر مار کر دیوار گرا دی عجب اور ون نے یہہ دیکھا کہ ولید بن مغیرہ نے دیوار
توڑی تب سب قبیلے متفق ہوکر کہنے لگے کہ ہم سب آج دیوار پر تبر نہین لگاوینگے دیکھین آج کی
شب ولید بن مغیرہ پر کچھ آفت نازل ہوتی ہی یا نہین تب ہم سب ملکے کل تینون دیوارونکو
توڑ ڈالینگے اور جب اُنھون نے ولید بن مغیرہ کو سلامت دیکھا تب ہر قبیلے نے جانب توڑ
جو دیوار مقرر تھین توڑ ڈالین اور باندازۂ قد آدم زمین کھود کر نیچے سے پتھر لگا کے
دیوارین کعبہ کی اُٹھائی تب صدمہ سیل سے محفوظ رہی اور حجر الاسود کو دیوار پر اُٹھاتے وقت
سب قبیلون مین تنازع ہوا بنی ہاشم اور بنی امیہ اور بنی زہرہ اور بنی مخزوم ہر کوئی کہتا تھا
کہ حجر الاسود کو دیوار پر ہم اُٹھاوینگے کیونکہ ہمکو فضیلت زیادہ ہی اُن سے اور کوئی کہتا تھا
اُن مین سے کہ ہمکو فضیلت زیادہ ہی اُن سے یہان تک کہ سخن درازی ہونے لگی ایک
مدت یہہ گفتگو رہی آخر یہہ نوبت پہنچی ایک دوسرے پر پتھر پھینک مارنے لگے آخر

میں اسپر مقرر ہوا کہ ایک روز وعدہ لڑائی کا کیا کہ قتال و جنگ وجدل ہوگی اور دانش
مندوں نے منع کیا کہ اسے باز آو آپس میں لڑنا اچھا نہیں ہم ایک تدبیر تمکو بتا دیتے ہیں کہ
جس میں جھگڑا تمہارا مٹ جائے اُسپر عمل کرو وہ یہہ ہی کہ اول جو شخص کعبے کے حرم کے
دروازہ پر آویگا تم اُسکو منصف کرو وہ جو کہے سو سنو اُسکو عمل میں لاو تب سب راضی ہو کے
کہا کہ بہت اچھا وہ جو کہینگے سو ہم مانینگے یہہ کہا اور اُسی وقت محمد علیہ السلام سب کے آگے حرم
شریف میں تشریف لائے سب کوئی کہنے لگے کہ محمد آمین آئے وہ جو حکم کہینگے ہم اُسی پر عمل کرینگے
تب خواجہ عالم نے یہہ حکمت بتائی چادر زمین پر بچھا کے حجر الاسود چادر پر رکھکے چار آدمی کو اُن
چار قبیلوں میں سے کہا کہ تم چارو آدمی چادر کونے چادر پکڑ کر کعبہ کی دیوار کے پاس لیجاو تب تم
چارو قبیلے اِس پتھر کے اُٹھانے سے ساجھی ہوگے تب سبھوں نے اسی طرح چادر پکڑ کر
حجر الاسود کو اُٹھا کر اُس رکن کے پاس کہ جہاں اب ہی لیجا کے رکھہ دیا اور کہنے لگے کہ اب ایک
آدمی متبرک بزرگ چاہیئے کہ وہ تنہا حجر الاسود کو اُٹھا کے دیوار کعبے پر رکھہ دیوے اور چونکہ
سب عالم سے سب راضی تھے کہنے لگے کہ وہ اگر حجر الاسود کو تنہا اُٹھا کے دیوار کعبہ پر رکھے تو
یہہ سب سے بہتر ہی تب رسول خدا سے سبھوں نے کہا اور رسول خدا نے تنہا حجر الاسود کو
اُٹھا کے دیوار کعبہ پر رکھدیا تب دیوار کعبہ کی تعمیر سے فراغت ہوئی چھت اور دروازے
باقی رہے اسواسطے کہ مکے میں لکڑی میسر نہ تھی اور نجار بھی نہ تھا * اُس ایام میں نجاشی بادشاہ
حبش کے نے ارادہ کیا کہ ایک معبد خانہ بنا کے عبادت کرے تب لکڑی اور معمار اور نجار استاد
اور کاریگر کشتی کر کے ملک شام میں بھیجا خدا کی مرضی ایسا ہوا وہاں میں کشتی آتے وقت
راہ میں ڈوب گئی جتنے آدمی کشتی پر تھے کوئی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے بہتے بہتے موج
دریا نے اُن سبکو لکڑی سمیت مکے کے پاس پہنچایا جب مکہ والوں کو اِسکی خبر پہنچی تب
ابو طالب کو چند آدمیونکے ساتھہ لکڑی خریدنے کو بھیجی جب ابو طالب گیا لکڑی والوں نے اُنسے کہا
کہ جب تک ہمارے بادشاہ کو اسبات کی اطلاع نکریں تب تلک ہمکو اختیار نہیں کہ ہم لکڑی
بیچیں تب اُنھوں نے ایک نامہ بادشاہ پاس لکھا اور اسکا جواب بادشاہ نے یہہ لکھا کہ مال
خزانہ میرا جتنا ہی تمہارے پاس سب لیجا کے کعبہ میں خرچ کرو تب وہ سب بادشاہ کے

حکم پانے سے سبب کثرت لیما کے کعبہ کی جہت اور دروازون مین لگائی تہہ کعبہ الحمد و الله اعلم بالصواب *

* بیان اسما و اشکال و احوال ازواج مطہرات آن حضرت صلی الله علیہ و سلم کا اور بعضے خصایل حمیدہ آن حضرت کا *

حدیث مین آیا ہی کہ قد مبارک آن حضرت کا میانہ اور گندم رنگ تہا اور کشادہ پیشانی اور دونون بہوان حضرت کا پتلا باریک تہا آمیختہ نتہا بیچ مین تہوڑا اسا فاصلہ تہا اور درمیان دونون بہونکے ایک رگ تہی جب آنحضرت کبہی غصہ مین آتے وہ پہول جاتی اور ناک مبارک آپکی دراز اور اونچی تہی اوپر اسکے ایک نور چمکتا تہا اور رخسارہ مبارک آپ کا برابر اور ملایم اور کشادہ دہن تہا اور دانت آپکے صاف روشن تہے اور اوپر ثنایا علیہ دونون دانت کے بیچ مین تہوڑا سا شگاف تہا * ریش اور سر مبارک مین بیس بال سفید تہے اور بال آپکے پیچیدہ نتہے سیدہے نتہے بلکہ شکن بالونکی میانہ تہی اور چہرہ مبارک آپکا مانند ماہ چہاردہم کے چمکتا تہا اور درمیان دونون مونڈہے کے پارۂ گوشت مانند بیضہ کبوتر اور اُسمین نقش رنگ برنگ تہے کہتے ہین کہ وہی مہر نبوت تہی محمد رسول الله اسپر لکہا ہوا تہا * اور بعد وفات آن حضرت صلعم کے وہ مہر نبوت الله نے اٹہالی * اور سینہ بے کینہ آنحضرت صلعم کا کشادہ تہا اور چہاتی سے ناف تک ایک خط باریک تر بال سے تہا اور بازو اور مونڈہے اور چہاتی پر بال تہے اور ہاتہ مونڈہے کی اور کہونی کی اور زانو کی موتی تہی اور ہر دو ہاتھ دست دراز اور ہر دو کف دست و پا پر گوشت اور نرم تہے اور جسم مبارک پاکیزہ اور لطیف اور معتدل اور نورانی تہا اور جب خاموش بیٹہے رہتے ایک ہیبت اور شکوہ بشرہ پر ظاہر ہوتی اور جس وقت بات کرتے نزاکت اور لطافت معلوم ہوتی اور جو شخص حضرت کو دور سے دیکہتا وہ جمال اور تازگی پاتا اور جو نزدیک آکے مشاہدہ کرتا ملاحت اور شیرینی حاصل ہوتی اور آنحضرت صلعم بہوک پیاس مین کبہی شکوہ پرداز نہوئے بلکہ جب کبہی بہوکہے پیاسے بہت ہوتے تو آب زمزم کے پانی سے قناعت کرتے اور جو چیز کہ پیچہے پردہ کے ہوتی وہ ہمان سامنے کے آنکہے نظر آتی اور شب تاریک مین مانند روز روشن کے دیکہتے اور آن حضرتکے لعاب دہن سے

آب شور شیریں ہوتا اور اگر کوئی طفل اس لعاب کو چاٹ جاتا تو تمام دن اسکو دودھ
پینے کی حاجت نہوتی اور بغل مبارک میں آپکے پشم نہ تھی اور سایہ جسم مبارک کا زمین پر
نہ پڑتا تھا اور آواز آن حضرت صلعم کی اور دو مردوں کی آواز سے دور تر جاتی تھی اور دور
سے بات سنتے تھے اور جب سوتے آنکھ ظاہر بین آپ کی غنودہ اور چشم کشادہ
انتظار وحی کے رہتی اور چھاتی مبارک سے بوے مشک و عنبر کی ظاہر فاش ہوتی
یہاں تک اگرچہ کوچہ و بازار میں تشریف لیجاتے تو لوگ معلوم کرتے کہ آن حضرت صلعم
یہاں تشریف لائے تھے اور جب جا ضرور جاتے نشان غائط و بول کا کوئی نہیں دیکھتا کیونکہ زمین
اسکو فرو کر لیتی اور بوے عود اور عطر اسے نکلتی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
نہ آلودہ ہوئے نجاست سے بدن آپکا پاک تھا اور مختون تولد ہوئے تھے اگر چاند کی طرف اشارہ کرتے
تو چاند بھی متوجہ ہوکے حضرت سے بات کرتا اور ابر ہمیشہ سر مبارک پر مانند چھاتا کے سایہ دار
ہوتا اور اگر کبھی درخت کے نزدیک ہوتے تو درخت خود جھکے ہوکے سر مبارک پر سایہ ڈالتا اور
آن حضرت صلعم کے کپڑوں میں کبھی جوئیں نہیں پڑتیں اور کبھی نہیں بیٹھتی اور جب گدھے پر
یا گھوڑے پر یا شتر پر سوار ہوتے تو وہ غایط و بول نہیں کرتا اور حق تعالی نے عالم ارواح
میں قبل مخلوق کے حضرت کو پیدا کرکے فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ایا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا
ای محمد * حضرت نے کہا بلی ہی تو پروردگار میرا * اور شب معراج میں براق پر سوار ہو کر
آسمان پر جانا قاب قوسین کے نزدیک اور دیدار الہی سے مشرف ہونا یہ مخصوص ہمارے
رسول خدا صلعم کو تھا کسی نبی کو یہ قرب منزلت نہ تھی * غصہ اور خوشنودی آن حضرت صلعم
کی مطابق احکام قرآن مجید کے تھی اور چہرہ مبارک آپکا ہمیشہ بشاش و خرم رہتا تھا اور جس
امر میں رضامے الہی نہوتی اسکو غفلت کرتے اور شجاعت اور سخاوت میں سب سے بہتر تھے
ایسا کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نجاتا اور اگر کچھ موجود نرہتا تو عذر خواہی کرکے
اسکا دل خوش کرتے جلدی نہیں فرماتے بلکہ تامل سے بیان تمام فرماتے اور اگر کوئی غریب یا جاہل
مسائل دینی پوچھنے میں سخن درشت یا سخت بات سے پوچھتا یا الحاح و زاری کرتا تو صدمے اپنے
دل میں صبر فرماتے انکو ناخوش نکرتے * اور آنحضرت کو خلق عظیم تھا جو کوئی صحبت گرامی میں

پہنچتا تو ہرگز وہ جلدی خاطر برخاست نہ بیاں نکرتے * رعایت کو اور ایفائے وعدہ اور
بردباری تھی اور شفقت خلائق پر کرتے تھے سوا جہاد کے کبھی کسیکو اپنے دست مبارک سے آزار
نہین دیا اور دعوت غنی خواہ فقیر خواہ آزاد خواہ غلام سبکی قبول کرتے اور ہدیہ لوگون کا قبول
فرماتے اور بعوض اس چیز کے مثل وہ چیز کے یا اُس سے بہتر اُسے بھیج دیتے اور اپنے اصحاب سے
بہت دوستی رکھتے دلداری فرماتے اور ہمیشہ خیر و عافیت پوچھتے اور اگر کوئی سفر جاتا یا بیمار
ہوتا تو اُسکی عیادت کرتے اور دعائے خیر فرماتے اور اگر کوئی مسلمان مرجاتا تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْن پڑھتے اور نماز جنازہ پڑھکے دعائے خیر اُسکے حق مین کرتے اور لوگون کی تعزیت
اور تہنیت فرماتے اور ہر حال مین خبرگیر ہمسایہ کے ہوتے اور جب مسلمان مومن سے ملاقات
ہوتی تو آگے سلام علیک کرتے اور عذر لوگون کا سنتے اور مہمان کو دوست رکھتے اور کھانے
اور جس وقت سوار ہوتے تو پاپیادہ کو ہمراہ نہ لیجاتے اور اگر سواری ہوتی تو لیجاتے اور اگر
نہ ہوتی تو اپنی طرف سے دیتے بر تقدیر اگر سواری نہ ملتی تو لوگون کو آگے سے روانہ کر دیتے اور جو
شخص حضرت کی خدمت کرتا حضرت بھی اُسکی خدمت کرنے عیب نکرتے خواہ لونڈی خواہ
غلام اور آن حضرت کھانے پینے لوگون کو بھی کھلاتے اور پہناتے اور اصحاب کبار کے ساتھ اکثر
کامون مین شریک ہوتے اور جس مجلس اور جماعت مین تشریف لے جاتے جاے خالی مین
بیٹھتے تمنا صدر اور مسند کی نہین کرتے اور اُٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے اور جو لوگ بدی کرتے
اُسکے ساتھ نیکی کرتے اور غریب مسکینون پر مہربانی فرماتے بچشم حقارت نہین دیکھتے اور
دست مبارک سے اپنے کفش اور پارچہ سیتے اور اکثر اوقات کعبہ کی طرف منہ کرکے بیٹھتے *
اور نماز بسیار خطبہ اندک پڑھتے اور سینے مبارک سے حالت نماز مین آواز مثل جوش دیگ کے
آتی اور قیام نماز مین بہت دیر کرتے ایسا کہ پانو پھول جاتے اور نماز عشا کی اول شب کو
پڑھکے سوتے اور نصف شب کو یا زیادہ اُٹھکے نماز تہجد چھ سلام مین یا کم یا زیادہ ادا کرتے
اور صبح کے وقت دو رکعت نماز قرأت قصر سے ادا کرکے باقی نماز ساتھ جماعت کے
ادا کرتے اور ہر مہینے مین روزہ دو شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو اور عاشورہ مین اور شعبان
مین روزہ رکھتے * اور حیا اور شرم زیادہ دوشیزگان سے تھی * اور کبھی خوش طبعی

بھی فرماتے تھے مگر سوائے سخن راست کے نہین فرماتے * چنانچہ ایکدن ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے آکے کہا کہ یا رسول اللہ ہمکو کسی پر سوار کروائیے حضرت نے فرمایا تجھکو بچہ ناقہ پر سوار کرواونگا اُسنے کہا یا حضرت بچہ ناقہ کیونکر ہمکو سواری دیگا اور آپ نے فرمایا کہ شتر کو بچہ ناقہ کہتے ہین اور ایک دن ایک عورت نے آکے رسول خدا سے کہا یا حضرت شوہر میرا بیمار ہی آپ کو دیکھنے چاہتے ہین آپنے فرمایا شوہر تیرا وہ ہی کہ اسکی آنکھہ مین سفیدی ہی اور سفیدی سے حضرت کا کنارہ چشم مراد تھی اور اُس عورت نے جانا کہ سفیدی روشنی چشم کو دور کرتی ہی وہی ہوگا * تب گھر مین اپنے شوہر سے جاکے یہہ بات حضرت کی بیان کی اُسنے یہہ سنکے کہا کہ سفیدی سارے جہان کی آنکھہ مین ہی * اور ایک دن ایک بوڑھیا نے جناب رسالت مآب سے آکے عرض کی ای حضرت ہمارے حق مین دعائے خیر فرماوین کہ اللہ مجھکو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ بوڑھیا عورتین بہشت مین نہین جائینگے پس بوڑھیا حضرت سے یہہ بات سنکے آب دیدہ ہوکے حضرت کے سامھنے سے آئی تب آنحضرت صلعم نے حاضران مجلس کو کہا کہ اُس بوڑھیا سے کہو کہ کوئی شخص حالت پیری مین بہشت مین نہین جائیگا بلکہ نوجوان ہوکے بہشت مین داخل ہونگے * اور آنحضرت صلعم اکثر اوقات پیراہن سبز پہنتے اور جمعہ کے دن چادر سرخ * اور نماز مین ہرروز دستار سات ہاتھہ کی باندھتے * جمعہ اور عیدین مین چودہ ہاتھہ کی دستار سر مبارک پر رکھتے * اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک رکعت نماز با دستار ادا کرنا فضیلت رکھتی ہی ستر رکعت نماز پر جو بے دستار پڑھی جاتی ہی * اور آنحضرت صلعم کرتا اور چادر سے نماز پڑھتے تھے اور کبھی ایک کپڑے سے بھی نماز ادا کی ہی * اور ہرشب کو سرمہ داہنے آنکھہ مین اور بائین آنکھہ مین دوبار دیتے تھے اور کبھی حالت روزہ مین بھی سرمہ آنکھہ مین دیتے تھے اور تیل بھی سر مین اور داڑھی مین کبھی مالش کرتے تھے اور عطریات سے بہت خوش ہوتے اور بدبو سے ناخوش ہوتے اور اکثر اوقات نعلین اور موزہ پہنتے اور پہلے جو کام کرتے داہنی طرف سے شروع کرتے حتی کہ وضو اور مسواک اور دخول مسجد اور نعلین پہننا بسم اللہ پڑھکے داہنی طرف سے شروع کرتے اور انگھوٹی چاندی کی کبھی داہنے ہاتھہ اور کبھی بائین ہاتھہ کی چھوٹی انگلی مین پہنتے تھے نگینہ پر اللہ اور رسول اور محمد

بہت بین افتاد کہا ہوا تھا اور جہاد میں اکثر اوقات زرہ پہنتے تھے اور شمشیر حمائل کرتے اور بچھونا
آپکا کھجور کے پتے کا اور چمڑے کا تھا اور کھانے میں کچھ تکلف اور تکلف نہیں فرماتے اور بشدت
گرسنگی کے پتھر شکم پر باندھتے اور حق تعالی نے کلید خزائن زمین آپکو دی تھی آپنے قبول نفرمایا
آخرت کو اختیار کیا اور اگر اتفاقا دینار یا درہم بسبب آنے کسی سائل کے گھر میں نہ رہتا تو
اُس شب کو گھر تشریف فرماتے اور روٹی مرغ کے گوشت کے ساتھ یا سرکہ کے ساتھ اکثر
تناول فرماتے اور بکری کا گوشت خربوزہ کے ساتھ اور کھجور کے ساتھ کھاتے اور خرما کھیرا
کے ساتھ کھاتے اور صرف خرما بھی تناول فرماتے اور شہد اور شیرینی سے بہت ذوق تھا *

* اسامی ازواج مطہرات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا *

روایت ہے پہلے خدیجۃ الکبری کو حضرت نے نکاح کیا تھا وہ ہجرت کے پانچ برس کے آگے فوت
کی اور جنت المعلی میں مدفون ہوئی * بعد اُسکے حضرت نے سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا اور
وہ جب ضعیفہ ہوئی حضرت نے چاہا کہ اُنکو طلاق دیویں وہ اپنی باری کو اپنے نوبت اپنی عائشہ
رضی اللہ کو بخشی اور حضرت سے بولی یا رسول اللہ میرے دل میں کسی چیز کی آرزو نہی
مگر ایک بات کی کہ حشر کے دن آپکی ازواج مطہرات میں داخل رہوں اور اُسکو آپنے
قبول فرمایا اور اُنیسویں چون ہجری میں وفات پائیں * اور تیسری عائشہ صدیقہ رض بنت
ابو بکر صدیق کو چھ برس کے سن میں قبل ہجرت تین برس کے شہر شوال میں نکاح کیا اور نو برس
کی عمر میں اُن سے ہم بستر ہوئے اور جب رسول خدا نے وفات کی اُسوقت عایشہ صدیقہ کی
عمر اٹھارہ برس کی تھی اور رمضان شریف کی سترھویں تاریخ سن اٹھاون ہجری مدینہ منورہ
میں انہنے انتقال کیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں * اور چوتھی حضرت حفصہ بنت عمر
فاروق سے آن حضرت نے نکاح کیا اور آن حضرت نے اُن کو ایک دفع طلاق رجعی دیا تھا لیکن
بحکم الہی یا حضرت عمر کی شفقت و خاطر سے یا وہ بہت روزہ رکھتی تھیں اور نماز پڑھتی تھیں
اسلیئے اُن کو حضرت نے پھر رجوع کیا ماہ شعبان سن پینتالیس ہجری میں وفات کی * اور
پانچویں زینب رض بنت خزیمہ کو نکاح کیا وہ بھی دو مہینے یا تین مہینے کے بعد حضرت کے سامنے
سن چار ہجری میں فوت کی * چھٹویں ام سلمہ بنت سہیل کو آن حضرت نے نکاح کیا تھا وہ

حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھی یعنی عاتکہ بنت عبد المطلب اور وہ وفات پائی سن انسٹھ
ہجری میں * اور ساتوین زینب رض بنت جحش کو حضرت نے نکاح کیا تھا وہ بھی پھوپھیری
بہن رسول خدا کی تھی وہ آمیمہ کی بیٹی اور آمیمہ عبد المطلب کی بیٹی پہلے اُن کو زید بن حارث
نے نکاح کیا تھا بعد طلاق کے اسکے حضرت کے نکاح میں آئین سن بیس ہجری میں وہ فوت کی
* اور آٹھوین ام حبیبہ رضی اللہ بنت ابو سفیان کو آن حضرت صلعم نے نکاح کیا تھا چار سو
دینار کے عوض مہر میں اور نجاشی بادشاہ حبش کے نے اپنی طرف سے مہر مرقوم بطور ہدیہ کے
ادا کیا اور وہ فوت ہوئین سن چوالیس ہجری میں * اور نوین جویریہ بنت حارث سے حضرت
نے نکاح کیا تھا وہ چھپن ہجری میں فوت کین * اور دسوین حضرت صفیہ بنت حی اخطب وہ ہارون
عم کی اولادون میں سے تھین جنگ خیبر میں گرفتار ہو کر آئی تھین حضرت نے اُسکو بعوض
آزاد کے مہر مثال مقرر کر کے اپنے نکاح میں لائے تھے اور وہ سن باون ہجری میں فوت کین * اور
گیارہوین حضرت میمونہ بنت حارث ھلالیہ کو حضرت نے قریہ سرف میں نکاح کیا تھا اور قریہ
سرف ایک گانو کا نام ہی شہر مکہ میں اور وہ اکاون ہجری میں وفات پائین * اور آنحضرت صلعم
کی پانچ جاریہ تھین * پہلے ماریہ قبطیہ بنت شمعون حاکم اسکندریہ تھا اُسنے حضرتکی خدمت
میں بھیجا تھا اُن کے بطن سے ابراہیم ابن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے اور وہ ماریہ قبطیہ سولہ
ہجری میں فوت کین * اور دوسری ریحانہ بنت زید کہ داخل جاریہ بنی نظیر یا قریظہ کے تھین وہ
دسوین سال ہجری میں فوت کین * اور تیسری ام ایمن اور چوتھی سلمی اور پانچوین برصوی
یہ جامع التواریخ سے لکھا * اور سب ازواج مطہرات آنحضرت صلعم کے مہر ہر ہر کا پان
سو درم تھے مگر ام حبیبہ اور صفیہ کا مہر چار سو درم تھا * اور سب ازواج حضرت کے ثیبہ تھین
مگر حضرت عایشہ صدیقہ رض دوشیزہ باکرہ تھین * اور سب ازواج آن حضرت کے بعد
بقید حیات تھین مگر خدیجہ الکبری اور حضرت زینب رض سے دونون حضرتکے روبرو فوت
کی تھین اور آن حضرت صلعم نے اکثر عورتون کو نکاح میں لا کے قبل دخول کے طلاق دیئے تھے اور
کسی کو بعد دخول کے اور کسیکو صرف نامہ پیغام کے بعد قبول نہین فرمایا اور چونکہ اِس کتاب
کے فقیر مولف نے نام اُنھون کا کتب تواریخ میں نپایا اِسواسطے نام اُنھون کا مندرج نکیا *

* بیان اولاد امجاد آنحضرت صلعم کا *

بروایت جمہور مورخین رسول خدا کے دو بیٹے تھے قاسم اور عبد اللہ اور لقب اُنہوں کے طیب اور طاہر ہین * اور چار بیٹیان تھین * زینب * اور رقیہ * اور اُم کلثوم * اور فاطمہ الزہرہ یہ سب اولاد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری کے بطن سے ہین اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی رسول خدا کے اور بھی بیٹے تھے نام انکا ابراہیم وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے تھے اور بعد تو ادسولہ مہینے کے وہ فوت کیے * بعضے کہتے ہین کہ دو مہینے کے بعد فوت کیے اور قاسم اور عبد اللہ قبل زمانہ اسلام کے فوت کیئے * غرض جمیع اولاد امجاد آنحضرت صلعم کے روبرو مرے مگر فاطمہ الزہرہ حضرت کے انتقال کے چھ مہینے کے بعد فوت کین * کہتے ہین کہ حضرت زینب کا بیاہ ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا وہ خدیجۃ الکبری کا بھانجا تھا * اور رقیہ کو عتبہ بن ابی لہب سنے نکاح کیا تھا * اُسنے غصے کے وقت کم فہمی کے باعث رقیہ کو طلاق دیا اور بعد اسکے حضرت عثمان غنی نے انکو نکاح کیا * اور ام کلثوم کا بیاہ بھی عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا بعد فوت کے اُسکے حضرت عثمان غنی کلثوم کو نکاح مین لائے اسواسطے حضرت عثمان کا لقب ذی النورین ہوا اور یہے دونون صاحب زادی حضرت عثمان کے روبرو فوت کین * کہتے ہین کہ پندرہ برس پانچ مہینے یا ساڑھے چھ مہینے کی عمر مین حضرت فاطمہ الزہرہ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کہ وہ اکیس برس پانچ مہینے کے تھے آنحضرت صلعم نے بحکم الہی نکاح کر دیا *

* بیان شدگافتن سینہ مبارک آنحضرت صلعم کا تیسرے مرتبے اور وحی لانا جبرئیل عم کا حضرت کے پاس *

مروی ہی جب وقت نبوت کا اور وحی نازل ہونے کا قریب پہنچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینہ مبارک آنحضرت صلعم کا تیسرے مرتبے چاک کیا شرح اُسکی یہہ ہی ایک بار آنحضرت صلعم نے ایک مہینے کے اعتکاف کی نیت کی تھی اور حضرت خدیجۃ الکبری بھی اس اعتکاف مین تھین اور وہ مہینا رمضان شریف کا تھا آنحضرت صلعم اور خدیجۃ الکبری غار حرا مین اعتکاف کرکے بیٹھے تھے رمضان المبارک کی کسی رات کو آنحضرت غار سے باہر نکل کے ستارون کے دیکھنے کو کھڑے ہوئے تھے کہ کس قدر رات باقی ہی اس مین ایک

آواز آئی السلام علیکم اور آن حضرت صلعم فرماتے تھے کہ میں نے گمان کیا تھا کہ کہین جنون کا گذر اس مقام پر ہوا ہی اسوقت ڈرتا ہوا غار کے اندر مین گیا اور خدیجہ رض کو احیاناً تکی خبر دی خدیجہ رض نے کہا کہ یہ خوش خبری ہی آپکی کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان اور دوستی کی ہی آپ خوف نکیجیئے پھر ایکمرتبہ حضرت نے اس غار سے باہر نکل کے دیکھا کہ جبرئیل عم تخت پر مانند آفتاب کے بیٹھے ہوئے ایک پر انکا مشرق مین اور دوسرا پر مغرب مین پہنچا ہوا مین یہہ حال دیکھکر ڈرتا ہوا غار کی طرف متوجہ ہوا جبرئیل عم نے مجھکو فرصت نہ دی اور جلدی سے آکے درمیان میرے اور درمیان اُس غار کے حائل ہوئے یہان تک کہ اُنکو دیکھنے اور اُنکے کلام سننے سے مجھکو دوستی اور محبت بہت پیدا ہوئی اور جبرئیل عم میرے ساتھہ وعدہ کرکے گئے کہ فلانے وقت تمکو چاہیئے کہ تنہا حاضر ہو تب مین اسوقت تنہا حاضر ہو کر کھڑا رہا جب دیر ہوئی تب مین جانے چاہا اپنے گھر کو اس عرصے مین کیا دیکھتا ہون کہ جبرئیل اور میکائیل دونون فرشتے آسمان سے زمین پر تمام عظمت اور بزرگی کے ساتھہ آئے اور میرے تئین زمین پر لٹا کے سینہ میرا چاک کیے اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین مین دھوکر کوئی چیز اُسسے نکالا مجھکو مطلق کچھہ معلوم نہوا پھر دل کو جگہہ پر اپنی رکھکر کے سینہ کو درست کر دئے اور میرے ہاتھہ پانو پکڑ کر اُلٹا دئے جس طرح برتن سے کوئی چیز گرانے کو اُلٹتے ہین بعد اسکے ایک مہر میری پشت پر مارا ایسا کہ اثر ضرب اُسکا مجھہ پر نہ پہنچا * اور جب عمر شریف آن حضرت صلعم کی چالیس برس اور ایک دن کی ہوئی تب اُنکو نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی غار حرا مین * اور معمول آن حضرت صلعم کا یون تھا کہ ہر سال ایک مرتبہ غار حرا مین تشریف لیجاتے اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتے بعد ایک مہینے کے مکے معظمہ مین تشریف لا کے پہلے سات مرتبے طواف بیت اللہ کر کے مکان مین تشریف لاتے اور آن حضرت صلعم فرماتے تھے کہ ایکدن مین غار حرا مین عبادت مین مشغول تھا ایک شخص نورانی چہرہ خوب صورت مجھہ پر ظاہر ہوا اور کہا خوش خبری ہی تجھکو ای محمد مین جبرئیل ہون اللہ تعالیٰ نے مجھکو تیرے پاس بھیجا کہ تجھکو اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان اس امت کا کیا * اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آن حضرت نے فرمایا جب مین میدان مین جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ ای محمد اور

ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونے کے تخت پر آسمان و زمین کے درمیان معلق کھڑا ہی
مین اُس آواز اور صورت سے ڈر کر بھاگتا تھا جب کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا تب ورقہ بن
نوفل جو چچیرا بھائی خدیجہ الکبریٰ کا تھا وہ انجیل اور توراۃ کے علم سے خوب واقف تھا اُسسے
مین نے یہہ بات کہی اُسنے کہا جب وہ آواز سنو تو مت بھاگو اور کان دھر کر سنو کر کیا کہتا ہی
اور دوسرا ہی مین نے کیا پھر جب آواز آئی یا محمد تب مین نے کہا لبیک اُسنے کہا کہ مین جبرئیل
ہون اور تم اس امت کے نبی ہو اور یہہ کلمہ کہا * اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا
عبده و رسوله * پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰه تا آخر سورہ * حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہی
کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا * اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ * پہلے جو چیز
جھپر نازل ہوئی قرآن مین سے سو سورہ فاتحہ مناجات کی تعلیم کے واسطے اور ہر نماز کے پہلے پڑھنے
کے واسطے ہی اور اسی طرح سے جو حاجت جسوقت ہوتی آن حضرت صلعم کو اُسوقت وحی
نازل ہوتی تھی * اور اِقْرَءْ بِاسْمِ محض تعلیم اور طاقت قرات قرآن کے واسطے نازل
ہوئی ہی * اور کیفیت نزول اُسکی یہہ ہی کہ آنحضرت صلعم کو پہلے وہ چیز کہ علامت وحی
کی ظاہر ہوئی سو سچے خواب دیکھنے لگے اور جو کچھ کہ خواب راتکو دیکھتے تھے اسی طرح دن کو مثل
صبح صادق کے ظاہر ہو جاتا بعد اسکے آن حضرت صلعم غار حرا مین کہ متصل مکے معظمہ کے ہی
تشریف فرما ہوتے تھے اور چند روز کے کھانے پینے کے اسباب ہمراہ لیکر تنہا
اس مقام مین تسبیح اور تہلیل حق تعالیٰ کی کرتے تھے اور جبکہ اسباب کھانے
پینے کا تمام ہو جاتا پھر دولتخانے مین تشریف لاتے اور دو ایک روز رہتے پھر اُس غار
مین تشریف لے جاتے اسی طرح سے دس پندرہ بیس دن گھر مین تشریف رکھتے اور
وہان جاتے غرض ایک مہینے سے کم اور کبھی ایک مہینے بھی رہتے ایک دن خلوت کے ایام
مین اُس غار سے باہر تشریف لائے طہارت کے واسطے پانی کے کنارے کھڑے تھے یکایک
جبرئیل علیہ السلام نے ندا کی یا محمد آن حضرت نے اُوپر کی طرف نگاہ کی کسی کو نہ دیکھا پھر اُسی طرح
سے آواز دو تین بار آئی تب آن حضرت متحیر ہو کر داہنے بائین نگاہ کی دیکھتے کیا ہین کہ ایک
شخص نورانی مانند آفتاب کے روشن تاج نور کا سر پر رکھا ہوا اور لباس سبز پہنے ہوئے شکل

آدمی کی سی نزدیک آن حضرت صلعم کے پونہچا اور کہا پڑھہ * اور بعضے روایت مین لکہا ہی
کہ اس شخص کے ہاتہہ مین ایک ٹکڑہ حریر سبز تہا کہ اُسمین کچھہ لکہا ہوا تہا آن حضرت
کو دکہلایا اور کہا پڑھہ آن حضرت نے فرمایا مین حرف کی صورت نہین پہچانتا ہون اور پڑھنے والا
نہین ہون پھر جبرئیل عم نے کہا پڑھہ اور آن حضرت کو پکڑ از ور سے دبایا یہان تک کہ دبا
نے سے آن حضرت کو سخت تکلیف پہنچی اور پسینہ بدن مبارک سے آگیا اور اسی طرح
تین مرتبہ کیا اور کہا * اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * پانچ آیت تک اور آیتون کو یاد کرلیا
* اور بعضے روایت مین ہی کہ بعد تعلیم اُن آیتون کی جبرئیل عم نے پانون اپنا زمین پر مارا
اُس سے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوا اور آن حضرت صلعم کو طریق طہارت اور وضو اور استنجا
کا سکہلایا اور دو رکعت نماز کی تعلیم کی اور سورہ فاتحہ سکہلایا کہ ہر نماز کے پہلے اسکو پڑھا کرو
اور بعد اس واقع کے آن حضرت صلعم ترسان و لرزان اپنے گھر پر آئے اور حضرت خدیجہ
الکبری کو فرمایا کہ جلدی میرے بدن کے اوپر لحاف ڈالدو تاکہ لرزان میرے بدن سے دفع ہو
پس بعد لرزان کے حضرت خدیجہ نے کیفیت پوچھا حضرت نے تمام ماجرا اُن سے بیان کیا
خدیجہ رض نے فرمایا کہ ہرگز آپ ڈر نہ کیجئے اسواسطے کہ حق سبحانہ تعالی نے صفات رحمت کی
آپ پر ظاہر کی ہی کیونکہ آپ مسافرون کے متعہد حال اور مہمانون کی ضیافت اور
محتاجون کے کام مین یاری اور ضعیفون پر رحم اور اپنے اقربون پر احسان کرتے ہین اور راست
گفتار اور امانت دار ہین اور جوکوئی اس مرتبہ مین خلق اللہ پر رحمت کرے وہ مستحق
رحمت الہی ہوتا ہی نہ لائق غضب کے اور جو چیز خواب اور بیداری مین آپنے دیکہا سو
مجہہ سے بیان کیجئے اور ایک دن رسول خدا صلعم خدیجہ رض کے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے اس
مین جبرئیل عم آئے تب حضرت نے خدیجہ رض سے کہا کہ دیکہو جو شخص ہمارے پاس
آئے تھے یہ وہ ہین تب خدیجہ رض آن حضرت کے بغل مین آبیٹھین اور کہا کہ صورت
اُنکی اب آدمی کی معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا ہان اب تک موجود ہین دیکہتا ہون تب
خدیجہ رض نے سر اپنا برہنہ کیا اور حضرت سے کہا کہ اب اُن کو دیکہتے ہین آن حضرت نے
فرمایا نہ خدیجہ رض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہی آپکو خوشخبری دینے آیا تہا اگر دیو ہوتا تو آپ سے

شرم بکرتا غایب ہوتا پس خدیجہ رض نے اپنے چچیرا بھائی ورقہ بن نوفل سے کہ وہ دین حضرت عیسی عم کا رکھتا تھا توریت اور انجیل سے خوب واقف تھا اور عبری زبان میں اُن کتابوں کا ترجمہ کرتا تھا پوچھا ای بھائی تُمنے کسی کتاب میں نام جبرئیل کا پایا ہی اُسنے کہا کہ تمکو اُسے کیا کام ہی تب خدیجہ نے تمام احوال رسول خدا کا اُس سے بیان کیا اُسنے کہا کہ جبرئیل نام ایک فرشتہ بڑا ہی وہ اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبرون کے پاس وحی لاتے تھے ایسا کہ موسی عم کے پاس بھی آتے تھے اگر تم یہہ سچ کہتی ہو تو وہ محمد عربی ہی اُنکی صفت مین نے دیکھی ہی کتابون مین وہ عرب سے نکالینگے بھلا کہو تو جبرئیل نے اُن کو دعوت اسلام کی کی ہی یا نہین خدیجہ نے کہا کہ اُسنے حضرت کو اِقْرَأْ بِاسْمِ سکھلایا ہی ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اگر اُن پر حکم اللہ کا ہوتا دعوت اسلام کی ہوتی تو مین اول اسلام مین داخل ہوتا* پس ورقہ بن نوفل نے حضرت سے کہا کہ تم مت ڈرو دل مین کچھ اندیشہ نکرو لیکن تمہاری قوم مرتبہ اس نعمت کا نہین پہچانینگے اور تمکو ایذا پہنچاوینگے یہان تک کہ تمکو اس شہر سے نکالینگے کیا خوب ہوتا کہ مین بھی اُسوقت زندہ رہتا تو تمھاری مدد دل وجان سے مین کرتا اور مجھکو سعادت دارین حاصل ہوتی پس بعد چند روز کے ورقہ بن نوفل نے فوت کیا اور آن حضرت نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ وہ جامہ سفید پہنے ہوئے ہین حضرت نے تعبیر اِس خواب کی لوگون سے بیان کیا کہ یہہ علامت بہشت کی ہی اور بعد اُسکے یہہ صورت نازل ہوئی يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ* یعنے ای لحاف اوڑھنیوالے کھڑے ہو واسطے اداکرنے مراسم نبوت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب الہی سے پس اس بات سے خواجہ عالم نے لحاف اپنا بدن سے ڈالا اور سوئے سے اُٹھے خدیجہ رض نے کہا ای حضرت کیون آپ سوتے نہین حضرت نے فرمایا ای خدیجہ سونا میرا اور نہین ہوگا کیونکہ جبرئیل دوسرا بار میرے پاس آئے اور وحی لائی اور مجھکو کہا کہ خلق اللہ کو خدا کی طرف بلا بت پرستی چھوڑے اور خدا کی عبادت کرے اب مین کسکو کہون کون میرا کہا مانیگا اور باور کریگا خدیجہ رض نے کہا کہ پہلا مجھکو ایمان کی راہ بتلا مین ایمان لاؤن تب حضرت نے خدیجہ کو تلقین کی* غرض عورتون مین وہ اول ایمان لائی مسلمان ہوئی* اور اُسوقت حضرت علی ابن ابی طالب کی عمر ساتھ برس کی تھی تمام دن رسول خدا کے

پاس رہتے تھے جب دیکھا خدیجہ رض اور رسول خدا کو نماز پڑھتے کہنے لگے کہ آپ سب یہہ کیا کام
کرتے ہین کسکو پوجھتے ہین پیغمبر خدا نے کہا کہ خدا سے مہربان کو ہم پوجھتے ہین حضرت
علی نے کہا کون سا خدا ہی تمہارا حضرت نے فرمایا خدا میرا وہ ہی کہ جسکی دست قدرت مین
تمام زمین و آسمان سارا جہان ہی اسنے مجھکو جملہ خلائق پر پیغمبر کیا تا کہ لوگون کو ایمان کی
راہ بتلاؤن اور ہدایت کرون تم بھی اس راہ پر آو باپ دادے کی راہ چھوڑو اُسنے کہا
کہ مین بے اجازت اپنے باپ کے کوئی کام آپ سے نہین کرتا ہون مین اپنے باپ سے پوچھون
وہ کیا کہے تب حضرت نے اُن کو کہا کہ خبردار یہہ بات بغیر چچا ابو طالب کے اور کوئی سننے
نپاوے اور جب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ خدیجہ رض کے گھر سے نکل آئے تب اپنے دل مین
سوچا کہ جسکو حق تعالی ایمان بخشے اور راہ نجات کی بتلاوے ہم کیون راہ دین اسلام سے
پھرین اور اپنے باپ سے صلاح پوچھین پس یہہ سمجھکے دو ہین پھرا اور رسول خدا پاس
ایمان لائے اور نماز پڑھی پس جب خدیجہ رض اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ دین اسلام سے
مشرف ہوئے تب رسول خدا تمام رات آرام نہین فرماتے کہ یہہ راز اور کس سے کہئے
ایک دن خاطر مبارک مین یون گذرا کہ ابو بکر مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہین اور ہمسے دوستی
رکھتے ہین مین اُن سے جا کے یہہ راز کہون اور صلاح کرون دیکھین وہ کیا بولے تب فجر کو اُن
پاس جانے کا قصد کیا * اور ابو بکر صدیق بھی مرضی الہی سے اُسی شبکو یہہ متردد رہے کہ بت
پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادے کرتے آئے ہین اِسمین کچھ فایدہ نہین دیکھتے ہین
کیونکہ بتونسے نہ کچھ خیر ہی نہ شر کاشکے اگر کوئی مرد خدا ہوتا کہ راہ خدا بتاتا تو اچھا ہوتا مین اِس
آفت سے بچتا * اور دل مین یون گذرا کہ محمد امین کہ برادرزادہ ابو طالب ہین وہ مرد عاقل
و دانا ہم سے ان سے جانی محبت اور رازدلی ہی وہ بت پرستی نہین کرتے ہین صبح کو ان
پاس جایا چاہیئے کہ ہمکو راہ خدا بتاوے اور ہدایت کرے تب صبح کو نیند سے اُٹھکے عزم کیا کہ
پیغمبر خدا پاس جاوے * اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیق کے پاس جاوے اور
اپنا راز بیان کرے اتفاقا راہ مین دونون حضرت کی ملاقات ہوئی بایکدیگر سلام علیک
کہا اور خواجہ عالم نے ابو بکر صدیق سے کہا کہ مین آپ کے پاس جاتا تھا کہ کچھ مشورت آپسے

کو ان اور ابو بکر صدیق نے بھی کہا حضرت سے کہ مین بھی آپکے پاس جاتا تھا کہ آپکی خدمت مین
مشرف ہون تجھ راہ دین کی آپ سے پوچھون تب رسول خدا نے فرمایا کہو کیا بات ہی اور
حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ فرماوین اول کیا بات ہی پیغمبر صلعم نے کیفیت نزول جبرئیل
عم کی اور وحی لانا انکا خدا کے پاس سے اور حقیقت خواب کی سب ابا بکر صدیق سے بیان
کیا اور ابو بکر صدیق نے حضرت سے عرض کی کہ اللہ تعالی نے ہم پر رحم کیا آپکو پیغمبر کرکے
ہمارے بیچ مین بھیجا ہی اے پیغمبر خدا مجھکو ایمان کی راہ بتائیے تب پیغمبر خدا نے ابو بکر صدیق
کو راہ بتائی ایمان سے وہ مشرف ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی * حدیث مین آیا ہی رسول خدا
نے فرمایا کہ جسکو مین ایمان کی بات کہتا تھا وہ انکار کرتا تھا مگر ابو بکر صدیق * مروی ہی پہلے
عورتون مین سے خدیجۃ الکبری ایمان لائی تھی اور لڑکون مین سے حضرت علی ابن ابی طالب
ایمان لائے تھے اور غلامون سے پہلے حضرت بلال حبشی ایمان لائے تھے اور آزاد کئے غلامون سے
زید ابن حارث ایمان لائے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق چالیس برس کی عمر مین ایمان لائے
تھے اور ماباپ بھی اُن کے ایمان لائے تھے اور یہہ بہت بڑا مرتبہ سعادت مندی کا ہی کیونکہ
یہہ مرتبہ اور کسی اصحابون کو نہوا * اور بعد اُسکے حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور زبیر
اور عبد الرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابی عبیدہ ابن الجرح اور عبد اللہ بن
مسعود اور سعید ابن زید رضی اللہ عنہم ایمان لائے ایسا کہ اُنچالیس آدمی ایمان لائے تھے
لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے اور نماز مسجد مین پڑھتے تھے * اور ایک دن کوہ حرا مین حضرت
نے ابو طالب کی دعوت کی اُسنے کہا کہ مین اپنے باپ دادا کا دین نہین چھوڑونگا لیکن تمکو
جو خدا نے فرمایا ہی اُسمین تم قائم رہو مین تمہارا پشت پناہ ہون کوئی تمکو ایذا نہین دے
سکیگا * اور ابو جہل کو جب خبر اسلام کی پہنچی وہ مردود کہنے لگا کہ اگر مین ایسا جانتا کہ لوگ
محمد پر ایمان لاوینگے تو مین انکا سر پتھر سے کچلتے اور اگر محمد مسجد مین سوا ہبل کے اور کسی کو
سجدہ کریگا تو سر اُنکا پتھر سے ایسا کچونگا کہ مغز اُنکا نکل پڑیگا * خبر مین آیا ہی کہ کعبہ کے
بیچ مین کافرون نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے سب سے بڑا بت ہبل تھا اور لات و منات
دوسری جگہہ مین تھے * اور اہل مکے نے جب اسلام کی بات سنی بہت ظلم اور بے ادبی آن

حضرت پر کرنے لگے اور اصحابون کو بہت ستایا اور حضرت رسالت مآب صلعم کو بہت ایذا
دی یہان تک کہ آن حضرت کو مع اہل بیت درمیان شعب کے محاصرہ کیا اور اس محاصرہ
مین تین برس رہے پھر محاصرہ کفار سے باہر تشریف لائے * اور ایک دن آن حضرت صلعم
سجدے مین مشغول تھے عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کے گلو مبارک مین کپڑا باندھا
اور کھینچنے لگا حضرت ابو بکر صدیق نے آکر چھوڑا یا * اور ایک دن پیغمبر خدا بیٹھے ہوئے تھے
ابو جہل لعین نے مٹی کی ٹوکری لاکر سر مبارک پر ڈال دی * اور حضرت عایشہ صدیقہ نے
فرمایا کہ مین نے ایک دن رسول خدا سے پوچھا یا رسول اللہ کوئی دن جنگ اُحد سے زیادہ تکلیف
آپ پر ہوئی ہی کہ آپ کے دشمنون نے دندان مبارک آپکا شہید کیا آن حضرت نے فرمایا
کہ ایک دن جب کافرون کو مین ہدایت کرتا تھا اُنھون نے میری تصدیق نکر کے پھر انواع بدعت
اور ظلم کیا یہان تک کہ پانون تلوے تک میرے خون سے تر ہوئے تھے اس حالت مین
درگاہ باری مین مین نے عرض کی جناب باری سے ایک فرشتہ جو پہاڑ دن پر موکل ہی اُسنے
مجھکو آکر سلام کیا اور کہا کہ آزردگی تمھاری موجب ملال سب ملائکون کی ہی آپ اگر مجھکو حکم
دیجئے دونون پہاڑ کو جو گرد مکے کے ہین ملادون اور تمام زمین مکے کی اُٹھالیجاون کہ نام نشان
اُسکا نرہے سوا اسکے اور جو حکم ہو بجالاؤن تب مین نے کہا کہ اللہ تعالی نے مجھکو واسطے رحمت
عالمین کے بھیجی ہی نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے * اور حق تعالی نے فرمایا * وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ * اور تجھکو جو ہمنے بھیجا سو مہر کر کر جہان کے لوگون پر اور نہین
بھیجا ہی ہمنے تمکو ای محمد مگر واسطے رحمت عالمیان کے * مروی ہی کہ جب ترقی اسلام
مکے کے کافرون نے دیکھا عتبہ بن ربیعہ کو رسول خدا پاس بھیجا اُسنے حضرت سے آکے عرض
کی ای میرے بھتیجے محمد تو حسب و نسب مین سب سے عالی درجہ رکھتا ہی باوجود اسکے
تونے ایسا کام اختیار کیا ہی کہ اس سے میرے اور تیرے ماباپ کا کفر لازم آتا ہی اور آبا
واجداد پر طعن ہوتا ہی اور لوگ کہتے ہین کہ ایک کاہن قوم قریش مین ظاہر ہوا ہی اور ہمکو
لوگ طعن کرتے ہین اور اگر بسبب شہوت نفس کے آپ یہہ باتین کہتے ہین تو جون سی
عورت قریش مین سے آپ کو خواہش ہو اُسکے ساتھ نکاح کر دون * اور اگر آپ کو مال

دنیا غرض ہی تو اتنا مال دون آپ تونگر ہو جائین اور کچھ آپ کو حاجت مال کی نہو * اور اگر مالکی چاہتے ہین تو مالک دون اور اگر خلل دماغ آپ کا ہو تو طبیب حاذق مقرر کر دون تب آن حضرت صلعم نے فرمایا * بسم اللہ الرحمن الرحیم حٰم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ قرآنا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا * اُتاری ہوئی ہی بخشنے والے مہربان کیطرف سے کتاب کہ جدی جدی کی گئی ہین اُسکی آیتین قرآن عربی زبان کی واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین خوش خبری دینے والےکو اور ڈرانے والے کو * پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی قولہ تعالی فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة عاد وثمود * پس اگر وے منہ پھیرین پس کہہ تو مین نے خبر سنادی تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب عاد کے اور ثمود کے * تب عتبہ نے کہا کہ آپکو سوا اسکے اور کچھ یاد نہین آتا ہی آخر عتبہ لاچار ہو کر اپنی قوم سے جا کے کہا کہ مین نے ایسا ایک بڑا کلام محمد صلعم سے سنا ہی کہ کبھی کسی سے نہین سنا اب صلاح یہہ ہی کہ تم انکی ایذا دینے مین کوشش نکرو انکو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر اُن سے لڑنے چاہو تو بے فایدہ ہی کیونکہ اگر تم اُن پر غالب ہوگے تو کوئی چیز تمہارے ہاتھہ نہین آویگی اور اگر وہ تمپر غالب ہوا تو جو ملک تمہارا ہی سو اُسکا پس عتبہ سے یہہ سنکے مشرکون نے کہا شاید تمکو اُسنے جادو کیا ہی کہ تم اُسکی طرف داری کرتے ہو * عتبہ نے کہا کہ جو میری عقل مین آیا سو مین نے تمکو سنادیا آگے تم مختار ہو * عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قریش کے حق مین رسول خدا نے کبھی بد دعا نہین کی مگر ایکدن قریب مکہ معظمہ کے آنحضرت صلعم نماز پڑھہ رہے تھے ابو جہل لعین نے نجاست کی توکری عتبہ بن ابی معیط کے ہاتھہ سے رسول خدا کے مونڈھے مبارک پر حالت سجدے مین ڈالدی بعد فراغت نماز کے آن حضرت صلعم نے اُن ملعونوں کے حق مین دعاے بد فرمائی ابن مسعود قسم کھا کر کہتے ہین کہ مین نے اُن کفارون کو دیکھا بدر کے لڑائی مین بدحالت مین مو الوگ انہون کو زمین سے کھینچ کھینچ کر کوئے مین ڈالتے تھے * روایت مین آیا ہی کہ جس وقت اُنتیس صحابہ مشرف اسلام سے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا سے التماس کیا کہ یا رسول اللہ کیون آپ اسلام کو چھپاوین بہتر ہی کہ باعلان عبادت اور دعوت اسلام کی کرین تب رسالت مآب حضرت ابو بکر کے کہنے سے مسجد الحرام

مین جاییتھے آذان ہوئی اور ابوبکر صدیق نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا تب عتبہ وغیرہ مشرکون نے حضرت ابوبکر صدیق کے بازو مبارک پر سخت ضرب پہنچائی کہ اُسسے بے ہوش ہو گئے اور بنو تیمم آکر وہان سے گھر مین اُٹھا لائے اور ساری رات بیقرار رہے جب کچھ ہوش مین آئے تب رسول خدا کے پاس تشریف لائے رسول خدا نے پوچھا ای ابوبکر تمنے بہت رنج اُٹھائے اُسنے عرض کی یارسول اللہ جو کچھ برضاے خدا و رسول مقبول مجھپر گذرے مین اُسسے ناراض نہین ہون بلکہ راضی و صابر ہون اور راحت عقبی جانتا ہون مگر عتبہ سے مجھکو درد و رنج جو پہنچا تمام اعضا مین میرے درد آگیا سب دشمن دین ہنستے ہین تب آنحضرت نے دست مبارک حضرت ابوبکر کے تمام اعضا پر پھیرا اُسوقت درد سے صحت پائی * رسالت ماب کی نبوت کے پانچوین برس حضرت عمر فاروق ابن خطاب ایمان لائے اور اُن کے سبب اسلام مین تقویت اور عزت زیادہ ہوئی * حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوت اور شجاعت اور حشمت مین عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام عرب اُن سے ڈرتے تھے * جب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لائے تب ابو جہل نے ولید بن مغیرہ اور ابوسفیان اور ابی لہب اور حضرت عمر اور اُنکے باپ وغیرہ سردار قریش کو بلا کر کہا کہ ای قریش کے سردارو امیر حمزہ محمد پر ایمان لاکر کیا کیا بیہودہ باتین اور مزخرافات کرتا ہی ایسا کبھی کسی نے نہین کہا اور نہ کسی نے سنا تب ابی لہب نے ابو جہل سے کہا ای ابا الحکم میری بات سنو اول محمد کا سر کاٹ لو پیچھے اُن کے یارون کے تدارک ہو ابو جہل نے یہہ بات سنکے کہا کہ قسم ہی مجھکو لات و عزا کی جو کوئی محمد کا سر کاٹ لاویگا میرے پاس مین ایک شتر کے بوجھ سونا چاندی اور دس غلام اور دس لونڈی اُسکو دونگا اور عمر ابن خطاب رضی اللہ نے کہا کہ یہہ میرا کام ہی ولید بن مغیرہ نے کہا محمد کی تائید مین سب بنی ہاشم ہین کیونکر یہہ کام ہوگا تب عمر بن خطاب نے لات و عزا کی قسم کھاکر کہا اگر بنی ہاشم انکی تائید مین آوین تو اُنکو بھی جیتا نہ چھوڑونگا یہہ کہکر تیغ حمائل کر چلے اتفاقاً اثنا راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اُسنے پوچھا ای عمر کہان جاتے ہو بولا کہ محمد کا سر کاٹ لانے کو اعرابی نے کہا کہ ای عمر حمزہ کے ہاتھہ سے تو کیونکر خلاصی

پاویگا وہ محمد کے ساتھہ ہی عمر بولا اگر وہ محمد کی تائید مین ہی تو اُنکا سر بھی کاٹو نگا پھر اعرابی بولا
ای عمر کل کی خبر تو رکھتا ہی بولا نہین کہا کہ تیری بہن فاطمہ اپنے خاوند زید کے ساتھہ محمد پر ایمان
لائی ہی اور تیرا داماد سعید وہ بھی ایمان لایا ہی حضرت عمر نے کہا اسلامیت اُنکی ہم کیونکر
معلوم کرینگے کہا اگر کھانیکے وقت اپنے ساتھہ بلاوگے تو نہ آوینگے اس مین معلوم ہو جائیگا کہ ایمان
لائے ہین پس حضرت عمر یہہ بات سنکے اپنے بہن کی طرف چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے
ملاقات ہوئی اُسنے کہا ای عمر تو کہان جاتا ہی بولا محمد کا سر لانے کو اعرابی بولا بھلا ایک بات تو
سن کہ یہہ جو تمہارے سامہنے بکری ہی تو اُسکو پکڑ تب معلوم ہوگا تمہاری شجاعت پس حضرت
عمر بکری کے پیچھے اسقدر دوڑے کہ تمام بدن مین پسینہ آگیا عاجز ہو گئے بکری پکڑ نہ سکے بہت
شرمندہ ہوئے تب اعرابی نے کہا ای عمر تو بکری کو پکڑ نہ سکا اور وہ محمد شیر خدا ہی اُن کو تم
کیونکر پکڑوگے پس عمر وہان سے خجالت پاکے غصہ ہو کر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہان
جاکے یہہ کہا ای بہن مجھکو بہت بھوک لگی ہی کچھ کھانے کو لا تب اُنکی بہن نے جلدی سے کھانا تیار
کر کے اُن کو لا دیا اور عمر نے کھانے کے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا اُسنے اُن کے
ساتھہ کھانے مین انکار کیا تب عمر نے جانا کہ یہہ مسلمان ہوئی پس اُسوقت غصہ مین آکر
بال اپنی بہن کے پکڑ کر چاہا کہ سر از تن جدا کرے تب زید نے جو اُسکا شوہر تھا عمر کے ہاتھہ سے
چھڑایا اور کچھ حیلہ کر کے غصہ اُنکا فرو کروایا اور کھانا کھلایا یہان تک کہ جب رات ہوئی حضرت
عمر سو گئے اور اُنکی بہن سورہ طہٰ پڑھنے لگی جب اس آیت مین پہنچی * لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى * اللہ کے واسطے ہی جو کچھ کہ یہہ آسمانون
اور زمین کے ہی اور اُن دونون کے بیچ مین اور تحت ثریٰ مین ہی * جب اس آیت کا
مطلب عمر کے کان مین پہنچا دل عمر کا اسلام کی طرف مایل ہوا تب بچھونے سے اُٹھکر اپنی
بہن فاطمہ کے پاس گیا اور کہا کہ کیا پڑھتی ہو بولی کلام اللہ جو محمد عم پر نازل ہوا ہی * اور
بعضون نے کہا ہی کہ عمر کے ڈر کے مارے اُس کاغذ کو جسپر کلام اللہ لکھا تھا تنور کے اندر
ڈال دیا مگر خدا کے فضل سے نہ جلا عمر نے کہا لاو اُس کاغذ کو مین بھی پڑھون تب فاطمہ نے کہا
قولہ تعالیٰ * اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ * جو کوئی مشرک ہی وہ نجس اور ناپاک ہی * اگر کلام اللہ

تو پڑھا چاہتا ہی تو پاک صاف ہو کر باطہارت پڑھو کیونکہ اسکو چھونا بغیر پاکی کے درست
نہین * تب عمر اسوقت پاک صاف ہو کر باطہارت ہاتھہ مین اُس سورہ کو لیکر پڑھنے لگے اور اسکا
معنے دریافت کرکے بہت روئے اور اسلام کی طرف خواہش ہوئی پھر سورہ جب خبر ہوئی
ابوجہل وغیرہ مشرکون کی بات یاد پڑی تب تلوار حمایل کرکے بارادہ کار موعودہ روانہ
ہوا پھر اثنائ راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اعرابی بولا ای عمر تو کہان جاتا ہی کہا محمد
کا سر لانے کو بولا محمد کہان ہی تو جانتا ہی وہ تو امیر حمزہ کے پاس ہی پھر وہان سے امیر حمزہ کے گھر کی
طرف متوجہ ہوا اُسوقت الله تعالی نے جبرئیل عم کو رسول خدا کے پاس بھیجا کہا ای جبرئیل رسول
مقبول کو جاکر کہو کہ تمھاری طرف عمر آتا ہی تم اُن سے مت ڈرو اسکو اسلام کی دعوت
کرو جب وہ تمھارے پاس آوے نبوت کی قوت سے اُسکا پنجہ سخت پکڑو جب تک
کہ ایمان نہ لاوے اور رسول خدا کے پاس اُسوقت اُنتالیس آدمی تھے عمر رض
امیر حمزہ کے دروازے پر آئے اور دستک دی رسول نے پوچھا تم کون ہو کہا کہ مین عمر
بن خطاب کا ہون پھر د استماع رسول خدا نے آکے دروازے کھول دیا جب عمر نے سر اپنا
دروازے کے بھیتر رکھا حسب تعلیم جبرئیل عم کے رسول خدا نے نبوت کی قوت سے اُس
وقت حضرت عمر رض کا پنجہ پکڑ کے ہلایا تکبیر پڑھکے دعوت اسلام کی کی حضرت عمر رض عنہ
اُسوقت ایمان لائے اور کہا یا رسول الله لعنت خدا کی اُس پر ہی جو در لی ابد اکے آپ
کے رہے پس رسول خدا نے کلمہ شہادت عمر رض کو تلقین کیا عمر رض دین اسلام سے
مشرف ہوئے اُسوقت جبرئیل عم جناب باری سے یہہ آیت لائے ۞ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ * کہا حق تعالی نے ای محمد کفایت ہی تجھکو الله
اور جنے تجھہ پر ایمان لائے ہین * کہتے ہین کہ جب حضرت عمر رض ایمان لائے اُسوقت عالم
سفلی سے لے عالم ملکوت تک خوشی حاصل ہوئی اور نبی کریم نے فرمایا ای عمر تو جس جگہہ
کی خواہش کریگا تو غالب ہوگا عمر رض نے عرض کی یا رسول الله دعوت اسلام کی اب سب
پر کیا چاہئے اور اصحابون کو فرمایا کہ کوچہ و بازار مین جا کے دعوت اسلام کی کرین اگر اس مین کوئی
شخص بات ناشایستہ کہے اُسکو پکڑ لاوین اور مین سب قریشیون کو دعوت اسلام کی کرتا

دن یہہ سبکو کہکر خود ابوجہل سے جا کے کہا ای معشر قریش اسلام مین داخل ہوا حلقہ محمدی مین پہنچا اب اگر کوئی ایذا دیویے مین محمد علیہ السلام کے کہڑا ہووے گا تو مین اُسکو زندہ نچھوڑونگا یا ابوجہل دین محمدی حق ہی اور دین تم سب کا باطل بت پرستی چھوڑو تم تب خطاب نے کہا ای بیتا تو دیوانہ ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کہ محمد کے جادو نے تجھپر اثر کیا کہ ہمارے معبودونکو تکذیب کرتے ہو اب تجھکو مار ڈالونگا عمر رضی اللہ نے کہا ای باپ کفر کلام چھوڑ دو خدا اور رسول پر ایمان لاو مسلمان ہو خطاب نے ان باتون سے تیش مین آکر کہا ای عمر تو بیہودہ باتین جو کرتا ہی معلوم ہوتا ہی آج تیری شامت آئی موت قریب ہی کہ ایسی ایسی باتین کرتے ہو جب عمر رضی اللہ عنہ نے شمشیر میان سے نکالی یہہ دیکھکر ابوجہل بھاگا اور خطاب بھی چاہتا تھا کہ بھاگین حضرت عمر نے وہین کام اُسکا ایک وار مین تمام کیا اپنے باپکا سر کاٹ لیا جب یہہ خبر لوگون مین پہنچی تب حضرت عمر کے رعب سے مکے کے گرد نواح مین اور ملکون مین جا بجا کفارون مین زلزلہ پڑ گیا * اور مسلمان سب مانند پہشتیون کے خوشحال رہے جس دن یہہ واقع ہوا اُسدن طائف اور مکے مین کوئی باقی نرہا کہ دعوت اس تک نہ پہنچی نماز اور اذان جا بجا اشکارا ہوا اور جماعت ہونے لگی اور عثمان بن عفان رضی اللہ بھی ایمان لائے مسلمان ہوئے * روایت مین آیا ہی کہ بعد نبوت آن حضرت صلعم نے دس برس دعوت اسلام کی اپنی قوم مین کی جب دیکھا قوم اسلام قبول نہین کرتے تب آن حضرت ناامید ہوکر واسطے ہدایت قوم غیر کے مشغول ہوئے اور طائف کی طرف تشریف لے گئے وہان جا کے خدا کی طرف ہدایت کرنے لگے وہان کے سردار تین آدمی تھے کوئی ایمان نہ لائے اور حضرت رسالت پناہ کے ساتھہ بدسلوکی کی اپنے شہر سے نکال دئے پس آن حضرت عم بازار عکاظہ مین تشریف لائے اور اثناء راہ مین مقام نخلہ مین منزل کئے جب رات ہوئی اپنے یارون کو لیکے نماز مین مشغول ہوئے رات بھر پڑھنے لگے اس عرصے مین نو شخص جن شہر نصیبین سے کہ وے فرقہ بنو شیصان کہ عمدہ ترین قبائل جنون سے ہین رسول خدا پاس اُس جگہہ گذر کئے * اور سیر کرنا اُن جنون کا اسواسطے تھا کہ جب رسالت پناہ دنیا مین آئے تب جنون کا آسمان پر جانا موقوف ہوا جب اوپر جانیکا قصد کرتے آسمان سے شعلہ آتش اُن پر اگرتا سب جنون نے اکتھے ہوکر

پھر مناع کی کہ دیکھو مشرق سے مغرب تک تلاش کرو دنیا میں کون شخص پیدا ہوا ہی کہ اُسکے
سبب سے ہم سے پکا جانا آسمان کی طرف موقوف ہوا تا کہ اُسکے تدارک ہم بخوبی کرین اسواسطے جنات
سب تہامہ کی طرف چلے اتنے میں مقام نخلہ میں پہنچے کہ قرآن شریف حضرت کی زبان مبارک سے
پڑھنا سنکے یقین ہوا کہ کلام الٰہی یہی ہی اور یہی باعث ہی ہم سب آسمان پر نہین
جاسکتے جب تک کہ کوئی اِس کلام کو نہ جرادے اور بے محال نہ پہنچوے تب تک ہم
آسمان کی طرف نہ جاسکینگے * بعد اسکے پھر قرأت قرآن تمام سنکے جنون نے حضرت پر اور
کلام مجید پر ایمان لائے تب حضرت نے حکم کیا کہ تم سب اپنی قوم کو جاکے اسکی خبر کرو انھون نے
اپنی قوم جنیات کو جاکے خبر کی تب اُن جنون میں سے دو جن نام انکا زوبعہ اور عمر بے دونون سب
جنون کے سردار تھے انکے ساتھ اور جنات شہر نصیبین سے اور شہر نینوں سے گروہ گروہ روانہ
ہوے نے رسول خدا کو دیکھنے کے اور قرآن شریف سننے کے لئے آئے * اِس میں رسول خدا کو
سابق جنون نے آکے کہا کہ جنیات آپکو دیکھنے کے لیے اور کلام الٰہی سننے کے لئے منتظر فرمان
واجب الاذعان ہین جس وقت اور جس مقام میں حکم حضور کا ہو تو سب وہان حاضر ہون تب
جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ شہر کے باہر شب کے وقت شعب الحجون کی نواحی میں
متصل مکہ معظمہ کے ہی جمع ہووین تا کہ اہال شہر کو ڈر اور ہیبت نہو تب رسول خدا بعد نماز
عشا کے عبد اللہ ابن مسعود کو ہمراہ لیکر وہان جاکے دیکھتے ہین کہ تمام جنیات مارے شوق کے حضرت
کے دیکھنے کو آئے اور دھوم مچائے پس عبد اللہ ابن مسعود کو باہر شعب الحجون کے کھڑے
ہونے کو فرمایا اور ایک دایرہ ہر چار طرف عبد اللہ ابن مسعود کے کھینچ کے آن حضرت نے
فرمایا کہ خبردار اِس دایرہ سے باہر مت جائیو شاید جنات تمکو تکلیف دیوین اور عبد اللہ ابن مسعود
اُس دایرہ کے اندر رہے اور دور سے دیکھتے تھے کہ تمام جنات کی شکل مثل وحوش کے مختلف
ہین کسی کی شکل گدھ کی اور کسی کی گردہ خٹ کی کہ متصل بصرہ کے ہین اور کسی کا سر اور
پانون ننگا ستر عورت ایک کپڑا سفید سے چھپا ہوا اور بدن کا رنگ سیاہ اور بعضے اُنکے اور
دوسری شکال پر ہی وے سب رسول خدا پر ہجوم لا کر صبح تک حاضر رہے اور نبی عم تمام رات
اُنھونکو تعلیم و تلقین کرنے میں اور روزہ نماز طہارت وغیرہ احکام سکھلانے میں مشغول رہے

جنون نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت ہم سبکو بطور تبرک کے کچھ توشہ عنایت ہو حضرت نے فرمایا کہ توشہ تم سب کا ہمنے ایسا روزینہ مقرر کیا کہ نسل بعد نسل ہمیشہ رہیگا جہان جاؤ گے وہان پاؤگے اُنہون نے کہا اے حضرت وہ کیا چیز ہی فرمایا کہ جس جگہہ ہڈی یا مینگنی اونٹ اور بکری کی یا گوبر گاے بھینس کا گرا ہوا پاؤگے وہی تمہارا توشہ ہی اور اب جو چیز تم سب کھاتے ہو اُنسے بہتر شیرینی اور لذت اُسمین ملیگی اور یہہ لذت میری دعا سے ہی * اور بعضے روایت مین کوئلہ بھی آیا ہی * پھر جنات نے عرض کی یا رسول اللہ تمام آدمی اُن چیزون پر نجاست ڈالتے ہین اُسکو خراب کرتے ہین حضرت نے فرمایا ہین لوگون کو منع کر دونگا کہ اُن چیزون پر نجاست نہ ڈالے اور نہ ملا وے بس تبھی سے استنجا کرنا ہڈی اور خشک گوبر سے اور مینگنی سے اور کوئلہ سے حضرت نے منع فرمایا اور اُسی ایام مین جنون نے آپس مین ایک دوسریکو خون کر ڈالا آن حضرت نے مطابق حکم الہی کے انصاف کیا اور اِس مین سب راضی ہو کر اپنے وطن کو چلے گئیے پھر اسی طرح جنات دوسرے مرتبہ کوہ حرا مین آ کے جمع ہوئے سب جزایر وں مین سے آئے تھے اور اُسوقت رسول خدا وہان تنہا تشریف فرما ہوئے اور تمام رات وہان رہے صبح کے وقت صحابہ نے آگ کی نشانی اور دوسرے اسباب جو جنون نے چھوڑ گئیے تھے پائے اور یہہ سب حدیث صحیح مسلم سے فقیر نے لکھا *

* بیان معراج آن حضرت صلعم کا *

روایت مین آیا ہی رسول خدا کی عمر پچاس برس تین مہینے کو جب پہنچی تب آن حضرت کو معراج ہوئی اور شب معراج مین چوتھے مرتبہ آن حضرت کے سینہ مبارک کو چاک کیا تا کہ دل مبارک مین قوت آجاوے واسطے سیر کرنے عالم ملکوت اور دیکھنے تجلیات الہی * اور ساتوین رجب مین جناب باری سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ رضوان کو کہو کہ بہشت کو آرایش کرے اور حورون اور غلمانون کو کہو کہ دے اپنے تئین زیب و زینت سے آراستہ رہین اور ملائکون کو کہو جو کہ قبرون مین عذاب کرنیوالے ہین آج کی شب عذاب قبر موقوف کرین اور مالک دوزخ کو کہو کہ دوزخ کی آگ آج بجھا دے بس جبرئیل ہم نے حکم پروردگار کا رضوان کو اور غلمانون اور حورون اور ملائک عذاب اور مالک کو پہنچایا * رسول خدا نے فرمایا

کہ میں درمیان حطیم بیت اللہ کے سویا ہوا تھا جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام نے آ کے مجھکو
اُٹھایا اور سینہ سے ناف تک چیر کر دل میرا نکالا اور ایک سونے کے طشت میں آب زمزم
سے دھویا جو ایمان اور حکمت سے بھرا تھا پھر اُسکو اُسی مقام پر رکھدیا * اور روایت ہی
کہ جبرئیل عم کو جناب الہی سے حکم ہوا ای جبرئیل مرغزار بہشت سے براق اور ستر
ہزار فرشتے لے کرکے میں جاؤ اور میرے حبیب قریشی محمد کو میری درگاہ معالی میں پہنچاؤ
جبرئیل عم موجب ارشاد جناب الہی براق اور ستر ہزار فرشتے لیکر حضرت اُمہانی کے گھر
میں جو خواہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تھین پہنچے اور رسول خدا فرماتے تھے کہ میں اُس شب
کو اُمہانی کے گھر میں بعد نماز عشا کے سویا ہوا تھا جبرئیل نے آکے مجھکو نیند سے اُٹھایا میں نے دیکھا
کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں میرے سرہانے میں بیٹھے ہیں اور مجھکو کہا کہ ای حبیب مقبول
اُٹھو آج آپ کی معراج ہی جب میں اُٹھا تو آب زمزم کے کوئیے کے پاس لیجا کے مجھکو آب
زمزم سے وضو کروایا اور دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازے پر لائے دیکھا میں نے
ایک براق کھڑا ہی ایسا کہ گدھے سے بڑا اور اونٹ سے چھوٹا اور منہ اُسکا مانند آدمی
کے ہی اور چوتڑ اُسکے مانند گھوڑے کے اور پانون اُسکے مانند شتر کے اور سینہ مانند سینہ شیر
کے اور دونون پر اُسکے مانند پرندون کے اور زین اور لگام اُسکے یاقوت اور مروارید سے مرصع
جڑاؤ تھے پس سوار ہونے میں میں نے ذرا تامل کیا اُسی وقت حکم الہی پہنچا ای جبرئیل
میرے حبیب سے پوچھو توقف کرنے کا کیا سبب ہی تب رسول خدا نے فرمایا ای جبرئیل
مجھکو آج حق تعالی نے سرفراز کیا میری سواری کو براق بھیجی لیکن میں اس اندیشہ میں ہون
کہ قیامت کے دن میری اُمت ننگے بھوکے پیاسے گناہون کے بوجھ گردن پر رکھے ہوئے قبرون سے
اُٹھینگی اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کے آگے رکھی ہی اور تیس ہزار برس کی
راہ پلصراط دوزخ کے اوپر کھینچی ہی کیونکر طی کر کے منزل مقصود میں اُمت میری پہنچیگی
تب جناب باری سے یہہ حکم آیا ای حبیب میرے کچھ غم نکر جسطرح میں نے آج تمہارے
لئے براق بھیجا اسیطرح تمہاری اُمت کے لئے ہر ایک قبر پر براق بھیجونگا سب کو براق
پر سوار کر کر پلصراط سے پار اُتارونگا تیس ہزار برس کی راہ ایک پل میں طی کروا دونگا

جب یہ حکم ہوا تب رسول خدا براق پر سوار ہونے لگے اور براق کودنے پھاندنے لگا. جبرئیل
عم نے براق سے کہا الٰہی براق تو نہیں جانتا ہی کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں براق نے کہا سچ
ہی ہیں جانتا ہون لیکن میرا التماس یہ ہی بشرطیکہ قبول ہو * فرمایا بیان کر تب براق نے
عرض کی کہ حق تعالی نے بہت براق سوا میرے اور بھی پیدا کئے دے جب داغ محمدی رکھتے
ہیں عرض میری یہ ہی کہ قیامت کے دن بھی آن حضرت صلعم میری پشت پر سوار ہوویں
تاکہ سب براقون پر مجھکو شرف ہو جب آن حضرت نے وعدہ فرمایا تب براق نے فخر سے اپنی
پیٹھ رسول خدا کے سامھنے عرض کی تب آن سرور کائنات براق پر سوار ہوئے اور داہنے بائین
جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام مع ستر ہزار فرشتے رکاب مین حاضر تھے مکے معظمہ کے آب زمزم
اور مقام ابراہیم کے پاس سے ایک لحظہ مین بیت المقدس مین جا پہنچے کہتے ہین کہ اثناء راہ
مین ایک آواز داہنے اور بائین طرف سے سنی ای محمد کھڑے رہو تم سے کچھ سوال کرونگا
مین نے اس آواز کا خیال نکیا وہان سے آگے بڑھا پھر دیکھا ایک بڑھیا کو اپنے تئین زیورات
اور لباس سے آراستہ خوب صورت بنکے سامھنے میرے آ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی ای محمد
میری طرف دیکھو سو مین نے اُسکی طرف نگاہ نکی اور آگے بڑھا اور پوچھا مین نے جبرئیل سے کہ وہ
آواز داہنے بائین اور وہ بڑھیا سنگار کئے کون کھڑی ہی. جبرئیل نے کہا کہ آواز داہنے کی یہودون
کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو اُمت آپکی یہود ہو جاتی * اور بائین طرفکی آواز نصرانیون کی
تھی آپ اگر جواب دیتے تو سب اُمت آپکی نصرانی ہوتی اور وہ بڑھیا سنگار والی دنیا تھی
آپ اگر اُسکی طرف دیکھتے تو تمام اُمت آپکی طالب دنیا مین ہلاک ہو جاتی پس بعد اسکے تین
پیالہ ایک شہد اور دوسرا شراب اور تیسرا دودھ سے بھرا تھا میرے سامھنے لائے مین
دودھ سب پی گیا. جبرئیل نے فرمایا کہ خوب کیا آپنے دودھ پیا کیونکہ اُس دودھ سے مراد
دین اسلام ہی * اور یہان سے جب دوسرے مقام مین گئے. جبرئیل نے کہا کہ اس جگہہ آپ
دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ یہ جگہہ طور سینا ہی حق تعالی نے اس جگہہ موسی عم کے ساتھ باتین
کین تھین تب مین نے وہان اُتر کے دوگانہ نماز پڑھ لی پھر وہان سے براق پر سوار ہو کے آگے
چلا اور ایک جگہہ اور نظر آئی پھر جبرئیل نے کہا کہ یہان بھی دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ اس

کہہ حضرت عیسیٰ عم قائدہ وے تھے بس بیت المقدس میں تمام ملائک نے آسمان سے اُتر کر کہا السلام علیکم یا نبی الاول والآخر اور کہا قولہ تعالیٰ * سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ * بہت پاک ہی وہ شخص کہ لیجا اپنے بندیکو ایک رات مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے وہ جو برکت دی ہمنے گرد اُسکے کو * اور بعد اُسکے جب مسجد کے اندر گئے تمام انبیا آکر وہان جمع ہوئے اور کہا السلام علیکم یا نبی الاول والآخر پھر تمام نبیون کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی ساتھ امامت کے اور تمام انبیا مقتدی ہوئے رسول خدا نے امامت کی * کہتے ہین کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تین مہینے کی راہ ہی رسول خدا دو قدم مین پہنچے * اور جب آن حضرت مسجد سے نکلے ایک پتھر سامھنے بیت المقدس کے تھا اُسپر حضرت کا قدم مبارک پڑا اُس پتھر نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو اِس جگہہ مین ستر ہزار برس ہوئے کسی کا قدم مجھہ پر نہین پڑا لیکن اِسوقت آپ کا قدم مبارک پڑا مین چاہتا ہون کہ بار دیگر کسی کا قدم مجھپر نہ پڑے آپ میرے حق مین دعا کیجیے کہ مین ہوا پر معلق رہون قیامت تک تب آن حضرت نے جناب باری مین دعا کی وہ دعا مستجاب ہوئی اب تک وہ پتھر ہوا پر معلق ہی اُس جگہہ * پھر وہان سے عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے براق پر سوار ہو کر اول آسمان کے در پر جا پہنچے. جبرئیل عم نے دروازہ پر دستک دی فرشتون نے پوچھا تم کون ہو بولا مین جبرئیل ہون اور یہہ محمد نبی آخر الزمان ہین تب اُنھون نے کہا مرحبا یا رسول اللہ اور دروازہ کھولا اور میان آسمان کے داخل ہوئے اور وہان مہتر اسماعیل و ہانکے فرشتون کے سردار تھے سب ملائک کو لیکے ہمسے آکر معانقہ کیا پھر جب یہان سے آگے بڑھے دیکھا آدم عم باغ رضوان سے میرے استقبال کو آئے اور کہا کہ مرحبا یا نبی الصالحین * پھر وہان سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک مرغ سفید عظیم الشان ہی جسم اُسکا سوا حق سبحانہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہی اور ایک پانون اُسکا عرش تک اور دوسرا پانون تحت ثری مین ہی اور ایک باز و اُسکا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین ہی اور بھر اُسکا یاقوت کا اور پر اُسکے نور نور ہی اور خدا اُسکی خدا کی حمد اور ثنا ہی. جبرئیل سے مین نے پوچھا یہہ کون مرغ ہی کہا یہہ مرغ نہین یہہ ایک فرشتہ ہی بصورت مرغ کے ہی جب رات

آخر ہوتی ہی اُس وقت اپنے پرون کو جھاڑتا ہی اور تسبیح اُسکی یہہ ہی * سبحان الملك القدوس الكبير المتعال لا اله الا هو الحي القيوم * اور اُسکی تسبیح کی آواز سے دنیا کے تمام مرغ بیدار ہوتے ہیں اپنے اپنے پرونکو جھاڑتے ہیں آواز دیتے ہین * پھر وہان سے آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ آدھا جسم اُسکا آگ اور آدھا برف کا ہی نہ آگ برف کو جلاوے نہ برف آگ کو بجھاوے اور وہ تسبیح پڑھتا ہی اور داہنے بائین اُسکے بہت فرشتے کھڑے ہین مین نے پوچھا جبرئیل سے یہہ کون فرشتہ بولا یہہ رعد ہی وہ دنیا مین پانی اور برف برساتا ہی یہی اُسکا کام ہی اللہ نے فرمایا ہی قرآن مین * یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ * پھر یہان سے گذر کر کنارے دریا کے گئے اور وہان سے پھر آگے بڑھکے دیکھا لوگ کچھ زراعت کرتے ہین اُسی وقت بوتے ہین اور اُسی وقت زراعت تیار ہوتی ہی اور اُسی وقت کاٹتے ہین اور ایک دانہ کے بدلے سات سو دانے اُٹھاتے ہین پھر جبرئیل سے مین نے پوچھا کہا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے کوشش اور محنت خدا کی راہ مین کی ہی اور لوگون کی خدمت محض خدا کے واسطے کرتے تھے حاجت محتاجون کی بر لاتے تھے دل اور زبان سے ہاتھ اور مال سے پس اسواسطے اللہ نے روزی مین اُسکی برکت دی ہی بعد اسکے دیکھا کہ چند فرشتے آدمیونکا سر پتھرون سے کوٹتے ہین پھر درست ہو جاتا ہی پھر کوٹتے ہین دم بدم اسی طرح ہوتا ہی مین نے پوچھا جبرئیل سے یہہ کون لوگ ہین کہا کہ یے وہ لوگ ہین وے تارک جماعت اور رنج کا نماز پڑھنے مین سستی کرتے اور نماز وقت پر ادا نہین کرتے تھے بعد اسکے ایک گروہ دیکھا کہ فرشتے سب مانند چارپایونکے اُن کو ہانکتے ہوئے دوزخ کے اندر لیجاتے ہین نہایت گرسنگی اور تشنگی مین کانٹے ضریع اور زقوم ان کو کھلاتے ہین پھر مین نے پوچھا یے کون ہی کہا جبرئیل نے کہ یے وہ لوگ ہین کہ اُن سبھون نے زکوٰۃ مال اور صدقہ فطر اور قربانی ادا نہین کی تھی اور حقدار فقیر محتاجون کو نہین دیا اور اُن پر رحم نہین کیا پھر آگے بڑھکے دیکھا کہ مرد اور عورتین ہین کہ اُن کے آگے نعمتین طرح طرح کی رکھی ہین اور دوسری طرف گوشت مردار اور نجس ہی اور وے یہہ سب نعمتین چھوڑ کے گوشت مردار کا اور نجس کھاتے ہین اور نعمت پاکیزہ کی طرف نہین دیکھتے ہین اور مین اُسے دیکھکے متحیر ہوا جبرئیل سے پوچھا کہا کہ یے سب جو رو

اور خصم ہیں مردون نے اپنی جورو کو چھوڑ کر اور عورتون نے اپنے شوہر کو چھوڑ کر حرام
کاری اور بے حیائی کا کام کرتے تھے اور کسب حلال سے نہین کھاتے تھے چوری اور دغابازی اور
فریب سے کھاتے تھے * اور ایک گروہ کو دیکھا اُن کو آگ کی سولی پر چڑھایا ہی وہ سب چلا
رہے ہیں. جبرئیل سے پوچھا یہ کیا حال اُن سبھون کا ہی کہ یہ سربازار اور راہ مین بیٹھکر لوگون
پر ہنستے تھے اور لباس اور شکل پر طعن اور تشنہ کرتے تھے اور لوگون کو ہنسانیکے واسطے
نام خراب لیکر پکارتے تھے * اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُن کے گردن پر ایسا بوجھ رکھا ہی
کہ گردن پھیر نہین سکتے اور اُسپر بوجھ زیادہ کیا جاتا ہی. جبرئیل نے کہا کہ اس شخص نے
امانت مین خیانت کی تھی اور حق لوگونکا اُنکی گردن پر ہی * اور ایک گروہ دیکھا کہ اُنکو اُنھین
کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کے کھلاتے ہیں. جبرئیل نے کہا کہ یہ حال مسلمان بھائی کی شکوہ اور
غیبت اور عیب کرنیوالون کا ہی * اور ایک گروہ کو دیکھا کہ آگ کے مقراض سے ہونٹ اور
زبان اُن کی کاٹتے ہیں کہا. جبرئیل نے کہ یہ سب بسبب طمع دنیا کے بادشاہون اور
امیرون اور دولتمندونکے خوشامد کے واسطے جھوٹی بات کہا کرتے تھے اور یہ سب واعظ تھے
دوسرون کو حق بات کی نصیحت کرتے تھے اور آپ عمل نہین کرتے بد عمل کرتے تھے مرتکب
ہوتے تھے * پھر چند آدمی کو دیکھا کہ منہہ اُن کے سیاہ اور چشم اُن کی نیلی اور نیچے کا ہونٹ
پانون پر اور اوپر کا ہونٹ سرپر اور لہو اور پیپ اور نجاست اُن کے منہہ پر بہتی ہی اور
گدھون کی طرح چلاتے ہیں. جبرئیل ہم نے کہا کہ یہ حال نشا پینیوالونکا ہی * اور ایک گروہ
دیکھا کہ زبان اُنکی پیچھے کی طرف سے کھینچ کر نکالی ہی اور شکل اُنکی مانند سور کے ہی عذاب آگ
مین گرفتار ہیں. جبرئیل نے کہا کہ یہ حال جھوٹ گواہی دینیوالے کا ہی * اور ایک گروہ کو دیکھا کہ
پیٹ اُنکا پھولا ہوا مانند گنبذ کے اور رنگ اُنکا زرد اور ہاتھ پانون مین آتشی زنجیرین اور
گردنون مین طوق آتشی ہیں اور سانپ بچھو پیٹ کے اندر سے نظر آتے ہیں جب اُٹھنے کا
ارادہ کرتے ہیں پیٹ کے بوجھ سے گر پڑتے ہیں اور آتش کے اندر جلتے ہیں. جبرئیل نے
کہا کہ یہ حال سود اور رشوت خورن کا ہی * اور ایک گروہ عورتون کا دیکھا اُن کے رو سیاہ اور
آنکھون نیلی اور آتشی کپڑے پہنے ہوئے ہیں فرشتے اُنکو آگ کے گرزون سے مارتے ہیں اور

وہ اپنا گیسوؤن کے جلاتی ہین. جبرئیل نے کہا کہ یہہ وہ عورتین ہین کہ جو اپنے شوہر کی نافرمانی
کرتی تھین اور اپنے خاوند کو ناخوش رکھتی اور بے حکم اپنے شوہر کے اِدھر اُدھر پھرتی
تھین اور اللہ رسول کے حکم مطابق کام نہین کرتی تھین * اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُلٹے ہوا مین
لٹکے ہوئے اور فرشتے بشکل آگ کے گرزون سے اُنکو مارتے ہین. جبرئیل نے کہا یہہ حال
منافقون کا ہی * اور ذرنی کو دیکھا کہ آگ کے جنگل مین مقید ہین اور آگ اُنکو جلاتی ہی تمامی
بدن مین اُنکے زخم مانند جذام کے ہی. جبرئیل نے کہا کہ اُن سبھون نے اپنے ماباپ کی نافرمانی
کی ہی اور کھانے پینے پہننے اور رہنے کے مکان کے واسطے اُنکو تکلیف دی ہی اور ماباپ سے
بے ادبی کرتے تھے ناشایستہ گفتگو کرتے تھے * اور پھر وہان سے آگے بڑھکے ایک میدان بہت
ہرا دیکھا کہ اُسے مشک و عنبر کی بو اور ساتھہ اُسکے ایک آواز آتی تھی اِس مضمون کی یا
الٰہی جو وعدہ تو نے مجھسے کیا ہی پورا کر پھر جبرئیل سے مین نے پوچھا کہ یہہ خوشبو سے کہان
سے آتی ہی فرمایا کہ یہہ خوشبو بہشت کی ہی اُس مین نعمتین اور میوے رنگ برنگ ہی
اور مکان سونے چاندی یاقوت اور مروارید وغیرہ سے اللہ نے تیار کیا ہی اور اِس آواز کے جواب
مین حق تعالی فرماتا ہی کہ جو شخص خدا اور رسول پر ایمان لاویگا اور قرآن حدیث کے موافق چلے گا
اور شرک بدعت سے دور رہیگا اُس شخص کو تجھہ مین داخل کرونگا اور بہشت کہتی ہی الٰہی
مین راضی ہون * بعد اُسکے ایک میدان مین گیا اس مین سے ایک آواز گریہ اور بدبو کی آئی
جبرئیل سے پوچھا اُسنے کہا کہ یہہ بدبو دوزخ کی ہی اور وہ آواز زنجیر اور طوق اور سانپ
اور بچھو وغیرہ کی ہی اور دوزخ فریاد کرتا یا الٰہی وعدہ میرا پورا کر اور جناب باری سے حکم
ہوتا ہی کہ جو شخص شرک اور کفر اور بدعت کریگا اور اسکو پرستش نکریگا اور میرے رسول
کو تکذیب کریگا اُسکو تیرے حوالہ کرونگا اور دوزخ کہتا ہی الٰہی مین راضی ہون * پھر وہان سے
دوسرے آسمان کے دروازہ پر گئے اور دروازہ مین دستک دی ملائکونے پوچھا تم کون ہو
کہا مین جبرئیل ہون اور یہہ محمد حبیب اللہ ہین اُسوقت فرشتون نے دروازہ کھولا اور تعظیم و
تکریم سے مجھکو لیگئے اور فرشتون کے سردار کا نام مہتر قابیل ہی وہ سلام علیکم کہا اور مجھسے
آکے معانقہ کیا اور سب فرشتون نے آکے سلام علیکم کہا اور معانقہ کیا اور کہا کہ مرحبا یا رسول اللہ

آپ سے آسمان روشن ہوا * پھر وہان سے آگے بڑھا یحیی پیغمبر اور عیسی روح اللہ آکر بہ تعظیم
تمام کہنے لگے مرحبا یا اخ الصالحین * پھر وہان سے آگے بڑھکے دیکھا کہ ایک فرشتہ مہیب شکل
اسکے ستر ہزار سر ہین اور ہر سر مین ستر ہزار منھہ اور ہر منھہ مین ستر ہزار زبان یہہ دیکھ کے
مین نے جبرئیل سے پوچھا یہہ کون ہی کہا کہ یہہ مہتر قاسم ہی کہ اسکے ہاتھہ مین تمام مخلوقات
کی روزی حق تعالی نے سپرد کی ہی ہر روز ہر وقت جس قدر اللہ تعالی نے اندازہ کیا ہی اسی
قدر لوگونکو وہ پہچاتا ہی * پھر وہان سے تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچا وہان مہتر
مائیل وہ سب فرشتون کے سردار ہی اسنے آکر السلام علیکم مرحبا یا رسول اللہ کہکر معانقہ کیا
پھر وہان سے آگے بڑھا ، یوسف عم نے آکے مجھسے ملاقات کی اور کہا یا نبی الصالحین * پھر وہان
سے چوتھے آسمان پر پہنچا سردار فرشتون کے اس دروازہ مین معطائیل ہین اسنے آکے مجھسے
معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھا ادریس نبی سے ملاقات ہوئی وہ کہا مرحبا یا نبی الصالحین
پھر جب وہان سے آگے بڑھا دیکھا ایک فرشتہ ہیبتناک ہر دو طرف اسکے فرشتے سب کھڑے
ہین اور چار منھہ اسکے دیکھا اور دہنا ہاتھہ اسکا مغرب مین اور بایان ہاتھہ اسکا مشرق مین ہی آسمان
و زمین اسکے دونو پانون کے تختون پر ہین اور سامھنے اسکے ایک تخت عظیم ہی کرسی پر بیٹھا
ہوا جبرئیل عم سے مین نے پوچھا یہہ شخص کون ہی کہا یا رسول اللہ یہہ مہتر عزرائیل ہین تب
مین اسکے سامھنے گیا اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت جواب سلام کا میرے نہ دیا اسوقت
حکم الہی ہوا ای عزرائیل جواب سلام میرے حبیب کو دے اور کچھہ پوچھے تم سے جواب اسکا
بخوبی دو تب اسوقت عزرائیل سر اٹھا کے کہا وعلیکم السلام یا حبیب اللہ اور معانقہ کیا اور
تعظیم و تکریم سے نزدیک اپنے بیٹھایا اور کہا یا رسول اللہ جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا تب
سے بہت کام خالق اللہ کا حق تعالی نے مجھے سپرد کیا ایک لحظہ مجھکو فرصت نہین کہ کسی سے
بات کرون آج مجھپر حکم اللہ کا ہوا اسواسطے آپ سے بات کرتا ہون اور مین نے کہا ای
عزرائیل روحون کو کسطرح قبض کرتے ہو اسنے کہا یا رسول اللہ میرے سامھنے جو یہہ درخت
ہی اسکے پتون کے شمار کے موافق خلائق ہین اور ہر ایک خلق اللہ کا نام اس پتے مین لکھا ہوا ہی
جب موت قریب ہوتی ہی چالیس روز کے آگے رنگ اس پتے کا زرد ہو جاتا ہی اور موت کے

روز وہ بتا کرتا ہی اُسی پتے پر نگاہ رکھتا ہون اگر وہ بندہ اہل رحمت مین سے ہی تو دہنے طرفکی
ملائک کو ساتھ رحمت کے بھیجتا ہون اور وہ اگر لعنتی مین سے ہی تو بائین طرفکی ملائک ساتھ
عذاب کے بھیجتا ہون * پھر مین نے پوچھا ای عزرائیل حقیقت ارواحون کی بیان کر وہ کیا چیز
ہی اُسنے کہا یارسول اللہ مین نہین جانتا ہون کہ روح کیا چیز ہی لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سا
میری ہتیلی پر معلوم ہوتا ہی * پھر پوچھا مین نے کہ چار منہ ہونے کی تمہارا کیا وجہ ہی کہا رسول
اللہ صاحب کا منہ نور سے ہی اُسسے مومنون کی ارواح قبض کرتا ہون اور داہنے طرف کا منہ جو
غصہ سے ہی اُسسے جان گنہگارون کی قبض کرتا ہون * اور بائین طرف کا منہ جو قہر سے بنا ہی
اُسسے جان منافقون کی قبض کرتا ہون اور جو منہ پشت کی طرف ہی وہ دوزخ کی آگ سے ہی
اُسسے جان کافرون کی اور مشرکون کی نکالتا ہون * اور اُسنے کہا یارسول اللہ آپ کو خوشخبری
دیتا ہون کہ جس دن سے اللہ نے مجھکو پیدا کیا ہی اُس دن سے فرمان حق تعالی کا مجھپر یون
ہوا ہی کہ جان اُمت محمد مصطفی کی اس آسانی سے نکالو کے جیسا لڑکا سوکر ماکی پستان سے دودھ
کھینچ کر پیتا ہی اور ما کو کچھ خبر نہین پہنچتی ہی یہہ بات سنکر مین نے سجدہ شکر کا کیا اور
پوچھا ای عزرائیل کبھی تمکو کسی سے اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہی یا نہین کہا یارسول اللہ
تین مرتبہ اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہی پہلا مرتبہ مٹی لانیکو حضرت آدم عم کے جسم بنانے کے لئے
اور دوسرا مرتبہ اُنکی روح قبض کرنے کو اور تیسرا مرتبہ موسی عم کی روح قبض کرنے کو * پھر
پوچھا مین نے ای عزرائیل روح قبض کرتے وقت کبھی کسی پر رحم کیا تھا یا نہین کہا یارسول
اللہ دو شخص کے واسطے مین نے بہت غم کیا تھا پہلے ایک عورت کے واسطے کہ وہ دریا
مین کشتی پر بچہ جنی تھی بعد اُسکے اُسکی جان قبض کا حکم ہوا اور دوسرا شداد کی جان قبض
کرنے مین کہ جب اُسنے چارسو برس کی مدت مین باغ ارم بنایا تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی *
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ * ترجمہ وے جو ارم تھا بڑے ستون
والے جو بنا نہین ویسا سارے شہرون مین * فواید تفسیر عاد ایک قوم تھی ارم اُسمین
ایک قبیلہ تھا صاحب طاقت تھی اُن مین عمارتین بناتے بڑی بڑی اونچی * اور اُسکے دیکھنے کے
واسطے ایک پانون اُسکا چوکٹ کے باہر اور دوسرا پانون چوکٹ کے اندر تھا اُسوقت جان

اسکی قبض ہوئی پس وہ شداد بادشاہ بیس لاکھ فوج کے ساتھہ دوزخ میں ہلاک ہوا اور
اپنی بنائی ہوئی بہشت دیکھنے نپایا * پھر وہان سے پانچوین آسمان کے دروازے پر گئے اس
دروازے پر مہر عائیل کہ وہ سردار سب ملائکون کے ہین انھنے سب فرشتون کے ساتھہ آکے
مجھسے معانقہ کیا * پھر وہان سے مین آگے بڑھا ہارون عم سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا
یا اخ الصالحین * پھر وہان سے چھٹے آسمان کے دروازے پر گئے اس دروازے پر موہر
ہائیل کہ رب النوع ملائکہ ہی انھنے بھی آکے مرحبا یا رسول اللہ کہا اور معانقہ کیا * پھر وہان سے
آگے بڑھے موسی عم سے ملاقات ہوئی کہا مرحبا یا نبی الصالحین * پھر موسی عم نے کہا یا رسول
اللہ جو کچھ کہ حق تعالی آپ کی امتون پر فرض کردانے آپ سمجھہ کے قبول کیجئیے گا کہ ای مصطفے
آپکی امتون کی عمر تھوڑی ہی اور سب ضعیف اور ناتوان ہین * وہان سے آگے بڑھے
ایک فرشتہ ہیبت ناک دیکھا کہ جسکو بمجرد دیکھنے ہی عقل و ہوش گم ہو جاوے اور
ایسا کہ اسکے دہنے مونڈھے سے بائین مونڈھے تک برس دن کی راہ ہی اور بہت فرشتے بد
صورت گرداگرد اسکے حاضر ہین مین نے پوچھا یا اخی جبرئیل یہہ کون فرشتہ ہی کہا یا رسول اللہ
اسکا نام مالک وہ انیس فرشتون کا سردار اور وہ دوزخ مین رہتا ہی جسطرح حکم الہی ہوتا ہی
اسی طرح بجالاتا ہی تب آن حضرت اسکے پاس گئے اور سلام علیکم کہا جواب سلام کا انھنے
نہ دیا حکم الہی ہوا ای مالک یہہ محمد مصطفی خاتم الانبیا میرے حبیب ہین جواب سلام کا تونے
کیون نہ دیا اور تعظیم کیون نہین کیا تب مالک حضرت کا نام سنکے اٹھا اور تعظیم و تکریم سے
بیٹھایا اور کہا مرحبا یا رسول اللہ حق تعالی نے آپکو تمام انبیاؤن پر افضل کیا اور تمام پیغمبرونکی
امت تمہاری امت کی پیروی کریگی * پھر آن حضرت نے پوچھا ای مالک ماہیت دوزخ کی
بیان کر کہ خبردار ہون کہا یا رسول اللہ آپ کو دیکھنے اور سننے کی طاقت نہوگی اتنے مین درگاہ
الہی سے حکم آیا ای مالک جو کچھ میرا حبیب تجھہ سے پوچھے اسکو اچھی طرح بیان کر تب مالک
نے کہا یا رسول اللہ ساتھہ دوزخ اللہ تعالی نے اپنے غضب سے پیدا کیئے اور طول و عرض ہر ایک
کا مانند زمین اور آسمان کے ہی اور اس مین آتش گوناگون اللہ نے پیدا کی ہی اور درمیان
ایک دوزخ کے ستر ہزار میدان آگ کے ہین ہر میدان کے بیچ مین ہزار پہاڑ آگ کے ہین

اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار دروازے آگ کے ہیں اور ہر دروازے میں ستر ہزار شہر آگ
کے ہیں اور ہر شہر میں ستر ہزار محل آگ کے ہیں اور ہر محل میں ستر ہزار مکان آگ کے ہیں
اور ہر مکان میں ستر ہزار کوٹھریاں آگ کی ہیں اور ہر کوٹھری میں ستر ہزار صندوق آگ
کے ہیں اور ہر صندوق میں ستر ہزار سانپ اور بچھو آگ کے ہیں اور وہ آگ ہی کہ اگر
ایک ذرہ اُسے روئے زمین پر پہنچے تو تمام آدمی اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو بھسم کر ڈالے
معاذ اللہ منہا * پھر کہا یا رسول اللہ جیسے مکانات اور میدان اور پہاڑ وغیرہ ہم نے ذکر کیا ویسے
ہی ہر ایک دوزخ کے اندر ہیں اور ایک دوزخ برف سے پیدا ہی یا رسول اللہ ہر سال دو
مرتبہ وہ سانس اپنا چھوڑتا ہی اسواسطے چھ مہینے سردی اور چھ مہینے گرمی دنیا میں ہوتی
ہی اور اسی طرح ہر دوزخ میں گوناگون عذاب و ذلت ہی پس رسول خدا یہہ سنکے بہت
غمگین ہو کر ساتوین آسمان کے دروازے پر گئے وہان بہت فرشتے عبادت میں مشغول ہیں
دیکھا سب کو مشاہدہ کر کے خوش ہوئے اور وہان سے آگے بڑھے ابراہیم خلیل اللہ سے ملاقات ہوئی
وہ بولا مرحبا بالنبی الصالحین * پھر وہان سے جب آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ نیک صورت
خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہی اور چار طرف اُسکے نور چمکتا ہی اور چپ و
راست اُسکے بہت فرشتے نیک صورت ہیں۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ اس فرشتہ کا نام
رضوان بہشت ہی تب حضرت اُسکے سامھنے تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم یا
رضوان الجنۃ اُسنے جلد جواب سلام کا کہکر معانقہ کیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ اتنے میں امر
الٰہی ہوا ای رضوان میرے حبیب کو مالک نے دوزخ کی باتین سنا کے غمگین کیا تو اُنکو بہشت
کی باتین سنا کر خوش کر تب رضوان نے کہا یا رسول اللہ ثنا اور صفت و بزرگی آپ کی
حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمائی ہی اور اُمت آپ کی اور پیغمبرون کی اُمت کے پہلے
بہشت میں داخل ہوگی یہہ کہکر حضرت کا دست مبارک پکڑ کر جنت الفردوس میں سیر کرنے
کے واسطے لیگئے جب حضرت وہان انواع طرح کی نعمتون سے آگاہ ہوئے تب ایک
آواز غیب سے آئی ای میرے حبیب تیری اُمتون کے واسطے یہہ سب نعمتین بہشت کی
بنا رکھی ہین ای اُمت تمہاری ابد الآباد بہشت میں خوش محظوظ و معزز و مکرم رہیگی یہہ

سدنکر آنحضرت شکر پروردگار بجالا کر آگے بڑھے اور بیت الاقصی مین جا پہنچے اللہ تعالی نے بیت الاقصی کو یاقوت اور موتی اور زمرد سبز سے بنایا اور اُسمین سیرو ستون یاقوت سرخ کے اور صحن اُسکا موتی کا ہی اور اُس جگہہ حضرت نے دو رکعت نماز فرشتون کے ساتھہ پڑھی انتہی مین تین پیالے بھرے ہوئے شراب اور شہد اور دودھ سے حق تعالی کے حضور سے پہنچے ٭ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا جبرئیل نے فرمایا یا رسول اللہ ان مین سے جو آپکی خواہش ہو قبول کیجئے آنحضرت نے پیالہ دودھ کا پیا پس فرشتون نے آفرین کیا یا حبیب اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا اختیار کرتے تو سب اُمت آپ کی پانی مین غرق ہوتی اور اگر شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو سب اُمت آپکی نشے مین مشغول ہوتی اور اگر شہد کا پیالہ اختیار کرتے تو سب اُمت آپ کی دنیا کی شیرین و لذت مین رہتی لیکن خوب کیا آپ نے پیالہ دودھ کا پیا آپکی اُمت آفت و بلا سے دنیا کے نجات پاویگی لیکن تھوڑا سا دودھ جو پیالہ مین آپ نے چھوڑا ہی اس سبب سے تھوڑا گناہ آپ کی اُمتون مین باقی رہا پھر آنحضرت نے چاہا کہ جو دودھ باقی رہا اُسکو بھی پی جاوین جبرئیل نے فرمایا اگر آپ اُسوقت پینگے تو کچھ مفید نہوگا اب جو کچھ ہوا سو ہوا حکم الہی رد نہین ہوتا ہی پس آن حضرت غمگین ہو کر وہان سے سدرہ المنتہی جو جبرئیل کے رہنے کی جگہہ ہی پہنچے پیغمبر خدا وہان براق سے اُترے اور خوف الہی سے بدن مین لرزہ آیا اور جبرئیل وہان سے رخصت ہوا اور کہا کہ میرا مقام یہان تک تھا آپ آگے تشریف لیجائیے اور مجھکو ایک سرمو آگے جانے کا حکم نہین ٭ بیت ٭ اگر یک سرموی برتر پرم ٭ فروغ تجلی بسوزد پرم ٭ حضرت نے فرمایا ای اخی جبرئیل مجھکو یہان تنہا چھوڑ جاوگے کہا یا حبیب اللہ اور دوسرے فرشتے آکے آپ کو یہان سے لیجائینگے آپ رنجیدہ خاطر نہوجیے اور میرا ایک التماس ہی آپ جناب باری مین عرض کیجیے اور حسب خواہش جواب لیجئے حضرت نے فرمایا کہو کیا ہی جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مجھکو آرزو ہی کہ قیامت کے دن اپنے بازو کو پلصراط پر بچھاؤن اور آپ کی اُمتونکو سلامت پار اُتارون اتنے مین سرافیل ایک فرشتہ ہی ایک تخت نورانی لیکے حکم الہی سے آئے جسکو رفرف کہتے ہین وہ نور کا ہی اور ستر ہزار پردے جواہرات کے نیچے مسافت ایک ایک پردہ کی پانسو برس تھی

وہ راہ طی کرکے مقام رفرف میں جو سرافیل کی جگہہ ہی پہنچے اور عرش نے یہاں سے جلدی اُٹھالیا
* بیت * چو رفرف شد مشرف از وجودش * گرفت از دست رفرف عرش زودش *
خطاب آیا جناب باری سے ای حبیب آگے آ آن حضرت نے چاہا کہ نعلین اپنے پانون سے آتارین
عرش مجید جنبش مین آیا حکم ہوا ای حبیب نعلین مت اُتار مع نعلین عرش پر آتا کہ عرش قرار
پکڑے آن حضرت نے عرض کی باالہی موسی کو حکم تھا کہ چالیس روز روزہ رکھہ اور نعلین پانو سے اُتار
کے طور سینین پر آ بس یہہ مقام پاک ہزار درجہ بہتر ہی طور سینین سے کیونکر مین نعلین سمیت
آؤن حکم ہوا ای میرے حبیب موسی کو اسواسطے نعلین اُتار نے کا حکم تھا کہ خاک طور سینین
کی اُنکے پیر مین لگے جس مین اُن کو بزرگی حاصل ہو اور تیری خاک نعلین سے عرش کو بزرگی دینگا
تب آنحضرت جناب باری کے فرمانے سے نعلین سمیت عرش مجید پر تشریف لیگئے دیکھا دہنے
طرف عرش کے تین سو بارہ منبر ہین اور بائین طرف ایک منبر عظیم الشان جڑاؤ مرصع بقسم
جواہرون سے نظر آیا آن حضرت نے احوال منبرون کا پوچھا جواب آیا کہ دہنے طرف کے منبر
سب پیغمبرون کے واسطے ہین اور بائین طرف کا منبر تمہارے واسطے ہی کیونکہ عرش کے
داہنے طرف بہشت اور بائین طرف دوزخ ہی جس وقت کہ تو بائین طرف کے منبر پر بیٹھیگا تو
ضرور ہی کہ دوزخیون کا گذر اُس طرف سے ہوگا اُسوقت اگر کوئی تیری اُمت مین سے دوزخیون
کے شامل جاویگا اور تو اُسکی شفاعت کریگا تو مین اُسکو بخشونگا غرض کوئی گنہگار تیری
اُمت مین سے ہمیشہ عذاب دوزخ مین گرفتار نرہیگا * پھر وہان سے لامکان پر گئے جناب کبریا
تک پہنچا اور مین اُس جگہہ تنہا رہا جب مجھکو خوف کبریا کا ہوا تب ایک آواز مانند آواز
ابوبکر کے مین نے سنی ای محمد خوف نکر بیشک پروردگار تیرا صلوۃ مین مشغول ہی اُس دم
مین نے اُس آواز سے متعجب ہوکر اپنے جی مین کہا یاالله اس جگہہ آواز ابوبکر کی کہان سے
آئی لیکن اُس آواز سے میری وحشت جاتی رہی اور مین نے عرض کی جناب باری مین یاالہی
تو نماز سے پاک اور آواز ابوبکر کی کہان سے آئی حکم ہوا ای میرے حبیب صلوۃ میری رحمت
ہی تجھہ پر اور تیری اُمت پر اور آواز ابوبکر کی سی اسواسطے تھی کہ وہ تیرا یار غار انیس
وفادار ہی ایسے یار مونس کی آواز سننے سے وحشت تیری اس مقام سے جاتی رہی

اسواسطے مین نے ایک فرشتہ بصورت ابو بکر کے پیدا کیا اُسکی آواز مثل آواز ابو بکر کے تھی
اُسنے دی تب تمہاری دہشت جاتی رہی * اور بعضون نے یون روایت کیا کہ جب حضرت
کو خوف ہوا اُسوقت ایک قطرہ پانی کا شیرین زیادہ شہد سے اور ٹھنڈا زیادہ برف سے
تھا حضرت کو نظر آیا اور اُسسے علم اول و آخر کا معلوم ہوا تب دہشت دل سے جاتی رہی *
پھر ستر ہزار پردہ نور کے گذر کر قاب قوسین مین پہنچے اور وہان نور احدیت کا ظہور ہوا جب
آن حضرت صلعم نے نور وحدانیت کا دیکھا تب سر مبارک سجدہ مین رکھا پھر ایک آواز
آئی کہ ای میرے دوست میرے لیئے کیا تحفہ لایا حضرت نے کہا * التحیات لله والصلوٰة
والطیبات * یعنے بندگی منہہ سے کہنے کی اللہ کے واسطے ہی اور بندگی بدنکی اور مالکی بھی اُسی
کے لیئے اور حق تعالی نے فرمایا * السلام علیك یا ایها النبي ورحمة الله وبركاته * یعنے سلام
ہی تجھہ پر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اُسکی * آن حضرت نے کہا * السلام
علینا وعلی عباد الله الصالحین * یعنے سلام ہی ہمپر اور سارے نیک بندون پر * پھر
اسی مقام مین فرشتون نے کہا * اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله *
یعنے نہین ہی کوئی معبود برحق سواے اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بندے اُسکے اور رسول
اُسکے ہین اور وحده لاشریك اس مقام مین اسواسطے نکہا کہ وہان کوئی مشرک نتھا اور
حق تعالی نے فرمایا ای میرے حبیب جو کچھہ مین نے اور تو نے اور فرشتون نے اسوقت کہا
ہی اُسکو ہر نماز کے قعدہ آخری مین پڑھو پھر فرمایا ای حبیب میرے عرش کرسی لوح قلم زمین
و آسمان اور نباتات اور جمادات بلکہ جزوکل مخلوقات چھہ ہزار عالم خشکی کے اور بارہ ہزار عالم
تری کے آفتاب مہتاب اور ستارے اور پریین اور بہشت اور دوزخ تیری محبت کے
سبب مین نے بنایا اور اسوقت تیرے واسطے اجازت ہی جو چاہے سو مانگ مین دونگا
تب آن حضرت نے سر مبارک سجدہ مین رکھکے کہا خداوندا اُمت گنہگار رکھتا ہون اور
تیرے عذاب سے ڈرتا ہون تو میری اُمت کے گناہ بخش اور دوزخ کی آگ سے پناہ دے
تب حق تعالی نے فرمایا کہ تہائی گناہ تیری اُمت کے مین نے بخشا * پھر آن حضرت صلعم نے
سجدہ کرکے عرض کی یا الہی تمام گناہ میری اُمت کے اپنے کرم سے بخش دے حکم ہوا کہ آدھا

بخشتا * پھر عرض کی پھر حکم ہوا کہ جو کوئی صدق دل سے کلمہ طیب ایکبار پڑھیگا اور اُسکے مضمون پر اعتقاد کامل رکھیگا تو سب گناہ اُسکا بخشونگا اگر گناہ گار ہوگا * اور اگر شرک سے کفر تک پہنچا ہوگا تو اُسکو ہرگز نہ بخشونگا جہنم کے عذاب سے نجات نہ دونگا * اور حکم ہوا ای دوست تو نے دنیا کے درمیان فقیری اور غریبی اختیار کی اگرچہ دنیا فانی ہی مگر تو دنیا چاہے تو تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا چاندی بنادون اور دنیا کو دار القرار کردون اور یاقوت وزمرد اور لولو و مرجان جابجا پیدا کردون تا کہ اپنی اُمتون کو لیکر ابد الا باد بے موت گذران کرو اور سب نعمتین بہشت کی وہین موجود کردون تب آن حضرت نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر مناجات کی خداوندا دنیا مردار اور نجس ہی * حدیث * اَلدُّنیا جِیفَۃٌ طَالِبُھَا کِلَابٌ * یعنے دنیا مردار ہی اور طلب کرنیوالے اُسکے کتے ہین * مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہی اور حق تعالی نے یاد دلایا ای حبیب سوال جبرئیل کا تو بھول گیا تب رسالت ماب نے عرض کی یا الہی تو دانا و بینا ہی سوال اُسکا تو خوب جانتا ہی حکم ہوا ای دوست سوال جبرئیل کا تیرے دوستون اور اصحابون کے واسطے مین نے منظور کیا وہ سوال یہہ ہی کہ حضرت جبرئیل نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھے تمنا ہی کہ قیامت کے دن اپنے بازو پلصراط پر بچھاؤن اور آپ کی اُمتون کو سلامت پار اُتارون بعد اسکے آنحضرت نے اپنی اُمت کی مغفرت کے واسطے خدا کی درگاہ مین دعا مانگی اسنے اسکو قبول فرمایا اور بہشت کے سیر کے واسطے حکم ہوا آنحضرت نے تمام نعمتین بہشت کی دیکھین اور جو جو مکانات اہل بیت اور اصحاب کبار کے واسطے تیار ہوئے تھے دیکھکر حمد و ثنا حق تعالی کی بجالائے اور جناب باری سے حکم آیا ای دوست مکانات اپنی اُمت کا دیکھکر خوش ہو حضرت نے عرض کی خداوندا بندیکو کیا طاقت ہی کہ اپنے خداوند کی نعمت سے ناخوش اور ناراض ہو حکم آیا کہ یہہ سب نعمتین بہشت کی تیرے دشمنون پر حرام کی مین نے * بعد اُسکے آنحضرت طبقات دوزخ کے دیکھنے کے لئے متوجہ ہوئے طبقات دوزخ کی ملاحظہ کرتے رہے پہلے طبقے مین کہ بہ نسبت طبقات دوسرے کے رنج و عذاب کم دیکھا کہ اندر اُسکے ستر ہزار دریا آتشی ناپیدا کنار ایسے جوش و خروش سے بہتے تھے کہ اگر تھوڑا اسا

شور اُسکا دنیا میں پہنچے تو کوئی خلقت زمین کی زندہ نرہے مالک دوزخ سے پوچھا کہ یہہ طبقہ کس
خلقت کے واسطے اللہ نے بنایا ہی آپنے یہہ سنکے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا جبرئیل عم نے کہا
کہ ہمارے شرم کے عرض نہیں کرتا ہی آنحضرت نے فرمایا ای مالک بیان کر شاید آج اُسکا
کچھ تدارک ہو سکتا ہی تب مالک نے رو رو کے کہا کہ یہہ طبقہ آپکی اُمت گنہگاروں کے واسطے
ہی آپ اپنی اُمت کو نصیحت کیجیے اور سمجھائیے کہ گناہ سے باز رہیں والا قیامت کے دن مجھے
بدل تخفیف عذاب کی نہوگی یہہ بات سنکر عمامہ سر مبارک سے اتار کر بآب دیدہ مناجات کرنے
لگے کہ خداوندا مجھے اُسکے دیکھنے سے بڑا خوف آیا کہ تاب و طاقت اور دیکھنے کی نہ رہی اُمت
میری بہت ضعیف و ناتوان ہی کیونکر اس عذاب کی برداشت کریگی خداوندا تو غفور الرحیم
ہی مجھکو تو نے اُمت کا پیشوا کیا اور عزت و آبرو میری تیری قدرت کے قبضہ میں ہی عرض
میری قبول کر حکم ہوا ای حبیب میرے کچھ غم نکر قیامت کے دن تمہاری شفاعت سے
اتنے لوگ بخشونگا کہ تم راضی رہو مجھسے تب آنحضرت نے فرمایا قسم ہی تیرے پاک ذات
کی میں ہرگز ہرگز نہ راضی ہونگا جب تک کہ ایک ایک شخص ہماری اُمت میں سے بہشت
میں تو نہ بھیجیگا اسیطرح سے آنحضرت کے ساتھ جناب باری نے نوّے ہزار کلمات از
معنی امر و نہی کے ارشاد فرمایا پھر جناب باری سے حکم آیا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور چھہ
مہینے روزہ رکھنا ہر برس میں تم پر اور تمہاری اُمت پر میں نے فرض کیا آنحضرت سر
مبارک سجدہ میں رکھکر الحاح و زاری کی اور کہا الٰہی اُمت میری بہت ضعیف ناتوان ہی اور
عمر تھوڑی اسقدر بار گران نہ اُٹھا سکیگی حکم ہوا کہ ہر روز پچیس وقت نماز اور تین مہینے
روزہ فرض کیا پھر آنحضرت نے سر مبارک سجدہ میں رکھا اور کہا کہ اگر رات دن میں پانچ
وقت نماز اور برس میں ایک مہینے روزہ فرض ہو تو بخوبی ادا ہو سکتا ہی تب حکم ارحم
الراحمین کا ہوا کہ ای حبیب میرے جو تو نے کہا سو میں نے قبول کیا پس پچاس وقت کی نماز
اور چھہ مہینے کے روزہ کا ثواب تمکو ملیگا * پھر آنحضرت نے درگاہ باری میں عرض کی کہ الٰہی
اُمت میری مجھسے پوچھے گی کہ حق تعالی کے حضور سے تمنے کیا ہدیہ اور تحفہ ہمارے واسطے لائے
میں اُنکو کیا خوش خبری دونگا حکم ہوا کہ اول پانچ وقت کی نماز اور روزہ ایک مہینے رمضان کا

اور تیس ہزار کلمات دینی اور دنیوی اُن کو سنا دیجو * اور تیس ہزار کلمات جو بھید کی ہیں یہہ کسی سے نہ کہنا * اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہیں اُسکو چاہے کہو چاہو نہ کہو یہہ سب ملکر نوّے ہزار کلمات ہوئے اُن حضرت نے قبول کیا اور سر سجدہ میں رکھکر عرض کی کہ الٰہی جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا ہی اول میں یہہ کس سے کہوں کون میری بات اعتبار کریگا حکم ہوا کہ پہلے ابوبکر تمہاری بات صحیح جانیگا پیچھے اُسکے ہر ایک مانیگا بعدہ آن حضرت سجدہ شکر بجا لاکر درگاہ باری سے رخصت ہوئے اور رفرف پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہی میں آئے وہاں جبرئیل عم منتظر تھے براق لیکر سامھنے آئے پھر آن حضرت براق پر سوار ہو کر وہاں سے بیت المقدس میں آپہنچے سب نبی مرسل و غیر مرسل انتظار تھے آن حضرت کو دیکھکر مبارک بادی دی اور معانقہ اور مصافحہ کیا جبرئیل عم نے اذان دی اور حضرت نے امامت کی اور جملہ انبیاکی اور ارواح مقتدی ہو کر نماز پڑھی بعد اسکے وہاں سے رخصت ہو کر آسمان سے اُتر کے بی بی اُمہانی کے گھر میں تشریف لائے اور جبرئیل عم آن حضرت کو مکان پہ پہنچا کر براق لیکر اپنی جگہہ پر گئے جب آن حضرت صلعم اپنے بستر پر تشریف لائے بستر گرم پایا اور جس جگہہ پر وضو کیا تھا وہاں سے پانی بہتے اور حجرے کی زنجیر ہلتے دیکھا *

* بیان حقیقت معراج آن حضرت صلعم کا *

اور مسلمان ہونا یہودی وغیرہ کا *

روایت کی گئی کہ آن حضرت صلعم بعد نماز فجر کے حکایات معراج شریف ابوبکر صدیق اور صحابہ سے بیان فرماتے تھے ابوبکر صدیق نے یہہ بات صداقت آیات سنتے ہی کہا صدقت یارسول اللہ اس سبب سے اُنکا لقب صدیق ہوا اور ابوجہل وغیرہ نے کذبت کہا اسواسطے آن کافروں کا خطاب کذاب و زندیق اور ملعون ہوا اور جو کوئی حضرت ابوبکر صدیق کے موافق رسول خدا کے معراج پر تصدیق کریگا بیشک وہ مثال ابوبکر صدیق کے صدیق ہی * اور جو کوئی منکر معراج کا ہوگا یقیناً وہ بمثال ابوجہل لعین کے لعین ہی * اور اُس محفل میں ایک یہودی گنوار نے احوال معراج شریف کا سنکر آن حضرت کو جھوٹا کہا اور حضرت کے پاس سے اُٹھکر بازار میں آکے ایک بڑی مچھلی زندہ مول لیکر اپنی بی بی کو جاکے دی اور کہا

کہ جلد تا ہی کباب بناوین بھوک سے بے تاب و بے قرار ہون اتفاقاً ان آیا ایک ہار منہہ رہا اب مین
دریا سے نہاکے آؤن تو کھانا کھاؤن وہ یہودی یہہ کہکر دریا کو گیا اور کپڑے اُتار کر کنارے پر رکھہ
پانی مین غسل کرنیکو اُترا اور غوطہ لگایا جب سر اُٹھایا تو اپنے تئین ایک عورت جوان کی سی
خوبصورت پایا اور جو کپڑے کنارے پر رکھے تھے وہ نہ پایا یہہ ماجرا عجب و غریب دیکھکر بہت
گھبرایا اور گرداب تحیر مین غوطہ کھایا کنارے آکے آبرو کے سبب آنکھون سے آب رو پر رو
رو کے بہایا بار بار ہاتھہ پر ہاتھہ مارتا اور منہہ سے ہیہات ہیہات کہتا تھا ناگاہ ان دیکھکر ننگ
آنی شرم سے درخت کے پتون سے اپنی شرمگاہ چھپائی اتنے مین ایک گنوار گھوڑے پر سوار
تھا اُسکی طرف آیا دیکھا کہ ایک عورت حسین خوب صورت ننگی بیٹھی ہی وہ گنوار شیدا
ہوکے ہاتھہ اُسکا پکڑ گھوڑے پر چڑھا کر اپنے گھر مین لیگیا اور اُسے اپنے نکاح مین لایا غرض
کہ سات برس تک اُسکو اس جوان کی خانہ داری مین گذرے اور تین فرزند اُسے تولد
ہوئے ایک دن وہ عورت ہمسایہ کی عورتون کے ساتھہ دریا مین نہانے کو گئی اور جس جاپہ
پہلے بار کپڑے رکھی تھی اُسی جا اب کے دفع بھی اُتار کے رکھی اور وہ واردات گذشتہ بھول
کر نہانے کو مشغول ہوئی جب غوطے سے اُٹھکے اپنے تئین مرد اصلی صورت دیکھا اور کنارے
پر جو مردانے کپڑے پہلے رکھا تھا وہین پایا جب کپڑے پہن کر گھر مین آیا تو دیکھا کہ وہی مچھلی جو
بازار سے لا کے اپنی جورو کو دی تھی سو ابتک جیتی تڑپتی ہی اور اُسکی عورت کے ہاتھہ مین جو
کام تھا سو ابتک کر رہی ہی ۞ اور بعضے روایت مین یہہ ہی کہ اُسکی جورو سوت کاتتی تھی
ہنوز وہ پونی اُسکے ہاتھہ سے تمام نہوئی تھی اُسنے آکے اپنی عورت سے کہا ابتک مچھلی نہ پکائی
اتنی دیر تو نے کیون کی اُسکی عورت بولی میان خیر ہی کچھہ بولکے آئے ہو ابھی مچھلی لادے
ہو یک لمحطے مین کہین مچھلی پکتی ہی تب اُس یہودی نے سب واردات بیتی ہوئی بیان کی
وہ بولی اجی ابھی بہت دور ہو نشے مین چور ہو اُسنے یہہ بات سنکے اپنے دل مین جانا کہ
مین نے حال معراج کا سچ نجانا تھا اور رسول خدا کو جھوٹا بنایا تھا اُسی سبب یہہ حال مجھہ پر گذرا
اسمین کچھہ شک نہین پس مین نے یقین کیا محمد مصطفی سچے ہین اور اُنکا معراج سچ
دین اسلام برحق ۞ حاصل کلام اُس یہودی کو دین اسلام کی خواہش ہوئی اُسی وقت جناب

رسالت مآب پاس آیا دیکھا کہ ابتک آپ معراج شریف کا احوال بیان فرماتے ہین تب اُسنے عرض کی یا رسول اللہ معراج کو مین جھوٹ جانتا تھا سو اُسکی تعزیر ہمنے پائی صحابہ نے پوچھا تو نے کیا تعزیر پائی تب اُس یہودی نے سب حقیقت مچھلی اور غسل اور صورت بدلنے اور نکاح اور اولاد اور سات برس گذرنے اور پھر صورت اصلی پر آنیکی بیان کی یہہ بات سنکے تمامی صحابہ سجدۂ شکر جناب رب العالمین کا بجا لایا اور کہا یا رسول اللہ یہہ معجزہ خاص آپ کے واسطے ہی کسی کو ایسا عنایت نہین ہوا آخر وہ یہودی ایمان لایا اور ابو جہل کو کچھ اثر نہوا اور کہا کہ یہہ سب فریب بازی اور افترا سازی ہی تب آن حضرت نے فرمایا * قوله تعالی مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ * یعنے جسکو اللہ راہ دے پھر نہین کوئی بہکانیوالا اُسکا اور جسکو اللہ بہکا دے کوئی نہین اسے راہ دینے والا * اور جب خبر معراج شریف کی مکہ معظمہ مین مشہور ہوئی تب اکثر اہل مکہ متفق ہو کر رسول خدا پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ تمام احوال بیت المقدس کا ہمسے بیان کرین تو ہم آپ کی معراج پر تصدیق اور ایمان لادین صدق دل سے مسلمان ہووین کیونکہ ہم سب علامات بیت المقدس کی خوب جانتے ہین اگر آپ آسمان پر گئے ہونگے تو وہان کا حال بھی آپ کو خوب معلوم ہوگا اگر تم سچے ہو تو نشان کہان کیا ہی بیت المقدس کا بیان کرو پس آن حضرت کو بیت المقدس کے نشان بتانے مین تھوڑا سا تامل ہوا سو اسواسطے کہ احوال مسجد بیت المقدس کا دریافت کرنا اسوقت کچھ ضرور نہ تھا تسپر مین جبرئیل عم خدا کے حکم سے بیت المقدس کو اپنے پرون پر اُٹھا لائے اور آن حضرت کے سامھنے رکھا اسوقت جو کچھ لوگ پوچھتے تھے پیغمبر خدا اسکو بیان کرتے تھے جو آدمی منصف اصلی سعید ازلی تھا ایمان لایا اور صدقنا یا رسول اللہ کہا اور جو لوگ بدبخت ذاتی ازلی تھے اُنھون نے جسم خاک کا آسمان پر جانا خلاف قیاس جانا اور حق تعالی کی قدرت کاملہ سے غافل ہو کے اِسکو انکار کیا پس ای نیک طالع مہربان تو ہیئت اِسے قیقے کی بدرجۂ احسن جانو کہ عالمان ہیئت و نجوم نے رصد اور ہندسے کی دلیل سے ثابت کیا ہی کہ ماہتاب اگرچہ سب ستارون مین چھوٹا ہی مگر جرم اُسکا زمین سے بہت بڑا اور بسبب گردش فلک کے ہزارون برس کی راہ ایک لحظے مین وہ طی کرتا ہی اور اپنی حرکت سے بھی مغرب سے طرف مشرق کے سیکڑون برس کی

راہ ایک گھڑی مین جاتا ہی جب یہہ تیز سرعت ماہتاب کی عند العقل محال نہیں پس آفتاب نبوت کہ جسکے نور سے سب کچھ پیدا ہی وہ اگر تھوڑی سی رات مین عرش کے اوپر جاوے اور آوے تو کیا عجب ہی * اور دیکھو شیطان کہ بدترین خلق اللہ سے ہی وہ ایک لحظے مین مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال جاتاہی اور جو شخص کہ بہترین مخلوقات کا ہووہ اگر تھوڑی رات مین آسمانون پر جاوے اور آوے تو کیا محال ہی ای نیک بخت ذرا غور کرو کہ فرشتے جبریل وغیرہ ہزارون بار آسمان سے زمین پر ایک پل مین آتے اور جاتے ہین اگر ایک بار آن حضرت کہ سب فرشتون سے بہتر و افضل ہین زمین سے آسمان پر تشریف فرماہووے تو کیا بعید ہی ای عقلمندو ذرا غور کرو سمجھو کہ نور بصر انسان کا بمجرد آنکھہ کھولنے کے نوین آسمان کے ستارون تک پہنچتا ہی اور جسکا جسم شریف کہ کرورون درجہ نور بصر سے پاکیزہ ہووہ اگر قدرت الہی سے آسمانون پر پہنچے تو کیا مشکل ہی اور اسی طرح ہزارون تمثیلین آن حضرت صلعم کے معراج کی موجود ہین * پر اس جگہہ سے فقیر غلام نے طوالت کاکام نہ دیا مختصر کیا اہل ایمان کے نزدیک اس قدر بس ہی *

* بیان معجزات اور بزرگی اور خصائل حمیدہ آنحضرت صلی اللہ وسلم کا *

ابو بکر صدیق بن قحافہ سے روایت ہی کہ ایک دن آن حضرت صلعم طام وستم سے قریشیون کے بستی چھوڑ کر ایک میدان مین جاکے درخت کے نیچے سورہے اور تلوار اپنی اُسی شاخ پر لٹکادی اسمین ایک یہودا اعرابی نے آکے وہ تلوار لیکر آن حضرت کو مارنے کے واسطے اُٹھائی فورا درخت نے اپنی شاخ سے اُس یہود کو ایسا مارا کہ مغز اُسکا منہہ سے نکل آیا اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوا * اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہین کہ ایک اعرابی رکانہ نام اسفندیار مانند اور بہمن سا تن بکریان چراتا تھا ایک دن آن حضرکو دیکھکے بولا کہ ای محمد تو ہمارے معبودون کو باطل کہتا ہی حضرت نے فرمایا ہان تب اُسنے کہا کہ چلو ہم تم دونون کشتی کرین تو اپنے خدا کو پکار اور مین اپنے معبودونکو پکارون اگر تو ہمسے جیتا تو مین تجھپر اور تیرے خدا پر ایمان لاونگا اور جو مین جیتا تو میرے سب معبود بزرگ ہین یہہ بات کہکر رسول خدا کو پکڑکر ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ ہوتا تو جگہہ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتا مگر آن حضرت کے

ایک سرمو پر جنبش نہ آیا پیچھے آن حضرت نے زور نبوت سے اُسکو اُٹھا کے ایسا پٹکا جیسا کہ دھوبی کپڑا پاٹ پر مارتا ہی اُسنے جانا کہ محمد صلعم صادق ہی اور اُن پر جو نازل ہوا سو صحیح ہی اور ہمارے معبود جھوٹے آخر وہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا * اور جابر رض فرماتے ہیں کہ ایک مٹکا گھی کا حضرت مالک رض کی ماں کو آن حضرت صلعم نے عنایت کیا تھا کہتے ہیں کہ پینتالیس برس مٹکے کا گھی خرچ کیا کبھی خالی نہوا مگر کسی طرح ڈھکا پہنچنے سے ٹوٹا * اور حضرت ابی ہریرہ رض نے فرمایا کہ رسول خدا نے مجھکو چند خرمے بخشے تھے اور میں نے اُن کو ایک ہانڈی میں رکھا بیس برس تک تھا میں بھی اُسمیں سے کھاتا اور لوگوں کو بھی خدا کی راہ میں دیتا وہ کم نہوتے مگر حضرت عثمان ذی النورین رض کی شہادت کے دن وہ برکت جاتی رہی * اور جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا آن حضرت صلعم مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور آپ کے دست مبارک میں ایک چابک تھا اُس چابک سے بتوں کی طرف جو کعبے کے اندر تھے اشارہ کیا اور یہہ آیت پڑھی * جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ * یعنے حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اُسی وقت سب بت سرنگون ہوکے زمین پر گر پڑے * اور ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا حضرت نے فرمایا دہنے ہاتھ سے کھایا کر اُسنے مکرو بہانے سے عذر بیان کیا کہ ای حضرت دہنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھا سکتا ہوں تب آن حضرت نے فرمایا تو نہ کھا سکیگا ہرگز وہ شخص دہنے ہاتھ سے نہ کھا سکا * اور آن حضرت صلعم کی نبوت کے وقت پتھر بھی کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور جب کسی سنگ ریزے کو اپنے ہاتھ میں اُٹھا لیتے تو وہ تسبیح پڑھتا * اور روایت ہی کہ آن حضرت صلعم ایک ستون پر ٹیک لگا کے خطبہ پڑھتے تھے بعد چند روز کے جب منبر تیار ہوا اُسپر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اُسوقت اُس ستون سے آواز فریاد و زاری کی نکلی اسواسطے کہ حضرت کی پشت مبارک کی برکت سے وہ محروم ہوا یہانتک کہ جب آنحضرت نے اُسے معانقہ کیا تب اُسکو قرار آیا * اور ایکدن ایک ہزار چار سو لشکر آن حضرت صلعم کے ساتھہ تھا لیکن پانی نہ تھا تمام کار ضروریات کے واسطے سب کے سب عاجز تھے آن حضرت نے اُنگلی شہادت کی زمین پر ٹیک دی اُسی سے پانی جاری ہوا تمام لشکر وضو و غسل اور کار ضروریات سے آسودہ ہوا * اور ایک دفع خندق کی لڑائی کے دن چار سیر جو کی روٹی سے ہزار

آدمی کو آن حضرت نے کھلایا سب آسودہ ہوا اور وہ روتی پھر اُسی طرح موجود رہی * اور ایک دن جنگ تبوک میں تیس ہزار لشکر میں ایک آدمی کے لایق پانی تھا آن حضرت نے ایک تیر اُسی میں کھڑا کیا فوراً اس جوش و خروش سے پانی نکلا کہ سارا لشکر آسودہ ہوا * اور ایک مرتبہ کئی شخص انصار میں سے آئے اور کہا یا رسول اللہ ہمارے اونٹ شوخی کرتے ہیں اور بوجھ پیٹھ پر سے ڈال دیتے ہیں آن حضرت اُنکے پاس تشریف لے گئے اونٹوں نے آنحضرت کو دیکھ سجدہ کیا اور حضرت نے اُونٹوں کی بال پکڑ کے کچھ فرمایا اُس دن سے اُن اونٹوں نے کبھی سرکشی نہ کی * صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جو ان سب آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم سب بھی آپ کو سجدہ کریں آن حضرت نے فرمایا نہیں اگر سجدہ کرنا آدمیو نکا آدمیوں کو روا ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے شوہر کو سجدہ کریں * اور ایک اونٹ نے حضرت کے پاس آ کے اپنے مالک کا شکوہ کیا کہ مجھ سے بہت محنت لیتا ہی اور پیٹ بھر کے کھانے کو نہیں دیتا ہی اور آپ رحمت العالمین ہیں مجھکو آپ اُسے خرید لیجیئے یا میرے سفارش کیجیئے آن حضرت نے اُونٹ کے مالک سے کہا تو اس اُونٹ کو نصیحت واجبی بھیج نہیں تو اُسکے کھانے کی خبر لے * اور ایک دن اُونٹ نے حضرت کے حضور میں آ کے عرض کی کہ میں جن لوگوں میں ہوں وے لوگ نماز عشا کی نہیں پڑھتے ہیں قبل نماز عشا کے سو جاتے ہیں تب حضرت نے اُن لوگوں کو طلب فرمایا اور نماز کی تقید کی * اور ایک دن آنحضرت نے ایک اعرابی کو اسلام کی دعوت کی اُسنے کہا کہ آپ کی پیغمبری کی کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا یہہ درخت جو میرے سامھنے ہی یہی گواہ ہی تب آن حضرت نے اس درخت کو بلایا وہ درخت خدا کے حکم سے حضرت کے سامھنے آ کے کھڑا ہوا اور تین مرتبہ کہا * اشہد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله * تب وہ اعرابی یہہ حال دیکھکر ایمان لایا * اور ایک دن آن حضرت صاحب حضرت عباس اور اُن کے لڑکوں کے حق میں دعا کرتے تھے اور اُس مکان کے در و دیوار و پتھروں نے زبان فصیح سے کہا آمین آمین آمین * اور ایک لڑکا کہ اُسی دن تولد ہوا تھا اُسکو حضرت کے سامھنے لایا حضرت نے اُسے پوچھا ای لڑکے میں کون ہوں اُسنے کہا آپ محمد رسول اللہ ہیں آنحضرت نے فرمایا تو سچا ہی اور برکت دے اللہ تعالی

تجھکو * اور ایک شخص کو نگا مادرزاد تھا حضرت نے اُسسے پوچھا مین کون ہون اُسنے بے تامل کہا آپ رسول خدا ہین * اور ایک عورت نے اپنے لڑکے کو حضرتکے پاس لائی اور کہا یارسول اللہ اِس لڑکے کو جنون ہی حضرت نے اپنا دست مبارک اُسکے سینہ پر پھیرا فی الفور جنون اُسکا جاتا رہا * اور ایک شخص اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لایا اور کہا ای حضرت یہہ لڑکا مثل گونگے کے رہتا ہی بات نہین کرتا ہی آن حضرت نے تھوڑا سا پانی کلی کا پلایا فی الحال باتین کرنے لگا اور ایسا بڑا عالم اور عقلمند ہوا کہ اکثر لوگ اُسسے تعلیم پاتے تھے اور ایک شخص کو اِستسقہ کی بیماری تھی بلکہ وہ قریب الہلاک تھا حضرت سے آکے دعا شفا چاہی آن حضرت نے آب دہن اپنا تھوڑا سا خاک مین ملا کر اُسکو دیا اُسنے وہ خاک زبان پر رکھی فی الفور وہ چنگا ہوا * اور غزوہ خیبر مین حضرت علی کرم اللہ وجہ کی آنکھہ مین شدت سے درد تھا آن حضرت نے دعا کی اور تھوڑا سا آب دہن مبارک کا آنکھون مین اُنکی لگا دیا فورا درد جاتا رہا * اور ایک شخص کی آنکھین سفید ہو گئیں تھین اُسکو کچھ نظر نہ آتا تھا آن حضرت نے اُسکی آنکھہ مین کچھ پڑھکے پھونکا بعینہ اصلی حال پر آئین اور دیکھنے لگا * اور ایک شخص کا پانون ٹوٹ گیا تھا آن حضرت نے دست مبارک اپنا اُسکے ٹوٹے پانون پر پھیرا فورا جوڑ لگا شفا پایا * اور ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میرے بیٹے کو آپ اگر زندہ کرین تو مین آپ پر ایمان لاؤنگا آن حضرت اُسکی قبر پر تشریف لیگئے اور آواز دی ای لڑکے خدا کے حکم سے اُٹھہ لڑکے نے جواب دیا لبیک یارسول اللہ آن حضرت نے پوچھا ای لڑکے تیری خواہش ہی دنیا مین آنے کی کہا نہین اور کہا یارسول اللہ دنیا سے آخرت کو بہتر پایا آن حضرت نے فرمایا کہ تیرے ماباپ ایمان لاتے ہین اگر تیری خواہش دنیا مین آنیکی ہو تو اپنے ماباپ کے ساتھہ آکے رہو اُسنے کہا کہ ماباپ سے مین نے خدا کو زیادہ مہربان پایا * اور ایکدن حضرت جابر رض نے رسول خدا کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی اور حضرت جابر کے ایک بیٹے نے کھیل سمجھکے اپنے ایک چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا ماں اُسکی یہہ حال دیکھکے دوڑی اور لڑکا مارے ڈر کے بھاگ کر چھت پر چڑ گیا اور جب وہ لڑکا ماں کو اپنے طرف آتے دیکھا ڈرا تب چھت سے کود پڑا نیچے گر کے مرگیا اس عرصے مین آنحضرت صلعم جابر کے گھر تشریف لیگئے

اور پوچھا تمھارے لڑکے کہان ہین حضرت جابر نے یہ خیال کیا کہ اگر مرنا دونون لڑکوں کا ابھی بیان کرونگا تو حضرت کھانا نہ کھائینگے اور بہت ناخوش ہو جائینگے یہ سوچ کر عرض کی یا رسول اللہ لڑکے میرے باہر کسیطرف کھیل میں مشغول ہین آن حضرت نے فرمایا کہ اُنکو تلاش کرکے لاؤ وہ اور ہم ملکے کھانا کھاوینگے تب لاچار ہو کر لڑکونکی ماںنے احوال مرنے کا اُنکے بیان کیا یہ بات سنکر رسول خدا استغفار ہوکر دونون لڑکون کی لاش کے پاس جاکے کھڑے ہو کر دعا کی فی الفور دونون لڑکون نے زندہ ہو کر حضرت کے ساتھہ کھانا کھایا کو بیٹھے فرمایا آنحضرت نے کہ گوشت اس بکری کا کھاؤ ہڈی اسکی نہ توڑو بعد اسکے ہڈیون کو جمع کیا اور ہاتھہ مبارک اپنا اُسپر رکھکر کچھہ کلام الٰہی پڑھکے دم کیا تو فوراً وہ بکری جی اُٹھی * روایت ہی کہ آنحضرت صلعم جسکے حق مین جو دعا فرماتے تھے اُسکی پشت بہ پشت تک اثر دعا اُسی طرح سے باقی رہتی * اور ایک دن حضرت انس ابن مالک رض نے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے واسطے کچھہ دعا کیجئے کہ دنیا مین اللہ بہت مجھکو دولت دیوے تب آنحضرت نے دعا کی الٰہی مال اور اولاد دیتی اُسکی برکت دے انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت عم کی دعا سے اسقدر دولتمند ہوا کہ دولت میری کبھی کم نہوئی اور جو عیش و عشرت مین نے کی ہی ایسی کسینے نہین کی اور اولاد میری سو آدمی سے زیادہ ہوئی * اور ایکبار آنحضرت نے عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی کی سو اُنکی روزی ایسی کشادہ ہوئی کہ اگر وہ پتھر اٹھاتے تو نیچے اُسکے سے چاندی اور سونا پاتے پہلے وہ فقیر تھے آنحضرت کی دعا سے ایسے امیر ہوئے کہ بعد انکی موت کے پچاس ہزار دینار سونیکے بموجب وصیت کے محتاجونکو دئے گئے اور چار لاکھہ دینار چار دن بیبیونکے حصے مین پہنچے حالانکہ اپنی زندگی مین بہت خیرات کرچکے تھے اس سبب سے حضرت عایشہ صدیقہ نے اُنکو بہشت کی بشارت دی تھی * اور ایکدن آنحضرت صلعم نے حضرت عمر رضی اللہ کے سر مبارک پر ہاتھہ رکھکے دعا کی عمر رضی اللہ عنہ نے فی عمر جوان رہے اور ایکدن حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر دست مبارک پھیرا ایسی لطافت اور صفائی انکے چہرے پر پیدا ہوئی کہ دوسرے کا منہہ اُنکے منہہ مین مثال آئینے کے نظر آتا تھا * اور ایکدن حضرت نے آب غرغرہ زینب رض کے منہہ پر ڈال دیا وہ ایسی حسینہ خوبصورت ہوئین کہ اُس

زمانے میں مثال اُنکے کوئی نہ تھی * اور ایک مرتبہ آنحضرت عم نے عتبہ کے بدن پر واسطے دفع مرض کے ہاتھ مبارک پھیرا اُسکے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوے مشک و عنبر پر وہ غالب تھی ہرچند کہ عورتیں اُنکی اقسام طرح کی خوشبو ملتی تھیں لیکن وہ خوشبو سب پر غالب تھی * اور حضرت انس ابن مالک سے روایت ہی کہ ایکدن آنحضرت صلعم حضرت فاطمہ کے گھر میں تشریف لیگئے حضرت فاطمہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے تین دن سے کچھ کھانا نہیں کھایا تب آن حضرت صلعم نے اُنکی تسلی کے واسطے اپنے شکم مبارک کھول کر دکھلایا کہ چار پتھر باندھے ہوے ہیں یعنے چار دن تناول طعام نہیں فرمایا بعد اُسکے صاحب زادی کی بھوک سے غمگین ہو کے صحرا کی طرف تشریف لیگئے وہاں ایک اعرابی اُونٹونکو پانی پلاتا تھا حضرت نے کہا ای اعرابی کوئی مزدوری مجھے بتا اُسنے کہا کہ کوئے سے پانی نکالو ڈول پیچھے میں خرمے مزدوری دونگا آنحضرت نے قبول کیا تب پہلے ڈول کی اُجرت جو تین خرمے تھے خود تناول فرماکے آب کشی میں مشغول ہوئے جب آٹھہ ڈول تک آن حضرت نے پانی اُٹھایا قضا الہی سے رسی ٹوٹ کے ڈول کوئے میں گرپڑا اعرابی نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ رسول خدا کے چہرے مبارک پر مارا غرض حضرت نے ڈول کوئے سے نکال دیا اور چوبیس خرمے اپنی اجرت کے لیکر حضرت فاطمہ کے گھر میں تشریف لائے اعرابی نے جب حضرت کا صبر و تحمل دیکھا اپنی حرکت نامعقول سے نادم و پشیمان ہو کے ہاتھہ اپنا کاٹ ڈالا اور نہایت درد سے اسکے بیہوش ہوگیا جب تھوڑا ہوش ہوا تب حضرت فاطمہ رضی اللہ کے گھر کے دروازہ پر آکے شور و فریاد کرنے لگا آن حضرت عم اعرابی کی خبر سنکر باہر تشریف لائے اعرابی نے بہت سا عذر کیا حضرت نے اُسسے پوچھا ہاتھہ اپنا تو نے کیا کیا اسنے عرض کی یا رسول اللہ تقصیر ہماری معاف کیجئے میں نے نادانستہ گستاخی کی اسلئے میں نے ہاتھہ اپنا کاٹ ڈالا اب عفو تقصیر کا خواہان ہون آپ رحمت العالمین ہین میرے حال پر رحم کیجئے اور میرے کٹے ہاتھہ کو درست کردیجئے تب آنحضرت نے اُسکے کٹے ہوئے ہاتھہ کو ملاکے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھہ کے پھونک دیا ہاتھہ اُسکا بدستور سابق درست ہوگیا اور وہ اعرابی اس معجزے کو دیکھکر فی الفور ایمان لایا * اور روایت ہی ایک دن

رسول خدا نے ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ لکڑیان واسطے تعمیر مسجد مدینے منورہ کے درکار ہین
کہان ملینگین حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا یا رسول اللہ کے مین میرا مکان ہی اس مکان مین
لکڑیان بہت عمدہ لگی ہین اگر وہ کسی طرح سے آسکین تو مسجد تعمیر ہو جاوے آنحضرت
نے جناب باری مین دعا کی وہ لکڑیان اڑ کر مدینے منورہ مین آئین اور مسجد نبوی مین خرچ
ہوئین * اور حضرت عثمان بن عفان رض سے روایت ہی کہ وقت شہرت پانے نبوت
آنحضرت کی اور ظلم وستم ہونے قریشیونکے ایک یہودی براعمامہ مدینے منورہ مین رہتا تھا
ہمیشہ تلاوت توراۃ کرتا تھا ایک دن توراۃ مین صفت آنحضرت صلعم کی لکھا دیکھا
مارے غصے کے اپنی جورو سے قینچی منگوا کے صفت اور نام مبارک حضرت کا کاٹ دیا
پھر دوسرے دن اپنے معمول پر توراۃ پڑھنا شروع کیا پھر اسی مقام مین دیکھا نام مبارک
موجود ہی پھر کاٹنے پر مستعد ہوا اس مین ایک آواز غیب سے آئی کہ ای ملعون اگر ہزار بار
صفت اور نام آنحضرت کا مٹاویگا پھر وہین پاویگا ہرگز ہرگز نہ مٹا سکیگا تب یہودی روا اور
جانا محمد علیہ السلام سچے رسول خدا ہین اسوقت مدینے منورہ سے مکے مین جاکر رسول خدا پاس ایمان
لایا * اور حضرت ابوبکر صدیق رض روایت کرتے ہین کہ ایک دن آنحضرت صلعم اپنے
یار دوستوں کے ساتھ بیٹھے تھے ایک یہودی بکری کے کباب بنا کر گوشت مین زہر ہلاہل ملا کے جناب رسالت
مآب کے حضور مین لایا اور کہا ای محمد یہ کباب آپ کے واسطے لایا ہون آپ تناول کیجئے جب
رسول خدا نے ارادہ کھانے کا کیا تب وہ گوشت بولا یا رسول اللہ آپ نہ کھاوین کیونکہ مجھ مین
زہر قاتل ملادیا ہی تب آنحضرت نے کہا ای یہودی اس گوشت مین زہر ملا ہی یہودی نے
کہا سچ ہے لیکن آپ کو کسنے خبر دی فرمایا اسی گوشت نے تب یہودی نے کہا اگر آپ نبی
برحق ہین تو اس گوشت کو کھائیے اگر زہر آپ کو اثر نکرے تب ہم جانے آپ نبی سچے ہین
حضرت نے بسم اللہ پڑھکر ایک ٹکڑا اسمین سے کھایا اور باقی یارونکو اپنے تقسیم کر دیا اور
سب کوئی بسم اللہ کہکر کھا گئے کسی کو زہر نے اثر نکیا بس اکثر یہودی نے اس معجزے سے
دین اسلام قبول کیا * اور ایک روایت ہی کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار آدمی اہل یمن واسطے
حج کے مکے معظمہ مین آئے تھے اور انہونکے ساتھ ایک بت تھا نام اسکا ہبل وہ جواہرات سے

جڑا تھا اور بار چہ عُطر بر میں پیچیدہ تھا وہ لوگ اُسکی پوجا کرتے تھے رسول خدا نے اُنھوںکو دعوت
اسلام کی کی تب اُن لوگوں نے کہا کہ تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر ہبل
میری پیغمبری کی گواہی دیوے تو تم مجھ پر ایمان لاؤگے کہا اگر ایسا ہو تو ضرور ہم ایمان لاوینگے
تب آنحضرت نے اس ہبل کو بلایا اُسنے لبیک یا رسول اللہ کہا اور چلا آیا رسول خدا کے سامنے
ادب سے کھڑا ہوا حضرت نے ایک لکڑی اُسکو ماری اور فرمایا کہ تو کہہ میں کون ہوں وہ بولا
انت رسول اللہ ٭ وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ ٭ اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود لایق بندگی کے مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ
کے ہیں ٭ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تو کون ہی کہا کہ میں پتھر ہوں ان لوگوں نے مجھکو معبود میں
بکرا ہی یہہ محض غلط ہی جب اُن لوگوں نے یہہ حال دیکھا تو یکبارگی بارہ ہزار آدمی سجدہ میں
آئے اور توبہ استغفار کر کے مسلمان ہوئے ٭ اور روایت ہی آن حضرت صلعم جب مدینہ
منورہ میں داخل ہوکے گھر میں ابی ایوب انصاری کے اترے اور اُسکی ایک تکرا زمین تھی
اس میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا تب آن حضرت نے ایک مٹھی گیہوں اُس میں چھٹ
دیئے اُسی وقت اُگا اور پک کر تیار ہوا اور کاٹا اور پکا کے کھایا اور کاٹنے کے بعد اُسکی جڑ سے
بھس کا درخت پیدا ہوا ٭ مروی ہی کہ حضرت فاطمہ کے نکاح کے روز حضرت خدیجہ رض کھانا پکاتی
تھیں آنحضرت صلعم نے ہاتھہ مبارک اپنا اُس چولہے میں کہ تیز آگ جلتی تھی داخل کیا اور دیر تک
اُسکے اندر رہا لیکن کچھ ضرر دست مبارک کو نہوا ٭ اور روایت ہی کہ ایکدن ایک شخص
انصاری میں سے آن حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ جورو میری چار ہیں فرزند
ایک سے بھی نہوا یہاں تک کہ سب بڑھیاں ہو گئیں حضرت نے اُسکی جوروں کی حق میں دعا کی
اُسکی جوروں کی شمار زنا ٭ اور روایت ہی آنحضرت صلعم تبوک کی راہ میں یاروں کے ساتھ ایک
مقام میں اُترے وہاں یاروں نے شکایت کی یا رسول اللہ کھانا پکانے کے واسطے لکڑی نہیں آن
حضرت نے بجاے لکڑی پتھر رکھ دیئے وہ پتھر مانند لکڑی کے جلتے رہے اور ایسے ایسے معجزے سے
اکثر منافق موافق ہوئے ٭ اور روایت ہی کہ جب آن حضرت صلعم حضرت ابو بکر صدیق کو
لیکر غار ثور میں اکثر تشریف لے جاتے تھے آپ کے ساتھ اُس وقت جانور درندے اور چرند سے

چلے آتے تھے اور باتین کرتے تھے * اور روایت ہی کہ آن حضرت صلعم جس مکان مین کہ معظمہ کے تشریف رکھتے تھے اس مکان مین بعد ہجرت کے بھی ہمیشہ خوشبو مشک سے زیادہ مہکتی اور دور تک آتی تھی * اور جس دن آن حضرت نے رحلت فرمائی اسی تاریخ سے مکہ معظمہ کے مکان کی خوشبو موقوف ہوئی اس معجزے کے سبب اکثر قریش مسلمان ہو گئے * اور مروی ہی کہ ایک بار اہل طایف نے رسول خدا سے یہہ معجزہ طلب کیا اگر اس پتھر سے ایک درخت میوہ دار پیدا ہووے تو ہم سب آپ پر ایمان لاوین آن حضرت نے قدم مبارک اس پتھر پر رکھ دیا اللہ کی قدرت سے بہ درخت میوے دار پیدا ہوا تب اکثر اہل طائف اس معجزے سے ایمان لائے * اور خبر ہی کہ ندیہ کی لڑائی کے روز آن حضرت نے حضرت امام حسن کو پکارا ان حضرت کئی دن کی راہ مین تھے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ اور اس آواز کو سنکے حضرت فاطمہ رض نے عرض کی ای بابا جان مین بہت بھوکی ہون * اور روایت ہی کہ خندق کی لڑائی کے روز آن حضرت کی ہتیلی مبارک سے مانند آفتاب کے روشنی ظاہر ہوئی اور اس روشنی کی شعاع سے بہت لوگ غش مین آ گئے * اور روایت ہی کہ ایک انصاری قوم خزرج مین سے مقتول ہوا تھا اور ان لوگونکو قاتل کا دریافت کرنا مشکل تھا تب آنحضرت کی جناب مین عرض کی حضرت نے اس مقتول پر کسی درخت کی شاخ رکھی تب اس مقتول نے حکم الہی سے زندہ ہو کر نام قاتل کا بتلا دیا * اور روایت ہی جب آن حضرت مقام تبوک مین آئے دیکھا ایک قوم کو کہ انھوںکے ساتھہ ایک بت سونے کا ہی آنحضرت نے دست مبارک اسپر رکھکے کہا یہہ بت لکڑی کا ہی فوراً وہ بت کاٹھہ کا ہو گیا * اور اس معجزے سے اکثر بت پرست ایمان لائے بت پرستی چھوڑ دی * مروی ہی کہ جب سعد بن معاذ کے حکم سے بنی قریظہ قتل ہوئے خون سے انکے زمین بدبو ہو گئی لوگ حیران رہے آن حضرت نے دعا کی مینہہ برسا زمین پاک صاف ہوئی اور وہ بدبو جاتی رہی * اور روایت ہی کہ ایکدن شہر جدّہ سے رسول خدا طایف کی طرف تشریف فرما ہوئے اور وہ کئی دن کی راہ تھی حق تعالی نے مابین طایف اور جدّہ کے زمین کو تہہ بتہہ زیر قدم آن حضرت کے جما دیا مانند تھان کپڑے کے تب آنحضرت ایک ساعت مین وہان پہنچ گئے * اور رسول خدا نے جب ابن یزید

الشخص کو اسلام کی دعوت کی وہ بولا کہ ہمارے پتھر کے معبودونکو اگر سونا بنادو توہم ایمان لاوینگے
تب آنحضرت نے جناب باری میں دعا کی وہ سب سونا ہوگئے اور دے سب ایمان لائے *
اور مروی ہی کہ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ نے شکایت کی یارسول اللہ حسنین
بھوکے ہیں اور کچھ کھانے کے قسم سے موجود نہیں آن حضرت نے دعا کی حق تعالی نے ایک
خوان بچھلی تلی ہوئی اور طرح طرحکی نعمتیں اُس میں تھیں حضرت فاطمہ رضی اللہ کے گھر میں بھیجی
سبھوں نے آسودہ ہوکے کھایا اور کھانا پھر اسی قدر موجود رہا اور ایک بار لوگوں نے حضرت
سے یہہ معجزہ طلب کیا اگر روٹی اور سالن معلق ہوا پر لٹکادو توہم تم پہ ایمان لاوینگے تب رسول
خدا نے خدا کے حکم سے ویسا ہی کیا اور لوگوں نے کھایا * اور مروی ہی آنحضرت کی دعا سے
تو شخص انصاری کہ انکو بیماری برص اور جذام کی تھی آرام پائے * اور روایت ہی کہ ایک
روز آن حضرت قوم عیسوی کو دعوت اسلام کی کی اُن لوگوں نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسی
مٹی کی چڑیا بنا کر پھونک مارتے تو خدا کے حکم سے زندہ ہوکر اُڑ جاتی تھی اگر آپ ایسا معجزہ ہم
لوگونکو دکھا سکیں توہم آپ پر ایمان لاویں تب آنحضرت نے تھوڑی خاک اُٹھا کے چڑیا کی صورت
بنا کر بسم اللہ پڑھکر پھونک دی خدا کے حکم سے وہ زندہ ہوکر اُڑ گئی * اور روایت ہی کہ ایک
روز آن حضرت یارونکے ساتھہ بیٹھے تھے ایک مرد قریش نے آکر کہا یا رسول اللہ ابو جہل
کے پاس دس ہزار دینار میرا پاؤنا ہی سو وہ نہیں دیتا ہی ہر روز لیت و لعل میں رکھتا ہی مجھے
حیران کرتا ہی کیونکہ وہ زبردست ہی اور میں کم زور اگر آپ اُسکے پاس جاکر دلادیں تو مجھپر
بہت احسان ہوگا یہہ سنکے حضرت اُسکو ہمراہ لیکر ابو جہل کے پاس تشریف فرما ہوئے
ابو جہل اُسوقت چند قریشونکے ساتھہ بیٹھا تھا بہت تعظیم و تکریم آن حضرت کی بجا لاکر پوچھا
کہ کس ارادے سے آپ تشریف لائے ہیں فرمایا ای ابو جہل دس ہزار دینار اس غریب
کے کیوں تو نہیں دیتا ہی اُسی وقت بے تامل ابو جہل نے دس ہزار دینار اُسکو دیا تب وہ
مرد قریش خوش ہوکر ایمان لایا اور آنحضرت جب وہاں سے تشریف لائے تب ابو جہل
کی جورو ابو جہل سے بولی کہ کیوں تم نے دشمنوں کی خاطر کی اور مال اپنا دیا ابو جہل نے کہا
کہ جب محمد آیا اُسکے دونوں بازو پر دو اژدہے میں نے دیکھے منہہ پھیلا کر مجھے نگلنے آیا اسی

دوسرے دن نے مال اُسکا دیکر رخصت کیا ** اور روایت ہی کہ ابو جہل بارہا قریشیون کی مجلس مین کہا کرتا تھا کہ مجھ دیکھتے ہی محمد کو میرے بدن پر لرزہ آتا ہی اسکا سبب یہہ تھا کہ بہت نیزہ بردار شیر اور سانپ آسکے گرداگرد مجھے نظر آتے تھے اور وہ سب کہتے تھے کہ اگر محمد علیہ السلام کے ساتھہ کوئی شخص بے آدبی یا نامعقول گفتگو کریگا تو اُسکو ہم سب مار ڈالینگے اسیطرح کا جادو محمد کے ساتھہ ہمیشہ رہتا ہی * سچ ہی خدا جسکو گمراہ کرے اُسکو کون راہ پر لاوے اور جسکو ہدایت کرے اُسکو کون گمراہ کرسکتا ہی * پس وہ لعین سب صریح ظاہر معجزہ جادو شمار کرتا تھا * اور روایت ہی کہ جب خبر نبوت پیغمبر علیہ السلام کی اطراف عرب مین مشہور ہوئی اکثر لوگ ہرچار طرف کے آنے لگے ایک مرتبہ جماعت سے اعرابی بقصد ایمان مکے مین آتے تھے راہ مین قریش لوگ اور ابو جہل نے اُنسے کہا کہ تم محمد کے پاس جاتے ہو مگر بے معجزہ کے اُسپر ایمان نہ لائیو اُنھون نے کہا کہ کیا معجزہ ہم اُنسے طلب کرین اُن نے کہا کہ چلو ہم بھی تمہارے ساتھہ ملکر معجزہ طلب کرین تب سب ملکر آئے اور کہا ای محمد اہل قریش اور اعرابی سب جمع ہوئے ہین اگر ایک معجزہ دکھاؤ تو ہم سب تم پر ایمان لاوین آن حضرت نے فرمایا کیا معجزہ دیکھا چاہتے ہو کہا کہ ایک پتھر سفید اِس میدان مین پڑا ہوا ہی اُس پتھر کا رنگ مثل گل سرخ کے ہوجاوے اور اُسسے ایک سونے کا درخت چھہ شاخ کا پیدا ہووے اور ہر شاخ مین سو سو پتے اور وہ شاخین پھولون سے بھری ہون اور ہر پتے مین لا اله الا الله محمد الرسول الله * لکھا ہوا رہے اور اُسکی ہر شاخ مین چھہ قسم کے میوے اور ہر میوے مین چھہ قسم کا مزا مانند کھجور اور انگور اور امرود اور سیب اور انار اور بیر کے ہو اور ہر شاخ سے ایک چڑیا سفید پیدا ہووے کہ منقار اُسکی سونے کی اور پانون اُسکے مانند لعل کے ہون اور وہ زبان فصیح سے تمہاری پیغمبری کی گواہی دیوے تب ہم آپ پر ایمان لاوینگے یہہ باتین رسول خدا نے اُنسے سنکر فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي هٰذِهِ الْمُعْجِزَةَ * خدایا مجھکو یہہ معجزہ بخش دے اُتنے مین جبرئیل امین رب العالمین کے حضور سے آئے اور کہا یا رسول الله جو آپنے جناب باری مین درخواست کی مقبول ہوئی جو اُنکو مطلب ہو اُس پتھر سے طلب کیجئیے خدا کے فضل سے وہ سب ظہور مین اویگا تب انحضرت نے اُس پتھر

کے پاس تشریف لے جاکے شہادت کی انگلی سے اُس پتھر کی طرف اشارہ کیا اور پھر داشارہ کے درخت و حجر یاوغیرہ جیسا اُنھونے کہا تھا ویساہی موجود ہوا یہہ قدرت معبود کی دیکھہ کر سب اعرابی ایمان لائے اور اہل قریش ایمان نہ لائے اور کہا کہ یہہ سب جادو ہی تب آنحضرت نے فرمایا ای لوگو یہہ جادو نہین یہہ قدرت الہی ہی اور معجزہ ہی تم ایمان لاؤ * اور روایت ہی کہ ابوجہل لعین نے ایک دن کہا کہ میرے گھر مین ایک پتھر ہی اُس پتھر مین سے ایک طاؤس عجیب نکالو تو مین ایمان لاؤنگا تب حضرت نے دعا کی پتھر پھٹ کر اس مین سے ایک طاؤس نکلا سینہ اُسکا سونے کا اور سر اُسکا زمرد کا اور دو بازو اُسکے موتی کے تھے اُس لعین نے یہہ امر عجیب دیکھا تو بھی اپنے عہد سے منہہ موڑا * اور ایک شب ابوجہل ایک یہودی کو ہمراہ لیکر رسول خدا پاس آیا اور کہا ای محمد اسوقت کوئی معجزہ ہمکو دکھاؤ نہین تو تیغ بے دریغ سے تمہارا سر جدا کرونگا آپ نے فرمایا تو کیا معجزہ دیکھنے چاہتا ہی وہ یہودی ابوجہل سے بولا کہ محمد سخت جادوگر ہی اور جادو آسمان پر چلتا نہین اسکو کہو کہ چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرکے دکھلاوے تب معلوم ہوگا جادو ہی یا معجزہ ہی پس ابوجہل کے کہنے سے حضرت نے شہادت کی انگلی اُٹھا کے چاند کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ شق ہوای چاند خدا کے حکم سے پس اسی دم دو ٹکڑے ہو کے آدھا اپنی جگہہ پر رہا اور آدھا دوسری جگہہ پر گیا یہہ دیکھکے ابوجہل نے کہا کہ کہو پھر دونو ٹکڑے مل جاوین پھر آنحضرت نے اشارہ کیا پھر وہ دونو ٹکڑے آپس مین مل گئے تب یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ محمد نے ہماری آنکھین جادو سے باندھکے چاند کو دو ٹکڑے دکھلایا اب کسی مسافر سے یا اور ملک کے لوگون سے پوچھا چاہیے کہ فلانی تاریخ چاند دو ٹکڑے ہوتے کسی نے دیکھا یا نہین * غرض کسی مسافرون سے پوچھا انھون نے کہا کہ ہان فلانی رات ہم چاند کو دو ٹکڑے دیکھا تھا لوگون نے یہہ گواہی دی تب بھی ابوجہل ایمان نہ لایا * اور ابوبکر صدیق سے روایت ہی کہ نوین سال ہجری مین ایک دن رسول خدا نے مدینہ کی مسجد مین سے نکل کر قبلہ رخ ہو کر بموجب گفتہ جبرئیل کے فرمایا ای یارو حبش کے نجاشی بادشاہ نے فوت کی ہی نماز جنازہ اُسکی اسوقت پڑھا چاہیے آؤ پڑھین تب سب صحابہ کھڑے ہوگئے اور نماز جنازہ ادا کی بعد نماز کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ میت

غائبت پر نماز درست ہی فرمایا نہین مگر سمجھو کو. جبرئیل نے اُسکے وفات کی خبر دی اور اُسکی لاش
مین نے دیکھی ہی اسواسطے نماز جنازہ مینے ادا کی اور تمھاری نماز بھی میرے اقتدا سے درست
ہوئی * الغرض جیسی معجزات آن حضرت صلعم سے ظاہر ہوئین ہین ایسی معجزات اور کسی
نبی مرسل یا غیر مرسل سے ظہور مین نہین آئین اور جو جو کرامتین اس اُمت کے اولیاؤن سے
وقوع مین آئین اور آتی ہین اور آوینگین در حقیقت وہ بھی معجزات سے آن حضرت صلعم
کی ہین اور یہہ کرامات قیامت تک رہینگین *

* بیان ہجرت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا *

روایت کی گئی کہ جب معراج آن حضرت صلعم جب ملک عرب اور اطراف مین اسکے مشہور
ہوئی اکثر اہل عرب وغیرہ ایمان لائے اور بعضے مشرک ایذا اور تکلیف دینے رسول خدا کو
مستعد ہوئے اسلیئے بحکم الہی جبرئیل آئے اور فرمایا ای رسول مقبول بعد سلام اور
درود کے حق تعالی فرماتا ہی یہہ کہ تم اپنے یارون کو مدینہ منورہ مین بھیجو سوا ابو بکر کے تب
آن حضرت نے یارون کو بلایا مصعب اور ابن ام مکتوم اور ابن مسعود اور عمار اور
بلال اور سعد وغیرہ چھتیس صحابہ کو حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے
ہمراہ مدینہ منورہ مین روانہ کیا اور آپ منتظر وحی کے رہے اور ابو جہل لعین حضرت کے
مارڈالنے کو کافرون سے مشورت کرتا تھا اس مین ابلیس خبیث علیہ اللعنت ایک پیر مرد کی
صورت بنکے اُن کافرو پاس آیا اور کہا کہ ای صاحبو مین بڈھا رہنے والا نجد کا تمھاری مدد کو آیا ہون
مال اور آدمی بہت رکھتا ہون تب اُنھون نے ابلیس کو جگہہ دی اور اپنی مشورت مین شریک
کیا ابو جہل کہا ای بڈھے کہو تو محمد کے حق مین کیا تدبیر کرین اُس لعین نے کہا ای ابوالحکم
محمد نے اپنے باپ دادے کے دین کو چھوڑا کیا اور اپنے جھوٹھے دین کو جادو سے جاری کیا چاہتا ہی
اور تو حاکم مکہ ہی قوم تمھاری بہت اور لشکر بسیار اور محمد اسوقت تنہا کیونکہ اُسکے یار سب
مدینے کی طرف گئے بہتر یہہ ہی کہ جسوقت محمد اپنے بستر پر سوتے ہون ایک شخص جاکے
سر اُنکا کاٹ لاوے اور فتنہ برپا نہوگا سبھون نے یہی صلاح پسند کی آپس مین جب یہہ بات
مقرر ہوئی تب ابو جہل نے کہا ای یارو آج کی رات سر محمد کا کانو غرض اسکام کے واسطے

بیس آدمی جری کار آزمودہ قوم قریش میں سے مقرر کیا اور جبرئیل نے حضرتکو آکے خبر دی کہ آج قریش کی محفل میں یہہ بات ٹھہری ہی کہ آج کی رات سر تمہارا تن سے جدا کرین حکم جناب باری کا تمپر یون ہوا ہی کہ علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کے ابو بکر صدیق کو ہمراہ لیکر کے سلئے ہجرت کر مدینے میں جاؤ کہ تمام کام اسلام کا وہین سے انجام پاویگا تب آنحضرت سے حقیقت وحی کی حضرت ابو بکر صدیق سے بیان کی جب رات ہوئی مرتضی علی کو اپنے بستر پر سلا کر ابو بکر صدیق کو ہمراہ لے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں غرہ ماہ ربیع الاول شب دوشنبہ کو نبوت کے تیرھوین سال اور شب معراج کے آٹھ مہینے کے بعد کہ اُسوقت عمر شریف آپ کی ترپن برس کی تھی ہجرت کی اور اُسی شب اُن بیس آدمیون نے جو ابو جہل سے متعین کیا تھا رسول خدا کے گھر پر جا کے محاصرہ کیا مگر اللہ تعالی نے دہین اُن سب پر خواب ایسا مسلط کیا آن حضرت صلعم اِس محاصرے سے نکل گئے اُنکو اصلا معلوم نہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس نے نیند سے اٹھکے کہا کہ اے یارو محمد بھاگا ہی تب وہ بیس آدمی تلوار لیکے آنحضرت کے بستر خواب پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہ رسول خدا کے بستر پر سو رہے ہین پوچھا محمد کہان ہی مرتضی علی نے کہا مجھے معلوم نہین پھر سبھون نے بہت سعی تلاش کی نپایا آخر ابو جہل کو خبر کی اور شیطان نے کہا کہ اے ابو جہل مین جانتا ہون کہ محمد ابو بکر کو ہمراہ لیکے مدینے کی طرف بھاگا ہی جلدی پیچھا کرو تو ملیگا وہ غار کوہ اطحل میں چھپ رہیگا وہان اُسکو پاؤ گے تب تمام قریش نے آکے حضرت ابو بکر کی خانہ تلاشی کی انکو نپایا بعد اسکے مدینہ منورہ کی طرف سب روانہ ہوئے اور وہان جبرئیل عم نے رسول مقبول کو خبر دی کہ تمام قریش آپکے پیچھے آتے ہین آپ کو ایذا دینے کو اب اِس غار اطحل میں چھپ رہئیے تب آنحضرت ابو بکر صدیق کو لیکے اس غار میں چھپ گئے خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے اس غار کے منہہ پر لعاب دہن سے اپنے جالا جوڑا اور دو کبوتر نے اُسپر بیضہ دیا اور جبرئیل نے اُسپر خاک اور کوڑا جھاڑ دیا تاکہ وہ پرانا معلوم ہو اور کنکار نہ پہچان سکین جب بدخواہ سب کوہ اطحل پر پہنچ کے ہر طرف تلاش کرنے لگے ابلیس کو معلوم تھا اُسنے چاہا کہ آدمی کی صورت بن کے پیغمبر خدا کو دکھلا دے اُسوقت حضرت جبرئیل نے اپنے پر سے اُس شیطان کو مار کر دریاے محیط میں ڈال دیا اور وہ بدخواہ سب

اس غار کے دروازے سے مین آکر تلاش کرتے تھے کوئی کہتا تھا اس غار کے اندر گھسا ہی کوئی کہتا نہین اسکے اندر کبوتر جاویگا منہہ اسکا بہت چھوٹا ہے اور کوئی کہتا کہ پھر یہان سے محمد کہان گیا یہہ باتین کرتا سب آپس مین کہہ رہے تھے اور دو کبوتر اُس غار کے منہہ سے اڑ گئے جب کبوتر کے اندے اور مکڑی کا جالا اور خاک کو دیکھا اُس غار کے منہہ پر قریش نے دیکھا تب وہان سے پھر آئے اور آنحضرت تین دن اُسی غار کے اندر سجدہ مین رہے ابوبکر صدیق نے جب دیکھا کہ اُس غار کے اندر چارون طرف بچھوا ور سانپ کے سوراخ ہین تب اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پھاڑ پھاڑ کر سوراخون کو بند کیا صرف پاسے جامہ ثابت رہا اور کپڑا انھون نے کے سب ایک شوراخ باقی رہا وہ بند نہوسکا اللہ کے حکم سے ایک سانپ زہردار نے چاہا کہ اُس سوراخ سے نکل کر رسول خدا کے قدمبوس سے مشرف ہوا اس مین حضرت ابوبکر صدیق کی نظر اُسپر پڑی اُسوقت اپنے پانون کو اُس سوراخ کے منہہ پر رکھدیا اور اسکے آنے کی راہ بند کی تب اُس غار کے اندر سے سانپ نے ابوبکر صدیق کے پانون مین کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدن مین لرزہ آیا مگر پانون اپنا غار کے منہہ سے نہ ہٹایا آن حضرت صلعم جب نماز سے فارغ ہوئے یہہ حال دیکھکے فرمایا ای ابوبکر کیا حال ہی تمہارا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ مین جب دیکھا ایک سانپ اس غار سے نکلتے تب مین نے پانون سے بند کیا اور سانپ نے میرے پانون مین کاٹا اور زہر نے اسکے پھر غلبہ کیا آنحضرت نے فرمایا کہ پانون اپنا کھینچ لو تب ابوبکر صدیق نے پانون اپنا کھینچ لیا اور سانپ نے غار سے نکل کر عرض کی یا رسول اللہ جب مین نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق آپ کے قدمبوسی سے مجھکو محروم رکھتے ہین اسواسطے مین نے اُنکو کاٹا کہتے ہین کہ وہ سانپ نے ایمان لایا اور قدمبوس ہوکر اپنے گڑھے کے اندر گھس گیا بعدہ آنحضرت نے اس زخم کو مین بار چوس چوس کر تھوکا حق تعالی نے شفا بخشی اور چوتھے روز آن حضرت صلعم اور ابوبکر صدیق اُس غار سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اسمین ابوجہل نے سراقہ جعشم کنعانی کو یہہ خط لکھا کہ محمد بن عبد اللہ یہان سے بھاگ کر مدینہ مین جاتا ہی مناسب یہہ ہی کہ اسکو جہان پاؤ پکڑ کے میرے پاس بھیج دو تب سراقہ جعشم نے آن حضرت کو راہ مین آگھیرا اور نیزہ اپنے ہاتھ مین لیا اور

ارادہ کیا کہ گھوڑا کو دا کر رسول خدا کے سامھنے آوے اور پلٹ سے خدا کے حکم سے اُسوقت زمین نے اُسکے گھوڑے کے پانون پکڑ لیا سراقہ کو اُسوقت معلوم ہوا کہ محمد رسول برحق ہین اور وہ عذر خواہی کی اور اقرار کیا کہ مجھکو چھوڑ دیجئے مین چلا جاون اور بدخواہ سب آپ کے پیچھے آتے ہونگے اُنکو مین جا کے منع کر دون اور کہونگا کہ مین اس طرف بہت تلاش کی محمد صلعم کو نپایا تب آنحضرت نے زمین کو فرمایا * یَا اَرْضِ خَلِّہٗ * ای زمین چھوڑ دے اُسکو تب زمین نے گھوڑے کے پانون چھوڑ دی اور سراقہ خلاص ہو کر چلا گیا اور جو بدخواہون سے ملاقات ہوتی تھی سراقہ وہی باتین کہتا تھا جو حضرت سے وعدہ کیا تھا * اور حضرت جب وہان سے کراع الغمیم مین پہنچے وہان کا سردار قوم بریدہ اسلمی نام رسول خدا کی خبر سنکر سات سو آدمی ہمراہ لیکر پیغمبر خدا کے استقبال کو آئے اور سب کے سب مسلمان ہوئے اور نماز مغرب انکو ایک آدمی کے ساتھ پڑھی تھی اور عشا کے وقت سات سو دو آدمی کے سات پڑھی * پھر وہان سے آنحضرت صلعم روانہ ہوئے ربیع الاول کی سولھوین تاریخ دوشنبہ کے روز قریہ قبا مین پہنچے اور قریہ قباوہ ایک گانو کا نام ہی مدینہ منورہ کے پاس اور وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کی بہت لوگ ایمان لائے اور وہان چار روز پیغمبر خدا رہے * بعد اسکے حضرت سعد اور معاذ اور سرداران انصار اہل مدینہ مع صحابہ حضرت عمر اور حضرت حمزہ وغیرہ حضرت کی خبر پاکر استقبال کو آئے اور سعادت اندوز ہوئے الغرض پیغمبر خدا ربیع الاول کی بیسوین تاریخ جمعہ کے دن مدینہ منورہ مین داخل ہوئے اور ابو ایوب کے گھر مین اُترے ہجرت کا بیان تمام ہوا *

* بیان لڑائی بدر الکبری *

روایت مین آیا ہی کہ بعد ہجرت کے ایک برس تک پیغمبر کو جہاد کا اتفاق نہوا دوسرے سال جنگ بدر الکبری واقع ہوا اور پانچوین سال مین بدر الصغری اور اسی طرح دس برس کے اندر پیغمبر خدا مدینہ منورہ مین رہکر چھبیس لڑائیان کفارون سے کین اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ ستائیس لڑائی بعد نزول اِس آیت کے کی تھی اور یہہ آیت دسوان سپارہ کے ساتوین رکوع مین ہی * وَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ * قتل کرو

تم مشرکونکو جہان پاؤ * کہتے ہین کہ آن لڑائی مین سے سات لڑائی مین یعنے جنگ بدر اور جنگ اُحد اور غزوۂ خندق اور بنی قریظہ اور بنی مصطلق اور خیبر اور طائف مین آپ تشریف لے گئے تھے * اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وادی القری اور غابہ اور بنی نضیر مین بھی گئے تھے ایسی ایسی پچاس لڑائیان ہوئین اسمین صرف لشکر کو بھیجا خود تشریف فرما نہوئے اور اس مدت کے اندر آنحضرت کو سوائے دعوت اسلام اور تعلیم احکام دین اور کافرون سے جہاد کرنے اور بناء مساجد کے اور کچھ کام نہ تھا یہان تک کہ دین کو کمالیت مین پہنچایا * اور بدر الکبری کے لڑائی ہونیکا یہہ سبب تھا کہ ایک دن آن حضرت اپنے یارونکے ساتھہ بیٹھے تھے اس مین جبرئیل عم نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ سوداگر سب مشرک مکے کے بسرگردگی ابو سفیان اور عمرو ابن العاص کی طرف سے آتے ہین اپنے یارونکو بھیجو تا اُن سب کو مارین اور غنیمت لین اُنسے کچھ خوف نکرین خدا کے فضل سے تمکو فتح و نصرت ہی تب حضرت نے اپنے یارونکو فرمایا تین سو مرد مسلمان جمع ہوئے اُس مین تیرا آدمی گھوڑے سوار اور اتھی آدمی شتر سوار اور باقی پیادہ پانچے کسی کے پاس لڑائی کا ہتیار نہ تھا مگر ایک ایک کے ہاتھہ مین لاٹھی تھی کافرونسے لڑنے کے لئے گئے جب چاہ بدر کے نزدیک پہنچے رسول خدا نے دو آدمی اُن سوداگرونکی خبر لانے پیشتر روانہ کیا کہ وہ سب کہان تک پہنچے ہین وے چاہ بدر کے پاس جاکے وہان دیکھتے ہین کہ دو آدمی ایک دوسرے سے اپنا قرض روپیہ طلب کرتا ہی اور وہ وعدہ کرتا ہی کہ کل سوداگر سب مکے سے آوینگے اُنسے مال اپنا لیکر تم کو ادا کرینگے پس وہ دو آدمی ایلچی جو خبر لانے گئے تھے یہہ سنکے وہان سے پھرے سوداگرون کی خبر رسول خدا کو پہنچائی پس دوسرا دن کاروان مکے چاہ بدر کے پاس جاکے یہہ بات سنی کہ دو آدمی شتر سوار کہان سے آکے مشک اپنی بھر کر پانی لیگئے اور کسی سے کچھ نہ بولے پس چونکہ کاروان مکہ حضرت سے ڈرتے تھے مینگنی شترون کی توڑ توڑ کروانے خرمے کے اس مین پائے معلوم کیا کہ وہ سوار سب مدینے کے تھے کیونکہ کوئی شتر خرما نہین کھاتا ہی مگر شتران مدینہ پس وہان سے پھیر کر مکہ مین یہہ خبر پہنچائی کہ محمد نے جماعت کثیر کے ساتھہ راہ ہماری بند کی اور ارادہ تاخت و تاراج کا کیا ابو جہل نے یہہ سنکے منادی کردی تمام اہل مکہ حاضر

ہوئے ایک ہزار ایک سو سوار اور ایک ایک کاروان ہمراہ لیکر ابو جہل لڑنے کو آیا مگر عباس رض نہین آئے* جبرئیل عم نے یہہ خبر رسول خدا پاس پہنچائی کہ ابو جہل اپنا لشکر لیکر لڑنیکو آتا ہی اللہ کے فضل سے تمہاری نصرت اُن پر ہوگی مومن سب یہہ بات سنکر بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن لشکر دونون طرف کے آ جمع ہوئے ابو جہل لعین کی آنکھ مین لشکر نصرت اثر تھوڑا اور اپنا لشکر بہت معلوم ہوا خوش ہوکے کہنے لگا کہ میرے ساتھ اتنے لشکر ہین بالکہ محمد کے خدا سے لڑ سکینگے اور محمد کے واسطے ہمارا ایک لشکر کافی ہی* جب یہہ بات رسول خدا کے گوش مبارک مین پہنچی سجدہ مین آکر کہا خداوندا تو نے جو مجھسے وعدہ کیا ہی سو پورہ کر اسپر ہمکو فتح دے پس اول لشکر ابو جہل کے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ جنگگاہ مین آ کھڑے ہوئے اور لشکر نصرت اثر محمد علیہ السلام کے عبد اللہ بن رواحہ اور عوف بن حارث اور مسعود بن حارث لڑائی مین آئے لشکر ابو جہل کہنے لگا کہ اول نام اپنا بتاؤ پیچھے ہمسے لڑو پس اُن تینوں مومنون نے نام اپنا بتایا مشرکون نے کہا تم ہمارے قابل لڑنے کے نہین ہو تم چلے جاؤ بعد اسکے ایک نعرہ مارا کہ ای محمد ہمارے مقابل مین ہمسر ہمارا بھیج تب خواجہ عالم نے حضرت حمزہ اور علی مرتضی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم کو بھیجا دونون طرفکے لشکرون مین لڑائی ہوئی حمزہ رض نے ابو جہل کے لشکر شیبہ کا سر کاٹا اور مرتضی علی نے ولید بن مغیرہ کو مارا اور عتبہ نے حضرت عبیدہ کا پانون توڑا تھا تو بھی حضرت عبیدہ نے عتبہ مردود کو قتل کیا بعد اسکے رسول خدا کے حضور مین حاضر ہوئے اور آپ نے انکو بشارت بہشت کی دی پیچھے مشرکون نے تیر مارکر چار پانچ مومن کو شہید کیا تب پیغمبر علیہ السلام نے سجدہ مین آکے دعا نصرت کی کی خدا عزوجل نے ہزار فرشتے بھیجے اُنھون نے آکے سب مشرکون کو جہنم داخل کیا* اور عبد اللہ بن مسعود نے جب ابو جہل کو جنگگاہ مین گرا ہوا پایا اُسکی چھاتی پر چڑھ کر چاہا کہ ذبح کرے وہ بولا ای نگہبان گوسپند میری چھاتی پر چڑھ کے مجھکو ذبح کرنے چاہتے ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ شکر خدا سے عزوجل تجھپر آج اللہ نے مجھکو فتح دیا بہرصورت بخرابی سر اُسکا جنگگاہ مین کاٹکے رسول خدا کے حضور مین لادیا آپنے ابو جہل کا سر جب دیکھا سجدہ شکر بجا لائے

اور اُسدن بہت کافر مارے گئے بعضے اسیر ہو کے آئے اور کتنے ہزیمت پاکے بھاگے * اور صحابہ نے روایت کیا کہ جسدن کافرون نے حضرت کے لشکر کو مارنے کا قصد کیا تھا خدا کے حکم سے اُسدن خود بخود اُن کافرون کے سرکٹ کے زمین پر گر پڑے اُن کافرونکی لاشون کو خندق مین ڈال دیا پیغمبر علیہ السلام نے اُسکے کنارے کھڑے ہو کے کہا کہ بدبخت اقارب ہمارے تمہی سب تھے * صحابہ نے متعجب ہو کر پوچھا یا رسول اللہ آپ مقتول سے بات کرتے ہین فرمایا کہ مردے بات سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے * بعد اسکے پیغمبر خدا اپنے یارون فتح شعار کو لیکر مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے اُن مین سے تیرا آدمی مسلمان شہید ہوئے تھے * حضرت نے جب قیدیون کو اپنے پاس بلوایا اسمین عتبہ کو دیکھکے بہت خوش ہوئے اور اُسکی تکلیفین دی ہوئین یاد آئی کہ ایک دن مسجد کے اندر مکے مین بدذاتی سے خواجہ عالم کی گردن مبارک پر دستار خود ڈالکے ایذا دی اُسدن حضرت نے یہ عہد کیا تھا اگر مین عتبہ کو کسی جگہہ پاؤن تو خرابی سے اُسکو مارونگا آج اُسکو پایا عہد پورا کرونگا تب علی مرتضی کو فرمایا کہ عتبہ کو قتل کرو اُسوقت علی مرتضی نے گردن عتبہ کی مارکر واصل جہنم کیا * اور پیغمبر خدا کی ایک زوجہ نے کہ نام اُسکا سودہ تھا قیدیون کو قتل کے وقت کہا کہ تم اگر لڑائی مین مارے گئے ہوتے تو اسوقت اس خرابی سے کیون مارے جاتے یہ بات سنکے پیغمبر خدا سودہ رض پر غصہ ہو کے اُنکو طلاق دیا سودہ نے غمگین ہو کر عایشہ صدیقہ سے بہت منت کر کرائی سفارش کروائی تقصیر معاف چاہی سید عالم نے اُنکی سفارش منظور کی سودہ کو پھر نکاح مین لانے بعد اسکے پیغمبر خدا نے عباس رض سے جو کہ اسیر ہو کے آئے تھے کہا کہ تو اپنے کو آزاد کر اُسنے کہا کہ مین اپنے کو کسطرح خریدون آزاد کرون * رسول خدا نے کہا تم اگر مسلمان ہو تو مین تمکو آزاد کرونگا اُسوقت عباس رض مسلمان ہوئے دولت بہت ہاتھہ لگی غنیمت نصیب ہوا تمام ہوا قصہ بدر الکبری کا واللہ اعلم بالصواب *

* بیان گمان بد ہونا رسول خدا کا عایشہ صدیقہ کی پاکی پر بعضے مردودون اور منافقونکی تہمت دینے سے اور عایشہ صدیقہ کے پاکی اور عصمت پر آیتین نازل ہونے کا *

سنو اے مومنو راویون نے روایت کیا ہی کہ ایک روز رسول خدا اپنے لشکر ظفر اثر لیکے

جہاد کو گئے تھے اور عایشہ رض بھی ساتھ تھی جب لڑائی سے پھرے ایک رات راہ میں عایشہ صدیقہ ہودا سے اُتر کر اپنی حاجت کے لئے میدان جنگل میں گئین اور عادت اُنکی یہ تھی جب ہودا سے باہر نکلتین ہودا کا دروازہ کھلا رکھتین تاکہ شتربان کو معلوم ہو کہ عایشہ صدیقہ اپنی حاجت کے واسطے ہودا سے باہر نکلین ہی اور جب ہودا کے اندر جا بیٹھتین پردہ ہودا کا دیتین اتفاقاً اُسی شب کو وضو کرتے وقت اپنا گلوبند گلے سے کھولکر میدان میں رکھکے بھولکر چلی آئین ہودا کے اندر جا بیٹھین اور پردہ ہودا پر لگادین جب گلوبند اپنے گلے میں نہ دیکھا جلدی ہودا سے نکلکر پردہ ہودا پر ڈالکے گلوبند کی تلاش کو گئین جہان پر بیٹھ گئے آئین تھی خدا کی مرضی اُسی شب کو بہت تاریکی تھی گلوبند ڈھونڈھنے مین کچھ دیر ہوئی اس عرصے مین لشکر کوچ کیا اور شتربان عایشہ صدیقہ کے ہودا پاس جاکے دیکھا کہ ہودا پر پردہ ڈالا ہوا اس مین معلوم کیا کہ عایشہ صدیقہ ہودا کے اندر ہین تب ہودا شتر کی پیٹھ پر رکھکے کوچ کیا بعدہ عایشہ صدیقہ ہودا کے مقام پر جاکے دیکھتی ہین کہ کوئی نہین سب چلی گئے اس مین بہت مردہ ہوئین دل مین اپنے کہنے لگین کہ مین اگر اُنھونکے پیچھے پیچھے پاپیادہ چلی جاؤن انھونکو نہ ملے تو بہت شرم ہوگی بہتر یہی ہے جب تک رسول خدا ہودا میرے لئے نہ بھیجینگے تب تک مین یہانسے نہ جاؤنگی یہان بیٹھی رہونگی اس مین اللہ کی مرضی جو ہو سو ہو ٭ پیغمبر خدا نے صفوان رض کو مقرر کیا تھا پس روندہ لشکر کا گر اپڑا اُٹھانے کو جو چیز لشکر والون سے فراموش ہوتی پیچھے رہ جاتی وہ انکو یا دین کو صفوان رض اُسکو ڈھونڈھکر لے آتے جسکی چیز ہوتی اُسیکو دے دیتے پس صفوان رض رسول خدا کے فرمانے سے مال اسباب لشکر والون کا ڈھونڈھتے ہوئے چلے آتے تھے آخر منزل مین جاکے عایشہ صدیقہ کو دور سے دیکھا کہ اکیلی بیٹھین ہین نزدیک جاکے اُنسے پوچھا ای سیدہ آپ کیون یہان اکیلی بیٹھین ہین عایشہ رض نے سارا حال اپنا اُنسے بیان کیا تب صفوان نے عایشہ صدیقہ کو اپنے شتر پر بیٹھا کر مہار شتر اپنے ہاتھ مین لیکر چلے آتے تھے رسول خدا حضرت عایشہ کا ہمراہ چھوڑ کر لشکر والونکے ساتھ آگے تشریف لے گئے تھے مقام مین پہنچکے عایشہ صدیقہ کو جاکے دیکھتے ہین کہ ہودا کے اندر نہین اُس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت عایشہ کی تلاش کو بھیجا حضرت علی رض کتنی دور جاکے دیکھتے ہین کہ صفوان رض

حضرت عایشہ کو اپنے شتر پر سوار کر مہار شتر اپنے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے چلے آئے ہیں
علی کرم اللہ وجہ نے بعد سلام عایشہ صدیقہ سے احوال پوچھا یا ام المؤمنین آپ پر کیا
حادثہ گذرا تھا کہ پیچھے رہگئیں عایشہ رض نے اپنا احوال علی مرتضی سے بیان کین علی مرتضی
نے رسول خدا پاس جلدی اسکی خبر پہنچائی اور تھوڑی دیر کے بعد صفوان رض اور عایشہ
صدیقہ دونون رسول خدا پاس جا پہنچے پیغمبر خدا نے پوچھا ای عایشہ کیا سبب تھا پیچھے آنے
کا تمہارا اور اسنے اپنا حال کلو بند کھونیکا بیان کیا * لشکر ون مین سے آواز ہوا کہ عایشہ صدیقہ
اپنے ہودا سے گم ہوئین تھین صفوان اپنے شتر پر اُنکو لے آئے ہیں * پس اصحاب کو سنکر جو حو
کم بخت مردود منافق تھے لگے اپنے رو سیاہ کرنے ایک مہینے تک یہہ چرچا رہا * عبد اللہ ابن
ابی لعنت اللہ علیہ نے کہا کہ مین خوب جانتا ہون پیغمبر کی عورتین بد کام کرتین ہی * عجب
بد بخت مردود منافق دروغ گو سب ہین کہ پیغمبر کی ازواج مطہرات پر تہمت لگاتے ہین جہنم
کی راہ لیتے ہین حالانکہ وہ سب اُم المومنین ہین * اور بعضے منافق دروغ گو یون کہتے تھے کہ عایشہ
لشکر سے نکلکر پیچھے اسواسطے رہگئیں تھی کہ صفوان کے ساتھہ بد کام کرے * اور حسان بن
ثابت لعنت اللہ علیہ نے بہت دروغ کہا کہ عایشہ جوان اور صفوان پیغمبر سے خوبصورت
زیادہ اسواسطے پیچھے لشکر کے رہگئین تھین کہ اُسکے ساتھہ دوستی پیدا کر کے خوشی حاصل کرے *
اور اُنسے آدمی مدینے کے رسول خدا پاس جا کے بیہودہ گفتگو عایشہ صدیقہ کی شان پر کرتے تھے * اور
ایک شخص مطبع نام وہ ابو بکر صدیق کے خویشون مین تھا اُسنے عایشہ صدیقہ کو پرورش کیا
تھا وہ مردود منافق بولا کہ عایشہ صفوان کے ساتھہ ہمسو رہی * اور خواہر زینب جو زینب کہ
منکوحہ پیغمبر کی تھین اُنکی بہن دروغ گو بہت تھی وہ بولی کہ مین نے عایشہ کو صفوان کے ساتھہ
بارہا دیکھا ہی اور ایسے ایسے لوگ بہت ساعی بات سنکے کہا کرتے تھے * اور ایک شخص شقی
ازلی تھا وہ پیغمبر خدا پاس جا کے ام المومنین پر تہمت لگائی اور وہ مطبع گمراہ کو گواہ ٹھہرایا
اور منکوحہ حضرت کی بی بی زینب وہ حسد سے بولی کہ میری بہن نے اکثر اوقات عایشہ کو
صفوان کے ساتھہ دیکھا ہی پس پیغمبر بھی سنتے اور بغیر تحقیق کے کچھہ نہ کہتے لیکن دل مین خفہ رہتے
جب عایشہ صدیقہ کے پاس گھر مین تشریف لیجاتے اُنسے بول چال نہین کرتے پاس نہین

دیتھے جدا ہوتے تھے ٭ اسمین عایشہ متردد رہتین کہ رسول خدا ہمسے کیون بیزار ہین بولتے نہین
بالی اس مین کیا ماجرا ہی آخر رفتہ رفتہ یہہ معاملہ عایشہ صدیقہ کے ماباپ تک پہنچا اُنھون نے
عایشہ رض سے کچھ بھلا برا نکہا ٭ ایک دن مطبغ کی مان نے مطبغ کو عایشہ رض کے سامھنے گالی دی
کہ لعنت ہی مطبغ پر وہ بہت چپ تھا ہی عایشہ رض آسے بولین ای بی بی کیوں اپنے بیتے کو گالی
دیتی ہو وہ تو رسول خدا کے اصحاب مہاجرین مین سے ہی وہ بولی ای عایشہ صدیقہ تمکو کچھ خبر ہی
مطبغ اور بعضے لوگ تمپر کیا کیا تہمت دیتے ہین یہہ بات سنکر عایشہ رض اپنی مان کے
پاس جاکے رونے لگین اور بولین ای میری مان بعضے بعضے شخص مجھپر جھوتھی تہمت لگاتے ہین
تمنے سنا ہوگا مجھے اسکی خبر تمنے کچھ ندی اور اُسنے اُنکی تسلی اور تشفی کے واسطے
اُسنے یہہ بات کہی کہ جو عورت کہ اُسکو اپنے شوہر دوسری منکوحون سے دوستر زیادہ جانے
اور دل و جان سے پیار کرے اور دوسری عورتین ہم بستر ہم جلیان اُن پر رشک کہا کر
حسد سے جھوتھی تہمت دیتین ہی ای جان مادر اسبات کو جانے دے صبر کر خدا عالم الغیب وہ
سب جانتا ہی اور وہ صبر کی جزا دیگا حدیث ہی ٭ اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ٭ یعنے صبر کو کنجی ہی
خوشی کی ٭ راستی موجب رضاے خدا است ٭ کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست ٭ اس
جگہہ مولف نے اِس شعر کو مناسب پایا لکھہ دیا ٭ غرض عایشہ صدیقہ بولین ای میری مان
کتنے دن سے رسول خدا نے مجھپر سے دل اپنا اُٹھایا جیسی محبت آگے کرتے تھے اب ویسی
نہین سبب اسکا وہی ہی ٭ پھر اُنکی مان نے اُنکا دل خوش کرکے پیغمبر خدا کی خدمت مین
اُنکو بھیج دیا جب عایشہ رض گھر مین گئین اُنکی طرف رسول خدا نے کچھ التفات نکیا اُنکو
اور غم زیادہ ہوا اس غم سے بیمار ہو گئین رسول خدا احوال پرس نہوئے اِس سبب سے
عایشہ صدیقہ اور بیمار زیادہ ہو گئین ایک روز بولین یا رسول اللہ مین بہت بیمار ہون یہان
میری بیمار داری نہین ہوتی ہی مین اپنے مان باپ کے گھر جایا چاہتی ہون آپ اسمین کیا
فرماتے ہین ٭ رسول خدا نے کہا کہ چاہو تم جاؤ یا رہو تم جانو پس عایشہ رض کی ایک لونڈی تھی
نام اُسکا بریرہ اسے ہمراہ لیکر اپنے مان باپ کے گھر پر گئین وہان پانچ دن شب و روز سو رہین
اسکے اندر ایک دن بھی رسول خدا اُنکی عیادت کو نہ گئے جب وہ لونڈی بریرہ رسول خدا

پاس آتی تھی رسول خدا اُسسے یہ پوچھتے تھے کہ وہ بیمار کیسی ہین * ایک روز پیغمبر خدا نے بریرہ اور اُسامہ اور حضرت علی رضی عنہم کو بلا کے اُنھو نسے پوچھا کہ تم عایشہ صدیقہ کے حال سے کچھ واقف ہو اُنسے کبھی کچھ بد فعلی تمنے دیکھی ہی وسے بولے قسم ہی خدا کی ابھی ام المومنین عایشہ صدیقہ کی بری خصلت ہمنے نہین دیکھی ہی اور جو مرد و د منافق دروغ گو سب یہہ باتین کہا کرتے ہین یہہ بہتان عظیم ہی * اصحاب سے خواجہ عالم کا دل کچھ شاد ہوا خاطر جمع ہوئے بعدہ ابابکر صدیق کے مکان پر عایشہ رض کی عیادت کو تشریف لیگئے اور اُنسے کہا ای عایشہ تمکو کچھ معلوم ہی کہ شہر کے لوگ تجھپر کیا تہمت باندھتے ہی اگر حقیقتا تم سے گناہ ہوا ہوگا تو توبہ کرو نہ تو اُسکا گناہ عفو کرے یہہ بات رسول خدا سے عایشہ صدیقہ نے ایک مہینے کے بعد سنا اُنکو نہایت غم اُٹھا تین دن روتے رہے دم نہ لیا اور ابوبکر صدیق بھی روئے اور رسول خدا کے چہرے سے بھی آنسو بہا عایشہ رض بولین یا رسول اللہ مین نے گناہ نہین کیا تو یہ کیون کرونگی خدا عالم الغیب ہی مین خدا سے یہہ مانگتی ہون کہ تمہاری رسالت کے طفیل سے ہماری عصمت اور پاکی پر خدا آپکو اطلاع کرے رسول خدا یہہ بات سنکر اپنے مکان پر تشریف لیگئے بعدہ حق تعالی نے عایشہ صدیقہ کی عصمت اور پاکی پر سترہ آیت نازل کیا سورہ نور مین مرہ بعد اولی وکرۃ بعد اخری قولہ تعالی * إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ * ترجمہ جو لوگ لائے ہیں یہہ طوفان تمہین مین ایک جماعت ہین تم اُسکو نہ سمجھو برا اپنے حق مین بلکہ یہہ بہتر ہی تمہارے حق مین ہر آدمی کو اُنمین سے پہنچتا ہی جتنا کمایا گناہ * اور جن نے اُٹھایا ہی اُسکا بڑا بوجھ اُسکو بڑی مار ہی * اسی طرح سے سترہ آیت دو رکوع مین یعنے اٹھوان رکوع سے دسوان رکوع تک سورہ نور مین نام حضرت عایشہ صدیقہ کی شان پر نازل ہوئی پس رسول خدا نے یہہ بشارت آیت عایشہ صدیقہ کو سنا دیا عایشہ صدیقہ یہہ سنکر شکر خدا بجالائی اور رسول مقبول سے بولی ای پیغمبر خدا حق تعالی نے میری عصمت اور پاکی پر آیتین نازل کیا مین خوش ہوئی دل سے غم جاتا رہا اور آپ میرے خاوند اور نبی اللہ کے ہین آپنے میرے حق پر بدگمان کیا تھا یہہ بات کہتے ہی ابوبکر صدیق نے عایشہ رض

اپنے منہہ پر ہاتھ اپنا رکھہ لیا اور کہا کہ ایسی بات پیغمبر خدا کو نہ کہا چاہئے * پیغمبر خدا نے
فرمایا ہی ابا بکر اُنکو چھوڑ دو جو اُسکے دل مین آوے کہے کیونکہ اُسکا دل غم رسیدہ ہی
اِسلئے کہتین ہی * پھر جناب باری سے وحی آئی ای محمد جو جو آدمی نے عائشہ پر
تہمت دی ہین اُنمین سے ہر ایک کو اسی اسی درہ مارو * فرمایا حق تعالی نے * اِنَّ الَّذِینَ
یَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِینَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ
شَهَادَةً أَبَدًا وَّأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ * إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ * اور جو لوگ عیب لگاتے ہین قید والیون کو پھر نہ لاوے چار مرد شاہد تو مارو
اُنکو اسی چوٹ قمچی کی اور نہ مانو اُنکی کوئی گواہی کبھی * اور وہی لوگ ہین بے حکم * مگر
جنھون نے توبہ کی اُس پیچھے اور سنوار پکڑی تو اللہ بخشتا ہی مہربان * آخر حق تعالی کے
فرمانے سے جنھون نے تہمت دی تھی یعنے عبد اللہ ابن ابی لہب و ابی حسان بن ثابت
اور مسطح اور زینب دختر جحش وغیرہ کو یہہ آیتین سنوا کر ہر ایک کو پیغمبر خدا نے اسی
اسی درہ ماری اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو خوش راضی کر کر گھر مین لیگئے یہہ عجب
حقیقت ماجرا رمضان شریف کے مہینے مین یا شوال کے مہینے مین چھٹان سال ہجری کے
تھے واقع ہوئی تھی * پیچھے اسکے حضرت نے بہت جہاد کیا کافرون مشرکون کو قتل کیا اور
اُنھون سے بھی حضرت نے بہت تکلیف پائی تھی * چنانچہ جنگ اُحد مین آپ کا دندان
مبارک شہید ہوا کافرون نے پتھر پھینک مارا تھا واللہ عالم بالصواب *

* بیان احوال جنگ اُحد کا *

خبر مین آیا ہی کہ مشرکون نے بعد ہزیمت جنگ بدر کے سامان لڑائی کا پھر تیار کیا اُسوقت
سردار قریش کا ابو سفیان تھا وہ کافر مع جمع غفیر ولشکر کثیر طرف مدینہ کی بارادہ تاخت
آئے اور جبرئیل امین نے یہہ خبر رسول خدا کو پہنچائی حضرت نے یارون سے مشورت کی جب
فوج کفار کی مدینے کے متصل آئی تب لشکر اسلام مصلح ہو کر ہمرکاب رسالت ماب کے
جبال اُحد پر کہ مدینے سے دو کوس ہی آیا آنحضرت نے عبد اللہ بن زبیر کو ساتھہ ستر تیر
انداز کے اُسی کوہ پر بہیر کی حفاظت کے واسطے متعین کیا * اتنے مین لشکر کفار نمودار ہوا

حضرت نے ذوالفقار آبدار خون خوار کفار صحابہ کو دیکر حکم جنگ فرمایا جب لشکر دونون طرف سے صف کشیدہ ہوا اول نبیردون کا مینہہ برسا شمشیر تیغ بجلی کی طرح چمکی اور دریا خون کا بہا القصہ فوج اسلام نے پروردگار کے فضل سے لشکر کفار پر فتح و نصرت پائی اور مشرکون نے ہزیمت و شکست کھائی وہ پچاس تیر انداز کو آنحضرت باوجود ممانعت عبد اللہ بن زبیر کے یہہ ہزیمت دیکھہ کر غنیمت لوٹنے کو دوڑے سے فوج کفار کی فرصت پا کر اُس پہاڑ پر پہنچی اور لشکر اسلام مغلوب ہوا ستر آدمی مسلمانون سے بعضے زخمی بعضے شہید ہوئے اور آنحضرت کے دندان شریف نے اسی جا سے ایک پتھر کی ضرب سے شہادت پائی دہن مبارک سے جو درج در سے بہا تھا خون بہا اور دبیہ مرجان و لعل کا بنا ایک صحابی اپنی پگڑی سے ہونٹ لب مبارک کا پونچھتا تھا ابلیس لعین نے یہہ احوال دیکھہ پہاڑ پر چڑھکے پکارا کہ ای لوگو محمد مقتول ہوا یہہ آواز سن کافرون نے خوش ہو کر لشکر اسلام پر حملہ کیا اس وقت بہت مسلمان مجروح ہوئے اور کتنے شہید اور چندے غازی بنے اور بعضے بھاگ گئے اصحاب کبار وغیرہ آن حضرت کی خبرگیری کو آئے دیکھا کہ دندان مبارک شہید ہوا اُس عرصے مین حضرت حمزہ اور دو صحابی نے شہادت پائی اور کافرون نے ظلم و ستم سے اُنکو مثلہ کیا یعنے ناک کان ہاتھہ پانو کاٹا تب اصحاب کبار وغیرہ رضی اللہ عنہم کی آتش خشم جوش کی پھر کی فوج اعدا انکو دل بادل تھی برق کی طرح دوڑ آئے رعد وار نعرے مار مار کر کفار کو مارنا شروع کیا حضرت شیر خدا نے حمزہ رض کی نعش دیکھہ کر کہا ای چچا خدا کے حکم سے ستر کافرون کو تمہارے عوض مثلہ کرونگا یہہ کہکر دلدل کو چمکایا اور ذوالفقار کو جھمکایا نعرۂ حیدری ماہی سے ماہ تک پہنچا اور آنحضرت صلعم کے گھوڑے کی باگ عباس رض پکڑے کھڑے تھے کہ جبرئیل عم نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرشتے آپ کی مدد کو آئے اور سر کافرون کا تن سے جدا کرتے ہین غرض لشکر اسلام نے فتح پائی پھر جناب رسالت مآب نے سجدہ شکر کا بجا لا کے مرتضی علی کو مدینے منورہ مین خوش خبری دینے کے لئیے بھیجا تمام اہل مدینہ اور اہل بیت آوازہ سے گھبراتے تھے خبر ظفر کی سنکر شاد ہوئے پھر آنحضرت نے بہت لاشین مسلمانونکی بعد نماز جنازے کے دفنائین اور باقی لاشون کو مدینہ مین لوگ لے آئے کہتے ہین کہ ایک بڑھیا اپنے

بیٹے اور بھائی کی لاش دیکھکر بولی کہ اگر ہزار بیٹے اور بھائی ہوتے تو حضرت پر سے تصدق کرتی ٭ اور رسول مقبول اپنے یارون کے ساتھہ مدینۂ منورہکی طرف تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مردونکی تعزیت کرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا کوئی ہوتا تو اُسکی بھی تعزیت کرتا یہہ سنکے سب زن و مرد نے اپنے مردونکو چھوڑ حمزہ کی تعزیت کی ملکہ اب تک عرب میں یہہ رسم ہی کہ کوئی کسی مردیکی تعزیت کو آوے اول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کرے گا ٭

٭ بیان احوال جنگ بدر الصغری وغیرہ کا ٭

کہتے ہین کہ اُحد کی لڑائی سے اگلے سال مکۂ معظمہ میں بڑا قحط پڑا سب لوگ وہانکے خراب و تباہ ہوئے پھر کافرون نے آنحضرت صلعم کے قصد حرب سے ڈر کر آپس میں تدبیر و مصلحت ٹھہرا ایک قاصد مسعود نام کو مدینے میں بھیجا اُسنے جاکے مکر و فریب سے حضرت کو ڈرایا کہ یارسول اللہ پارسال باوجود کم جمعیتی کفار کے آپ کی فوج بہت ماری گئی اور امسال اُنکو زور و جمعیت خوب ہی ہرگز آپ اُس طرف کا قصد نہ فرماوین آپ نے اُس بات پر عمل نہ کیا اور لشکر اسلام کے ہمراہ لیکر مکے کو جاکے محاصرے میں لائے مگر کفارون سے کوئی شخص لڑنیکو نہ آیا بلکہ کتنے آدمی خفیہ آکر مسلمان ہوئے پھر فخر دوعالم نے مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی سال آیندہ میں آنحضرت صلعم یارون کے ساتھہ بقصد حج شتر و دنبے قربانی کے لئیے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اہل مکہ نے جمع ہو کر قصد جنگ کا کیا سب مسلمان احرام باندھے ہوئے تھے گھبرائے قضاے الہی سے کفارون کو لشکر اسلام دیکھکر ایسا رعب غالب ہوا کہ خود بھاگ گئے پھر اُنھین کافرون نے دو قاصد ایک ابو مسعود شقفی دوسرا اسماعیل بن عمر بھیجکر احوال دریافت کیا کہ آنحضرت صلعم بارادۂ حج تشریف لائے ہین قصد حرب کا نہین تب خوش ہوکر حرف صلح درمیان لائے اور آکر عرض کی یارسول اللہ اِس سال ہم قحط کے مارے ہوئے ہین آپ کی خدمت و مہمانی نہوسکے گی اسواسطے یہہ آرزو ہی کہ ابھی آپ مدینے کو پھر جاوین اور ایک تمنا صلح کی ہی رسول کریم کو اُن پر رحم آیا الناس اُنکا قبول کیا عہد و پیمان آشتی و صلح کا لکھا گیا پھر پیغمبر علیہ السلام بیت

الحرام کو ہدیہ و تحفہ بھجوا مساکینوں کو خیرات دے یاروں کے ساتھ مدینے کی طرف تشریف فرما ہوئے *

* بیان احوال جنگ خیبر کا *

مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ساتویں سنہ ہجری میں صلح سے فارغ ہو کر جعفر طیار سے مژدہ مسلمان ہونے نجاشی کا سنا پھر خبر ہلاک پادس کی پہنچی بعد اسکے آپ نے خیبر کی طرف بارادہ جہاد کوچ فرمایا اور مع لشکر وہاں پہنچے خیبر کے جہودی بھی فوج کثیر لیکر مقابلہ کو آئے جب لشکر دونوں طرف کا صف کشیدہ ہوا تب ایک مرد مسلمان نے سات تن جہودی کو جہنم رسید کر کے شہادت پائی پھر سردار عالم نے علی کرم اللہ وجہہ کو بلوا کر حکم جنگ کا دیا انکی آنکھوں میں درد شدید تھا آنحضرت نے کچھ پڑھکر دم کیا فوراً شفا پا کر دلدل پر سوار ہو ذوالفقار ہاتھ میں لے میدان جنگ میں آ کے نعرہ مارا جہودیوں نے آپ پر حملہ کیا شیر خدا نے ایک حملہ میں بہت کافروں کو فی النار والسقر کیا اس عرصے میں ایک جہود پہلوان رستم زمان لاف مارتا ہوا آیا اور شیر خدا پر حملہ کیا حضرت مرتضی علی نے ایک ہاتھ ایسا مارا کہ گھوڑے سمیت دو ٹکڑے ہوا کافروں نے یہ حال دیکھ کر ہزیمت کھائی اور قلعے میں پناہ لی پس امیر المومنین نے در خیبر پکڑ کر زور کرامت کیا تمام قلعے میں لرزہ زلزلے کا سا پڑا اور خدا کے حکم سے دروازہ اُکھڑ کر حصار کے پیچھے گرا پھر تو لشکر اسلام قلعے میں در آیا اور مال و دولت لوٹکے آسودہ ہوئے بہت کافر فنا ہوئے اور کتنے زن و مرد اسیر ہو کر آئے اُن میں سے ایک عورت صفیہ کو آنحضرت علیہ السلام اپنے نکاح میں لائے اُن بی بی نے ایک خط مہری رسول مقبول سے موقوفی خراج لکھوا کر اپنی قوم کو دیا چنانچہ ابتک وہ خط اُنکے پاس موجود ہے واللہ اعلم بالصواب *

* بیان وفات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا *

مروی ہے کہ آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کو خاتم النبیین نے یاروں کے ساتھ عرفات میں دو رکعت نماز ادا کی اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آخری آیت لائے قولہ تعالیٰ * اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا * آج میں پورا دیچکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین

مسلمانی * سید المرسلین نے جانا کہ سفر آخرت کا قریب آیا بعد ادای حج کے مکانات
اپنے ابا اجداد کے دیکھہ مدینے کی طرف روانہ ہو کر فرمایا کہ شاید دوسرے سال مکہ معظمہ میں آنا
میرا ہو تمام اصحاب یہہ سنکر گریہ و زاری میں آئے حضرت کو اُسی مقام سے درد پہلو پیدا ہوا
چنانچہ تیرہ نمازیں آپ نے ابوبکر صدیق رض کے اقتدا سے پڑھیں پھر مدینے میں تشریف
لائے الغرض آخر ماہ صفر کو بدھ کے دن میمونہ خاتون کے گھر میں کہ زوجہ آن حضرت کی تھیں درد سر
اور بخار شروع ہوا اشدت مرض میں سب ازواج مطہرات بیمار داری کو وہاں آئیں پھر آن
حضرت دو اہل بیت کے کاندھے پر ہاتھ رکھہ کے عایشہ خاتون کے حجرے میں تشریف لائے
اور سر مبارک اُنکے زانو پر رکھہ آرام کیا عایشہ صدیقہ نے کہا یا رسول اللہ بدن مبارک آپ
کا بہت گرم ہی فرمایا ای عایشہ اب مفارقت کا دن نزدیک آیا بی بی نے آہ سرد دل پر
درد سے بھری حضرت نے فرمایا صبر کرو کیونکہ شربت موت کا ہر ایک کو چکھنا ہی دوسرے
دن کہ جمعہ تھا بلال رض نے صلواۃ دا ذان کہی مسجد کو ہیں نے چار دن یارونکہ بلوایا اور اُنکے
مونڈھوں پر ہاتھ رکھکے مسجد میں بہزار سختی پہنچکر فرمایا کہ جسم میں ضعف سے طاقت نہیں
چاہیے کہ ابوبکر صدیق امامت کریں یہہ سنکر سب اصحابوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے آخر
حضرت نے بہزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت شروع کی کہ بھائیو میں نے موافق وحی کے
سب نیک و بد سے تمکو آگاہ کیا اب وقت میرا آخر پہنچا کار بار اپنے چاہیے کہ بعد میرے
ہوشیاری سے کرو تمامی صحابہ سے گریہ و بکا اور صدائے واویلا نے وقوع پایا * پھر ابوبکر صدیق
نے دست بستہ ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آج کی رات ایک خواب میں نے دیکھا فرمایا
بیان کرو کہا یہہ دیکھا ہی کہ چادر عایشہ کے سر سے اُڑ گئی آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ تعبیر
اسکی اُنکے بیوہ ہونے پر ظاہر ہی * اسکے پیچھے عمر خطاب رض نے کہا یا رسول اللہ میں نے
یہہ خواب دیکھا کہ عدل میرا ٹوٹ گیا حضرت صلعم نے فرمایا وہ عدل میں ہوں * پھر حضرت عثمان
رض نے کہا میں نے یہہ خواب دیکھا کہ ایک ورق قرآن شریف سے ہوا پر اُڑا فرمایا ای عثمان
ورق قرآن کا عبارت میری روح سے ہی کہ تن سے ہوا ہوگی * پھر علی کرم اللہ وجہہ نے کہا میں نے
یہہ خواب دیکھا کہ ڈھال میری ٹوٹ گئی فرمایا کہ سپر تیری میں تھا اور تو تھا اُسکا پیرا اس

دار فانی سے جاتا ہی * پھر حسنین نے کہا یا جدی ہمنے یہہ خواب دیکھا کہ ایک درخت بزرگ گر پڑا فرمایا ای فرزند وہ درخت مین ہون کہ اس جہان سے جاؤنگا بعد اسکے حضرت عایشہ رضی اللہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے یہہ خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون گر پڑا فرمایا ای عایشہ جو عورت یہہ خواب دیکھے اسکا شوہر مرتا ہی اسوقت سب یار اور تمام بی بیان اور سارے اہل بیت زار زار رونے بیقراری سے کپڑے پھارتے اور سر پر خاک اُڑائی پھر محبوب خدا نے فرمایا ای یارو شدت بیماری کی بہت ہی بلال کو کہو مدینے مین یہہ آوازہ دے کہ دو روز رسول اللہ کی حیات سے باقی ہین جس آدمی کو دعوی کسی نوع کا آپ پر ہو آکر ظاہر کرے حق اپنا قیامت پر نرکھے القصہ عکاس نام ایک مرد نے دعوی نا زیبا یہ کا کیا اور کہا یا رسول اللہ جنگ اُحد مین آپ کے ہاتھ سے میری پیٹھہ پر کوڑا لگا ہی چاہتا ہون کہ عوض اُسکا لے سید عالم نے گھر مین سے وہ کوڑا کہ سات سیر کا تھا منگوایا اندر اور باہر عکاس کے بدلا لینے کی خبر ظاہر ہوئی ہر ایک اصحاب کبار وغیرہ کہتے تھے ای عکاس حضرت کے بدلے ہمارے تن پر دس دس بیس بیس چالیس چالیس کوڑے مارلے اور رسول رب العالمین کو جو شدت بیماری مین ہین بخش دے وہ راضی نہوا تب حضرت نے فرمایا ای عکاس کوڑا ہاتھہ مین لے اور جتنے چاہے مار عکاس بے رحم نے درہ لیا اور کہا ای خواجۂ عالم مین نے ننگی پیٹھہ پر کوڑا کھایا تھا اور آپ کپڑے پہنے ہین پیغمبر عم نے پیراہن آتارا اُسوقت حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے * بیت * عکاسا تونے آخر بات ہم سب کی نہین مانی * جو کفرا ز کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی * عکاس رض پشت مبارک کے نزدیک آکر کھڑا ہوا اور مہر نبوت کی زیارت کی جہت بوسہ دیا آنکھون سے لگایا پھر کوڑا ہاتھہ سے پھینک کر قدم مبارک پر گرا اور کہا ای سید المرسلین مجھہ کمینے کی کیا طاقت ہی کہ آپ کے غلامونکی پشت تک کوڑا لگاسکون مین ایک کتا نالایق آپ کے در کا ہون میری پیٹھہ پر کوڑا جس روز لگا تھا مین نے اُسی روز بخش دیا اب غرض میری یہی تھی کہ اس حیلے سے مہر نبوت کی زیارت کر دن اور آتش دوزخ سے بے فکر رہون رسول خدا نے فرمایا ای عکاس زہے نصیب تیرے کہ آگ دوزخ کی تجھہ پر حرام ہوئی * پھر ربیع الاول کی دوسری تاریخ پیر کے دن

حق تعالی نے عزرائیل کو فرمایا کہ محمد صلعم کی خدمت میں جاکے ادب سے کھڑا ہو اور بے اجازت انکی جان قبض نکرنا ملک الموت نے اعرابی کی صورت بن کے آنحضرت کے دروازہ پر آواز دی کہ میں حکم اندر آنے کا چاہتا ہون اگرچہ ادب سے آواز آہستہ دی تھی تو بھی تمام مکانات گونج گئیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ای اعرابی اسوقت جاکہ حضرت کو عالم بیہوشی ہی اور تکلیف آزار سے بےچین ہین آسنے نہ سنا اور بار بار پکار تا تھا جب گوش مبارک میں حضرت کے وہ آواز پہنچی آنکھین کھول دین اور پوچھا ای فاطمہ کیا ہی عرض کی یارسول اللہ ایک اعرابی ذوالفقار ہاتھ میں لئیے ہوئے دروازہ پر چاہتا ہی اور گھر مین آنیکی اجازت چاہتا ہی ہرچند کہتی ہون جا نہین جاتا رسول خدا نے فرمایا ای فاطمہ وہ اعرابی نہین کہ جاوے بلکہ وہ شخص ہی کہ عورتونکو بیوہ اور بچون کو یتیم بناوے اُسکو گھر مین بلالو پھر ملک الموت نے آکر سلام کیا اور دست بستہ کھڑا ہوا آن حضرت نے فرمایا ای برادر عزرائیل میری زیارت کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو کہا یارسول اللہ جان قبض کرنے کو آیا ہون مگر آپ کے حکم سے حضرت نے فرمایا تھوڑا سا ٹھہرو کہ اخی جبرئیل آوے جب جبرئیل عم آئے رسول خدا نے فرمایا ای اخی جبرئیل فرمان الہی تھا کہ عمر میری نوّے برس کی ہوگی ابھی تو ترسٹھ برس گذرے ہین جبرئیل عم نے کہا کہ ستائیس برس آپکے معراج مین گذرے اور کہا حکم الہی یون بھی ہی کہ اگر دنیا مین رہنا منظور رکھو تو جتنی عمر چاہو عنایت کردن حضرت نے پوچھا مرضی الہی کس مین ہی کہا مرضی الہی بہشت مین آنیکی ہی کیونکہ دوزخ کی آگ سرد کی گئی ہی اور جنت کو آراستہ کیا ہی اور حور غلمان آپ کے انتظار مین بناؤ سنگار کرکے مستعد خدمت کے ہین رسول خدا نے فرمایا مین راضی برضائے مولیٰ ہون پھر فرمایا کہ یا اخی بعد میرے دنیا مین تم آوگے یا نہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ آپ کے بعد دس بار دنیا مین آنا میرا ہوگا کہ ہر بار ایک ایک چیز دنیا سے لیجاونگا حضرت نے پوچھا کیا کیا چیزین کہا یارسول اللہ اول بار آکے گوہر صبر دنیا سے لیجاونگا دوسری بار گوہر شرم تیسری بار گوہر محبت چوتھی بار گوہر عدل پانچوین بار گوہر برکت چھٹی بار گوہر سخاوت ساتوین بار گوہر صداقت آٹھوین بار گوہر حلال نوین بار گوہر علم دسوین بار برکت قرآن مجید

لی بعد دس چیزین لیجاویگا پھر آثار قیامت ظاہر ہونگے اور اسرافیل صور پھونکیگے پھر حضرت سے
پوچھا ای اخی جبرئیل حال میری اُمت کا بعد میرے کیونکر ہوگا کہا حق تعالی نے فرمایا ہی کہ محمد کو
کہو اُمت اپنی مجھکو سونپی تو قیامت کے دن صحیح و سلامت اُسکو دونگا حضرت نے خوش
ہوکر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا ای اخی جبرئیل غسل مجھکو کون دیوے اور کفن کون
پہناوے اور نماز جنازہ کون پڑھے اور کہان دفنایا جاؤن جبرئیل امین درگاہ الہی مین جاکر آئے
کہا یون فرمان ہوا کہ ابوبکر صدیق امامت کرے اور غسل دیوے اور علی کفن پہناوے اور
عایشہ کے حجرے مین دفن ہوکر آپ آرام فرماوین پھر حضرت نے وصیت کی ای یارو حلال
وحرام مین فرق جاننا اور مال کی زکوۃ دینا اور فقیرونکو محروم نہ چھوڑنا اور زن و فرزند و یتیم
و ہمسایہ پر شفقت کرنا اور تکلیف نہ دینا اُسوقت سب حاضرین مجلس پر غم سے عجب عالم
تھا کہ جیسے مورتین بیجان ہون خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت نے فرمایا کہ ای جگر گوشہ
میری غم نہ کھاؤ بعد چھ مہینے کے تم بھی میرے پاس آؤگی اُسدم خاتون جنت کو تسکین ہوئی
پھر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ای عزرائیل اب اپنے کام مین مشغول ہو ملک الموت نے
ہاتھ سینہ مبارک پر رکھا پیغمبر عم نے ایک آہ بھری اور فرمایا ای ملک الموت مجھکو
ایسی ایذا پہنچی کہ مین نے جانا ایک پہاڑ میری چھاتی پر آپڑا کیا میری اُمت کو بھی ایسی
تکلیف ہوگی عزرائیل نے کہا یارسول اللہ مین تو آپکی روح مبارک بہت آسانی سے قبض کرتا
ہون حضرت نے فرمایا ای عزرائیل جتنی سختی اور تکلیف جان کندنی کی ہی اُمت کے عوض
مجھکو دو پر میری اُمت کو جان قبض کرنے کے وقت ذرا ایذا نہ دینا کیونکہ وہ بہت ضعیف و کم
زور ہین تب ملک الموت نے عہد کیا کہ جو کوئی آپکی اُمت سے بعد نماز فریضہ کے آیت
الکرسی پڑھیگا اُسکی جان ایسی آسانی سے قبض کرونگا جیسے سوتے ہوئے بچہ کے منہ سے ماں اُسکی
چھاتی نکال لے اور اُسکو خبر نہو پھر حضرت خاتم النبیین صلعم نے آخری وصیت کی کہ ای یارو
بدی نکرنا اور آئینہ سینہ کو زنگ کینہ سے پاک رکھنا بعد اُسکے صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ قیامت
کب آویگی حضرت نے کچھ جواب نفرمایا مگر اشارے کے لیئے شہادت کی انگلی کو اُٹھایا کسی نے جانا کہ
بعد ایک برس کے کوئی سمجھا بعد ہزار برس کے اور کتنون نے کہا حال اللہ کا ہی معبود برحق جانتا ہے

اور کوئی نہین جانتا بس اسے مین نبی آخرالزمان صلعم نے بمقتضاے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ * بارھوین ربیع الاول سنہ دسوان ہجری کو بروضہ بقا انتقال فرمایا * اور تمامی حاضرین نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُس ماتم یار و اصحاب و اہل بیت وغیرہ کی ماتم و غم سے جو کچھ حالت تھا کیا ممکن ہی کہ بشر اُس کا بیان ہو سکے * بیت * یار و اصحاب نے ڈالی نہ فقط سر پہ خاک * آنکے ماتم مین سیہ ہو گئے سارے افلاک * اور کئی روز تک اصحاب پر عالم بیہوشی رہا بہر صورت اسی حال مین ابوبکر صدیق نے غسل دیا اور مرتضی علی نے کفن پہنایا اور جنازہ رسول مقبول کا تیار ہوا ملک ملک کے آدمیون نے آنحضرت کی نماز جنازہ ادا کی اور زمین و آسمان کے تمام فرشتون نے بھی پڑھی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین دفن کیا * بیت * اس غم سے دل تمام کا زبس چاک چاک ہی * جانا طرور سبکے تئین زیر خاک ہی * سب صحب و اہل بیت نے سواے صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا * نظم * دفن جسدم کہ زمین مین شہ لولاک ہوا * رتبہ روے زمین غیرت افلاک ہوا * غم ہوا سب کو یہان خلد مین آئی شادی * حور و غلمان نے دی ملک مبارک بادی * اور موافق وصیت آن حضرت صلعم کے حضرت ابوبکر صدیق جو افضل ناس و اکبر صحابہ اور خسر پیغمبر صلعم کے تھے عایشہ صدیقہ اُنکی بیٹی رسول خدا کی زوجہ تھین باجماع اُمت جانشین ہوئے دو برس تین مہینے خلافت کر ترسٹھ برس کے سن مین انتقال کئے وے بین جمادی الاخری سنہ تیرا ہجری روز سہ شنبہ کو چاشت کے وقت تین بیٹے اور تین بیٹیان چھوڑ کر مرض موت سے بدار الوصال رحلت فرماے رسول خدا کے پہلو مین اسطرح سے مدفون ہوئے کہ سر مبارک اُنکا رسول خدا کے مونڈھے برابر واقع ہوا * بعد اُنکے افضل اصحاب و اعظم خلایق حضرت عمر فاروق رضی عنہ خسر پیغمبر صلعم کے تھے اُنکی بیٹی حضرت حفصہ کو جناب پیغمبر خدا صلعم نے نکاح مین لائے تھے باجماع اُمت اُس جگہہ بیٹھے دس برس تین مہینے امر خلافت کو انجام فرمایا اور بہت سی ممالک و امصار کو فتح کیا جب عمر مبارک آپکا ترسٹھ برس کا ہوا سنہ تئیس ہجری مین ابو لولو فیروز غلام مغیرہ نصرانی نے اُنکے پہلو مین سلخ ذیحجہ روز شنبہ کو نماز پڑھنے کی حالت مین خنجر مار آدھی ضرب سے نو بیٹے اور چار بیٹیان چھوڑ کر شہید ہوئے یکم محرم کو حضرت ابابکر صدیق کے پہلو مین اسطرح دفن کئے گئے کہ اُنکا

قبر مبارک برابر اُنکے دوش کے واقع ہوا * بعد اسکے افضل صحابہ حضرت عثمان ابن عفان رضی عنہ
کہ [illegible]ور اُم کلثوم سے دو بیٹیان پیغمبر خدا کی یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے نکاح مین آئین
خلیفہ ہوے گیارہ برس چھ مہینے خلافت کی جب سن شریف بیاسی برس کا ہوا اٹھارہ دن
ذی الحجہ سنہ پینتیس ہجری مین وقت تلاوت قرآن شریف جس وقت اس آیت پر پہنچی *
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ * ترجمہ پس قریب ہی کہ کفایت کریگا آن مفسدونکو
اللہ اور وہی اللہ سننیوالا اور جاننیوالا ہی * بلوائیون سے عام کوفیون اور بصریون کے زخمی
ہوے تین دن کے بعد نو بیٹے اور سات بیٹیان چھوڑ کر خلد برین کی طرف کوچ فرمایا مدینہ منورہ
مین جنت البقیع کے گورستان مین دفن ہوئے * تب اکرم ناس و اعظم صحابہ امام
المسلمین جناب امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ چچیرے بھائی رسول خدا اور زوج فاطمہ زہرا
بنت محمد مصطفی صلعم رونق افروز مسند خلافت ہوئے پانچ برس چھ مہینے خلافت کی
ترسٹھ برس کے سن مین انیسوین ماہ رمضان سنہ چالیس ہجری کو نماز صبح کے وقت کوفے کی
مسجد مین عبد الرحمان ابن ملجم کی ضرب تلوار سے زخمی ہوئے اور اکیسوین اسی مہینے
کے اٹھارہ بیٹے بیٹیان چھوڑ کر روضہ جنان کی طرف نہضت فرما ہوئے نجف اشرف مین قبر
شریف ہی * اور سب صاحبزادے اُس عالی جناب کے جو سواے بطن فاطمہ زہرا کے
تھے حضرت عباس بن علی اور عثمان ابن علی اور محمد ابن علی اور عبد اللہ بن علی اور جعفر بن علی
کربلا مین شہید ہوئے * اے مومن مسلمانون یہہ چارون اصحاب گویا چہار رکن ایوان نبوت اور
دُر بے بہا اور جواہر بے بدل تاج رسالت و نبوت تھے چارون کو چار عنصر عالم رسالت کہئے تو
بجا ہی * اور قوایم اربعہ سریر نبوت جانئے تو سزاوار ہی قوایم یعنے چار پایہ کہ تخت وغیرہ مین رہتا
ہی * رباعی * جز بہ آل کرام و صحب عظام * سالک دین نبی نیافت نظام * نام شان جز باحترام مبر
* جز بتعظیم سوی شان منگر * مسلمانان مذہب اہل سنت کو چاہیئے کہ اُن اصحاب عظام کے ساتھ
حسب ترتیب خلافت و باتباع قول مجتہدین تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَيْنِ اعتقاد رکھین

* بیان رسول خدا کے فرزندون کا کہ اُسکا بھی جاننا ضرور ہی مسلمانون کو *

پیغمبر خدا صلعم کے تین بیٹے قاسم اور عبد اللہ نام سے دو بیٹے اور چار بیٹیان زینب اور رقیہ

اور ام کلثوم اور فاطمہ یہ چھ حضرت خدیجہ کبریٰ کے بطن مبارک سے تھے اور حضرت ابراہیم نام ایک بیٹا ماریہ قبطیہ کے بطن سے متولد اور لڑکپن ہی میں وہ تینوں صاحبزادے مرے اور باقی بالغہ مرے اور فاطمہ زہرا کا مراتب خدا اور رسول کے پاس بہت تھا وہ سیدۃ النسا رسول خدا کے انتقال کے چھ مہینے پیچھے تیسرے رمضان شریف سنہ دس ہجری میں دار فنا سے جنت ہوئیں اور انکے بطن سے امام حسن اور امام حسین اور محسن تین بیٹے اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم تین بیٹیاں پیدا ہوئیں محسن اور رقیہ صغرسن میں مرے اور زینب عبداللہ ابن جعفر کے نکاح میں اور ام کلثوم حضرت عمر فاروق کے نکاح میں تھیں * اور جناب امام حسن اور امام حسین مقبول خدا اور محبوب رسول تھے بعد خلفائے اربعہ کے جناب امام حسن رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے مسند پر بیٹھے بمقتضائے حدیث شریف اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا عَضُوْضًا * فرمایا رسول خدا نے خلافت تیس برس رہیگی مرے پیچھے پھر ہو گی بادشاہت گزندہ * چھ مہینے تک امور خلافت اصلی کو انجام فرما کے واسطے مصلحت وقت زمانے کے خلع کیا اور امارت و ریاست اس دین متین کی معاویہ بن ابو سفیان کو دیکے مدینہ منورہ میں آپ عزلت گزین ہوئے آخر جعدہ عرف آسمانی جو انکی حرم تھی مروان کے صلاح سے زہر دیا اسی سبب سے سنہ انچاس ہجری میں اپنے مولد بن صغر کو سولہ بیٹے چھوڑ کر انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے اور سب صاحبزادے امام صاحب مذکور کے عبداللہ اور قاسم اور عمر اور ابوبکر کربلا میں شہید ہوئے اور زید اور حسین اور حسن مثنیٰ سے نسل جاری ہوئی اور بعد وفات معاویہ کے شہر دمشق میں ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں یزید بادشاہ ہوا اسنے بدعوی خلافت بغیر لحاظ حقیقت و لیاقت کے جناب امام حسین علیہ السلام سے بیعت طلب کی حضرت نے بسبب فسق و فجور کے اسکے انکار کیا اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور وہاں سے حسب طلب کوفیوں کے روانہ طرف کوفہ کے ہوئے راہ میں زمین کربلا میں نہر فرات کے کنارے میں دسویں شہر محرم سنہ ایکسٹھ ہجری میں شہید ہوئے اور آنحضرت کے تین بیٹے تھے امام زین العابدین اور امام علی اکبر اور امام علی اصغر اور دو بیٹیاں تھیں فاطمہ صغریٰ اور سکینہ فاطمہ صغریٰ کی شادی حضرت حسن مثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام

کا فاطمہ ہوئی اور سکینہ کی شادی رسول خدا کے پھوپھیرا بھائی کے بیٹے مصعب ابن زبیر سے ہوئی
اور حضرت علی اکبر اور علی اصغر یہ دونوں کربلا میں شہید ہوئے اور امام زین العابدین علیہ
السلام نے کربلا میں جو جو واقع ہوا تھا بچشم خود دیکھکے عمر بھر اپنے ہنستے ہوئے
کسی نے انکو نہ دیکھا جب ستاون برس کا سن ہوا ولید نے زہر دیا اٹھارویں محرم الحرام سنہ
ننانوے ہجری روز شنبہ کو گیارہ بیٹے اور سات بیٹیاں چھوڑ کر مدینہ منورہ میں وفات پائی
جنت البقیع میں دفن کیے گئے اور جب امام محمد باقر بن امام زین العابدین علیہما السلام کا
سن ستاون برس کا ہوا ہشام بن مالک نے زہر دیا ساتویں ذیحجہ سنہ ایک سو بیس ہجری
میں روز دوشنبہ کو پانچ بیٹے چار بیٹیاں چھوڑ کر انتقال فرمایا جنت البقیع میں مدفون ہوئے * اور
امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ السلام کے بارہ بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں جب سن شریف
چھتر برس کا ہوا منصور نے زہر دیا پچیسویں ماہ رجب میں سنہ ایک سو سینتالیس ہجری میں
روز دوشنبہ کو فردوس علی میں تشریف فرما ہوئے اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے *
اور امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق علیہ السلام کو پچپن برس کے سن میں ہارون رشید نے زہر
دیا چوتھی رمضان شریف میں سنہ ایک سو تراسی ہجری میں روز جمعہ کو اکیس بیٹے اور چھبیس
بیٹیاں چھوڑ کر انتقال فرمایا بقیع میں دفن ہوئے * اور امام موسی علی رضا ابن امام موسی کاظم
علیہما السلام نے بسبب زہر دینے مامون رشید کے پینتالیس برس چھ مہینے کے سن میں ساتویں
ذیحجہ میں سنہ دو سو تین ہجری میں روز سہ شنبہ کو چار بیٹے ایک بیٹی چھوڑ کر روضہ جنان کو
رحلت فرمائے مشہد میں مدفون ہوئے * اور حضرت امام تقی ابن موسی علی رضا علیہما السلام کے
دو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں جب عمر انکی پچپن برس کے ہوئی معتصم باللہ نے زہر دیا تیسرے ماہ
رجب میں سنہ دو سو پچیس ہجری میں روز سہ شنبہ کو انتقال فرمایا کرخ بغداد میں مدفون ہوئے *
اور امام نقی ابن امام تقی علیہما السلام اکتالیس برس کے سن شریف میں سبب زہر دینے
متوکل باللہ کے آٹھویں جمادی الاخری میں سنہ دو سو چھپن ہجری میں روز دوشنبہ کو تین بیٹے اور
ایک بیٹی چھوڑ کر اس جہان فانی سے تشریف فرما ہوئے سامرہ میں شہر شریف ہے * اور
امام حسن عسکری ابن امام نقی علیہما السلام کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی جب آپکا سن

اٹھائیس برس کا ہوا معتمد باللہ نے زہر دیا پانچوین ماہ رجب مین سنہ دو سو ساٹھ ہجری مین جمعہ کے روز جنت الماوی کی طرف پرواز کیا سامرہ مین مزار اُنکی ہی * اور مذہب امامیہ کے نزدیک یہہ کہ امام مہدی موجود ابن امام حسن عسکری علیہما السلام سامرہ مین پیدا ہوئے * اور پندرہوین شعبان مین سنہ دو سو چھپن ہجری مین روز یکشنبہ کو غائب مختفی ہوئے قیامت کے قریب ظاہر ہونگے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہہ ثابت ہی کہ امام مہدی آخر الزمان ابتک پیدا نہین ہوئے ہین دجال کے خروج کے قبل پیدا ہونگے اُنکا نام محمد اور اُنکے باپ کا نام عبداللہ اور اُنکی مان کا نام آمنہ ہوگا اور نسب مین سید حسنی الحسینی ہونگے جب دجال کا فتنہ و فساد زیادہ ہوگا تب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان چہارم سے دو فرشتون کے کاندھے پر تکیہ کیے ہوئے منارہ شرقی مسجد جامع پر فرود آکر سبب عالم اسباب کے سیڑھی لگا کر زمین پر اُترینگے اور باتباع دین مستعین محمدی کے امام مہدی علیہ السلام کی اقتدا کرینگے بعد اسکے حضرت عیسی اور امام مہدی علیہما السلام دونون بزرگ معہ تابعین متوجہ قتال و جدال دجال کے ہونگے پیچھے مارے جاوے اُس دجال کے ان بزرگونکی ذات بابرکات کے سبب سے دین اسلام مین اسطرح کی رونق ہوگی کہ تمام عالم مین بجز مذہب حق اسلام عدالت انتظام کے کوئی دوسرا دین باقی نرہیگا اور طاعت و عبادت الہی اور عدل و انصاف نامتناہی مثل زمانہ رسول صلعم کے جاری ہوگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عمر مبارک اُنچاس برس کی ہوگی اور نوبرس خلافت کرینگے بعد اسکے عیسی علیہ السلام خلیفہ ہونگے زہے نعمت اور زہے قسمت اُن لوگونکی جو اس زمانے کو دیکھینگے پس ای مسلمانون یقین جانو کہ اُن سب بزرگون کے ساتھ محبت رکھنے جزے ایمان ہی لازم ہی کہ علی حسب المراتب محبت اور اعتقاد رکھو * ان اللہ ہو لي التوفيق و كفي باللہ وكيلا * پھر اینہ خدا توفیق دینے والا اور بس ہی کارسازی کے لئے * * نظم *

* بس اے غلام بی دل سے ہو غلام نبی * بر آوین کام تیرے سب طفیل نام نبی *

* زبان خامہ کر اب بند دے نہ طول کلام * خدا کے فضل و کرم سے ہوئی کتاب تمام *

** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** **

* خاتمہ کتاب *

ہزار ہزار شکر اور لاکھہ لاکھہ سپاس کہ ایک غلام نبی سے عنایت اللہ تعالی نے طفیل اُس مرسلان کے ترجمہ کتاب قصص الانبیا کا جو زبان فارسی مین تھی زبان ہندی سلاسس مین شہر انجام اختتام کو پہنچا کراس محنت خاک کو داخل اتنے بڑے صواب کا کیا * بیت *

* شکر خداے پاک کسی سے بیان ہو * ظاہر کرے ہزار برس پہ عیان ہو * جاننا چاہیے کہ خاکسار یعنے غلام نبی ابن عنایت اللہ ابن محمد امیر غفرہم اللہ نے سوا کتاب قصص الانبیا کے اور بھی کسی کتابون سے کہین کہین مضمون مطالب لیکر اس مین جمع کیا چنانچہ تفصیل اُسکی بارہ مین گذری اور صاف صاف عبارت اِس کتاب مین لکھی تاکہ ہرایک مبتدی بھی اس کو پڑھکے نبیونکے احوال سے واقف ہوکر صواب مین داخل ہو اور اس فقیر کو بھی دعاے خیر سے یاد کرے * بیت * انبیاؤنکے جو احوال سے دل شاد کرے * چاہیے اُسکے تئین وہ بھی ہمین یاد کرے * اور جب ذکر اس کو منظور ہوکہ تاریخ کتاب کی بنانے تو نام اِس کتاب کا کہ خلاصۃ الانبیا ہی اللہ تعالی کے ناموں مین سے ایک نام کے ساتھہ جو اولی ہی ملا کے اعداد حروف نکالے تاکہ سنہ ہجری تاریخ کتاب کے ظاہر ہون یعنے سنہ ۱۲۶۳ نکلینگے * یاد رہے جہان مین جو کوئی فیض اِس کتاب سے * محروم مجھکو بھی وہ نرکھے صواب سے * عرض بخدمت شائقین اس کتاب کے یہہ ہی کہ بہامرہ نے کتاب جو چھاپی گئی تھی اس مین بعد چھاپنے کے حشو و زواید اور بعضے بعضے مقام مین جو غلط واقع ہوا تھا مولف نے اُسکو نظر ثانی مین بعضے تواریخ اور حدیث اور تفسیرون دیکھکر اصحت کامل پہنچایا اور بعضے بات نبیونکی اُس مین نہ تھی اور خانہ کعبہ کتنے دفع تعمیر ہوئی اُسکا بیان اور حضرت یوسف کا انتقال اور دفن ہونیکا نیل دریا مین اور یعقوب عم کا وفات کا سال سب اُس دفعہ لکھا ہی *

خاتمۃ الطبع

مخفی نرہے کہ کتاب قصص خلاصۃ الانبیا ترجمہ قصص الانبیا کہ قبل اسکے دو مرتبہ طبع ہوئی تھی چونکہ کتاب مذکور مین فوائد کثیر ہین اور کتاب مذکور دریں ایام بسکہ نایاب ہی اکثر شوقین لوگ فوائد سے اُسکے محروم رہتے ہین اِسواسطے ثالثا بشراکت مستر جان گومس ؟ بتصحیح منشی سید عباس علی صاحب کے احمدی چھاپے خانے مین کہ واقع مرزاپور ہے

* غلط نامہ خلاصۃ الانبیا *

	ص	غ	ص	۵۰	۲	ناقرمان	نافرمان
	۱۶	سن	سں	۵۲	۲۰	بک	ایک
۱۱	۱۰	یک	ایک	۵۶	۷	سب	سب
ایضا	۱۴	سنمنے	سامنے	۷۲	۱۴	خابل	خابلں
۱۲	۱۴	احدیث	احدست	۷۷	۱	و۰	و۰
۱۴	۱۷	خابفہ	عابفہ	۸۴	۲۰	گدرا	گدرا
۱۵	۱	پڑھی تھی	پڑھتی تھی	۸۷	۲۰	کاا	دکاا
۱۶	۲	مسلماوں	مسلمانوں	۹	۱۲	پرگئے	پھرگئے
ایضا	۱۴	لیوں	کیوں	۹۱	۲	حجر اسود	حجر الاسود
۲۰	۱	سر	اسر	ایضا	۱۷	ماما فات	ماما فات
ایضا	۱۴	شیطاکے	شیطان کے	الضا	۲۲	پیچھے	پیچھے
ایضا	۱۹	کھاکر	کھاکر	۹۲	۵	حجر اسود	حجر الاسود
۲۱	۱	ہاھا	سکھا	ایضا	۱۰	حجر اسود	حجر الاسود
۲۳	۴	پہا	پہلا	۹۳	۱	لینے	کہنے
۲۴	۱۲	برک	برس تک	۹۵	۱۷	اباب	ایک
۲۷	۱۴	ی	ہی	۹۶	۹	بھر	پھر
۲۸	۳	تا	تاکہ	۹۹	۱	ہرلی	ہری
۲۹	۱۶	لبا	کیا	الضا	۱۶	سہ دم	سدوم
۴۰	۱۰	اسلو	اسکو	۱۰	۶	اکے	اگے
	۵	فرمابہ	فرمایا	۱۰۳	۲۰	مجھاو	مجھکو
	ایضا	معوم	معلوم	۱۰۷	۴	لہا	کہا
		لذرے	گذرے	۱۱۲	۸	سجھے	مجھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۴	۵	مافرمایاہی	فرمایاہی	۲۰۲	۵	دتا	
۱۱۵	۲	دیکھے	دیکھے	۲۱۱	۱۲	مومن بندہ ناو	مومن بندے
۱۱۷	۲۳	تورا	نورا	ایضا	۲۱	کون	
۱۱۸	۱۳	کوئے	کوئے	ایضا	۲۳	مهرلی	مهرکی
۱۱۹	۱۵	ئی	کئی	۲۱۳	۲۳	رہا	رکھا
ایضا	۱۶	ہیے	کہیے	۲۲۳	۲	دوده	دوده
۱۲۰	۲۱	لوک	لوگ	۲۳۴	۱	کھری	کھڑی
۱۲۳	۲۲	پرورن	پرودن	۲۳۵	۱	ایاطرف	ایکطرف
۱۲۰	۴	انلو	انکو	ایضا	۶	وناو	وناو
۱۳	۲۰	گھر	گھر	۲۴۳	۱۱	ہا	ہاے
۱۳۲		کی	کی	ایضا	۲۳	ہوئے	ہوتے
۱۴۴	۱۹	ابھر	گھر	۲۴۵	۲۱	ین نے	پڑن سے
۱۵۳	۱	له	که	۲۴۶	۱۸	شرخ	سرخ
۱۵۴	۱	آنانو	اُنکاو	۲۵۰	۱۷	نجهن	تجهکو
۱۵۶	۸	لنے	کہنے	۲۵۴	۲	آب	آگ
۱۶۳	۱۱	دپانده	دپابانده	ایضا	۲۱	ل	کہ
۱۶۶	۷	دهیا	دهیاں	ایضا	۲۲	بجهه	سمجهه
ایضا	۱۹	نوہی	توہی	۲۵۵	۱۳	پسمین	پشمین
ایضا	۲۱	کہا	کہا	۲۵۸	۱۹	بولی	بولی
۱۷۰	۱	سے		۲۵۹	۱۱	لهو دگا	کھو دکا
ایضا	۱۳	مومن	مومن	۲۶۰	۳	لہکے	
۱۷۳	۲۳	سےن	ن سے	ایضا	۱۷	موسی	مو
۱۸۹	۲۳	مابک	مالک	۲۶۶	۱	لو	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	لر	کر	۳۶۱	۷	تمرا	ثمرا
۲۰	۴	سبکہ	سنکے	۳۶۵	۱۶	اسام	اسلام
	۱	مدتی	مدّتی	۳۶۹	۱	لول	لوگ
۲۷۳	۷	چھپے	چھپّے	۳۷۳	۱۳	ورزند	فرزند
۲۷۵	۴	ہولیا	ہوگیا	۳۷۶	۲۳	تسایم	تسلیم
۲۷۸	۱۵	قوم لو	قوم کو	ایضا	۵	لہتے	کہتے
۲۷۹	۲	موقوف	موقوف	۳۸۰	۲۱	ہدرہی	ہورہی
ایضا	۵	یہین	کہین	۳۹۲	۸	ٹولیئو	ٹوکہیو
۲۸۲	۲	کرے	کرتے	۴۰۷	۱۸	ٹہین	نہین
ایضا	۹	لہ جب	کہ جب	۴۱۴	۱۴	ہمراہ	ہمراہ
۲۸۳	۱۲	گولہ	گوسالہ	۴۹۵	۲	لیا	گیا
۲۹۲	۲۲	پچھ	کچھ	۴۹۶	۱	پلڑ	پکڑ
۲۹۵	۲۰	پلڑکے	پکڑکے	ایضا	۸	بلو	باو
۲۹۸	۱	تحنون	تخنون	۵۰۰	۱۱	مسردو	مسرود
۳۰۰	۱۵	خشی	خشکی	۵۰۳	۱۳	سوراہ	سورہ
۳۰۲	۲۲	کیونلہ	کیونکہ	۵۰۴	۱	ـے	ے
۳۰۶	۲	عرض لی	عرض کی	ایضا	۱۲	یشہ	عایشہ
۳۲۵	۲۳	روتی	روتّی	۵۰۶	۱	بھائی لی	بھائی کی
ایضا	ایضا	آنا	آتا	۵۰۸	۱۷	مایا	فرمایا
۳۳۷	۱	لہاجاو	کہاجاو	۵۱۲	۲۰	خلات لو	خلافت کو
۱	۱۰	بسی تھی	بستی تھی	۵۱۵	۱۵	لسلام	السلام